پنجاب یونیورسٹی کے جدید ترین نصاب برائے
ایم اے اسلامیات کے عین مطابق

عربی زبان وادب

تفہیم وتشریح

ترتیب، تشکیل وتحلیل
ابو مسعود عبد الجبار

تنقیح وتعدیل
پروفیسر روح الامین

پنجاب یونیورسٹی کے جدید ترین نصاب برائے ایم اے اسلامیات 2013ء وما بعد

عربی زبان وادب

ترتیب، تشکیل وتحلیل

ابو مسعود عبد الجبار (ماجستیر جامعہ پنجاب لاہور)
(ماجستیر علوم اسلامیہ (وفاق) پاکستان۔ رکن اسلامک ریسرچ کونسل پاکستان

تنقیح وتعدیل

پروفیسر روح الامین
(ایم اے۔ایم فل گولڈ میڈلسٹ یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور)

ناشر:۔ علمی کتاب خانہ، کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب: عربی زبان وآدب

نام مؤلف: ابو مسعود عبد الجبار
(ماجستیر جامعہ پنجاب لاہور)

نظر ثانی: پروفیسر روح الامین
(ایم اے ایم فل گولڈ میڈلسٹ، یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور)

کمپوزنگ: عبدالقدوس (0333-8242703-0321-7440323)

اشاعت: 2014

پرنٹرز: الحجاز پرنٹرز، دربار مارکیٹ، لاہور
فون نمبر: 7238009 موبائل: 0300-9450582

پبلشرز: علمی کتاب خانہ، اردو بازار، لاہور
7248129-7353510

قیمت: 600/

فہرست نصابی مضامین

(عربی زبان وادب)

عرضِ ناشر

الحمدللہ، ہماری شائع کردہ کتاب، پنجاب یونیورسٹی کے جدید سلیبس برائے ایم اے اسلامیات کے عین مطابق ہے اور مندرجہ ذیل خوبیوں سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہے۔

1۔ اس میں امتحان میں 100% کامیابی سے ہمکنار کر دینے والے راہنما اصول بیان کر دیے گئے ہیں۔

2۔ اس میں عربی عبارت کو صحیح طریقے سے پڑھنے اور لکھنے کے قواعد، عام فہم مثالوں سے لکھ دیے گئے ہیں۔

3۔ شامل نصاب تسہیل الادب المعروف عربی کا معلم کے پہلے تین حصے شامل کر دیے گئے ہیں۔

4۔ عالم اسلام کے نامور سکالر سید ابوالحسن ندوی کی شامل نصاب کتاب قصص النبیین (حصہ چہارم) کا بھی مکمل ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

5۔ سید قطب شہید مصری کی تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ الرحمٰن اور سورۃ النازعات، سورۃ الانفطار اور سورۃ الفیل تا سورۃ الناس تک پہلی مرتبہ اعراب و ترجمہ کے ساتھ موجود ہے۔

6۔ پنجاب یونیورسٹی کے جدید ترمیمی سلیبس میں شامل کردہ سترہ 17 عربی قصائد کو پہلی مرتبہ بااعراب کر کے ان کا سلیس ترجمہ کر دیا گیا ہے اور مفردات کی تشریح دی گئی ہے۔

7۔ انسانی طاقت کے مطابق اس کی تصحیح و تنقیح میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا۔ لیکن ظلوم و جہول ابن آدم پھر بھی اپنے آپ کو خطاء سے مبرا قرار نہیں دے سکتا، اس لیے اس کتاب میں کوئی لفظی یا معنوی یا اعرابی غلطی رہ گئی ہو تو ہم اس پر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں معافی کے خواستگار ہیں اور قارئین کرام سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں، ہماری غلطی سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

رَحِمَ اللهُ اِمْرَاً اَلَّذِيْ اَيْقَظَنَا مِنْ سِنَتِنَا وَنَبَّهَنَا مِنْ غَفْلَتِنَا

وباللہ التوفیق

خادم اساتذہ و طلباء

جاوید اقبال۔ علمی کتب خانہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امتحان میں 100 فیصد کامیابی سے ہمکنار ہونے کے راہنما اصول

1. داخلہ فیس ارسال کرتے ہی اپنے آپ کو کمرہ امتحان میں موجود تصور کیجئے اور یوں سمجھئے کہ سوالیہ پرچہ اور کتاب آپ کے سامنے ہے۔
2. امتحان کی تیاری کے لیے سحری کا وقت منتخب کیجئے، کیونکہ عالمی شخصیات کی کامیابیوں کا ایک ذریعہ سحر خیزی بھی ہے۔امام شافعی فرماتے ہیں:

بِقَدْرِ الْكَدِّ تَنْقَسِمُ الْمَعَالِيْ مَنْ طَلَبَ الْعُلَا سَهَرَ اللَّيَالِيْ

"محنت کے مطابق ہی سربلندیاں تقسیم ہوتی ہیں جو کوئی ناموری اور سروری کا خواہشمند ہوتا ہے وہ راتوں کو جاگتا ہے۔" علامہ اقبال فرماتے ہیں

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

3. کتاب کے تین حصے کرلیجئے اور کوئی سے دو حصوں کو خوب دھیان سے پڑھیے اور اہم اہم پیراجات کو رف کاغذ پر لکھتے جایئے یادرکھیے کہ سومرتبہ سرسری نگاہ پھیرنے سے ایک دفعہ لکھ کر یاد کرلینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ لکھتے وقت دماغ حاضر رکھنا پڑتا ہے اور خط بھی درست ہوتا ہے اور لکھا ہوا سبق دماغ میں نسبتاً زیادہ محفوظ رہتا ہے۔
4. نصابی کتاب کے دو حصوں کی مکمل تیاری سے آپ کامیابی کی پوزیشن میں ہیں اور تیسرے حصے کو بھی دیکھ لیجئے کیونکہ اس عمل سے آپ درجہ فضیلت حاصل کرسکتے ہیں۔
5. کمرہ امتحان میں داخل ہونے سے قبل وضوء کیجئے، کیونکہ یہ مومن کا ہتھیار ہے اور اس بابرکت عمل سے طالب علم میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اورامتحان کا خوف اور شیطان کا ڈر دور ہوتا ہے۔
6. سوالیہ پرچہ وصول کرتے ہی اسے حل نہ کیجئے حدیث شریف میں ہے ۔

اَلْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَالتَّانِيْ مِنَ اللهِ

کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اور ٹھہراؤ اللہ تعالی کی طرف سے ہے۔

7. پورے پیپر کو تین مرتبہ غور سے پڑھیے اور دیکھئے کہ کس سوال کا جواب آسان اور مختصر ہے، چنانچہ اس سوال کا نمبر درج کرکے اسے پہلے حل کیجئے خواہ وہ سوال نمبر پانچ ہو یا سات، تین ہو یا چھ،اس کے بعد جو اس سے ذرا سا طویل اور قدرے آسان ہو اسی طرح درجہ بدرجہ۔

8. جس سوال کا جواب مشکل اور طویل ہو اسے آخر میں حل کیجئے!خواہ پیپر پر وہ پہلے یا تیسرے نمبر پر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اسے پہلے شروع کرنے سے آپ مخمصے میں الجھ کر بور ہو جائیں گے اور وقت ضائع ہوتا چلا جائے گا اورآسان جوابات کے لیے وقت نہ بچے گا۔

9. کمرہ امتحان میں ناجائز ذرائع استعمال نہ کیجئے کیونکہ ایسا کرنے والا طالب علم اپنے پاؤں پر آپ ہی کلہاڑی مارتا ہے اور انٹرویو میں فیل ہو جاتا ہے اور اگر اس ناجائز عمل کے ذریعے ملازمت مل بھی جائے تو ذلت اور خواری بھی ساتھ ہی چمٹ جاتی ہے۔

10. اپنی تحریر صاف رکھیے اور نامناسب جملوں کو کاٹنے کی بجائے انک ریموور سے حذف کیجئے اور ان کی جگہ درست اور موزوں الفاظ لکھیے اور اپنی تحریر میں اشارات تحریر یعنی فل سٹاپ۔ قومے وغیرہ نظر انداز نہ کیجئے کیونکہ ان کے استعمال سے تحریر کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

اشارات تحریر

لکھی ہوئی تحریر کے اجزاء کوایک دوسرے سے نمایاں کرنے والے اشاروں کواشارات تحریر کہتے ہیں۔مشہوراشارات تحریر یہ ہیں:

1. متصل المعنٰی جملے کے اجزاء یا جملوں کے درمیان ربط ظاہر کرنے کے لیے جواشارہ دیاجاتا ہے اس کی شکل یہ ہے(،) اور پڑھنے والا یہاں لحہ بھررکتا ہے۔اسے فاصلہ کہتے ہیں۔
2. ایسے دوجملے جن میں سے ایک جملہ دوسرے جملے کاسبب بن رہاہوتا ہے۔یاایسا طویل جملہ جس کے بعد دوسری بات لکھنی مقصود ہوان کے درمیان جو اشارہ دیاجاتا ہے اس کی شکل یہ ہے۔(؛) اس کوفاصلہ منقوطہ کہتے ہیں۔
3. فقرہ مکمل ہونے کے بعد جواشارہ درج کیاجاتا ہے اس کی شکل یہ ہے(۔)اسے فل سٹاپ کہتے ہیں۔
4. مجمل جملوں اور ان کی تفصیل یاکسی چیز اوراس کی اقسام ذکر کرنے یاکسی کی بات کامفہوم بیان کرنے کے لیے۔مثلاً۔انہوں نے فرمایا: اس نے کہا: جیسے الفاظ کے لیے جو اشارہ درج کیا جاتا ہے اس کی شکل یہ ہے(:) اسے مرکزی نقطے کہتے ہیں۔
5. استفہامیہ اسلوب رکھنے والے جملے کے بعد جو اشارہ دیاجاتا ہے اس کی شکل یہ ہے(؟) اسے استفہام کہتے ہیں۔
6. خوشی یاغم کی تصویرپیش کرنے یاتعجب پیدا کرنے والے جملوں کے آخر میں جو اشارہ درج کیاجاتا ہے اس کی شکل یہ ہے(!)مثلاً:یہ تربوزکتنا لذیذ ہے!یہ گھوڑاکتنا تیز ہے!" اسے علامت تعجب یاتاثرکہتے ہیں۔
7. قرآن کریم یاحدیث نبوی ﷺ یاکسی دوسرے کی بات کومن وعن بغیر کسی تبدیلی کے درج کرتے وقت جو اشارہ لکھا جاتا ہے۔اسے ہلالین(ڈبل قومے) کہاجاتا ہے اس کی شکل یہ ہے(" ")
8. اپنے سے پہلے لفظ کامعنی واضح کرنے کے لیے جواشارہ دیاجاتا ہے اس کی شکل یہ ہے()اسے توضیحی اشارہ کہا جاتاہے۔
9. جب کلام کے کسی حصہ کوحذف کرنا مقصود ہو تو نقطہ ہائے حذف لگائے جاتے ہیں۔مثلاً بغل میں چھری منہ میں..............
10. مکالموں اورطویل ترین جملوں کے درمیان اس غرض سے جواشارہ دیاجاتا ہے کہ بعد والا جملہ بھی پہلے سے مربوط ہے اس کی شکل یہ ہے(......)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی زبان وادب کا مطالعہ کرنے والوں سے

چند اہم گذارشات

محترم قائین کرام!

1. بہت سے ایسے حضرات بھی ہیں جو ناظرہ قرآن نہ پڑھنے عربی سے نابلد ہونے کی وجہ سے زبان زد خاص الفاظ کو بھی غلط پڑھتے ہیں۔ مثلاً اَلرِّيَاضُ اور اَلرَّيْحَانُ اور اَلشَّمْسُ کو اَلشَمْسُ۔ اس طرح کی غلطی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ انہیں حروف شمسیہ اور حروف قمریہ کافرق معلوم نہیں ہوتا۔ حروف شمسیہ یہ ہیں:

ت۔ ث۔ د۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ن۔

حروف قمریہ یہ ہیں: ب۔ج۔ح۔خ۔ع۔غ۔ف۔ق۔ک۔ل۔م۔و۔ہ۔ی۔

حروف شمسیہ سے پہلے آنے والا لام (ل) سائیلنٹ ہوتا ہے یعنی لکھا جائے گا۔ لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔ مثلاً اَلثَّمَرُ (پھل) اور اَلشَّمْسُ۔ سورج

حروف قمریہ سے پہلے آنے والا لام(ل) پڑھاجائے گا۔ جیسے اَلْقَمَرُ(چاند) اَلْجَنَّةُ(جنت) اور اَلْخَمْرُ (شراب)

2. اسی طرح اسمائے مقصورہ کامعاملہ ہے کہ بسا اوقات اسم یافعل کے چوتھے یاپانچویں حروف پر ی کی جگہ الف پڑھنایالکھنا ہوتا ہے۔ جیسے موسٰی عِيسٰی اصْطَفٰی زَكّٰی تَزَكّٰی فَتٰی سَعٰی رَمٰی وغیرہ۔ ان جیسے اسماء یاافعال میں ی لکھی جاتی ہے، لیکن پڑھی نہیں جاتی کیونکہ یہاں الف کوی سے بدلا ہوا ہے لیکن بعض لوگ ایسے اسماء یاافعال میں ی کا تلفظ بھی کرتے ہیں۔

3. اسی طرح بعض لوگ صلوۃ کو صلوت پڑھتے ہیں۔ حالانکہ اس جیسے الفاظ میں الف کوواو سے بدلا گیا ہوتا ہے اور ایسے مواقع پرواو لکھی جاتی ہے۔ لیکن پڑھی نہیں جاتی۔ بلکہ الف پڑھا جاتا ہے۔ جیسے مِشْكٰوة۔ربٰو۔ زَكٰوة۔ حَيٰوة البتہ جب یہ الفاظ تثنیہ یامضاف ہوں تو واؤ نہیں لکھی جائے گی جیسے صَلَاتُكَ ۔صَلَاتُهُ۔زَكَاتُهُ

محترم قارئین! جس طرح ہم اردو تحریریں پڑھتے وقت زبر، زیر اور پیش کی ضرورت نہیں سمجھتے، اسی طرح عرب لوگ اپنی عربی تحریروں میں زبر، زیر اور پیش کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ جب کہ غیر عرب یعنی عجمی لوگ بغیر اِعراب والی عربی تحریروں کو صحیح پڑھنے کے لیے انہیں نحو کے قواعد سمجھنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ مطالعہ کرتے وقت حسب ذیل امور کا خیال رکھیے:

1. علامتوں کے ذریعے ہر لفظ کو پہچانیے کہ وہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔
2. اگر اسم ہے یا فعل تو دیکھیے کہ یہ اپنے سے پہلے والے یعنی ماقبل کا اثر قبول کرتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ کچھ اسماء اور افعال اثر قبول نہیں کرتے۔ جیسے ضَرَبَ. اِضْرِبْ۔
3. اگر وہ ایسے اسماء یا افعال ہیں جو اثر قبول کرتے ہیں جیسے لَمْ یَدْخُلْ. لَنْ یَّدْخُلَ۔ تو دیکھیے کہ ان کا اعراب (یعنی لفظ کے آخری حروف کی حرکت) بالحرکت ہے یا بالحرف ہے۔ جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا. رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ۔
4. اس کے بعد سمجھئے کہ وہ مرفوع ہے (فاعل یا مبتدا ہونے کی صورت میں) یا منصوب ہے (مفعول یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہونے کی صورت میں) یا مجرور ہے (مضاف الیہ یا حرفِ جر کے واقع ہونے کی صورت میں) تب آپ صحیح پڑھ سکیں گے۔ تو آیئے پہلے اسم کی علامات دیکھتے ہیں۔ اسم کی دس علامتیں ہیں:

اسم کی علامت

1. اسم پر الف ولام موجود ہوگا۔ جیسے اَلْحَمْدُ۔
2. یا اس کے آخر میں تنوین یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں گی۔ جیسے۔ رَسُوْلًا، رَسُوْلٌ، رَسُوْلٍ۔
3. یا وہ تصغیر ہوگا۔ جیسے قُرَیْشٌ۔
4. یا وہ منسوب ہوگا۔ جیسے عَرَبِیٌّ. بَاکِسْتَانِیٌّ. مِصْرِیٌّ۔
5. یا وہ موصوف ہوگا۔ جیسے رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ میں رسول موصوف ہے۔
6. یا وہ مضاف ہوگا۔ جیسے رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ میں رب مضاف ہے۔
7. یا وہ مسندالیہ ہوگا۔ جیسے اَللّٰہُ اَحَدٌ میں اسم مبارک "اَللّٰہُ" مسندالیہ ہے۔

8. یا وہ منادی ہوگا جیسے: يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ
9. یاحروفِ جر یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا۔ جیسے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اس میں اسم،(ب) جار کی وجہ سے مجرور ہے جبکہ لفظ 'الله' اسم،کا صفات الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

فعل کی پانچ علامتیں ہیں:

جو حسب ذیل ہیں۔

1. اس کے شروع میں "س" جیسے سَيَدْخُلُ وغیرہ۔
2. یا سَوْفَ ہوگا۔جیسے سَوْفَ تَعْلَمُ وغیرہ۔
3. یا اس کے شروع میں حرفِ قد ہوگا۔جیسے قَدْ دَرَسَ۔
4. یا اس کے شروع میں حرفِ جازم ہوگا۔جیسے لَمْ يَدْخُلْهُ وغیرہ
5. یا اس کے شروع میں حرفِ ناصب ہوگا۔ جیسے لَنْ يَّدْخُلَ وغیرہ۔بلکہ مستحضر رہے کہ اس پر نہ تو الف لام ہوگا نہ تنوین۔جیسے دَرَسَ-نَصَرَ

مجرورات

مندرجہ ذیل صورتوں میں اسم کے آخر میں زیر پڑھی جائے گی:

1. جب اس کے شروع میں حروفِ جر داخل ہوں۔ جیسے اِلَى اللهِ، مِنَ اللهِ، مِنَ اللهِ، فِي الْاَرْضِ اور حروف جر سترہ(١٧) ہیں:با، تا، ك، ل، و، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا، رُبَّ، حَاشَا، مِنْ عَدَا، عَنْ، فِيْ، عَلٰی، حَتّٰى، اِلٰی
2. جب وہ مضاف الیہ ہو۔جیسے عَبْدُ اللهِ، نَصْرُ اللهِ، خَلِيْلُ اللهِ
3. جب وہ "کَمْ" خبریہ کی تمیز ہو۔جیسے کَمْ مَالِ اَنْفَقْتُ- کَمْ کُتُبِ قَرَأْتُ۔
4. جب وہ "غیر" یا "سوا" یا "حاشا" کا مستثنیٰ ہو۔جیسے جَآءَ الطُّلَّابُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوَا زَيْدٍ، حَاشَا زَيْدٍ.
5. جب وہ تین سے دس تک اور سینکڑہ یا ہزار کی تمیز ہو۔جیسے ثَلٰثَةُ اَقْلَامٍ، مِائَةُ رَجُلٍ،

منصوبات

مندرجہ ذیل صورتوں میں اسم کے آخری حرف پر زبر پڑھی جائے گی:

1. جب وہ کسی فعل کا مفعول بن رہا ہو۔ جیسے صَلّٰی فَارُوْقٌ صَلٰوۃً
2. جب وہ حال بن رہا ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا
3. جب وہ گیارہ تا ننانویں عدد کی تمیز بن رہا ہو۔ جیسے عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا
4. جب وہ افعال ناقصہ کی خبر بن رہا ہو۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ رَحِیْمًا وغیرہ۔ افعال ناقصہ یہ ہیں:

کَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، اَصْبَحَ، مَادَامَ، مَازَالَ، مَابَرِحَ، لَیْسَ

5. جب وہ حروف مشبہ بفعل کا اسم واقعہ ہو۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ میں اللہ۔
6. لائے نفی جنس کا اسم ہو۔ جیسے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ
7. جب وہ مستثنیٰ بن رہا ہو۔ جیسے جَآءَ الطُّلَّابُ اِلَّا عُمَرَ
8. جب وہ حروف نداء کا منادیٰ ہو۔ جیسے یَاعَبْدَاللّٰہِ، یَاطَالِعًا جَبَلًا
9. جب وہ کَمْ استفہامیہ کی تمیز بن رہا ہو۔ جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ

مرفوعات

مندرجہ ذیل صورتوں میں اسم پر پیش پڑھی جائے گی:

1. جب وہ مبتدا واقع ہو رہا ہو۔ جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
2. جب وہ فاعل بن رہا ہو۔ جیسے خَلَقَ اللّٰہُ، قَالَ اللّٰہُ، اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
3. جب وہ فعل مجہول کا مفعول بن رہا ہو۔ جیسے اُخِذَ سَارِقٌ۔
4. جب وہ افعال مدح وذم کا اسم جنس واقع ہو۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ، بِئْسَ اللِّصُّ
5. جب وہ منادیٰ مفرد ہو۔ جیسے اَیْ غُلَامُ یَااللّٰہُ، یَارَسُوْلُ
6. جب وہ لائے نفی جنس کی خبر ہو۔ جیسے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

فعلوں کی قسمیں

فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں: 1. مجرد 2. مزید فیہ

ثلاثی مجرد

ان فعلوں کو کہا جاتا ہے جن کے ماضی کا پہلا صیغہ تین حرفی ہو۔

گردان فعل ماضی معروف ماضی مجرد

نَصَرَ۔نَصَرَا۔نَصَرُوْا۔نَصَرَتْ۔ نَصَرَتَا۔ نَصَرْنَ۔ نَصَرْتَ۔ نَصَرْتُمَا۔ نَصَرْتُمْ۔ نَصَرْتِ۔ نَصَرْتُمَا۔ نَصَرْتُنَّ۔ نَصَرْتُ۔نَصَرْنَا

ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مزید فیہ ان فعلوں کوکہاجاتا ہے جن کے اصلاً توتین حرف ہوتے ہیں، لیکن مزید معنی حاصل کرنے کے لیے اس میں ایک یادولفظوں کااِضافہ کیاجاتا ہے ۔جیسے نَصَرَ کا معنی ہے اس نے مدد کی۔جب اسے نَاصَرَ کردیا تو معنی ہوگیا ان دونوں نے باہمی مدد کی۔

گردان ثلاثی مزید فیہ

اَکْرَمَ۔اَکْرَمَا۔اَکْرَمُوْا۔ اَکْرَمَتْ۔اَکْرَمَتَا۔ اَکْرَمْنَ۔ اَکْرَمْتَ۔ اَکْرَمْتُمَا۔ اَکْرَمْتُمْ۔ اَکْرَمْتِ۔ اَکْرَمْتُمَا۔ اَکْرَمْتُنَّ۔ اَکْرَمْتُ۔ اَکْرَمْنَا۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل مضارع کے آخری حرف پر جزم پڑھی جائے گی:

1. جب اس کے شروع میں حرف لَمْ داخل ہو۔ جیسے لَمْ یَنْصُرْ۔ اگر آخر میں نون تثنیہ ہو یا جمع نون تو اسے گرادے گا۔ جیسے لَمْ یَنْصُرَا جو اصل میں یَنْصُرَانِ تھا۔ اور لَمْ یَنْصُرُوْا جواصل میں یَنْصُرُوْنَ تھا۔
2. یا اس کے شروع میں اَنْ یا لَمَّا یا لامِ امریا لائے نہی واقع ہو۔ جیسے لَمَّا یَدْخُلْ۔ لِیَدْخُلْ۔ لِیَدْخُلْ۔ لَاتَدْخُلْ۔
3. یا اس کے شروع میں ۔مَنْ۔مَا۔مَهْمَا۔اَیْنَ۔ حَیْثُمَا۔ اِذْ۔ اَیْنَمَا۔اَنّٰی داخل ہوں۔ جیسے مَنْ یَّجْتَهِدْ ینجح۔ حَیْثُمَا۔ تَقْعُدْ اَقْعُدْ۔ مَهْمَاتَدْخُلْ اَدْخُلْ۔

گردان فعل مضارع لَمْ کے ساتھ

لَمْ یَنْصُرْ۔ لَمْ یَنْصُرَا۔ لَمْ یَنْصُرُوْا۔لَمْ تَنْصُرْ۔ لَمْ تَنْصُرَا۔ لَمْ یَنْصُرْنَ۔ لَمْ تَنْصُرْ۔لَمْ تَنْصُرَا۔ لَمْ تَنْصُرُوْا۔ لَمْ تَنْصُرِیْ۔لَمْ تَنْصُرَا۔ لَمْ تَنْصُرْنَ۔ لَمْ اَنْصُرْ۔لَمْ نَنْصُرْ۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل مضارع کے آخری حرف پرنصب یعنی زبرپڑھی جائے گی:

1. جب اس کے شروع میں اَنْ دَاخل ہو۔جیسے اَنْ یَّاکُلَ
2. یااس کے شروع میں حرف لَنْ داخل ہو۔جیسے لَنْ یَّدْخُلَ۔

3. یا اس کے شروع میں حرف کَیْ داخل ہو۔ جیسے کَیْ یَقْرَا۔
4. یا اس کے شروع میں اِذَنْ داخل ہو۔ جیسے اِذَنْ یَّدْخُلَ

فعل ثلاثی مجرد

گردان فعل مضارع حرف لَنْ ناصبہ کے ساتھ۔

لَنْ یَّسْمَعَ ۔لَنْ یَّسْمَعَا۔لَنْ یَّسْمَعُوْا۔لَنْ تَسْمَعَ۔ لَنْ تَسْمَعَا۔لَنْ یَّسْمَعْنَ۔لَنْ تَسْمَعَ ۔ لَنْ تَسْمَعَا۔لَنْ تَسْمَعُوْا۔لَنْ تَسْمَعِیْ۔لَنْ تَسْمَعَا۔لَنْ تَسْمَعْنَ۔لَنْ اَسْمَعَ۔ لَنْ نَسْمَعَ۔

فعل ثلاثی مزید فیہ

گردان فعل مضارع حرف لن ناصبہ کے ساتھ:

لَنْ یُّکْرِمَ۔ لَنْ یُّکْرِمَا۔لَنْ یُّکْرِمُوْا۔ لَنْ تُکْرِمَ۔لَنْ تُکْرِمَا۔لَنْ یُّکْرِمْنَ۔ لَنْ تُکْرِمَ۔لَنْ تُکْرِمَا۔لَنْ تُکْرِمُوْا۔ لَنْ تُکْرِمِیْ۔ لَنْ تُکْرِمَا ۔ لَنْ تُکْرِمْنَ۔لَنْ اُکْرِمَ۔لَنْ نُکْرِمَ۔

وَهَلُمَّ جَرًّا

ابو مسعود عبد الجبار
مدیر مرکز تفہیم القرآن والسنۃ
شاہ مقیم چوک حجرہ ضلع اوکاڑہ

الجزء الأوّل الجديد من كتاب تسهيل الأدب

(حصہ اوّل تا سوم)

اشارات

1۔ مثال دیتے وقت لفظ "مثلاً" کے عوض صرف دو نقطے لکھ دیے جائیں گے، اس طرح "ـ"

2۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (جـ) سے اشارہ کیا جائے گا۔

3۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لیے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائے گا، مثلاً (سبق ۵۔۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق کے دوسرے فقرہ میں تلاش کرو۔

4۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

ہدایات

1۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں۔

2۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کرکے جانچیں۔

3۔ انگریزی خوانوں کے لیے صَرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائٹل کے اندرونی حصے میں لکھ دیا گیا ہے، بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں۔

4۔ بعض باتیں جلدی سمجھ میں نہیں آتیں۔

التماس:

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضیع مسائل پر حاوی ہو جائیں تا کہ اثنائے تعلیم میں طالب علم کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحو میر کتب درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کا تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائیں گے۔ تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے۔ مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبار پڑھائیں۔ پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ۔

اصطلاحات

۱۔ حَرَكَة: جیسے: زبر(ــَـ) زیر(ــِـ) اور پیش(ــُـ) ان میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور اکٹھا تینوں کو "حَرَكَاتِ ثَلٰثَة" کہتے ہیں۔

۲۔ مُتَحَرِّك: حرکت والے حرف کو "مُتَحَرِّك" کہتے ہیں۔

۳۔ سُكُوْن: جزم (ــْـ) کو کہتے ہیں۔

۴۔ فَتْحَة یا نَصْب: زبر (ــَـ) کو کہتے ہیں۔

۵۔ كَسْرَة یا جرّ: زیر (ــِـ) کو کہتے ہیں۔

۶۔ ضَمَّة یا رفع: پیش (ــُـ) کو کہتے ہیں۔

۷۔ تَنْوِيْن: دو زبر (ــً)، دو زیر (ــٍ)، دو پیش (ــٌ) ان میں سے ہر ایک کو "تنوین" کہتے ہیں۔

۸۔ نُوْنُ التَّنْوِيْن: دو زبر، دو زیر یا دو پیش کے تلفظ میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اُسے "نون تنوین" کہتے ہیں جیسے: (اً. اَنْ(اٍ. اِنْ) اٌ. اُنْ)

۹۔ مَفْتُوْح: وہ حرف جس پر زبر ہو، جیسے كَتِفٌ میں (ک)

۱۰۔ مَكْسُوْر: وہ حرف جس کے نیچے زیر ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ت)

۱۱۔ مَضْمُوْم: وہ حرف جس پر پیش ہو، جیسے كَتِفٌ میں (ف)

۱۲۔ سَاكِنْ یا مَجْزُوْم: وہ حرف جس پر جزم ہو، جیسے: وَرْدٌ میں (ر)

۱۳۔ مُشَدَّدْ: وہ حرف جس پر تشدید (ــّـ) ہو، جیسے: مُحَمَّدٌ میں دوسرا (میم)

۱۴۔ تَعْرِيْف: کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا۔

۱۵۔ تَنْکِیْر: کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا۔

۱۶۔ لَامُ التَّعْرِيْف: "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے، جیسے: اَلْکِتَابُ میں "اَلْ"۔

۱۷۔ مُعَرَّف بِاللَّام: وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو، جیسے: اَلْکِتَابُ۔

۱۸۔ وَحْدَتْ: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو "واحد" یا "مفرد" کہیں گے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)

۱۹۔ تَثْنِيَة: کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد) اس صورت میں اس اسم کو "مثنّٰی" یا "تثنیہ" کہتے ہیں۔

۲۰۔ جَمَع: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں جیسے: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو "جمع" یا "مجموع" کہتے ہیں۔

۲۱۔ اسم جمع: وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مفرد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے، جیسے: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت)

۲۲۔ تذکیر: کسی اسم کو مذکر بنانا یا کسی اسم کا مذکر ہونا۔

۲۳۔ تانیث: کسی اسم کو مؤنث بنانا یا کسی اسم کا مؤنث ہونا۔

۲۴۔ حروفِ تهجّی: الف، با کے کل حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں۔

۲۵۔ حروفِ علّت: ا، و، ی، حروف علت ہیں۔

۲۶۔ حروف صحیح: حروفِ علّت کے سوا بقیہ حروفِ تہجی کو حروفِ صحیح کہتے ہیں۔

۲۷۔ هَمْزَة: ایک ہمزہ (ء) تو وہی ہے جو حروفِ تہجی کا ایک حرف ہے۔ دوسرا وہ الف جو متحرک ہو، جیسے: (اَ، اِ، اُ) یا جزم والا ہو، جیسے: (رَأْسٌ میں الف) ہمزہ کہلاتا ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرک پر بعض اوقات حرفِ ہمزہ (ء) بھی لکھتے ہیں: جیسے: رَأْسٌ اور أَمَرَ۔

۲۸۔ هَمْزَةُ الْوَصْل: کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے، جیسے: اَلْکِتَابُ کا ہمزہ وَرَقُ الْکِتَابِ میں۔

الجزء الاوّل الجديد من كتاب تسهيل الأدب

(حصہ اوّل جدید)

اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ:

کلمہ اور اُس کی قسمیں

تم نے اردو یا فارسی کی صرف ونحو میں کلمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا۔ انھی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

۱۔ بامعنی لفظ کو كَلِمَة کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے: اِسْم، فِعْل اور حرف۔

اِسْم: یہ وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے، جیسے: رَجُلٌ (مرد)، حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مرنا)، طَيِّبٌ (اچھا)، هُوَ (وہ)، اَنَا (میں)

فِعْل: یہ وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے، جیسے: ضَرَبَ (اس نے مارا)، ذَهَبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔ نوٹ: اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا، جیسے: ضَرْبٌ یعنی مارنا، اسم ہے۔)

حَرْف: یہ وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: مِنْ (سے)، عَلٰی (پر)، فِيْ (میں)، اِلٰی (تک، طرف)، ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)

اسم کی قسمیں

۲۔ اسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) نکرہ (۲) معرفہ

نَكِرَة: یہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے، جیسے: رَجُلٌ (مرد)، اس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں

سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُل کہہ سکتے ہیں۔ طَیِّبٌ (اچھا)، اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَیِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

مَعْرِفَة: یہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے، جیسے: زَیْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے) مَکَّۃُ (ایک خاص شہر کا نام ہے)، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)

اسم معرفہ کی قسمیں

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ اسم علم: جیسے: زَیْدٌ، حَامِدٌ، وغیرہ۔

۲۔ اسم ضمیر، جیسے: ھُوَ (وہ)، اَنْتَ (تو)، اَنَا (میں) وغیرہ

۳۔ اسم اشارہ، جیسے: ھٰذَا، (یہ)، ذَاکَ (وہ)، وغیرہ

۴۔ اسم موصول، جیسے: اَلَّذِیْ (جو ایک مرد)، اَلَّتِیْ (جو ایک عورت)

۵۔ وہ اسم جو مُنَادیٰ ہو، جیسے: یَا رَجُلُ (اے مرد)، یَا وَلَدُ (اے لڑکے)

۶۔ وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللَّام ہو (یعنی جس پر الف لام داخل ہو) جیسے: اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا)، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)

۷۔ وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُ ھٰذَا (اس کی کتاب)، کِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)

تنبیہ: ان مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں:

۱۔ اسم ذات: یہ وہ اسم ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو، جیسے: اِنْسَانٌ (آدمی) فَرَسٌ (گھوڑا)، حَجَرٌ (پتھر)

۲۔ اسم صفت: یہ وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے، جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)، قَبِیْحٌ (بدصورت)

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

1۔ عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دو زبر، دو زیر، یا دو پیش) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرفِ تنکیر سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ "کوئی ایک" یا "ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے، جیسے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد)، مَاءٌ (کچھ پانی) مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ: بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے، جیسے: مُحَمَّدٌ، عَمْرٌو، زَیْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرفِ تنکیر نہ سمجھیں۔

2۔ "اَلْ" عربی کا حرفِ تعریف ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللَّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اس معرفہ ہے۔

3۔ تنوین والے لفظ پر "اَلْ" داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہو۔

4۔ معرف باللام: کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے "هَمْزَةُ الْوَصْل" (ا،و،ی) کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائے گا، جیسے: بَابُ الْبَیْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں "بَابُ اَلْبَیْتِ" پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ: لام تعریف سے پہلے حرف ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے، جیسے: عَنْ کو "عَنِ الْبَیْتِ" (گھر سے) اور مِنْ کو "مِنَ الْبَیْتِ" (گھر سے) پڑھیں گے۔

5۔ جب تنوین والا لفظ معرف باللام کے ماقبل ہو تو نون تنوین کو کسرہ (ـِ) دے کر لام کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے، جیسے: زَیْدٌ (زَیْدُنْ) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَیْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)

تنبیہ: اِبْنٌ (لڑکا)، اِبْنَةٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی ہمزة الوصل ہے، جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے، جیسے: هُوَ ابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے)، هٰذَا اِسْمٌ (یہ ایک نام ہے)، زَیْدُنِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے)، حَامِدُ نِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر بْ اور سْ میں ملا کر پڑھو، جیسے: اَلْاِبْنُ کو اَلْلِابْنُ (اَلِبْنُ)، اَلْاِسْمُ کو اَلْاِسْمُ (اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم

رکھا جاتا ہے۔

6۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مدغم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کے بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے، جیسے: اَلشَّمْسُ (سورج)، اَلرَّجُلُ وغیرہ۔ حروف شمسیہ یہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل اور ن۔ ان کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں: اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ)

سلسلہ الفاظ نمبر ا

تنبیہ: ذیل کے اسموں پر حرفِ تعریف لگا کر بھی تلفظ کریں۔

اِنْسَانٌ	آدمی	بَیْتٌ	گھر	تَمْرٌ	کھجور
ثَمَرٌ	پھل	جَاهِلٌ	جاہل، بے علم	حَسَنٌ	اچھا، خوبصورت
خُبْزٌ	روٹی	دَرْسٌ	سبق	ذَنْبٌ	گناہ
رَسُوْلٌ	پیغمبر	زَکٰوةٌ	زکوٰۃ	سَهْلٌ	آسان
شَیْءٌ	چیز	صَلٰوةٌ	نماز	ضَوْءٌ	روشنی، چمک
طَیِّبٌ	اچھا، پاک	ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا	عَادِلٌ	انصاف کرنے والا
غَفُوْرٌ	بڑا بخشنے والا	فَاسِقٌ	بدکار	قَبِیْحٌ	برا، بدصورت
کَرِیْمٌ	بزرگ، سخی	لَبَنٌ	دودھ	مَاءٌ	پانی
نَهَارٌ	دن	وَلَدٌ	لڑکا	هِرٌّ	بلا
یَوْمٌ	دن	وَ	اور	اَوْ	یا

مشق نمبر ا

تنبیہ: بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو، یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھو، جیسے: اَلْبَیْتُ کو اَلْبَیْتْ، اَلزَّکٰوةُ کو اَلزَّکٰوةْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کرلیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر، جیسے: خُبْزٌ وَلَبَنْ

سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو

۱۔ اَلْبَیْتُ ۲۔ اَلتَّمْرُ ۳۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ

٤۔ خُبْزٌ وَ لَبَنٌ ٥۔ صَالِحٌ اَوْ فَاسِقٌ ٦۔ اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِیْحُ

۷۔ اَلْمَآءُ وَالْخُبْزُ ۸۔ اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ ۹۔ جَاهِلٌ وَ عَالِمٌ

۱۰۔ اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ ۱۱۔ دَرْسٌ وَ کِتَابٌ ۱۲۔ اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ

۱۳۔ جَمَلٌ وَ فَرَسٌ۔

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ: ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ ''کوئی'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' نہ لگا ہو تو اس کے ترجمے میں حرف تعریف لگاؤ۔

۱۔ کوئی ایک گھوڑا۔ ۲۔ کوئی ایک آدمی

۳۔ ایک مرد اور ایک گھوڑا ۴۔ کچھ روٹی اور کچھ پانی

۵۔ ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر ٦۔ نماز اور عالم

۷۔ نیک یا بد (اچھا یا برا) ۸۔ آدمی یا گھوڑا۔

۹۔ دودھ اور روٹی ۱۰۔ ایک انسان اور ایک گھوڑا

۱۱۔ بدصورت اور خوبصورت ۱۲۔ ایک پلا اور ایک لڑکا

۱۳۔ چاند اور سورج ۱۴۔ اونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ا

۱۔ کلمہ کی تعریف کرو۔

۲۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۳۔ اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟

۴۔ زمانے کتنے ہیں؟

۵۔ الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو:

هُوَ مِنْ ضَرَب يَذْهَبُ

بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرَسُ اِلٰى سَمْعٌ (سننا)

۶۔ اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۷۔ اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

۸۔ ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو۔

زَيْدٌ مَكَّةُ بَلَدٌ رَجُلٌ

اَلطَّيِّبُ نَحْنُ (ہم) اَلْفَرَسُ حَسَنٌ

قَبِيْحٌ هٰذَا

۹۔ مذکورہ الفاظ میں کون کون سی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟

۱۰۔ اَلْ کے "اَ" کو کیا کہتے ہیں؟

۱۱۔ هُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

۱۲۔ اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟

۱۳۔ نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

۱۴۔ تنوین والا لفظ معرف باللّام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟

۱۵۔ حروفِ قمریہ کون سے ہیں اور حروفِ شمسیہ کون سے؟

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکبات

1۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو "مُرَکَّب"

2۔ مرکب دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) ناقص اور (۲) تامّ

(۱)۔ مرکب ناقص: یہ وہ ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جائے نہ خواہش بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو، جیسے: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) اور کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)

(۲) مرکب تامّ: یہ وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آ جائے، جیسے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِ الْکِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ ارْزُقْنِيْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔۔ مرکب تام کو "جملہ" یا "کلام" بھی کہتے ہیں۔

3۔ مرکب ناقص کوئی قسم کا ہوتا ہے: توصیفی، اضافی، عددی وغیرہ جن میں سے مرکب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکباتِ ناقصہ نیز جملے کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَکَّبِ تَوْصِیْفِی

4۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلی کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے، جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھیں اس مثال میں لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

5۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزءِ اسمِ ذات (جاندار اور بے جان چیزوں کی ذات کا نام) ہوتا ہے اور دوسرا اسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں "رَجُل" اسم ذات ہے اور "صَالِح" اسم صفت۔

6۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزء کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں "رَجُلٌ" موصوف ہے اور "صَالِحٌ" صفت ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ، جیسے: رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزء نکرہ ہیں: "اَلرَّجُلُ الصّٰلِحُ" دونوں جزء معرفہ ہیں۔

8۔ جو اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

9۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزء ہوا کرتے ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر، دریا	عَمِيْقٌ	گہرا
بِطِّيْخٌ	تربوز، خربوزہ	رَدِیْءٌ	نکما
تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ، شاہراہ	عَرِيْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل، حویلی	مَشِيْدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِيْفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِيْعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِيْمٌ	بزرگی والا، بڑا، شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	کھارا، نمکین
قَلَمٌ	قلم	صَغِيْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	أَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سرخ

تنبیہ: اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو۔

مشق نمبر۲

۱۔ اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ ۲۔ اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ

۳۔ قَصْرٌ عَظِيْمٌ ٤۔ اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ

٥۔ بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ ٦۔ تَمْرٌ حُلْوٌ
٧۔ اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ ٨۔ مَلِكٌ صَالِحٌ
٩۔ اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ ١٠۔ شَيْءٌ طَيِّبٌ
١١۔ اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ ١٢۔ مُحَمَّدُ نِ الرَّسُوْلُ
١٣۔ رَبٌّ غَفُوْرٌ ١٤۔ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ
١٥۔ رَجُلٌ قَبِيْحٌ ١٦۔ اَلْجُبْنُ الرَّدِيْءُ
١٧۔ خُبْزٌ جَيِّدٌ وَ تَمْرٌ حُلْوٌ ١٨۔ تُفَّاحٌ أَحْمَرُ
١٩۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِيْمُ ٢٠۔ اَلْبِطِّيْخُ الْحُلْوُ
٢١۔ اَلْوَرْدُ الْأَحْمَرُ۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ مضبوط مکان ۲۔ چھوٹا گھر
۳۔ بدصورت مرد۔ ۴۔ چوڑا راستہ
۵۔ میٹھا دودھ ۶۔ شاندار محل
۷۔ آسان سبق ۸۔ ایک میٹھا پھل
۹۔ چھوٹی جگہ۔ ۱۰۔ عمدہ گھوڑا
۱۱۔ کشادہ گھر۔ ۱۲۔ کوئی ایک نیک مرد
۱۳۔ ایک خوبصورت پھول ۱۴۔ ایک خوبصورت گھوڑا۔
۱۵۔ انصاف کرنے والا بادشاہ ۱۶۔ عمدہ روٹی یا اچھا دودھ۔
۱۷۔ ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا ۱۸۔ بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیر و تانیث

1۔ جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) مُذَکَّر، (۲) مُؤَنَّث، جیسے: اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے، اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے۔

2۔ اسم مذکر کے آخر میں "ۃ" (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہو جاتا ہے جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہو گیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ، مَلِکٌ (بادشاہ) سے مَلِکَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ۔ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے لیکن اسم ذات میں بہت کم)

3۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (ی) یا الف ممدودہ (ـَاءُ) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنٰی (بہت خوبصورت عورت)، زَهْرَاءُ (آب وتاب والی) (نوٹ: فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں۔

4۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: (نوٹ: ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں)

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے، جیسے: اُمٌّ (ماں)، عَرُوْسٌ (دلہن)، هِنْدٌ (ایک عورت کا نام، ہندوستان)

(ب) ملکوں کے نام، جیسے: مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ ملک مصر)، اَلشَّامُ (ملک شام)، اَلرُّوْمُ (ملک روم)

(ج) اُن اعضاء کے نام جو جفت جفت ہیں، جیسے یَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پاؤں) اُذُنٌ (کان)، عَیْنٌ (آنکھ)

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں:

أَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِیْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

5۔ بعض اسموں کے آخر میں "ۃ" ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر جیسا ہوتا ہے اس لیے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں، جیسے: طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِیْفَةٌ (مسلمانوں کا بادشاہ)، عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)

6۔ یاد رکھیں جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اُسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابقت ہوتی ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	اَلْحَکِیْمُ	حکمت سے بھرا ہوا، دانا
شَدِیْدٌ	سخت	صَادِقٌ	سچا
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	طَوِیْلٌ	لمبا
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	فَرِیْضَةٌ	فرض، ضروری کام
فَاطِمَةُ	(بغیر تنوین کے) خاص نام عورت کا	اَلْقُرْاٰنُ	قرآن (شریف)
مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
نَهْرٌ	نہر، ندی		

مشق نمبر ۳

١۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
٢۔ لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ
٣۔ اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ
٤۔ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ
٥۔ اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ
٦۔ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ
٧۔ دَارٌ عَظِيْمَةٌ
٨۔ نَارٌ مُوْقَدَةٌ
٩۔ اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ
١٠۔ هِنْدُ نِالصِّدِّيْقَةُ
١١۔ اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ
١٢۔ اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ
١٣۔ اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ
١٤۔ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ
١٥۔ اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى
١٦۔ حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ
١٧۔ طَرَفَةُ نِالشَّاعِرُ
١٨۔ رَشِيْدُ نِالْعَلَّامَةُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک خوبصورت لڑکی ۲۔ نیک خلیفہ
۳۔ دانا مرد۔ ۴۔ فرض زکوۃ
۵۔ کوئی ایک فرض نماز۔ ٦۔ ایک چھوٹی رات
۷۔ بڑا دن۔ ۸۔ اچھی چیز
۹۔ بدصورت دلہن۔ ۱۰۔ غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند
۱۱۔ ٹھنڈ ہوا۔ ۱۲۔ دراز ندی
۱۳۔ لمبی لڑائی ۱۴۔ کوتاہ ہاتھ
۱۵۔ ایک اطمینان والا دل ۱٦۔ محمد جو نیک ہے۔
۱۷۔ بہت علم والی فاطمہ

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

وحدت وجمع

1۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) واحد یا مفرد: جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)

(۲) تثنیہ: جو دو پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)

(۳) جمع: جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد)

2۔ واحد کے آخر میں ـَـانِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۲) یا ـَـيْنِ (حالتِ نصبی و جری میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۲) بڑھانے سے تثنیہ ہو جاتا ہے، جیسے: مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَيْنِ.

تنبیہ۱: صرف ونحو کی مروجہ کتابوں میں: ـَـانِ اور ـَـيْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں "الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" یا "یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور" لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کے لیے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔ ـَـانِ اور ـَـيْنِ کے تلفظ کے لیے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ کی آواز ملا کر "اَنِ" اور "اَيْنِ" کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئیں گی ہر جگہ اسی طرح تلفظ کر لیا کرو۔

3۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے: (۱) جمع سالم [اَلْجَمْعُ السَّالِمُ] (۲) جمع مکسر [اَلْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ: توڑی ہوئی جمع]

جمع سالم: وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہ کر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُـوْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِـيْنَ (حالتِ نصبی و جری میں) بڑھائیں، جیسے مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِيْنَ۔

(۲) مؤنث جس کے آخر میں ـَـاتٌ (حالتِ رفعی میں) یا ـَـاتٍ (حالتِ نصبی و جری میں) بڑھایا جائے، جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمٰتٌ یا مُسْلِمٰتٍ.

جمع مکسر: وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی ہے یعنی بدل جاتی ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات و سکنات میں تغیر و تبدل ہو جاتا ہے، جیسے: نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ، وَزِيْرٌ سے وُزَرَآءُ، كِتَابٌ سے كُتُبٌ،

خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ۔ جمع مکسر کا مفصل بیان سبق ۹ میں ہوگا۔

تنبیہ ۲: بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکر کی طرح بھی آتی ہے، مثلاً: سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِیْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اِعرابی کہلاتا ہے۔ (سبق ۱۰، تنبیہ ۲)

4۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں کہ اُن کے واحد کے لیے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں، جیسے: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا، جیسے: قَوْمٌ صَالِحُوْنَ۔

5۔ تیسری اور چوتھے سبق میں تم پڑھ چکے ہو اِعراب، تعریف وتنکیر اور تذکیر وتانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت، تثنیہ وجمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہیے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے)

لیکن جب کہ موصوف غیر عاقل کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے، اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَیَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

اَلْآتِيْ	آئندہ، آنے والا	اٰيَةٌ	نشان، قرآن کی آیت
بَيِّنَةٌ	ظاہر، کھلی ہوئی	اَلْجَارِيْ	رواں، بہنے والا
اَلْمَاضِيْ	گذشتہ	حَارَةٌ	محلّہ
خَادِمٌ	خدمت گار، نوکر	خَبَّازٌ	نانبائی (روٹی پکانے والا)
خَيَّاطٌ	درزی	تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ
زَعْلَانٌ	ناخوش، ناراض	شَهْرٌ	مہینہ
كَسْلَانٌ	کاہل، سست	لَاعِبٌ	کھیلنے والا

لَامِعٌ	چمکدار	مَبْسُوْطٌ	خوش دل
مُجْتَهِدٌ	محنتی، چست	مُسْنَدٌ	سہارا لگائے ہوئے
مَشْغُوْلٌ	مشغول، مصروف	مُظْلِمٌ	اندھیرا، اندھیرا کرنے والا
مُعَلِّمٌ	سکھانے والا، اُستاد	مُنِيْرٌ	روشن، روشن کرنے والا
نَجَّارٌ	بڑھئی		

مشق نمبر ۴

۱۔ اَلْمُعَلِّمُ الصّٰلِحُ
۲۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصّٰلِحَتَانِ
۳۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصّٰلِحُوْنَ
۴۔ مُعَلِّمٰتٌ مُجْتَهِدٰتٌ
۵۔ اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ
۶۔ قَمَرٌ مُنِيْرٌ
۷۔ اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ
۸۔ اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ
۹۔ اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ
۱۰۔ اَلشَّهْرُ الْجَارِيْ
۱۱۔ اَلْأَنْهُرُ الْجَارِيَةُ
۱۲۔ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ
۱۳۔ خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ
۱۴۔ اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ
۱۵۔ اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ
۱۶۔ رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ
۱۷۔ اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِيَةُ
۱۸۔ اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ
۱۹۔ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ
۲۰۔ زَيْدُ نِ الزَّعْلَانُ
۲۱۔ عَمْرُو نِ الْمَبْسُوْطُ
۲۲۔ اَلنَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ
۲۳۔ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک چمکدار آنکھ
۲۔ دو محنتی مرد
۳۔ مشغول نانبائی
۴۔ دو تھکے ہوئے بڑھئی
۵۔ روشن دن
۶۔ خوبصورت درزنیں
۷۔ تھکے ہوئے نوکر
۸۔ سست درزی
۹۔ بہتی نہریں
۱۰۔ بڑے جانور
۱۱۔ سالِ رواں
۱۲۔ ماہِ گذشتہ
۱۳۔ گزرے ہوئے سال
۱۴۔ خوش دل خادم

سوالات نمبر ۲

۱۔ مرکب کسے کہتے ہیں؟

۲۔ مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۳۔ مرکب توصیفی کیا ہے؟ اور اس کے ہر ایک جزء کو کیا کہتے ہیں؟

۴۔ صفت کو کون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیے؟ اور مستثنیٰ صورتیں کون کونسی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔

۵۔ علاماتِ تانیث کیا ہے؟

۶۔ کون سے الفاظ بغیر علامتِ تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں؟

۷۔ علامتِ تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟

۸۔ تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

۹۔ جمع مکسر کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

۱۰۔ نَهْرٌ، رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسر کیا ہے؟

۱۱۔ سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟

۱۲۔ اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ۔

قَمَرٌ	شَمْسٌ	عِنَبٌ (انگور)	لَبَنٌ
عَسَلٌ (شہد)	حِزْبٌ	أَرْضٌ	بِنْتَانِ
رِجَالٌ	سِنُوْنَ	كُتُبٌ	أَيَّامٌ
خُلُوٌ	صَالِحٌ	نَافِعٌ	مُنِيْرٌ
مُدَوَّرٌ (گول)	مَاضِيَةٌ	جَارِيَةٌ	

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ

1۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳۔۲) اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: اِسْمِيَّة اور فِعْلِيَّة

جملہ اسمیہ:

(اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزء اسم ہو، جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)

جملہ فعلیہ:

(اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزء فعل ہو، جیسے: حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)

ذیل میں جملہ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملہ فعلیہ کا بیان سبق میں ۱۴ میں ہوگا۔

2۔ جملہ اسمیہ میں عموماً پہلا جزء معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کی مثال میں "زَيْدٌ" اسم معرفہ ہے اور "حَسَنٌ" اسم نکرہ۔

تنبیہ ۱: جملہ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزاء تعریف و تنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملہ اسمیہ میں پہلا جزء معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثال مذکورہ میں اگر پہلے جزء زَيْد کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد) یا دوسرے جزء حَسَنٌ پر اَلْ لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَيْدُ نِ الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملہ اسمیہ کا دوسرا جزء ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے تو جائز ہے کہ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزء بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا يُوْسُفُ (میں یوسف ہوں)، یا مبتدأ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے، جیسے: اَلرَّجُلُ هُوَ الصّٰلِحُ (مرد نیک ہے) الرِّجَالُ هُمُ الصّٰلِحُوْنَ (مرد نیک ہیں) اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۲: جیسا کہ فارسی میں "است، اند" وغیرہ اور اردو میں "ہے، ہیں" وغیرہ کلماتِ ربط ہیں، اس طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زَيْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں: "زید عالم ہے۔"

3۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جزء کو مبتدأ اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

4۔ عموماً مبتدأ اور خبر مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتے ہیں۔

5۔ صفت کی طرح خبر بھی واحد، تثنیہ وجمع اور تذکیر و تانیث میں اپنے مبتدأ کے مطابق ہوتی ہے مگر جب کہ مبتدأ غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے	مبتدأ......واحد......مذکر......عاقل
اَلرَّجُلَانِ صٰدِقَانِ	دو مرد سچے ہیں	مبتدأ......تثنیہ......مذکر......عاقل
اَلرِّجَالُ صٰدِقُوْنَ	بہت مرد سچے ہیں	مبتدأ......جمع......مذکر......عاقل
اَلْمَرْأَۃُ صٰدِقَۃٌ	عورت سچی ہے	مبتدأ......واحد......مؤنث......عاقل
اَلْمَرْأَتَانِ صٰدِقَتَانِ	دو عورتیں سچی ہیں	مبتدأ......تثنیہ......مؤنث......عاقل
اَلنِّسَآءُ صٰدِقٰتٌ	بہت عورتیں سچی ہیں	مبتدأ......جمع......مؤنث......عاقل
اَلرِّیْحُ شَدِیْدَۃٌ	ہوا تند ہے	مبتدأ......واحد......مؤنث......غیر عاقل
اَلرِّیْحَانِ شَدِیْدَتَانِ	دو ہوائیں تند ہیں	مبتدأ......تثنیہ......مؤنث......غیر عاقل
اَلرِّیَاحُ شَدِیْدَۃٌ	ہوائیں تند ہیں	مبتدأ......جمع......مؤنث......غیر عاقل

تنبیہ۳: مذکورہ مثالوں میں اگر دوسرے جزء کو مُعَرَّف بِاللَّامِ کردیں یا پہلے جزء سے "اَلْ" نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہو جائیں گی۔

6۔ اگر مبتدأ دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مؤنث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جائے گا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی، جیسے: اَلْاِبْنُ وَالْاِبْنَۃُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)

7۔ مبتدأ اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکب، مفرد کی مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکب کی مثالیں یہ ہیں:

اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ — حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) مبتدأ مرکب توصیفی ہے

زَیْدٌ — رَجُلٌ طَیِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی ہے۔

8۔ جملہ اسمیہ پر "ما" یا "لَیْسَ" داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِـ لگا کر خبر کو جر دیتے ہیں۔ اس بِـ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، جیسے: مَا زَیْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)، لَیْسَ زَیْدٌ بِرَجُلٍ قَبِیْحٍ (زید برا مرد نہیں ہے۔)

9۔ جملہ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بے شک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدأ پر نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے جیسے: اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَۃٌ (بے شک زمین گول ہے)

تنبیہ۴: کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس پر "ھَلْ" یا "أ" لگا دو جیسے: اَزَیْدٌ

عَالِمٌ؟ (کیا زید عالم ہے)، هَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ؟ (کیا مرد عالم ہے)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

اَمْ	یا (استفہام کے موقع پر)	بَقَرٌ	(اسم جنس) گائے، بیل
بَلٰی	ہاں کیوں نہیں	جَدِیْدٌ	نیا
جِدًّا	بہت ہی	جَالِسٌ، قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا
حَارِسٌ	نگہبانی کرنے والا	شَاةٌ	بکری
فِیْلٌ	ہاتھی	قَائِمٌ	کھڑا
قَدِیْمٌ	پرانا	کَلْبٌ	کتا
مَشْهُوْرٌ، مَعْرُوْفٌ	مشہور	مُؤْمِنٌ	ایماندار، مسلمان
نَعَمْ	ہاں، جی ہاں	ضَخْمٌ	بڑی جسامت والا

ضَمَآئِر مَرْفُوْعَة مُنْفَصِلَة

		واحد	تثنیہ	جمع
	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنَا (میں ایک مرد)
مذکر	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت مرد)	نَحْنُ (ہم بہت مرد)
	واحد	هِیَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عورت)
مؤنث		هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
		هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	نَحْنُ (ہم بہت عورتیں)

تنبیہ۵: یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لیے انھیں مرفوع فرض کر لیا گیا (دیکھو سبق ۶-۴) اور چونکہ تلفظ میں مستقل ہیں اس لیے منفصل کہلاتی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ "اَنَا" کو ہمیشہ "اَنَ" بغیر الف کے پڑھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۵

تنبیہ ۶: بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کریں جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداء حرکتیں ضروری لکھا کرو۔

۱۔ اَلْوَلَدُ قَائِمٌ

۲۔ اَلْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ

۳۔ هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ؟ نَعَمْ! هُوَ قَائِمٌ

۴۔ هَلِ الْاِبْنَةُ قَائِمَةٌ؟ لَا! هِيَ جَالِسَةٌ

۵۔ أَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ؟ هُوَ خَبَّازٌ مَا هُوَ بِنَجَّارٍ

۶۔ أَطَرَفَةُ شَاعِرٌ؟ نَعَمْ! هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوْفٌ

۷۔ هَلْ اَنْتُمْ خَيَّطُوْنَ؟ مَا نَحْنُ بِخَيَّطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ

۸۔ هَلْ هُنَّ مُعَلِّمٰتٌ؟ نَعَمْ! هُنَّ مُعَلِّمٰتٌ صَالِحٰتٌ

۹۔ أَ اَنْتَ يُوْسُفُ الْعَلَّامَةُ؟ اَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا اَنَا بِعَلَّامَةٍ

۱۰۔ هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ؟ لَا ! هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ

۱۱۔ هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ؟ نَعَمْ! هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ

۱۲۔ أَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ؟ بَلٰى ! اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا۔

۱۳۔ اِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ

۱۴۔ اِنَّ الْمَرْأَةَ الصّٰلِحَةَ جَالِسَةٌ

۱۵۔ اِنَّ الْمَرْأَتَيْنِ الصّٰلِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵۔۲) جَالِسَتَانِ

۱۶۔ اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمٰتِ (دیکھو سبق ۵۔۲) مُجْتَهِدُوْنَ

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

اَلدَّارُ.................. اَلْوَلَدَانِ الصّٰلِحٰنِ..................

اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِ.................. .... كَسْلَانَةٌ

هَلِ النَّجَّارُ .... اَنَا ....

نَعَمْ هُوَ.................. هُمَا..................

هَلِ .... كَسْلَانٌ؟	هَلِ الْاِبْنَةُ .... اَمْ ....
أَلَيْسَ الْكَلْبُ بِـ ....؟	اَلشَّاةُ .... وَالْكَلْبُ............
بَلٰى .... حَارِسٌ	اَلْخَيَّاطُ .... وَالْخَيَّاطَةُ............
اَلْفِيْلُ............ ضَخْمٌ	أَ هٰذَا الْوَلَدُ .... اَمْ ....
اَلْمَرْءَ ةُ الصَّدِقَةُ............	اِنَّ .... مُجْتَهِدٌ
بِنْتَانِ	اِنَّ .... كَسْلَانَتَانِ
اِنَّ .... مُجْتَهِدٰتٌ	

عربی میں ترجمہ کریں

ا۔ کیا لڑکا کھڑا ہے؟	نہیں! وہ بیٹھا ہے
۲۔ کیا لڑکی بیٹھی ہے؟	نہیں! وہ کھڑی ہے
۳۔ کیا دولڑکے حاضر ہیں؟	جی ہاں! وہ دونوں حاضر ہیں
۴۔ کیا وہ لڑکیاں ایماندار ہیں؟	جی ہاں! وہ دونوں ایماندار ہیں
۵۔ کیا عورتیں سچی ہیں؟	جی ہاں! وہ سچی ہیں۔
۶۔ کیا معلّم غائب ہے؟	نہیں! معلّم حاضر ہے
۷۔ کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟	نہیں! وہ درزی ہیں
۸۔ کیا وہ یوسف ہے؟	جی ہاں! وہ یوسف ہے۔
۹۔ کیا تو محمود ہے؟	نہیں! میں حامد ہوں
۱۰۔ کیا مکان پرانا ہے؟	نہیں! مکان نیا ہے۔
۱۱۔ کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟	نہیں! وہ استانیاں ہیں
۱۲۔ تم عالم ہو یا جاہل؟	ہم جاہل نہیں ہیں۔
۱۳۔ کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے؟	کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے۔
۱۴۔ کتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟	کتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مُرَكَّبِ إِضَافِي

1۔ جس مرکب میں دونوں جزء اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اُسے مرکب اضافی کہتے ہیں۔ مثلاً: كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)، مَآءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)

2۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْإِضَافَةُ) ہے۔

3۔ مرکب اضافی کے پہلے جزء کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مضاف الیہ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے۔

4۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مضاف الیہ کے (دیکھو اوپر کی مثالیں)

5۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے۔

6۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے۔

7۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا (دیکھو سبق ۳۔۸) بلکہ جملے کا جزء ہوا کرتا ہے۔ مثلاً: مَآءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے میں مَآءُ النَّهْرِ مبتدأ ہے اور عَذْبٌ خبر۔

8۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں، جیسے بَابُ بَيْتِ الْأَمِيْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ)، بَابُ بَيْتِ ابْنِ الْوَزِيْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ) مگر درمیانی مضاف الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لیے اُن پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے۔

9۔ پہلے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ میں لفظ غلام بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

10۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہو سکتا اس لیے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے، جیسے: غُلَامُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام) اس مثال میں ''اَلصَّالِحُ'' غلام کی صفت ہے اس لیے مرفوع ہے

(دیکھو سبق ۱۰، تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے۔

ذیل میں، چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

مضاف کی صفت	مضاف الیہ کی صفت
وَلَدُ الرَّجُلِ الصّٰلِحُ مرد کا نیک لڑکا	وَلَدُ الرَّجُلِ الصّٰلِحِ نیک مرد کا لڑکا
بِنْتُ الرَّجُلِ الصّٰلِحَةُ مرد کی نیک لڑکی	بِنْتُ الْمَرْاۃِ الصّٰلِحَةِ نیک عورت کی لڑکی

تنبیہ: اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۶

اَسَدٌ	شیر	اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری
اَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں	اَلَا	سنو، آگاہ ہو جاؤ
حِكْمَةٌ	دانائی	حَمْدٌ	تعریف
ذَاهِبٌ	جانے والا	رَأْسٌ	سر
رَحْمٰنُ	(بغیر تنوین کے) بہت ہی رحم کرنے والا	رَحِيْمٌ	بہت مہربان
رَجِيْمٌ	مردود، ہانکا ہوا	زَوْجٌ	شوہر
زَوْجَةٌ	بیوی	سُخْطٌ یا سَخَطٌ	غصہ
سُلْطَانٌ	بادشاہ، غلبہ	سَمَآءٌ	(جمع: سَمٰوٰتٌ آسمان)
طَلَبٌ	طلب کرنا	طِيْبٌ	خوشبو
ظِلٌّ	سایہ	قَدِيْرٌ	بہت قدرت والا
كُلٌّ	ہر ایک، سب	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
لَحْمٌ	گوشت	مَا	(موصولہ) جو کچھ
مَخَافَةٌ	خوف	مِرْاٰةٌ	آئینہ
مِلْحٌ	نمک، کھارا	نِسْيَانٌ	بھولنا، بھول
وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ	ماں باپ		

چند حروفِ جارہ جو، اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جر (زیر) دیتے ہیں:

بِ ساتھ، سے، میں کو مثلاً:	بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)
فِيْ: میں	فِيْ بَيْتٍ (گھر میں) فِي الْبُسْتَانِ (باغ میں)
عَلٰى: پر	عَلٰى جَبَلٍ (پہاڑ پر) عَلَى الْعَرْشِ (عرش پر)
مِنْ: سے	مِنْ زَيْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)
اِلٰى: طرف، تک	اِلٰى بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَى الْكُوْفَةِ (کوفہ تک)
لِ: کے واسطے، کو، کے	لِزَيْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لِزَيْدٍ (میں نے زید کو کہا)
کَ: مانند، جیسا	كَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) كَالْأَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنْ: سے، کی طرف سے	عَنْ زَيْدٍ (زید سے، زید کی طرف سے)

مشق نمبر ٦

١۔ مَآءُ الْبَحْرِ
٢۔ لَبَنُ الْبَقَرِ
٣۔ لَحْمُ الشَّاةِ
٤۔ اُذُنُ الْفَرَسِ
٥۔ اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ
٦۔ بَيْتُ اللّٰهِ
٧۔ ضَوْءُ الشَّمْسِ
٨۔ فِي السُّوْقِ وَالْبَيْتِ
٩۔ اِلَى الْمَسْجِدِ
١٠۔ كَالْفَرَسِ
١١۔ بِالْمَآءِ وَالْمِلْحِ
١٢۔ لِلْعَرُوْسِ
١٣۔ عَنْ أَنَسٍ۔
١٤۔ مَآءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ يا مَالِحٌ
١٥۔ لَبَنُ الْبَقَرِ وَ لَحْمُ الشَّاةِ طَيِّبَانِ
١٦۔ إِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ
١٧۔ اَلطِّيْبُ لِلْعَرُوْسِ
١٨۔ نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
١٩۔ اَلْمُعَلِّمُ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ
٢٠۔ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ
٢١۔ سَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ
٢٢۔ أٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ
٢٣۔ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ
٢٤۔ إِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ
٢٥۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ
٢٦۔ لَيْسَ الْكَلْبُ كَالْأَسَدِ
٢٧۔ لَيْسَ الْمَالُ لِزَيْدٍ

۲۸۔ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ، هِيَ زَوْجَةُ عَلِيٍّ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَانِ لِعَلِيٍّ

۲۹۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۳۰۔ بِسْمِ [بِاسْمِ] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۳۲۔ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

۳۳۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۳۴۔ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ بکری کا دودھ ۲۔ گائے کا سر

۳۔ ماں کی فرمانبرداری ۴۔ زید کا مال

۵۔ ہاتھی کا کان ۶۔ چاند کی روشنی

۷۔ گھر میں ۸۔ بازار تک

۹۔ اللہ اور رسول کے واسطے ۱۰۔ سر اور آنکھ پر

۱۱۔ لڑکے کا نام حامد ہے۔ ۱۲۔ وہ گھر جا رہے ہیں

۱۳۔ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں ۱۴۔ بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے

۱۵۔ رسول کی فرمانبرداری میں اللہ کی فرمانبرداری ہے

۱۶۔ عائشہ [عَآئِشَةُ] بِنْتِ ابی بکر رضی اللہ عنہما محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولِ خدا کی بیوی ہیں۔

۱۷۔ وہ امیر کا لڑکا ہے۔ ۱۸۔ ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے۔

۱۹۔ جاہل عالم کے جیسا (برابر) نہیں ہے۔ ۲۰۔ خوشبو لڑکے کے لیے نہیں ہے۔

۲۱۔ وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے۔

سوالات نمبر ۳

۱۔ جملہ اسمیہ و فعلیہ میں فرق کیا ہے؟

۲۔ جملہ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں فرق بتائیں۔

۳۔ جملہ اسمیہ کے کتنے جزء ہوتے ہیں اور ہر ایک جزء کو کیا کہتے ہیں؟

۴۔ مبتدأ اور خبر کا اعراب عموماً کیا ہوتا ہے؟

۵۔ عربی میں کلمۂ ربط کیا ہے؟

۶۔ مبتدأ اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہیے؟

۷۔ اگر جملے میں دو مبتدأ مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟

۸۔ لفظ ''اِنَّ'' کا مبتدأ پر کیا اثر ہوتا ہے؟

۹۔ کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر ومؤنث پر ''اِنَّ'' لگا کر پڑھیں؟

۱۰۔ جملہ اسمیہ میں نفی کے معنی کیونکر اور استفہام کے معنی کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟

۱۱۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کریں۔

۱۲۔ ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

۱۳۔ ''اَنَا'' کا تلفظ کس طرح کریں گے؟

۱۴۔ مختلف قسم کے دس جملہ اسمیہ بنائیں۔

۱۵۔ مرکب اضافی اور اضافت کی تعریف کریں۔

۱۶۔ مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟

۱۷۔ مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟

۱۸۔ حروف جارہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

1۔ عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہیں۔ اُس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں۔

تنبیہ۱: حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ اِلَّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو، جیسے: حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واؤ زائد ہیں۔

2۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثلاثی کہلاتے ہیں، جیسے: فَرَسٌ، ضَرَبَ چار ہوں تو رباعی، جیسے: فِلْفِلٌ (مرچ)، دَحْرَجَ (لڑھکایا اُس نے) پانچ ہوں تو خماسی، جیسے: سَفَرْجَلٌ۔

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں، جیسے: کِبْرٌ (بڑائی)، ثلاثی مجرد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثلاثی مزید فیہ ہے کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

تنبیہ۲: افعال، اسماءِ مشتقہ اور مصادر کا مجرد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروفِ زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرد سمجھے جائیں گے، جیسے: نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ۔ اسم فاعل نَاصِرٌ۔ اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَۃٌ بھی ثلاثی مجرد کہے جائیں گے۔ گو اُن میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرد میں حروفِ زوائد آئیں تو وہ مجرد ہی رہے گا، جیسے: رَجُلٌ ثلاثی مجرد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرد ہیں۔ کَبَّرَ اُس نے تکبیر کہی) اَکْرَمَ (اُس نے تعظیم کی) ثلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

3۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور اُن کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتانے کے لیے ف، ع اور

ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ۔ ع دوسرے حرف کی جگہ اور لَ تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً

قَـ لَـ مٌ	كَـ تِـ فٌ	عَـ ضُـ دٌ	كَـ لْـ بٌ
فَـ عَـ لٌ	فَـ عِـ لٌ	فَـ عُـ لٌ	فَـ عْـ لٌ

کلمہ موزون (جس کا وزن نکالا جائے گا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فائے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے: قَلَمٌ میں ق)، جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے: قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے: قَلَمٌ میں م)

جب لفظ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف، ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسی میں تین ل۔ مثلاً: جَعْفَرٌ کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا۔

4۔ وزن نکالتے وقت حروفِ اصلیہ کے مقابلے میں تو ف، ع اور ل رکھے جائیں گے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے۔

كِبْرٌ	كَبِيْرٌ	اَكْبَرُ	تَكْبِيْرٌ
فِعْلٌ	فَعِيْلٌ	اَفْعَلُ	تَفْعِيْلٌ

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دہرا لیتے ہیں، جیسے: كَبَّرَ (كَبْ بَرَ) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد قاعدے سے تو اس کا وزن فَعْبَلَ ہونا چاہیے لیکن اس کے بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخری ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلَّ کہا جائے گا۔

5۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے۔

مشق نمبر ۷

کلمات ذیل کے اوزان نکالو۔

رَجُلٌ شَرَفٌ (بزرگی)

شَرِيْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ (جمع: شَرِيْفٌ کی)

مَلِكٌ	مُلُوْكٌ (جمع مَلِكٌ کی)
رَحْمٌ (مہربانی)	رَحِيْمٌ
رَحْمٰنُ	كَرَمٌ (بزرگی، سخاوت)
كَرِيْمٌ	كِرَامٌ (جمع كَرِيْمٌ کی)
عِلْمٌ (جاننا)	عَالِمٌ
عُلَمَاءُ	عٰلِمُوْنَ
عَقْرَبٌ (بچھو)	غَضَنْفَرٌ (شیر)
عَلَامَةٌ	عَلَمٌ
تَعْلِيْمٌ	مُتَكَبِّرٌ
تَكَبُّرٌ	اِكْرَامٌ (تعظیم کرنا)

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمع مکسر

1۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مکسر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، محض اہل زبان سے سن لینے پر موقوف ہے، اس لیے ہم ذیل میں جمع مکسر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں:

۱) اَفْعَالٌ جیسے: أَوْلَادٌ جمع وَلَدٌ کی، اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی، اسی طرح شَرِيْفٌ، مَطَرٌ (بارش)، وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

۲) فُعُوْلٌ جیسے: مُلُوْكٌ یہ مَلِكٌ کی جمع ہے، أُسُوْدٌ جمع أَسَدٌ کی، حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقِقٌ) کی، اسی طرح شَاهِدٌ (گواہ) قَلْبٌ (دل)، جُنْدٌ (لشکر) وَجْهٌ (منہ) وغیرہ کی۔

۳) فِعَالٌ جیسے: كِلَابٌ جمع كَلْبٌ کی، ثِيَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ (کپڑا) کی، اسی طرح رُمْحٌ (نیزہ)، رَجُلٌ، كَبِيْرٌ، صَغِيْرٌ، بَلَدٌ کی۔

۴) فُعُلٌ جیسے: كُتُبٌ جمع كِتَابٌ کی، مُدُنٌ جمع مَدِيْنَةٌ (شہر) کی، اسی طرح سَفِيْنَةٌ (کشتی)، صَحِيْفَةٌ (چھوٹی کتاب) طَرِيْقَةٌ (راستہ) رَسُوْلٌ وغیرہ کی۔

۵) اَفْعُلٌ جیسے: اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ (مہینہ) کی، اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی، اسی طرح نَهْرٌ، بَحْرٌ، نَفْسٌ، عَيْنٌ وغیرہ کی۔

۶) فُعَلَاءُ جیسے: وُزَرَاءُ جمع وَزِيْرٌ کی، اُمَرَاءُ جمع اَمِيْرٌ کی، اسی طرح شَاعِرٌ عَالِمٌ، سَفِيْهٌ (کمینہ جاہل) اَمِيْنٌ (امانت دار)، وَكِيْلٌ (جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے) اَسِيْرٌ (قیدی) وغیرہ کی۔

۷) اَفْعِلَاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لیے ہے جو کہ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہوں۔ جیسے: اَصْدِقَاءُ جمع صَدِيْقٌ (دوست) کی، اَنْبِيَاءُ جمع نَبِيٌّ کی، اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِيْبٌ (دوست پیارا) کی، اسی طرح قَرِيْبٌ (نزدیک، رشتہ دار)، غَنِيٌّ (تونگر، بے پرواہ) وَلِيٌّ (سرپرست، دوست) وغیرہ کی۔

۸) فُعْلَانٌ جیسے: فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ (سوار گھوڑے کا) کی، بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی، قُضْبَانٌ جمع قَضِيْبٌ (شاخ) کی۔

۹) فَعَالِلُ جیسے: عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ (عنصر) کی، زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَةٌ (زلزلہ، بھونچال) کی، اسی طرح کَوْکَبٌ (ستارہ)، جَوْهَرٌ (قیمتی پتھر) وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

تنبیہ۱: اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً: سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے، اس میں ل حذف ہے۔

۱۰) فَعَالِيْلُ جیسے: فَنَاجِيْنُ جمع فِنْجَانٌ (چائے کی پیالی) کی، صَنَادِيْقُ جمع صُنْدُوْقٌ (صندوق) کی، اسی طرح قِنْدِيْلٌ (قندیل) خِنْزِيْرٌ، بُسْتَانٌ، سُلْطَانٌ کی۔

۱۱) فَعَالِلَةٌ (ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اَسَاتِذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ کی۔ تَلَامِذَةٌ جمع تِلْمِيْذٌ (شاگرد) کی، مَلٰٓئِكَةٌ جمع مَلَكٌ (فرشتہ) کی۔

۱۲) مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لیے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاكِبُ جمع مَرْكَبٌ (سواری) کی، مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی، مَكَاتِبُ جمع مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ) کی۔

۱۳) مَفَاعِيْلُ (یہ وزن اُن کلمات کے لیے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ (کنجی) کی جو جمع ہوگی مَفَاتِيْحُ، مَكْتُوْبٌ (خط) کی جمع ہے۔ مَكَاتِيْبُ۔

تنبیہ۲: جمع کے مذکورہ اوزان میں مندرجہ ذیل اوزان غیر منصرف ہیں، ان پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی۔ فُعَلَاءُ، اَفْعِلَاءُ، فَعَالِلُ، فَعَالِيْلُ، مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيْلُ

2۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خواص طور پر یاد رکھو، جیسے: اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (حالت رفعی میں) اور بَنِيْنَ (حالت نصبی و جری میں) آتی ہے اور اس کی جمع مکسر اَبْنَآءٌ ہے۔

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔ اَخٌ (بھائی) کی جمع اِخْوَانٌ یا اِخْوَةٌ ہے۔

اُخْتٌ (بہن) کی جمع اَخَوَاتٌ ہے۔ اِمْرَاَةٌ (عورت) کی جمع نِسَآءٌ یا نِسْوَةٌ ہے۔ اُمٌّ کی جمع اُمَّهٰتٌ ہے۔

3۔ بعض الفاظ کئی وزنوں پر آتے ہیں، چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ، اَبْحَارٌ، اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے۔

4۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں، جیسے: بَيْتٌ (گھر، شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُيُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْيَاتٌ

عَبْدٌ (غلام، بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِيْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔

عَيْنٌ (آنکھ، چشمہ) کی جمع أَعْيُنٌ (آنکھیں) اور عُيُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں)

سلسلہ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ ۳: بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے ہیں، ان سے اُن کی جمع کی طرف اشارہ ہے۔

بَاسِرٌ۔ خوف سے یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ	بَعْضٌ (الف) کوئی کوئی، کسی چیز کا حصہ
ثَابِتٌ۔ ثابت شدہ، مضبوط	جَارٌ۔ (جمع: جِيْرَان) پڑوسی
حَدِيْدٌ۔ لوہا	خَيْرٌ۔ بہت اچھا، بہتر
سَفِيْرٌ (واحد) ایلچی	سَيْفٌ (ب) تلوار
اَلشَّاي۔ چائے	شَرْطٌ (ب) قرارداد
صَعْبٌ (ج) سخت، دشوار	طَوِيْلٌ (ج) دراز
عَرَبِيٌّ یا عَرَبِيَّةٌ۔ عربی	فَارِغٌ۔ خالی
قَاطِعٌ۔ کاٹنے والا، تیز	اَلْمَدْرَسَةُ الْعَالِيَةُ۔ ہائی اسکول، کالج
اَلْمُتَّقِيْ۔ پرہیزگار	مُطِيْعٌ۔ فرمانبردار
مُطَهَّرٌ۔ پاک	مَوْعِظَةٌ (ل) نصیحت
نَاضِرَةٌ۔ تروتازہ	نَاظِرَةٌ۔ دیکھنے والی
نَفِيْسٌ۔ جمع: نَفَآئِسُ) پاکیزہ	نَافِعٌ۔ فائدہ مند
يَوْمٌ (الف، أَيَّامٌ) دن۔	اَلْيَوْمُ۔ آج
يَوْمَئِذٍ۔ اُس روز۔	

مشق نمبر ۸

تنبیہ: دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لیے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

۱۔ أَقْلَامٌ طَوِيْلَةٌ ۲۔ اَلْعُلُوْمُ النَّافِعَةُ

۳۔ اَلْأَوْلَادُ صِغَارٌ ٤۔ رِجَالٌ صٰلِحُوْنَ

٥۔ اَلْكُتُبُ صَعْبَةٌ
٦۔ اَلشُّرُوْطُ الصَّعْبَةُ
٧۔ طُرُقٌ سَهِلَةٌ
٨۔ صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ
٩۔ اَلْحُقُوْقُ الثَّابِتَةُ
١٠۔ هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِيْعَةُ
١١۔ اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحَدِيْدِ
١٢۔ نِسَآءٌ مُسْلِمٰتٌ
١٣۔ هُنَّ اُمَّهَاتٌ
١٤۔ اَلْاِخْوَانُ وَالْاَخَوَاتُ جَالِسُوْنَ
١٥۔ اِنَّ الْبَنِيْنَ وَالْبَنَاتِ مُطِيْعُوْنَ
١٦۔ اَلسُّفَرَآءُ حَاضِرُوْنَ الْيَوْمَ
١٧۔ مَا هُمْ بِغَآئِبِيْنَ
١٨۔ بَعْضُ الشُّعَرَآءِ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ الصّٰدِقِيْنَ
١٩۔ اَلْجَوَاهِرُ النَّفِيْسَةُ لَامِعَةٌ
٢٠۔ اِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلٰى بَابِ الدَّارِ
٢١۔ اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ
٢٢۔ هُمْ عَبِيْدُ الْاِنْسَانِ وَ نَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ
٢٣۔ فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَآءِ الْكِبَارِ
٢٤۔ اَلصَّنَادِيْقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِيْنِ الشَّايِ
٢٥۔ حُقُوْقُ الْجِيْرَانِ كَحُقُوْقِ الْاَقْرِبَآءِ
٢٦۔ فِي الْبَسَاتِيْنِ سِفَارِجُ حُلْوَةٌ
٢٧۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ
٢٨۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ
٢٩۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيٰتُ الصّٰلِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ

جواب جمع میں دو

سوال	جواب
١۔هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ؟	نَعَم عِنْدِي كُتُبٌ نَافِعَةٌ
٢۔ هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ؟	....
٣۔ هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيْلٌ؟	....
٤۔هَلِ الْاَمِيْرُ صَالِحٌ؟	....
٥۔ هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيْفٌ؟	....
٦۔ هَلِ الصُّنْدُوْقُ فَارِغٌ؟	....

۷۔ هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ الْيَوْمَ؟	....
۸۔ هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ؟	....
۹۔ هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ؟	....
۱۰۔ هَلْ هُوَ غَنِيٌّ؟	....
۱۱۔ هَلْ هِيَ اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ؟	....
۱۲۔ أَ عِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيْسٌ؟	....
۱۳۔ أَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوْقِ؟	....
۱۴۔ هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذٌ؟	....
۱۵۔ هَلْ فِي بَمْبَائِيْ مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ؟	....

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ مسلمان مرد (جمع) ۲۔ بڑی کشتیاں

۳۔ پاکیزہ کپڑے۔ ۴۔ بہنے والی نہریں

۵۔ نہریں جاری ہیں۔ ۶۔ گذشتہ مہینے

۷۔ وہ سچے گواہ ہیں ۸۔ دو بلند پہاڑ

۹۔ نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں۔ ۱۰۔ کیا تم ناخوش ہو؟

۱۱۔ نہیں! ہم خوش دل ہیں ۱۲۔ بعض بادشاہ عادل ہیں۔

۱۳۔ چائے کی پیالیاں خالی ہیں۔ ۱۴۔ کیا تم دوست ہو؟

۱۵۔ جی ہاں! اور ہم رشتہ دار ہیں۔

۱۶۔ شاگرد (جمع) اور اُستاد (جمع) مدرسہ میں موجود ہیں۔

۱۷۔ وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں۔ ۱۸۔ ایمان والے اللہ کے دوست ہیں

۱۹۔ اونچے گھر۔ ۲۰۔ عربی ابیات

۲۱۔ قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔

سوالات نمبر ۴

۱۔ حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟

۲۔ اسم میں حروف اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟

۳۔ الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اُسے کیا کہیں گے؟

۴۔ حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

۵۔ جس کلمے میں محض حروف اصلیہ ہوں اُسے کیا اور جس میں حرفِ زائد بھی ہو اُسے کیا کہیں گے؟

۶۔ رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَكْبِيرٌ، كَبَّرَ، ذَهَبَ، يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

۷۔ کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

۸۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے فائدہ کیا ہے؟

۹۔ جمع مکسر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

۱۰۔ جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

۱۱۔ بَحْرٌ، اِمْرَأَةٌ، سَنَةٌ، أَخٌ، عَبْدٌ، فِنْجَانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

اسم کی اِعرابی حالتیں

1۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر، زیر، پیش) وغیرہ سے بدلتا رہتا ہے وہ ''اِعراب'' کہلاتے ہیں۔

اعراب کی دو قسمیں ہیں: ایک اِعْراب بِالْحَرَکَۃِ، جو زبر، زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا اِعْراب بِالْحُرُوْف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

2۔ کوئی اسم:

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدأ یا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعی میں سمجھو، مبتدأ اور خبر کی مثالیں درس ٦ میں گزر چکی ہیں۔

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اُسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہیے۔

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جار کے بعد واقع ہو تو اُسے حالت جری میں سمجھو، مثالیں آگے آتی ہیں۔

مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب:

3۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ـُـ)، حالت نصبی میں (ـَـ) اور حالت جری میں جر (ـِـ) پڑھو، مثلاً:

اَرْسَلَ (بھیجا) زَیْدٌ مَکْتُوْبًا اِلٰی خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرفِ جار مجرور	یہ جملہ فعلیہ ہے اس میں تینوں اسم واحد ہیں
اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِیَابًا اِلَی النِّسَآءِ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم جمع مکسر ہیں
جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا عَلٰی فَرَسِ حَامِدٍ فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملہ فعلیہ ہے رَاکِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے

تنبیہ: صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی

مرفوع، موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی، جیسے
اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَكْتُوْبًا طَوِيْلًا اِلٰى مَلِكٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس
ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ طَوِيْلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی
ہی ہے جیسے اُن کے موصوف رَجُلٌ، مَكْتُوْبًا اور مَلِكٍ کی ہے۔

4۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَـان اور حالت نصبی و جری میں ـَـيْنِ
لگاؤ، جیسے: كَتَبَ الرَّجُلَانِ مَكْتُوْبَيْنِ اِلَى الْمَرْاَتَيْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتیں کی طرف لکھے)
اِثْنَانِ (دو) اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے كِلَا (دونوں) اور كِلْتَا (دونوں [مؤنث])
بھی حالت نصبی و جری میں كِلَيْ اور كِلْتَيْ پڑھے جائیں گے، جیسے: جَآءَ رَجُلَانِ كِلَاهُمَا (وہ
دونوں مرد آئے)، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا (میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا) اَرْسَلْتُ اِلٰى
رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا یاد رکھو: كِلَا اور كِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

5۔ اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں وْنَ اور حالت نصبی و جری میں يْنَ بڑھانا
چاہیے، جیسے: اَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجٰهِدِيْنَ اِلَى الظّٰلِمِيْنَ۔
عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت
رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی و جری میں عِشْرِيْنَ وغیرہ کہیں گے، ان دہائیوں کے بعد معدود
ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا، جیسے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا اِمْرَاَةً، اُولُو (والے، حالت رفعی میں) اور اُولِي
(حالت نصبی و جری میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں: هُمْ اُولُو الْاَلْبَابِ (وہ
عقل والے ہیں، رَأَيْتُ اُولِي الْاَلْبَابِ عِنْدَ اُولِي الْاَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے
پاس دیکھا)

تنبیہ ۲: تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف ہے، اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نون،
نون اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے۔ (دیکھو سبق: ۵، تنبیہ: ۴)

6۔ کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اُس کو حالت رفعی میں رفع (ـٌ) اور حالت نصبی و جری
میں جر (ـٍ) پڑھا جائے گا۔ (دیکھو سبق ۵۔۲) (یعنی حالتِ نصبی میں بھی جمع مؤنث سالم کو جر (زیر ہی
پڑھیں گے)، جیسے: طَرَدَ الْمُسْلِمٰتُ الْفَاسِقٰتِ اِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو
دیہاتوں کی طرف ہانکا)

7۔تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر "اَل" داخل ہو تو تنوین گرادی جاتی ہے (دیکھو سبق:۲۔۳) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم معرب ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی، جیسے: مَكَّةُ، مِصْرُ، اَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ، طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام) حَمْرَآءُ (سرخ مؤنث کے لیے) مَسْجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں، ان پر حالت رفعی میں ضمہ (ـُـ) اور حالت نصبی و جری (یعنی حالت جری میں بھی بجائے زیر کے زبر ہی پڑھیں گے) میں فتحہ (ـَـ) پڑھتے ہیں، جیسے: رَأىٰ عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِيْ مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکے میں دیکھا)

مگر اسماء غیر منصرفہ جب معرف باللاّم ہوں یا مضاف تو حالت جری میں انھیں کسرہ (ـِـ) دیا جائے گا، جیسے: فِي الْمَسْجِدِ، فِيْ مَسْجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ.

تنبیہ۳: جن اسماء پر تنوین آیا کرتی ہے وہ منصرف کہلاتے ہیں، اسماء منصرفہ، وغیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو۔

8۔مُوْسٰى، عِيْسٰى جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا، اس لیے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے، جیسے: جَآءَ مُوْسٰى، رَاَيْتُ مُوْسٰى، هُوَ غُلَامُ مُوْسٰى، هُوَ غُلَامُ مُوْسٰى، ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں۔

9۔ اَلْقَاضِيْ، اَلْعَالِيْ، اَلْجَارِيْ، اَلْمَاضِيْ، جیسے الفاظ (جن کے آخر میں ی ساکن ہو) حالت رفعی و جری میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبی میں اُن کو حسبِ دستور نصب دیا جاتا ہے (ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں)

جَآءَ الْقَاضِيْ	(قاضی آیا)	حالت رفعی
جَآءَ غُلَامُ الْقَاضِيْ	(قاضی کا غلام آیا)	حالت جری
رَأَيْتُ الْقَاضِيَ	(میں نے قاضی کو دیکھا)	حالت نصبی

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالتِ رفعی و جری میں قَاضٍ عَالٍ اور حالت نصبی میں قَاضِيًا، عَالِيًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ، عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعی میں) یا قَاضِيْنَ، عَالِيْنَ وغیرہ (حالت نصبی وجری میں)

ان کا تثنیہ عام قاعدہ کے مطابق ہو گا یعنی قَاضِيَانِ، عَالِيَانِ (حالت رفعی میں) یا قَاضِيَيْنِ،

عَالِيِيْنَ (حالت نصبی وجری میں)

10۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے انھیں معرب کہتے ہیں، ورنہ مبنی کہلاتے ہیں اسموں میں مبنی بہت کم ہیں، ضمیریں اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مبنی ہیں، جن کا بیان آئندہ ہوگا، مبنیات کی اقسام سبق ۵۷ میں دیکھو۔

تنبیہ۴: ضَمَآئِر مَرْفُوْعَة مُنْفَصِلَة سبق ٦ میں لکھی گئی ہیں، باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و۱۵ میں ہوگا، مفصل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	ثَمَرٌ۔(الف)	پھل
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	جَمَلٌ (ج)	اونٹ
حَدِيْقَةُ الْحَيَوَانَاتِ۔	چڑیا گھر	دِيْوَانٌ (ی۔دَوَاوِيْنُ)	کچہری
دُكَّانٌ (ی)	دُکان	رَاكِبًا	سوار ہوکر
سُوْقٌ (الف)	بازار	سَيَّارَةٌ (جمع: سَيَّارَاتٌ)	موٹر
سَيِّدٌ	سردار، آقا	سَيِّدَةٌ	ملکہ، شریف عورت، بی بی
فَاصِلَةٌ	دُوری، فاصلہ	فَارِهٌ	سبک رفتار
كُمَّثْرٰی	امرود	مُزَيَّنٌ	آراستہ
مُصَلّٰی	نماز کی جگہ، عیدگاہ	نَاقَةٌ (جمع: نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ)	اُونٹنی
نُزْهَةٌ	تفریح		

مشق نمبر ۹ (الف)

اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔

۱۔ اَلتِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ   ۲۔ اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ

۳۔ اَلْبَوَّابُ قَآئِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَ الْكَلْبُ جَالِسٌ

٤۔ ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ

٥۔ جَآءَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَ ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ

٦۔ رَأٰی حَامِدٌ أَسَدًا فِیْ حَدِیْقَةِ الْحَیَوَانَاتِ

٧۔ أَکَلَ (کھایا) یَحْیٰی کُمَّثْرٰی وَ خَالِدٌ رُمَّانًا

٨۔ جَآءَ اَحْمَدُ وَ ذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِکِیْنَ

٩۔ ذَهَبَ النِّسَآءُ اِلٰی دِهْلِیْ رَاکِبَاتٍ فِی السَّیَّارَةِ

١٠۔ رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ذَاهِبِیْنَ اِلَی الْمُصَلّٰی لِصَلٰوةِ الْعِیْدِ

١١۔ یَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَی الْبُستَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ

١٢۔ فِی الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ

١٣۔ فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ النِّسَآءِ فِی الْجَنَّةِ

١٤۔ جَآءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاکِبًا عَلَی الْفَرَسِ

١٥۔ رَأَیْتُ قَاضِیَیْنِ عَادِلَیْنِ جَالِسَیْنِ فِی الدِّیْوَانِ

١٦۔ هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟

١٧۔ لَا ! بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ

١٨۔ فِی الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِیَةَ

١٩۔ ذَهَبَ کِلَا الْوَلَدَیْنِ وَ کِلْتَا الْبِنْتَیْنِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ الْعَالِیَةِ

٢٠۔ رَأَیْتُ خَلِیْلًا وَ سَعِیْدًا کِلَیْهِمَا لَاعِبَیْنِ فِی الْمَیْدَانِ

٢١۔ اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ۔

تنبیہ: اس مشق میں وہی افعال استعمال کیے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گزر چکے ہیں، ورنہ افعال کا بیان تو (درس ۱۴) سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

١۔ اَلْاَسَاتِذَةُ .... وَالتَّلَامِذَةُ..................

٢۔ .... جَالِسَةٌ عَلَی ....

٣۔ جَآءَ .... رَاکِبًا عَلَی ....

٤۔رَأیٰ .... حَارِسًا جَالِسًا............ اَلْبَابِ

٥۔ .... اَنْهَارًا .... فِی الْهِنْدِ

٦۔ فِی الْهِنْدِ .... جَارِيَةٌ

٧۔ هَلْ ذَهَبَ .... اِلَی ....؟

٨۔ .... اَسَدًا وَ فِيْلًا فِی ....

٩۔ .... عَلِیٌّ .... عَلَی ....

١٠۔ .... وَ .... رَاكِبَيْنِ............

١١۔ يَذْهَبُ .... اِلَی .... الظُّهْرِ

١٢۔ .... عُثْمَانَ .... مَكَّةَ .... أَمَامَ الْكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک اونچا پہاڑ
۲۔ دو گزرے ہوئے مہینے
۳۔ شہروں کے باغ کشادہ ہیں۔
۴۔ مکہ سے مصر تک دراز (لمبا) فاصلہ ہے۔
۵۔ میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں۔
۶۔ احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں۔
۷۔ عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا۔
۸۔ دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں۔
۹۔ شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں۔
۱۰۔ کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے؟

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ

اَلْاِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

1۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے:

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ	وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں	حالتِ رفعی دراصل بَيْتَانِ
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	میں نے مرد کے دو گھر دیکھے......	حالت نصبی دراصل بَيْتَيْنِ
اَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	مرد کے دو گھروں کے دروازے	حالت جری بَيْتَيْنِ
هُمْ مُعَلِّمُوا الْوَلَدِ	دو لڑکے کے معلّمین ہیں	حالت رفعی دراصل مُعَلِّمُوْنَ
رَأَيْتُ مُعَلِّمِيْ الْوَلَدِ	لڑکے کے معلّمین کو میں نے دیکھا	حالت نصبی دراصل مُعَلِّمِيْنَ
بَيْتُ مُعَلِّمِيْ الْوَلَدِ	لڑکے کے معلّمین کا گھر	حالت جری دراصل مُعَلِّمِيْنَ

2۔ اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) فَمٌ (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی، جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فُوْ	فَا	فِیْ

تنبیہ ۱: لفظ "ذُوْ" (والا، مالک، صاحب) کی بھی حالتِ اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی، لیکن "ذُوْ" اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے، ضمیر کی طرف نہیں ہوتا۔ ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ، ذِیْ مَالٍ، ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَانِ اور جمع ذَوُوْنَ، مؤنث ذَوَاتَانِ، ذَوَاتٌ۔ ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا، جیسے: ذَوَامَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْ مَالٍ، ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)

تنبیہ ۲: اَبٌ، اَخٌ، اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں: اَبِیْ (میرا باپ)، اَخِیْ (میرا بھائی) فَمِیْ (میرا منہ)

3۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو اُن میں سے پہلے کو تو حسبِ دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں گے اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں گے جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو، جیسے: بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَ بُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اُس کا باغ)، بُيُوْتُ الْأُمَرَآءِ وَ بَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور اُن کے باغات)

4۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں ہوں گی۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	كِتَابُهٗ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ
تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو "ہٗ" پڑھیں: عَصَايَ (میری لاٹھی)، عَصَاهُ (اس کی لاٹھی)، يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ)

حروف جارہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصلہ بہ حرف کہلاتی ہیں۔ ان کی گردانیں درج ذیل ہیں:

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

اسی طور پر　بِ کے ساتھ ملا کر　بِهٖ (اس کے ساتھ)　بِهِمَا، بِهِمْ سے بِيْ، بِنَا تک پڑھو

مِنْ　مِنْهُ (اس سے)　مِنْهُمَا، مِنْهُمْ　مِنِّيْ، مِنَّا

عَلٰى　عَلَيْهِ (اس پر)　عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ عَلَيَّ، عَلَيْنَا

اِلٰى　اِلَيْهِ (اس سے)　اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ　اِلَيَّ، اِلَيْنَا

تنبیہ ا: "لِ" (جو حرفِ جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ "لَ" پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا ا، اور لِیْ کو لِیَ بھی پڑھا جاتا ہے، جیسے: لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (دِیْنِیْ) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

ضمیر واحد متکلم "مِنْ" کے ساتھ لگے تو مِنِّیْ پڑھنا چاہیے اور "اِلٰی" اور "عَلٰی" کے ساتھ لگے تو اِلَیَّ (میری طرف) اور عَلَیَّ (مجھ پر) اور "فِیْ" کے اتھ فِیَّ پڑھنا چاہیے۔

"ھُمْ" اور "کُمْ" کے بعد جب کوئی اسم معرف باللام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمہ (ـُـ) دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو، جیسے لَھُمُ الْمَالُ وَ لَکُمُ الْمَالُ۔

5۔ مرکب اضافی پر حرف ندا داخل ہو تو مضاف پر فتحہ (ـَـ) پڑھتے ہیں، جیسے: یَا سَیِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار)، یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

تنبیہ ۲: حروفِ ندا کئی ہیں: جن میں سے "یَا" زیادہ مستعمل ہے جس اسم پر حرفِ ندا داخل ہو اُسے "مُنادٰی" کہتے ہیں۔

منادٰی مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر میں ضمہ پڑھنا چاہیے، جیسے: یَا زَیْدُ (اے زید)، یَارَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی فقرہ ۵) میں لکھی گئی۔

منادٰی معرف باللام ہو تو "یَا" کے ساتھ "اَیُّھَا" (مذکر کے لیے) اور "اَیَّتُھَا" (مؤنث کے لیے) لگانا چاہیے، جیسے: یَـٰاَیُّھَا الرَّجُلُ (اے مرد)، یَـٰاَیَّتُھَا الْاِبْنَۃُ (اے لڑکی)، کبھی "یَا" کے بغیر ہی اِن دونوں لفظوں کو منادٰی پر داخل کرتے ہیں، جیسے: اَیُّھَا الرَّجُل (اے مرد)، اَیَّتُھَا السَّیِّدَۃُ (اے شریف عورت)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَکْرٍ (بکر کا باپ) خاص نام ہے۔	اَمَامٌ آگے۔ سامنے
اِنَّا (اِنَّنَا) بے شک ہم۔	بَنُوْ ھَاشِمٍ (ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ
خَتَنٌ۔ داماد	خَلْفٌ۔ پیچھے
دِرْھَمٌ۔ درہم (چاندی کا ایک سکہ)	دِیْنَارٌ (جمع: دَنَانِیْرٌ) اشرفی
ذَھَبٌ۔ سونا	رَاجِعٌ۔ لوٹنے والا

رَشِيْدٌ۔ ٹھیک سمجھ دار
سَاعَةٌ۔ گھنٹہ گھڑی، قیامت
سِنٌّ۔ (الف) دانت
صِهْرٌ (الف) سسرال
قَبِيْلَةٌ۔ (جمع قَبَآئِل) قبیلہ، خاندان
عِنْدَ۔ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے) پاس
لِسَانٌ۔ زبان، بولی
مَحْيَا. زندگی، جینا
مَمَاةٌ۔ موت، مرنا
نُسُكٌ۔ عبادت، قربانی
وَسِخٌ میلا

مشق نمبر ۱۰

ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ دو۔

۱۔ يَا وَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ؟ لَا! بَلِ اسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ أَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ

۲۔ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هَلْ أَنْتَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ؟ نَعَمْ! يَا سَيِّدَتِيْ! نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ۔

۳۔ أَهٰذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ نَعَمْ! هٰذَا كِتَابِيْ أَيُّهَا الْأُسْتَاذ

٤۔ هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَآئِكَ؟ لَا! لَيْسَ هٰذَا بَيْتُهُمْ بَلْ بَيْتُنَا

٥۔ أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابُ أَخِيْكَ؟ بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِيْ

٦۔ هَلْ لَكَ أَخٌ يَا خَلِيْلُ؟ نَعَمْ! يَا أُسْتَاذِيْ! لِيْ أَخَوَانِ

۷۔ هَلْ هِيَ أُخْتُكَ الصَّغِيْرَةُ؟ نَعَمْ! هِيَ أُخْتِيَ الصَّغِيْرَةُ

۸۔ أَهٰذَا أَخُوْ مُحَمَّدٍ؟ لَا! هُوَ أَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۹۔ أَرَأَيْتَ أَخَا مُحَمَّدٍ؟ ۱۰۔ نَعَمْ! أَخُوْ مُحَمَّدٍ لِيْ رَفِيْقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ

۱۱۔ هَلْ رَأَيْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ؟ نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَ جَمَالٍ

۱۲۔ هَلْ يَدَاكَ نَظِيْفَتَانِ؟ نَعَمْ! يَدَايَ نَظِيْفَتَانِ

۱۳۔ هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمِيْكُمْ نَفِيْسَةٌ؟ نَعَمْ! ثِيَابُهُمْ نَفِيْسَةٌ

۱٤۔ هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ؟ نَعَمْ! وَ عِنْدَ أُمِّيْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ

۱۵۔ هَلْ عَلَيْكَ لَهٗ دَرَاهِمُ؟ نَعَمْ! عَلَيَّ لَهٗ دَرَاهِمُ، وَلِيَ عَلَيْهِ دَنَانِيْرُ

۱٦۔ هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَ بِنْتُهٗ إِلٰى شِمْلَةَ۔ لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ إِلٰى حَيْدَرَ أَبَاد۔

۱۷۔ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔(الحديث) ۱۸۔ فِيْ فِيْنَا (يَا فِيْ فَمِنَا) لِسَانٌ وَ أَسْنَانٌ

۱۹۔ لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَ لِسَانُنَا هِنْدِيٌّ ۲۰۔ اِبْنُ اَبِيْ بَكْرِ نِ الْكَبِيْرُ عَبْدُ اللّٰهِ

۲۱۔ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ، خَتَنَاهُ۔

۲۲۔ بِنْتَا اَبِي الْحَسَنِ وَ ابْنَاهُ صَالِحُوْنَ

۲۳۔ مُعَلِّمُوْا مَدَارِسِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَآءِ الْكِبَارِ۔

۲۴۔ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۲۵۔ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ؟

۲۶۔ وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۲۷۔ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ۔

۱۔ هما غلامان صالحان ۲۔هما غلاما زيد

۳۔ هم معلّمون ٤۔هم معلّموا المدرسة

۵۔ يَدا بنت الحسن نظيفتان و رجلاها و سختان

٦۔ انّ النساء الصالحات معلّمات فى مدرسة البنات

۷۔ ولد المرأة العاقل جالس أمامَ المعلّم۔

۸۔ ولد المرأة العاقلة قائم

۹۔ابن المرأة العاقل جالس أمامَ المعلّم

۱۰۔ بنت الرجل الصالحة جميلة

۱۱۔أرأيت الأسد الكبير فى حديقة الحيوانات؟

۱۲۔ هل هو قاض عادل؟ ۱۳۔ أرأيت القاضى العادل؟

۱٤۔ هل ذهب القاضى العادل راكبا على الناقة

۱۵۔ ضرب ابو خالد ابا حامد ۱٦۔ عثمان رأىٰ زينب عند فاطمة

۱۷۔ يا عبد الكريم! هل رأيتَ معلّمى مدرستنا؟

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ۳: اُردو میں واحد مخاطب کے لیے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں، عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی، عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھیں سبق ٦ تنبیہ۴) حذف نہ

کرو، اگرچہ اُردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

۱۔ تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟　　جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔
۲۔ عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟　　نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔
۳۔ کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟　　نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔
۴۔ کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟　　جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
۵۔ کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟　　نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔
۶۔ تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟
جی ہاں! لیکن (بَلْ) اُس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
۷۔ تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟　　جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔
۸۔ تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟　　جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔
۹۔ کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟　جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔

سوالات نمبر ۵

۱۔ اعراب کیا ہے؟
۲۔ اسم کی اِعرابی حالتیں کتنی ہیں؟
۳۔ اِعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
۴۔ اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہیے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جری میں کب؟
۵۔ تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔
۶۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟
۷۔ اسم غیر منصرف کا اِعراب بیان کرو۔
۸۔ اَلْقَاضِیُ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائیں گے؟
۹۔ اَلْقَاضِیُ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھیں گے؟
۱۰۔ اَلْعَالِیُ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔
۱۱۔ اسم مبنی کسے کہتے ہیں؟ ان کی چند قسمیں بیان کرو۔
۱۲۔ تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟

۱۳۔ أَبٌ، أَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انھیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھیں گے؟

۱۴۔ اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہے گی یا فاصلے سے؟

۱۵۔ "ذُوْ" کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تثنیہ و جمع و مؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۶۔ دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

۱۷۔ مضاف پر حرفِ نداء داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۸۔ ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انھیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں؟

۱۹۔ "عَلٰی" کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کریں۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ عَشَرَ

أَسْمَآءُ الْإِشَارَةِ

1۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (اَسْمَآءُ الْاِشَارَةِ) ہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں:

(ا) قریب کے لیے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا (یہ ایک مرد)	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَيْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو مرد	هٰٓؤُلَآءِ (یہ بہت مرد
مؤنث	هٰذِهٖ (یہ ایک عورت)	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَيْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو عورتیں	هٰٓؤُلَآءِ (یہ بہت عورتیں)

(۲) بعید کے لیے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے) ان کی عام صورتیں یہ ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَاکَ یا ذَالِکَ (وہ ایک مرد)	ذَانِکَ (حالت رفعی) ذَیْنِکَ (حالت نصبی و جری) وہ دو مرد	اُولَآئِکَ جو اکثر اُولٰٓئِکَ لکھا جاتا ہے، وہ بہت مرد
مؤنث	تَاکَ یا تِیْکَ یا تِلْکَ وہ ایک عورت	تَانِکَ (حالت رفعی) تَیْنِکَ (حالت نصبی و جری) وہ دو عورتیں	اُولَآءِ کَ جو اکثر اُولٰٓئِکَ لکھا جاتا ہے وہ بہت عورتیں

تنبیہ ۱: اصل میں اسمائے اشارہ ذَا، ذَانِ وغیرہ بغیر "ھا" اور "کَ" کے ہیں، مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲: کَذٰلِکَ (ویسا ہی، ایسا ہی) اور ھٰکَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیہ ۳: اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (کَ) ہے اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِکَ" میں ہوتی ہے، جیسے: ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُنَّ، ان سب کے معنی ایک ہی ہیں، ذٰلِكُمَا

رَبُّکُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے) ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)

تنبیہ۴: اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں۔

2۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارہ الیہ مل کر جملے کا ایک جزء یعنی مبتدأ، فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)

3۔ مشار الیہ ہمیشہ معرف باللّام یا مضاف ہوتا ہے۔

4۔ اگر مشار الیہ معرف باللام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیے جیسے: هٰذَا الْکِتَابُ (یہ کتاب)

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے،

جیسے: کِتَابُکُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب) اِبْنُ الْمَلِکِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا) اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے هٰذَا کِتَابُکُمْ تو اس کے معنی ہوں گے "یہ تمہاری کتاب ہے" اِس صورت میں "کِتَابُکُمْ" مشار الیہ نہیں بلکہ خبر ہے، اسی لیے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)

5۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشار الیہ کے) جملے میں مبتدأ واقع ہو تو دیکھیں:

(ا) اگر خبر معرف باللام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دیں، جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ۶ جملہ اسمیہ کے بیان میں آپ نے پڑھا ہے) جیسے: هٰذَا هُوَ الْکِتَابُ (یہ کتاب ہے) أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ (یا وہی لوگ) فلاح پانے والے ہیں)

ان مثالوں میں مشارٌ الیہ مقدر (دل میں پوشیدہ) ہے گویا دراصل یہ ہے: هٰذَا الشَّیْءُ هُوَ الْکِتَابُ، أُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(ب) اگر خبر معرف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں، جیسے: هٰذَا کِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)، اس مثال میں بھی مشار الیہ مقدر ہے۔

(ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں، جیسے: هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے)، هٰذَا کِتَابُکُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذَاكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہی بادشاہ کا بیٹا ہے)

تنبیہ۵: اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا اور هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ ان دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کرلو۔

تنبیہ۶: "هٰهُنَا" یا "هُنَا" (یہاں) اور "هُنَاكَ" (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱

تِيْنٌ	انجیر	حُمْرَةٌ	سرخی
خَالٌ (الف، اَخْوَالٌ) ماموں		خَالَةٌ	خالہ
لَا رَيْبَ	کچھ شک نہیں	عَمٌّ (الف)	چچا
عَمَّةٌ	پھوپھی	اَلْمُتَّقِىْ	پرہیزگار
مَطْلُوْبٌ	مقصود	مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ
هُدًى	ہدایت	وَجْهٌ (ب)	منہ
قَالَ (فعل ماضی مذکر) اس مرد نے کہا		قَالَتْ (مؤنث) اُس عورت نے کہا	
كَاَنَّ	گویا کہ، جیسا کہ	رَيْبٌ	شک

مشق نمبر ۱۱

۱۔ هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِىْ
۲۔ هٰذِهٖ اِمْرَأَةٌ حَسَنَةٌ
۳۔ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ أَخَوَانِ
۴۔ هٰٓؤُلَآءِ الْاَشْخَاصُ إِخْوَانٌ۔
۵۔ كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَ كَذٰلِكَ وَجْهُهٗ
۶۔ كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ
۷۔ إِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ
۸۔ تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ
۹۔ هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ
۱۰۔ أَهٰذَا أَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟
۱۱۔ ذَاكَ عَمِّىْ وَ هٰذَا ابْنُ عَمِّىْ
۱۲۔ هٰذَا الرَّجُلُ خَالِىْ وَ تِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِىْ وَ هٰذِهٖ عَمَّتِىْ
۱۳۔ وَجْهُ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ
۱۴۔ أُخْتَاىَ تَانِكَ قَآئِمَتَانِ أَمَامَ مُعَلِّمَةٍ
۱۵۔ هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَ كَذَالِكَ هٰذَا التِّيْنُ
۱۶۔ تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ
۱۷۔ فِىْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ
۱۸۔ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
۲۰۔ قِيْلَ (کہا گیا) أَهٰكَذَا عَرْشُكِ؟
۲۱۔ قَالَتْ كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ) هُوَ۔
۲۲۔ إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ
۲۳۔ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ (دیکھو سبق ۱۰۔۷)

٢٤۔ قَالَ كَذَالِكَ قَالَ رَبُّكِ۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ یہ طبیب عالم ہے۔
۲۔ میرا یہ دوست دولتمند ہے۔
۳۔ وہ دوست (جمع) دولتمند ہیں۔
۴۔ بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے۔
۵۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔
۶۔ وہ اُونٹنی خوبصورت ہے۔
۷۔ اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے۔
۸۔ اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟
۹۔ وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں۔
۱۰۔ یہ (ایک) اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں۔
۱۱۔ وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اُس کی ماں۔

سوالات نمبر ۶

۱۔ اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟
۲۔ اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟
۳۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟
۴۔ مشار الیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟
۵۔ مشار الیہ معرف باللام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیے؟
۶۔ جب اسم اشارہ بغیر مشار الیہ کے جملے میں آئے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟
۷۔ كِتَابُكُمْ هٰذَا اور هٰذَا كِتَابُكُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے؟
۸۔ ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُنَّ ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟
۹۔ ذٰلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے "ک" میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں۔ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

أَسْمَآءُ الْاِسْتِفْهَامِ

1۔ مَنْ (کون)، مَا (کیا)، مَاذَا (کیا)، اَیْشَ (کیا)، اِیٌّ (کون سا)، اَیَّةٌ (کون سی)، کَمْ (کتنا، کتنی) کَیْفَ (کیسا، کیسی) اَیْنَ (کہاں)، مَتٰی (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، اَنّٰی (کہاں سے، کس طرح سے)

تنبیہ ۱: اسمائے استفہام "اَیٌّ" اور "اَیَّةٌ" کے سوا سب مبنی ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۹)

تنبیہ ۲: سبق ۶ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ "هَلْ" اور "أ" سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام ہیں، یعنی جملے میں مبتدا یا فاعل نہیں بن سکتے البتہ اسمائے استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

2۔ اسمائے استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں، جیسے: مَنْ اَبُوْكَ (تیرا باپ کون ہے؟) مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انھیں مضاف کے بعد لانا چاہیے، جیسے: "کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) یا اسم استفہام پر "لِ" (حرف جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لا سکتے ہیں، جیسے: لِمَنِ الْکِتَابُ" (کس کی کتاب ہے؟)، لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ (آج کے دن ملک کس کا ہے؟)

3۔ حروف جارہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶) اسمائے استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں، جیسے: لِمَنْ (کس کا)، لِمَا (کس کا)، بِکَمْ (کتنے میں)، اِلٰی اَیْنَ (کہاں کو)، مِنْ اَیْنَ (کہاں سے)، اِلٰی مَتٰی (کب تک)، مِمَّا دراصل "مِنْ مَا" (کس چیز سے) مِمَّنْ دراصل "مِنْ مَنْ" (کس شخص سے)، عَمَّا = عَنْ مَا تھا (کس چیز سے، کس چیز کی نسبت)، فِیْمَا (کس چیز میں)

4۔ مَا بعض حروف جارہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے، چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِیْمَا سے فِیْمَ ہو جاتا ہے۔

5۔ اَیٌّ اور اَیَّةٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں، جیسے: اَیُّ رَجُلٍ یا اَیُّ الرِّجَالِ (کون سا

مرد) اَیَّةُ مَرْأَةٍ یا اَیَّةُ النِّسَآءِ (کون سی عورت) سمجھ لیں، "اَیٌّ" کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور معرف باللام جمع۔

6۔ کَمْ کے بعد اسم "منصوب" اور واحد ہوتا ہے، جیسے: کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَکُمْ (تمہارے پاس کتنے درہم ہیں؟)، کَمْ سَنَةً عُمْرُکَ (تیری عمر کتنے سال کی ہے؟)

7۔ کَمْ کبھی استفہام کے لیے نہیں بلکہ خبر کے لیے ہوتا ہے اسے کَمْ خَبَرِیَّة کہتے ہیں، اُس وقت اُس کے معنی ہوں گے "کئی ایک" یا "بہتیرے"، کَمْ خَبَرِیَّة کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی "واحد" کبھی "جمع"، جیسے: کَمْ عَبْدٍ یا عَبِیْدٍ اَعْتَقْتُ (میں نے بہت سارے غلام آزاد کردیے)

کَمْ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریہ کے بعد اکثر "مِنْ" کا بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: کَمْ مِنْ رُبِیَّةٍ عِنْدَکَ؟، کَمْ مِنْ دِیْنَارٍ یا دَنَانِیْرَ صَرَفْتُھَا عَلَی الْفُقَرَآءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر خرچ کیں۔)

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱

اَمْرٌ	کام، حکم	بَیْنَ	درمیان
حِبْرٌ	سیاہی	خَمْسَةٌ	پانچ
رُبِیَّةٌ	روپیہ	سَمِیْنٌ (ج)	فربہ
ضَرُوْرِیٌّ	ضروری	عَافِیَةٌ	آرام
عَصًا	لاٹھی	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل، سیسہ کا قلم	قَھَّارٌ	زبردست
وَاحِدٌ	ایک	یَمِیْنٌ	دایاں ہاتھ، دائیں
یَسَارٌ	بایاں ہاتھ، بائیں		

مشق نمبر ۱۲ (الف)

۱۔ مَا ھٰذَا؟ — ھٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ

۲۔ وَ مَا ذَاکَ؟ — ذَاکَ قَلَمُ الْحِبْرِ

۳۔ مَا ھٰذِہٖ؟ — ھٰذِہٖ دَوَاةٌ

٤۔ وَ مَا ذَا فِی الدَّوَاةِ؟ — فِی الدَّوَاةِ حِبْرٌ

۵۔ مَنْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ؟	هٰذَانِ عَمِّیْ وَ خَالِیْ
٦۔ وَ مَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَیْنَهُمَا؟	تِلْكَ اُخْتِیَ الصَّغِیْرَةُ زُبَیْدَةُ
۷۔ اَیُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَكَ؟	ذَاكَ اَخِیَ الْكَبِیْرُ حَامِدٌ
۸۔ مَنْ هٰؤُلَاۤءِ الرِّجَالُ؟	هٰؤُلَاۤءِ أَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ
۹۔ مَنْ هٰؤُلَاۤءِ النِّسَاۤءُ ؟	هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِیْ مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ
۱۰۔ اَیْنَ أَخُوْكَ الصَّغِیْرُ؟	هُوَ ذَهَبَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ
۱۱۔ مَتٰی ذَهَبَ؟	ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَیْنِ
۱۲۔ لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ؟	هٰذَا هُوَ كِتَابِیْ
۱۳۔ مَنْ رَبُّكَ؟	اَللّٰهُ رَبِّیْ
۱۴۔ مَنْ نَبِیُّكَ؟	مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَبِیِّیْ ﷺ
۱۵۔ مَا دِیْنُكَ؟	اَلْاِسْلَامُ دِیْنِیْ

مشق نمبر۱۲(ب)

۱۔ مَا اسْمُكَ یَا وَلَدُ؟	اِسْمِیْ عَبْدُ اللّٰهِ یَا سَیِّدِیْ
۲۔ مَا اسْمُ أَبِیْكَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ؟	اِسْمُهُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
۳۔ مِنْ اَیْنَ اَنْتُمْ؟	نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ
٤۔ اِلٰی اَیْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ؟	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَی الْهِنْدِ
۵۔ كَیْفَ حَالُكُمْ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِیَةِ
٦۔ كَمْ وَلَدًا لَكَ یَا خَالِدُ؟	لِیْ خَمْسَةُ أَوْلَادٍ یَا سَیِّدِیْ
۷۔ كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِی الْمَدْرَسَةِ؟	یَا سَیِّدِیْ! خَمْسُوْنَ بِنْتًا حَاضِرَةٌ اَلْیَوْمَ فِی الْمَدْرَسَةِ
۸۔ كَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ؟	لِیْ اُخْتَانِ وَ أَخٌ وَاحِدٌ
۹۔ بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِیْنَةُ؟	هٰذِهِ الْبَقَرَةُ بِعِشْرِیْنَ رُبِیَّةً
۱۰۔ لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا؟	اَنَا جَالِسٌ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِیٍّ
۱۱۔ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی؟	هِیَ عَصَایَ
۱۲۔ قَالَ: اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟	قَالَتْ : هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

۱۳۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

۱۴۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؟ أَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

مشق نمبر ۱۲ (ج)

ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھیں۔

۱۔ مَا هٰذَا؟ ۲۔ مَا هٰذِهٖ ؟

۳۔ مَا ذَاكَ؟ ٤۔ مَا تِلْكَ ؟

۵۔ مَنْ هٰذَا؟ ٦۔ مَنْ هٰذَانِ؟

۷۔ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ ۸۔ اَيْشَ اسْمُكَ؟

۹۔ اَيْنَ أَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ؟ ۱۰۔ مَا اسْمُ أَخِيْكَ؟

۱۱۔ مَنْ ضَرَبَ أَخَاكَ؟ ۱۲۔ مَنْ ضَرَبَ أَخِيْ؟

۱۳۔ كَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ؟ ١٤۔ بِنْتُ مَنْ هٰذِهٖ؟

۱۵۔ اَيْنَ أَبُوْهَا؟ ١٦۔ أَرَأَيْتَ أَبَاهَا؟

۱۷۔ أَرَأَيْتَ بَيْتَ أَبِيْهَا؟ ۱۸۔ اَيَّةُ النِّسَآءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ أُمِّكَ؟

۱۹۔ كَيْفَ هٰذَا الْكِتَابُ ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ؟

۲۰۔ مَتٰی ذَهَبَ أَبُوْكَ اِلٰی بَمْبَآئِی

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ تم کون ہو؟	جناب! (یا سیّدی) میں حامد ہوں۔
۲۔ تمہارے والد کا نام کیا ہے؟	میرے والد کا نام حسن ابن علی ہے۔
۳۔ عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں؟	اس کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔
۴۔ تمہارے سامنے کون عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے۔
۵۔ اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں۔
۶۔ وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں۔
۷۔ آج کتنے لڑکے حاضر ہیں؟	جناب! آج تیس لڑکے حاضر ہیں۔

۸۔ محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟	میں ایک ضروری کام کے لیے کھڑا ہوں۔
۹۔ یہ کتاب کتنے کی ہے؟	یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔
۱۰۔ خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب! میرے دو بھائی ہیں۔
۱۱۔ یہ چھوٹا کتا کس کا ہے؟	یہ میرے ماموں کا کتا ہے۔
۱۲۔ ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے جا رہے ہیں۔
۱۳۔ تمہارا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں

تنبیہ: چھٹے سبق میں جملہ اسمیہ اور دسویں سبق میں جملہ فعلیہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے، یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیہ ہوگا جسے "انشائیہ" بھی کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ خبریہ	۱. حَامِدٌ　جَالِسٌ مبتدأ　خبر ۲. عَلِيٌّ　رَجُلٌ　سَخِيٌّ مبتدأ　موصوف　صفت مل کر خبر
جملہ اسمیہ استفہامیہ	۳. مَنْ　جَالِسٌ　عَلَى　الْكُرْسِيِّ؟ اسم استفہام مبتدأ　خبر　حرف جار　مجرور (متعلق خبر)
جملہ فعلیہ استفہامیہ	۴. هَلْ　كَتَبَ　زَيْدٌ　مَكْتُوبًا　اِلٰى　خَالِدٍ؟ حرف استفہام　فعل　فاعل　مفعول　جار　مجرور (متعلق فعل)

سوالات نمبر ۷

۱۔ اسمائے استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حرف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے؟

۲۔ اسمائے استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیے؟

۳۔ اسمائے استفہام میں کون سا لفظ معرب ہے؟

۴۔ "كَمْ" کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟

۵۔ "أيٌّ" اور "أيَّةٌ" کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

۶۔ "عَمَّ" اور "فِيْمَ" اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

۱۔ لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها؟

۲۔ هل هو عمّك؟

۳۔ و أيّة مرأة قائمة عند باب دارك و لماذا؟

٤۔ و من عن يمينها ؟ هل هو ولدها الكبير؟

٥۔ كم لك من الناقات يا صالح و كم لك من البقرات؟

٦۔ كم شاة عندك يا حامد و كم بقرة؟

٧۔ هل أرسل محمود مكتوبا الىٰ أبيه؟

٨۔ نعم يا سيّدى! كم مكتوب أرسل محمود إلىٰ ابيه لٰكن ما جاء جواب من عنده

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

1۔ فعل درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے، جیسے: كَتَبَ (اُس نے لکھا)۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا، جیسے: يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)

بعض علماءِ صرف امر حاضر (اُكْتُبْ لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں۔

2۔ حروفِ اصلیہ فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں، جیسے: كَتَبَ (اُس نے لکھا) گو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں، جیسے: تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا)

تنبیہ ا: لفظ کے حروفِ اصلیہ کو "مادہ" کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغہ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادّے کے حروف رہتے ہیں، یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لیے اگر مصدر معنی بتلانے کے لیے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تاکہ طالب کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ كَتَبَ کے معنی "لکھنا ہیں" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے، جیسے تَعَلَّمُوا الْكِتَابَةَ وَالْقِرَآءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو) اَلْكِتَابَةُ كَتَبَ کا اور اَلْقِرَآءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے۔

3۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سنا) كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) چنانچہ اس امر کی تفصیل "سبق ۱۶" اور چار حرفی فعل کا بیان "سبق ۲۵" میں ہوگا۔

اَلْفِعْلُ الْمَاضِيُ الْمَعْرُوْفُ

4۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے تمام صیغے حسبِ ذیل ہیں:

دائیں سے بائیں		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	كَتَبَ اُس ایک مرد نے لکھا	كَتَبَا اُن دو مردوں نے لکھا	كَتَبُوْا اُن بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	كَتَبَتْ اُس ایک عورت نے لکھا	كَتَبَتَا اُن دو عورتوں نے لکھا	كَتَبْنَ اُن بہت عورتوں نے لکھا

مخاطب	مذکر	کَتَبْتَ تو ایک مرد نے لکھا	کَتَبْتُمَا تم دو مردوں نے لکھا	کَتَبْتُمْ تم بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	کَتَبْتِ تو ایک عورت نے لکھا	کَتَبْتُمَا تم دو عورتوں نے لکھا	کَتَبْتُنَّ تم بہت عورتوں نے لکھا
متکلم	مذکر	کَتَبْتُ میں ایک مرد نے لکھا	کَتَبْنَا ہم دو مردوں نے لکھا	کَتَبْنَا * ہم بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	کَتَبْتُ * میں ایک عورت نے لکھا	کَتَبْنَا * ہم دو عورتوں نے لکھا	کَتَبْنَا * ہم بہت عورتوں نے لکھا

تنبیہ ۲: کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ "کَتَبْتُمَا" دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاصِ مصلحت سے اس کے دہرانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ جہاں ایسا نشان (*) ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳: فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو "ضمائر مرفوعہ متصلہ" کہتے ہیں

تنبیہ ۴: کَتَبَتْ (صیغۂ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں، جیسے: کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوبَ (اُستانی نے خط لکھا) اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واؤ ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت ان کا تلفظ نہ کریں، جیسے اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوبَ، اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوبَ.

5۔ فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں، جیسے: شَرِبَ (اُس ایک مرد نے پیا) شَرِبَا، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک۔

كَرُمَ (وہ ایک مرد بزرگ ہوا) كَرُمَا، كَرُمُوْا سے كَرُمْنَا تک۔

6۔ فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں، ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: كَتَبَ سے كُتِبَ (وہ لکھا گیا) شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا) كَرُمَ سے كُرِمَ۔

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے، اُسی کو نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اُسی کو رفع دیتے ہیں، جیسے: شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا) اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ "پینے والا" (فاعل) کون ہے؟

7۔ ماضی پر لفظ "مَا" (نافیہ) لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے، جیسے: مَا كَتَبَ (اُس نے نہیں

لکھا)، مَا شَرِبَ (اُس نے نہیں پیا) ۔

8۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بے شک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمہ میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں، جیسے: قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا)

9۔ چھٹے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزء فعل ہو وہ جملہ فعلیہ ہے۔ جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے، جیسے: جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدی ہو تو تیسرا جزء مفعول ہوتا ہے جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے (دیکھیں سبق ۱۰) جیسے: أَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی) ان کے سوا باقی سب متعلقات کہلاتے ہیں، جیسے: مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ)، فِي الْبَیْتِ (گھر میں)، اَلْیَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں، جیسے: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین) اس جملہ میں اَلْیَوْمَ اور لَکُمْ متعلقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے۔

10۔ جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا۔ (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع) اور البتہ فاعل مذکر کے لیے مذکر کا صیغہ آئے گا اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ، جیسے: کَتَبَ وَلَدٌ، کَتَبَ وَلَدَانِ، کَتَبَ أَوْلَادٌ، کَتَبَتْ ابْنَةٌ، کَتَبَتْ ابْنَتَانِ اور کَتَبَتْ بَنَاتٌ مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہوں گے۔ اس مسئلہ کی تفصیل "سبق ۱۸" میں لکھی جائے گی۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ: ذیل کے سلسلۂ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ ہر ایک فعل ماضی کو گزری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کر لیں خصوصاً مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں۔

أَکَلَ (یَأْکُلُ)	کھانا	بَعَثَ (یَبْعَثُ)	بھیجنا
تَرَکَ (یَتْرُکُ)	چھوڑنا	خَرَجَ (یَخْرُجُ)	نکلنا
دَخَلَ (یَدْخُلُ)	داخل ہونا	طَلَبَ (یَطْلُبُ)	مانگنا، بلانا
طَلَعَ (یَطْلُعُ)	طلوع ہونا	غَرَبَ (یَغْرُبُ)	غروب ہونا

غَلَبَ (يَغْلِبُ)	غالب ہونا	فَتَحَ (يَفْتَحُ)	فتح کرنا، کھولنا
فَرِحَ (يَفْرَحُ)	خوش ہونا	فَهِمَ (يَفْهَمُ)	سمجھنا
قَتَلَ (يَقْتُلُ)	قتل کرنا	نَجَحَ (يَنْجَحُ)	کامیاب ہونا
اَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	اَلَّذِيْنَ	جولوگ، وہ لوگ جو
اَلْآنَ	ابھی	اِلَى الْآنَ	اب تک
تَمْرِيْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	جَنَّةٌ	باغ
جَمِيْعٌ	سب کے سب	زَرْعٌ (ب)	کھیتی
سَارِقٌ	چور	شَهَادَةٌ	گواہی، سند
طَعَامٌ	کھانا	اَلْعَامُ	سال، سالِ رواں
غُلَامٌ	لڑکا، غلام، خادم	فَرَحٌ (مصدر)	خوشی، خوش ہونا
فِئَةٌ	گروہ، جماعت	قَوْلٌ (الف)	بات
كَاَنَّمَا	گویا کہ	كَمَا	جیسا کہ
لِاَنَّ	اس لیے کہ	اَلْمُسْتَشْفٰى	شفاخانہ، ہسپتال
مَرِيْضٌ (جمع: مَرْضٰى)	بیمار	اِلَّا	مگر
فَ	تو، پھر، کیونکہ، پس	جُزْءٌ	ٹکڑا، پارہ

مشق ۱۳ (الف)

اَلْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ	اَلْمَاضِي الْمَجْهُوْلُ
هُوَ (يا رَشِيْدُ) قَرَاَ الْقُرْاٰنَ۔	هُوَ (يا اَلْقُرْاٰنُ) قُرِئَ
قَرَاَ رَشِيْدُ نِ الْقُرْاٰنَ	قُرِئَ الْقُرْاٰنُ
هُمَا (يا رَجُلَانِ) قَرَاٰ كِتَابًا	هُمَا (يا رَجُلَانِ) طُلِبَا
هُمْ (يا اَلرِّجَالُ) قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ	هُمْ (يا اَلرِّجَالُ) طُلِبُوْا
هِيَ (يا بِنْتُ) كَتَبَتْ مَكْتُوْبًا	هِيَ (يا بِنْتُ) طُلِبَتْ
هُمَا (يا بِنْتَانِ) كَتَبَتَا مَكْتُوْبَيْنِ	هُمَا (يا بِنْتَانِ) طُلِبَتَا
هُنَّ (يا اَلْبَنَاتُ) كَتَبْنَ مَكَاتِيْبَ	هُنَّ (يا اَلْبَنَاتُ) طُلِبْنَ

اَنْتَ أَكَلْتَ تُفَّاحًا	اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰی لَاهَوْر
اَنْتُمَا أَكَلْتُمَا رُمَّانًا	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلٰی كَرَاتِشِی (کراچی)
اَنْتُمْ أَكَلْتُمْ بِطِّيْخًا	اَنْتُمْ بُعِثْتُمْ اِلٰی مَكَّةَ
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَی الْبَيْتِ
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَی الْمُسْتَشْفٰی
اَنَا شَرِبْتُ مَآءً	اَنَا بُعِثْتُ اِلٰی دِهْلِیْ
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَنًا	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلٰی كَلْكَتَّة۔

مشق نمبر ۱۳ (ب)

۱۔ يَا رَشِيْدُ! هَلْ قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدِیْ! قَرَأْتُ جُزْءً مِّنْهُ
۲۔ هَلْ كَتَبْتَ الْمَكْتُوْبَ اِلٰی اَبِيْكَ؟	نَعَمْ! كَتَبْتُ الْبَارِحَةِ
۳۔ مَتٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَی الْاٰنَ۔
٤۔ هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ؟	نَعَمْ! غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ
٥۔ مَا ذَا أَكَلْتِ الْيَوْمَ يَا مَرْيَمُ؟	يَا سَيِّدِیْ! أَكَلْتُ الْخُبزَ مَعَ اللَّبَنِ
٦۔ اِلٰی اَيْنَ بُعِثَ أَبُوْكِ؟	بُعِثَ أَبِیْ اِلٰی اِلٰهَ اٰبادِ۔
۷۔ مَنْ دَخَلَ الدَّارِ؟	هِیَ أُمِّیْ دَخَلَتِ الدَّارَ
۸۔ وَ مَنْ خَرَجَ مِنْهَا؟	هُمَا أَخَوَایَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ
۹۔ مَنْ ضَرَبَ أَخَوَيْكَ؟	ضَرَبْتُمَا أُمِّیْ
۱۰۔ هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ؟	لَا! مَا فُتِحَ اِلَی الْاٰنَ
۱۱۔ لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَ رَشِيْدٌ؟	لِاَنَّ هُمَا نَجَحَا فِی الْاِمْتِحَان
۱۲۔ كَمْ وَلَدًا نَجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ؟	نَجَحَ خَمْسُوْنَ وَلَدَ فِیْ هٰذَا الْعَامِ
۱۳۔ هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟	مَا فَهِمْنَا قَوْلَكُمْ
١٤۔ لِمَ مَا فَهِمْتُمْ كَلَامِیْ؟	لِأَنَّ لِسَانَكُمْ هِنْدِیٌّ
۱۵۔ لِمَ طُلِبْتَ فِی الدِّيْوَانِ؟	طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ
۱٦۔ لِمَ بُعِثْتِ اِلَی الْمُسْتَشْفٰی يَا أُخْتِیْ؟	بُعِثْتُ لِلتَّمْرِيْضِ (لِخِدْمَةِ الْمَرْضٰی)

مشق نمبر ۱۳ (ج)

۱۔ کَمْ (خبریہ) مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ۔

۲۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا

۳۔ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ٥ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ٥

٤۔ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ

٥۔ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ

٦۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ

٧۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

٨۔ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ٥ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ٥

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ: اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے۔

۱۔ حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں! اب تک اُس نے کھانا نہیں کھایا۔
۲۔ تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں! میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
۳۔ تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا۔
۴۔ تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں! ایک گھنٹہ پہلے وہ مدرسہ گئی۔
۵۔ آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا۔
۶۔ مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں۔
۷۔ وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔
۸۔ تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی۔
۹۔ تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لیے کہ تمہاری زبان عربی ہے۔
۱۰۔ کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں! ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔
۱۱۔ شیر کو کس نے مارا (قتل کیا؟)	جناب! شیر کو میں نے مارا۔
۱۲۔ تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

1۔ جس فعل میں زمانہ حال واستقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے، جیسے: يَضْرِبُ (مارا ہے یا مارے گا)

2۔ "ی"، "ت"، "ا" اور "ن" علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع (ـُـ) دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے يَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ، نَفْتَحُ مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

دائیں سے بائیں		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)	يَفْتَحَانِ	يَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولے گی)	تَفْتَحَانِ	يَفْتَحْنَ
مخاطب	مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولے گا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِيْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولے گی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر	اَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ
	مؤنث	اَفْتَحُ (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ

3۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے، يَفْعَلُ، يَفْعِلُ اور يَفْعُلُ جیسے فَتَحَ کا مضارع يَفْتَحُ، ضَرَبَ کا يَضْرِبُ اور كَرُمَ کا يَكْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱: تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں انھیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲: ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ (ـُـ) اور ما قبل آخر سے پہلے والے حرف کو فتحہ (ـَـ) دو، جیسے: يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے، یا مارا جائے گا) يَفْتَحُ سے يُفْتَحُ، يَكْرُمُ سے يُكْرَمُ۔

5۔ مضارع مثبت کو منفی بنانے کے لیے اکثر "لَا" لگایا جاتا ہے، کبھی "مَا" بھی لگا دیتے ہیں، جیسے: لَا يَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا) مَا يَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)

تنبیہ ۴: مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو "سَ" یا "سَوْفَ" (عنقریب) لگا دیں، جیسے: سَيَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لو گے)

6۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں، عربی میں اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) متصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں۔ (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالت نصبی میں ہوتا ہے اس لیے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں۔

7۔ ضمائر منصوبہ متصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھیں درس:۱۱) صرف واحد متکلم میں "ـِيْ" کی جگہ "نِيْ" لگانا پڑتا ہے، جیسے:

ضَرَبَهٗ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا تک اور يَضْرِبُهٗ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا)، يَضْرِبُهُمَا سے يَضْرِبُنِيْ يَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہیں۔ لیکن فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اس کو مارا) ضَرَبْتُمُوْهُمَا وغیرہ کہنا چاہیے۔

8۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں:

اِيَّاهُ (اسی ایک مرد کو)، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ، اِيَّانَا۔

کلام میں زیادہ زور اور "حَصر" پیدا کرنے کے لیے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصاً جب کہ اُن کو فعل پر مقدم کر دیں، جیسے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں)

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ: ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

خَلَقَ (يَخْلُقُ)	پیدا کرنا	عَمِلَ (يَعْمَلُ)	کرنا، عمل کرنا

رَفَعَ (يَرْفَعُ)	اُٹھانا	فَطَرَ (يَفْطُرُ)	پیدا کرنا
سَئَلَ (يَسْئَلُ)	پوچھنا، سوال کرنا	فَعَلَ (يَفْعَلُ)	کرنا
ظَلَمَ (يَظْلِمُ)	ظلم کرنا	مَلَكَ (يَمْلِكُ)	مالک ہونا
عَبَدَ (يَعْبُدُ)	پوجنا، بندگی کرنا	نَظَرَ (يَنْظُرُ)	دیکھنا
اِبِلٌ (اسم جنس)	اونٹ	اَهَمُّ	بہت توجہ کے قابل بہت ضروری
اِنَّمَا	صرف، اور کچھ نہیں	صَبَاحًا	صبح کے وقت
بَرِیٌٔ	بری، الگ	مَسَآءً	شام کے وقت
بَطْنٌ (ب)	پیٹ	ضُرٌّ	نقصان
جُزْءٌ	کسی چیز کا ایک ٹکڑا، قرآن کا پارہ	عَابِدٌ	پوجنے والا
جَرِيْدَةٌ (جمع: جَرَآئِد)	اخبار	قَهْوَةٌ	کافی
اَلْجَامِعُ (یا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ)	جامع مسجد	مَعَاذَ اللّٰهِ	خدا کی پناہ، خدا بچائے
رَادِيُوْ	ریڈیو	اِیْ وَاللّٰهِ (اس کا مختصر اِيْوَ)	خدا کی قسم
اَمْسِ	کل (جو دن گزر گیا)	وَجْعٌ	درد
غَدًا	کل (جو دن آنے والا ہے)	يَتِيْمٌ (جمع: يَتَامٰى)	جس بچے کا والد گزر جائے

مشق نمبر ۱۴ (الف)

۱۔ هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟ — نَعَمْ! اَفْهَمُهٗ قَلِيْلًا

۲۔ مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ — تَكْتُبُهٗ اُخْتِيْ مَرْيَمُ

۳۔ مَا شَآءَ اللّٰهُ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَ اَنْتَ لَا تَكْتُبُ
يَا سَيِّدِيْ! اَنَا لَا اَكْتُبُ لِاَنَّ فِيْ يَدِيْ وَجْعٌ

۴۔ اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُ يَا اَحْمَدُ؟ — اَنَا اَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ

۵۔ مَتٰى تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ — سَاَرْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ

۶۔ يَا اَوْلَادُ! اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءُوْنَ؟ — يَا سَيِّدَنَا! نَقْرَءُ تَسْهِيْلَ الْاَدَبِ

۷۔ هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّایَ؟ — نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّایَ وَ لَا الْقَهْوَةَ

۸۔ هَلْ بُعِثْتُمْ اِلَى الْحَاكِمِ الْيَوْمَ؟ — لَا بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ

۹۔ مَنْ طَلَبَكُمْ اِلٰى بَمْبَای (بمبئی)؟ طَلَبَنَا اَبُوْنَا اِلٰى بَمْبَائِى

۱۰۔ هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ اَللّٰهُ خَلَقَنِىْ وَ خَلَقَ وَالِدَىَّ

۱۱۔ مَا ذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَآئِشَةُ؟ اِنَّمَا اَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِىْ

۱۲۔ هَلْ رَأَيْتُمُوْنَا اَمْسِ فِى الْجَامِعِ؟ لَا وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْنَاكُمْ هُنَاكَ

۱۳۔ هَلْ تَسْمَعُ أَخْبَارَ الْحَرْبِ فِى الرَّادِيُوْ؟ اِىْ وَاللّٰهِ! اَسْمَعُ صَبَاحًا وَ مَسَآءً

۱۴۔ وَ هَلْ تَقْرَآءُ الْجَرَآئِدَ؟ كَيْفَ لَا اَقْرَآءُ هَا وَ هِىَ مِن اَهَمِّ الْاُمُوْرِ

۱۵۔ مَا ذَا تَعْلَمُ فِىْ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيْمَةِ؟

مَعَاذَ اللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا ۔ فَاِنَّهَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِىْ اَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ۔

مشق نمبر ۱۴ (ب)

۱۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

۲۔ لِّىْ عَمَلِىْ وَ لَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓئُوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَ اَنَا بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

۳۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

۴۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا

۵۔ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا

۶۔ وَمَا لِىَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِىْ فَطَرَنِىْ

۷۔ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝

۸۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ۝

۹۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟ جناب! میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں۔

۲۔ تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟ جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔

۳۔ آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟ آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔

۴۔ دربان کہاں گیا؟ میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔

۵۔ کیا تو آج تفریح کے لیے جائے گا؟ — نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤں گا۔
۶۔ محمود نے کھانا کھایا؟ — اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائے گا۔
۷۔ تم کس کی پوجا کرتے ہو؟ — ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے۔
۸۔ تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟ — ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں۔
۹۔ ہم سے کون سی کتاب طلب کرتے ہو؟ — ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبی طلب کرتے ہیں۔
۱۰۔ کیا تم ہر روز قرآن پڑھتے ہو؟ — ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں۔

عربی میں ایک خط

اَنَا اَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى اَخِي الصَّغِيْرِ وَ كَتَبْتُ فِيْهِ: اَيُّهَا الْاَخُ الْعَزِيْزُ:
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

اَنْتُمْ جَمِيْعُكُمْ تَفْرَحُوْنَ فَرَحًا شَدِيْدًا لَمَّا تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ قَرَأْتُ وَ رُفَقَآئِي الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْاَدَبِ فِيْ مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ وَالْاٰنَ نَفْهَمُ قَلِيْلًا مِنْ لِّسَانِ الْعَرَبِ وَ لِهٰذَا اَكْتُبُ مَكْتُوْبًا فِي الْعَرَبِيِّ ۔ وَ سَنَبْدَأُ (اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِيَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ۔

يَا أَخِيْ! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ فَاِنَّهٗ سَهْلٌ جِدًّا ، لَيْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّآئِجَةِ فِي الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ ۔ نَحْنُ قَرَأْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا۔ وَسَتَعْلَمُ اَنْتَ اِذَا بَدَءْتَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ الْعَرَبِيَّ لَيْسَ بِصَعْبٍ كَمَا يَحْسَبُهُ الطّٰلِبُوْنَ۔

اَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصّٰلِحَ لِيْ وَ لَكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اٰمِيْن۔

وَالسلام
طَالِبُ خَيْرِكَ
عَبْدُ الرَّحْمٰن

سوالات نمبر ۸

۱۔ فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
۲۔ فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟
۳۔ لفظ کا مادّہ کسے کہتے ہیں؟
۴۔ افعال مجرد میں کون سا صیغہ محض مادّے کے حروف سے بنتا ہے؟
۵۔ افعال اور اسماء مشتقہ اور مصادر میں حروف اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟
۶۔ فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟
۷۔ ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟
۸۔ عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟
۹۔ فاعل کی وحدت وجمع وتذکیر وتانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟
۱۰۔ فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟
۱۱۔ ضَرَبَهُ میں "هُ" کون سی ضمیر کہلاتی ہے؟
۱۲۔ اِیَّاکَ کیا لفظ ہے؟
۱۳۔ ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جائے اور منفی کس طرح؟
۱۴۔ فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟
۱۵۔ علاماتِ مضارع کیا ہیں؟
۱۶۔ تَکْتُبُ کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں اور تَکْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے؟
۱۷۔ مضارع میں کون کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟
۱۸۔ "سَ" یا "سَوْفَ" لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

حل شدہ مشقیں ۔ عربی کا معلّم (حصہ اوّل)

الدّرس الثانی

مشق نمبر ا۔ عربی سے اردو

ا۔ مخصوص گھر
۲۔ مخصوص پھل
۳۔ مخصوص نماز اور مخصوص زکوٰۃ
۴۔ کچھ روٹی اور کچھ دودھ
۵۔ کوئی نیک یا کوئی بدکار
۶۔ خوب صورت یا بدصورت
۷۔ پانی اور روٹی
۸۔ کھجور اور دودھ
۹۔ ایک جاہل اور ایک عالم
۱۰۔ آدمی اور گھوڑا۔
۱۱۔ کوئی سبق اور کوئی کتاب
۱۲۔ عادل یا ظالم
۱۳۔ ایک اونٹ اور ایک گھوڑا۔

اردو سے عربی

١۔ فَرَسٌ
٢۔ إِنْسَانٌ
٣۔ رَجُلٌ وَ فَرَسٌ
٤۔ خُبْزٌ وَّ مَاءٌ
٥۔ إِنْسَانٌ وَ ثَمَرٌ وَ بَيْتٌ
٦۔ اَلصَّلَاةُ وَالْعَالِمُ
٧۔ اَلصّٰلِحُ أَوِ الْفَاسِقُ
٨۔ اَلْإِنْسَانُ أَوِ الْفَرَسُ
٩۔ اَللَّبَنُ وَالْخُبْزُ
١٠۔ إِنْسَانٌ وَفَرَسٌ
١١۔ اَلْقَبِيْحُ وَالْحَسَنُ[يا اَلْجَمِيْلُ]
١٢۔ قِطٌّ وَوَلَدٌ
١٣۔ اَلْقَمَرُ وَالشَّمْسُ
١٤۔ اَلْجَمَلُ أَوِ الْفَرَسُ

اَلدّرس الثالث

مشق نمبر ۲

ا۔ بزرگی والا اللہ۔
۲۔ بزرگ رسول۔
۳۔ ایک شان دار محل
۴۔ چھوٹا گھر

۵۔ ایک ستھرا باغ۔
۶۔ ایک میٹھی کھجور
۷۔ میٹھی کھجور
۸۔ ایک نیک بادشاہ
۹۔ کھارا سمندر
۱۰۔ کوئی اچھی چیز
۱۱۔ اچھا مرد
۱۲۔ پیغمبر محمد (ﷺ)
۱۳۔ ایک بڑا بخشنے والا رب
۱۴۔ ایک بڑا گناہ
۱۵۔ ایک بُرا مرد
۱۶۔ نکما پنیر
۱۷۔ ایک عمدہ روٹی اور ایک میٹھی کھجور
۱۸۔ ایک سرخ سیب
۱۹۔ نیک مرد اور سخی بادشاہ
۲۰۔ میٹھا تربوز۔
۲۱۔ سرخ گلاب کا پھول

اردو سے عربی

١۔ اَلْبَيْتُ الْمَشِيْدُ
٢۔ اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ
٣۔ اَلرَّجُلُ الْقَبِيْحُ
٤۔ اَلشَّارِعُ الْعَرِيْضُ
٥۔ اَللَّبَنُ الْحُلْوُ
٦۔ اَلْقَصْرُ الْعَظِيْمُ
٧۔ اَلدَّرْسُ السَّهْلُ
٨۔ ثَمَرٌ حُلْوٌ
٩۔ اَلْمَحَلُّ الصَّغِيْرُ
١٠۔ فَرَسٌ حَسَنٌ
١١۔ اَلْبَيْتُ الْوَسِيْعُ
١٢۔ رَجُلٌ صَالِحٌ
١٣۔ زَهْرٌ حَسَنٌ [يا جَمِيْلٌ]
١٤۔ اَلْفَرَسُ الْجَيِّدُ
١٥۔ اَلْمَلِكُ الْعَادِلُ
١٦۔ اَلْخُبْزُ الْجَيِّدُ أَوِ اللَّبَنُ الطَّيِّبُ
١٧۔ وَلَدٌ صَالِحٌ وَوَلَدٌ فَاسِقٌ
١٨۔ اَلْمَسجِدُ الْكَبِيْرُ وَ بُسْتَانٌ صَغِيْرٌ

الدّرس الرابع

مشق نمبر ۳۔ عربی سے اردو

۱۔ اطمینان والی جان۔
۲۔ ایک لمبی رات
۳۔ حکمت سے بھرا ہوا قرآن
۴۔ ایک تند ہوا

۵۔ انصاف کرنے والا خلیفہ
۶۔ ایک اچھا شہر اور ایک بڑا بخشنے والا رب
۷۔ ایک شان دار مکان
۸۔ ایک بھڑکائی ہوئی آگ
۹۔ ایک نیک لڑکی
۱۰۔ سچی ہند
۱۱۔ خوب صورت دلہن
۱۲۔ طلوع ہونے والا سورج اور ڈوبنے والا چاند
۱۳۔ فرض نماز
۱۴۔ آب وتاب والی فاطمہ
۱۵۔ بڑی خوبصورت لڑکی
۱۶۔ ایک لمبی لڑائی
۱۷۔ طرفہ جو شاعر ہے۔
۱۸۔ علامہ رشید

اردو سے عربی

۱۔ اِبْنَةٌ حَسَنَةٌ [یا جَمِيْلَة]
۲۔ اَلْخَلِيْفَةُ الصّٰلِحُ
۳۔ اَلرَّجُلُ الْحَكِيْمُ
٤۔ اَلزَّكٰوةُ الْفَرِيْضَةُ
۵۔ صَلَاةٌ فَرِيْضَةٌ
٦۔ لَيْلَةٌ صَغِيْرَةٌ
۷۔ اَلنَّهَارُ الْكَبِيْر
۸۔ اَلشَّيْءُ الطَّيِّبُ
۹۔ اَلْعُرُوْسُ الْقَبِيْحَةُ
۱۰۔ اَلشَّمْسُ الْغَارِبَةُ وَالْقَمَرُ الطَّالِعُ
۱۱۔ اَلرِّيْحُ الشَّدِيْدَةُ
۱۲۔ اَلنَّهْرُ الطَّوِيْلُ
۱۳۔ اَلْحَرْبُ الطَّوِيْلَةُ
۱۴۔ اَلْيَدُ الْقَصِيْرَةُ
۱۵۔ قَلْبٌ مُطْمَئِنٌّ
۱٦۔ مُحَمَّدُ نِ الصّٰلِحُ
۱۷۔ فَاطِمَةُ الْعَلَّامَةُ

الدَّرس الخامس

مشق نمبر ۴۔ عربی سے اردو

۱۔ نیک معلم [اُستاد]
۲۔ دو نیک استانیاں
۳۔ نیک استاد لوگ۔
۴۔ محنتی استانیاں
۵۔ اندھیری رات۔
٦۔ ایک روشن چاند
۷۔ روشن آفتاب
۸۔ دو چمک دار آنکھیں

۹۔ گذشتہ سال	۱۰۔ ماہِ رواں [چالو مہینہ]
۱۱۔ بہتی نہریں	۱۲۔ ستھرے محلے
۱۳ ایک ست درزن	۱۴۔ دو کھیلنے والی لڑکیاں
۱۵۔ دو تھکی ہوئی لڑکیاں	۱۶۔ دو ناخوش مرد
۱۷۔ آنے والے سال [جمع]	۱۸۔ چھوٹے جانور
۱۹۔ کھلی نشانیاں	۲۰۔ ناخوش زید
۲۱۔ خوش دل عمرو	۲۲۔ بہت سے ست بڑھئی اور محنتی نوکر
۲۳۔ سہارا لگائے ہوئے لکڑے۔	

اردو سے عربی

۱۔ عَيْنٌ لَامِعَةٌ	۲۔ رَجُلَانِ مُجْتَهِدَانِ
۳۔ اَلْخَبَّازُ الْمَشْغُوْلُ	٤۔ نَجَّارَانِ تَعْبَانَانِ
٥۔ اَلنَّهْرُ الْمُنِيْرُ	٦۔ اَلْخَيَّاطَاتُ الْحَسَنَاتُ [يا الْجَمِيْلَاتُ]
۷۔ اَلْخَادِمُوْنَ التَّعْبَانُوْنَ	۸۔ اَلْخَيَّاطُ الْكَسْلَانُ
۹۔ اَلْأَنْهُرُ الْجَارِيَةُ	۱۰۔ اَلْحَيَوَانَاتُ الْكَبِيْرَةُ
۱۱۔ اَلسَّنَةُ الْجَارِيَةُ	۱۲۔ اَلشَّهْرُ الْمَاضِيْ
۱۳۔ اَلسِّنُوْنَ الْمَاضِيَةُ	۱٤۔ اَلْخَادِمُ الْمَبْسُوْطُ

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

مشق نمبر ۵۔ عربی سے اردو

۱۔ لڑکا کھڑا ہے	۲۔ لڑکی بیٹھی ہے۔
۳۔ کیا لڑکا کھڑا ہے؟	ہاں! وہ کھڑا ہے۔
۴۔ کیا لڑکی کھڑی ہے؟	نہیں! وہ بیٹھی ہے۔
۵۔ یہ مرد بڑھئی ہے یا بھٹیارا؟	وہ بھٹیارا ہے، بڑھئی نہیں ہے۔
٦۔ کیا طرفہ کوئی شاعر ہے؟	ہاں! وہ ایک مشہور شاعر ہے۔
۷۔ کیا تم درزی ہو؟	ہم درزی نہیں بلکہ معلّم ہیں۔

۸۔ کیا وہ اُستانیاں ہیں؟ ہاں! وہ نیک اُستانیاں ہیں۔
۹۔ کیا آپ علامہ یوسف ہیں؟ میں یوسف ہوں لیکن میں علامہ نہیں ہوں
۱۰۔ کیا زینب سست معلّمہ ہے؟ نہیں! وہ محنتی معلّمہ ہے۔
۱۱۔ کیا محلے پاکیزہ ہیں؟ ہاں! وہ ستھرے محلے ہیں۔
۱۲۔ کیا گائے فائدہ مند جانور نہیں ہے؟ کیوں نہیں! گائے ایک بہت ہی فائدہ مند جانور ہے۔
۱۳۔ بے شک کتا ایک نگہبانی کرانے والا جانور ہے۔
۱۴۔ بے شک نیک عورت بیٹھی ہوئی ہے۔
۱۵۔ بے شک دو نیک عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں۔
۱۶۔ بے شک اُستاد [جمع] اور اُستانیاں محنتی ہیں۔

اردو سے عربی

۱۔ هَلِ الْوَلَدُ قَآئِمٌ؟ لَا! هُوَ جَالِسٌ
۲۔ هَلِ الْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ؟ لَا! هِيَ قَآئِمَةٌ
۳۔ هَلِ الْوَلَدَانِ حَاضِرَانِ؟ نَعَمْ! هُمَا حَاضِرَانِ
٤۔ هَلِ الْاِبْنَتَانِ مُؤْمِنَتَانِ؟ نَعَمْ! هُمَا مُؤْمِنَتَانِ
٥۔ هَلِ النِّسَآءُ صَادِقَاتٌ؟ نَعَمْ! هُنَّ صَادِقَاتٌ
٦۔ هَلِ الْمُعَلِّمُ غَآئِبٌ؟ لَا! اَلْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ
٧۔ هَلْ هُمْ نَجَّارُوْنَ؟ لَا! هُمْ خَيَّاطُوْنَ
٨۔ هَلْ هُوَ يُوْسُفُ؟ نَعَمْ! هُوَ يُوْسُفُ
٩۔ هَلْ أَنْتَ مَحْمُوْدٌ؟ لَا! أَنَا حَامِدٌ
١٠۔ هَلِ الدَّارُ قَدِيْمَةٌ؟ لَا! اَلدَّارُ جَدِيْدَةٌ
١١۔ هَلْ هُنَّ خَيَّاطَاتٌ؟ لَا! اَلدَّارُ جَدِيْدَةٌ
١٢۔ هَلْ أَنْتُمْ عٰلِمُوْنَ أَمْ جٰهِلُوْنَ؟ مَا نَحْنُ بِجٰهِلِيْنَ
١٣۔ أَلَيْسَ الْفِيْلُ بِحَيَوَانٍ عَظِيْمٍ؟ بَلٰى! اَلْفِيْلُ حَيَوَانٌ عَظِيْمٌ
١٤۔ اَلْكَلْبُ قَآئِمٌ أَمْ جَالِسٌ؟ لَيْسَ الْكَلْبُ بِقَآئِمٍ بَلْ هُوَ جَالِسٌ

الدرس السابع

مشق نمبر ۶۔ عربی سے اردو

۱۔ سمندر کا پانی ۲۔ گائے کا دودھ

۳۔ بکری کا گوشت ۴۔ گھوڑے کا کان

۵۔ ماں باپ کی فرماں برداری۔ ۶۔ اللہ کا گھر

۷۔ سورج کی روشنی ۸۔ بازار میں اور گھر میں

۹۔ مسجد تک ۱۰۔ گھوڑے کے جیسا

۱۱۔ پانی اور نمک کے ساتھ ۱۲۔ دلہن کے لیے

۱۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے۔ ۱۴۔ سمندر کا پانی کھاری ہے۔

۱۵۔ گائے کا دودھ اور بکری کا گوشت دونوں اچھے ہیں۔

۱۶۔ لڑکے کا نام محمود ہے۔ ۱۷۔ خوش بو دلہن کے لیے ہے۔

۱۸۔ ہم مدرسہ جا رہے ہیں۔ ۱۹۔ استاد کرسی پر بیٹھا ہے [بیٹھے ہیں]

۲۰۔ مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے۔ ۲۱۔ خدا کا غصہ ماں باپ کے غصے میں ہے۔

۲۲۔ علم کی آفت بھول ہے۔ ۲۳۔ دانائی کا سر اللہ کا خوف ہے۔

۲۴۔ بے شک عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے زمین پر۔

۲۵۔ علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر۔

۲۶۔ کتا شیر جیسا نہیں ہے۔ ۲۷۔ مال زید کے لیے [زید کا] نہیں ہے۔

۲۸۔ فاطمہؓ اللہ کے رسول محمد ﷺ کی بیٹی، وہ علیؓ کی بیوی ہیں اور حسنؓ و حسینؓ علیؓ کے دو بیٹے ہیں۔

۲۹۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پاس مردود شیطان سے۔

۳۰۔ بہت ہی رحم کرنے والے بڑے مہربان خدا کے نام سے [شروع کرتا ہوں]

۳۱۔ تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ کے واسطے تعریف [سب تعریف] ہے۔

۳۲۔ اور اللہ ہی کے لیے ہے مشرق اور مغرب

۳۳۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

۳۴۔ سنو! بے شک اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اردو سے عربی

١۔ لَبَنُ الشَّاةِ
٢۔ رَأْسُ الْبَقَرِ
٣۔ إِطَاعَةُ الْوَالِدَةِ
٤۔ مَالُ زَيْدٍ
٥۔ أُذُنُ الْفِيْلِ
٦۔ ضَوْءُ الْقَمَرِ یا نُوْرُ الْقَمَرِ
٧۔ فِی الْبَيْتِ
٨۔ إِلَى السُّوْقِ
٩۔ فِی الْبَيْتِ
١٠۔ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ
١١۔ إِسْمُ الْوَلَدِ حَامِدٌ
١٢۔ هُمْ ذَاهِبُوْنَ إِلَى الْبَيْتِ
١٣۔ نَحْنُ جَالِسُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ
١٤۔ لَبَنُ الشَّاةِ لِلْبِنْتِ
١٥۔ فِیْ إِطَاعَةِ الرَّسُوْلِ إِطَاعَةُ اللّٰهِ یا إِطَاعَةُ اللّٰهِ فِیْ إِطَاعَةِ الرَّسُوْلِ
١٦۔ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِیْ بَكْرٍؓ هِیَ زَوْجَةُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ)
١٧۔ هُوَ وَلَدُ الْأَمِيْرِ
١٨۔ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى الْمَلِكِ الظَّالِمِ
١٩۔ لَيْسَ الْجَاهِلُ كَالْعَالِمِ
٢٠۔ لَيْسَ الطِّيْبُ لِلْوَلَدِ
٢١۔ هِیَ بِنْتُ ابْنِ حَامِدٍ

الدرس الثامن

مشق نمبر ۷۔ کلماتِ ذیل کے اوزان

الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان
رَجُلٌ	فَعُلٌ	شَرَفٌ	فَعَلٌ	شَرِيْفٌ	فَعِيْلٌ
أَشْرَافٌ	أَفْعَالٌ	مَلِكٌ	فَعِلٌ	مُلُوْكٌ	فُعُوْلٌ
رَحْمٌ	فَعْلٌ	رَحِيْمٌ	فَعِيْلٌ	رَحْمٰنُ	فَعْلَانُ
كَرَمٌ	فَعَلٌ	كَرِيْمٌ	فَعِيْلٌ	كِرَامٌ	فِعَالٌ
عِلْمٌ	فِعْلٌ	عَالِمٌ	فَاعِلٌ	عُلَمَاءُ	فُعَلَاءُ
عِلْمُوْنَ	فِعْلُوْنَ	عَقْرَبٌ	فَعْلَلٌ	غَضَنْفَرٌ	فَعَلْلَلٌ

عَلَّامَةٌ	فَعَّالَةٌ	عَلَّمَ	فَعَّلَ	تَعْلِيمٌ	تَفْعِيلٌ
مُتَكَبِّرٌ	مُتَفَعِّلٌ	تَكَبُّرٌ	تَفَعُّلٌ	إِكْرَامٌ	إِفْعَالٌ

الدرس التاسع

مشق نمبر ۸ (الف)۔ عربی سے اردو

۱۔ لمبی قلمیں۔ ۲۔ فائدہ مند علوم
۳۔ کتابیں مشکل ہیں۔ ۴۔ نیک مرد لوگ
۵۔ کتابیں مشکل ہیں۔ ۶۔ سخت [کڑی] شرطیں
۷۔ آسان راستے۔ ۸۔ پاک صحیفے
۹۔ ثابت شدہ حقوق ۱۰۔ وہ کشادہ شہر [جمع] ہیں۔
۱۱۔ دراز نیزے لوہے سے [کے] ہیں۔ ۱۲۔ مسلمان عورتیں
۱۳۔ وہ مائیں ہیں۔ ۱۴۔ بھائی اور بہنیں بیٹھے ہیں۔
۱۵۔ بے شک بیٹے اور بیٹیاں فرمانبردار ہیں۔ ۱۶۔ ایلچی لوگ آج حاضر ہیں۔
۱۷۔ وہ غائب نہیں ہیں۔ ۱۸۔ بعض شاعر لوگ نیکوں [اور] سچوں میں سے ہیں۔
۱۹۔ پاکیزہ جواہر چمک دار ہیں۔ ۲۰۔ بے شک چوکی دار کتے مکان کے دروازے پر بیٹھے ہیں
۲۱۔ اچھی نصیحتیں فائدہ مند ہیں۔ ۲۲۔ وہ انسان کے غلام ہیں اور ہم بخشنے والے [خدا] کے بندے ہیں۔
۲۳۔ اونچے درجے والے مدارس میں [ہائی اسکولوں میں] معلّم لوگ بڑے بڑے علماء ہیں۔
۲۴۔ خالی صندوقیں چائے کی پیالیوں کے لیے ہیں۔
۲۵۔ پڑوسیوں کے حقوق رشتہ داروں کے حقوق جیسے ہیں۔
۲۶۔ باغوں میں بیٹھے سفرجل ہیں۔
۲۷۔ بے شک پرہیز گار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔
۲۸۔ اُس روز بہت سے چہرے تروتازہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور بہت سے چہرے اس روز پژمردہ [مایوس] ہوں گے۔
۲۹۔ مال اور اولاد ناچیز زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک اعمال تیرے رب کے نزدیک زیادہ اچھے ہیں۔

مشق نمبر ۸ (ب)۔ جواب جمع میں

۱۔ هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ؟	نَعَمْ ، عِنْدِی كُتُبٌ نَافِعَةٌ
۲۔ هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ؟	نَعَمْ، عِنْدِی سُيُوْفٌ قَاطِعَةٌ
۳۔ هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيْلٌ؟	نَعَمْ ، عِنْدَ حَامِدٍ رِمَاحٌ طَوِيْلَةٌ [يا طِوَالٌ]
٤۔ هَلِ الْأَمِيْرُ صَالِحٌ؟	نَعَمْ! اَلْأُمَرَآءُ صٰلِحُوْنَ
٥۔ هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيْفٌ؟	نَعَمْ! عِنْدِیْ ثِيَابٌ نَظِيْفَةٌ
٦۔ هَلِ الصُّنْدُوْقُ فَارِغٌ؟	نَعَمْ! اَلصَّنَادِيْقُ فَارِغَةٌ
۷۔ هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ الْيَوْمَ؟	نَعَمْ! اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ الْيَوْمَ
۸۔ هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ؟	نَعَمْ، عِنْدِیْ فَنَاجِيْنَ
۹۔ هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ؟	نَعَمْ عِنْدِیْ سَفَارِجُ
۱۰۔ هَلْ هُوَ غَنِیٌّ؟	نَعَمْ ، هُمْ أَغْنِيَآءُ
۱۱۔ هَلْ هِیَ ابْنَةٌ صَالِحَةٌ؟	نَعَمْ هُنَّ بَنَاتٌ صٰلِحَاتٌ
۱۲۔ أَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيْسٌ؟	نَعَمْ ، عِنْدِی جَوَاهِرُ نَفِيْسَةٌ
۱۳۔ أَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوْقِ؟	نَعَمْ ، عِنْدِیْ مَفَاتِيْحُ الصَّنَادِيْقِ
۱٤۔ هَلْ فِی الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذٌ؟	نَعَمْ ، فِی الْمَدَارِسِ أَسَاتِذَةٌ
۱٥۔ هَلْ فِیْ بِمْبَائِیْ مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ	نَعَمْ، فِیْ بِمْبَائِیْ مَكَاتِبُ كَبِيْرَةٌ

اردو سے عربی

۱۔ اَلرِّجَالُ الْمُسْلِمُوْنَ	۲۔ اَلسُّفُنُ الْكِبَارُ
۳۔ ثِيَابٌ نَفِيْسَةٌ	٤۔ اَلْأَنْهُرُ الْجَارِيَةُ
٥۔ اَلْأَنْهُرُ جَارِيَةٌ	٦۔ اَلْأَشْهُرُ الْمَاضِيَةُ
۷۔ هُمُ الشُّهَدَآءُ الصّٰدِقُوْنَ	۸۔ جَبَلَانِ عَالِيَانِ

۹۔ اَلرِّمَاحُ طَوِيْلَةٌ [يا طِوَالٌ] وَالسُّيُوْفُ قَاطِعَةٌ

۱۰۔ هَلْ أَنْتَ زَعْلَانُوْنَ	۱۱۔ لَا ! نَحْنُ مَبْسُوْطُوْنَ

۱۲۔ بَعْضُ الْمُلُوْكِ عٰدِلُوْنَ [يا مِنَ الْعٰدِلِيْنَ]

۱۳۔ فَنَاجِيْ الشَّآءِ فَارِغَةٌ　　۱۴۔ هَلْ أَنْتُمْ أَحِبَّآءُ۔

۱۵۔ نَعَمْ، وَنَحْنُ أَقْرِبَآءُ　　۱۶۔ اَلتَّلَامِذَةُ وَالْأَسَاتِذَةُ حَاضِرُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ

۱۷۔ هُنَّ بَنَاتٌ لَاعِبَاتٌ　　۱۸۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ أَحِبَّآءُ اللّٰهِ

۱۹۔ اَلْبُيُوْتُ الْعَالِيَةُ　　۲۰۔ اَلْأَبْيَاتُ الْعَرَبِيَّةُ

۲۱۔ فِي الْقُرْاٰنِ مَوَاعِظُ نَافِعَةٌ

الدّرس العاشر

مشق نمبر ۹۔ (الف) ۔ عربی سے اردو

۱۔ شاگرد حاضر ہے۔　　۲۔ شاگرد [جمع] حاضر ہیں۔

۳۔ دربان دروازے کے پاس کھڑا ہے اور کتا بیٹھا ہوا ہے۔

۴۔ لڑکے نے ایک کتے کو پتھر سے مارا۔

۵۔ محمود مدرسہ سے آیا اور نماز کے لیے مسجد گیا۔

۶۔ حامد نے چڑیا گھر میں ایک شیر دیکھا۔

۷۔ یحییٰ نے اَمرود اور خالد نے انار کھایا۔

۸۔ احمد آیا ہنستا ہوا اور محمد گیا ہنستا ہوا۔

۹۔ عورتیں موٹر میں سوار ہو کر دہلی گئیں۔

۱۰۔ میں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو نمازِ عید کے لیے عید گاہ جاتے دیکھا۔

۱۱۔ لڑکے اور لڑکیاں عصر کے بعد تفریح کے لیے باغ جایا کرتے ہیں۔

۱۲۔ بغداد میں ایک بہتی نہر ہے جو دجلہ [کے نام] سے مشہور ہے۔

۱۳۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت میں [جنتی] عورتوں کی سردار ہیں۔

۱۴۔ ایک انصاف پسند قاضی [جج] گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔

۱۵۔ میں نے دو انصاف پسند ججوں کو کچہری میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔

۱۶۔ کیا وہ ظالم [بے انصاف] جج ہیں؟

۱۷۔ نہیں! بلکہ وہ عادل جج ہیں۔

۱۸۔ ہندوستان میں ایک اونچا پہاڑ ہے جو ہمالیہ [کے نام] سے مشہور ہے۔

۱۹۔ دونوں لڑکے اور دونوں لڑکیاں کالج گئے۔

۲۰۔ میں نے خلیل کو اور سعید کو میدان میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔

۲۱۔ اس بات میں آنکھ والوں [عقل والوں] کے لیے ایک نصیحت ہے۔

مشق نمبر ۹ (ب) کی تشریح

1۔ اَلْأَسَاتِذَةُ............. وَالتَّلَامِذَةُ.............

یہ دونوں مبتدأ ہیں ان کی خبر کی دو جگہ خالی ہے، اس جگہ قَائِمُوْنَ، جَالِسُوْنَ، حاضرون، غائبون وغیرہ کوئی لفظ رکھنا چاہیے، مثلاً: اَلْأَسَاتِذَةُ جَالِسُوْنَ وَالتَّلَامِذَةُ قَائِمُوْنَ۔

2۔........ جَالِسَةٌ عَلَى ....۔

اس میں مبتدأ اور مجرور کی جگہ خالی ہے۔ مبتدأ کی جگہ اَلْمُعَلِّمَةُ، زَيْنَبُ، فَاطِمَةُ وغیرہ اور مجرور کی جگہ الكرسيّ ، الدُّكَّان وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

3۔ جَاءَ .... رَاكِبًا عَلَى .... ۔

اس میں فاعل اور مجرور کی جگہ خالی ہے فاعل کی جگہ حَامِدٌ، خَالِدٌ، اَلْقَاضِيُ وغیرہ اور مجرور کی جگہ اَلْفَرَسِ، السَّيَّارَةِ، النَّاقَةِ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

4۔ رَأَى.......... .... حَارِسًا جَالِسًا.......... اَلْبَابِ

اس میں فاعل، مفعول اور حرفِ جار کی جگہ خالی ہے، فاعل کی جگہ زَیدو غیرہ کسی کا نام، مفعول کی جگہ كَلْبًا یا رَجُلًا وغیرہ اور حرفِ جار کی جگہ عَلٰى ، فِيْ یا عِنْدَ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

5۔.......... أَنْهَارًا.......... فِي الْهِنْدِ

اس میں فعل، فاعل اور صفت کی جگہ خالی ہے۔ فعل فاعل کی جگہ رَأَيْتُ اور صفت کی جگہ جَارِيَةً، كَبِيْرَةً وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

6۔ فِي الْهِنْدِ.......... جَارِيَةٌ۔

اس میں مبتدأ کی جگہ خالی ہے خبر پہلے آگئی ہے کیوں کہ جار مجرور مل کر خبر بن سکتے ہیں۔ مبتدأ نہیں بن سکتے۔ مبتدأ کی جگہ أَنْهَارٌ رکھ سکتے ہو، جَارِيَةٌ اس کی صفت ہو جائے گی۔

7۔ هَلْ ذَهَبَ.......... إِلٰى .... ؟

اس میں فاعل اور مجرور کی جگہ خالی ہے فاعل کی جگہ کسی کا نام اور مجرور کی جگہ کسی جگہ کا نام جیسے

اَلْمَدْرَسَةِ ، السُّوْقِ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

8۔ .... أَسَدًا وَ فِيْلًا فِي..............۔

اس میں فعل و فاعل اور مجرور کی جگہ خالی ہے۔ فعل و فاعل کی جگہ رَأَيْتُ یا رَأَى حَامِدٌ وغیرہ اور مجرور کی جگہ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

9۔ .... عَلِيٌّ .... عَلٰى..............۔

اس میں پہلے فعل کی جگہ خالی ہے وہاں فعل رکھو مثلاً جَآءَ یا ذَهَبَ پھر فاعل کے بعد حال کی جگہ خالی ہے جیسے رَاكِبًا۔ پھر حرف جر کے بعد مجرور کی جگہ خالی ہے اس جگہ اَلْفَرَسِ یا النَّاقَةِ رکھ سکتے ہو۔

10۔ .... وَ .... رَاكِبَيْنِ .... ۔

اس میں فعل و فاعل اور واؤ کے بعد پھر فاعل اور رَاكِبَيْنِ کے بعد جار و مجرور کی جگہ خالی ہے۔ فعل کی جگہ جَآءَ یا ذَهَبَ اور فاعل کی جگہ کسی کا نام رکھ سکتے ہو اور جار کی جگہ عَلٰی اور مجرور کی جگہ کسی سواری کا نام رکھ سکتے ہو۔

11۔ يَذْهَبُ .... إِلٰى .... الظُّهْرِ۔

اس میں فاعل کی جگہ اَبِيْ، أَخِيْ یا کسی کا نام اور مجرور کی جگہ کسی جگہ کا نام اور اس کے بعد قَبْلَ یا بَعْدَ رکھ سکتے ہو۔

12۔ .... عُثْمَانَ .... مَكَّةَ.............. أَمَامَ الْكَعْبَةِ۔

اس میں فعل و فاعل کی جگہ رَأَيْتُ یا رَأَى زَيْدٌ رکھ سکتے ہو عُثْمَانَ مفعول ہے۔ اس کے بعد حرف جار کی جگہ فِيْ رکھ سکتے ہو۔ پھر مَكَّةَ کے بعد حال بنانے والے لفظ کی جگہ خالی ہے وہاں جَالِسًا یا قَائِمًا رکھ سکتے ہو۔

اردو سے عربی

١۔ جَبَلٌ عَالٍ ٢۔ شَهْرَانِ مَاضِيَانِ

٣۔ بُسْتَانُ الْمُدُنِ وَسِيْعَةٌ ٤۔ مِنْ مَكَّةَ إِلٰى مِصْرَ فَاصِلَةٌ [یا مَسَافَةٌ] بَعِيْدَةٌ [یا طَوِيْلَة]

٥۔ رَأَيْتُ الْيَوْمَ نَهْرَيْنِ جَارِيَيْنِ ٦۔ أَفْرَاسُ ابْنِ أَحْمَدَ فَارِهَةٌ

٧۔ جَآءَ عُثْمَانُ فِيْ مَكَّةَ رَاكِبًا عَلَى النَّاقَةِ الْفَارِهَةِ۔

٨۔ اَلْبَوَّابَانِ قَائِمَانِ عَلٰى بَابِ بُسْتَانِ الْأَمِيْرِ

۹۔ دَكَاكِيْنُ أَسْوَاقِ الْمُدْنِ مُزَيَّنَةٌ جِدًّا۔ ۱۰۔ هَلِ الْقَاضِي الْعَادِلُ فِي الدِّيْوَانِ؟

الدّرس الحادی عشر

مشق نمبر ۱۰۔ عربی سے اردو

۱۔ اے لڑکے! کیا تیرا نام عبدالکریم ہے؟ نہیں اے سیدہ! بلکہ میرا نام عبداللہ ہے۔

۲۔ اے عبداللہ! کیا تو بنی ہاشم سے ہے؟ ہاں میری سیدہ! ہم ہاشم کی اولاد ہیں۔

۳۔ عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟ جی ہاں جناب! یہ میری کتاب ہے۔

۴۔ کیا یہ تمہارے دوستوں کا گھر ہے؟ نہیں! یہ اُن کا گھر نہیں ہے بلکہ ہمارا گھر ہے۔

۵۔ کیا یہ تمہارے بھائی کی کتاب نہیں ہے؟ کیوں نہیں! وہ میرے بھائی کی کتاب ہے۔

۶۔ خلیل! کیا تمہارا کوئی بھائی ہے؟ ہاں میرے استاذ! میرے دو بھائی ہیں۔

۷۔ کیا وہ تمہاری چھوٹی بہن ہے؟ جی ہاں! وہ میری چھوٹی بہن ہے۔

۸۔ کیا یہ محمد کا بھائی ہے؟ نہیں! وہ عبدالرحمٰن کا بھائی ہے۔

۹۔ کیا تم نے محمد کے بھائی کو دیکھا ہے؟ جی ہاں! محمد کا بھائی مدرسہ میں میرا ساتھی ہے۔

۱۰۔ کیا یہ محمد کے بھائی کی کتاب ہے؟ ہاں! وہ اس کے بھائی کی کتاب ہے۔

۱۱۔ کیا تم نے خالد کی دونوں بیٹیوں کو دیکھا ہے؟

جی ہاں! اسکی دونوں بیٹیاں صاحبِ علم اور صاحبِ جمال ہیں۔

۱۲۔ کیا تمہارے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟ ہاں! میرے دونوں ہاتھ صاف ہیں۔

۱۳۔ کیا تمہارے استادوں کے کپڑے نفیس ہیں؟ جی ہاں! اُن کے کپڑے پاکیزہ ہیں۔

۱۴۔ کیا تمہارے پاس چاندی کی گھڑی ہے؟ جی ہاں! اور میری ماں کے پاس ایک گھڑی سونے کی ہے۔

۱۵۔ کیا تم پر اس کے کچھ درہم ہیں؟ ہاں! مجھ پر اسکے کچھ درہم ہیں اور اس پر میرے کچھ دینار ہیں۔

۱۶۔ کیا بادشاہ کا بیٹا اور اس کی بیٹی شملہ گئے ہیں نہیں! بلکہ وہ دونوں حیدرآباد جانے والے ہیں۔

۱۷۔ قوم کا سردار اُن کا خادم [ہوتا] ہے۔

۱۸۔ ہمارے منہ میں ایک زبان اور بہت سے دانت ہیں۔

۱۹۔ تمہاری زبان عربی ہے اور ہماری زبان ہندی ہے۔

۲۰۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بڑا لڑکا عبد اللہ ہے۔

۲۱۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر ہیں اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہما دونوں ان کے داماد ہیں۔

۲۲۔ ابوالحسن کی دونوں بیٹیاں اور اس کے دونوں بیٹے نیک ہیں۔

۲۳۔ مسلمانوں کے مدرسہ کے معلّمین [ایسے] لوگ ہیں [جو] بڑے عالموں میں سے ہیں۔

۲۴۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔

۲۵۔ کیا تم میں کوئی سمجھ دار آدمی نہیں ہے؟

۲۶۔ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے۔

۲۷۔ بے شک میری نماز اور میری عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ

1۔ هُمَا غُلَامَانِ صَالِحَانِ۔

هُمَا مبتدأ ہے اس لیے حالتِ رفعی میں ہے، لیکن وہ ضمیر ہے اور ضمیریں مبنی ہوتی ہیں اُن پر کوئی اعراب نہیں آتا۔ (دیکھو سبق: ۱۰۔۱۰)

غُلَامَانِ خبر ہے۔ حالتِ رفعی میں تثنیہ کو "ـَـانِ" لگایا جاتا ہے۔ (دیکھو سبق: ۱۰۔۴)

صَالِحَانِ خبر کی صفت ہے، اس لیے وہ بھی حالتِ رفعی میں ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰، تنبیہ ۱)

2۔ غُلَامَا زَيْدٍ

غُلَامَا: تثنیہ مضاف ہے اس لیے اُن کا نونِ اعرابی گرا دیا گیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱۔۱)

زَيْدٍ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

3۔ هُمْ مُعَلِّمُوْنَ

هُمْ مبتدأ حالتِ رفعی میں ہے مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آتا۔

مُعَلِّمُوْنَ خبر ہے اس لیے حالتِ رفعی میں ہے جمع مذکر سالم کو حالتِ رفعی میں "ـُـوْنَ" لگاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۵)

4۔ هُمْ مُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ

هُمْ مبتدأ حالتِ رفعی میں ہے۔

مُعَلِّمُوْا خبر ہے، اس لیے حالتِ رفعی میں ہے۔ دراصل مُعَلِّمُوْنَ ہے مگر مضاف ہونے کی وجہ سے نون گرادیا گیا۔ (دیکھو سبق: ۱۱۔۱)

اَلْمَدْرَسَةِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

5۔ يَدَا بِنْتِ الْحَسَنِ نَظِيْفَتَانِ وَ رِجْلَاهَا وَ سِخْتَانِ

يَدَا مبتدأ ہے اس لیے حالت رفعی میں ہے۔ دراصل يَدَانِ ہے مضاف ہونے کی وجہ سے تثنیہ کا نون گرادیا گیا ہے۔

بِنْتِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔ پھر وہ مضاف بھی ہے اس لیے اس کی تنوین گرادی گئی ہے کیوں کہ مضاف پر نہ تو تنوین آتی ہے نہ اَلْ آتا ہے۔ (دیکھو سبق ۷۔۴)

اَلْحَسَنِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

نَظِيْفَتَانِ خبر ہے اس لیے حالتِ رفعی میں ہے، تثنیہ ہے اس لیے اس میں رفع کی علامت "ـــَـانِ" لگائی گئی ہے۔

وَ حرفِ عطف ہے۔ حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

رِجْلَا مبتدأ ہے اس لیے حالت رفعی میں ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون گرادیا گیا ہے۔

هَا ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اسے حالتِ جر میں کہا جائے گا۔

وَ سِخْتَانِ خبر ہے اس لیے حالتِ رفعی میں ہے۔

6۔ اِنَّ النِّسَآءَ الصّٰلِحَاتِ مُعَلِّمٰتٌ فِيْ مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ

اِنَّ حرف ہے اس کا کوئی اعراب نہیں۔

النِّسَآءَ مبتدأ ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے نصف دیا گیا ہے۔ (دیکھو سبق ۶۔۹)

الصّٰلِحٰتِ صفت ہے النِّسَآءَ کی، اس لیے وہ بھی منصوب ہے مگر جمع مؤنث سالم کو حالتِ نصبی میں جر (زیر) دیا جاتا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۶)

مُعَلِّمٰتٌ خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔ فِيْ حرفِ جار اس کا کوئی اعراب نہیں۔ مَدْرَسَةِ مجرور ہے۔ اَلْبَنَاتِ مضاف الیہ ہے۔ اس لیے مجرور ہے۔

7۔ هٰذَا فَرَسُ غُلَامِ ابْنِ الْوَزِيْرِ

هٰذَا مبتدأ ہے حالتِ رفعی میں۔ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے اس لیے وہ ہر حالت میں یکساں رہتا ہے۔

فَرَسُ خبر ہے اس لیے مرفوع ہے مگر مضاف ہونے کی وجہ سے اس پر تنوین آئی ہے نہ لامِ تعریف۔ غُلَامِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔ پھر یہ مضاف بھی ہے اس لیے اس پر بھی نہ تنوین آئی، نہ اَلْ ۔

ابْنِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔ پھر یہ مضاف بھی ہے اس لیے اس پر بھی اَلْ یا تنوین نہیں ہے۔ اَلْوَزِيْرِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔ یہ کسی کی طرف مضاف نہیں ہے اس لیے اس پر لام تعریف آیا ہے۔ اَلْ نہ آتا تو تنوین آتی۔

8۔ وَلَدُ الْمَرْأَةِ الْعَاقِلَةِ قَآئِمٌ

وَلَدُ مبتدأ ہے اس لیے مرفوع ہے مگر مضاف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آ سکتی۔ اَلْمَرْأَةِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

اَلْعَاقِلَةِ صف ہے اَلْمَرْأَةِ کی اس لیے وہ بھی مجرور ہے۔ قَآئِمٌ خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔

9۔ اِبْنُ الْمَرْأَةِ الْعَاقِلُ جَالِسٌ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ

ابْنُ مبتدأ ہے اس لیے مرفوع ہے۔ وہ مضاف بھی ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔

اَلْمَرْأَةِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔ اَلْعَاقِلُ صفت ہے ابْنُ کی، اس لیے وہ بھی مرفوع ہے۔ جَالِسٌ خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔

أَمَامَ منصوب ہے کیوں کہ ایسے اسموں پر اکثر زبر ہی آیا کرتا ہے۔

اَلْمُعَلِّمِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

10۔ بِنْتُ الرَّجُلِ الصّٰلِحَةُ جَمِيْلَةٌ

بِنْتُ مبتدأ ہے اس لیے مرفوع ہے پھر مضاف بھی ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَلرَّجُلِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

اَلصّٰلِحَةُ صفت ہے مبتدأ کی اس لیے وہ بھی مرفوع ہے۔ جَمِيْلَةٌ خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔

11۔ أَرَأَيْتَ الْأَسَدَ الْكَبِيْرَ فِيْ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ؟

أَ۔ حرفِ استفہام ہے اس کا کوئی اعراب نہیں۔ رَأَيْتَ فعل ماضی واحد مذکر مخاطب۔ فعل ماضی مبنی

ہوتا ہے اس لیے اس کا کوئی اعراب نہیں۔ الْأَسَدَ مفعول ہے اس لیے منصوب ہے۔
اَلْكَبِيْرَ صفت ہے مفعول کی اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔ فِيْ حرف جار ہے اس کا کوئی اعراب نہیں۔ حَدِيْقَةِ مجرور ہے حرف جار کی وجہ سے۔ اَلْحَيَوَانَاتِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

12۔ هَلْ هُوَ قَاضٍ عَادِلٌ؟

هَلْ حرفِ استفہام ہے۔ حرف کا کوئی اعراب نہیں۔
هُوَ مبتدأ۔ حالتِ رفعی میں، مگر اسم ضمیر بنی ہے اس کا کوئی اعراب نہیں۔
قَاضٍ خبر ہے اس لیے حالتِ رفعی میں ہے، لیکن وہ اسم منقوص ہے حالتِ رفعی و جری میں اس پر کوئی ظاہری اعراب نہیں آ سکتا۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۹)
عَادِلٌ صفت ہے خبر کی اس لیے مرفوع ہے۔

13۔ أَرَأَيْتَ الْقَاضِيَ الْعَادِلَ؟

أَ حرفِ استفہام رَأَيْتَ فعل ماضی بنی ہے۔
اَلْقَاضِيَ مفعول ہے اس لیے منصوب ہے۔ الْعَادِلَ منصوب ہے کیوں کہ مفعول کی صفت ہے۔

14۔ هَلْ ذَهَبَ الْقَاضِي الْعَادِلُ رَاكِبًا عَلَى النَّاقَةِ؟

هَلْ حرفِ استفہام ذَهَبَ فعل ماضی بنی۔
اَلْقَاضِيْ حالتِ رفعی میں ہے کیوں کہ فاعل ہے مگر اسم منقوص کو حالتِ رفعی میں ظاہری اعراب نہیں آتا۔ الْعَادِلُ مرفوع ہے کیوں کہ فاعل کی صفت ہے۔
رَاكِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۲) عَلٰى حرفِ جار۔
النَّاقَةِ مجرور ہے حرفِ جار کی وجہ سے۔

15۔ ضَرَبَ أَبُوْ خَالِدٍ أَبَا حَامِدٍ

ضَرَبَ فعل ماضی بنی۔ أَبُوْ فاعل ہے اس لیے حالتِ رفعی میں ہے۔ أَبٌ کا رفع حالتِ اضافت میں واو سے آتا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱۔۲)
خَالِدٍ مجرور ہے کیوں کہ مضاف الیہ ہے۔
أَبَا مفعول ہے اس لیے حالتِ نصبی میں ہے۔ أَبٌ کا نصب حالتِ اضافت میں الف سے آتا ہے۔ حَامِدٍ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

16۔ عُثْمَانُ رَأَی زَیْنَبَ عِنْدَ فَاطِمَةَ

عُثْمَانُ مبتدا ہے اس لیے حالتِ رفعی میں ہے۔ یہ اسم غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آتی۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۷)

رَأَی فعل ماضی مبنی ہے۔ اس میں فاعل کی ضمیر پوشیدہ ہے۔

زَیْنَبَ مفعول ہے اس لیے حالتِ نصبی میں ہے۔ یہ بھی غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آتی۔

عِنْدَ اسم ظرف کہلاتا ہے اس پر اکثر زبر آیا کرتا ہے یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔

فَاطِمَةَ مضاف الیہ ہے اس لیے حالتِ جری میں ہے۔ یہ بھی اسم غیر منصرف ہے۔ جسے حالتِ جری میں زبر دیا جاتا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۷)

17۔ یَا عَبْدَ الْکَرِیْمِ ! هَلْ رَأَیْتَ مُعَلِّمِیْ مَدْرَسَتِنَا؟

یَا حرفِ ندا مبنی۔ عَبْدَ منادیٰ مضاف ہے اس لیے اس کو زبر دیا گیا۔ (دیکھو سبق ۱۱۔۵)

اَلْکَرِیْمِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

هَلْ حرفِ استفہام۔ رَأَیْتَ ماضی ہے مبنی۔

مُعَلِّمِیْ (دراصل مُعَلِّمِیْنَ) مفعول ہے حالتِ نصبی میں۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گرا دیا گیا ہے۔ مَدْرَسَةِ مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے پھر وہ مضاف بھی ہے۔

نَا ضمیر مجرور متصل مبنی، مضاف الیہ ہے۔

اردو سے عربی

۱۔ هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ! اِسْمِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
۲۔ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ! هَلْ هٰذَا کِتَابُكَ؟	لَا، هٰذَا کِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ
۳۔ هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ الذَّهَبِ؟	لَا، عِنْدِیْ سَاعَةٌ مِّنَ الْفِضَّةِ
٤۔ هَلْ هُوَ أَخُوْكَ الْکَبِیْرُ؟	نَعَمْ! هُوَ أَخِیَ الْکَبِیْرُ
٥۔ هَلْ هٰذَا بَیْتُ ابْنِ الْوَزِیْرِ؟	لَا، هُوَ بَیْتُ ابْنِ الْمَلِكِ
٦۔ هَلْ یَدَا أَخِیْكَ الصَّغِیْرِ نَظِیْفَتَانِ؟	نَعَمْ، بَلْ رِجْلَاهُ وَسِخَتَانِ
۷۔ هَلْ رَأَیْتَ أَخَا حَامِدٍ؟	نَعَمْ، أَخُوْ حَامِدٍ وَلَدٌ طَیِّبٌ
۸۔ هَلْ رَأَیْتَ أُخْتَیْ حَامِدٍ؟	نَعَمْ، أُخْتَاهُ جَالِسَتَانِ عِنْدَ أُمِّیْ

۹۔ هَلْ مُعَلِّمُوْكُمْ جَالِسُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ نَعَمْ! مُعَلِّمُوْنَا جَالِسُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ

الدرس الثاني عشر

مشق نمبر ۱۱۔ عربی سے اردو

۱۔ یہی میرا مقصد ہے۔ ۲۔ یہ ایک خوبصورت عورت ہے۔

۳۔ یہ دونوں مرد بھائی بھائی ہیں۔ ۴۔ وہ اشخاص بھائی بھائی ہیں۔

۵۔ اس لڑکے کی کتاب صاف ہے اور اسی طرح اس کا چہرہ۔

۶۔ لڑکے کی یہ کتاب میلی ہے۔ ۷۔ اس لڑکی کا نام زینب ہے۔

۸۔ وہ مناظر اچھے ہیں۔ ۹۔ یہ دونوں ہاتھ صاف ہیں۔

۱۰۔ یہ تیرا بھائی ہے یا وہ؟ ۱۱۔ وہ میرا چچا ہے اور یہ میرے چچا کا بیٹا ہے [میرا چچیرا بھائی ہے]

۱۲۔ یہ شخص میرا ماموں ہے اور وہ عورت میری خالہ ہے اور یہ میری پھوپھی ہے۔

۱۳۔ اس لڑکی کی صورت بُری نہیں ہے۔

۱۴۔ میری وہ دونوں بہنیں اُستانی کے سامنے کھڑی ہیں۔

۱۵۔ یہ امرود بہت ہی میٹھا ہے اور اس طرح یہ انجیر۔

۱۶۔ وہ مکانات اُن دو شخصوں کے ہیں۔ ۱۷۔ تیرے اِن دونوں ہاتھوں میں سرخی ہے۔

۱۸۔ وہ کتاب ہے اُس میں کوئی شک نہیں ہے، ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے۔

۱۹۔ وہ لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے۔ اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

۲۰۔ کہا گیا: کیا ایسا ہی ہے تیرا تخت؟ ۲۱۔ اس [عورت] نے کہا: گویا کہ وہ وہی ہے۔

۲۲۔ بے شک ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

۲۳۔ تو یہ دونوں [چیزیں] دو دلیلیں ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون کی جانب۔

۲۴۔ اس نے کہا: تیرے رب نے ایسا ہی کہا ہے۔

اردو سے عربی

۱۔ هٰذَا الطَّبِيْبُ عَالِمٌ ۲۔ صَدِيْقِيْ هٰذَا غَنِيٌّ

۳۔ أُوْلٰئِكَ الْأَصْدِقَاءُ أَغْنِيَاءُ ۴۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا سَخِيٌّ

۵۔ هٰذَانِ أَخَوَانِ ۶۔ تِلْكَ النَّاقَةُ حَسَنَةٌ

۷۔ هٰذَا الْوَلَدُ الْحَسَنُ صَحِيْحٌ ۸۔ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هَلْ هٰذَا ابْنُكَ؟

۹۔ أُولٰئِكَ الْأَوْلَادُ وَاقِفُوْنَ أَمَامَ أَبِيْهِمْ ۱۰۔ هٰذَا رَجُلٌ صَالِحٌ وَ ذَالِكَ فَاسِقٌ

۱۱۔ تِلْكَ الْاِبْنَةُ صَالِحَةٌ وَ كَذٰلِكَ أُمُّهَا

الدرس الثالث عشر

مشق نمبر ۱۲ (الف)

۱۔ یہ کیا ہے؟ یہ پنسل ہے۔

۲۔ اور وہ کیا ہے؟ وہ سیاہی کا قلم ہے۔

۳۔ یہ کیا ہے؟ یہ دوات ہے۔

۴۔ اور دوات میں کیا ہے؟ دوات میں سیاہی ہے۔

۵۔ یہ دو شخص کون ہیں؟ یہ دونوں میرا چچا اور میرا ماموں ہیں۔

۶۔ اور اُن دونوں کے درمیان وہ لڑکی کون ہے؟ وہ میری چھوٹی بہن زبیدہ ہے۔

۷۔ تیرے پیچھے کون شخص بیٹھا ہے؟ وہ میرا بڑا بھائی حامد ہے۔

۸۔ وہ اشخاص کون ہیں؟ وہ مدرسہ کے اساتذہ ہیں۔

۹۔ وہ عورتیں کون ہیں؟ وہ لڑکیوں کے مدرسہ میں اُستانیاں ہیں۔

۱۰۔ تیرا چھوٹا بھائی کہاں ہے؟ وہ مدرسے گیا۔

۱۱۔ کب گیا؟ وہ دو گھنٹہ پیشتر گیا۔

۱۲۔ یہ کتاب کس کی ہے؟ یہ تو میری کتاب ہے۔

۱۳۔ تیرا پروردگار کون ہے؟ اللہ میرا پروردگار ہے۔

۱۴۔ تیرا نبی کون ہے؟ محمد ﷺ رسولِ خدا میرے نبی ہیں۔

۱۵۔ تیرا دین کیا ہے؟ اسلام میرا دین ہے۔

مشق نمبر ۱۲ (ب)

۱۔ اے لڑکے! تیرا نام کیا ہے؟ جناب! میرا نام عبداللہ ہے۔

۲۔ عبداللہ! تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟ ان کا نام احمد بن محمد ہے۔

۳۔ تم کہاں کے [باشندے] ہو؟ — ہم مکہ کے باشندے ہیں۔

۴۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ — ہم ہندوستان جا رہے ہیں۔

۵۔ تمہارا حال کیسا ہے؟ — الحمد للہ! ہم خیریت سے ہیں۔

۶۔ خالد! تمہارے کتنے لڑکے ہیں؟ — جناب! میرے پانچ لڑکے ہیں۔

۷۔ مدرسہ میں کتنی لڑکیاں حاضر ہیں؟ — جناب! آج پچاس لڑکیاں مدرسہ میں حاضر ہیں۔

۸۔ تیرے بھائی بہنیں کتنے ہیں؟ — میری دو بہنیں اور ایک بھائی ہے۔

۹۔ یہ فربہ گائے کتنے کی ہے؟ — یہ گائے بیس روپے کی ہے۔

۱۰۔ تو یہاں کیوں بیٹھا ہے؟ — میں ایک ضروری کام کے لیے بیٹھا ہوں۔

۱۱۔ اے موسیٰ! وہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ — وہ میری لاٹھی ہے۔

۱۲۔ اُس [زکریا علیہ السلام] نے کہا: یہ تیرے پاس کہاں سے [آیا]؟

اُس [مریم رضی اللہ عنہا] نے کہا: وہ اللہ کے پاس سے [آیا] ہے۔

۱۳۔ آج کے دن ملک [حکومت] کس کے لیے ہے؟ — ایک زبردست اللہ کے لیے ہے۔

۱۴۔ اللہ کی مدد کب [آئے گی]؟ — سنو! اللہ کی مدد قریب ہے۔

مشق نمبر ۱۲ (ج)

ذیل کے سوالات کے ایک یا دو جواب یہاں لکھے جاتے ہیں، تم اُن کی جگہ اور جوابات لکھ سکتے ہو۔

۱۔ مَا هٰذَا؟ — هٰذَا كِتَابٌ يا قَلَمٌ

۲۔ مَا هٰذِهِ؟ — هٰذِهِ دَوَاةٌ يا بَقَرَةٌ

۳۔ مَا ذَاكَ؟ — ذَاكَ قَلَمٌ يا تُفَّاحٌ

٤۔ مَا تِلْكَ؟ — تِلْكَ دَوَاةٌ يا سَاعَةٌ

٥۔ مَنْ هٰذَا؟ — هٰذَا أَخِيْ يا أَبِيْ

٦۔ مَنْ هٰذَانِ؟ — هٰذَانِ أَخَوَانِ يا رَجُلَانِ عَالِمَانِ

۷۔ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ — هٰؤُلَاءِ إِخْوَانِيْ يا أَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ

۸۔ أَيْشَ اسْمُكَ؟ — اِسْمِيْ أَحْمَدُ يا اور کچھ

۹۔ أَيْنَ أَخُوْكَ يَا أَحْمَدُ؟ — أَخِيْ فِي الْبَيْتِ يا اور کچھ

١٠۔ مَا اسْمُ أَخِيْكَ؟ — اِسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یا اور کچھ

١١۔ مَنْ ضَرَبَ أَخَاكَ؟ — ضَرَبَهٗ أَبِیْ یا اور کچھ

١٢۔ مَنْ ضَرَبَ أَخِيْ؟ — ضَرَبَهُ الْأُسْتَاذُ یا اور کچھ

١٣۔ كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ؟ — لِيْ ثَلَاثَةُ إِخْوَانٍ یا اور کچھ

١٤۔ بِنْتُ مَنْ هٰذِهٖ؟ — هٰذِهٖ بِنْتُ مَحْمُوْدٍ یا اور کچھ

١٥۔ أَيْنَ أَبُوْهَا؟ — أَبُوْهَا فِي الْبَيْتِ یا عَلَى الدُّكَّانِ

١٦۔ أَرَأَيْتَ أَبَاهَا؟ — نَعَمْ، رَأَيْتُ أَبَاهَا یا مَا رَأَيْتُ أَبَاهَا

١٧۔ أَرَأَيْتَ بَيْتَ أَبِيْهَا؟ — لَا ! مَا رَأَيْتُ بَيْتَ أَبِيْهَا یا اور کچھ

١٨۔ أَيَّةُ النِّسَآءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ أُمِّكَ؟ — هِيَ عَمَّتِيْ یا اور کچھ

١٩۔ كَيْفَ هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ أَمْ صَعْبٌ؟ هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ جِدًّا يَا سَيِّدِيْ

٢٠۔ مَتٰى ذَهَبَ أَبُوْكَ إِلٰى بَمْبَآئِيْ؟ — هُوَ ذَهَبَ أَمْسِ (گذشتہ کل) یا اَلْيَوْم

اردو سے عربی

١۔ مَنْ أَنْتَ؟ — أَنَا حَامِدٌ يَا سَيِّدِيْ

٢۔ مَا اسْمُ أَبِيْكَ؟ — اِسْمُ أَبِيْ حَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ

٣۔ كَمْ وَلَدًا لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ كَمْ بِنْتًا لَهٗ؟ لَهٗ اِبْنٌ وَ بِنْتَانِ

٤۔ أَيَّةُ مَرْأَةٍ قَآئِمَةٌ أَمَامَكَ؟ — هِيَ زَوْجَةُ أَخِيْ

٥۔ مَا هِيَ يَدِهَا؟ — فِيْ يَدِهَا ثِيَابٌ

٦۔ كَمْ رَجُلًا قَآئِمٌ هُنَاكَ — خَمْسَةُ رِجَالٍ قَآئِمُوْنَ هُنَاكَ

٧۔ كَمْ وَلَدًا حَاضِرٌ اَلْيَوْمَ؟ — يَا سَيِّدِيْ! ثَلَاثُوْنَ وَلَدًا حَاضِرٌ اَلْيَوْمَ

٨۔ يَا مَحْمُوْدُ! لِمَ قَآئِمٌ أَنْتَ هَاهُنَا؟ — أَنَا قَآئِمٌ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ

٩۔ بِكَمْ هٰذَا الْكِتَابُ؟ — هٰذَا الْكِتَابُ بِخَمْسِ رُبِيَّاتٍ

١٠۔ كَمْ أَخًا لَكَ يَا خَالِدُ؟ — لِيْ أَخَوَانِ يَا سَيِّدِيْ

١١۔ لِمَنْ هٰذَا الْكَلْبُ الصَّغِيْرُ؟ — هٰذَا كَلْبُ خَالِيْ

١٢۔ أَيْنَ ذَاهِبُوْنَ أَنْتُمُ الْآنَ؟ — نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

١٣۔ مَتٰى ذَهَبَ أَخُوْكَ؟ — هُوَ ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَةٍ

سوالات نمبر ۷۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

۱۔ لِمَنْ هٰذِهِ النَّاقَةُ الْفَارِهَةُ وَ مَنْ رَاكِبٌ عَلَيْهَا؟

۲۔ هَلْ هُوَ عَمُّكَ؟

۳۔ وَ أَيَّةُ مَرْأَةٍ قَائِمَةٌ عِنْدَ بَابِ دَارِكَ وَ لِمَاذَا؟

٤۔ وَ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهَا؟ هَلْ هُوَ وَلَدُهَا الْكَبِيْرُ؟

٥۔ كَمْ لَكَ مِنَ النَّاقَاتِ يَا صَالِحُ ، وَ كَمْ لَكَ مِنَ الْبَقَرَاتِ؟

٦۔ كَمْ شَاةً عِنْدَكَ يَا حَامِدُ، وَ كَمْ بَقَرَةً؟

٧۔ هَلْ أَرْسَلَ مَحْمُوْدٌ مَكْتُوْبًا إِلٰى أَبِيْهِ؟

٨۔ نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ ، كَمْ مَكْتُوْبٍ أَرْسَلَ مَحْمُوْدٌ إِلٰى أَبِيْهِ لٰكِنْ مَا جَآءَ جَوَابٌ مِّنْ عِنْدِهٖ

مرقومہ بالا عبارت کا ترجمہ

۱۔ یہ سبک رفتار اونٹنی کس کی ہے اور اس پر کون سوار ہے؟

۲۔ کیا وہ تمہارا چچا ہے؟

۳۔ اور کون سی عورت تمہارے دروازے کے پاس کھڑی ہے اور کیوں؟

۴۔ اور اس کے دائیں کون ہے؟ کیا وہ اس کا بڑا لڑکا ہے؟

۵۔ اے صالح! تمہاری کتنی اونٹنیاں اور کتنی گائیں ہیں؟

۶۔ اے حامد! تمہارے پاس کتنی بکریاں اور کتنی گائیں ہیں؟

۷۔ کیا محمود نے اپنے باپ کو خط بھیجا؟

۸۔ جی ہاں جناب! محمود نے اپنے باپ کو کئی خط بھیجے لیکن اس کے پاس سے کوئی جواب نہیں آیا۔

الدرس الرابع عشر

مشق نمبر ۱۴ (الف)

ماضی معروف	ماضی مجہول
اُس نے (یا رشید نے) قرآن پڑھا۔	وہ (یا قرآن) پڑھا گیا۔
رشید نے قرآن پڑھا۔	قرآن پڑھا گیا۔

اُن دونوں نے (یا دو مردوں نے) ایک کتاب پڑھی	وہ دونوں (یا دو مرد) طلب کیے گئے۔
انھوں نے (یا مردوں نے قرآن پڑھا)	وہ سب (یا مرد لوگ) طلب کیے گئے۔
اُس نے (یا ایک لڑکی نے) ایک خط لکھا۔	وہ (یا ایک لڑکی) طلب کی گئی۔
اُن دونوں نے (یا دو لڑکیوں نے) دو خط لکھے۔	وہ دونوں (یا دو لڑکیاں) بلائی گئیں۔
انھوں نے (یا لڑکیوں نے) خطوط لکھے۔	وہ سب (یا لڑکیاں) بلائی گئیں۔
تو نے ایک سیب کھایا۔	تو لاہور بھیجا گیا۔
تم دونوں نے ایک انار کھایا۔	تم دونوں کراچی بھیجے گئے۔
تم سب نے ایک تربوز کھایا	تم سب مکہ بھیجے گئے۔
تو (مؤنث) نے علم طلب کیا۔	تو (مؤنث) مدرسے بھیجی گئی۔
تم دونوں (مؤنث) نے علم طلب کیا	تم دونوں (مؤنث) گھر بھیجی گئیں۔
تم سب (مؤنث) نے علم طلب کیا۔	تم سب (مؤنث) شفا خانے بھیجی گئیں۔
میں (مذکر و مؤنث) نے پانی پیا۔	میں (مذکر و مؤنث) دہلی بھیجا گیا یا بھیجی گئی
ہم (مذکر، مؤنث، تثنیہ و جمع) نے دودھ پیا۔	ہم (مذکر، مؤنث، تثنیہ و جمع) کلکتہ بھیجے گئے۔

مشق نمبر ۱۴ (ب)

۱۔ اے رشید! کیا تو نے قرآن پڑھا؟	ہاں جناب! میں نے اس کا ایک پارہ پڑھا۔
۲۔ کیا تو نے اپنے باپ کو خط لکھا؟	جی ہاں! میں نے کل رات کو لکھا۔
۳۔ سورج کب نکلا؟	اب تک سورج نہیں نکلا۔
۴۔ کیا چاند غروب ہوا؟	ہاں! چاند ایک گھنٹہ پیشتر غروب ہوا۔
۵۔ اے مریم! آج تو نے کیا کھایا؟	جناب! میں نے دودھ کے ساتھ روٹی کھائی۔
۶۔ تیرا باپ کہاں بھیجا گیا؟	میرا باپ الٰہ آباد بھیجا گیا۔
۷۔ گھر میں کون داخل ہوا؟	وہ میری ماں گھر میں داخل ہوئی۔

۸۔ اور کون اُس [گھر] سے نکلا؟	وہ میرے دونوں بھائی گھر سے نکلے۔
۹۔ تیرے دونوں بھائیوں کو کس نے مارا؟	اُن دونوں کو میری ماں نے مارا۔
۱۰۔ کیا مدرسہ کا دروازہ کھولا گیا؟	نہیں! اب تک نہیں کھولا گیا۔
۱۱۔ محمد اور رشید کیوں خوش ہوئے؟	اس لیے کہ وہ دونوں امتحان میں کامیاب ہوئے
۱۲۔ سالانہ امتحان میں کتنے لڑکے کامیاب ہوئے؟	اس سال پچاس لڑکے کامیاب ہوئے۔
۱۳۔ کیا تم نے ہماری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی۔
۱۴۔ تم نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	کیوں کہ تمہاری زبان ہندوستانی ہے۔
۱۵۔ تجھے کچہری میں کیوں بلایا گیا؟	مجھے گواہی کے لیے بلایا گیا۔
۱۶۔ بہن! تجھے شفا خانے کیوں بھیجا گیا؟	مجھے نرسنگ (بیماروں کی خدمت) کے لیے بھیجا گیا۔

مشق نمبر ۱۳ (ج)

۱۔ کئی ایک چھوٹی سی جماعتیں بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ گئی ہیں۔

۲۔ جس نے کسی ایک جان [انسان] کو بغیر کسی جان [انسان کے معاوضہ کے] یا بغیر کسی فساد کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا۔

۳۔ انھوں نے کتنے ہی باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور [کتنے ہی] شان دار مقامات چھوڑے۔

۴۔ مردوں کے لیے [بھی] ایک حصہ ہے ان چیزوں [مال و دولت] میں سے جو ماں باپ اور خویش و اقارب نے چھوڑی ہیں اور عورتوں کے لیے [بھی] ایک حصہ ہے ان چیزوں [مال و دولت] میں سے جو ماں باپ اور خویش و اقارب نے چھوڑی ہیں۔

۵۔ پس جس نے اس میں سے پیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۶۔ تو ان میں سے تھوڑوں کے سوا [باقی سب نے] اس میں پیا۔

۷۔ تم پر روزے فرض کر دیے گئے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے۔

۸۔ اور جس وقت زندہ دفنائی [لڑکی] لڑکی پوچھی جائے گی کہ وہ کس گناہ کے سبب قتل کی گئی؟

اردو سے عربی

١۔ هَلْ أَكَلَ حَامِدُنِ الطَّعَامَ؟	لَا ! مَا أَكَلَ حَامِدُنِ الطَّعَامَ إِلَى الْآنَ
٢۔ هَلْ شَرِبْتَ الْمَآءَ؟	نَعَمْ! أَكَلْتُ الطَّعَامَ وَ شَرِبْتُ الْمَآءَ
٣۔ مَا ذَا أَكَلْتَ الْيَوْمَ؟	أَكَلْتُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ
٤۔ هَلْ ذَهَبَتْ أُخْتُكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟	نَعَمْ! هِيَ ذَهَبَتْ قَبْلَ سَاعَةٍ
٥۔ مَتَى طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	اَلْآنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ
٦۔ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ؟	هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ
٧۔ مَنْ هُوَ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ؟	هُوَ أَخِي الصَّغِيْرُ
٨۔ هَلْ فَهِمْتُنَّ كَلَامِيْ؟	لَا ! مَا فَهِمْنَا كَلَامَكُمْ
٩۔ لِمَ مَا فَهِمْتُنَّ كَلَامِيْ؟	لِأَنَّ لِسَانَكُمْ عَرَبِيٌّ
١٠۔ هَلْ قُتِلَ أَسَدٌ يَا خَالِدُ؟	نَعَمْ! قُتِلَ أَسَدٌ كَبِيْرٌ
١١۔ مَنْ قَتَلَ الْأَسَدَ؟	أَنَا قَتَلْتُ الْأَسَدَ يَا سَيِّدِيْ
١٢۔ أَيْنَ بُعِثَ خَادِمُكَ؟	هُوَ بُعِثَ إِلَى السُّوْقِ

الدرس الخامس عشر

مشق نمبر ۱۴ (الف)

ا۔ کیا تو عربی زبان سمجھتا ہے؟	ہاں! کچھ کچھ سمجھتا ہوں۔
۲۔ یہ کتاب کون لکھتا ہے؟	وہ میری بہن مریم لکھتی ہے۔
۳۔ ماشاء اللہ! وہ خوب لکھتی ہے اور تو نہیں لکھتا ہے؟	جناب! میں نہیں لکھتا کیوں کہ میرے ہاتھ میں درد ہے۔
۴۔ احمد! تم کہاں جا رہے ہو؟	میں بازار جا رہا ہوں۔
۵۔ بازار سے کب لوٹو گے؟	ابھی ایک گھنٹے میں لوٹوں گا۔

۶۔ اے لڑکو! تم کون سی کتاب پڑھتے ہو؟	جناب! ہم تسہیل الادب پڑھتے ہیں۔
۷۔ کیا تم چائے پیتے ہو؟	ہم نہ چائے پیتے ہیں نہ کافی۔
۸۔ کیا تم آج حاکم کے پاس بھیجے گئے؟ [کیا تمھیں حاکم کے پاس آج بھیجا گیا؟]	نہیں! بلکہ ہم کل بعد ظہر بھیجے جائیں گے۔ [بلکہ ہمیں کل بعد ظہر بھیجا جائے گا]۔
۹۔ تمھیں بمبئی میں کس نے بلایا ہے؟	ہمیں ہمارے والد نے بمبئی بلایا ہے۔
۱۰۔ کیا تم جانتے ہو تمھیں اور تمہارے ماں باپ کو کس نے پیدا کیا؟	مجھے اور میرے والدین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔
۱۱۔ عائشہ! تو ہم سے کیا طلب کرتی ہے؟	میں تو صرف ایک [ایسی] کتاب طلب کرتی ہوں جو مجھے فائدہ پہنچائے۔
۱۲۔ کیا تم نے کل ہم کو جامع مسجد میں دیکھا؟	نہیں، بخدا ہم نے تمھیں وہاں نہیں دیکھا۔
۱۳۔ کیا تم جنگ کی خبریں ریڈیو میں سنا کرتے ہو؟	ہاں! بخدا میں تو صبح شام سنا کرتا ہوں۔
۱۴۔ اور کیا تم اخبار پڑھا کرتے ہو؟	کیوں نہ پڑھوں، وہ تو بڑی ضروری بات ہے۔
۱۵۔ اس جنگِ عظیم کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	خدا کی پناہ اس کے شر سے۔ وہ تو اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے جس نے مشرق اور مغرب کو گرفت میں لے لیا ہے۔

مشق نمبر ۱۴ (ب)۔ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ اور اللہ ہی کے لیے عزت ہے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمانداروں کے لیے، لیکن منافقین نہیں جانتے۔

۲۔ میرے لیے میرا عمل اور تمہارے لیے تمہارا عمل اور میں جو کچھ کروں اُس سے تم بَری ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اُس سے میں بَری ہوں۔

۳۔ بے شک اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ [خود ہی] اپنے اوپر ظلم کیا کرتے ہیں۔

۴۔ کہہ دو [اے رسول]: میں اپنی ذات کے لیے نہ نقصان کا مالک ہوں نہ فائدے کا۔

۵۔ جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں صرف آگ کھا رہے ہیں [بھر رہے ہیں]

۶۔ مجھے کیا ہوا ہے جو اس ذات کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے؟

۷۔ تو کیا وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کس طرح وہ پیدا کیے گئے ہیں اور آسمان کی طرف [نہیں دیکھتے] وہ کس طرح بلند کیا گیا ہے؟

۸۔ [اے رسول] کہہ دو: اے کافرو! میں اس کو نہیں پوجتا ہوں جس کو تم پوجتے ہو اور نہ تم اُسے پوجنے والے ہو جسے میں پوجتا ہوں اور نہ میں اُس کو پوجتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

۹۔ وہ نہیں پوچھا جاتا اس چیز کی بابت جو وہ کرتا ہے اور وہ لوگ پوچھے جائیں گے [اس کی بابت جو وہ کرتے ہیں]

اردو سے عربی

١۔ مَا تَقْرَأُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا سَيِّدِيْ! أَنَا أَقْرَأُ كِتَابَ تَسْهِيْلِ الْأَدَبِ
٢۔ هَلْ تَعْرِفُ أَخِيْ؟	نَعَم! أَعْرِفُهُ
٣۔ هَلْ يُفْتَحُ بَابُ الْبُسْتَانِ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ لَا يُفْتَحُ بَابُ الْبُسْتَانِ
٤۔ أَيْنَ ذَهَبَ الْبَوَّابُ؟	لَا أَعْلَمُ أَيْنَ ذَهَبَ
٥۔ هَلْ تَذْهَبُ لِلتَّنَزُّهِ الْيَوْمَ؟	لَا يَا أَخِيْ! اَلْيَوْمَ أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
٦۔ هَلْ أَكَلَ مَحْمُوْدُ نِ الطَّعَامَ؟	إِلَى الْآنَ مَا أَكَلَ [بَلْ] سَيَأْكُلُ الْآنَ
٧۔ مَا تَعْبُدُوْنَ أَنْتُمْ؟	نَحْنُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ
٨۔ مَا ذَا تَطْلُبُوْنَ مِنَّا؟	إِنَّمَا نَحْنُ نَطْلُبُ كِتَابًا
٩۔ أَيَّ كِتَابٍ تَطْلُبُوْنَ مِنَّا؟	نَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابَ سِيْرَةِ النَّبِيِّ
١٠۔ هَلْ تَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ؟	نَحْنُ نَقْرَأُ جُزْئًا مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ۔

عربی خط کا ترجمہ

میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو ایک خط بھیجا اور اس میں لکھا:

برادرِ عزیز!

تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

تم سب بہت ہی خوش ہو گے جب معلوم کرو گے کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے کتاب تسہیل الادب کا پہلا حصہ تھوڑے ہی عرصے میں پڑھ لیا اور اب ہم کسی قدر عربی زبان سمجھنے لگے ہیں۔ اسی لیے آج میں عربی میں خط لکھ رہا ہوں اور ان شاء اللہ دو روز کے بعد ہم اس کتاب کا دوسرا حصہ شروع کریں گے۔

اے بھائی! تم یہ کتاب کیوں نہیں پڑھتے ؟ وہ تو بہت ہی آسان ہے۔ پرانے عربی مدارس میں جو کتابیں رائج ہیں اُن کی طرح مشکل نہیں ہے۔ ہم نے اسے پڑھا تو آسان پایا اور تم بھی جب یہ کتاب شروع کرو گے تو جان لو گے کہ عربی [ایسی] مشکل نہیں ہے جیسا کہ طالبین اسے خیال کرتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے عافیت اور فائدہ مند علم اور نیک عمل طلب کرتا ہوں۔ آمین۔

والسلام تمہارا خیر اندیش

عبدالرحمٰن

الجزء الثانی الجدید من کتاب تسهيل الأدب

(حصہ دوم جدید)

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ:

اَبْوَابُ الْفِعْلِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

1۔ ماضی اور مضارع کا بیان تو تم نے پہلے حصے کے چودھویں اور پندرھویں سبق میں پڑھ لیا ہے۔ بہت سے افعال بھی سلسلہ الفاظ نمبر 12 اور 13 میں یاد کر لیے۔ اُن سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ ثلاثی مجرد کے بعض مادّوں میں تو ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ (دیکھو سبق: 7-3) کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں مگر بعض مادّوں میں مختلف۔

جیسے فَتْحٌ (کھولنا، فتح کرنا) میں ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہے۔ کَرُمَ (بزرگ ہونا) میں ماضی کَرُمَ اور مضارع یَکْرُمُ ہے یعنی دونوں کا عین کلمہ مضموم ہے۔ حَسْبٌ (گمان کرنا) میں ماضی حَسِبَ اور مضارع یَحْسِبُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مکسور ہے۔

اب یہ بھی دیکھو ضَرْبٌ (مارنا) میں ماضی "ضَرَبَ" مَفْتُوْحُ الْعَيْن ہے تو مضارع "یَضْرِبُ" مَکْسُوْرُ الْعَيْن ہے۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) میں ماضی "نَصَرَ" مَفْتُوْحُ الْعَيْن ہے اور مضارع "یَنْصُرُ" مَضْمُوْمُ الْعَيْن ہے۔ سَمْعٌ (سننا) میں ماضی "سَمِعَ" مَکْسُوْرُ الْعَيْن ہے اور مضارع "یَسْمَعُ" مَفْتُوْحُ الْعَيْن ہے۔

2۔ پس ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے افعال ثلاثی مجرد کے چھ گروہ ہوئے۔ "صَرْف" کی اصطلاح میں ایک ایک گروہ کو ایک ایک باب کہا گیا ہے۔ یہ ابواب حسب ذیل ہیں۔

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	فَعَلَ ماضی مفتوح العین	یَفْعِلُ مضارع مکسور العین

اَلْبَابُ الثَّانِيْ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	فَعَلَ ماضی مفتوح العین — يَفْعُلُ مضارع مضموم العین
اَلْبَابُ الثَّالِثُ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	فَعِلَ ماضی مکسور العین — يَفْعَلُ مضارع مفتوح العین
اَلْبَابُ الرَّابِعُ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فَعَلَ يَفْعَلُ ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
اَلْبَابُ الْخَامِسُ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	فَعُلَ يَفْعُلُ ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
اَلْبَابُ السَّادِسُ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	فَعِلَ يَفْعِلُ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین

3۔ زیادہ تر افعال پہلے تین ابواب سے آیا کرتے ہیں۔ چوتھے باب سے ان سے کم، پانچویں باب سے اس سے کم اور چھٹے باب سے بہت ہی کم۔

4۔ کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت اس کے مطابق ہوگی۔ مثلاً کہا جائے: غَسَلَ (دھونا) باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کا ماضی مفتوح العین یعنی غَسَلَ ہے اور مضارع مکسور العین یعنی يَغْسِلُ ہے۔

تنبیہ: سبق 14 اور 15 کے سلسلہ الفاظ میں ماضی کے سامنے مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اب تم خود اُن پر ایک نظر ڈال کر سمجھ لو کہ کون سا فعل کس باب سے ہے۔

5۔ ہر ایک فعل ثلاثی مجرد کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس باب سے ہے تاکہ اُس کے ماضی اور مضارع اور امر وغیرہ کا تلفظ صحیح طور پر کیا جا سکے اس لیے لغت کی کتابوں میں ہر ایک مادّۂ فعل کے سامنے اس کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے وہ اس طرح کہ اگر باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کے سامنے (ض) لکھ دیتے ہیں اور باب نَصَرَ سے ہو تو (ن) اور باب سَمِعَ سے ہو تو (س)، باب فَتَحَ سے ہو تو (ف)، باب كَرُمَ سے ہو تو (ک) اور باب حَسِبَ سے ہو تو (ح) لکھ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی آئندہ سے سلسلۂ الفاظ میں اسی طرح لکھا کریں گے۔

لغت کی جدید کتابوں میں ماضی لکھ کر ایک چھوٹی سی لکیر پر مضارع کے عین کلمہ کی حرکت لکھ دیا کرتے ہیں: غَسَلَ ـِـ نَصَرَ، ـُـ، فَرِحَ ـَـ

سلسلہ الفاظ نمبر (14)

حَصَلَ (ن)	حاصل ہونا	رَجَعَ (ض)	لوٹنا، واپس آنا
رَزَقَ (ن)	دینا	رَقَدَ (ن)	سونا
سَكَنَ (ن)	رہنا	شَكَرَ (ن)	شکر کرنا
آمِيْن	ایسا ہی ہو	صَدَقَ (ن)	سچ کہنا
قَرُبَ (ک)	نزدیک ہونا	لَعِبَ (س)	کھیلنا
مَرِضَ (س)	نزدیک ہونا	هَزَمَ (ض)	شکست دینا
أَمَّا	لیکن	بَرِيْطَانِيَّةُ	برطانیہ
حَظٌّ	حصہ، نصیب	دَارَيْنِ (دَارٌ کا تثنیہ ہے)	دونوں جہان
ذُو (دیکھو حصہ اوّل سبق: 11)	صاحب، والا	سَعَادَةٌ	نیک بختی، کامیابی
سَعِيْدٌ (جمع: سُعَدَآءُ)	نیک بخت	ظَنٌّ	گمان
عَشَآءٌ	شام کا کھانا	غَدَآءٌ	دوپہر کا کھانا
فُطُوْرٌ	ناشتہ	فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ	ان دنوں، آج کل
كَسْلَانُ (جمع: كُسَالٰى)	سست	مَجِيْدٌ	بزرگی والا
مُخَرِّبَةٌ	برباد کرنے والی	مَكْتَبَةٌ	کتب خانہ، لائبریری
نَحْوَ	جیسا، تقریباً	نِصْفٌ	(آدھا)
يَابَانُ (مؤنث ہے)	جاپان		

مشق نمبر (15)

تنبیہ: مندرجہ ذیل مشق میں افعال کے عین کلمہ کو اعراب نہیں لگایا گیا ہے۔ تم ان کے ابواب کے مطابق اعراب لگا کر پڑھو۔

تنبیہ: حصہ اوّل سبق نمبر: 2 کی تنبیہ: 5 پھر ایک بار دیکھ لو۔

سلسلہ الفاظ نمبر (14)

1۔ كَمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ تَقْرءُ كُلَّ يَوْمٍ يَاخَلِيْلُ؟	كُلَّ يَوْمٍ أَقْرءُ جُزْئًا مِنْهُ لٰكِنِ الْيَوْمَ مَا قَرَئْتُ اِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ۔
2۔ لِمَاذَا؟	لِأَنِّيْ (کیونکہ میں) مَا كَتَبْتُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرِسَةِ فِي الَّيْلِ فَجَلَسْتُ اَكْتُبُ صَبَاحًا۔
3۔ هَلْ حَصَلَتْ لَكَ الْيَوْمَ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! كُلَّ يَوْمٍ تَحْصُلُ لِيْ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ۔
4۔ فَاَنْتَ ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَاللّٰهِ يَا خَلِيْلُ۔	اَشْكُرُكَ يَا سَيِّدِيْ عَلٰى حُسْنِ ظَنِّكَ! أَمَّا جَمَاعَةُ الْفَجْرِ فَلَيْسَ بِأَمْرٍ كَبِيْرٍ اِلَّا عَلَى الْكُسَالَى الَّذِيْنَ يَرْقُدُوْنَ فِي الْغَفْلَةِ
5۔ صَدَقْتَ يَا وَلَدِيْ ، لٰكِنْ لَيْسَ هٰذَا اِلَّا نَصِيْبُ السُّعَدَآءِ، رَزَقَكَ اللّٰهُ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ	اٰمِيْن! وَ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَاتِ سَيِّدِيْ۔
6۔ يَا خَلِيْلُ! مَتٰى تَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟	أَنَا أَذْهَبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ۔
7۔ وَ مَتٰى تَاكُلُوْنَ الْغَدَآءَ ؟	نَحْنُ نَاْكُلُ الْغَدَآءَ قَبْلَ الظُّهْرِ۔
8۔ اَلْمَدْرَسَةُ قَرِيْبَةٌ اَمْ بَعِيْدَةٌ ؟	بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ نَحْوَ نِصْفِ مِيْلٍ۔
9۔ هَلْ تَشْرَبُ الشَّايَ عِنْدَنَا؟	عَلَى الرَّاسِ وَالْعَيْنِ، لٰكِنْ يَا سَيِّدِيْ! اَنَا شَرِبْتُ الشَّايَ صَبَاحًا وَ لَا أَشْرِبُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا (کبھی بھی، ہمیشہ)
10۔ مَنْ هٰذَا الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ مَعَكَ؟	هٰذَا وَلَدٌ يَسْكُنُ أَبَوَاهُ فِيْ جَارِنَا
11۔ لَيْسَ هُوَ بِنَظِيْفٍ، أَلَا يُغْسلُ وَجْهَهٗ	اَلْيَوْمَ مَرِضَتْ أُمُّهٗ فَمَا غَسَلَتْ وَجْهَهٗ
12۔ هَلْ تَلْعَبُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ؟	نَعَمْ نَلْعَبُ كُلَّ يَوْمٍ فِي الْمِيْدَانِ
13۔ مَتٰى تَرْجِعُ مِنْ مَيْدَانِ اللَّعِبِ ؟	أَنَا اَرْجِعُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ
14۔ فَمَا ذَا تَفْعَلُ؟	بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ نَاْكُلُ الْعَشَآءَ وَنَسْمَعُ أَخْبَارَ الْعَالَمِ فِى الرَّادِيُوْ۔

15۔ مَا ذَا سَمِعْتَ الْبَارِحَةَ؟	يَا سَيِّدِيْ! سَمِعْتُ خَبَرًا مُدْهِشًا۔
16۔ وَمَا ذَاكَ؟	سَمِعْتُ أَنَّ الْيَابَانَ قَدْ هَزَمَتِ الْبِرْطَانِيَةَ وَالْأَمْرِيكَةَ فِيْ مَلَايَا وَ بَرْمَا وَ قَدْ قَرُبَتِ الْآنَ مِنَ الْهِنْدِ۔
17۔ صَدَقْتَ يَا عَزِيْزِيْ! هٰكَذَا جَآءَتِ الْأَخْبَارُ فِي الْجَرَآئِدِ اَيْضًا	حَفِظَنَا اللّٰهُ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْمُخْرِبَةِ۔

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ اے لڑکو! تم ہر روز قرآن مجید میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھا کرتے ہیں لیکن آج ہم نے آدھا پارہ پڑھا۔
2۔ کیا تم نے مدرسہ کے اسباق رات میں نہیں یاد کیے؟	نہیں! بلکہ ہم نے صبح میں یاد کیے
3۔ لڑکو! تم مدرسے کب جاتے ہو؟	ہم ان دنوں ناشتہ کے بعد مدرسے جاتے ہیں۔
4۔ کیا مدرسہ تمہارے مکانوں سے دور ہے؟	جی ہاں' مدرسہ ہمارے مکانوں سے تقریباً ایک میل دور ہے۔
5۔ تم مدرسے سے کب لوٹتے ہو؟	ہم ظہر سے کچھ پہلے مدرسے سے لوٹتے ہیں۔
6۔ کیا تمھیں ظہر کی نماز جماعت سے مل جاتی ہے؟	جی ہاں! الحمد للہ ان دنوں ظہر کی نماز اور عصر کی نماز جماعت سے مل جاتی ہے۔
7۔ وہ کیسے؟	کیونکہ آج مدرسہ صرف (اِنّما) صبح کو کھولا جاتا ہے۔
8۔ پھر ظہر کے بعد تم [illegible]	ایک گھنٹہ ہم سو جاتے ہیں۔
9۔ احمد! تم عصر کے بعد کیا [illegible]	جناب! میں تفریح کے لیے باغ میں جاتا ہوں۔
10۔ کیا تم ہر روز اخبار پڑھتے ہو؟	[illegible] میں ہر روز لائبریری میں اخبارات پڑھتا ہوں۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ اللَّازِمُ وَالْمُتَعَدِّيْ
وَ الْفِعْلُ الْمَعْرُوْفُ وَالْمَجْهُوْلُ

1۔تم اردو قواعد میں پڑھ چکے ہو کہ فعل دو قسم کا ہوتا ہے:

(۱) لازم: جو صرف فاعل سے مل کر پوری بات بن جائے، جیسے: کَرُمَ زَیْدٌ (زید بزرگ ہوا)، یعنی فعل لازم میں مفعول نہیں آتا۔

(۲) متعدی: جو فاعل اور مفعول سے ملے بغیر پوری بات نہ بنے، جیسے: أَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)

2۔اکثر متعدی افعال میں تو ایک ہی مفعول کی ضرورت پڑتی ہے لیکن بعض افعال ایسے بھی ہیں جن میں دو مفعول کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً جب کہ جائے حَسِبَ زَيْدٌ بَكْرًا (زید نے بکر کو گمان کیا) تو بات ادھوری رہ جاتی ہے کہ بکر کو کیا گمان کیا؟ جب کہیں گے غَنِيًّا (یعنی تونگر) تو بات پوری ہو جاتی ہے۔اسی طرح عَلِمَ حَامِدٌ خَالِدًا صَالِحًا (حامد نے خالد کو نیک جانا) ایسے فعلوں کو "اَلْمُتَعَدِّيْ إِلٰى مَفْعُوْلَيْنِ" یعنی متعدی بہ دو مفعول کہتے ہیں۔

3۔متعدی کی اور دو قسمیں ہیں:

(۱) فعل معروف یا معلوم: جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: ضَرَبَ حَامِدٌ خَالِدًا (حامد نے خالد کو مارا) اس مثال میں ضَرَبَ کا فاعل معلوم ہوا۔

(۲) فعل مجہول (نامعلوم): جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل کا ذکر نہ ہو، جیسے: ضُرِبَ خَالِدٌ (خالد مارا گیا) اس مثال میں فاعل کا ذکر ہی نہیں اس لیے ضُرِبَ فعل مجہول ہے۔

4۔وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے اسے "نَائِبُ الْفَاعِلِ" (فاعل کا جانشین) کہتے ہیں وہ فاعل کی طرح مرفوع ہوا کرتا ہے، جیسے: ضُرِبَ خَالِدٌ میں خَالِدٌ اس جگہ خالد درحقیقت مفعول ہے اس لیے منصوب ہونا چاہیے تھا لیکن فعل مجہول میں اسے فاعل کی جگہ مل گئی ہے اس لیے رفع دیا گیا ہے۔

تنبیہ 1: نائب الفاعل کو "مَفْعُوْلُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ" (اُس کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو) بھی کہتے ہیں۔

5۔ جن فعلوں کے مفعول دو ہوتے ہیں ان کے نائب الفاعل بھی دو ہوں گے۔ لیکن دونوں مرفوع نہیں ہوتے بلکہ دوسرے کو منصوب پڑھتے ہیں، جیسے: عُلِمَ خَالِدٌ صَالِحًا (خالد کو نیک جانا گیا)

تنبیہ2: ماضی معروف اور مضارع معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ حصہ اوّل سبق 14 اور 15 میں لکھا گیا ہے۔

6۔ فعل لازم عام طور پر معروف ہی مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی اس کے بعد کسی اسم پر "حرفِ جر" لگانے سے اس میں متعدی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کا مجہول آ سکتا ہے، جیسے: ذَهَبَ خَالِدٌ بِزَيْدٍ (خالد زید کو لے گیا) یہاں ذَهَبَ متعدی بن گیا ہے۔ اس کا مجہول ہو گا ذُهِبَ بِزَيْدٍ (زید کو لے جایا گیا) اسی طرح جَآءَ حَامِدٌ بِكِتَابٍ (حامد نے ایک کتاب لائی) اس کا مجہول ہو گا۔ جِيْءَ بِكِتَابٍ (ایک کتاب لائی گئی)

تنبیہ3: جَآءَ (آنا) اگرچہ لازم ہے مگر بظاہر متعدی کی طرح بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، جیسے: جَآءَنِيْ مَكْتُوْبٌ (مجھے ایک خط آیا) جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ (تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا) کبھی اس کے بعد "اِلٰى" آتا ہے، جَآءَ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ (تیرے پاس ایک خط آیا)

دَخَلَ (داخل ہونا) لازم ہے۔ اس کے بعد کوئی اسم ظرف یعنی "جگہ" یا "وقت" کا نام ہی آئے گا۔ مگر عموماً "فِيْ" لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی، جیسے: دَخَلَ زَيْدُ نِ الْمَسْجِدَ صَبَاحًا (زید مسجد میں صبح کو داخل ہوا) اس میں مَسْجِد اور صَبَاح کو "مفعول فیہ" کہتے ہیں۔ جو جگہ یا وقت کا نام ہوا کرتا ہے۔ اور وہ منصوب ہوتا ہے اس کی تفصیل چوتھے حصے میں پڑھو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر (15)

أُرُزٌّ	چاول	اَلْحَدِيْقَةُ الْمَلِكِيَّةُ	شاہی باغ
جَانِبٌ	ایک طرف	سَمَكٌ	مچھلی
طَاوِلَةٌ	میز	عَرَبَةٌ	گاڑی
عَسْكَرِيٌّ	لشکری، سپاہی	لَمَّا	جب
مُحَارَبَةٌ	لڑائی	نَهَضَ (ف)	اُٹھ جانا
رَكِبَ (س)	سوار ہونا	صَدْرٌ (جمع صُدُوْرٌ)	سینہ، دل

طِفْلٌ (الف) بچہ عَرَبَجِيٌّ گاڑیبان

فَارِسِيَّةٌ فارسی زبان لِيْبِيَا شمالی افریقہ کا ایک ملک

نَاسٌ لوگ

وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ مدرسہ کے کام یا اسباق

مشق نمبر 16 (الف)

ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف بناؤ۔

تنبیہ 4: معروف کو مجہول بنانا ہو تو فاعل کو حذف کر کے اس کی جگہ مفعول کو رکھو اور اسے رفع دو (یا کوئی اور علامتِ رفع حسب موقع لگا دو) ضَرَبَ حَامِدٌ كَلْبًا سے ضُرِبَ كَلْبٌ (کتا مارا گیا) أَكَلَتْ مَرْيَمُ خُبْزَيْنِ سے أُكِلَ خُبْزَانِ

اور مجہول کو معروف بنانا ہو تو اس کے ساتھ کوئی فاعل لگاؤ اور نائب الفاعل کو مفعول بنا کر نصب (یا اور کوئی علامتِ نصب) لگا دو: قُتِلَ سَارِقٌ سے قَتَلَ رَجُلٌ سَارِقًا یا قَتَلْتُ سَارِقًا وغیرہ۔

1۔ شَرِبَ الطِّفْلُ لَبَنًا۔
2۔ طَلَبَ أَخُوْ حَامِدٍ أَبَاكَ
3۔ أَكَلْنَا الْيَوْمَ السَّمَكَ وَالْأَرُزَّ۔
4۔ أَرْسَلَ أَبُوْ حَامِدٍ أَخَاهُ إِلٰى مِصْرَ
5۔ هَلْ تَفْهَمُ أُخْتُكَ الْفَارِسِيَّةَ ؟
6۔ قَتَلَ عَسْكَرِيٌّ أَبَاهُ فِي مُحَارَبَةِ سِنْغَافُوْرَ۔
7۔ فُتِحَ سَدٌّ كَبِيْرٌ
8۔ طُلِبَ أَبُوْكَ فِي الدِّيْوَانِ
9۔ هَلْ فُتِحَ بَابَا الْمَدْرَسَةِ ؟
10۔ نَعَمْ ! فَتَحَ الْبَوَّابُ بَابَيِ الْمَدْرَسَةِ
11۔ قُتِلَ أَبُوْ هٰذَا الْوَلَدِ فِي مُحَارَبَةِ لِيْبِيَا۔
12۔ هَلْ يُفْهَمُ اللِّسَانُ الْهِنْدِيُّ فِيْ مَكَّةَ ؟
13۔ بُعِثَ أَخُوْهُ إِلٰى حَيْدَرْ آبَاد
14۔ سَيُهْزَمُ الْكُفَّارُ
15۔ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ۔
16۔ حَسِبْتُ أَخَاكَ صَالِحًا۔

مشق نمبر 16 (ب)

1۔ جَآءَ الْعَرَبَجِيُّ بِالْعَرَبَةِ ، هَلْ تَرْكَبُ الْعَرَبَةَ وَ تَذْهَبُ إِلَى الْحَدِيْقَةِ الْمَلِكِيَّةِ؟

2۔ جَآءَنِيْ مَكْتُوْبٌ مِنْ دِهْلِيْ أَرْسَلَهٗ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ۔

3۔ لَمَّا دَخَلْتُ حُجْرَتَكَ، رَأَيْتُ أَخَاكَ الصَّغِيْرَ جَالِسًا عَلَى الْكُرْسِيِّ أَمَامَ الطَّاوِلَةِ يَكْتُبُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ ، فَجَلَسْتُ بِجَانِبٍ عَلٰى كُرْسِيٍّ، وَ جَآءَ لِيْ بِالْقَهْوَةِ۔

4۔ دَخَلْنَا عَلٰى اَمِيْرِ الْبَلْدَةِ فِيْ قَصْرِهٖ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ، فَوَجَدْنَاهُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ ۔ فَنَهَضَ قَآئِمًا عَلَى الْأَقْدَامِ ، وَ طَلَبَنَا عَلَى الطَّعَامِ ، لٰكِنْ مَا اَكَلْنَا ، ثُمَّ جِيْءَ لَنَا بِالشَّايِ فَشَرِبْنَاهُ۔

5۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ۔

6۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو مارا۔ 2۔ میں نے حامد کے بھائی کو بلایا۔

3۔ میری بہن نے مچھلی اور چاول کھائے۔ 4۔ احمد نے محمود کو نیک گمان کیا۔

5۔ اس لڑکی کا بھائی جاپان کی لڑائی میں مارا گیا۔ 6۔ میرے باپ نے مجھے حیدر آباد بھیجا۔

7۔ کیا بمبئی میں عربی زبان سمجھی جاتی ہے؟

8۔ میرے پاس میرے بھائی کی طرف سے ایک خط آیا۔

9۔ میں کل اس کا جواب لکھوں گا۔

اعراب لگاؤ

ذیل میں ہر جملہ پورا ہے۔ ہر جملے میں غور کر کے فعل معروف اور مجہول پہچانو اور اس کے مطابق اعراب لگاؤ۔

1۔ قتل أسد شاة۔ 2۔ قتلت شاة۔

3۔ شرب رشيد القهوة۔ 4۔ شربت القهوة۔

5۔ الله يعلم ما في صدوركم 6۔ حسب زيد رشيدا غنيّا

7۔ حسب رشيد غنيّا۔ 8۔ طلبت أخاك

9۔ طلب أخوك۔ 10۔ بعثت غلامي الى السوق۔

11۔ بعثت الى السوق 12۔ هل أنت تقرأ هذا الكتاب في المدرسة ؟

13۔ هل يقرأ هذا الكتاب في المدرسة؟ 14۔ هو يسئل و لا يسئل ۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَر

فاعل کے لحاظ سے فعل میں تغیرات

1۔ جب فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے تو ہمیشہ واحد ہی رہے گا، فاعل خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع، البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق آیا کرے گا۔

كَتَبَ الْمُعَلِّمُ	كَتَبَ الْمُعَلِّمَان	كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ
كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ	كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَان	كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ

لیکن فاعل اگر جمع مکسر "غیر عاقل" ہو، خواہ مذکر خواہ مؤنث، دونوں صورتوں میں فعل عموماً واحد مؤنث ہوا کرتا ہے، جیسے: جَآءَتِ الْجِمَالُ (اونٹ آئے)، ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹنیاں گئیں)

تنبیہ 1: جِمَالٌ جمع مکسر ہے جَمَلٌ کی اور نُوْقٌ جمع مکسر ہے نَاقَةٌ کی۔

اور اگر فاعل جمع مکسر "عاقل" ہو خواہ مذکر خواہ مؤنث، تو فعل کو مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی جیسے:

قَالَ الرِّجَالُ یا قَالَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا)

قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ (عورتوں نے کہا)

اسی طرح فاعل جب کہ "اسم جمع" (دیکھو اصطلاحات 21) یا "مؤنث غیر حقیقی" ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے:

حَضَرَ الْقَوْمُ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ طَلَعَ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

2۔ جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل باہم مطابق ہوں گے جیسے:

اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ (معلّم نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ

اَلْمُعَلِّمَان كَتَبَا (دو معلموں نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَتَان كَتَبَتَا

اَلْمُعَلِّمُوْنَ كَتَبُوْا (بہت معلموں نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَاتُ كَتَبْنَ

اسی طرح حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَ ذَهَبُوْا (معلمین آئے اور گئے) دیکھو اس مثال میں دو فعل ہیں۔ پہلا واحد اور دوسرا جمع، لفظ اَلْمُعَلِّمُوْنَ دونوں کا فاعل ہے جو پہلے فعل کے بعد اور دوسرے سے

قبل واقع ہے اسی وجہ سے پہلا فعل واحد رکھا گیا ہے اور دوسرے کو جمع کر دیا گیا ہے۔

تنبیہ 2: اس مسئلہ کو یوں بھی سمجھ لو کہ جملے میں فاعل جب اپنے فعل سے پہلے آئے تو عربی قواعد (گرامر) میں اسے فاعل کہتے ہی نہیں بلکہ مبتدأ کہتے ہیں اور فعل کو اس کی خبر۔ یہ مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ بن جاتا ہے، فعلیہ نہیں رہتا۔

اسی کی ترکیب اس طرح کرتے ہیں: «اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ» میں « اَلْمُعَلِّمُ» مبتدأ، «كَتَبَ» فعل، اس میں ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہ اس کا فاعل، فعل اپنے پوشیدہ فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدأ (اَلْمُعَلِّمُ) کی، اب مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو گیا۔

تم چھٹے سبق میں پڑھ چکے ہو کہ وحدت وجمع اور تذکیر و تانیث میں خبر کو اپنے مبتدأ کے مطابق ہونا چاہیے اس لیے ایسے جملوں میں فعل (جو کہ خبر ہے) اپنے ظاہری فاعل کے (جو مبتدأ ہے) مطابق ہوتا ہے، مگر جب ایسا مبتدأ بھی غیر عاقل کی جمع ہو تو جملہ اسمیہ کے عام قاعدے کے مطابق فعل واحد مؤنث ہی آئے گا، جیسے: اَلْأَشْجَارُ نَبَتَتْ (درخت اُگے)

امید ہے کہ اب تم ایسے جملوں میں فعل و فاعل کی مطابقت کی وجہ اچھی طرح سمجھ گئے ہو گے، آئندہ مشق خوب غور سے پڑھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر 16

بَذَلَ (ن)	خرچ کرنا	قَدِمَ (س)	آنا
زَرَعَ	بونا	قَصَّ (=قَصَصَ)	واقعہ بیان کرنا
سَئَلَ	پوچھنا، مانگنا	قَصَدَ (ن)	ارادہ کرنا، رخ کرنا
شَكَرَ	شکر کرنا	مَنَحَ (ف)	عطاء کرنا
طَلَعَ	چڑھنا، طلوع ہونا	وَجَدَ (يَجِدُ)	پانا
أَبَوَانِ	ماں باپ	طِبٌّ	ڈاکٹری کا علم
أَلْفٌ	ہزار	طِبَابَةٌ	ڈاکٹری کا پیشہ
إِعَانَةٌ	مدد	فَاكِهَةٌ	(جمع: فَوَاكِه) میوہ جات
جَائِزَةٌ	انعام	عُضْوٌ (جمع: أَعْضَاءٌ)	بدن کا ایک جوڑ،

حَالًا	اُسی وقت	کسی جماعت کا رکن	
دَخْلٌ	آمدنی	فَائِقَةٌ	اونچے درجے کے
رُؤْيَةٌ	دیدار، ملاقات	قُدُوْمٌ (مصدر ہے)	آنا، آمد
شِتَآءٌ	سردی کا موسم	قَرْيَةٌ (جمع: قُرًى)	گاؤں
شَهَادَةٌ	سند، گواہی	مَسْكَنٌ (جمع: مَسَاكِنُ)	مکان، رہنے کا مقام
صَيْفٌ	گرمی کا موسم	وَفْدٌ (جمع: وُفُوْدٌ)	ڈیپوٹیشن

مشق نمبر 17 (الف)

تنبیہ 3: قابلِ توجہ الفاظ سرخ کر دیے گئے ہیں۔ آئندہ سبقوں میں ایسا ہی کیا جائے گا۔

تنبیہ 4: ذیل کی مشق میں غور کرو کہ فعل جب فاعل سے پہلے آتا ہے تو واحد ہی کا صیغہ رہتا ہے اور جب اس کے بعد آتا ہے تو فعل و فاعل باہم موافق ہوتے ہیں۔

1۔ طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ فِي الصَّيْفِ ثُمَّ نَزَلُوْا فِي الشِّتَآءِ وَ دَخَلُوْا مَسَاكِنَهُمْ۔

2۔ قَصَدَ الشَّامَ اَحْمَدُ وَ خَادِمُهُ فَدَخَلَاهَا وَ وَجَدَا أَهْلَهَا مِنَ الشُّرَفَآءِ۔

3۔ نَجَحَ الْاَوْلَادُ فِي الْاِمْتِحَانِ وَ مُنِحُوْا جَآئِزَةً۔

4۔ نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فِي عِلْمِ الطِّبِّ، وَ حَصَلَتَا الشَّهَادَةَ الْفَائِقَةَ، فَفَرِحَ أَبَوَاهُمَا فَرَحًا شَدِيْدًا، وَ بَذَلَا اَمْوَالًا كَثِيْرَةً عَلَى الْفُقَرَآءِ مِنْ طَلَبَةِ الْعِلْمِ

5۔ جَآءَ رَجُلَانِ عِنْدِيْ صَبَاحًا، فَجَلَسَا وَ شَرِبَا الْقَهْوَةَ، ثُمَّ بَعْدَ الظُّهْرِ قَدِمَ وَفْدٌ فِيْهِ عَشَرَةُ رِجَالٍ مِنْ شُرَفَآءِ دِهْلِيْ وَ طَلَبُوْا مِنِّيْ إِعَانَةً لِلْمَدْرَسَةِ الطِّبِّيَّةِ، فَذَهَبْتُ بِهِمْ (دیکھو سبق: 17-6) اِلٰى صَدِيْقِيْ اَحْمَدَ أَمِيْرِ الْبَلْدَةِ، فَلَمَّا بَلَغْنَا عِنْدَ قَصْرِهِ، نَظَرَ اِلَيْنَا مِنَ الْغُرْفَةِ وَ نَزَلَ حَالًا، وَ ذَهَبَ بِنَا دَاخِلَ الْقَصْرِ (حویلی کے اندر)، وَ اَجْلَسَنَا عَلَى الْكَرَاسِيِّ الْمُزَيَّنَةِ، ثُمَّ جَآءَتْ خُدَّامُهُ بِالْفَوَاكِهِ، فَلَمَّا اَكَلْنَاهَا جَآءُوْا بِالشَّايِ وَالْقَهْوَةِ فَشَرِبْتُ الشَّايَ وَ شَرِبَ اَعْضَآءُ الْوَفْدِ الْقَهْوَةَ، ثُمَّ سَئَلَ الْاَمِيْرُ عَنْ سَبَبِ قُدُوْمِنَا فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَمَنَحَ لِلْمَدْرَسَةِ اَلْفَ رُبِيَّةٍ حَالًا وَ قَطَعَ لَهَا مَزْرَعَةً يَبْلُغُ دَخْلُهَا نَحْوَ اَلْفِ رُبِيَّةٍ سَنَوِيًّا فَشَكَرْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ شُكْرًا كَثِيْرًا وَ رَجَعْنَا اِلٰى دِهْلِيْ۔

مشق نمبر 17 (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

1۔ .... رَجُلَانِ وَ جَلَسَا ....

2۔ قَرَآءَ .... وَ خَلِيْلٌ دَرْسَهُمَا ثُمَّ .... اِلَى الْبَيْتِ

3۔ جَآءَتِ النِّسَآءُ وَ .... عَلَى الْفَرْشِ۔

4۔ اَلْبِنْتُ يَقْرَءْنَ ....

5۔ .... يَقْرَءُوْنَ .... نَافِعًا۔

6۔ اِخْوَانِيْ .... اللَّحْمَ وَالْخُبْزَ۔

7۔ أَخَوَاتُ اَحْمَدَ .... اِلَى الْمَدْرَسَةِ۔

8۔ .... اَلْمُعَلِّمٰتُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَ .... عَلَى الكَرَاسِيِّ

9۔ مَتٰى .... أُخْتُكَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟

10۔ هَلْ .... مَعَنَا اِلٰى .... بَعْدَ الْعَصْرِ ؟

11۔ مَتٰى .... الْأُمَرَآءُ الْجَبَلَ وَ مَتٰى .... مِنَ الْجَبَلِ؟

12۔ هَلْ إِخْوَانُكَ .... مِنَ الدَّارِ اَمْ أَخَوَاتُكَ .... مِنْهَا ؟

13۔ مَنْ .... الدَّارَ وَ مَنْ .... مِنْهَا ؟

14۔ كَمْ وَلَدًا .... فِي الْإِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ ؟

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ لڑکوں نے ناشتہ کھایا پھر مدرسے گئے۔

2۔ دو لڑکے ڈاکٹری کے امتحان میں کامیاب ہوئے تو انھیں سند اور انعام دیا گیا۔

3۔ کیا تمہاری بہنیں مدرسے گئیں؟

4۔ نہیں جناب! وہ اب تک نہیں گئیں ابھی دوپہر کا کھانا کھائیں گی پھر وہ مدرسے جائیں گی۔

5۔ میرے پاس ایک گاؤں سے تین شریف عورتیں (ثَلٰثُ نِسْوَةٍ كَرِيْمٰتٍ) آئیں اور مجھ سے لڑکیوں کے مدرسے کے لیے مدد طلب کی، میں نے ان کو پچاس روپے دیے پس انھوں نے میرا شکریہ ادا کیا اور اپنے گاؤں چلی گئیں۔

سوالات نمبر 9

1۔ افعال ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں؟
2۔ کسی فعل کا کسی باب سے ہونے کا مطلب کیا؟
3۔ کسی فعل کا باب پہچاننے سے کیا حاصل؟
4۔ ذیل کے افعال کون کون سے باب سے ہیں؟

رکِبَ	دخلَ	کتبَ	أکلَ
فهِمَ	نهضَ	بعثَ	ذهبَ
قربَ	شکرَ	حصلَ	

5۔ فعل لازم کیا اور متعدی کیا؟
6۔ اُوپر کے افعال میں کون سے لازم ہیں اور کون سے متعدی؟
7۔ فعل معروف اور مجہول کی تعریف کرو۔
8۔ جملے میں معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف کس طرح بنایا جائے؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔
9۔ فعل لازم سے مجہول کیوں نہیں بنایا جاتا؟
10۔ کیا کبھی لازم سے بھی کسی طریقہ سے مجہول آ سکتا ہے؟
11۔ جملے میں فاعل فعل کے بعد آئے تو فاعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت وجمع سے فعل پر کیا اثر ہوگا؟
12۔ اگر جملے میں فاعل فعل سے پہلے آجائے تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیر و تبدّل ہوگا؟

الدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

ماضی کی مختلف قسمیں

(۱) ماضی قریب:

1۔ ماضی پر لفظ "قَدْ" بڑھا دینے سے اکثر "ماضی قریب" کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے:

قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى السُّوقِ (زید بازار گیا ہے)

(۲) ماضی بعید:

2۔ لفظ "كَانَ" (وہ تھا) ماضی پر لگانے سے "ماضی بعید" بن جاتا ہے جیسے:

كَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)

(۳) ماضی استمراری

3۔ لفظ "كَانَ" مضارع پر لگانے سے "ماضی استمراری" ہو جاتا ہے جیسے:

كَانَ يَكْتُبُ أَحْمَدُ دُرُوسَهُ (احمد اپنے اسباق لکھتا تھا)

تنبیہ 1: "كَانَ" فعل ماضی ہے "كَوْنٌ" (ہونا) کا۔ اس کی گردان بھی اور فعل کی طرح ہوتی ہے جیسے: كَانَ، كَانَا، كَانُوْا، كَانَتْ، كَانَتَا، كُنَّ، كُنْتَ، كُنْتُمَا، كُنْتُمْ، كُنْتِ كُنْتُمَا، كُنْتُنَّ، كُنْتُ، كُنَّا۔

تنبیہ 2: ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ بنانا ہو وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لے کر کسی فعل کے ماضی یا مضارع کے اس صیغے پر لگاؤ، چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ لو گے۔

ماضی بعید کی گردان

دائیں سے بائیں		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	كَانَ كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	كَانَا كَتَبَا	كَانُوْا كَتَبُوْا
	مؤنث	كَانَتْ كَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا تھا)	كَانَتَا كَتَبَتَا	كُنَّ كَتَبْنَ

مخاطب	مذکر	كُنْتَ كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ
	مؤنث	كُنْتِ كَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ
متکلم	مذکر	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا
	مؤنث	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا

ماضی استمراری کی گردان

كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا)، كَانَا يَكْتُبَانِ، كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ ۔ كَانَتْ تَكْتُبُ (وہ لکھتی تھی)، كَانَتَا تَكْتُبَانِ، كُنَّ يَكْتُبْنَ اسی طرح آخر تک۔

تنبیہ 3: كَانَ کا مضارع يَكُوْنَ ہے اس کی گردان یوں ہوگی:

يَكُوْنُ، يَكُوْنَانِ، يَكُوْنُوْنَ ، تَكُوْنُ ، تَكُوْنَانِ ، يَكُنَّ ، تَكُوْنُ ، تَكُوْنَانِ، تَكُوْنُوْنَ، تَكُوْنِيْنَ، تَكُوْنَانِ، تَكُنَّ، اَكُوْنُ ، نَكُوْنُ

(4) ماضی شکیہ:

4۔ جس جملے میں فعل ماضی ہو اس پر لفظ "لَعَلَّ" (شاید) بڑھانے سے ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسے: لَعَلَّ زَيْدًا ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ (شاید زید مسجد گیا ہوگا)۔ ماضی پر لفظ "يَكُوْنُ" داخل کرنے سے بھی ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے: يَكُوْنُ زَيْدٌ ذَهَبَ (زید گیا ہوگا)

تنبیہ 4: "لَعَلَّ" فعل سے لگ کر نہیں آ سکتا اس کے بعد کوئی اسم آئے گا جو منصوب ہوگا۔ یا تو کوئی ضمیر آئے گی۔

(5) ماضی تمنی یا ماضی شرطیہ:

5۔ ماضی پر لفظ "لَوْ" (اگر، کاش) بڑھانے سے "ماضی شرطیہ" کے معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسے: لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)

تنبیه 5: لَحَصَدْتَ میں "لَ" کے معنی ہیں "ضرور"، "البتہ"۔ لَوْ کے جوابی جملے میں یہ لامِ تاکید لگانا پڑتا ہے۔ مگر کبھی نہیں بھی لگاتے ہیں۔

ماضی شرطیہ کے لیے بھی "لَوْ" کے بعد "کَانَ" یا اس کا کوئی صیغہ بھی بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ماضی بھی لاتے ہیں اور مضارع بھی، مگر معنی میں تھوڑا سا فرق ہو جاتا ہے، جیسے: لَوْ كُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو نے بویا ہوتا تو ضرور کاٹتا) لَوْ كُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ نَجَحْتَ (اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو کامیاب ہو جاتا)

«لَيْتَمَا» یا «لَيْتَ» بڑھانے سے ماضی تمنائی کے معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسے: لَيْتَمَا نَجَحْتَ (کاش کہ میں کامیاب ہوتا) لَيْتَ زَيْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)

تنبیه 6: لَعَلَّ کی طرح "لَيْتَ" بھی اس پر یا ضمیر پر داخل ہوا کرتا ہے اور اسم کو نصب دیتا ہے۔

6۔ یہ بھی یاد رکھو کہ "کَانَ" اور اس کے مشتقات اکثر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت خبر حالتِ نصبی میں ہوتی ہے، جیسے: كَانَ رَشِيْدٌ جَالِسًا (رشید بیٹھا تھا) كَانَتِ الْأَوْلَادُ قَائِمِيْنَ (لڑکے کھڑے تھے)

تنبیہ 7: تم نے کَانَ اور یَکُوْنُ کی گردانیں تو پڑھ لیں اس کی قیاس پر قَالَ اور یَقُوْلُ کی گردانیں کرلو، کیونکہ ان کی مدد سے زیادہ جملے بنا سکو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر 17

بَذَلَ الْجُهْدَ (ن)	کوشش کرنا	عَذَرَ (ض)	معذور رکھنا، درگذر کرنا
جَهِلَ (س)	نہ جاننا	عَذَلَ (ض)	ملامت کرنا
سَمَحَ (ف)	درگذر کرنا، اجازت دینا	عَقَلَ (ض)	سمجھنا
صَدَقَ (ن)	سچ بولنا	غَضِبَ (س)	غصہ ہونا
فَازَ (يَفُوْزُ، اس کی گردان کَانَ کے جیسی کرلو)	کامیاب ہونا، پالینا	نَقَصَ (ن)	کم کردینا
لَبِثَ (س)	قیام کرنا، ٹھیرنا	وَعَظَ (يَعِظُ)	نصیحت کرنا
أَزْهَرُ	مصر کا سب سے بڑا اور قدیمی مدرسہ	عَلِيْمٌ	بڑا جاننے والا

تُرَابٌ	مٹی	عَلَّامٌ	بہت بڑا جاننے والا
جُهْدٌ	کوشش	غُرْفَةٌ	بالا خانہ، کمرہ
حَقْلٌ	کھیت	غَيْبٌ	(جمع: غُيُوْبٌ) پوشیدہ بات
خَاتَمٌ	مہر، آخری	قُبَيْلَ	ذرا پہلے
سَعِيْرٌ	دہکتی آگ، دوزخ	كِتَابٌ حَفِيْظٌ	محفوظ رکھنے والی کتاب
صَاحِبٌ (جمع: اَصْحَابٌ)	ساتھی، والا	لَا بَأْسَ	کوئی اندیشہ نہیں
ضَيْفٌ (جمع: ضُيُوْفٌ)	مہمان	مَقَالَةٌ	بات
ضَاحِيَةٌ	شہر کا بیرونی حصہ	نَاجِحٌ	کامیاب

مشق نمبر 18 (الف)

1. هَلْ أَخُوْكَ فِي الْبَيْتِ؟	لَيْسَ اَخِيْ فِي الْبَيْتِ؟
2. وَ أَيْنَ أَبُوْكَ؟	هُوَ قَدْ خَرَجَ الْآنَ اِلَى الضَّاحِيَةِ لَعَلَّهٗ ذَهَبَ اِلَى الْحَقْلِ
3. أَيُّ دَرْسٍ قَرَأْتَ الْيَوْمَ؟	قَدْ قَرَأْتُ الدَّرْسَ التَّاسِعَ عَشَرَ وَ سَوْفَ أَقْرَاءُ الدَّرْسَ الْعِشْرُوْنَ غَدًا
4. يُوْسُفُ! مَا كُنْتَ تَقْرَءُ الْبَارِحَةَ؟	يَا سَيِّدِيْ! كُنْتُ أَقْرَءُ الْجَرِيْدَةَ
5. لِمَ كُنْتَ ذَهَبْتَ اِلٰى تِلْكَ الْقَرْيَةِ؟	هُنَاكَ حَدِيْقَةٌ لَنَا، فَذَهَبْتُ وَ رَأَيْتُ اَحْوَالَهَا
6. هَلْ كُنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيْنَا؟	نَعَمْ! كُنَّا نَنْظُرُ مِنَ الْغُرْفَةِ
7. يَا زَيْدُ! لِمَ غَضِبْتَ عَلٰى اُخْتِكَ الْمُعَلِّمَةُ؟	هِيَ مَا كَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا۔
8. هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟	يَا أَخِيْ! اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ، لٰكِنْ بِالْاَمْسِ مَا حَفِظْتُ، لِاَنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلًا فِيْ خِدْمَةِ الضُّيُوْفِ۔
9. مَنْ كَانَ الضَّيْفُ عِنْدَكُمْ؟	هٰؤُلَاءِ كَانُوْا مِنْ عُلَمَاءِ أَزْهَرَ
10. يٰلَيْتَنِيْ عَلِمْتُ بِهِمْ فَحَضَرْتُ	لَعَلَّهُمْ يَلْبَثُوْنَ عِنْدَنَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ۔

لِزِيَارَتِهِمْ ، كَمْ يَوْمًا يَلْبَثُوْنَ عِنْدَكُمْ؟	
11. لَوْ سَمِحَ اَبُوْكَ لَحَضَرْتُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ؟	لَا بَأْسَ ، يَا أَخِي ! اَبِي يَفْرَحُ بِرُؤْيَتِكَ فَاَنْتَ ابْنُ صَدِيْقِهٖ
12. يَا سَعِيدُ! هَلْ كَانَ أَخُوْكَ نَاجِحًا وَ فَازَ بِالشَّهَادَةِ؟	نَعَمْ ، هُوَ كَانَ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ وَ فَازَ بِالشَّهَادَةِ۔
13. هَلْ نَجَحْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ؟	يٰلَيْتَنِي نَجَحْتُ وَ فُزْتُ بِالشَّهَادَةِ۔
14. لَوْ بَذَلْتَ جُهْدَكَ لَنَجَحْتَ۔	صَدَقْتَ ، يَا سَيِّدِيْ

مشق نمبر 18 (ب)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

1۔ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ۔

2۔ مَا كُنَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا۔

3۔ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔

4۔ وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔

5۔ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔

6۔ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا۔

7۔ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔

8۔ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

9۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

ذیل میں خلیل نحوی کے دو شعر ہیں جو بڑے مزیدار اور قابلِ غور ہیں۔ علامہ خلیل جس وقت علم عروض کی ایجاد کر رہے تھے اور اشعار کو اوزان پر تول رہے تھے تو اُن کے لڑکے نے سمجھا کہ بے معنی بکواس کر رہا ہے اس لیے اس نے باپ کی دیوانگی کا شور اُٹھایا، اس وقت خلیل نے یہ جواب دیا:

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَآ اَقُوْلُ عَذَرْتَنِيْ	اَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا
لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِيْ فَعَذَلْتَنِيْ	وَ عَلِمْتُ اَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

تنبیہ: پہلے شعر کے آخر میں عَذَلْتُكَا دراصل عَذَلْتُكَ ہے اسی طرح دوسرے شعر میں عَذَرْتُكَا دراصل عَذَرْتُكَ ہے۔ شعر کے آخر میں آواز تاننے کے لیے ''الف'' یا ''واؤ'' یا ''ی'' بڑھانا جائز ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ میرا بھائی ابھی تفریح کے لیے باغ میں گیا ہے، شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئے گا۔

2۔ میں کل ایک گاؤں میں گیا تھا تو مجھے دیکھ رہا تھا؟

3۔ ہاں میں تجھے مسجد کے منارے (مَنَارَةٌ) سے دیکھ رہا تھا تو گھوڑے پر سوار تھا۔

4۔ ہم نے تمہارے چچا کو دیکھا وہ گذشتہ رات اخبار پڑھ رہے تھے۔

5۔ کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟

6۔ میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا۔

7۔ محمود اپنا سبق ہر روز یاد کیا کرتا تھا لیکن آج وہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا۔

8۔ اگر ہم کوشش کرتے تو ضرور سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاتے۔

9۔ کیا تم حیدر آباد میں چائے پیا کرتے تھے؟

10۔ میں بمبئی میں صبح شام چائے پیا کرتا تھا لیکن حیدر آباد میں چھوڑ دی۔

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ (الف):

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

1۔فعلوں میں مضارع ہی مُعْرَبْ (دیکھو سبق 10) ہے ماضی اور امر حاضر مبنی ہیں۔

تنبیہ(1) یاد رکھو اسم معرب کا اعراب رفع، نصب اور جرّ ہے اور فعل مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے یعنی اسم کے آخر میں جزم نہیں آتا اور فعل کے آخر میں جر نہیں آتا۔ ہاں کسی عارضی وجہ سے آجائے تو وہ اور بات ہے۔

2۔مضارع پر "لَمْ" داخل ہو تو آخر میں "جزم" پڑھا جاتا ہے اس لیے اس کو "حرفِ جازم" کہتے ہیں اور "لَنْ" داخل ہو تو آخر میں "نصب" پڑھا جاتا ہے اس لیے اس کو "حرف ناصب" (زبر دینے والا حرف) کہتے ہیں۔ حرف جازم وناصب کی وجہ سے ساتوں نون اعرابی بھی گرادیے جاتے ہیں۔ یہ تو لفظی تغیر تھا۔ معنی میں یہ تغیر ہوتا ہے کہ لَمْ کی وجہ سے مضارع ماضی منفی بن جاتا ہے، جیسے: لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) یہی معنی ہیں مَا فَعَلَ کے۔ اور لَنْ کی وجہ سے مضارع میں نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں نیز یہ کہ مضارع اس وقت زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے جیسے: لَنْ یَّفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)

اَلْمُضَارِعُ الْمَرْفُوْعُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ
یَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	لَنْ یَّفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)	لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا)
یَفْعَلَانِ (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	لَنْ یَّفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے)	لَمْ یَفْعَلَا (اُن دو مردوں نے نہیں کیا)
یَفْعَلُوْنَ	لَنْ یَّفْعَلُوْا (وہ بہت مرد ہرگز نہیں کریں گے)	لَمْ یَفْعَلُوْا (ان بہت مردوں نے نہیں کیا)
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)	لَمْ تَفْعَلْ (اس ایک عورت نے نہیں کیا)

تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
يَفْعَلْنَ	لَنْ يَّفْعَلْنَ	لَمْ يَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلُوْا
تَفْعَلِيْنَ	لَنْ تَفْعَلِيْ	لَمْ تَفْعَلِيْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ
اَفْعَلُ	لَنْ اَفْعَلَ	لَمْ اَفْعَلْ
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	لَمْ نَفْعَلْ

تنبیہ 2: يَكُوْنُ پر ''حروف ناصبہ'' داخل ہوں تو معمولی طور سے گردان ہو گی، لیکن ''حروف جازمہ'' داخل ہوں تو اس کی گردان یوں ہو گی: لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) لَمْ يَكُوْنَا، لَمْ يَكُوْنُوْا، لَمْ تَكُنْ، لَمْ تَكُوْنَا ، لَمْ يَكُنَّ، لَمْ تَكُنْ ، لَمْ تَكُوْنَا، لَمْ تَكُوْنُوْا، لَمْ تَكُوْنِيْ ،لَمْ تَكُوْنَا ، لَمْ تَكُنَّ، لَمْ اَكُنْ ، لَمْ نَكُنْ۔

اس طرح يَقُوْلُ سے لَمْ يَقُلْ (اس نے نہیں کہا) کی گردان کرلو۔

3۔ لَمْ کے سوا حروف جازمہ چار اور ہیں: لَمَّا (نہیں، اب تک نہیں) اِنْ (اگر) لام امر (لِـ) اور لائے نہی۔ مضارع پر ''لَمَّا'' داخل ہوتو لفظ اور معنی میں ''لَمْ'' کے مانند تغیر پیدا کر دیتا ہے، جیسے: لَمَّا يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا یا اب تک نہیں کیا)

اِنْ ''حرف شرط'' ہے اور شرط کے لیے ''جزا'' کی ضرورت ہوتی ہے جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہوں گے، جیسے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)

تنبیہ 3: کبھی ''اِنْ'' پر لام بڑھا کر ''لَئِنْ'' لکھا کرتے ہیں۔ معنی وہی رہتے ہیں۔ البتہ معنی میں کچھ زور پیدا ہو جاتا ہے۔ لامِ امر اور لام نہی کا بیان اکیسویں سبق میں ہوگا۔

4۔ حروفِ ناصبہ لَنْ کے سوا اور بھی ہیں جیسے: اَنْ (کہ) ، كَيْ یا لِكَيْ (تا کہ) ، اِذَنْ (تب)، لِـ (تا کہ۔ اسے لام كَيْ کہتے ہیں) لِئَلَّا = لِاَنْ لَا (تا کہ نہیں)، حَتّٰى (تا کہ، یہاں تک کہ)

أَمَرْتُهُ أَنْ يَذْهَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے) أَقْرَءُ كَيْ أَفْهَمَ (میں پڑھتا ہوں تا کہ سمجھوں) إِذَنْ تَنْجَحَ (تب تو تو کامیاب ہوگا) مَنَحْتُهُ كِتَابًا لِيَقْرَءَ (میں نے اسے ایک کتاب دی تا کہ وہ پڑھے)، یا لِئَلَّا يَجْهَلَ (تا کہ وہ نادان نہ رہے)، یا حَتّٰى يَفْرَحَ (تا کہ وہ خوش ہو)

تنبیہ 4: "إِنْ" اور "حَتّٰى" ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں مگر لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتے۔ ہاں "إِنْ" کی وجہ سے ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے: إِنْ قَرَأْتَ فَهِمْتَ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)

تنبیہ 5: "لِـ" اور "حَتّٰى" حروف جارّہ میں سے بھی ہیں جب کسی اسم پر داخل ہوں تو ان کی وجہ سے اسم کے آخر میں جر (زیر) پڑھا جائے گا، جیسے: لِزَيْدٍ (زید کے واسطے) حَتَّى الْمَسَآءِ (شام تک)

تنبیہ 6: حرف استفہام "أَ" کے بعد اور "إِنْ" کے بعد نفی کے لیے اکثر "لَمْ" کا استعمال ہوتا ہے جیسے: أَلَمْ تَعْلَمْ (کیا تو نے نہیں جانا) إِنْ لَمْ تَعْلَمْ (اگر تو نے نہیں جانا)

سلسلۂ الفاظ نمبر 18

أَذِنَ (س)	اجازت دینا	أَمَرَ (ن)	حکم کرنا۔
بَرِحَ (س)	ٹلنا، ہٹنا	طَرَقَ (ن)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَسَطَ (ن)	پھیلانا	قَرَعَ (ف)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَلَغَ (س)	پہنچنا	كَسِلَ (س)	سستی کرنا
حَزِنَ (س)	آزردہ ہونا	لَعِقَ (س)	چاٹنا
حَزَنَ (ن)	آزردہ کرنا	نَدِمَ (س)	شرمندہ ہونا
حَكَمَ (ن)	حکم کرنا، فیصلہ کرنا	نَفَعَ (ف)	فائدہ دینا
ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا	فَاتَّقُوْا	پس ڈرو تم، بچو تم
شَبِعَ (س)	سیر ہونا، پیٹ بھر جانا	فِرَاقٌ	جدائی
جَآئِعٌ	بھوکا	مَجْدٌ	بزرگی
سَبُعٌ (جمع: سِبَاعٌ) درندہ		مَرَامٌ	مقصد
صَبْرٌ (صبر، برداشت، ایلوہ جو کڑوی دوا ہے۔)		وَحْشٌ (جمع: وُحُوْشٌ) جنگلی جانور	

طَيْرٌ (جمع: طُيُوْرٌ)	پرندہ	وِفَاقٌ	موافقت، اتفاق
عِنَبٌ (الف)	انگور	وَهْلَةٌ	دفعہ، ہلّہ

مشق نمبر 19

1۔ لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ

2۔ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ۔ (حدیث)

3۔ لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ كَيْ يَنْفَعَكَ

4۔ كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا۔

5۔ اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ

6۔ إِنْ لَّمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ

7۔ إِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ

8۔ اَمَرْتُ خَادِمِيْ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰى اَرْجِعَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ۔

9۔ كُنَّا جَآئِعِيْنَ فَأَكَلْنَا الْعِنَبَ حَتّٰى شَبِعْنَا۔

10۔ إِنْ تَذْهَبْ اِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَآئِبَ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ الْوُحُوْشِ وَالسِّبَاعِ وَالطُّيُوْرِ۔

11۔ قَالَ يُوْسُفُ: اِنِّيْ بَذَلْتُ تَمَامَ جُهْدِيْ لِأَنْجَحَ۔ قُلْتُ لَهُ: اِذَنْ تَبْلُغَ مَرَامَكَ

12۔ إِنْ لَّمْ يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ۔

13۔ أَلَمْ تَقْرَأْ هٰذَا الْكِتَابَ لِتَفْهَمَ الْعَرَبِيَّ؟

14۔ لَا يَحْزُنُنِيْ أَنْ لَمْ اَبْلُغْ مَرَامِيْ فِيْ أَوَّلِ وَهْلَةٍ بَلْ لَنْ اَتْرُكَ السَّعْيَ حَتّٰى اَبْلُغَ اِلَيْهِ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

1۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ

2۔ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ

3۔ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً

4۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

5۔ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

6۔ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ

7۔ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

8۔ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا

9۔ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً ؟

10۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

11۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟

2۔ میں نے قرآن پڑھا لیکن اس کے معنی (مَعْنَاهُ) نہیں سمجھے۔

3۔ اے مریم! تو دودھ کیوں نہیں پیتی تا کہ تجھے فائدہ بخشے۔

4۔ میں آج ہرگز چائے نہیں پیوں گی۔

5۔ کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے؟

6۔ میری بہن دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی تو میں نے اُس کے لیے دروازہ کھول دیا تا کہ وہ آزردہ نہ ہو۔

7۔ میں نے امرود کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گیا۔

8۔ اگر کامیاب ہو گے تو تمھیں انعام ملے گا۔

9۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا تا کہ وہ اس کی پرستش کریں۔

10۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں تا کہ اس کو سمجھیں اور اُس پر (بِهٖ) عمل کریں۔

11۔ وہ لڑکی قرآن پڑھتی رہی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

12۔ اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا۔

13۔ وہ دونوں اپنی جگہ سے ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو۔

14۔ کیا تو مدرسہ میں کل حاضر نہیں تھا؟

15۔ کیا تم نے ریڈیو میں خبریں نہیں سنیں؟

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ (ب)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَ نُوْنِ التَّاکِیْدِ

1۔ کبھی مضارع پر لام "لَ" لگا کر آخر میں نو "نون مشدد" (جسے نونِ ثقیلہ کہتے ہیں) یا "نون ساکن" (جسے نونِ خفیفہ کہتے ہیں) بڑھایا جاتا ہے۔ اس لام اور نون سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس لیے ان کو لامِ تاکید و نونِ تاکید کہتے ہیں، جیسے: یَکْتُبُ سے لَیَکْتُبَنَّ یا لَیَکْتُبَنْ (وہ ضرور ضرور لکھے گا)

2۔ اس لام اور نون کی وجہ سے بھی مضارع میں تغیرات ہوتے ہیں جو تمھیں ذیل کی گردان سے معلوم ہوں گے۔ مقابلہ کے لیے سادہ مضارع کی گردان پہلے لکھی ہے:

اَلْمُضَارِعُ السَّاذِجُ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِیْلَةِ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِیْفَةِ	تغیرات
یَکْتُبُ	لَیَکْتُبَنَّ	لَیَکْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
یَکْتُبَانِ	لَیَکْتُبَانِّ	لَیَکْتُبُنْ	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے۔
یَکْتُبُوْنَ	لَیَکْتُبُنَّ	لَیَکْتُبُنْ	اس میں واوِ جمع اور نونِ اعرابی ساقط ہے
تَکْتُبُ	لَتَکْتُبَنَّ	لَتَکْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
تَکْتُبَانِ	لَتَکْتُبَانِّ	لَتَکْتُبُنْ	اس میں نون اعرابی ساقط ہے۔
یَکْتُبْنَ	لَیَکْتُبْنَانِّ	لَتَکْتُبَنْ	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے
تَکْتُبُ	لَتَکْتُبَنَّ	لَتَکْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
تَکْتُبَانِ	لَتَکْتُبَانِّ	//	اس میں نون اعرابی ساقط ہے۔
تَکْتُبُوْنَ	لَتَکْتُبُنَّ	لَتَکْتُبُنْ	اس میں واوِ جمع اور نون اعرابی ساقط ہے
تَکْتُبِیْنَ	لَتَکْتُبِنَّ	لَتَکْتُبِنْ	اس میں ی اور نونِ اعرابی ساقط ہے

تَكْتُبَان	لَتَكْتُبَان	لَتَكْتُبِنْ	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبْنَ	لَتَكْتُبْنَانِّ	//	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے
أَكْتُبُ	لَأَكْتُبَنَّ	لَأَكْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
نَكْتُبُ	لَنَكْتُبَنَّ	لَنَكْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔

تنبیہ 1: نونِ ثقیلہ کی گردان میں نون کے پہلے جن چھ صیغوں میں الف آتا ہے وہ صیغے نون خفیفہ کے ساتھ نہیں آتے۔ (دیکھو اوپر کی گردان)

تنبیہ 2: نون خفیفہ کو بعض اوقات تنوین سے بدل دیتے ہیں: لَنَسْفَعًا (=لَنَسْفَعَنْ) بِالنَّاصِيَةِ (ہم ضرور ضرور پیشانی کے بال (پکڑ کر) گھسیٹیں گے)

تنبیہ 3: اکثر لام تاکید و نون تاکید کے ساتھ مضارع کا استعمال قَسَم (نقطے) کے بعد ہوا کرتا ہے، جیسے: وَاللّٰهِ لَأَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ (خدا کی قسم میں ضرور دودھ پیوں گا)

تنبیہ 4: مضارع پر صرف لام تاکید بھی آجاتا ہے۔ اس سے لفظ میں تو کوئی تغیر نہیں ہوتا، البتہ معنی میں فعل مضارع زمانہ حال سے مخصوص ہو جاتا ہے جیسے: لَيَكْتُبُ زَيْدٌ (زید لکھ رہا ہے)

سلسلہ الفاظ نمبر 19

آمِنٌ	باامن، امن دینے والا	صَاغِرٌ	ذلیل، چھوٹا
بُنْدُقِيَّةٌ	بندوق	صَيْدٌ	شکار
خَاسِرٌ	خسارہ پانے والا	اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ	حرمت والی مسجد مکہ معظمہ کی مسجد جہاں خانہ کعبہ ہے۔
رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار		
سَجَنَ	قید کرنا	فِي هٰذَا الْعَامِ	اس سال میں
شَآءَ (يَشَآءُ)	چاہنا		

مشق نمبر 20

1۔ لَأَكْتُبَنَّ الْيَوْمَ مَكْتُوبًا اِلٰى خَالَتِي 2۔ لَنَذْهَبَنَّ غَدًا اِلَى الصَّيْدِ

3۔ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ لَيُقْتَلَانِ لِأَنَّهُمَا قَاتِلَا زَيْدٍ

4۔ لَتَحْضُرَنَّ النِّسْوَةُ الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ وَ لَيَسْمَعْنَانِّ الْخُطْبَةَ

5۔ هٰذَا الْوَلَدُ لَنْ يَقْرَأَ وَ لَنْ يَكْتُبَ، أَمَّا أُخْتَاهُ تَانِكَ فَلَتَقْرَآنِّ وَ لَتَكْتُبَانِّ

6۔ لَيَنْجَحَانِّ أَخَوَايَ فِيْ هٰذَا الْعَامِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

1۔ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ

2۔ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ

3۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

4۔ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ (=اٰمُرُهٗ) لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا (= لَيَكُوْنَنْ) مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ آج میرا بھائی ضرور ہی مدرسے میں حاضر ہوگا۔

2۔ وہ دونوں تم سے کوئی کتاب ضرور ہی طلب کریں گے۔

3۔ اگر تم کوشش نہ کرو گے (تو) ضرور ہی ذلیل ہو جاؤ گے۔

4۔ اگر آپ مجھے حکم دیں (تو) میں ضرور ہی شکار کو جاؤں گا اور اگر ہماری طرف کوئی شیر نکلا تو بخدا میں اسے ضرور بندوق سے مار ڈالوں گا۔

5۔ وہ دونوں لڑکیاں آپ کے پاس نہ آئیں گی لیکن ہم تو ضرور ہی حاضر ہوں گے۔

6۔ میں ان شاء اللہ اِمسال ضرور کامیاب ہوں گا۔

سوالات نمبر 10

1۔ ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی تمنائی اور ماضی شرطیہ کس طرح بنائے جاتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دو۔

2۔ کَانَ کا مضارع کیا ہوگا؟

3۔ فعلوں میں کون سا فعل معرب ہے؟

4۔ حروف جازمہ کون سے ہیں؟

5۔ لَمْ یا لَمَّا مضارع پر داخل ہو تو اس کے لفظ اور معنی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

6۔ حروف ناصبہ کون سے ہیں؟

7۔ حروف ناصبہ کے داخل ہونے سے مضارع کے معنی اور اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

8۔ مضارع میں نونِ اعرابی کتنے صیغوں میں آتا ہے؟
9۔ کس حالت میں مضارع کا نونِ اعرابی تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے؟
10۔ مضارع کی گردان میں ایسے کتنے صیغے ہیں جن پر حروف جازمہ اور ناصبہ کا اثر تلفظ میں نہیں ہوتا؟
11۔ نون تاکید کتنی قسم کا ہوتا ہے؟
12۔ نون خفیفہ کی گردان میں کون کون سے صیغے نہیں آتے؟
13۔ لَنَنْسْفَعًا کون سا فعل اور صیغہ ہے؟
14۔ لامِ تاکید اور نونِ تاکید لگانے سے مضارع کے تلفظ اور معنی میں کیا ہیر پھیر ہوتا ہے؟
15۔ فعل مضارع زمانہ مستقبل کے ساتھ کب مخصوص ہو جاتا ہے اور زمانہ حال کے ساتھ کب؟ یعنی کون سا حرف لگانے سے مستقبل کے لیے اور کون سا حرف لگانے سے حال کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْأَمْرُ وَالنَّهْيُ

1۔ جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اُسے "فعل امر" کہتے ہیں۔ اور جس فعل سے کسی کام سے باز رہنے کا حکم سمجھا جائے اُسے "فعل نہی" کہتے ہیں۔

2۔ فعل امر کی دو قسمیں ہیں: ایک امرِ حاضر اور فی الحقیقت امر یہی ہے۔ دوسرا امرِ غائب۔ امر متکلم کے چونکہ دو ہی صیغے ہوتے ہیں اس لیے اُسے امر غائب ہی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے۔

3۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کی علامت (تْ) کو حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصل بڑھائیں۔ اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزۂ وصل بھی مضموم کر دیں ورنہ مکسور۔ اور لام کلمہ کو جزم دے دیں، جیسے: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر) تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار)۔

تنبیہ 1: اگر علامت مضارع کا ما بعد ساکن نہ ہو تو ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں۔ تَعِدُ سے امر حاضر عِدْ (تُو وعدہ کر) ہوگا۔

گردان امر حاضر معروف

اوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	اِضْرِبْ تو (ایک مرد) مار	اِضْرِبِيْ تو (ایک عورت) مار
تثنیہ	اِضْرِبَا تم (دو مرد) مارو	اِضْرِبَا تم (دو عورتیں) مارو
جمع	اِضْرِبُوْا تم (بہت مرد) مارو	اِضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) مارو

تنبیہ 2: امر حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ چونکہ ہمزۃ الوصل ہے اس لیے جب اس کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو ہمزہ کا تلفظ نہیں کرتے، جیسے: يَا نُوْحُ اهْبِطْ (اے نوح اُتر جا)، يَاۤادَمُ اُسْكُنْ (اے آدم تو سکونت اختیار کر) دراصل اِهْبِطْ اور اُسْكُنْ ہے۔

تنبیہ 3: كَانَ کے امر میں ہمزۃ الوصل نہیں آتا۔ اس کے امر کی گردان یہ ہے: كُنْ (تو ہو جا)،

كُونَا، كُونُوْا، كُوْنِيْ، كُوْنَا، كُنَّ

اسی طرح قَالَ یَقُوْلُ سے قُلْ (تو کہہ) قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِيْ، قُوْلَا، قُلْنَ بنالو۔

4۔ امر حاضر مجہول بنانا ہو تو مضارع مجہول پر لازم (لِ) لگا دو اور آخر میں جزم کر دو، جیسے: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہیے کہ تو مارا جا)

گردان امر حاضر مجہول

اوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	لِتُضْرَبْ چاہیے کہ تو (ایک مرد) مارا جا	لِتُضْرَبِيْ چاہیے کہ تو (ایک عورت) ماری جا
تثنیہ	لِتُضْرَبَا چاہیے کہ تم (دو مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبَا چاہیے کہ تم (دو عورتیں) ماری جاؤ
جمع	لِتُضْرَبُوْا چاہیے کہ تم (بہت مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبْنَ چاہیے کہ تم (بہت عورتیں) ماری جاؤ

5۔ امر غائب اور متکلم، معروف ہو یا مجہول اسی طریق سے بنائے جاتے ہیں جو طریقہ امر حاضر مجہول بنانے کا ہے۔ یعنی لام امر (لِ) لگا کر بنا لیے جاتے ہیں۔ امر غائب کا صیغہ مضارع غائب سے اور متکلم کا متکلم سے، معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے۔ ذیل کی گردان سے تم سمجھ لوگے:

فعل امر غائب و متکلم معروف	فعل امر غائب و متکلم مجہول
لِيَضْرِبْ وہ (ایک مرد) مارے یعنی اسے چاہیے کہ مارے	لِيُضْرَبْ وہ (ایک مرد) مارا جائے یعنی اسے چاہیے کہ مارا جائے۔
لِيَضْرِبَا اُن (دو مردوں) کو چاہیے کہ ماریں۔	لِيُضْرَبَا اُن (دو مردوں) کو چاہیے کہ مارے جائیں۔
لِيَضْرِبُوْا	لِيُضْرَبُوْا
لِتَضْرِبْ اس (ایک عورت) کو چاہیے کہ مارے۔	لِتُضْرَبْ اُس (ایک عورت) کو چاہیے کہ ماری جائے
لِتَضْرِبَا	لِتُضْرَبَا
لِيَضْرِبْنَ	لِيُضْرَبْنَ
لِاَضْرِبْ مجھے چاہیے کہ ماروں	لِاُضْرَبْ مجھے چاہیے کہ مارا جاؤں یا ماری جاؤں
لِنَضْرِبْ ہمیں چاہیے کہ ماریں	لِنُضْرَبْ ہمیں چاہیے کہ مارے جائیں یا ماری جائیں

تنبیہ 4: لام امر کے ماقبل "وَ" یا "فَ" آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں، جیسے: وَلْيَكْتُبْ (اور اسے چاہیے کہ لکھے)، فَلْتَخْرُجْ (پس اس عورت کو چاہیے کہ نکل جائے)

تنبیہ 5: لام کَيْ (لِـ) جو مضارع کو نصب دیتا ہے (دیکھو سبق 20-3) وہ ساکن نہیں ہوتا، جیسے: وَلِيَكْتُبَ (اور تا کہ وہ لکھے)

6۔ نہی کی بھی دو قسمیں ہیں حاضر اور غائب۔ لیکن ان کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی مضارع پر لائے نہی لگا کر آخر میں جزم کر دیں، مضارع حاضر کے صیغوں سے نہی حاضر اور غائب کے صیغوں سے نہی غائب کے صیغے بنتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی گردانوں سے معلوم کر لو گے۔

فعل نہی حاضر معروف	فعل نہی حاضر مجہول
لَا تَضْرِبْ تو (ایک مرد) مت مار	لَا تُضْرَبْ تو (ایک مرد) نہ مارا جا
لَا تَضْرِبَا تم دونوں (مرد) نہ مارو	لَا تُضْرَبَا
لَا تَضْرِبُوْا تم (بہت مرد) نہ مارو	لَا تُضْرَبُوْا
لَا تَضْرِبِيْ تو (ایک عورت) مت مار	لَا تُضْرَبِيْ تو (ایک عورت) نہ ماری جا
لَا تَضْرِبَا تم دونوں (عورتیں) نہ مارو	لَا تُضْرَبَا
لَا تَضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں نہ مارو	لَا تُضْرَبْنَ
لَا يَضْرِبْ وہ (ایک مرد) نہ مارے یعنی اسے چاہیے کہ نہ مارے	لَا يُضْرَبْ وہ (ایک مرد) نہ مارا جائے یعنی اسے چاہیے کہ نہ مارا جائے۔
لَا يَضْرِبَا	لَا يُضْرَبَا
لَا يَضْرِبُوْا	لَا يُضْرَبُوْا
لَا تَضْرِبْ	لَا تُضْرَبْ
لَا تَضْرِبَا	لَا تُضْرَبَا
لَا يَضْرِبْنَ	لَا يُضْرَبْنَ
لَا اَضْرِبْ	لَا اُضْرَبْ
لَا نَضْرِبْ	لَا نُضْرَبْ

تنبیہ 6: امر اور نہی کے ساتھ بھی نون ثقیلہ وخفیفہ لگایا جاتا ہے، جیسے: اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار)، لَا تَضْرِبَنَّ (ہرگز نہ مار) اِضْرِبُنَّ (تم ضرور مارو)۔

تنبیہ 7: "لَا" دو قسم کا ہوتا ہے ایک لائے نفی جو ماضی یا مضارع کے لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتا۔ دوسرا لائے نہی جس سے مضارع کے آخر میں جزم آتا ہے اور معنی میں نہی یعنی باز رکھنے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ فعل نہی کی گردانوں میں تم نے دیکھا۔

تنبیہ 8: پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو کہ جب کسی لفظ کا آخری حرف ساکن ہو تو ما بعد سے ملانے کے وقت اسے کسرہ (ـِ) دیا جاتا ہے، جیسے اِضْرِبْ سے اِضْرِبِ الْكَلْبَ (کتے کو مار) لَا يُؤْكَلْ سے لَا يُؤْكَلِ الطَّعَامُ بِغَيْرِ جُوْعٍ (بھوک بغیر کھانا نہ کھایا جائے)

سلسلہ الفاظ نمبر 20

أَحْسَنْتَ	تو نے یا آپ نے بہت اچھا کیا	ضَحِكَ (س)	ہنسنا
بَارَكَ اللّٰهُ	اللہ برکت دے	قَنَتَ (ن)	عبادت کرنا
تَعَالَ	آ	لَبَّيْكَ	(جی ہاں حاضر ہوں)
رَكَعَ	رکوع کرنا، جھکنا	دَآئِمًا	ہمیشہ
سَجَدَ	سجدہ کرنا	ذُوْقُرْبٰى	قرابت والا
أَمْرٌ	حکم، کام	رَاكِعٌ	جھکنے والا
أُمَّةٌ	جماعت، قوم	سَآئِغٌ	خوش گوار
حَيٌّ (جمع: أَحْيَآءٌ)	زندہ، قبیلہ	قَوَّامٌ	خوب قائم رکھنے والا، کفیل
سَبُّوْرَةٌ	تختۂ سیاہ	عَسٰى	شاید، امید ہے
شَكُوْرٌ	بہت شکر گزار	مَعْرُوْفٌ	نیک کام
شَاكِرٌ	شکر گزار	مُعَيَّنَةٌ	مقررہ
شَفُوْقٌ	بہت مہربان	مَيِّتٌ	مردہ
طَبَاشِيْرُ	کھریا مٹی (چاک)	نَجِسٌ يا نَجَسٌ	ناپاک، گندہ
فَاحِشَةٌ	بے حیائی کا کام	قِسْطٌ	انصاف
عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ	سر اور آنکھ پر، بسر و چشم	هَا	ہاں خبردار، سنو

مشق نمبر 21

جن الفاظ کو سرخ کردیا ہے وہ اس سبق سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

1۔ تَعَالَ، يَا اَحْمَدُ! وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ	لَبَّيْكَ، يَا سَيِّدِيْ!
2۔اِشْرَبِ الشَّايَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ حَرَجٌ	لَا بَأْسَ فِيْهِ، لٰكِنِ الْاٰنَ شَرِبْتُ فِي الْبَيْتِ۔
3۔ فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ إِنْ كَانَ لَكَ رَغْبَةٌ فِيْهَا	نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ! سَمِعْتُ اَنَّ فِنْجَانَ الْقَهْوَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ يَنْفَعُ لِلْهَضْمِ۔
4۔ لٰكِنْ لَا تَشْرَبْ إِلَّا عَلٰى اَوْقَاتٍ مُعَيَّنَةٍ	اَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ ! هٰكَذَا اَفْعَلُ
5۔ يَا اَحْمَدُ! اِقْرَءْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِاَسْمَعَ قِرَآءَ تَكَ،	اَمْرُكَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ، هَا اَنَا اَقْرَءُ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
6۔اٰمِيْنَ !بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا اَحْمَدُ وَاللّٰهِ صَوْتُكَ سَآئِغٌ لِلْاٰذَانِ وَ قِرَآءَ تُكَ مُؤَثِّرَةٌ فِي الْقُلُوْبِ	إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَرَمِ اَخْلَاقِكَ يَا سَيِّدِيْ!
7۔ تَعَالَوْا يَا اَوْلَادُ! اكْتُبُوْا عَلَى السَّبُّوْرَةِ	بِأَيِّ شَيْءٍ نَكْتُبُ يَا سَيِّدَنَا؟
8۔ هَاهُوَ الطَّبَاشِيْرُ ، اكْتُبُوْا بِهٖ۔	مَنْ يَكْتُبُ مِنَّا اَوَّلًا؟
9۔ لِيَكْتُبْ حَامِدٌ اَوَّلًا۔	هَا أَنَا حَامِدٌ ، مَا ذَا اَكْتُبُ يَا سَيِّدِيْ؟
10۔ اُكْتُبْ « لَا يُشْرَبِ اللَّبَنُ عَلَى السَّمَكِ»	اُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ! هَلْ هٰذَا صَحِيْحٌ؟
11۔ خَطُّكَ لَيْسَ بِجَمِيْلٍ يَا وَلَدُ!	نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ! اَنَا خَجِلٌ عَلٰى قُبْحِ خَطِّيْ
12۔ يَا اَوْلَادُ ! اكْتُبُوْا دَآئِمًا بِخَطٍّ جَمِيْلٍ ، فَإِنَّ حُسْنَ الْخَطِّ يَرْفَعُ قَدْرَ الْكَاتِبِ	نَشْكُرُكَ يَا أُسْتَاذَنَا الشَّفُوقَ عَلٰى نَصَآئِحِكَ النَّافِعَةِ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

1۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ

2۔ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

3۔ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِىْ وَ ارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

4۔ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

5۔ اِذْهَبْ بِكِتٰبِىْ هٰذَا

6۔ یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ o ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ

7۔ وَ قَالَ یٰبَنِیَّ (اے میرے بیٹو) لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

8۔ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

9۔ وَ لَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ

10۔ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا (=عَنْ مَا) یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ

11۔ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ

12۔ كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ

13۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

14۔ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ

15۔ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ

16۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

17۔ وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی

18۔ وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

انظر یا خالد الی کتابك و اقرأ درسك و لا تنظر الی بیمینك و الی یسارك۔ و إن لم تفهم فاسئل أستاذك۔ و لما فرغت من الدرس فاذهب الی بیتك و لا تلعب مع الأولاد في الطریق واحفظ دروسك بعد صلٰوة المغرب واكتب واجبات المدرسة والا تكن من الغفلین۔

واعلم ان الغافل والكسلان لا تنجح یوم الامتحان۔

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ ہر حال میں شکر گزار رہ۔ 2۔ غم نہ کرو۔

3۔ کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ اجازت نہ دی جائے۔

4۔ اے میرے بیٹو! گھر میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ۔

5۔ اے لڑکے! اس کرسی پر بیٹھ اور اس باغ کی طرف دیکھ۔

6۔ اے لوگو! اللہ کی پرستش کرو اور اس کے سوا (غَیْرَهٗ) کسی کی پرستش نہ کرو۔

7۔ اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور قرآن پڑھو۔

8۔ میرے چچا نے مجھے کہا (قَالَ لِيْ) آج تیرے گھر مت جا تو میں نہیں گیا۔

9۔ اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے۔

10۔ دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھائی جائے۔ 11۔ اگر تمھیں حرج نہ ہو تو ہمارے ساتھ کافی پی لو۔

سوالات نمبر 11

1۔ فعل امر اور فعل نہی کی تعریف کرو۔

2۔ امر کی کتنی قسمیں ہیں؟

3۔ افعال ثلاثی مجرد سے امر حاضر معروف کس طرح بنایا جائے؟

4۔ امر حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ کیسا ہمزہ ہے؟

5۔ امر حاضر مجہول کس طرح بنایا جاتا ہے؟

6۔ امر غائب کے بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

7۔ باب نَصَرَ سے امر حاضر معروف کی گردان کرو۔

8۔ باب فَتَحَ سے امر حاضر اور امر غائب کی گردان کرو۔

9۔ باب سَمِعَ سے نہی حاضر کی گردان کرو۔

10۔ لَا تَضرِبَنَ اور لَا تَضرِبَنُ کون سے فعل اور کون سے صیغے ہیں؟

11۔ فعل کَانَ سے امر حاضر معروف کی گردان کرو۔

12۔ قُوْلِيْ کون سا فعل اور صیغہ ہے؟

13۔ اُكْتُبْ کے ساتھ نونِ ثقیلہ اور خفیفہ لگا کر گردان کرو۔

14۔ لِيَقْرَءُوْا اور لِيَكْتُبُوْا کے پہلے "وَ" اور "فَ" آ جائے تو کس طرح پڑھو گے؟

15۔ ذیل کے جملے پڑھو اور ترجمہ کرو۔

لا تضرب حيواناً۔ لا يضرب حيوانٌ۔ اكتبوا يا أولاد على السبورة بالطباشير۔ انظري يا بنت الى البستان و لا تنظري الى الشمس۔ لِيَقرأ أخوك كتاباً نافعا و لايقرأ كتابا غير نافعٍ

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْأَسْمَآءُ الْمُشْتَقَّةُ

1۔اسماء مشتقہ سات ہیں:

1۔ إِسْمُ الْفَاعِلِ 2۔ إِسْمُ الْمَفْعُوْلِ 3۔ إِسْمُ الظَّرْفِ 4۔ إِسْمُ الْآلَةِ

5۔ إِسْمُ الصِّفَةِ 6۔ إِسْمُ التَّفْضِيْلِ 7۔ إِسْمُ الْمُبَالَغَةِ

إِسْمُ الْفَاعِلِ

2۔ثلاثی مجرد سے اسم فاعل "فَاعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا) نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) سَمِعَ سے سَامِعٌ (سننے والا)، فَتَحَ سے فَاتِحٌ (کھولنے والا، فتح کرنے والا)، حَسِبَ سے حَاسِبٌ (گمان کرنے والا، حساب کرنے والا)

مگر "كَرُمَ" سے "فَعِيْلٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ جو دراصل اسم صفت ہے جیسے: كَرُمَ سے كَرِيْمٌ (سخی، بزرگ)، بَعُدَ سے بَعِيْدٌ (دور) وغیرہ۔

اسم فاعل کی گردان اس طرح ہے

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)	ضَارِبَان	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ (مارنے والی ایک عورت)	ضَارِبَتَان	ضَارِبَاتٌ

إِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

3۔ثلاثی مجرد سے اسم مفعول "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)، نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔ باب كَرُمَ لازم ہے اس لیے اس سے اسم مفعول نہیں آتا ہے۔

تنبیہ 1: اسم فاعل اور اسم مفعول کے استعمال کے طریقے چوتھے حصہ میں تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

اسم مفعول کی گردان

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)	مَنْصُوْرَان	مَنْصُوْرُوْنَ
مؤنث	مَنْصُوْرَةٌ (مدد کی ہوئی ایک عورت)	مَنْصُوْرَتَان	مَنْصُوْرَاتٌ

اِسْمُ الظَّرْفِ

4۔"اسم ظرف" وہ ہے جو کسی فعل کی "جگہ" یا "وقت" بتائے۔ وہ "مَفْعَلٌ" کے وزن پر ہوتا ہے، لیکن باب "ضَرَبَ" سے "مَفْعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ جمع ہر ایک کی "مَفَاعِلُ" کے وزن پر رہتی ہے، جیسے: نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت) ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت) طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کی جگہ یا وقت)

تنبیہ 2: کبھی باب نَصَرَ سے بھی اسم ظرف "مَفْعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: مَسْجِدٌ (سجدہ کی جگہ) مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ) مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ)

اسم ظرف کی گردان

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَكْتَبٌ	مَكْتَبَان	مَكَاتِبُ
مؤنث	مَكْتَبَةٌ	مَكْتَبَتَان	مَكَاتِبُ

اِسْمُ الْآلَةِ

5۔ اسم آلہ وہ ہے جو اوزار کے معنی بتلائے اور وہ "مِفْعَلٌ"، "مِفْعَلَةٌ" اور "مِفْعَالٌ" کے اوزان پر آتا ہے، مثلاً سَطَرَ (لکھنا) سے مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا آلہ) فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی)، کَنَسَ سے مِكْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو)

اسم آلہ کی گردان

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَان	مَضَارِبُ
مؤنث	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَان	مَضَارِبُ
یہ وزن صرف مذکر ہے	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَان	مَضَارِيْبُ

تنبیہ 3: مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مَفْعِلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرد کے مصادر بھی بنائے جاتے ہیں، جنھیں مصدر میمی کہتے ہیں، جیسے: مَنْظَرٌ (نظارہ)، مَرْجِعٌ (لوٹنا)، مَكْرَمَةٌ (بزرگی، بزرگ ہونا) مَوْعِدَةٌ (وعدہ، وعدہ کرنا)، مَوْعِظَةٌ (نصیحت، نصیحت کرنا)

سلسلہ الفاظ نمبر 21

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَلْآخِرَةُ	دوسری دنیا	سَنَةَ عِشْرِیْنَ	20ء
آلَاتُ الْحَرْبِ	جنگ کے اوزار	صَلُحَ (ک)	درست ہونا
اِعْتِدَالٌ	درمیانہ پن	طَرَقَ (ن)	ٹھوکنا، کوٹنا
اِمَامٌ	پیشوا	ظُلْمَةٌ (جمع: ظُلُمَاتٌ)	اندھیرا
اَنْدُلُس	ملک اسپین	عَدِیْدَةٌ	متعدد، کئی
جَلَالَةُ الْمَلِكِ	(لفظی معنی بادشاہ کی	قَطَعَ (ف)	کاٹنا
	بزرگی، بادشاہ کا لقب)	قُفْلٌ (جمع: اَقْفَالٌ)	قفل، تالا
حَدِیْدٌ	لوہا	کُوْبٌ (جمع: اَکْوَابٌ)	گلاس
حَدَّادٌ	لوہار	مَأْکَلٌ (مصدر میمی)	کھانا
خَمْرٌ	شراب	مَزْرَعَةٌ	کھیتی
دُخُوْلٌ (مصدر)	داخل ہونا	مَشْرَبٌ (مصدر میمی)	پینا
سِکِّیْنٌ (جمع: سَکَاکِیْنُ)	چھری	مَصْنَعٌ	کارخانہ، مل
مِطْرَقَةٌ	ہتھوڑا	مِنْجَلٌ	درانتی
مَعْمَلٌ	فیکٹری، کارخانہ	مَنْفَعٌ	فائدے کی جگہ
مَقْعَدٌ	بینچ	مَوْضُوْعٌ	رکھا ہوا
مِکْیَالٌ	ناپنے کا پیمانہ	هِجْرَةٌ	ہجرت نبوی
مِنْشَارٌ	آری		

مشق نمبر 22

1۔ أَنَا ذَاهِبٌ غَدًا اِلٰی حَیْدَرَ آبَاد 2۔ هُمَا ذَاهِبَانِ اِلٰی دِهْلِيْ

3۔ هُمْ ذَاهِبُوْنَ اِلٰی مَدَارِسَ 4۔ هٰؤُلَاءِ الْبِنْتُ ذَاهِبَاتٌ اِلٰی لَاهَوْرَ

5۔ أَخِيْ کَانَ ذَاهِبًا اِلٰی بِمْبَائِيْ أَمْسِ (یا بِالْأَمْسِ) 6۔ نَحْنُ کُنَّا نَاجِحِیْنَ۔

7۔ هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ وَ تِلْكَ مَکْتَبَةٌ وَ ذٰلِكَ مَسْجِدٌ۔ 8۔ اَلْمَدْرَسَةُ مَفْتُوْحَةٌ۔

9۔ هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ هٰذَا الْبَيْتِ ؟ 10۔نَعَمْ عِنْدِيْ مِفْتَاحُهٗ۔

11۔اِذَنْ لِمَ لَا تَفْتَحُ الْبَابَ؟

12۔ اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ لٰكِنَّ الدُّخُوْلَ فِيْ هٰذَ الْبَيْتِ مَمْنُوْعٌ۔

13۔فَاتِحُ مِصْرَ هُوَ عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ الَّذِىْ فَتَحَهَا فِيْ سَنَةِ عِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ۔

14۔اَلْحَدَّادُ يَطْرُقُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَةِ وَ يَصْنَعُ مِنْهُ الْمَفَاتِيْهَ وَالْاَقْفَالَ وَالْمَنَاجِلَ وَالسَّكَاكِيْنَ۔

15۔اَلنَّجَّارُ يَقْطَعُ الْخَشَبَ مِنَ الْمِنْشَارِ لِيَصْنَعَ مِنْهُ الْكَرَاسِيَّ وَالطَّاوْلَاتِ وَالْمَقَاعِدَ۔

16۔سَمِعْنَا اَنَّ حُكُوْمَةَ جَلَالَةِ الْمَلِكِ النِّظَامَ عُثْمَانَ عَلِىْ خَانَ قَدْ فَتَحَتْ مَعَامِلَ وَمَصَانِعَ عَدِيْدَةً تُنْسَجُ فِيْ بَعْضِهَا الثِّيَابُ وَ تُصْنَعُ فِيْ بَعْضِهَا الْاٰلَاتُ الْحَرْبِ۔

17۔يَا حَبِيْبِىْ ! يَلْزِمُ عَلَيْكَ الْاِعْتِدَالُ فِيْ الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ كَيْ لَا تَكُوْنَ مَرِيْضًا ۔

18۔كَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ شَارِبَ الْخَمْرِ فَلَمَّا قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَ فَهِمَ مَوَاعِظَهٗ صَلُحَ حَالُهٗ۔

19۔ اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

1۔ اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلُ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ

2۔ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا 3۔اَلسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا

4۔ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ o فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ o وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ o

5۔ وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ 6۔وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ

7۔ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ میں کل بمبئی جانے والا ہوں۔ 2۔ وہ کل لاہور جانے والا تھا۔

3۔ میری بہن حیدرآباد جانے والی ہے۔ 4۔ مدرسہ کا دروازہ کھولا ہوا ہے۔

5۔ لائبریری کا دروازہ کھولا ہوا تھا۔ 6۔ اسپین کا فاتح طارق تھا۔

7۔ بمبئی میں بہت سے کارخانے (ملّیں) ہیں ان میں سے بعض میں قیمتی کپڑے بُنے جاتے ہیں۔

8۔ لوہار نے ہتھوڑی سے لوہا کوٹا اور اس سے ایک چھری بنائی۔

9۔ کیا تمہارے پاس آری ہے؟ 10۔اس کارخانے میں لڑائی کے اوزار بنائے جاتے ہیں۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَسْمَآءُ الصِّفَةِ

1۔ اِسْمُ الصِّفَةِ (اسم صفت) کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہیں۔

(ا) فَعِيْلٌ: سَعِيْدٌ (نیک بخت)، قَلِيْلٌ (تھوڑا)، كَثِيْرٌ (بہت)

تنبیہ 1: یہ وزن کبھی مُبَالَغة کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: عَلِيْمٌ (بڑا جاننے والا)، سَمِيْعٌ (بڑا سننے والا)

(ب) فَعُوْلٌ: یہ وزن بھی مُبَالَغة کے لیے آتا ہے، جیسے: ظَلُوْمٌ (بڑا ظالم)، جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)، كَسُوْلٌ (بڑا سست) صَدُوْقٌ (بڑا سچا)

(ج) فَعْلَانُ: تَعْبَانُ (تھکا ماندہ) غَضْبَانُ (غصے میں بھرا ہوا) فَرْحَانُ (خوش)، یہ وزن اکثر غیر منصرف (دیکھو سبق 10-7) ہوا کرتا ہے۔

(د) فَاعِلٌ: یہ وزن دراصل اسم الفاعل کے لیے ہے۔ لیکن بہتیرے اِسْمُ الصِّفَة بھی اس وزن پر آتے ہیں، جیسے صَادِقٌ (سچا)، عَادِلٌ (منصف مزاج) جَاهِلٌ (بے علم)، عَالِمٌ (علم والا)

2۔ جو "اَسْمَآءُ الصِّفَة" رنگ، حلیہ یا جسمانی عیب ظاہر کرتے ہیں اُن کے اوزان یہ ہیں:

اَفْعَلُ	واحد مذکر	فَعْلَاءُ	واحد مؤنث	فُعْلٌ	جمع مذکر ومؤنث
أَحْمَرُ	سرخ	حَمْرَاءُ		حُمْرٌ	
أَبْيَضُ	سفید	سَوْدَاءُ		سُوْدٌ	
أَصَمُّ (=اَصْمَمُ) بہرا		صَمَّاءُ		صُمٌّ	
أَعْمٰى (=اَعْمَيُ) اندھا		عَمْيَاءُ		عُمْيٌ	

اسی طرح أَزْرَقُ (نیلا)، أَخْضَرُ (سبز)، أَصْفَرُ (زرد) أَطْرَشُ (بہرا)، أَخْرَسُ، أَبْكَمُ (گونگا)، أَعْرَجُ (لنگڑا)، أَحْدَبُ (کوزہ پشت) أَحْوَرُ (سیاہ چشم) أَعْوَرُ (ترچھی نظر والا) أَعْيَنُ (بڑی آنکھ والا) وغیرہ لفظوں کو سمجھ لو۔

تنبیہ 2: أَحْوَرُ کی جمع حُوْرٌ اور أَعْيَنُ کی جمع عِيْنٌ ہے یہ دونوں لفظ زیادہ تر جنتی عورتوں کی صفت میں استعمال ہوتے ہیں یعنی سیاہ چشم بڑی آنکھ والی عورتیں۔

تنبیہ 3: مذکورۂ بالا واحد مذکر اور واحد مؤنث کے صیغے غیر منصرف ہیں۔

تنبیہ 4: مؤنث کے تثنیہ میں ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے، جیسے: سَوْدَآءُ سے سَوْدَاوَانِ (دو سیاہ عورتیں)

تنبیہ 5: اَفْعَلُ کے آخر میں ایک جنس کے دو حرف ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں اور دو حرف کی بجائے ایک ہی لکھ کر اس پر تشدید لکھتے ہیں، جیسے: اَصَمُّ دراصل اَصْمَمُ ہے۔ اور اَفْعَلُ کے آخر میں حرفِ علت (''یَ''، یا ''وْ'') ہو تو اس کو تلفظ میں الف سے بدل دیتے ہیں چنانچہ اَعْمٰی دراصل اَعْمَيُ ہے۔

3۔ کبھی اسماءِ صفت بھی کسی اسم کی طرف مضاف ہو جاتے ہیں اور اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر کسی اسم سابق کی صفت یا خبر واقع ہوتے ہیں:

وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ (ایک اچھی صورت والا لڑکا)	رَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ (ایک بہت مال والا مرد)
بِنْتٌ حَسَنَةُ الْوَجْهِ (ایک اچھی صورت والی لڑکی)	اِمْرَأَةٌ كَثِيْرَةُ الْمَالِ (ایک بہت مال والی عورت)

4۔ تمھیں یاد ہوگا۔ ساتویں سبق میں لکھا گیا ہے کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے۔ (دیکھو سبق 7-9) اسی طرح یہ بھی تم نے پڑھا ہے کہ مضاف پر لام تعریف داخل نہیں ہوتا۔ (سبق 7-4)

اچھا اب یہ بھی یاد رکھو کہ اسم صفت مذکورہ دونوں قاعدوں سے مستثنیٰ ہے، یعنی نہ تو اضافت سے معرفہ بن جاتا ہے۔ نہ اس پر ''اَلْ'' کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس لیے جب اسم صفت اپنے مضاف الیہ کے ساتھ کسی معرفہ کی صفت واقع ہو تو اس پر ''اَلْ'' داخل کرنا چاہیے:

اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ (اچھی صورت والا لڑکا)	خَالِدُنِ الْكَثِيْرُ الْمَالِ (بہت مال والا خالد)
زَيْنَبُ السَّوْدَآءُ الشَّعْرِ (کالے بال والی زینب)	اَلْمَرْأَةُ الْكَثِيْرَةُ الْمَالِ (بہت مال والی عورت)

5۔ اگر مذکورہ مثالوں میں اسم صفت سے ''اَلْ'' نکال لیں تو وہ مثال جملہ اسمیہ کی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کا پہلا جزو (اَلْوَلَدُ) معروفہ اور دوسرا (حَسَنُ الْوَجْهِ) نکرہ ہے۔ پس اَلْوَلَدُ حَسَنُ

اَلْوَجْهِ کے معنی ہوں گے "لڑکا اچھی صورت والا ہے۔" اس صورت میں اَلْوَلَدُ مبتدأ اور حَسَنُ الْوَجْهِ خبر ہوگا۔ دوسری مثالیں بھی اسی طرح سمجھ لو۔

6۔ چند اور مثالیں بھی سمجھ لو:

جَآءَ وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ — موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہے۔

رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الْوَجْهِ — موصوف منصوب ہے تو صفت بھی منصوب ہے۔

هٰذَا كِتَابُ وَلَدٍ حَسَنِ الْوَجْهِ — موصوف مجرور ہے تو صفت بھی مجرور ہے۔

7۔ اسم الصفہ کے استعمال کی ایک اور صورت کثیر الاستعمال ہے:

وَلَدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ — وَلَدٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهٗ

(ایک لڑکا جس کا چہرہ اچھا ہے) — (ایک لڑکا جس کی آنکھیں اچھی ہے)

بِنْتٌ حَسَنٌ وَجْهُهَا — بِنْتٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهَا

(ایک لڑکی جس کا چہرہ اچھا ہے) — (ایک لڑکی جس کی آنکھ اچھی ہے)

یہ مثالیں مرکب توصیفی کی ہیں۔ اگر وَلَد اور بِنْت کو "اَلْ" لگا کر معرفہ بنا لیں تو یہی مثالیں جملہ اسمیہ کی ہو جائیں گی۔

8۔ سابقہ مثالوں اور ان مثالوں کے درمیان نمایاں امتیاز یہ نظر آئے گا کہ سابقہ مثالوں میں اِسم الصّفہ کی تذکیر و تانیث موصوف کی مطابقت سے ہوتی ہے اور ان مثالوں میں اِسم الصّفة کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی مطابقت سے ہوتی ہے کیونکہ وہ اِسمُ الصِّفہ کا فاعل ہوتا ہے اس کی ترکیب یوں ہوگی:

وَلَدٌ	٥		موصوف	موصوف اور
حَسَنٌ		اِسْمُ الصّفة یہ	اِسم الصفة اپنے	صفت مل کر
وَجْهُ	مضاف	مرکب اضافی فاعل	فاعل سے مل کر جملہ	مرکب توصیفی
ہٗ	مضاف الیہ	ہے اِسمُ الصّفة کا	اسمیہ ہو کر صفت	ہو گیا
			ہے موصوف کی	

سلسلہ الفاظ نمبر 22

تِبْنٌ	خشک گھاس	عُشْبٌ	تازہ گھاس
رَآئِحَةٌ	بو	غَرْبٌ	مغرب، پچھم

زَهْرٌ	پھول	لَطِيفٌ	پاکیزہ، مہربان، باریک بین
سَهِلٌ	آسان، نرم مزاج	لَوْنٌ	رنگ
شَعْرٌ (الف)	بال	لُؤْلُؤٌ	موتی
شَرْقٌ	مشرق، پورب	وَجْنَةٌ	رخسار
طَلِقٌ	ہنس مکھ	هِرَّةٌ	بلی

مشق نمبر 23 (الف)

1۔ شَجَرَةٌ خَضْرَآءُ 2۔ اَلذَّهَبُ أَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَآءُ۔

3۔ اَلْعُشْبُ أَخْضَرُ وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ۔ 4۔ اَلْوَرْدُ أَحْمَرُ اللَّوْنِ وَطَيِّبُ الرَّآئِحَةِ۔

5۔ اَلْبَحْرُ الْأَحْمَرُ فِي غَرْبِ الْعَرَبِ۔ 6۔ هٰذِهِ الْبِنْتُ سَعِيْدَةٌ وَ ذَاكَ الْوَلَدُ كَسُوْلٌ۔

7۔ اَلْعَبْدُ تَعْبَانُ وَ سَيِّدُهٗ غَضْبَانُ۔

8۔ جَلِيْلٌ أَزْرَقُ الْعَيْنِ وَ أَسْوَدُ الشَّعْرِ وَ أَبْيَضُ الْوَجْهِ۔

9۔ عَآئِشَةُ زَرْقَآءُ الْعَيْنِ وَ سَوْدَآءُ الشَّعْرِ وَ بَيْضَآءُ الْوَجْهِ۔

10۔ رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الصُّوْرَةِ وَ نَظِيْفَةَ الثِّيَابِ۔

11۔ فَاطِمَةُ جَمِيْلٌ وَجْهُهَا وَ نَظِيْفَةٌ ثِيَابُهَا 12۔ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ سَوْدَآءُ عَيْنُهَا وَ أَبْيَضُ رَأْسُهَا۔

13۔ زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ وَ قَبِيْحُ الثِّيَابِ۔ 14۔ عَمْرٌو حَسَنٌ وَجْهُهٗ وَ قَبِيْحَةٌ ثِيَابُهٗ

15۔ تِلْكَ النِّسَآءُ خُرْسٌ وَ هٰذِهٖ عَمْيَآءُ۔

16۔ فِي الْبُسْتَانِ أَزْهَارٌ حُمْرٌ وَ صُفْرٌ وَ طُيُوْرٌ بِيْضٌ وَ سُوْدٌ۔

17۔ وَجْنَتَا الْبِنْتِ الْحَمْرَاوَانِ لَطِيْفَتَا الْمَنْظَرِ۔

18۔ اِنَّ زُبَيْدَةَ وَ رَشِيْدًا كِلَيْهِمَا صَالِحَانِ وَ حَسَنَا الْخُلُقِ۔

19۔ صَدِيْقِي خَلِيْلٌ رَجُلٌ سَهِلٌ طَلِقٌ۔ 20۔ اَلْكُفَّارُهُمْ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

21۔ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا 22۔ حُوْرٌ عِيْنٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ۔

مشق نمبر 23 (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

1۔ لَوْنُ اللَّبَنِ .... وَ لَوْنُ .... أَحْمَرُ۔

2۔ اَللَّبَنُ .... وَالعَسَلُ .... ۔

3۔ اَللَّبَنُ .... اَللَّوْنِ وَالعَسَلُ ....

4۔ أَوْرَاقُ الرُّمَّانِ .... وَأَزْهَارُهُ ....

5۔ أَمَامَ بَيْتِي شَجَرَةٌ ....

6۔ هِرَّةُ أُخْتِي .... وَ كَلْبَتُهَا ....

7۔ رَأَيْتُ هِرَّتَيْنِ .... وَ كَلْبَتَيْنِ ....

8۔ هٰذَا وَلَدٌ .... الوَجْهِ وَ .... العَيْنِ۔

9۔ هٰذَا الوَلَدُ حَسَنٌ .... وَ قَبِيْحَةٌ ....

10۔ رَأَيْتُ بِنْتًا أَبْيَضَ .... وَ .... عَيْنُهَا ۔

11۔ وَجْنَتَا .... حَمْرَاوَانِ وَ عَيْنَاهَا ....

12۔ لَوْنُ وَجْهِ رُقَيَّةَ .... وَ لَوْنُ شَعْرِهَا ....

13۔ هِيَ بَيْضَاءُ .... وَ سَوْدَاءُ ....

14۔ هٰذَا الوَلَدُ زَرْقَاوَانِ ....

15۔ عِنْدِي .... بَيْضَاءُ وَ بَقَرَةٌ ....

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ سرخ پھول۔

2۔ سفید چاندی

3۔ میرا بھائی مالدار (بہت مال والا) ہے۔

4۔ یہ پھول زرد ہے۔

5۔ ہمارے باغ میں سرخ پھول بہت ہیں۔

6۔ یہ لڑکا بڑی آنکھ اور چھوٹے سر والا ہے۔

7۔ وہ ایک کم عقل اور بدصورت مرد ہے۔

8۔ وہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں۔

9۔ کتا سیاہ اور بلی سفید ہے۔

10۔ تھکا ہوا غلام اور غصہ والا آقا۔

11۔ سیاہ چشم لڑکی۔

12۔ لنگڑی بکری۔

13۔ دو سیاہ بلّیاں گھر میں ہیں۔

14۔ (ایک) نیک بخت لڑکا اور (ایک) نیک بخت لڑکی دونوں کھڑے ہیں۔

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ وَالعِشْرُوْنَ

أَسْمَآءُ التَّفْضِيْلِ

1۔ اسم تفضیل وہ لفظ ہے جس سے کسی شئے میں کسی صفت کی زیادتی بمقابلہ دوسری شئے کے سمجھی جائے، جیسے أَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت)، أَكْبَرُ (زیادہ بڑا)

2۔ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے نہ ہوں۔ اُن سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے۔ جیسے: صَعْبٌ (سخت) أَصْعَبُ (زیادہ سخت)، كَبِيْرٌ (بڑا) اَكْبَرُ (زیادہ بڑا)، قَلِيْلٌ سے أَقَلُّ (بہت کم)، شَدِيْدٌ سے أَشَدُّ (زیادہ تند، سخت)، حَاكِمٌ (حکم کرنے والا) سے أَحْكَمُ، عَالٍ (دراصل عَالِيٌ بلند) سے أَعْلٰى (دراصل أَعْلَيُ زیادہ بلند)

اس کی گردان حسب ذیل ہے:

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	أَكْبَرُ	أَكْبَرَان	أَكْبَرُوْنَ یا أَكَابِرُ
مؤنث	كُبْرٰى	كُبْرَيَان	كُبْرَيَاتٌ یا كُبَرٌ

3۔ ابھی پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہوں اُن سے اسم صفت "اَفْعَلُ" کے وزن پر آتا ہے۔

ان کا اسم تفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اُن کے مصدر پر لفظ "أَشَدُّ" یا "أَكْثَرُ" لگا دو، جیسے: أَسْوَدُ (سیاہ) سے أَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)، أَحْمَرُ (سرخ) سے أَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سرخ)

4۔ اسم تفضیل کا صیغہ کبھی تفضیلِ بعض کے لیے یعنی بعض افراد کے مقابلہ میں کسی صفت کی زیادتی بتانے کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی تفضیلِ کُل کے لیے یعنی کُل افراد سے کسی صفت میں زیادتی بتانے کے لیے۔

جب تفضیلِ بعض کے لیے ہو تو اُس کے بعد "مِنْ" لگانا چاہیے، جیسے: زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ عُمَيْرٍ (زید عمیر کی نسبت زیادہ عالم ہے) اور جب تفضیلِ کُل کے لیے ہو تو اُسے یا تو معرف باللام بنانا چاہیے یا مضاف مثلاً: زَيْدٌ نِالْاَعْلَمُ (سب سے زیادہ علم والا زید) یا زَيْدٌ أَعْلَمُ النَّاسِ (زید سب

آدمیوں سے زیادہ علم والا ہے۔)

5۔ اسم التفضیل "مِنْ" کے ساتھ مستعمل ہو تو ہر حال میں اس کا صیغہ مفرد مذکر ہی رہے گا (خواہ موصوف جمع ہو یا مؤنث) جیسا کہ زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ بَكْرٍ، عَآئِشَةُ أَعْلَمُ مِنْ زَيْنَبَ، اَلنِّسَآءُ أَضْعَفُ مِنَ الرِّجَالِ۔

اور "اَلْ" کے ساتھ مستعمل ہو تو موصوف کی مطابقت ضروری ہے، مثلاً اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ بزرگی والا مرد)، اَلرَّجُلَانِ الْاَفْضَلَانِ، الرِّجَالُ الْاَفْضَلُوْنَ، اَلْمَرْءَ ةُ الْفُضْلٰی، اَلْمَرْءَ تَانِ الْفُضْلَيَانِ، اَلنِّسَآءُ الْفُضْلَيَاتُ۔ اور مضاف ہونے کی حالت میں مطابقت وغیر مطابقت دونوں جائز ہے، مثلاً اَلْاَنْبِيَآءُ أَفْضَلُ النَّاسِ یا أَفَاضِلُ النَّاسِ (پیغمبر لوگ سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت والا ہیں) مَرْيَمُ أَفْضَلُ النِّسَآءِ یا فُضْلَى النِّسَآءِ

تنبیہ 1: بعض اوقات اسم التفضیل کا مابعد حذف کر دیتے ہیں، جیسے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) جو دراصل اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلِّ شَيْءٍ یا أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہے۔

6۔ الفاظ خَيْرٌ (اچھا) اور شَرٌّ (برا) اسم التفضیل کے دونوں معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں، مثلاً: أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ (میں اُس کی نسبت زیادہ اچھا ہوں) هٰذَا اَخَيْرُ النَّاسِ (یہ سب آدمیوں سے بہتر ہے)، أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (وہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں)

تنبیہ 2: خَيْرٌ کی جمع خِيَارٌ یا أَخْيَارٌ اور شَرٌّ کی جمع شِرَارٌ یا أَشْرَارٌ ہے۔ مثلاً خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِأَهْلِهِ وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ (حدیث) (تم میں سب سے (وہ اچھے ہیں (جو) اپنے اہل وعیال کے لیے تم میں سب سے اچھے ہیں اور میں تم میں سب سے اچھا ہوں اپنے اہل کے لیے) اسم التفضیل کا مزید بیان حصہ چہارم سبق 60 میں ہوگا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر 23

أَحَقُّ	زیادہ حق دار	أَمْسِ الْبَارِحُ	کل (گذشتہ)
اَلْاَتْقٰى	زیادہ پرہیزگار	اَوْهَنُ	بہت ہی بودا، بہت کمزور
أَسْرَعُ	بہت جلدی کرنے والا، تیز رفتار	اَلْجَامِعُ الْأَزْهَرِ	مصر کی جامع مسجد جہاں ایک بہت بڑا اسلامی مدرسہ ہے۔
اَلْاَعْلٰى	سب سے بلند		

أَمَةٌ	لونڈی	ضَالَّة	کھوئی ہوئی چیز
إِثْمٌ	گناہ، ضرر	مَيْسِرٌ	جوا
جَاهِلِيَّةٌ	اسلام سے پہلے کا زمانہ	نُحَاسٌ اَصْفَرُ	پیتل
حِكْمَةٌ	دانائی کی بات	نَوْمٌ	نیند
حَاسِبٌ	حساب لینے والا	نَفْعٌ	فائدہ
حَيْثُ	جہاں کہیں	نَهْرُ الْفُرَاتِ	دریائے فرات
خُلُقٌ	خصلت	شُجَاعٌ	بہادر

مشق نمبر 24 (الف)

1- سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى -
2- اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ -
3- أَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُوْلُ الْكَسُوْلُ -
4- أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا -
5- أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - (الحديث)
6- خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ - (الحديث)
7- اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى فِي الْجَامِعِ الْأَزْهَرِ -
8- شَوْقِيْ إِلَيْكَ أَشَدُّ مِنْهُ إِلٰى اَخِيْكَ -
9- اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ اَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ -
10- حَاتِمٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَ أَخُوْهُ أَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ
11- اَلْحَسَنُ صَدِيْقِيْ حَسَنٌ وَ مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ مِنْهُ هُوَ أَحْسَنُ اَصْدِقَائِيْ
12- اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا - (الحديث)
13- خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ (الحديث)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

1- اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ
2- اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ
3- قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ
4- وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
5- وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
6- فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ
7- اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَ هُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ
8- يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

9۔ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ 10۔هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ

11۔اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ (بَلٰى هُوَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ وَ نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ)

مشق نمبر 24(ب)

ذیل کے سوالات کے جواب پورے جملوں میں دو۔

1۔ مَنِ الْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ ؟ 2۔ أَيُّ مُؤْمِنٍ أَفْضَلُ ؟

3۔ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ 4۔ مَنْ هُمْ أَفَاضِلُ النَّاسِ ؟

5۔ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ الرُّسُلِ؟ 6۔ أَيْنَ الْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى؟

7۔ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ أَخُوْكَ؟ 8۔ نَهْرُ النِّيْلِ أَكْبَرُ أَمْ نَهْرُ الْفُرَاتِ؟

9۔ اَللَّبَنُ أَنْفَعُ أَمِ الْخَمْرُ؟ 10۔ مَا هُوَ أَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ؟

11۔ مَا هُوَ أَكْبَرُ الْحَيَوَانَاتِ فِي الْجِسْمِ؟ 12۔ مَا هُوَ أَنْفَعُ الْحَيَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ؟

13۔أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ حُمْرَةً: اَلْوَرْدُ أَمْ زَهْرُ الرُّمَّانِ؟

14۔كَيْفَ الرِّيْحُ الْيَوْمَ؟ 15۔ هَلْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ؟

16۔هَلِ الذَّهَبُ أَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْأَصْفَرِ؟

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ یہ لڑکا اُس لڑکے سے بڑا ہے۔ 2۔ ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے۔

3۔ دریائے فرات نیل سے چھوٹا ہے۔ 4۔ بہترین کتاب قرآن مجید ہے۔

5۔ سب کلاموں سے زیادہ سچا اللہ کا کلام ہے۔

6۔ سرخ گھوڑے سب گھوڑوں سے زیادہ خوب صورت ہیں۔

7۔ ہوا کل کی نسبت آج زیادہ پاکیزہ ہے۔ 8۔ یہ راستہ اُس راستہ کی نسبت زیادہ دشوار ہے۔

9۔ وہ درخت اس درخت کی نسبت زیادہ دراز قد ہے۔

10۔ یہ کتاب بہت ہی مفید اور آسان ہے۔

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ مِنَ الْاَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

سوالات نمبر 12

1۔ أَسْمَآءِ مُشْتَقَه کون کون سے ہیں؟
2۔ اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے؟
3۔ باب کَرُمَ کا اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے۔
4۔ اسم مفعول کا کیا وزن ہوتا ہے؟
5۔ اسم فاعل واسم مفعول کے کتنے صیغے ہوتے ہیں؟
6۔ اسم ظرف کیا ہے اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟
7۔ اسم الہ کسے کہتے ہیں اور اُس کے اوزان کیا ہیں؟
8۔ مصدر میمی کسے کہتے ہیں اور اس کے اوزان کیا ہیں؟
9۔ أسْماء الصِّفة کے کثیر الاستعمال اوزان کون کون سے ہیں؟
10۔ جن أسماء الصفة میں عیب یا حلیہ یا رنگ کے معنی پائے جائیں اُن کے اوزان بیان کرو؟
11۔ سَوْدَآء کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔
12۔ سبق 23 میں جو دو صورتیں بتلائی گئی ہیں، مثالوں کے ساتھ ان کا بیان کرو۔
13۔ مذکورہ دونوں صورتوں کے درمیان نمایاں فرق کیا ہے؟
14۔ اَفْعَلُ کا وزن کون کون سے معنوں میں آتا ہے؟
15۔ اسم التفضیل کسے کہتے ہیں اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟
16۔ اسم التفضیل کی گردان کرو۔
17۔ اسم التفضیل کا استعمال کتنے طور سے ہوتا ہے؟
18۔ اسم التفضیل کو تذکیر وتانیث اور وحدت وجمع میں موصوف کی مطابقت کون سی صورت میں غیر ضروری ہے؟
19۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اصل میں کیا ہے؟
20۔ غَسَلَ، عَلِمَ اور صَلُحَ سے صرف صغیر بناؤ۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالعِشْرُوْنَ (الف)

ابواب غیر ثلاثی مجرد

1۔ اب تک جو افعال و اسماء مشتقہ مذکور ہوئے وہ ثلاثی مجرّد تھے۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ کے ابواب بیان کرنے باقی ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ابواب ثلاثی مزید فیہ جو کثیر الاستعمال ہیں دس ہیں:

(۱) باب اَفْعَلَ : اَکْرَمَ (بزرگی کرنا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اَکْرِمْ	مُکْرِمٌ	مُکْرَمٌ	اِکْرَامٌ

(۲) باب فَعَّلَ: عَلَّمَ (سکھانا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے۔

عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ	تَعْلِیْمٌ

(۳) باب فَاعَلَ: قَاتَلَ (باہم لڑنا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے۔

قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	مُقَاتَلَةٌ یا قِتَالٌ

(۴) باب تَفَعَّلَ: تَقَبَّلَ (قبول کرنا) یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے۔

تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلٌ

(۵) باب تَفَاعَلَ: تَقَابَلَ (آمنے سامنے ہونا، ملاقات کرنا) یہ بھی اکثر لازم ہوتا ہے۔

تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	تَقَابُلٌ

(۶) باب اِنْفَعَلَ: اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا) یہ باب لازم ہے۔

اِنْکَسَرَ	یَنْکَسِرُ	اِنْکَسِرْ	مُنْکَسِرٌ	مُنْکَسَرٌ	اِنْکِسَارٌ

(۷) باب اِفْتَعَلَ: اِجْتَنَبَ (پرہیز کرنا)

اِجْتَنَبَ	یَجْتَنِبُ	اِجْتَنِبْ	مُجْتَنِبٌ	مُجْتَنَبٌ	اِجْتِنَابٌ

(۸) باب اِفْعَلَّ: اِحْمَرَّ (سرخ ہونا) یہ باب لازم ہے۔

اِحْمَرَّ	يَحْمَرُّ	اِحْمَرَّ/اِحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ

(۹) باب اِفْعَالٌ: اِدْهَامٌّ (سیاہ ہونا) یہ باب بھی لازم ہے۔

اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	اِدْهَامَّ/ اِدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِيْمَامٌ

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ: اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگنا)

اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصِرٌ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتِنْصَارٌ

تنبیہ 1: ثلاثی مزید کے چند ابواب اور ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں۔ اُن کا بیان تیسرے حصے میں ہوگا۔

تنبیہ 2: باب "اِفْعَلَّ" اور "اِفْعَالَّ" کا امر تین طرح سے آتا ہے: اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ یا اِحْمَرِرْ. اِدْهَامَّ، اِدهَامِّ یا اِدْهَامِمْ چنانچہ ہم نے گردان میں لکھ دیا ہے۔ مذکورہ بابوں کے اسم فاعل اور اسم مفعول تلفظ میں یکساں ہیں لیکن اصل میں علیحدہ ہیں یعنی اِحْمَرَّ کا اسم فاعل دراصل مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ ہے اور اِدْهَامَّ کا اسم فاعل دراصل مُدْهَامِمٌ اور اسم مفعول مُدْهَامَمٌ ہے۔

2۔ رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے۔

باب فَعْلَلَ: دَحْرَجَ (لڑھکانا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرَجَةٌ

3۔ رباعی مزید کے تین باب ہیں:

(۱) باب تَفَعْلَلَ: تَدَحْرَجَ (لڑھکنا)

تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرِجٌ	مُتَدَحْرَجٌ	تَدَحْرُجٌ

(۲) باب اِفْعَنْلَلَ: اِحْرَنْجَمَ (جمع کرنا)

اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجَمٌ	اِحْرِنْجَامٌ

(۳) باب اِفْعَلَلَّ: اِقْشَعَرَّ (کانپ جانا)

اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعِرَّ/اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	مُقْشَعَرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ

4۔ مذکورہ تمام ابواب کا فعل مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے:

ماضی مجہول بنانا ہو تو ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دو۔ اور دونوں کے

درمیان جو حرکت متحرک (حرکۃ والا) ہو اُسے ضمہ دو۔ درمیان میں کوئی الف ہو تو واؤ سے بدل دو، جیسے:

أَكْرَمَ	سے	أُكْرِمَ	عَلَّمَ	سے	عُلِّمَ
قَاتَلَ	سے	قُوْتِلَ	تَقَبَّلَ	سے	تُقُبِّلَ
تَقَابَلَ	سے	تُقُوْبِلَ	اِنْكَسَرَ	سے	اُنْكُسِرَ
اِجْتَنَبَ	سے	اُجْتُنِبَ	اِحْمَرَّ	سے	اُحْمُرَّ
اِدْهَامَّ	سے	اُدْهُوْمَّ	اِسْتَنْصَرَ	سے	اُسْتُنْصِرَ
دَحْرَجَ	سے	دُحْرِجَ	تَدَحْرَجَ	سے	تُدُحْرِجَ
اِحْرَنْجَمَ	سے	اُحْرُنْجِمَ	اِقْشَعَرَّ	سے	اُقْشُعِرَّ

مضارع مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتح دینا چاہیے، مثلاً:

يُكْرِمُ	سے	يُكْرَمُ	يُعَلِّمُ	سے	يُعَلَّمُ
يُقَاتِلُ	سے	يُقَاتَلُ	يَتَقَبَّلُ	سے	يُتَقَبَّلُ
يَتَقَابَلُ	سے	تُعَقابَلُ	يَنْكَسِرُ	سے	يُنْكَسَرُ
يَجْتَنِبُ	سے	يُجْتَنَبُ	يَحْمَرُّ	سے	يُحْمَرُّ
يَدْهَامُّ	سے	يُدْهَامُّ	يَسْتَنْصِرُ	سے	يُسْتَنْصَرُ
يُدَحْرِجُ	سے	يُدَحْرَجُ	يَتَدَحْرَجُ	سے	يُتَدَحْرَجُ
يَحْرَنْجِمُ	سے	يُحْرَنْجَمُ	يَقْشَعِرُّ	سے	يُقْشَعَرُّ

5۔ مذکورہ ابواب کے اسم فاعل اُن کے مضارع معروف سے اور اسم مفعول ان کے مضارع مجہول سے بنائے جاتے ہیں اس طرح کہ علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین دیں۔ مثلاً يُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ اسم فاعل ہوگا اور يُكْرَمُ سے مُكْرَمٌ اسم مفعول۔

6۔ ثلاثی مجرد کے سوا بقیہ ابواب سے اسم مفعول ہی کو اسم ظرف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ 3: یاد رکھو کہ فعل لازم کا مجہول اور اسم مفعول اسی وقت استعمال کیا جائے گا جب کہ اس کے بعد حرفِ جار لایا جائے اس صورت میں وہ متعدی بن جاتا ہے، مثلاً اُحْمُرَّ بِالثَّوْبِ (کپڑا سرخ کیا گیا)، (دیکھو سبق 17-6)۔

سلسلہ الفاظ نمبر 24

تنبیہ 4: ذیل میں افعال ثلاثی مزید کے سامنے جو ہندسے لکھے ہیں اُن سے اُن کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

اَبْرَمَ	اٹل بنا دینا۔	اَدْرَكَ	پالینا، کسی کے پاس جا پہنچنا
اِبْيَضَّ	سفید ہونا۔	اِسْوَدَّ	سیاہ ہونا
اَحَبَّ (=اَحْبَبَ)	محبت کرنا، پسند کرنا	اَسْلَمَ	حکم ماننا، اسلام لانا
اِجْتَهَدَ	کوشش کرنا	اِسْتَأْجَرَ	کرایہ سے لینا، نوکر رکھنا
اَخْلَفَ	خلاف کرنا	اِسْتَحْسَنَ	کسی چیز کو اچھا سمجھنا
اِسْتَغْفَرَ	بخشش چاہنا	جَهَّزَ	تیار کرنا
اِشْتَغَلَ	مشغول ہونا	حَافَظَ	محافظت کرنا
اِصْفَرَّ	زرد ہونا	خَالَطَ	میل جول رکھنا
اَصْلَحَ	کسی چیز کو درست کر دینا	دَافَعَ	اس کا مصدر دِفَاعٌ یا مُدَافَعَةٌ) مدافعت کرنا
اِطْمَأَنَّ	مطمئن ہونا، سکون حاصل ہونا۔	ذَكَّرَ	نصیحت کرنا، یاد دلانا
اَنْبَتَ	اُگانا	زَحْزَحَ	(رباعی مجرد) ہٹا دینا
اَنْزَلَ	اُتارنا	سَبَّحَ	تسبیح پڑھنا، خدا کی یاد کرنا
بَذَّرَ	بیجا خرچ کرنا	شَاهَدَ	دیکھنا، مشاہدہ کرنا
بَلَّغَ	پہنچا دینا، تبلیغ کرنا	ظَهَرَ	ظاہر ہونا
تَحَدَّثَ	بات چیت کرنا	عَاشَرَ	باہم زندگی بسر کرنا
تَخَاصَمَ	باہم جھگڑنا	فَتَّشَ	تفتیش کرنا
تَعَرَّضَ	چھیڑنا	فَرْقَعَ	(رباعی مجرد) کڑکڑ کرنا
تَعَلَّمَ	سیکھنا	كَاتَبَ	باہم خط و کتابت کرنا
تَعَجَّبَ	تعجب کرنا	كَلَّمَ	بات کرنا کسی سے
تَفَكَّرَ	سوچنا	لَاطَفَ	نرمی کرنا، مہربانی کرنا
تَقَدَّمَ	آگے بڑھنا		

تَمَّمَ	تمام کرنا	زُوْرٌ	جھوٹ
بَارِدٌ	ٹھنڈا، سرد	سَقْفٌ	چھوٹ
بَدْوٌ	عرب کے دیہاتی لوگ	سِلَاحٌ	ہتھیار
جَنَّةٌ (جمع: جَنَّاتٌ یا جِنَانٌ)	باغ	شَرَابٌ	پینے کی چیز
حَبٌّ	دانہ، بیج	لِصٌّ سَارِقٌ	چور
حَصِيْدٌ	کاٹی ہوئی فصل	مُسْتَقْبَلٌ	آنے والا وقت، آئندہ
خَجَلٌ	شرم	مُغْتَسَلٌ	غسل کی جگہ
خَجِلٌ	شرمندہ	مِيْعَادٌ	وعدہ، وعدہ کا وقت
رِقَّةٌ	رقت، نرمی دل کی	وَجَلٌ	خوف
ذِكْرٰی	نصیحت	وُسْطٰی	درمیانی
تَوَدَّدَ	محبت وخیر خواہی کرنا		

مشق نمبر 25

1۔ اَكْرِمُوْا ضَيْفَكُمْ۔

2۔ جَهِّزُوْا سِلَاحَكُمْ لِلدِّفَاعِ۔

3۔ لَا تُبْرِمِ الْاَمْرَ حَتّٰى تَتَفَكَّرَ فِيْهِ۔

4۔ اَلْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ۔

5۔ هٰذَا الرَّجُلُ خَالَطَ الْبَدْوَ وَ عَاشَرَهُمْ۔

6۔ نَحْنُ مُجْتَهِدُوْنَ فِي التَّفْتِيْشِ عَنْهُ۔

7۔ كَانَ الْاَمِيْرُ يُكَلِّمُ أَخَاهُ وَ يُلَاطِفُهُ۔

8۔ لَا تَتَعَرَّضْ لِلْعَدُوِّ قَبْلَ الْقُدْرَةِ۔

9۔ هَلْ تَتَكَلَّمُ بِالْعَرَبِيِّ؟

10۔ نَعَمْ! اَنَا اَتَكَلَّمُ قَلِيْلًا

11۔ أَتَكَلَّمْتُمْ مَعَ ذٰلِكَ الْعَرَبِ؟

12۔ نَعَمْ! تَكَلَّمْنَا مَعَهُ۔

13۔ اَلْاَمِيْرُ وَ أَخُوْهُ جَلَسَا يَتَحَدَّثَانِ فِيْ أَمْرِ هٰذِهِ الْحَرْبِ۔

14۔ مَنْ يَتَعَلَّمْ صَغِيْرًا يَتَقَدَّمْ كَبِيْرًا

15۔ اِذَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ ظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ

16۔ اِصْفَرَّ وَجْهُهُ مِنَ الْوَجَلِ وَاحْمَرَّ مِنَ الْخَجَلِ۔

17۔ اِحْتَرِمْ أَبَاكَ وَ اَحْبِبْ أَخَاكَ۔

18۔ هَلْ تَسْتَحْسِنُوْنَ مَا فَعَلْنَا؟

19۔ نَتَقَابَلُ فِى الْمُسْتَقْبَلِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

20۔ سَمِعْنَا اَنَّ الْاَتْرَاكَ قَدْ جَهَّزُوْا الْعَسَاكِرَ لِلدِّفَاعِ۔

21۔مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَ لَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔(الحدیث)

22۔إِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّاجِرَ الصَّدُوْقَ ۔(الحدیث)

23۔رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِیْمَانِ التَّوَدُّدُ مَعَ النَّاسِ۔(الحدیث)

لَطِیْفَةٌ

قَالَ مُسْتَأْجِرٌ لِصَاحِبِ الْبَیْتِ: اَصْلِحْ خَشَبَ ھٰذَا السَّقْفِ فَإِنَّهٗ یُفَرْقِعُ، قَالَ : لَا تَخَفْ، (تو مت ڈر) فَإِنَّهٗ یُسَبِّحُ ، قَالَ: إِنِّیْ اَخَافُ (میں ڈرتا ہوں) اَنْ تُدْرِکَهُ الرِّقَّةُ فَیَسْجُدَ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

1۔ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

2۔ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی

3۔ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

4۔یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ

5۔ وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ

6۔اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ

7۔ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ

8۔ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

9۔ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ...... وَ اَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ۔

10۔اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

11۔اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ

12۔اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

13۔فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

14۔ھٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ

عربی میں ترجمہ کرو

1۔ انھوں نے اپنے مہمان کی عزت کی۔

2۔ علم طلب کرنے میں کوشش کرو اور کھیل میں زیادہ مشغول نہ رہو۔

3۔ قوی دشمن کو نہ چھیڑو۔

4۔ ہم لڑائی کو اچھا نہیں سمجھتے۔

5۔ اپنے ماں باپ کی عزت کرو اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبت رکھو۔

6۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ہر ایک گناہ کی معافی چاہتے ہیں۔
7۔ کیا تم نے مدافعت کے لیے ہتھیار تیار کر لیے۔
8۔ چھوٹے پن (صَغِيْرًا) میں سیکھ لے تو بڑے پن (کَبِيْرًا) میں آگے رہے گا۔
9۔ ہم نے اس کی تفتیش میں کوشش کی۔
10۔ کیا تم عربی سیکھتے ہو؟
11۔ جی ہاں! ہم عربی سیکھتے ہیں۔
12۔ دو چور باہم جھگڑ پڑے تو چوری (چرائی ہوئی چیز) ظاہر ہو گئی۔
13۔ خوف سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور شرم سے سرخ ہو جاتا ہے۔
14۔ دن سفید ہو گیا اور رات کالی ہو گئی۔
15۔ ہم نے کتاب ''تسہیل الادب'' کا دوسرا حصہ تین مہینوں میں تمام کر لیا۔
16۔ ہم جھوٹ بات سے بچتے رہتے ہیں۔
17۔ میں اور میرا بھائی ایک ضروری امر کے متعلق (فِي) باتیں کرنے بیٹھے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی۔
18۔ ہندوستانی لوگ (اَلْهِنْدِيُّوْنَ) مدافعت کے لیے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (ب)

اِنَّ، اَنَّ اور اَنْ

تنبیہ 1: مذکورہ تینوں حروف کا کچھ بیان پہلے اور دوسرے حصے میں پڑھ چکے ہو۔ چوتھے حصہ میں بھی ان کا ذکر ہو گا مگر چونکہ اکثر جملوں میں "اَنْ" کے استعمال کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں بھی "اَنْ" کے متعلق کچھ لکھ دیا جائے۔

1۔ اِنَّ (بے شک) حرف تاکید ہے۔ یہ حرف جملۂ اسمیہ کے شروع میں اکثر آیا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے مبتدأ کو نصب پڑھا جاتا ہے۔ (دیکھو سبق: 6-9) جیسے: اِنَّ زَیْدًا عَاقِلٌ (بے شک زید عاقل ہے) کبھی ایسے جملوں میں خبر کے اوپر "لَ" لگا دیا جاتا ہے جس سے مزید تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے: اِنَّ الْعِلْمَ لَنَافِعٌ (بے شک علم ضرور فائدہ بخش ہے)

اِنَّ کے ساتھ ضمیریں بھی متصل ہوتی ہیں جس طرح حروف جارّہ کے ساتھ۔ (دیکھو سبق: 11-4)

اِنَّهٗ، اِنَّهُمَا، اِنَّهُمْ، اِنَّهَا، اِنَّهُمَا، اِنَّهُنَّ، اِنَّکَ، اِنَّکُمَا، اِنَّکِ، اِنَّکُمَا، اِنَّکُنَّ، اِنِّیْ، اِنَّا

اِنِّیْ کو اِنَّنِیْ اور اِنَّا کو اِنَّنَا بھی پڑھتے ہیں۔

2۔ اَنَّ (کہ) جس طرح اردو اور فارسی میں کاف بیانیہ (کہ) جملوں کے درمیان آیا کرتا ہے۔ اسی طرح عربی میں "اَنَّ" کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم ہی پر داخل ہوتا ہے۔ اور اس کو نصب دیتا ہے، جیسے: سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ (میں نے سنا کہ زید عالم ہے) ضمیریں اس کے ساتھ بھی متصل ہوتی ہیں۔ ان کی گردان ویسی ہی کرلو جیسی ابھی اوپر لکھی گئی: بَلَغَنِیْ اَنَّکَ نَجَحْتَ فِی الْاِمْتِحَانِ (مجھے خبر پہنچی کہ تو امتحان میں کامیاب ہو گیا۔)

یاد رکھو کہ "قَالَ" اور اس کے مشتقات کے بعد "اَنَّ" کی بجائے "اِنَّ" بولا جاتا ہے، جیسے: قَالَ الْاُسْتَاذُ اِنَّ الْمَدْرَسَةَ لَا تُفْتَحُ الْیَوْمَ (اُستاذ نے کہا کہ آج مدرسہ نہیں کھولا جائے گا)

تنبیہ 2: اِنَّ اور اَنَّ کے گروہ میں لٰکِنَّ (لیکن) اور لَیْتَ (کاش) اور لَعَلَّ (شاید) بھی شامل ہیں یعنی ان کے بعد بھی اسم کو نصب دیا جاتا ہے مگر لٰکِنْ (لیکن) اس گروہ میں شامل نہیں ہے۔ اس کے بعد اسم کو نصب نہیں آتا اور یہ فعل پر بھی داخل ہو سکتا ہے برخلاف مذکورہ حروف کے۔

تنبیہ 3: اَنَّ پر حروفِ جارّہ (دیکھو سبق: 7) اکثر لگائے جاتے ہیں: لِاَنَّ (اس لیے کہ)، کَاَنَّ (گویا کہ)، لِاَنَّهٗ (کیونکہ وہ)، کَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ)

3۔ "اَنْ" (کہ) تمھیں معلوم ہے کہ یہ حرف ناصب مضارع ہے۔ (دیکھو سبق: 20-4) "اَنَّ" کی طرح یہ بھی جملوں کے درمیان کاف بیانیہ کی طرح آیا کرتا ہے۔ مگر "اَنْ" اسم یا ضمیر پر داخل نہیں ہوتا۔ یہ تو صرف فعل پر داخل ہوتا ہے خصوصاً فعل مضارع پر اور اس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے، جیسے: اَمَرْتُ خَادِمِيْ اَنْ يَّحْضُرَ صَبَاحًا (میں نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ سویرے حاضر ہو جائے)

تنبیہ 4: "اَنْ" پر بھی حروف جارّہ لگائے جا سکتے ہیں: "لِاَنْ" (اس لیے کہ، تاکہ) "اِلٰی اَنْ" (یہاں تک کہ)

تنبیہ 5: "اِنَّ" یا "اَنَّ" کی وجہ سے کوئی اسم منصوب ہو اور اس کے بعد دوسرا اسم معطوف ہو یعنی "وَ، فَ، اَوْ، ثُمَّ" وغیرہ حروف عاطفہ کے بعد واقع ہو تو وہ بھی منصوب ہوگا، جیسے: اِنَّ زَيْدًا وَ عَمْرًا صَالِحَانِ، سَمِعْتُ اَنَّ زَيْدًا وَ عَمْرًا صَالِحَانِ. اسی طرح "اَنْ" کی وجہ سے کوئی فعل مضارع منصوب ہو اور اس کے بعد دوسرا فعل معطوف واقع ہو تو وہ بھی منصوب ہوگا، جیسے: اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَا اُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کروں) حروف عاطفہ اور معطوف کا بیان چوتھے حصے (سبق: ۴۴-۴) میں مفصل لکھا گیا ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر 25

تنبیہ: افعال یا مصادر کے سامنے ہندسے جو لکھے ہیں ان سے ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اِتَّحَدَ	(اس کا مصدر اِتِّحَادٌ) ایکا کرنا	اَضْرَبَ	منہ موڑ لینا، ہڑتال کرنا
اِتَّفَقَ	(اس کا مصدر اِتِّفَاقٌ) اتفاق کرنا	اَغْلَقَ یا غَلَّقَ	بند کر دینا
اَتْلَفَ	برباد کرنا	اِلْتَفَّ	دراصل اِلْتَفَفَ جمع ہونا، لپٹنا
اِجْتَمَعَ	جمع ہونا	اِمْتَنَعَ	باز رہنا
اِحْتِجَاجٌ	(مصدر ہے) ناراضی ظاہر کرنا	اَمْكَنَ	ممکن ہونا
اَحْسَنْتَ	تو نے خوب کیا، آفرین	اَنْشَدَ	شعر سنانا
اَخْبَرَ	خبر دینا	اَنْصَفَ	انصاف
اَحْرَقَ	جلانا	اَيَّدَ	مدد کرنا

لفظ	معنی
أَرْشَدَ	عقل وفہم عطا کرنا۔
إِسْتِقْلَالٌ	(مصدر ہے) سوراج، خود مختاری
إِسْتَحَقَّ	حق دار ہونا
إِشْتَرَكَ	شریک ہونا
تَوَلّٰی	والی ہونا، پیٹھ پھیرنا
جَانَبَ	الگ رہنا۔
جَرِحَ	زخمی ہونا
حَبَسَ	قید کرنا
خَرَّبَ	برباد کرنا
خَفَّضَ	پست کرنا
دَارَ (يَدُوْرُ)	پھرنا، چکر کھانا۔
دَامَ (يَدُوْمُ)	ہمیشہ رہنا
مَحْكَمَةٌ (جمع: مَحَاكِمُ)	حکومت کی عمارت جیسے: عدالت، ڈاک خانہ
مُظَاهَرَةٌ	(مصدر ہے) اکٹھا ہو کر شکایت کرنا، مظاہرہ کرنا۔
آخَرُ	دوسرا
أَخُوْعِلْمٍ	علم کا بھائی یعنی علم والا
أَسَنُّ	زیادہ عمر والا
أَغُسْطُسُ	ماہِ اگست
أَنَامٌ	مخلوق، دنیا
اَللّٰهُمَّ	اے اللہ
إِنْجِلِيْزُ	انگریز

لفظ	معنی
بَشَّرَ	خوش خبری دینا
تَرْجَمَ	(رباعی مجرد) ترجمہ کرنا۔
تَمَتَّعَ	فائدہ لینا
تَمَّمَ	تمام کرنا
تَمَرَّدَ	سرکشی کرنا
رَشَقَ (ن)	پھینکنا: تیر یا پتھر وغیرہ
صَدَّقَ	سچ ماننا
عَادَلَ	برابری کرنا
كَلَّفَ	تکلیف دینا
لَفَظَ (ض)	بولنا
مَاتَ (يَمُوْتُ)	مرنا
نَصَحَ (ف)	نصیحت کرنا، خیر خواہی کرنا
هَجَمَ (ن)	ہجوم کرنا
هَنَّأَ	مبارک باد دینا
وَفَّقَ	توفیق دینا، اسباب بنا دینا
وَلَدَ	جننا
رَئِيْسُ الْمَدْرَسَةِ	صدرِ مدرس
رَحًى يَا رَحٰی	چکی
رَصَاصٌ	سیسہ، گولی بندوق کی
زَعِيْمٌ (جمع: زُعَمَاءُ)	لیڈر
شُرْطَةٌ (اسم جمع)	پولیس
سِلْكٌ	تار
سِنٌّ	عمر، دانت

أَهْلٌ:	لائق، گھر کے لوگ، والا	صَنِيْعَةٌ	کرتوت
تِلِغْرَافٌ	ٹیلی گراف	صَوْتٌ	آواز، نعرہ، رائے
جِهَةٌ	طرف	قَرْيَةٌ (جمع: قُرًى)	گاؤں، دیہات
جُمْلَةٌ	کسی قدر، ایک مقدار	قَائِدٌ	سردار، لیڈر
حِجَازِيٌّ	ملک حجاز کا رہنے والا	عَامِلٌ (جمع: عُمَّال)	کاریگر، مزدور، حکومت کا عمل دار
حَسْبٌ	موافق	غُرُوْرٌ	فریب، دھوکا
حُرِيَّةٌ	آزادی	مَقْدُوْرٌ	دباؤ ڈالا ہوا
غُلَامٌ	لڑکا	مَقْرُوْنٌ	ملا ہوا، قریب
كَرِيْمٌ	شریف	مَنُوْنٌ	موت
لُؤْمٌ	ملامت	مِنْهَاجٌ	طریقہ، نہج
لَئِيْمٌ	کمینہ، خسیس	مُنْذُ	سے (مدت کی ابتداء کے لیے)
مَا عَدَا ذٰلِكَ	اُس کے سوا	نَفِيْسَةٌ (جمع: نَفَائِسُ)	عمدہ چیز
مَحْفِلٌ	مجلس	وَفَاءٌ	قول پورا کرنا، وفاداری
مُدَافَعَةٌ	(مصدر ہے) مدافعت کرنا	هَمٌّ (جمع: هُمُوْمٌ)	فکر، خیال
مَرْءٌ	مرد		

مشق نمبر 26 (الف)

تنبیہ: مقصود بالمثال الفاظ کو سرخ کر دیا گیا ہے۔

1۔ يَا رَشِيْدُ مَا ذَا تَتَعَلَّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا عَمِّيْ! اَنَا اَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّ وَالْإِنْكِلِيْزِيَ وَالْحِسَابَ وَالْجِغْرَافِيَةَ وَالتَّارِيْخَ۔
2۔ سَمِعْتُ اَنَّكَ تَجْتَهِدُ فِيْ تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ وَ تَشْتَغِلُ فِي اللَّعِبِ۔	مَنْ اَخْبَرَكُمْ يَا سَيِّدِيْ؟ وَ كَيْفَ صَدَّقْتُمُ الْمُخْبِرَ؟
3۔ يَا حَبِيْبِيْ! اَنَا لَا اُصَدِّقُهُ لٰكِنِّيْ اَنْظُرُكَ مُنْذُ يَوْمَيْنِ مَا ذَهَبْتَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ۔	نَعَمْ! اِنِّيْ لَا اَذْهَبُ مُنْذُ تَاسِعِ اَغُسْطُسْ، لِاَنَّ الطُّلَّابَ اَضْرَبُوْا عَنِ التَّعَلُّمِ، بَلْ هَجَمُوْا

سوال	جواب
	عَلٰى حُجْرَةِ رَئِيْسِ الْمَدْرَسَةِ وَ خَرَّبُوْا بَعْضَ اَسْبَابِ الْحُجْرَةِ فَاُغْلِقَ الْمَدْرَسَةُ۔
4۔ وَ لِمَ اَضْرَبَ الطُّلَّابُ؟	لِاَنَّ الْحُكُوْمَةَ قَبَضَتْ عَلٰى مِسْتَرغَانْدِيْ (مسٹر گاندھی) وَ مَوْلٰنَاا أَبِي الْكَلَامِ وَ كَثِيْرٍ مِنْ زُعَمَآءِ الْجَمْعِيَّةِ الْوَطَنِيَّةِ (الْكَانْغِرِيْس) وَحَبَسَتْهُمْ، فَاَضْرَبَ الطُّلَّابُ اِحْتِجَاجًا عَلٰى صَنِيْعَةِ الْحُكُوْمَةِ۔
5۔صَدَقْتَ يَا عَزِيْزِيْ ! وَ قَرَأْتُ فِي الْجَرَآئِدِ اَنَّ عُمَّالَ الْمَصَانِعِ وَالْمَعَامِلِ اَيْضًا اَضْرَبُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاجْتَمَعُوْا لِلْمُظَاهِرَةِ وَالْاِحْتِجَاجِ، فَمَنَعَتْهُمُ الشُّرْطَةُ لٰكِنْ لَمْ يَمْتَنِعُوْا وَرَشَقُوا الشُّرْطَةَ بِالْحِجَارَةِ فَرَشَقَهُمُ الشُّرْطَةُ بِالرَّصَاصَاتِ ، فَبَعْضُهُمْ مَاتُوْا عَلَى الْحَالِ وَ بَعْضُهُمْ جُرِحُوْا۔	وَ هٰكَذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَاتُ فِيْ طُوْلِ الْهِنْدِ وَعَرْضِهَا ، فِيْ مُدُنِهَا وَ فِيْ قُرَاهَا ، وَ فِيْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ قَتَلَ الْمُظَاهِرُوْنَ رِجَالًا مِنَ الشُّرْطَةِ ، وَ اَحْرَقُوا الْمَحَاكِمَ ، وَاَتْلَفُوْا الْاَسْلَاكَ التِّلْغِرَافِيَّةَ، لٰكِنْ سَمِعْنَا اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَشْتَرِكُوْا فِيْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ اِلَّا قَلِيْلًا۔
6۔ هَلْ تَعْلَمُ لِمَ قَبَضَتِ الْحُكُوْمَةُ عَلٰى زُعَمَآءِ الْكَانْغرِيْسِ؟	لِاَنَّهُمْ يَطْلُبُوْنَ الْحُرِّيَّةَ وَالْاِسْتِقْلَالَ، وَ قَالُوْا لِلْاِنْجِلِيْزِ: اَنْ يَتْرُكُوْا الْهِنْدَ فِيْ أَيْدِيْ الْهِنْدِيِّيْنَ۔
7۔ فَلِمَاذَا لَمْ يَشْتَرِكِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ؟	لِاَنَّ قَائِدَ جَمْعِيَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ (مسلم لیگ) مِسْتَرْ مُحَمَّد عَلِيْ جِنَاح مَنَعَهُمْ عَنِ الْاِشْتِرَاكِ۔
8۔ وَلِمَا ذَا مَنَعَهُمْ۔ أَلَا يُحِبُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَ قَائِدُهُمُ الْحُرِّيَّةَ وَالْاِسْتِقْلَالَ ؟	بَلٰى! هُمْ يُحِبُّوْنَ الْاِسْتِقْلَالَ وَ كَيْفَ لَا ؟ مَعَ اَنَّ (باوجودیکہ) الْاِجْتِهَادَ لِلْحُرِّيَّةِ وَالْاِسْتِقْلَالِ فَرِيْضَةٌ عَلَيْهِمْ۔ وَ لٰكِنَّ الْهُنُوْدَ اِلَى الْاٰنَ لَمْ يَتَّفِقُوْا مَعَ مُسْلِمْ لِيك فِيْ مُطَالَبَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ حُقُوْقِهِمْ۔

9۔ يَا عَزِيْزِيْ! لَا شَكَّ فِيْ اَنَّ الْحُرِّيَّةَ وَاِسْتِقْلَالَ الْوَطَنِ هُمَا اَعَزُّ شَيْءٍ ، لَا تُعَادِلُهُمَا نُفُوْسٌ وَ لَا نَفَآئِسُ لٰكِنَّ إِسْتِقْلَالَ الْهِنْدِ لَا يَحْصُلُ مِنْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ بَلْ اَوَّلُ شَرْطِهِ الْاِتِّحَادُ بَيْنَ أَبْنَاءِ الْوَطَنِ هٰكَذَا يَقُوْلُ الْاِنْجِلِيْزُ اَيْضًالِلْهِنْدِيِّيْنَ «كُوْنُوْا مُتَّحِدِيْنَ يَحْصُلْ لَكُمُ الْاِسْتِقْلَالُ۔»

اِيْ وَاللّٰهِ ! هٰذَا صَحِيْحٌ، فَمَا لَنَا اَنْ لَا نَتَّحِدَ وَ لَا نَتَّفِقَ، فَاِنَّهٗ اَسْهَلُ طَرِيْقٍ لِتَحْصِيْلِ الْاِسْتِقْلَالِ، فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ مُحِبِّ الْحُرِّيَّةِ مِنَ الْهُنُوْدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَجْتَهِدَ كُلَّ الْجُهْدِ لِلْاِتِّحَادِ حَتّٰى يَكُوْنَ صَوْتُ جَمِيْعِ الْاَقْوَامِ صَوْتًا وَاحِدًا «اَلْاِسْتِقْلَالُ، اَلْاِسْتِقْلَالُ»

10۔ اَحْسَنْتَ يَا وَلَدِيْ! لٰكِنَّ الْهُنُوْدَ وَالْاِنْجِلِيْزَ لَنْ يَتَّفِقُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ ضَعُفَتْ قُوَّتُهُمْ بِالشِّقَاقِ وَ ضُعْفِ الْاِيْمَانِ وَ سُوْءِ الْاَعْمَالِ۔

نَعَمْ ! لَا يُحِبُّ اَحَدُ نِ الْاِتِّحَادَ مَعَ الضُّعَفَآءِ ، اَمَّا اِذَا اَحْسَنُوْا الْاَخْلَاقَ وَالْاَعْمَالَ وَاتَّحَدُوْا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ، فَيُحِبُّ كُلُّ وَاحِدِ نِ الْاِتِّحَادَ مَعَهُمْ۔

11۔ فَيَلْزَمُ عَلٰى قَائِدِي الْمُسْلِمِيْنَ وَ عُلَمَآئِهِمْ اَنْ يُسَارِعُوْا اَوَّلًا اِلٰى تَحْسِيْنِ أَخْلَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالتَّنْظِيْمِ وَالْاِتِّحَادِ بَيْنَهُمْ عَلٰى اَسَاسِ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ، وَالتَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ، وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْفِسْقِ وَالْعِصْيَانِ، لِيَكُوْنُوْا مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ ، اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

صَدَقَ اللّٰهُ! وَاللّٰهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، يَاعَمِّيْ! اِذَا اتَّحَدَ مُسْلِمُوا الْهِنْدَ عَلَى الْاَسَاسِ الْمَذْكُوْرِ (وَ لَوْ كَانُوْا مُخْتَلِفِيْنَ فِي الْفُرُوْعِ) كَانُوْا قُوَّةً عَظِيْمَةً، فَمَنْ ذَاالَّذِيْ يُخَالِفُ قُوَّةَ مِئَةِ مِلْيُوْنٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الصّٰدِقِيْنَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنَّ يَوْمًا يَتَّحِدُ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ يَكُوْنُ يَوْمُ الْاِتِّحَادِ مَعَ جَمِيْعِ اِخْوَانِنَا مِنْ أَبْنَاءِ الْوَطَنِ۔

12۔ يٰلَيْتَنِيْ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ السَّدِيْدَ، فَلَا شَكَّ فِيْ أَنَّ يَوْمَ الْاِتِّحَادِ هُوَ يَوْمُ الْحُرِّيَّةِ وَالنَّجَاةِ عَنِ الْاِسْتِعْبَادِ۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَرِيْبًا۔

13۔ أَنَا مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِفَهْمِكَ وَ خِبْرَتِكَ ،

اَشْكُرُكَ يَا سَيِّدِي الْمُحْتَرَمُ! قَدْ عَلَّمْتَنِيْ

لٰكِنْ لَا تَكُنْ غَافِلًا عَنِ الْعُلُوْمِ وَالْفُنُوْنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَهْلًا لِخِدْمَةِ الدِّيْنِ وَالْوَطَنِ۔	مَا لَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ وَفَهَّمْتَنِيْ مَا لَمْ اَكُنْ اَفْهَمُ، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

مشق نمبر 26 (ب)

حِكَايَةٌ

حُكِيَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمَّا تَوَلَّى الْخِلَافَةَ دَخَلَ عَلَيْهِ وُفُوْدُ الْمُهَنِّئِيْنَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ فَتَقَدَّمَ مِنْ وَفْدِ الْحِجَازِيِّيْنَ لِلْكَلَامِ غُلَامٌ صَغِيْرٌ لَمْ تَبْلُغْ سِنُّهُ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَنَةً۔ فَقَالَ عُمَرُ: اَرْجِعْ وَلْيَتَقَدَّمْ مَنْ هُوَ أَسَنُّ۔ فَقَالَ الْغُلَامُ: اَيَّدَ اللّٰهُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَيْهِ قَلْبِهٖ وَ لِسَانِهٖ فَاِذَا مَنَحَ اللّٰهُ الْعَبْدَ لِسَانًا لَافِظًا وَ قَلْبًا حَافِظًا فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْكَلَامَ وَ لَوْ كَانَ الْفَضْلُ بِالسِّنِّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَانَ فِي الْاُمَّةِ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِكَ هٰذَا۔ فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ كَلَامِهٖ وَ اَنْشَدَ:

تَعَلَّمْ فَلَيْسَ الْمَرْءُ يُوْلَدُ عَالِمًا
وَ لَيْسَ أَخُوْ عِلْمٍ كَمَنْ هُوَ جَاهِلٌ
وَ اِنَّ كَبِيْرَ الْقَوْمِ لَا عِلْمَ عِنْدَهٗ
صَغِيْرٌ اِذَا الْتَفَّتْ عَلَيهِ الْمَحَافِلُ

اَشْعَارٌ

اِذَا اَنْتَ اَكْرَمْتَ الْكَرِيْمَ مَلَكْتَهٗ
وَ اِنْ اَنْتَ اَكْرَمْتَ اللَّئِيْمَ تَمَرَّدَا
اِنَّ الْوَفَآءَ عَلَى الْكَرِيْمِ فَرِيْضَةٌ
وَاللُّؤْمُ مَقْرُوْنٌ بِذِي الْاِخْلَافِ
وَ تَرَى الْكَرِيْمَ لِمَنْ يُعَاشِرُ مُنْصِفًا
وَتَرَى اللَّئِيْمَ مُجَانِبُ الْاِنْصَافِ
خَفِّضْ هُمُوْمَكَ فَالْحَيٰوةُ غُرُوْرٌ
وَرَحَى الْمَنُوْنِ عَلَى الْاَنَامِ تَدُوْرُ
وَالْمَرْءُ فِيْ دَارِ الْفَنَاءِ مُكَلَّفٌ
لَا قَادِرٌ فِيْهَا وَ لَا مَقْدُوْرٌ

مَكْتُوبٌ مِنَ الْوَلَدِ اِلٰى اَبِيْهِ

اِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمَاجِدِ الْمُحْتَرَمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اِنِّيْ كُنْتُ كَتَبْتُ قَبْلَ ثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ اِلٰى اَخِي الْعَزِيْزِ وَ اَخْبَرْتُ اَنِّيْ تَمَّمْتُ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْاَدَبِ وَالْيَوْمَ اُبَشِّرُكُمْ بِاَنِّىْ تَعَلَّمْتُ الْجُزْءَ الثَّانِيْ اَيْضًا فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَهُ الشُّكْرُ۔

يَا أَبِيْ الْمُكَرَّمُ ! اَلْاٰنَ أَنَا اَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ اَكْثَرَ مِنْ مَا كُنْتُ اَفْهَمُهٗ قَبْلَ هٰذَا ، لِأَنِّيْ تَعَلَّمْتُ فِي الْجُزْءِ الثَّانِيْ جَمِيْعَ الْاَبْوَابِ مِنَ الْاَفْعَالِ الثُّلَاثِيَّةِ وَالرُّبَاعِيَّةِ الْمُجَرَّدَةِ وَالْمَزِيْدَةِ۔

وَ مَا عَدَا ذٰلِكَ حَفِظْتُ كَثِيْرًا مِنَ الْأَلْفَاظِ الْعَرَبِيَّةِ وَ تَعَلَّمْتُ جُمْلَةً مِنْ قَوَاعِدِ الصَّرْفِ وَالنَّحْوِ وَ مِنْ تَرَاكِيْبِ الْجُمَلِ الْاِسمِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ۔

وَ بِحَمْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ اَقْدِرُ اَنْ اُتَرْجِمَ كَثِيْرًا مِنَ الْجُمَلَاتِ مِنَ الْعَرَبِيْ اِلَى الْهِنْدِيِّ وَ مِنَ الْهِنْدِيِّ اِلَى الْعَرَبِيِّ۔

وَالْخُلَاصَةُ أَنِّيْ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعَلَّمْتُ فِيْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مَا لَا يَتَعَلَّمُ طَلَبَةُ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الرَّآئِجَةِ عَلَى الْمِنْهَاجِ الْقَدِيْمِ فِيْ سَنَتَيْنِ۔ خُصُوْصًا تِلْكَ الطَّلَبَةُ لَا يَقْدِرُوْنَ مُطْلَقًا اَنْ يُتَرْجِمُوْا مِنَ الْهِنْدِيِّ اِلَى الْعَرَبِيِّ اَوْ يُكَلِّمُوْا اَوْ يَكْتُبُوْا مَكْتُوْبًا صَغِيْرًا۔

وَلَمَّا اَقْرَءُ الْجُزْءَ الثَّالِثَ وَ اَتَعَلَّمُ اَقْسَامَ الْأَفْعَالِ الْغَيْرِ السَّالِمَةِ يَحْصُلُ لِيْ قُدْرَةٌ مَزِيْدَةٌ عَلَى التَّكَلُّمِ وَالتَّرْجَمَةِ وَ اِذَنْ اُرْسِلَ فِيْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا اِلٰى حَضْرَتِكُمْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

وَالسَّلَامُ عَلٰى اُمِّيَ الْمُحْتَرِمَةِ وَ أَخَوَاتِيْ وَ اِخْوَانِي الْمُكَرَّمِيْنَ وَ دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ۔

وَلَدُكُمُ الْخَادِمُ

عبدالرحمن

تکملہ

چند مفید معلومات

1۔ تعریف علم صرف ونحو:

صحیح بولی سیکھنے کے لیے جو قاعدے بنائے گئے ہیں اُن کی دو قسمیں ہیں:

(1) صرف (2) نحو

صرف وہ علم ہے جس میں لفظوں کی پہچان اور اُن کے ہیر پھیر کے قاعدوں کا ذکر ہو۔

نحو وہ علم جس میں لفظوں کے آپس کے تعلق اور اُن کی اعرابی حالت کی پہچان کے قاعدے بتائے جائیں۔

تنبیہ 1: اس کتاب میں تم نے کچھ قواعد صرف کے پڑھے ہیں اور کچھ نحو کے بقیہ قواعد آئندہ حصے میں ان شاء اللہ بیان کیے جائیں گے۔

2۔ تحلیل:

کلام میں لفظوں کو علیحدہ علیحدہ جانچنے کو "تحلیل" کہتے ہیں اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے۔

(1) تحلیل صرفی، (2) تحلیل نحوی

صرف کے قاعدوں کے لحاظ سے جانچنے کو "تحلیل صرفی" کہتے ہیں اور نحو کے قواعد کے لحاظ سے جانچنے کو "تحلیل نحوی" کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس تحلیل کے بعد پھر لفظوں کو باہم جوڑ دیتے ہیں اس لیے تحلیل نحوی کو عام طور پر ترکیب (جوڑ دینا) بھی کہتے ہیں تحلیل صرفی میں ذیل کے اُمور تم ابھی جانچ سکتے ہو:

سب سے پہلے کلمہ کی اقسام پہچانیں کہ کون سا لفظ اسم ہے کون سا فعل اور کون سا حرف؟

پھر اسم کے متعلق ذیل کی باتیں دیکھو:

1۔ نکرہ ہے یا معرفہ؟ نکرہ ہے تو اسم ذات ہے یا اسم صفت؟ معرفہ ہے تو کس قسم کا؟ یعنی اسم علم ہے یا ضمیر یا اور کوئی؟

2۔ مشتق ہے یا غیر مشتق (جامد) اگر مشتق ہے تو کون سی قسم کا؟ اسم فاعل ہے یا اسم مفعول یا اسم تفضیل یا اسم ظرف یا اسم آلہ یا اسم صفت (صفۃ مشبہ) یا اسم مبالغہ

3۔ حروف اصلیہ کی تعداد پہچانو کہ ثلاثی ہے یا رباعی یا خماسی؟ مجرد ہے یا مزید فیہ؟

4۔ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟ جمع ہے تو سالم یا مکسر؟ مکسر ہے تو کس وزن پر؟

5۔ مذکر ہے یا مؤنث؟ علامت تانیث کیا ہے؟

6۔ معرب ہے یا مبنی؟

فعل کے متعلق ذیل کے امور دیکھو:

1۔ زمانہ دیکھو یعنی ماضی ہے یا مضارع؟

2۔ صیغہ دیکھو کہ غائب ہے یا مخاطب یا متکلم؟ مذکر ہے یا مؤنث؟ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟

3۔ حروف اصلیہ کی تعداد دیکھو کہ ثلاثی ہے یا رباعی؟ مجرد ہے یا مزید فیہ؟

4۔ معروف ہے یا مجہول؟ لازم ہے یا متعدی؟

5۔ معرب ہے یا مبنی؟

حرف کے متعلق:

1)۔ حرف کے متعلق صرف یہ دیکھ سکتے ہو کہ حرف جارّ ہے یا حرفِ استفہام یا حرفِ نفی یا حرفِ تاکید یا حرفِ ندا یا حرفِ ناصبِ مضارع یا حرفِ جازم ہے؟

تحلیل نحوی میں امورِ ذیل تم جانچ سکتے ہو۔

1 مرکب تام ہے یا ناقص؟

2۔ مرکب ناقص ہے تو کس قسم کا؟ توصیفی ہے یا اضافی؟

3۔ مرکب توصیفی ہے تو اس میں موصوف کون سا ہے اور صفت کون سی؟

4۔ اگر مرکب اضافی ہے تو اس میں مضاف کون سا اور مضاف الیہ کون سا؟

5۔ مرکب تام ہے تو کون سی قسم کا؟ جملہ اسمیہ ہے یا جملہ فعلیہ؟

6۔ جملہ اسمیہ ہے تو اس میں مبتدأ کون سا ہے اور خبر کون سی؟

7۔ جملہ فعلیہ ہے تو اس میں فعل کون سا ہے؟ فاعل کون ہے یا نائب الفاعل کون سا لفظ ہے؟ مفعول کون سا لفظ ہے؟

8۔ ہر کلمہ کی اعرابی حالت دیکھو۔ یعنی فعل ہے تو دیکھیں حالتِ رفعی میں ہے یا حالتِ نصبی یا جزمی میں؟

9۔ اگر کوئی اسم مرفوع ہے تو کیوں؟ فاعل یا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے یا مبتداء یا خبر ہونے کی

وجہ سے؟

10۔ اگر منصوب ہے تو کیوں؟ مفعول ہے یا اِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے یا کَانَ کی خبر ہے؟ یا اس لیے کہ فاعل یا مفعول کی ہیئت بتلاتا ہے؟

11۔ اگر مجرور ہے تو کیوں؟ حرف جر کے بعد واقع ہے یا مضاف الیہ ہے؟

12۔ ہر کلمہ کا اعراب دیکھیں کون سی قسم کا ہے۔ اعراب بالحرکۃ ہے یا اعراب بالحروف؟

متعدد جملوں کی ترکیبیں پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ ذیل میں چند اور جملوں کی تحلیل لکھی جاتی ہے تاکہ تم آئندہ بطور خود سادے جملوں کی تحلیل کر سکو۔

۱۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (مرد لوگ عورتوں کے اوپر سرپرست ہیں)

اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:

(اَلرِّجَالُ) اسم ہے معرفہ معرف باللام، جمع مکسر، مذکر، جامد، ثلاثی مجرد، معرب۔

(قَوّٰمُوْنَ) اسم، جمع سالم مذکر، مشتق (اسم مبالغہ) ثلاثی مجرد۔

(عَلٰی) حرف جارّ مبنی۔

(اَلنِّسَآءِ) اس معرف باللام، جمع مکسر، اس کا مفرد اِمْرَاَةٌ ہے، مؤنث، جامد، ثلاثی مجرد، معرب۔

اس کی تحلیل نحوی یوں کرو۔

مذکورہ جملہ اسمیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزء اسم ہے۔

(اَلرِّجَالُ) مبتدأ ہے اسی لیے مرفوع ہے۔ اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔ (قَوَّامُوْنَ) خبر ہے اسی لیے مرفوع ہے۔ اس کا رفع (ُ وْنَ) سے دیا گیا ہے۔ (دیکھو سبق: 10-5)، (عَلٰی) حرف جارّ ہے۔ (اَلنِّسَآءِ) اس کا جر زیر سے دیا گیا ہے۔ جارّ اور مجرور مل کر خبر سے متعلق ہے۔ مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو گیا۔

۲۔ کَتَبَ مَحْمُوْدٌ کِتَابًا طَوِيْلًا اِلٰی أَخِيْهِ، (محمود نے ایک لمبا خط اپنے بھائی کو لکھا) اس کی تحلیل صرف یوں ہوگی:

(کَتَبَ) فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب، ثلاثی مجرد، متعدی مبنی (کیونکہ فعل ماضی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے)

(مَحْمُوْدٌ) اسم علم، واحد، مذکر، مشتق، اسم مفعول ہے حَمِدَ (تعریف کرنا) سے، ثلاثی مجرد ہے، معرب ہے۔

(کِتَابًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، ثلاثی مجرد، معرب

(طَوِیْلًا) نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، اسم صفت، ثلاثی مجرّد اور معرب ہے۔

(اِلٰی) حرف جارّ۔

(أخ) اسم نکرہ واحد، مذکر، جامد، ثلاثی (دراصل اَخَوٌ ہے) معرب۔

(ہٖ) ضمیر مجرور متصل۔

مذکورہ جملہ کی تحلیل نحوی یوں کرو۔

مذکورہ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزء فعل ہے۔

(کَتَبَ) فعل ماضی مبنی ہے فتحہ پر۔(مَحْمُوْدٌ) فاعل ہے۔ اور اسی لیے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔(کِتَابًا) مفعول ہے اسی لیے منصوب ہے اس کا نصب زبر سے دیا گیا ہے پھر (کِتَابًا) موصوف بھی ہے اور (طَوِیْلًا) اس کی صفت ہے اسی لیے منصوب ہے کیونکہ صفت اور موصوف اعراب میں باہم مطابق ہوتے ہیں۔اس کا نصب بھی زبر سے آیا ہے۔(اِلٰی) حرف جارّ،(أخ) مجرور، اس کا جر (ي) سے آیا ہے۔ (دیکھو سبق:11-2) پھر (أخ) مضاف ہے۔(ہٖ) مضاف الیہ، جارّ و مجرور مل کر متعلق ہوا فعل سے۔ فعل، فاعل، مفعول اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

حل شدہ مشقیں عربی کا معلّم (حصہ دوم)

حل شدہ مشقیں حصہ اوّل میں چودہ مشقیں گزر چکیں۔ اس لیے دوسرا حصہ پندرہویں مشق سے شروع کیا گیا ہے۔

الدرس السادس عشر

مشق نمبر ۱۵

۱۔ خلیل! تم ہر روز قرآن میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھا کرتا ہوں، لیکن آج میں نے صرف آدھا پارہ پڑھا (لیکن آج میں نے نہیں پڑھا مگر آدھا پارہ)
۲۔ کیوں؟	کیوں کہ میں نے مدرسہ کے اسباق رات میں نہیں لکھے تھے تو صبح میں لکھتا ہوا بیٹھ گیا۔
۳۔ کیا تمھیں آج فجر کی جماعت ملی؟	الحمد للہ! ہر روز مجھے فجر کی جماعت ملتی ہے۔
۴۔ تو اے خلیل! تم بڑے نصیب والے ہو۔	جناب! میں آپ کے نیک گمان پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، لیکن فجر کی جماعت تو کوئی بڑا [بھاری] کام [بوجھ] نہیں ہے مگر (صرف) ان لوگوں پر (بوجھ ہے) جو غفلت کی نیند میں سوتے رہتے ہیں۔
۵۔ بیٹا! تم نے سچ کہا، لیکن یہ تو صرف سعادت مندوں کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں دونوں جہاں کی نیک بختی عطا فرمائے۔	آمین! اور جناب کے مراتب (بھی) اللہ تعالیٰ بلند کرے۔
۶۔ خلیل! تم مدرسے کب جاتے ہو؟	ناشتے کے بعد جاتا ہوں۔
۷۔ اور دوپہر کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم لوگ دوپہر کا کھانا ظہر کے بعد کھاتے ہیں۔

۸۔ مدرسہ قریب ہے یا دور؟	مدرسہ تقریباً آدھ میل دور ہے۔
۹۔ کیا ہمارے یہاں چائے پیو گے؟	بسر وچشم (سر اور آنکھ پر) لیکن جناب میں نے صبح چائے پی ہے اور اس کے بعد کبھی بھی (چائے) نہیں پیتا۔
۱۰۔ یہ چھوٹا لڑکا تمہارے ساتھ کون ہے؟	یہ ایک لڑکا ہے جس کے ماں باپ ہمارے پڑوس میں رہتے ہیں۔
۱۱۔ وہ صاف نہیں ہے۔ کیا اس کا منہ نہیں دھویا جاتا ہے؟	آج اس کی ماں بیمار ہو گئی تو [اس لیے] اس نے اس کا منہ نہیں دھویا۔
۱۲۔ کیا تم لوگ ہر روز عصر کے بعد کھیلا کرتے ہو؟	ہاں! ہم ہر روز میدان میں کھیلتے ہیں۔
۱۳۔ کھیل کے میدان سے تم کب لوٹتے ہو؟	میں مغرب سے ذرا پہلے لوٹتا ہوں۔
۱۴۔ پھر کیا کرتے ہو؟	مغرب کی نماز کے بعد شام کا کھانا کھاتے ہیں اور دنیا کی خبریں ریڈیو میں سنا کرتے ہیں۔
۱۵۔ کل رات کو تم نے کیا سنا؟	جناب! ایک ہیبت ناک خبر سنی
۱۶۔ وہ کیا؟	میں نے سنا کہ جاپان نے برطانیہ اور امریکہ کو ملایا اور برہما میں شکست دی اور وہ ہندوستان سے قریب آ گیا ہے۔
۱۷۔ میرے عزیز! تم نے سچ کہا اسی طرح اخبارات میں بھی خبریں آئی ہیں۔	اللہ تعالیٰ ہمیں اس بربادی کرنے والی جنگ سے محفوظ رکھے

اردو سے عربی میں ترجمہ

۱۔ يَا أَوْلَادُكُمْ تَقْرَؤُوْنَ مِنَ الْقُرْاٰنِ كُلَّ يَوْمٍ؟	نَقْرَأُ كُلَّ يَوْمٍ جُزْئًا مِنْهُ لٰكِنَّ الْيَوْمَ مَا قَرَأْنَا إِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ
۲۔ أَمَا حَفِظْتُمْ دُرُوْسَ الْمَدْرَسَةِ فِي اللَّيلِ؟	لَا! بَلْ حَفِظْنَاهَا صَبَاحًا
۳۔ مَتٰى تَذْهَبُوْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ يَا أَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَذْهَبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ

٤۔ هَلْ بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ مِنْ بُيُوْتِكُمْ؟	نَعَمْ! بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ مِنْ بُيُوْتِنَا نَحْوَ مِيْلٍ
٥۔ مَتٰى تَرْجِعُوْنَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟	نَرْجِعُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ قُبَيْلَ الظُّهْرِ
٦۔ هَلْ تَحْصُلُ لَكُمْ صَلَاةُ الظُّهْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَحْصُلُ لَنَا جَمَاعَةُ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ۔
٧۔ كَيْفَ ذٰلِكَ؟	لِاَنَّ الْمَدْرَسَةَ إِنَّمَا تُفْتَحُ صَبَاحًا فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ
٨۔ فَمَا ذَا تَفْعَلُوْنَ بَعْدَ الظُّهْرِ؟	نَرْقُدُ[يا نَقِيْلُ] سَاعَةً۔
٩۔ مَا ذَا تَفْعَلُ بَعْدَ الْعَصْرِ يَا أَحْمَدُ؟	يَا سَيِّدِيْ ! أَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْبُسْتَانِ لِلتَّنَزُّهِ
١٠۔ هَلْ تَقْرَأُ الْجَرِيْدَةَ كُلَّ يَوْمٍ؟	إِيْ وَاللّٰهِ !أَنَا أَقْرَآءُ الْجَرَآئِدَ كُلَّ يَوْمٍ فِى الْمَكْتَبَةِ

الدرس السابع عشر

مشق نمبر ١٦ (الف)

۱۔ بچے نے دودھ پیا۔

۲۔ حامد کے بھائی نے تیرے باپ کو بلایا۔

۳۔ ہم نے آج مچھلی اور چاول کھائے۔

۴۔ حامد کے باپ نے اپنے بھائی کو مصر بھیجا۔

۵۔ کیا تیری بہن فارسی سمجھتی ہے؟

۶۔ ایک سپاہی نے اس کے باپ کو سنگاپور کی لڑائی میں قتل کر دیا۔

۷۔ ایک بڑا شیر مارا گیا۔

۸۔ تیرا باپ کچہری میں بلایا گیا۔

۹۔ کیا مدرسہ کے دونوں دروازے کھولے گئے؟

۱۰۔ جی ہاں! دربان نے مدرسے کے دونوں دروازے کھولے۔

۱۱۔ اس لڑکے کا باپ لیبیا کی لڑائی میں مارا گیا۔

۱۲۔ کیا مکے میں ہندوستانی زبان سمجھی جاتی ہے؟

۱۳۔ اس کا بھائی حیدر آباد بھیجا گیا۔

۱۴۔ عن قریب کافروں کو شکست دی جائے گی۔

۱۵۔ داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔

۱۶۔ میں نے تیرے بھائی کو نیک سمجھا۔

مشق نمبر ۱۶ (ب)

۱۔ گاڑی بان گاڑی لایا۔ کیا تو گاڑی میں سوار ہوتا ہے اور شاہی باغ چلتا ہے؟

۲۔ میرے پاس ایک خط دہلی سے آیا وہ میرے دوست خالد نے بھیجا ہے۔

۳۔ جب میں تیرے کمرے میں داخل ہوا [تو] تیرے چھوٹے بھائی کو میز کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا مدرسہ کے اسباق لکھتا ہوا دیکھا تو میں ایک جانب کرسی پر بیٹھ گیا اور وہ میرے لیے کافی لایا۔

۴۔ ہم شہر کے رئیس کے پاس ایک ضروری کام کے لیے گئے تو انھیں کھانا کھاتے ہوئے پایا پس وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہمیں کھانے پر بلایا، لیکن ہم نے نہیں کھایا۔ پھر ہمارے لیے چائے لائی گئی تو ہم نے وہ پی لی۔

۵۔ بے شک تمہارے پاس ایک پیغمبر تم میں ہی سے آیا ہے۔

۶۔ اے لوگو! بے شک تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نصیحت [کی کتاب] آئی ہے اور جو کچھ دلوں میں [خرابی] ہے اس کے لیے شفا ہے اور ایمانوالوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

اردو سے عربی

۱۔ قَتَلَ رَجُلٌ أَسَدًا كَبِيْرًا ۲۔ طَلَبْتُ أَخَا حَامِدٍ

۳۔ أَكَلَتْ أُخْتِي السَّمَكَ وَالْأَرُزَّ ٤۔ حَسِبَ أَحْمَدُ مَحْمُوْدًا صَالِحًا

۵۔ قُتِلَ أَخُوْ تِلْكَ الْاِبْنَةِ فِيْ مُحَارَبَةِ يَابَانَ

٦۔ أَرْسَلَنِيْ أَبِيْ إِلٰى حَيْدَر آبَاد

۷۔ هَلْ يُفْهَمُ اللِّسَانُ الْعَرَبِيُّ فِيْ بَمْبَآئِيْ؟

۸۔ جَآءَنِيْ مَكْتُوْبٌ مِنْ أَخِيْ ۹۔ سَأَكْتُبُ جَوَابَهٗ غَدًا۔

اعراب لگاؤ

١۔ قَتَلَ أَسَدٌ شَاةً
٢۔ قُتِلَتْ شَاةٌ
٣۔ شَرِبَ رَشِيْدُ نِ الْقَهْوَةَ
٤۔ شُرِبَتِ الْقَهْوَةُ
٥۔ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
٦۔ حَسِبَ زَيْدٌ رَشِيْدًا غَنِيًّا
٧۔ حُسِبَ رَشِيْدٌ غَنِيًّا
٨۔ طَلَبْتُ أَخَاكَ
٩۔ طُلِبَ أَخُوْكَ
١٠۔ بَعَثْتُ غُلَامِيْ إِلَى السُّوْقِ
١١۔ بُعِثْتُ إِلَى السُّوْقِ
١٢۔ هَلْ أَنْتَ تَقْرَأُ هٰذَا الْكِتَابَ فِي الْمَدْرَسَةِ؟
١٣۔ هَلْ يُقْرَآءُ هٰذَا الْكِتَابُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟
١٤۔ هُوَ يَسْأَلُ وَ لَا يُسْأَلُ

مذکورہ جملوں کا ترجمہ

۱۔ ایک شیر نے ایک بکری کو مارا
۲۔ ایک بکری ماری گئی
۳۔ رشید نے کافی پی۔
۴۔ کافی پی گئی۔
۵۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔
۶۔ زید نے رشید کو غنی خیال کیا۔
۷۔ رشید غنی خیال کیا گیا۔
۸۔ میں نے تیرے بھائی کو بلایا۔
۹۔ تیرا بھائی بلایا گیا۔
۱۰۔ میں نے اپنے غلام کو بازار بھیجا۔
۱۱۔ میں بازار بھیجا گیا۔
۱۲۔ کیا تو یہ کتاب مدرسہ میں پڑھتا ہے؟
۱۳۔ کیا یہ کتاب مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہے؟
۱۴۔ وہ پوچھتا ہے اور پوچھا نہیں جاتا۔

الدرس الثامن عشر

مشق نمبر ۱۶ (الف)

۱۔ لوگ پہاڑ پر موسم گرما میں چڑھے پھر سردی میں اُترے اور اپنے مکانوں میں داخل ہو گئے۔

۲۔ احمد اور اس کے خادم نے شام [ملکِ شام] کا رخ کیا۔ پھر اس میں داخل ہو گئے اور اس کے باشندوں کو شُرَفا میں سے پایا [شریف لوگ پائے]

۳۔ لڑکے امتحان میں کامیاب ہوئے اور انھیں انعام دیا گیا۔

۴۔ دو لڑکیاں ڈاکٹری میں کامیاب ہوئیں اور انھوں نے اعلیٰ سند پائی تو ان کے والدین بہت ہی خوش ہوئے اور انھوں نے حاجت مند طالب علموں پر بہت سا مال [روپیہ] خرچ کیا [انھیں بہت روپیہ دیا]

۵۔ میرے پاس صبح کے وقت دو شخص آئے۔ پھر وہ دونوں بیٹھے اور کافی پی۔ پھر ظہر بعد دہلی کے شرفاء میں سے دس آدمیوں کا ایک وفد آیا اور مجھ سے مدرسہ طیبہ کے لیے مدد طلب کی تو میں انھیں اپنے دوست احمد کے پاس لے گیا جو شہر کے رئیس ہیں۔ ہم جب ان کی حویلی [بنگلے] کے نزدیک پہنچے انھوں نے بالا خانے سے ہمیں دیکھا اور فوراً اتر پڑے اور ہمیں حویلی کے اندر لے گئے اور ہمیں آراستہ کرسیوں پر بٹھایا پھر ان کے نوکر میوہ جات لائے، پھر جب ہم کھا چکے تو وہ چائے اور کافی لائے۔ تو میں نے چائے پی اور ارکانِ وفد نے کافی پی۔ پھر رئیس نے ہمارے آنے کا سبب دریافت کیا تو میں نے قصہ سنا دیا۔ پس انھوں نے مدرسہ کے لیے ایک ہزار روپیہ اسی وقت عطاء کر دیا اور اسی [مدرسہ] کے لیے ایک کھیت جس کی سالانہ آمدنی تقریباً ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے کاٹ دیا [دے دیا یا لکھ دیا] تو ہم نے اس [عطیہ] پر ان کا بہت شکریہ ادا کیا اور دہلی لوٹ گئے۔

مشق نمبر ۱۷ (ب)۔ خالی جگہ کو پُر کرو۔

۱۔ .... رَجُلَانِ وَ جَلَسَا ....

پہلی جگہ فعل کی خالی ہے جیسے جَآءَ یا قَدِمَ۔ آخر میں جار و مجرور کی جگہ خالی ہے۔ مثلاً عَلَى الْكُرْسِيِّ یا اور کچھ۔

۲۔ قَرَأَ......... وَ خَلِيْلٌ دَرْسَهُمَا ثُمَّ .... إِلَى الْبَيْتِ۔

فعل کے بعد فاعل کی جگہ خالی ہے، جیسے رَشِيْدٌ یا اور کچھ۔ پھر دوسرے فعل کی جگہ خالی ہے، جیسے ذَهَبَا یا رَجَعَا۔

۳۔ جَآءَتِ النِّسَآءُ وَ .... عَلَى الْفَرْشِ۔

واو کے بعد فعل کی جگہ خالی ہے جیسے: جَلَسْنَ

٤۔ اَلْبَنَاتُ يَقْرَأْنَ ....

اس میں مفعول کی جگہ ہے جیسے: اَلْقُرْاٰنَ یا اَلْكِتَابَ

۵۔ .... يَقْرَؤُوْنَ .... نَافِعًا۔

پہلی جگہ فاعل کی خالی ہے، جیسے الْأَوْلَادُ یا الرِّجَالُ دوسری جگہ مفعول کی خالی ہے، جیسے: كِتَابًا

۶۔ إِخْوَانِي .... اللَّحْمَ وَالْخُبْزَ۔

اس میں فعل کی جگہ خالی ہے: أَكَلُوْا فعل جمع آئے گا کیوں کہ فاعل جمع پہلے آچکا ہے۔

۷۔ أَخَوَاتُ أَحْمَدَ .... إِلَى الْمَدْرَسَةِ

اس میں فعل کی جگہ خالی ہے: ذَهَبْنَ فعل جمع آئے گا کیوں کہ فاعل جمع پہلے آ گیا ہے۔

۸۔ .... اَلْمُعَلِّمَتُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَ .... عَلَى الْكَرَاسِيِّ

پہلی جگہ فعل کے لیے خالی ہے جیسے: جَآءَتْ اور دوسری جگہ بھی فعل کے لیے خالی ہے جیسے جَلَسْنَ پہلا فعل فاعل سے پہلے آیا ہے اس لیے واحد ہے اور دوسرا فاعل کے بعد، اس لیے وہ فاعل کی مطابقت سے جمع ہوگا۔

۹۔ مَتٰى .... أُخْتُكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ؟

اس جملے میں صرف ایک فعل کی جگہ خالی ہے، جیسے ذَهَبَتْ

۱۰۔ هَلْ .... مَعَنَا إِلَى .... بَعْدَ الْعَصْرِ؟

اس میں پہلی جگہ فعل کی خالی ہے، جیسے: تَذْهَبُ اور دوسری جگہ مجرور کی، جیسے: اَلْبُسْتَانِ یا اور کچھ

۱۱۔ مَتٰى .... الْأُمَرَآءُ الْجَبَلَ وَ مَتٰى .... مِنَ الْجَبَلِ؟

اس میں دونوں مقام فعل کے لیے خالی ہیں، جیسے: تَطْلُعُ یا تَصْعَدُ اور دوسری جگہ تَنْزِلُ۔

۱۲۔ هَلْ إِخْوَانُكَ .... مِنَ الدَّارِ أَمْ أَخَوَاتُكَ .... مِنْهَا؟

اس میں بھی دونوں مقام فعل کے لیے خالی ہیں، جیسے خَرَجُوْا اور خَرَجْنَ.

۱۳۔ مَنْ .... الدَّارَ وَ مَنْ .... مِنْهَا؟

اس جملے میں بھی دونوں جگہیں فعل کی خالی ہیں، جیسے دَخَلَ اور خَرَجَ۔

۱۴۔ كَمْ وَلَدًا .... فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ؟

اس میں صرف ایک فعل کی جگہ خالی ہے، جیسے: نَجَحَ.

اُردو سے عربی میں ترجمہ

۱۔ أَكَلَ الْأَوْلَادُ الْفُطُوْرَ ثُمَّ ذَهَبُوْا إِلَى الْمَدْرَسَةِ

۲۔ نَجَحَ الْوَلَدَانِ فِی اِمْتِحَانِ الطِّبَابَةِ فَمُنِحَا الشَّهَادَةَ وَالْجَائِزَةَ

۳۔ هَلْ ذَهَبَتْ أَخَوَاتُكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

۴۔ لَا يَا سَيِّدِي! هُنَّ مَا ذَهَبْنَ إِلَى الْآنَ ، سَيَأْكُلْنَ الْغَدَاءَ ثُمَّ يَذْهَبْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

۵۔ جَاءَتْ عِنْدِي ثَلَاثُ نِسْوَةٍ كَرِيْمَاتٍ مِنْ قَرْيَةٍ وَ طَلَبْنَ مِنِّي إِعَانَةً لِمَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ فَمَنَحْتُهُنَّ خَمْسِيْنَ رُبِيَّةً فَشَكَرْنَ وَ ذَهَبْنَ إِلَى قَرْيَتِهِنَّ۔

الدرس التاسع عشر

مشق نمبر ۱۸ (الف)

۱۔ کیا تیرا بھائی گھر میں ہے؟	وہ ابھی شہر کے بیرونی حصے میں گیا ہے۔
۲۔ اور تیرا باپ کہاں ہے؟	شاید وہ کھیت کی طرف گیا ہے۔
۳۔ آج تو نے کون سا سبق پڑھا؟	میں نے انیسواں سبق پڑھا ہے اور کل بیسواں سبق پڑھوں گا۔
۴۔ یوسف! تو کل رات کیا پڑھ رہا تھا؟	جناب! میں اخبار پڑھ رہا تھا۔
۵۔ اس گاؤں کی طرف تو کیوں گیا تھا؟	وہاں ہمارا ایک باغ ہے اس لیے میں گیا اور اس کی حالت دیکھی۔
۶۔ کیا آپ ہمیں دیکھ رہے تھے؟	ہاں! ہم بالا خانے سے دیکھ رہے تھے۔
۷۔ اے زید! اُستانی تمہاری بہن پر کیوں غصہ ہو گئیں؟	اس نے اپنے اسباق یاد نہیں کیے تھے۔
۸۔ کیا تم اپنے سبق ہر روز یاد کرتے ہو؟	بھائی میں ہر روز یاد کرتا تھا، لیکن کل نہیں یاد کیا کیوں کہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا۔
۹۔ تمہارے ہاں کون مہمان تھے؟	وہ اَزہر کے عُلما میں سے تھے۔
۱۰۔ کاش ! اُن کے متعلق میں جانتا تو ان کی ملاقات کے لیے حاضر ہو جاتا۔ وہ کتنے روز تمہارے ہاں ٹھہریں گے؟	شاید وہ ہمارے ہاں پانچ روز ٹھہریں گے۔

۱۱۔ اگر تمہارے والد درگزر فرمائیں [ناگوار نہ سمجھیں] تو مغرب کے بعد میں حاضر ہو جاتا۔	بھائی کوئی مضائقہ نہیں۔ میرے والد تمھیں دیکھ کر خوش ہوں گے کیوں کہ تم ان کے دوست کے لڑکے ہو۔
۱۲۔ اے سعید! کیا تمہارا بھائی کامیاب ہو گیا تھا اور سند حاصل کر لی تھی؟	جی ہاں! وہ گذشتہ امتحان میں کامیاب تھا اور سند حاصل کر لی تھی۔
۱۳۔ کیا تم امتحان میں کامیاب ہو گئے؟	کاش کہ میں کامیاب ہوتا اور سند پا لیتا
۱۴۔ اگر تم کوشش کرتے تو ضرور کامیاب ہوتے۔	جناب! آپ نے سچ کہا۔

مشق نمبر ۱۸ (ب)۔ قرآن سے

۱۔ ان میں سے [ان کے جسم میں سے] زمین جو کچھ کم کرتی رہتی ہے اس کو ہم جان چکے ہیں اور ہمارے پاس حفاظت کرنے والی کتاب ہے۔

۲۔ ہم نے تو یہ بات سنی ہی نہ تھی۔

۳۔ انھوں نے کہا [قیامت کے روز کہیں گے] اگر ہم سنتے رہتے یا سمجھتے رہتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔

۴۔ اور اگر وہ [وہی] کرتے جس بات کی انھیں نصیحت کی جاتی تھی تو ضرور اُن کے لیے بہتر ہوتا۔

۵۔ اگر میں نے کہا تھا تو تُو اُسے ضرور جانتا ہے [کیوں کہ] تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے، بے شک تو پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔

۶۔ اور کافر کہے گا: اے کاش! میں مٹی ہی ہوتا [تو اچھا ہوتا]

۷۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

۸۔ اور تجھ پر اللہ کا بڑا بھاری فضل ہے۔

۹۔ محمد تمہارے لوگوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ کے رسول اور پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

خلیل نحوی کے اشعار کا ترجمہ

اگر تو جانتا [خوب سمجھ لیتا] جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تو تُو مجھے ضرور معذور رکھتا [ملامت نہ کرتا] یا تُو

وہ جانتا [سمجھتا] جو تو کہہ رہا ہے تو میں تجھے ضرور ملامت کرتا، لیکن تو نے میری بات سمجھی نہیں اس لیے تو نے مجھے ملامت کی اور میں سمجھ گیا کہ تُو تو ناواقف ہے اس لیے میں نے تجھے معذور رکھا۔

مطلب یہ ہے کہ میری باتوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے تو نے مجھے دیوانہ کہا اور چوں کہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ناواقف ہے یہاں تک کہ تو اتنا نہیں سمجھتا کہ تو خود کہتا کیا ہے اس لیے میں نے تجھ سے درگزر کی۔

اردو سے عربی ترجمہ

۱۔ قَدْ ذَهَبَ أَخِيْ لِلتَّنَزُّهِ إِلَى الْبُسْتَانِ ، لَعَلَّهُ يَرْجِعُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ

۲۔ كُنْتُ ذَهَبْتُ إِلَى قَرْيَةٍ هَلْ كُنْتَ تَنْظُرُ إِلَيَّ؟

۳۔ نَعَمْ ! كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْكَ مِنْ مَنَارَةِ الْمَسْجِدِ ، أَنْتَ كُنْتَ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ

٤۔ رَأَيْنَا عَمَّكَ الْبَارِحَةَ كَانَ يَقْرَأُ الْجَرِيْدَةَ

۵۔ أَمَا كُنْتَ حَفِظْتَ دَرْسَكَ غَدًا؟

٦۔ كُنْتُ حَفِظْتُ دَرْسِيْ غَدًا

۷۔ كَانَ مَحْمُوْدًا يَحْفَظُ دَرْسَهُ كُلَّ يَوْمٍ ، لٰكِنَّ الْيَوْمَ كَانَ مَشْغُوْلًا فِيْ خِدْمَةِ الضُّيُوْفِ

۸۔ لَوْ كُنَّا بَذَلْنَا جُهْدَنَا لَنَجَحْنَا فِي الْإِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ

۹۔ هَلْ كُنْتَ تَشْرَبُ الشَّايَ فِيْ حَيْدَدز أبَاد؟

۱۰۔ أَنَا كُنْتُ أَشْرَبُ الشَّايَ فِيْ بَمْبَآيِي صَبَاحًا وَ مَسَآءً ، لٰكِنْ تَرَكْتُ الشَّايَ فِيْ حَيْدَرْ أبَاد

الدرس العشرون (الف)

مشق نمبر ۱۹۔ عربی سے اردو ترجمہ

۱۔ تو بزرگی کو ہرگز نہ پہنچے گا یہاں تک کہ صبر [تلخی] چاٹ لے [یعنی جب تک صبر اور برداشت سے کام نہ لے گا بڑے درجے کو نہ پہنچے گا]

۲۔ اللہ کا شکر نہیں ادا کیا جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا۔

۳۔ تو دودھ کیوں نہیں پیتا تاکہ تجھے فائدہ بخشے۔

۴۔ سعید دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا تو میں نے اس کے لیے دروازہ کھول دیا تاکہ ہمارے پاس داخل ہو جائے۔

۵۔ میں نے اُسے اجازت دی تا کہ وہ آزردہ نہ ہو۔
۶۔ اگر تو کوشش صَرف نہ کرے [تو] امتحان کے روز ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔
۷۔ اگر تو سستی کرے گا شرمندہ ہوگا۔
۸۔ میں نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ مدرسہ سے لوٹ آؤں۔
۹۔ ہم بھوکے تھے تو انگور کھائے یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے۔
۱۰۔ اگر تو چڑیا گھر جائے [تو] جنگلی جانوروں، درندوں اور پرندوں [کی قسم] سے اللہ کی خلقت کے عجائبات دیکھے۔
۱۱۔ مجھے یوسف نے کہا: میں نے اپنی تمام کوشش صرف کردی تا کہ کامیاب ہو جاؤں [تو] میں نے کہا: تب تو تو اپنے مقصد کو پہنچ جائے گا [اپنی مراد حاصل کرے گا]
۱۲۔ اگر باہمی موافقت نہ ہو تو [اس کا انجام] جدائی ہے۔
۱۳۔ کیا تو نے یہ کتاب نہیں پڑھی تا کہ عربی سمجھنے لگے؟
۱۴۔ مجھے آزردہ نہیں کرتی یہ [بات] کہ میں پہلے ہی ہلّے میں اپنی مراد کو نہ پہنچا بلکہ میں کوشش سے باز نہ آؤں گا یہاں تک کہ اُس [مقصد] تک پہنچ جاؤں۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ پَس اگر تم نے نہ کیا اور ہرگز نہ کرو گے تو ڈرو [دوزخ کی] آگ سے۔
۲۔ میں ہرگز اِس زمین [ملکِ مصر] سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا تو اللہ میرے لیے فیصلہ کردے اور وہ تمام فیصلہ کرنے والوں میں سب سے اچھا [فیصلہ کرنے والا] ہے۔
۳۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: بے شک اللہ تمھیں حکم کرتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔
۴۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں [اس بات سے] کہ میں جاہلوں میں سے [ایک جاہل] ہو جاؤں۔
۵۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں۔
۶۔ اگر تو نے میری جانب ہاتھ بڑھایا تا کہ مجھے قتل کر ڈالے [تو] میں تو میرا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں تا کہ تجھے قتل کردوں۔
۷۔ اور اب تک تمہارے دلوں میں ایمان نہیں داخل ہوا۔

۸۔ پس اس نے جان لیا جو [بات] تم نے نہیں جانی۔

۹۔ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی؟

۱۰۔ کیا تو نے نہیں جانا [کیا تجھے نہیں معلوم ہوا] کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے؟

۱۱۔ اگر تم اللہ کی [اللہ کے کاموں میں] مدد کرو گے [تو] اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ

١۔ أَلَمْ تَقْرَإِ الْقُرْاٰنَ ٢۔ قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ وَ لٰكِنْ لَمْ أَفْهَمْ مَعْنَاهُ

٣۔ يَا مَرْيَمُ! لِمَ لَا تَشْرَبِيْنَ اللَّبَنَ لِيَنْفَعَكِ

٤۔ أَنَا لَنْ أَشْرَبَ الشَّایَ الْيَوْمَ ٥۔ مَنْ يَقْرَعُ الْبَابَ؟

٦۔ أُخْتِيْ كَانَتْ تَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لِئَلَّا تَحْزَنَ۔

٧۔ أَكَلْتُ الْكُمَّثْرٰى حَتّٰى شَبِعْتُ ٨۔ إِنْ تَجَحْتَ حَصَلْتَ الْجَآئِزَةَ

٩۔ خَلَقَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوْهُ ١٠۔ نَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ لِنَفْهَمَهُ وَ نَعْمَلَ بِهٖ

١١۔ تِلْكَ الْبِنْتُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ

١٢۔ إِنْ تَنْصُرْنِيْ أَنْصُرْكَ

١٣۔ هُمَا لَنْ يَبْرَحَا مَقَامَهُمَا حَتّٰى تَاْذَنُوْهُمَا [يا حَتّٰى تَأْذَنَهُمَا]

١٤۔ أَلَمْ تَكُنْ حَاضِرًا فِي الْمَدْرَسَةِ غَدًا؟

١٥۔ أَلَمْ تَسْمَعُوا الْأَخْبَارَ فِي الرَّادِيُوْ؟

الدرس العشرون (ب)

مشق نمبر ۲۰

۱۔ میں آج ضرور ضرور اپنی خالہ کو خط لکھوں گا۔

۲۔ کل ہم ضرور ضرور شکار کو جائیں گے۔

۳۔ یہ دونوں شخص ضرور ہی قتل کیے جائیں گے کیوں کہ وہ دونوں زید کے قاتل ہیں۔

۴۔ عید کے روز عورتیں ضرور عید گاہ میں حاضر ہوں گی اور ضرور ہی خطبہ سنیں گی۔

۵۔ یہ لڑکا ہرگز نہیں پڑھے گا اور نہ لکھے گا لیکن وہ اس کی دو بہنیں تو ضرور ہی پڑھیں گی اور ضرور ہی لکھیں گی۔

۶۔ میرے دونوں بھائی ان شاء اللہ اس سال ضرور کامیاب ہوں گے۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ اللہ [اس شخص کی] ضرور مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے۔

۲۔ اگر خدا نے چاہا تم امن کی حالت میں مسجد حرام میں ضرور داخل ہو جاؤ گے۔

۳۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور رحم نہ کرے گا [تو] ہم ضرور ہی خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۴۔ اگر وہ نہ کرے گا جو میں اسے کہتی ہوں [تو] وہ ضرور ہی قید کر دیا جائے گا اور ضرور ہی ذلیل ہو جائے گا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ

۱۔ لَيَحْضُرَنَّ أَخِيْ فِي الْمَدْرَسَةِ الْيَوْمَ۔

۲۔ هُمَا لَيَطْلُبَانِّ مِنْكُمْ كِتَابًا

۳۔ إِنْ لَّمْ تَبْذُلُوا الْجُهْدَ لَتَكُوْنُنَّ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ

۴۔ إِنْ تَأْمُرُوْنَنِيْ لَأَذْهَبَنَّ إِلَى الصَّيْدِ وَ إِنْ خَرَجَ إِلَيْنَا أَسَدٌ فَوَاللّٰهِ لَأَقْتُلَنَّهٗ بِالْبُنْدُقِيَّةِ

۵۔ تَانِكَ الْبِنْتَانِ لَا تَحْضُرَانِّ عِنْدَكُمْ أَمَّا نَحْنُ فَلَنَحْضُرَنَّ

۶۔ لَأَنْجَحَنَّ فِيْ هٰذَا الْعَامِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ

الدرس الحادی والعشرون

مشق نمبر ۲۱

۱۔ احمد! آؤ اور کرسی پر بیٹھو	حاضر ہوں جناب۔
۲۔ چائے پیو اگر حرج نہ ہو۔	کوئی مضائقہ نہیں، لیکن ابھی گھر میں پی چکا ہوں۔
۳۔ تو کافی پی لو اگر پسندِ خاطر ہو۔	ہاں جناب! میں نے سنا ہے کہ کھانے کے بعد کافی کی پیالی ہضم کے لیے مفید ہے۔
۴۔ لیکن صرف مقررہ اوقات پر پیا کرو۔	آپ نے ٹھیک فرمایا میں ایسا ہی کرتا ہوں۔
۵۔ احمد! قرآن میں سے کچھ پڑھ تاکہ میں تمہاری قراءت سنوں۔	آپ کا فرمان بسر و چشم۔ اچھا میں سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھتا ہوں۔

۶۔ آمین! اللہ تمھیں برکت دے۔ اے احمد! واللہ تمہاری آواز کانوں کو خوش گوار معلوم ہوتی ہے اور تمہاری قراءت دلوں میں اثر کرنے والی ہے۔	یہ محض آپ کے بزرگانہ اخلاق کا باعث ہے۔
۷۔ اے لڑکو! آؤ تختہ سیاہ پر لکھو	جناب کس چیز سے لکھیں؟
۸۔ یہ لو یہ کھریا مٹی ہے اس سے لکھو	ہم میں سے پہلے کون لکھے؟
۹۔ حامد پہلے لکھے۔	ہاں! میں حامد ہوں۔ کیا لکھوں جناب؟
۱۰۔ لکھو "مچھلی پر دودھ نہ پیا جائے۔"	دیکھیے جناب! کیا یہ صحیح ہے؟
۱۱۔ بیٹا! تمہارا خط اچھا نہیں ہے۔	ہاں جناب! میں اپنے خط کی برائی پر شرمندہ ہوں
۱۲۔ اے لڑکو! ہمیشہ خوش خط لکھا کرو کیوں کہ خوش خط لکھنے والے کی قدر بڑھا دیتی ہے۔	ہمارے مہربان استاد! ہم آپ کی مفید نصیحتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مِنَ الْقُرْاٰن

۱۔ اے لوگو! اپنے رب کی بندگی کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔

۲۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! اس [شہر] کو امن والا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں کو پھلوں سے روزی دے۔

۳۔ اے مریم (رضی اللہ عنہا)! اپنے رب کی عبادت کر اور سجدہ کر اور جھکنے والوں [رکوع کرنے والوں] کے ساتھ تو بھی جھک۔

۴۔ تو اُسے چاہیے کہ اچھا کام کرے۔

۵۔ میرا یہ خط لے جاؤ۔

۶۔ اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔

۷۔ اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔

۸۔ تو غم مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۹۔ تجھے ان کی بات آزردہ نہ کرے۔

۱۰۔ جو کچھ ظالم لوگ کر رہے ہیں اس سے اللہ کو ہرگز غافل نہ سمجھو۔

۱۱۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں انھیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں انھیں روزی دی جاتی ہے۔

۱۲۔ انصاف کو خوب قائم رکھنے والے رہو۔

۱۳۔ تم میں سے ایک جماعت [ایسی] ہونی چاہیے جو اچھی باتوں کا حکم کرتے رہیں۔

۱۴۔ بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ۔

۱۵۔ ایک قوم کسی [دوسری] قوم سے تمسخر نہ کرے شاید کہ وہ ان سے زیادہ اچھے ہوں۔

۱۶۔ مشرکین تو نجس ہی ہیں اس لیے وہ اس سال کے بعد سے مسجد حرام [ادب والی مسجد] کے قریب نہ آئیں۔

۱۷۔ اور جب تم بات کرو تو انصاف کا خیال رکھو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو [یعنی رشتہ دار کے مقابلے میں بھی انصاف ہی کی بات کرنا]

۱۸۔ اور جس [جانور] پر [ذبح کے وقت] اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں سے [بالکل] نہ کھاؤ۔

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

أُنْظُرْ يَا خَالِدُ إِلٰى كِتَابِكَ وَ اقْرَأْ دَرْسَكَ ، وَ لَا تَنْظُرْ إِلٰى يَمِيْنِكَ وَيَسَارِكَ، وَ إِنْ لَمْ تَفْهَمْ فَاسْأَلْ أُسْتَاذَكَ، وَ لَمَّا فَرَغْتَ مِنَ الدَّرْسِ فَاذْهَبْ إِلٰى بَيْتِكَ وَ لَا تَلْعَبْ مَعَ الْأَوْلَادِ فِي الطَّرِيْقِ ، وَاحْفَظْ دُرُوْسَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَاكْتُبْ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ ، وَ لَا تَكُنْ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْغَافِلَ وَالْكَسْلَانَ لَا يَنْجَحُ يَوْمَ الْإِمْتِحَانِ۔

اے خالد! اپنی کتاب کی طرف دیکھ اور اپنا سبق پڑھ اور دائیں بائیں نہ دیکھ۔ اور اگر تو [کوئی بات] نہ سمجھے تو اپنے اُستاد سے پوچھ لیا کر۔ اور جب تو سبق سے فارغ ہو جائے تو اپنے گھر کو جا اور لڑکوں کے ساتھ راستے میں مت کھیلا کر۔ اور اپنے اسباق مغرب کی نماز کے بعد یاد کیا کر اور مدرسہ کے کام (اسباق) لکھا کر اور غافل نہ رہنا۔ اور سمجھ لے کہ غافل اور سست (لڑکا) امتحان کے روز کامیاب نہیں ہوتا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ

۱۔ كُنْ شَاكِرًا فِيْ كُلِّ حَالٍ

۲۔ لَا تَحْزَنُوْا

۳۔ لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَهٗ۔

۴۔ يَا بَنِيَّ! اُدْخُلُوا الْبَيْتَ وَاجْلِسُوْا هُنَاكَ

۵۔ يَا بِنْتُ! اِجْلِسِيْ عَلٰى هٰذَا الْكُرْسِيِّ وَانْظُرِيْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبُسْتَانِ

۶۔ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ! اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْبُدُوْا غَيْرَهٗٓ أَحَدًا

۷۔ يَا بَنَاتُ! اذْهَبْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَاقْرَأْنَ الْقُرْاٰنَ

۸۔ قَالَ لِيْ عَمِّيْ: لَا تَذْهَبْ إِلٰى بَيْتِكَ، فَمَا ذَهَبْتُ

۹۔ إِنْ كَانَا الثَّوْبُ نَجِسًا فَلْيُغْسَلْ

۱۰۔ لَا يُؤْكَلِ السَّمَكُ مَعَ اللَّبَنِ

۱۱۔ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَرَجٌ فَاشْرَبْ مَعَنَا الْقَهْوَةَ

الدرس الثاني والعشرون

مشق نمبر ۲۲

۱۔ میں کل حیدر آباد جانے والا ہوں۔ ۲۔ وہ دونوں دہلی جانے والے ہیں۔

۳۔ وہ سب مدارس جانے والے ہیں۔ ۴۔ وہ لڑکیاں لاہور جانے والی ہیں۔

۵۔ میرا بھائی کل بمبئی جانے والا تھا۔ ۶۔ ہم کامیاب تھے۔

۷۔ یہ ایک مدرسہ ہے اور وہ ایک کتب خانہ [لائبریری] ہے اور وہ ایک مسجد ہے۔

۸۔ مدرسہ کھلا ہوا ہے۔

۹۔ کیا تیرے پاس اس گھر کی کنجی ہے؟

۱۰۔ ہاں! میرے پاس اس کی کنجی ہے۔

۱۱۔ تب تو دروازہ کیوں نہیں کھولتا؟

۱۲۔ دروازہ کھلا ہوا ہے، لیکن اس گھر میں داخل ہونا ممنوع ہے۔

۱۳۔ مصر کا فاتح عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہے جس نے ۲۰ ہجری میں اسے فتح کیا۔
۱۴۔ لوہار ہتھوڑے سے لوہا کوٹتا ہے اور اس سے کنجیاں، تالے، درانتیاں اور چھریاں بناتا ہے۔
۱۵۔ بڑھئی آری سے لکڑی چیرتا ہے تاکہ اس سے کرسیاں، میزیں اور پھلائیں (بینچیں) بنائے۔
۱۶۔ ہم نے سنا اعلیٰ حضرت نظام عثمان علی خان کی حکومت نے متعدد فیکٹریاں اور کارگاہیں کھولی ہیں۔ جن میں سے بعض میں کپڑے بُنے جاتے ہیں اور بعض میں جنگ کے اوزار بنائے جاتے ہیں۔
۱۷۔ اے میرے دوست [پیارے]! تمھیں کھانے اور پینے میں اعتدال [میانہ روی] لازم ہے تاکہ بیمار نہ ہو جاؤ۔
۱۸۔ وہ شخص شرابی تھا، پھر جب اس نے قرآن پڑھا اور اس کی نصیحتیں سمجھیں تو اس کی حالت درست ہو گئی۔
۱۹۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ اللہ [ہی] آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور اندھیروں اور روشنی کا بنانے والا ہے۔
۲۔ اُس نے [خدا نے] کہا: میں تجھے لوگوں کے لیے پیشوا بنانے والا ہوں۔
۳۔ چوری کرنے والے [مرد] اور چوری کرنے والی [عورت] کے ہاتھوں کو کاٹ ڈالو۔
۴۔ اُس [جنت] میں بہتی نہریں ہیں، اس میں اونچے تخت [یا پلنگ] ہیں اور پیالے رکھے ہوئے ہیں۔
۵۔ ماپ اور تول میں کمی نہ کرو۔
۶۔ اور اُن کے لیے اُن میں [مویشی میں] بہت سے فائدے اور پینے کی چیزیں [دودھ] ہیں، تو کیا وہ شکر نہیں کرتے؟
۷۔ بے شک ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ہے؟

اردو سے عربی میں ترجمہ

۱۔ أَنَا ذَاهِبٌ إِلٰى بَمْبَآئِیْ غَدًا
۲۔ هُوَ كَانَ ذَاهِبًا إِلٰى لَاهُوْر أَمْسِ
۳۔ أُخْتِيْ ذَاهِبَةٌ إِلٰى حَيْدَر آبَاد
۴۔ بَابُ الْمَدْرَسَةِ مَفْتُوْحٌ
۵۔ كَانَ بَابُ الْمَكْتَبَةِ مَفْتُوْحًا
۶۔ كَانَ طَارِقٌ فَاتِحَ الْأَنْدَلُسِ
۷۔ فِيْ بَمْبَآئِی مَصَانِعُ كَثِيْرَةٌ، فِيْ بَعْضِهَا تُنْسَجُ الثِّيَابُ الثَّمِيْنَةُ

٨۔طَرَقَ الْحَدَّادُ الْحَدِيْدَ وَ صَنَعَ مِنْهُ سِكِّيْنًا

٩۔ هَلْ عِنْدَكَ مِنْشَارٌ؟

١٠۔ تُصْنَعُ الْآتُ الْحَرْبِ فِيْ هٰذَا الْمَعْمَلِ

الدرس الثالث والعشرون

مشق نمبر ۲۳ (الف)

۱۔ ایک ہرا درخت۔

۲۔ سونا پیلا ہے اور چاندی سفید ہے۔

۳۔ تازہ گھاس ہری ہے اور سوکھی گھاس پیلی ہے۔

۴۔ گلاب کا پھول سرخ رنگ اور خوش بو والا ہے۔

۵۔ سرخ سمندر عرب کی پچھم میں ہے۔

۶۔ یہ لڑکی نیک بخت ہے اور وہ لڑکا بڑا سست ہے۔

۷۔ غلام تھکا ہوا ہے اور اُس کا آقا غصہ میں بھرا ہوا ہے۔

۸۔ جلیل نیلی آنکھ، سیاہ بال اور سفید چہرے والا ہے۔

۹۔ عائشہ نیلی آنکھ، کالے بال اور سفید چہرے والی ہے۔

۱۰۔ میں نے ایک لڑکی اچھی صورت والی اور ستھرے کپڑے والی دیکھی۔

۱۱۔ فاطمہ کا چہرہ خوش نما اور اس کے کپڑے ستھرے ہیں۔

۱۲۔ اس گائے کی آنکھ کالی ہے اور اس کا سر سفید ہے۔

۱۳۔ زید اچھی صورت والا اور بُرے کپڑے والا ہے۔

۱۴۔ عمرو کی صورت اچھی ہے اور اس کے کپڑے خراب ہیں۔

۱۵۔ وہ عورتیں گونگی ہیں اور یہ [عورت] اندھی ہے۔

۱۶۔ باغ میں لال اور پیلے پھول ہیں اور سفید اور کالے پرندے ہیں۔

۱۷۔ لڑکی کے دونوں سرخ رخسارے پاکیزہ [یا پرلطف] منظر والے ہیں۔

۱۸۔ بے شک زبیدہ اور رشید دونوں نیک اور خوش خُلق ہیں۔

۱۹۔ میرا دوست خلیل ایک نرم مزاج اور ہنس مُکھ آدمی ہے۔

۲۰۔ کافرلوگ بہرے گونگے اندھے ہیں اس لیے وہ سمجھ نہیں سکتے۔

۲۱۔ بے شک وہ بڑا ظالم اور بڑا نادان ہے۔

۲۲۔ اور بڑی آنکھ والی حوریں پوشیدہ [محفوظ] رکھی ہوئی موتیوں جیسی ہیں۔

مشق نمبر ۲۳ (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

۱۔ لَوْنُ اللَّبَنِ .... وَ لَوْنُ .... أَحْمَرُ

پہلی جگہ خبر کے لیے خالی ہے أَبْيَضُ اور دوسری جگہ مضاف الیہ کے لیے اَلْعَسَلِ، اَلْوَرْدِ

۲. اَللَّبَنُ .... وَالْعَسَلُ ....

اس میں دونوں جگہیں خبر کے لیے خالی ہیں أَبْيَضُ اور أَحْمَرُ

۳. اَللَّبَنُ .... اَللَّوْنِ وَالْعَسَلُ .... اللَّوْنِ

اس میں دونوں جگہیں اسم صفت مضاف کے لیے خالی ہیں: أَبْيَضُ، أَحْمَرُ

۴. أَوْرَاقُ الرُّمَّانِ .... وَأَزْهَارُهُ ....

اس میں دونوں مقام خبر کے لیے خالی ہیں خُضْرٌ اور حُمْرٌ

۵. أَمَامَ بَيْتِيْ شَجَرَةٌ ....

اس میں صفت کی جگہ خالی ہے خَضْرَاءُ یا اور کچھ۔

۶۔ هِرَّةُ أُخْتِيْ .... وَ كَلْبَتُهَا ....

اس میں دونوں جگہیں خبر کی خالی ہیں بَيْضَاءُ اور سَوْدَاءُ یا اور کچھ

۷۔ رَأَيْتُ هِرَّتَيْنِ .... وَ كَلْبَتَيْنِ ....

اس میں دونوں جگہیں صفت کے لیے خالی ہیں بَيْضَاوَيْنِ، سَوْدَاوَيْنِ

۸. هٰذَا وَلَدٌ .... اَلْوَجْهِ وَ .... الْعَيْنِ.

دونوں جگہیں اسم صفت مضاف کی خالی ہیں أَبْيَضُ، أَسْوَدُ

۹. هٰذَا الْوَلَدُ حَسَنٌ .... وَ قَبِيْحَةٌ ....

دونوں جگہیں اسم صفت کے فاعل کے لیے خالی ہیں۔ وَجْهُهُ، ثِيَابُهُ

۱۰. رَأَيْتُ بِنْتًا أَبْيَضَ .... وَ .... عَيْنُهَا.

پہلی جگہ اسم صفت کے فاعل کے لیے خالی ہے وَجُهُهَا اور دوسری جگہ اسم صفت کے لیے خالی ہے۔أَسْوَدَ، أَبْيَضَ اور أَسْوَدَ منصوب ہوں گے کیوں کہ وہ مفعول: (بِنْتًا) کی صفت ہیں۔

۱۱۔ وَجَدْنَا.......... حَمْرَوَانِ وَ عَيْنَاهَا..........

پہلی جگہ مضاف الیہ کی خالی ہے الْبِنْتِ اور آخر کی جگہ خبر کی سَوْدَاوَانِ یا زَرْقَاوَانِ

۱۲۔ لَوْنُ وَجْهِ رُقَيَّةَ.......... وَ لَوْنُ شَعْرِهَا..........

اس میں دونوں مقام خبر کے لیے خالی ہیں۔أَبْيَضُ، أَسْوَدُ

۱۳. هِيَ بَيْضَاءُ.......... وَ سَوْدَاءُ..........

دونوں مقام مضاف الیہ کے لیے خالی ہیں۔اَلْوَجْهِ ، الْعَيْنِ

۱۴. هٰذَا الْوَلَدُ زَرْقَاوَانِ..........

اس میں اسم صفت کے فاعل کی جگہ خالی ہے۔عَيْنَاهُ

۱۵۔ عِنْدِیْ.......... بَيْضَاءُ وَ بَقَرَةٌ..........

اس جملہ میں پہلی جگہ مبتدأ موصوف کے لیے خالی ہے شَاةٌ یا اور کچھ۔اور دوسری جگہ صفت کے لیے سَوْدَاءُ یا حَمْرَاءُ یا صَفْرَاءُ

تنبیہ: اس جملے میں عِنْدِیْ کو خبر مقدم کہتے ہیں۔اسے مبتدأ نہیں کہتے کیوں کہ وہ ظرف ہے اور ظرف خبر ہوسکتا ہے مبتدأ نہیں ہوسکتا۔

اُردو سے عربی ترجمہ

۱۔ اَلزَّهْرُ الْأَحْمَرُ
۲۔ اَلْفِضَّةُ الْبَيْضَاءُ
۳۔ أَخِيْ كَثِيْرُ الْمَالِ
٤۔ هٰذَا الزَّهْرُ أَصْفَرُ
۵۔ أَلْأَزْهَارُ الْحُمْرُ فِيْ بُسْتَانِنَا كَثِيْرَةٌ
٦ هٰذَا الْوَلَدُ كَبِيْرُ الْعَيْنِ وَ صَغِيْرُ الرَّأْسِ
۷۔ هُوَ رَجُلٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَ قَبِيْحُ الْوَجْهِ
۸۔ أُولٰئِكَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ
۹۔ اَلْكَلْبُ أَسْوَدُ وَالْهِرَّةُ بَيْضَاءُ
۱۰۔ اَلْعَبْدُ التَّعْبَانُ وَالسَّيِّدُ الْغَضْبَانُ
۱۱۔ اَلْبِنْتُ السَّوْدَاءُ الْعَيْنِ
۱۲۔ اَلشَّاةُ الْعَرْجَاءُ
۱۳۔ اَلْهِرَّتَانِ السَّوْدَاوَانِ فِي الْبَيْتِ
۱٤۔ وَلَدٌ سَعِيْدٌ[یا صَالِحٌ] وَ بِنْتٌ سَعِيْدَةٌ [یا صَالِحَةٌ] قَائِمَانِ[یا كِلَاهُمَا قَائِمَانِ]

الدرس الرابع والعشرون

مشق نمبر ۲۴ (الف)

۱۔ پاک ہے میرا رب جو سب سے بُلند ہے۔
۲۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔
۳۔ بدترین آدمی [وہ ہے جو] بڑا جاہل اور ست ہے [یا بڑا جاہل اور بڑا ہی ست آدمی بدترین (انسان) ہے۔]
۴۔ سب سے افضل کام وقت پر نماز پڑھنا ہے۔
۵۔ سب سے افضل مومن [وہ ہے جو] اخلاق میں اُن سب سے اچھا ہو۔
۶۔ بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔
۷۔ میرا شوق تیری طرف اس سے زیادہ ہے جو تیرے بھائی کی طرف ہے۔
۸۔ آج ہوا کل رات کی نسبت زیادہ سخت ہے۔
۹۔ حاتم کم عقل ہے اور اس کا بھائی اس سے بھی کم عقل ہے۔
۱۰۔ حسن ایک اچھا دوست ہے اور محمد اس سے اچھا ہے، وہ میرے دوستوں میں سب سے زیادہ اچھا ہے۔
۱۱۔ دانائی کی بات مومن کی کھوئی چیز ہے تو وہ اسے جہاں کہیں پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔
۱۲۔ تم میں سے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں زیادہ اچھے ہیں [معزز مانے گئے ہیں] وہ زمانہ اسلام میں بھی زیادہ اچھے [معزز] ہیں۔

مِنَ الْقُرْآنِ

۱۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔
۲۔ فتنہ قتل سے بڑھ کر ہے۔
۳۔ کہو [پوچھ]: کیا تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ؟
۴۔ اور ایک مومن غلام مشرک [آزاد] سے بہتر ہے۔
۵۔ اور بے شک ایک مومنہ لونڈی مشرکہ [بی بی] سے بہتر ہے۔

۶۔ تو دونوں فریق میں سے کون امن کا زیادہ مستحق ہے؟

۷۔ سنو! اُسی [خدا] کے لیے ہے حکومت اور وہ تمام حساب کرنے والوں میں زیادہ تیزی سے حساب کرنے والا ہے۔

۸۔ اور [اے محمد!] تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دو ان دونوں میں بڑی برائی ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں اور [لیکن] اُن دونوں کی بُرائی ان کے فائدے سے زیادہ بڑی ہے۔

۹۔ تمام گھروں میں زیادہ بودا [کمزور] گھر مکڑی کا گھر ہے۔

۱۰۔ وہ لوگ اُس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔

۱۱۔ کیا اللہ تمام حاکموں میں بڑا حاکم نہیں ہے؟ [ہاں کیوں نہیں، وہ تو تمام حاکموں میں بڑا حاکم ہے اور ہم اس بات پر گواہ ہیں۔]

مشق نمبر ۲۴ (ب)

ذیل کے سوالات کے جوابات پورے جملوں میں دو:

۱۔ مَنِ الْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ اَلْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَى النَّاسِ

۲۔ أَيُّ مُؤْمِنٍ أَفْضَلُ؟ أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

۳۔ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا

۴۔ مَنْ هُمْ أَفَاضِلُ النَّاسِ؟ اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ

۵۔ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ الرُّسُلِ؟ أَفْضَلُ الرُّسُلِ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ

۶۔ أَيْنَ الْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى؟ اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى فِي جَامِعِ الْأَزْهَرِ

۷۔ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ أَخُوْكَ؟ أَخِيْ أَكْبَرُ مِنِّيْ يا أَنَا أَكْبَرُ مِنْ أَخِيْ

۸۔ نَهْرُ النِّيْلِ أَكْبَرُ أَمْ نَهْرُ الْفُرَاتِ؟ نَهْرُ النِّيْلِ أَكْبَرُ مِنْ نَهْرِ الْفُرَاتِ

۹۔ اَللَّبَنُ أَنْفَعُ أَمِ الْخَمْرُ؟ اَللَّبَنُ أَنْفَعُ مِنَ الْخَمْرِ

۱۰۔ مَا هُوَ أَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ؟ اَلْأَسَدُ أَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ

۱۱۔ مَا هُوَ أَكْبَرُ الْحَيَوَانَاتِ فِي الْجِسْمِ اَلْفِيْلُ أَكْبَرُ الْحَيَوَانَاتِ فِي الْجِسْمِ

۱۲۔ مَا هُوَ أَنْفَعُ الْحَيَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ؟　　اَلْفَرَسُ أَوِ الْجَمَلُ أَنْفَعُ الْحَيَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ

۱۳۔ أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ حُمْرَةً اَلْوَرْدُ أَمْ زَهْرُ الرُّمَّانِ؟　　زَهْرُ الرُّمَّانِ أَشَدُّ حُمْرَةً مِنَ الْوَرْدِ

۱۴۔ كَيْفَ الرِّيْحُ الْيَوْمَ؟　　اَلرِّيْحُ أَشَدُّ الْيَوْمَ مِنْهَا الْبَارِحَةَ

۱۵۔ هَلْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ؟　　نَعَمْ! هٰذِهِ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ [يا لَا، بَلْ تِلْكَ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ هٰذِهِ

۱۶۔ هَلِ الذَّهَبُ أَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْأَصْفَرِ

نَعَمْ! اَلذَّهَبُ أَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْأَصْفَرِ

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ هٰذَا الْوَلَدُ أَكْبَرُ مِنْ ذَاكَ الْوَلَدِ　　۲۔ اَلْهَوَاءُ أَلْطَفُ مِنَ الْمَاءِ

۳۔ نَهْرُ الْفُرَاتِ أَصْغَرُ مِنَ النِّيْلِ　　٤۔ خَيْرُ الْكُتُبِ الْقُرْاٰنُ الْمَجِيْدُ

۵۔ أَصْدَقُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ

۶۔ اَلْأَفْرَاسُ الْحُمْرُ أَحْسَنُ الْأَفْرَاسِ [يا أَحْسَنُ الْأَفْرَاسِ الْأَفْرَاسُ الْحُمْرُ

۷۔ اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ أَلْطَفُ مِنْهَا الْبَارِحَ[يا مِنْهَا أَمْسِ]

۸۔ هٰذَا الطَّرِيْقُ أَصْعَبُ مِنْ ذَاكَ الطَّرِيْقِ

۹۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ

۱۰۔ هٰذَا الْكِتَابُ أَنْفَعُ وَ أَسْهَلُ

الدرس الخامس والعشرون (ألف)

مشق نمبر ۲۵

۱۔ اپنے مہمان کی عزت کرو۔

۲۔ مدافعت کے لیے اپنے ہتھیار تیار کرو۔

۳۔ معاملے کو اٹل نہ بناؤ یہاں تک کہ اس میں غور وفکر کرلو۔

۴۔ خط وکتابت آدھی ملاقات ہے۔

۵۔ یہ شخص دیہاتی عربوں سے میل جول رکھ چکا ہے اور ان کے ساتھ زندگی بسر کی ہے۔

۶۔ ہم اس کی تفتیش میں کوشش کر رہے ہیں۔

۷۔ امیر اپنے بھائی سے باتیں کر رہا تھا اور اس سے نرمی کر رہا تھا۔

۸۔ قدرت [طاقت] سے پیشتر دشمن سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو۔

۹۔ کیا تو عربی میں گفتگو کرتا ہے؟

۱۰۔ ہاں! میں کچھ کچھ بول لیتا ہوں؟

۱۱۔ کیا تم نے اس عربی کے ساتھ بات چیت کی؟

۱۲۔ ہاں! ہم نے اس کے ساتھ بات کی۔

۱۳۔ امیر اور اُس کا بھائی دونوں اِس لڑائی کے متعلق باتیں کرتے ہوئے بیٹھے۔

۱۴۔ جو چھوٹے پن میں سیکھتا ہے وہ بڑے پن میں آگے رہتا ہے [سردار ہوتا ہے]

۱۵۔ جب دو چور باہم جھگڑ پڑتے ہیں تو چرائی ہوئی چیز ظاہر ہو جاتی ہے۔

۱۶۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا اور شرم سے سرخ ہو گیا۔

۱۷۔ اپنے باپ کا احترام کر اور اپنے بھائی سے محبت رکھ۔

۱۸۔ جو کام ہم نے کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں؟

۱۹۔ اگر اللہ نے چاہا ہم آئندہ ملیں گے۔

۲۰۔ ہم نے سنا کہ ترکوں نے مدافعت کے لیے لشکر تیار کر لیا ہے۔

۲۱۔ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے [ہماری جماعت میں سے] نہیں ہے۔

۲۲۔ بے شک اللہ سچے تاجر کو محبوب رکھتا ہے۔

۲۳۔ ایمان کے بعد عقل کا سر [بڑی عقل مندی] لوگوں کے ساتھ محبت ومہربانی سے پیش آنا ہے۔

لطیفہ

ایک کرایہ دار نے مالِک مکان سے کہا: اس چھت کے لکڑے [شہتیر] کو درست کر لو کیوں کہ وہ کڑ کڑا رہا ہے۔ اس نے کہا: مت ڈرو وہ تسبیح پڑھ رہا ہے۔ اس [کرایہ دار] نے کہا: مجھے خوف ہے کہ اُسے [تسبیح پڑھتے پڑھتے] رقت آجائے اور سجدہ ہی کر دے [یعنی مکان کی چھت ہی بیٹھ جانے کا ڈر ہے]

مِنَ الْقُرْآنِ

۱۔ اور جھوٹی بات سے بچو۔

۲۔ تمام نمازوں کی محافظت کرو اور [خصوصاً] درمیانی نماز کی۔

۳۔ اور اللہ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۴۔ اے پیغمبر! جو کچھ تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ پہنچا دو [اس کی تبلیغ کرتے رہو]

۵۔ اور یاد دلاتے رہو [نصیحت کرتے رہو] کیوں کہ یاد دہانی [نصیحت] ایمان داروں کو فائدہ بخشتی ہے۔

۶۔ اس میں شک نہیں کہ بیجا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔

۷۔ بے شک ہم نے برکت والا پانی آسمان سے اُتارا پھر اس سے باغات اور کھیتی کے دانے اُگائے۔

۸۔ جب اس کو اس کے رب نے کہا: مسلم ہو جا [یا حکم مان لے] اُس نے کہا: میں تمام جہانوں کے پروردگار کا فرماں بردار ہو چکا [یعنی مسلم ہو گیا]

۹۔ جس روز بہتیرے چہرے سفید ہوں گے۔ اور بہتیرے چہرے سیاہ ہوں گے۔ تو جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔

۱۰۔ بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

۱۱۔ کیا وہ نہیں جانتا جب اُٹھایا جائے گا جو قبروں میں ہے۔

۱۲۔ سنو! اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔

۱۳۔ جو شخص آگ سے [دوزخ سے] ہٹا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہ ضرور کامیاب ہو گیا۔

۱۴۔ یہ ٹھنڈے غسل کی جگہ ہے اور پینے کی چیز ہے۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ

۱۔ أَكْرِمُوا ضُيُوْفَهُمْ

۲۔ اِجْتَهِدُوْا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَ لَا تَشْتَغِلُوْا كَثِيْرًا فِي اللَّعِبِ۔

۳۔ لَا تَتَعَرَّضُوْا لِلْعَدُوِّ الْقَوِيِّ

۴۔ نَحْنُ لَا نَسْتَحْسِنُ الْحَرْبَ

۵۔ اِحْتَرِمُوْا وَالِدَيْكُمْ وَ أَحِبُّوْا اِخْوَانَكُمْ وَ أَخَوَاتِكُمْ

۶۔ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ

۷۔ هَلْ جَهَّزْتُمُ السِّلَاحَ لِلدِّفَاعِ؟

۸۔ تَعَلَّمْ صَغِيْرًا تَقَدَّمْ كَبِيْرًا

۹۔ اِجْتَهَدْنَا فِى التَّفْتِيْشِ عَنْهُ

۱۰۔ هَلْ تَتَعَلَّمُوْنَ الْعَرَبِىَّ ۱۱۔ نَعَمْ نَتَعَلَّمُ الْعَرَبِىَّ

۱۲۔ اَللِّصَّانِ تَخَاصَمَا [يا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ] فَظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ

۱۳۔ اَلْوَجْهُ يَصْفَرُّ مِنَ الْوَجَلِ وَ يَحْمَرُّ مِنَ الْخَجَلِ

۱۴۔ اِبْيَضَّ النَّهَارُ وَ أَسْوَدَّ اللَّيْلُ

۱۵۔ نَحْنُ تَمَّمْنَا الْجُزْءَ الثَّانِىَ مِنْ «كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْأَدَبِ» فِىْ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ

۱۶۔ نَحْنُ نَجْتَنِبُ مِنَ الْقَوْلِ الزُّوْرِ

۱۷۔ لَأَنَا وَ أَخِىْ جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فِىْ أَمْرٍ ضَرُوْرِىٍّ حَتّٰى طَلَعَ نُوْرُ الْفَجْرِ

۱۸۔ يُجَهِّزُ الْهِنْدِيُّوْنَ السِّلَاحَ لِلدِّفَاعِ

مشق نمبر ۲۶ (الف)۔ ہڑتال اور اتحاد پر مکالمہ

۱۔ اے رشید! تم مدرسہ میں کیا سیکھتے ہو؟	میرے چچا!۔ میں عربی، انگریزی، حساب، جغرافیہ اور تاریخ سیکھتا ہوں
۲۔ میں نے سنا تم علم حاصل کرنے میں کوشش نہیں کرتے ہو اور کھیل کود میں مشغول رہتے ہو؟	جناب! آپ کو کس نے خبر دی، اور آپ نے کس طرح خبر دینے والے کی تصدیق کی؟
۳۔ میرے پیارے! میں اس کی تصدیق نہیں کرتا ہوں، لیکن تم کو دیکھ رہا ہوں تم دو روز سے مدرسے نہیں گئے۔	جی ہاں! میں اگست کی نویں تاریخ سے نہیں جا رہا ہوں، کیوں کہ طالب علموں نے سیکھنے [پڑھنے لکھنے] سے انکار کر دیا ہے، بلکہ انھوں نے ہیڈ ماسٹر کے کمرے پر ہجوم کر دیا اور کمرے کے بعض اسباب خراب کر دیے اس لیے انھوں [ہیڈ ماسٹر] نے مدرسہ بند کر دیا۔

سوال	جواب
۴۔ اور طلبہ نے کیوں ہڑتال کردی؟	اس لیے کہ حکومت نے مسٹر گاندھی، مولانا ابوالکلام اور بہتیرے کانگریس کے لیڈروں کو گرفتار کرلیا اور انھیں قید کردیا، اس لیے طلبہ نے حکومت کے فعل پر احتجاج کرتے ہوئے ہڑتال کردی۔
۵۔ میرے عزیز! تم نے سچ کہا، اور میں نے اخبارات میں پڑھا کہ کارخانوں اور مِلّوں کے مزدوروں نے بھی کام سے ہڑتال کردی اور مظاہرے اور احتجاج کے لیے جمع ہوئے تو انھیں پولیس نے روکا لیکن وہ باز نہ آئے اور پولیس پر پتھراؤ کیا تو پولیس نے اُن پر گولی چلائی تو چند اُسی وقت مر گئے اور بہت سے زخمی ہوگئے۔	اور ایسے ہی واقعات تمام ہند کے طول وعرض میں شہروں میں اور دیہاتوں میں واقع ہوئے ہیں اور بعض مقامات پر مظاہرین نے پولیس کے آدمیوں کو قتل کردیا اور سرکاری عمارتیں جلا ڈالیں اور ٹیلی گراف کے تار کاٹ دیے لیکن ہم نے سنا کہ ان مظاہرات میں مسلمان شریک نہیں ہوئے مگر بہت کم۔
۶۔ کیا تم جانتے ہو کانگریس کے لیڈروں کو کیوں گرفتار کیا؟	اس لیے کہ وہ آزادی اور خودمختاری مانگتے ہیں اور انھوں نے انگریزوں سے کہہ دیا کہ ہندوستان ہندوستانیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دو۔
۷۔ پھر ان مظاہرات میں مسلمان کیوں شریک نہیں ہوئے؟	کیوں کہ مسلم لیگ کے قائد [لیڈر] مسٹر محمد علی جناح نے انھیں شریک ہونے سے منع کردیا ہے
۸۔ اور کیوں انھوں نے ان کو منع کیا؟ کیا مسلمان اور ان کا لیڈر آزادی اور خودمختاری پسند نہیں کرتے؟	کیوں نہیں! وہ خودمختاری پسند کرتے ہیں اور کیسے نہ پسند کریں باوجودیکہ آزادی اور سوراج کے لیے جدوجہد کرنا ان پر فرض ہے، لیکن ہنود اب تک مسلمانوں کے مطالبات اور ان کے حقوق کے بارے میں مسلم لیگ کے ساتھ متفق نہیں ہوئے۔

۹۔ اے میرے پیارے! اس میں شک نہیں کہ وطن کی آزادی اور خود مختاری سب سے عزیز [گراں قدر] چیز ہے۔ جان اور مال ان کے پاسنگ میں نہیں آسکتے۔ لیکن ہندوستان کی خودمختاری ان مظاہرات سے حاصل نہیں ہوگی بلکہ اس کی پہلی شرط تو اہل وطن کا باہمی اتحاد [واتفاق] ہے۔ اسی طرح انگریز بھی ہندوستانیوں سے کہہ رہے ہیں ''متحد ہو جاؤ تمھیں استقلال مل جائے گا۔''	ہاں! بخدا یہ ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں کیا ہوا کہ باہم متحد ومتفق نہ ہو جائیں؟ یہ تو آزادی حاصل کرنے کا آسان ترین راستہ ہے پس ہر اُس ہندو اور مسلمان پر جو آزادی کا خواہاں ہے، واجب ہے کہ اتحاد کے لیے پوری کوشش کرے یہاں تک کہ تمام قوموں کا ایک ہی نعرہ ہو ''استقلال استقلال''
۱۰۔ خوب کہا، اے میرے لڑکے! لیکن ہندو اور انگریز ایسے مُسلمانوں کے ساتھ متفق نہ ہوں گے جن کی قوت نااتفاقی اور ایمان کی کمزوری اور بداعمالی کی وجہ سے ضعیف ہوگئی ہے۔	جی ہاں! کمزوروں کے ساتھ کوئی بھی اتحاد پسند نہیں کرتا۔ مگر جب وہ اخلاق اور اعمال کو ٹھیک کرلیں اور ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت کی طرح متحد ہو جائیں تو پھر ہر ایک ان کے ساتھ اتحاد کرنا پسند کرے گا۔
۱۱۔ پس مسلمانوں کے لیڈروں اور عالموں پر لازم ہے کہ سب سے پہلے مسلمانوں کے اخلاق کی درستی کی طرف اور اسلام اور ایمان اور حسن سلوک، تقوٰی، انصاف اور احسان میں باہمی مدد کرنے اور بدکاری اور گناہ سے بچنے کی بنیاد پر	اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ اے چچا! جب کہ ہندوستان کے مسلمان مذکورہ بنیاد پر متحد ہو جائیں گے [اگرچہ فروعات میں وہ اختلاف بھی رکھتے ہوں] تو ایک عظیم الشان طاقت ہو جائیں گے۔ پھر کون ہے جو
اُنھیں باہم متحد ومنظم کرنے کی طرف تیزی سے قدم اٹھائیں، تاکہ وہ [یعنی تمام مسلمان] اللہ [والوں] کے گروہ میں شامل ہو جائیں [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے] سنو! اللہ کی پارٹی والے ہی کامیاب رہنے والے ہیں۔	دس کروڑ سچے ایمان داروں کی قوت کی مخالفت کرے؟ مجھے تو اُمید ہے کہ جس دن مسلمان باہم متحد ہو جائیں گے وہی دن ہمارے تمام برادرانِ وطن کے ساتھ اتحاد کا دن ہوگا۔

۱۲۔ کاش کہ میں وہ مبارک دن دیکھ پاتا! کیوں کہ اس میں شک نہیں کہ اتحاد کا دن ہی آزادی کا اور غلامی سے نجات کا دن ہوگا۔	اللہ کی رحمت سے نااُمید مت ہو۔ امید ہے کہ وہ دن قریب ہی ہو۔
۱۳۔ میں تمہاری سمجھ اور واقفیت سے بہت خوش ہوں، لیکن علوم وفنون کی طرف سے غافل نہ ہونا یہاں تک کہ تم دین اور وطن کی خدمت کے لائق بن جاؤ۔	میرے محترم جناب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے وہ باتیں سکھائیں جو میں نہیں جانتا تھا اور وہ باتیں سمجھائیں جو میں نہیں سمجھتا تھا۔ پس ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

مشق نمبر ۲۶ (ب)۔ حکایت

حکایت کی گئی ہے کہ جب عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ نے خلافت سنبھالی، مبارک بادی پیش کرنے والوں کے وفود ہر طرف سے آنے لگے۔ حجاز والوں کے وفد کی طرف سے عرض کرنے کے لیے ایک چھوٹا لڑکا آگے بڑھا جس کی عمر گیارہ سال کو نہیں پہنچی تھی۔ عمر نے فرمایا: تو واپس چلا جا اور جو زیادہ عمر والا ہو وہ آگے بڑھے۔ لڑکے نے عرض کی (اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی مدد فرمائے) آدمی اپنی سب سے چھوٹی دو چیزوں کی بدولت آدمی (کہلاتا) ہے، (ایک تو) اپنے دل، (دوسرے) اپنی زبان کی بدولت۔ پس جب اللہ اپنے کسی خاص بندے کو بولنے والی زبان اور یاد رکھنے والا (ہر بات کو سمجھنے والا) دل عطاء فرمائے تو وہ (بندہ) ضرور گفتگو کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اے امیر المومنین! اگر فضیلت عمر کی وجہ سے ہوتی تو قوم میں ایسے اشخاص (موجود) تھے جو آپ کی اس بیٹھک (گدی) کے زیادہ مستحق تھے۔

عمر اس یک کلام سے متعجب ہوئے اور (ذیل کے) اشعار پڑھے:

(ترجمہ) علم سیکھ کیوں کہ آدمی عالم نہیں پیدا ہوا کرتا۔ اور علم والا جاہل کے جیسا نہیں ہوا کرتا۔ اور بے شک قوم کا بڑا (سردار) جس کے پاس علم نہیں ہے وہ چھوٹا (ذلیل) ہوتا ہے جب کہ اس کے اطراف محفلیں جمع ہوں۔

تنبیہ: عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ خلفائے بنی اُمیہ میں سب سے اچھے خلیفہ ہوئے ہیں۔ بڑے متقی، نہایت عادل اور خدا پرست تھے۔ علماء نے انھیں عمرِ ثانی یعنی خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشابہ کہا ہے اور پہلی صدی کا مجدد مانا ہے۔ ۹۹ ہجری میں خلافت پر متمکن ہوئے اور خلیفہ اوّل حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح دو سال اور پانچ مہینے ان کا عہد خلافت رہا۔ خلافت سے پہلے ایک بار انس رضی اللہ عنہ (صحابی) نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور بہت خوش ہو کر کہا کہ اس جوان سے بہتر میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

اشعار کا ترجمہ

جب تو شریف آدمی کی عزت کرتا ہے تو (گویا) تو اس کا آقا ہو جاتا ہے (یعنی وہ تجھے معزز سمجھنے لگتا ہے) اور اگر تو نے کمینے کی عزت کی تو وہ سرکش ہو جاتا ہے (اور تجھے حقیر سمجھنے لگتا ہے)

بے شک وعدہ پورا کرنا شریف آدمی پر ایک فریضہ ہے (یعنی اسے وہ ایک فریضہ سمجھتا ہے) اور وعدہ خلاف کرنے والے کے ساتھ تو ملامت لگی ہوئی ہے۔

اور تو شریف کو دیکھے گا کہ جن لوگوں کے ساتھ رہتا سہتا ہے ان کے ساتھ (ہر بات میں) انصاف کے ساتھ پیش آتا رہتا ہے اور کمینے کو دیکھے گا کہ وہ انصاف سے گریز کرتا رہتا ہے۔

اپنی فکروں کو پست (کم) کر، کیوں کہ زندگی (محض) ایک دھوکا ہے۔ اور موت کی چکی مخلوقات پر پھر رہی ہے اور آدمی (اس) دارِ فنا میں مکلّف (ضرور) ہے (لیکن) نہ تو اس دنیا میں اسے (پوری طرح) قدرت حاصل ہے نہ (بالکل) مجبور ہی ہے۔

ایک خط بیٹے کی طرف سے اُس کے باپ کو

بجناب والدِ ماجد محترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (سلامتی ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں) میں نے تین ماہ پیشتر اپنے برادر عزیز کو لکھا تھا اور خبر دی تھی کہ میں نے تسہیل الادب کا پہلا حصہ ختم کر لیا ہے اور آج آپ کو خوش خبری دیتا ہوں کہ میں نے دوسرا حصہ بھی پڑھ لیا۔ پس اللہ ہی کے لیے حمد اور اسی کے لیے شکر ہے۔

میرے بزرگ ابا جان! اب میں اس سے زیادہ عربی زبان سمجھنے لگا ہوں جتنی میں پہلے سمجھتا تھا۔

کیونکہ میں نے دوسرے حصے میں تمام افعال ثلاثی اور رباعی، مجرد اور مزید فیہ کے ابواب پڑھ لیے ہیں۔

اور اس کے علاوہ میں نے بہت سے عربی الفاظ یاد کر لیے ہیں اور ایک مقدار صرف ونحو کے قواعد کی اور اسمیہ اور فعلیہ جملوں کی ترکیب کی بھی سیکھ لی ہے۔

اور اللہ کا شکر ہے کہ عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں بہت سے جملوں کا ترجمہ کر سکتا ہوں۔

خلاصہ یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ مہینے میں (اتنا) سیکھ لیا جو اُن مدارس عربیہ کے طلبہ جو نہج قدیم پر چل رہے ہیں دو سال میں (بھی) نہیں سیکھتے ہیں۔ خصوصاً اُن مدارس کے طلبہ مطلق قدرت نہیں رکھتے کہ اردو سے عربی میں ترجمہ کرلیں یا (عربی میں کچھ) بات کرلیں یا (عربی میں) ایک چھوٹا سا خط لکھیں۔

اور میں جب تیسرا حصہ پڑھوں گا اور افعالِ غیر سالم کی قسمیں جان لوں گا (تو) مجھے بات چیت اور ترجمہ پر زیادہ قدرت حاصل ہوگی۔ اور اُس وقت ہر ہفتے میں ایک خط آپ کی خدمت میں بھیجا کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بزرگوار اماں جان اور میری محترم بہنوں اور بھائیوں کو سلام۔

آپ ہمیشہ سلامت رہیں۔

آپ کا خدمت گزار بیٹا۔ عبدالرحمٰن

الجزء الثاني الجديد من كتاب تسهيل الأدب

(حصہ سوم جدید)

ہدایات

ا۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں، پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائے گا، مگر اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ خود حضراتِ معلّمین ہر سبق کی پوری تیاری کرکے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصہ سوم میں بآسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حصہ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں، ہوشیار معلّم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلی معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳۔ یہ بات اس وقت ہو سکتی ہے جب کہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو، اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطورِ خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، پھر آگے بڑھیں۔ ترجمتین کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملیں گے جس کے

اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا، یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ک اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے اور معتل واوی و یائی کی طرف ''واؤ'' اور ''یا'' سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے حرف جر (ل، مِن، عَنْ، بِ، اِلٰی وغیرہ) لکھا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ''یعنی'' یا برابر کے لیے یہ نشان (=)

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالعِشْرُوْنَ :

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

1۔عزیز طالبین! تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرد ومزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں، وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے۔ مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ، اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن یَفْعِلُ اور امر کا وزن اِفْعِلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ یَضْرِبُ اِضْرِبْ، سَمِعَ یَسْمَعُ اِسْمَعْ اور کَرُمَ یَکْرُمُ اُکْرُمْ ٹھیک طور پر مذکور اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا، مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں، جیسے: کَانَ (ماضی) یَکُوْنُ (مضارع) کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ = فَعَلَ، یَکُوْنُ اصل میں یَکْوُنُ = یَفْعُلُ اور کُنْ اصل میں اُکْوُنْ = اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسمائے مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

2۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو۔

١۔فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهٗ	شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ	حَسُنَ الْبَيْتُ
٢۔ أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً	سَأَلَ التِّلْمِيذُ الْمُعَلِّمَ	قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا
٣۔عَدَّ الرَّاعِيْ غَنَمَهٗ	فَرَّ الْمَسْجُوْنُ	شَدَّ الْوَلَدُ الْكَلْبَ
٤۔وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا	قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا	رَمٰى أَحْمَدُ الْكُرَةَ
٥۔ وَعٰى رَشِيْدٌ دَرْسَهٗ	وَقٰى مُحَمَّدٌ قَوْمَهٗ	طَوٰى زَيْدٌ كُرَّاسَةً

تنبیہ ۱: بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

3۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں۔ کوئی حرف علت نہیں ہے اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی ہمزہ ہے، نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لیے کہ ان میں تینوں حروف صحیح ہیں، اور سالم اس لیے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر وتبدل سے سلامت رہتے ہیں۔

پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آئے گا، ایسے افعال جن کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو مہموز کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: تمھیں یاد ہوگا کہ الف جب متحرک ہو (اَ، اِ، اُ) یا جزم والا ہو: فَأْ تو اس الف کو بھی ہمزہ کہتے ہیں۔ (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئے گا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے، دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو **مضاعف** کہلاتے ہیں۔

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے کسی کے شروع میں، کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔ ایسے افعال جن کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو معتل کہلاتے ہیں۔

معتل کی تین قسمیں ہیں:

حرفِ علت فا کلمہ کی جگہ ہو تو معتل الفاء یا مثال کہتے ہیں، جیسے وَجَدَ.

عین کلمہ کی جگہ ہو تو معتل العین یا اجوف کہتے ہیں، جیسے: قَالَ۔

اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتل اللام یا ناقص کہتے ہیں، جیسے رَمٰی۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے بلکہ ''واؤ'' یا ''یا'' سے

بدلا ہوا ہوتا ہے، مثلاً: قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔ رَمٰی اصل میں رَمَیَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِیْ اور مصدر رَمْیٌ ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع أبْوَابٌ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو! ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علّت نظر آئے گا، ایسے فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لفیفِ مفروق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جدائی ڈال دی ہے، تیسرا فعل لفیفِ مقرون ہے کیونکہ دونوں حرفِ علّت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۴: تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ علّت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائے گا، پس أَکْرَمَ بروزن أَفْعَلَ مہموز نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں ہمزہ فاء، عین اور لام سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا: میں الف اور واو، تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ معتل نہیں بن جائیں گے۔ اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ہمزہ اور ایک ''راء'' زائد ہے، تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

4۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:

فعل اپنے ترکیبی حروفِ اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) سالم (۲) غیر سالم

سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علّت ہو نہ ہمزہ، نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ مہموز: جس کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: أَمَرَ

۲۔ مضاعف: جس کے عین اور لام ایک جنس کا ہو: عَدَّ۔

۳۔ مثال: جس کا فا کلمہ حرفِ علّت ہو۔ وَعَدَ

۴۔ اجوف: جس کا عین کلمہ حرفِ علّت ہو: قَالَ

۵۔ ناقص: جس کا لام کلمہ حرفِ علّت ہو: رَمٰی

۶۔ لفیف جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرفِ علّت ہوں، اگر پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علّت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقٰی اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علّت ہو تو لفیف مقرون: طَوٰی

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں:

صحیح　است　و　مثال　است　و　مضاعف

لفیف　و　ناقص　و　مہموز　و　اجوف

تنبیہ۵: ہوسکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔ أَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی اور معتل بھی۔

تنبیہ۶: یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر: ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:

أَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُوْا	ذَهَبُوْا	وَهَبَ
عَزَّ	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ	تَقَوَّلَ	سُئِلَتْ	تَوَلّٰى
يَقُصُّ	مَلَأَ	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا	يَكُوْنُ
لَيَسْمَعُنَّ	أَدَبٌ	رَأْسٌ	عَزِيْزٌ	مَمْلُوْءٌ	غَيُوْرٌ
اَلْقَاضِىْ	مَوْعُوْدٌ	مَدْعُوٌّ	مَنْصُوْرٌ	وَلِيٌّ	يَسِيْرٌ

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالعِشْرُوْنَ :

تغیّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

1۔غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل اور تکلف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لیے لفظ میں کسی قدر تغیّر کر دیا۔

2۔تغیّر تین قسم سے ہوتا ہے:

ا۔تخفیف = ہمزہ کو کسی حرف علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا۔أَءْ مَنَ سے آمَنَ، اُءْ خُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیّر مہموز میں ہوا کرتا ہے)

۲۔اِدغام = دو ہم جنس یا ہم مخرج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیّر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

۳۔تعلیل = کسی حرف علّت کو دوسرے حرف علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیّر معتل کی تینوں قسموں میں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)

3۔اب تخفیف، اِدغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کرلو، آئندہ موقع سے اِن کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

ا۔تخفیف کے قاعدے

قاعدہ ا: کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرف علّت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو۔یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واؤ سے اور کسرہ ہو تو یا سے بدلنا چاہیے۔

أَءْ مَنَ سے آمَنَ کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے۔

أُءْ مِنُ سے اُوْمِنُ کیونکہ ضمہ کو واؤ سے مناسبت ہے۔

اِءْ مَانٌ سے اِیْمَانٌ کیونکہ کسرہ کو یا سے مناسبت ہے۔

قاعدہ۲: ہمزہ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، جیسے یَأْمُرُ کو یَامُرُ، یُؤْمِنُ کو یُوْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ کو مِیْذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱: یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازم ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲: اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ (ــُـ) کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واؤ زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو یا، یا اس کے دندانہ لکھنے کا دستور ہے: یُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ یہ واؤ اور یا بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتح کے بعد ہمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دے دیتے ہیں: یَأْمُرُ یا یَاْمُرُ

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: آ، اگرچہ کبھی ءَا اور ءا بھی لکھا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳: تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائیں گے۔

۲۔ اِدغام کے قاعدے

قاعدہ۱: ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ۔

قاعدہ۲: دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ۔

تنبیہ ۴: مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: سَبَبٌ (سبب) میں اِدغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اس طرح مَدَدٌ (مدد، اعانت) میں اِدغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ۳: اگر مُتَجَانِسَیْنَ (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن، تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے مُتَجَانِسَیْنَ میں باہم اِدغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمَدْدُ پھر یَمُدُّ۔

تنبیہ ۵: رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ

تنبیہ ۶: مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷: اِدغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ ۱: فتحہ کے بعد واؤ اور یا متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَیَ، اَیِ، اور اَیُ سے اَا ہو جاتا ہے:

قَوَ۔لَ سے قَا۔لَ = قَالَ — خَوِ۔فَ سے خَا۔فَ = خَافَ

بَیَ۔عَ سے بَا۔عَ = بَاعَ — نَیِ۔لَ سے نَا۔لَ = نَالَ

دَ۔عَوَ سے دَ۔عَا = دَعَا — رَ۔مَیَ سے رَ۔مٰی = رَمٰی

طَوُ۔لَ سے طَا۔لَ = طَالَ — یَخْ۔شَیُ سے یَخْ۔شٰی = یَخْشٰی

تنبیہ ۸: یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے، مگر اَیُ صرف مضارع میں آتا ہے۔

قاعدہ ۲: اُوِ اور اُیِ سے اِیْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِوُ سے بھی اِیْ بن جاتا ہے:

قُوِ۔لَ سے قِیْ۔لَ = قِیْلَ

بُیِ۔عَ سے بِیْ۔عَ = بِیْعَ

یَرْ۔مِیُ سے یَرْ۔مِیْ = یَرْمِیْ (مضارع از رَمٰی)

تنبیہ ۹: یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر یُ کی شکل میں صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ ۳: کسرہ کے بعد واؤ مفتوح کو یا سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِیَ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِیَ، دُعِوَ سے دُعِیَ (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ ۴: کسرہ کے بعد واؤ ساکن کو یا سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اِوْ سے اِیْ ہو جاتا ہے:

اِوْ۔جَلْ سے اِیْ۔جَلْ = اِیْجَلْ (امر از وَجِلَ: ڈرنا)

مِوْ۔زَانٌ سے مِیْ۔زَانٌ = مِیْزَانٌ (ترازو)

قاعدہ ۵: ضمہ کے بعد یا ساکن کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُیْ سے اُوْ ہو جاتا ہے:

مُیْ۔سِرٌ سے مُوْ۔سِرٌ = مُوْسِرٌ (تونگر)

یُیْ۔قِظُ سے یُوْ۔قِظُ (مضارع از أَیْقَظَ: بیدار کرنا، جگانا)

تنبیہ ۱۰: قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں۔

قاعدہ ۶: اَوُوْ اور اَیُوْ سے اَوْ ہو جاتا ہے:

دَ — عَوُوْا سے دَ — عَوْا = دَعَوْا

رَ — مَیُوْا سے رَ — مَوْا = رَمَوْا

یَرْ — ضَیُوْ — نَ سے یَرْ — ضَوْ — نَ = یَرْضَوْنَ

قاعدہ ۷: اُوُوْ اور اِیُوْ سے اُوْ ہو جاتا ہے:

سَ — رُوُوْا سے سَ — رُوْا = سَرُوْا

رَ — ضِیُوْا سے رَ — ضُوْا = رَضُوْا

یَدْ — عُوُوْ — نَ سے یَدْ — عُوْ — نَ = یَدْعُوْنَ

یَرْ — مِیُوْ — نَ سے یَرْ — مُوْ — نَ = یَرْمُوْنَ

قاعدہ ۸: سکون کے بعد واؤ مضموم ہو تو اس کا ضمہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں:

یَقْوُ — لُ سے یَقُوْ — لُ = یَقُوْلُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ ۹: سکون کے بعد یا مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں:

یَبْیِ — عُ سے یَبِیْ — عُ = یَبِیْعُ (مضارع از بَاعَ)

قاعدہ ۱۰: سکون کے بعد واؤ یا یا مفتوح ہو تو اُن کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کر کے واؤ اور یا کو الف سے بدل دیتے ہیں:

یَخْوَ — فُ سے یَخَاف — فُ = یَخَافُ (مضارع از خَافَ)

یَنْیَ — لُ سے یَنَا — لُ = یَنَالُ (مضارع از نَالَ)

مستثنیات

۱۔ اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر ۱ اور نمبر ۱۰ سے مستثنیٰ ہیں: عَوِرَ یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)

۲۔ اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ یا ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا)

۳۔ باب اِفْعَلَّ میں واؤ اور یا ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ، اِبْیَضَّ یَبْیَضُّ۔

۴۔ باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واؤ قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ یَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)

۵۔ اسم الآلہ اور اسم التفضیل بھی تغیر سے مستثنیٰ ہیں:

مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ، أَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)

قاعدہ ۱۱: فاعل کے وزن میں عین کی جگہ "واؤ" یا "یا" آ جائے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَآئِعٌ۔

قاعدہ ۱۲: باب اِفْتَعَلَ میں فا کی جگہ واؤ آ جائے تو اس کو تا سے بدل کر تا میں اِدغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)

قاعدہ ۱۳: مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واؤ ہو یا یا، تو انھیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے:

اِرْضَاوٌ سے اِرْضَآءٌ (راضی کرنا)　　اِلْقَایٌ سے اِلْقَآءٌ (ڈالنا)

سَمَاوٌ سے سَمَآءٌ (آسمان)　　بِنَایٌ سے بِنَآءٌ (عمارت)

تنبیہ ۱۱: تعلیل کے مزید دو قاعدے درس (۳۰) میں، اور دو قاعدے درس (۳۱) میں لکھے جائیں گے۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالعِشْرُوْنَ :

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَآءِ

(۱) مِنَ الثُّلاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

الماضی	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
أَمَلَ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	أُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	أَمَلٌ
أَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيْثِرْ (ل)	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	أَثَرٌ
أَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيْلَفْ (ل)	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	أُلْفَةٌ
أَدُبَ (ك)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)	أَدِيْبٌ		أَدَبٌ

تنبیه۱: جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہوسکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

(۲) مِنَ الثُّلاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضی	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اٰلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ	اٰلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (جْ)	مُؤْلَفٌ (ج)	إِيْلَافٌ (ل)
أَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	أَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُولَّفٌ	تَأْلِيْفٌ
اٰلَفَ	يُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ
تَاَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفْ	مُتَأَلِّفٌ	مُتَأَلَّفٌ	تَأَلُّفٌ
تَاٰلَفَ	يَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ
اِيْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِئْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيْتِلَافٌ (ل)
اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ (ج)

1۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو

مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اَسماء میں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ آیا ہے اس لیے انھیں مہموز الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: سَأَلَ میں تو اسے مہموز العین اور لام کلمہ کی جگہ ہو، جیسے قَرَأَ میں، تو اسے مہموز اللام کہنا چاہیے۔

2۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیا کیا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مہموز الفاء ہیں، اس لیے ہر لفظ میں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علّت (الف، یا، واو) آ گیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آ رہا ہے: اُوْمُلْ، اِیْثِرْ، اِیْلَفْ، اور اُوْدُبْ میں ہمزہ کی جگہ "واو" یا "یا" موجود ہے تم کہہ سکتے ہو: چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء ہیں اس لیے فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے اور یہ الفاظ اصل میں اُءْمُلْ، اِءْثِرْ، اِءْلَفْ اور اُءْدُبْ ہوں گے۔

پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھے دو ہمزے آ گئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو واوَ اور یا سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ ۲: مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آ جائے تو امر کا ہمزہ وصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ہمزۂ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَأْمُلْ، وَ أْثِرْ، وَأْلَفْ، ثُمَّ أْدُبْ۔

3۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں، پہلی ہی سطر میں باب أَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں آلَفَ (ماضی)، آلِفْ (امر) اور اِیْلَافٌ (مصدر) میں تغیّر پایا جاتا ہے اصل میں أَأْلِفْ بروزن أَفْعِلْ، اور اِیْلَافٌ اصل میں اِءْ لَافٌ بروزن اِفْعَالٌ ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بے شک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے اور یا سے بدلنا لازم ہے۔

4۔ ہاں! اور آگے بڑھو، دیکھو! دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں آلَفَ گزرا ہے اور اس میں تغیّر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیّر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، اگر اس کو ءَ الَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اُترتا ہے، اس میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے ا لَفَ میں الف ہمزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے۔

(دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا! اور آگے بڑھیں، چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں، معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔ ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلِفْ (امر) اور اِیْتِلَاف (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ یا نظر آتی ہے، کیونکہ اصل میں اِیْتَلَفَ (ماضی) اور اِیْتَلِفْ (امر) اور اِیْتِلَاف (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ یا نظر آتی ہے، کیونکہ اصل میں اِءْ تَلَفَ، اِءْ تَلِفْ اور اِءْ تِلَاف ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھے ہو جانے کی وجہ سے قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزۂ اصلیہ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، اور امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزۂ وصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ، ثُمَّ اجْتَنَبَ اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیّر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے تو ہمزۂ وصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہے گا جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائے گا: وَائْتَلَفَ، اس کو وَأْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمھیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدۂ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیّر ہو سکتا ہے، اگرچہ گردان میں تغیّر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیّر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَامُلُ، يُؤْلِفُ کو يُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَاف کو اِسْتِيْلَاف پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے (ج) لکھا گیا ہے جس سے تغیّر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح (ل) لکھ کر تغیّر لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کیے گئے ہیں، آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مہموز الفاء میں تغیّر کے یہی دو قاعدے قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں، ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے:

الف: أَمَلَ رَشِيْدٌ نَجَاحَهُ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ	أُوْمُلْ يَا زَيْدُ! نَجَاحَكَ
ب: أَخَذَ رَشِيْدٌ كِتَابَهُ	يَأْخُذُ رَشِيْدٌ كِتَابَهُ	خُذْ يَا زَيْدُ! كِتَابَكَ
ج: أَكَلَ رَشِيْدٌ تَمْرَةً	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً	كُلْ يَا زَيْدُ! سَفَرْجَلَةً
د: أَمَرَ رَشِيْدٌ بِالْحَقِّ	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ يَا زَيْدُ! بِالْحَقِّ
ہ: اِيْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ	اِيْتَلِفْ يَا زَيْدُ! مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

وَاتَّخَذَ خَلِيْلٌ مُحَمَّدًا صَدِيْقًا	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا صَدِيْقًا	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ! كِتَابَكَ أَنِيْسًا

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں، صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اُوْمُلْ جو اصل میں اُءْ مُلْ ہے اس میں قاعدہ نمبر(۱) کے مطابق ہمزہ واؤ سے بدلا گیا ہے۔

مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں اُءْ خُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لیے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزۂ اصلیہ کو واؤ سے بدلنے کے عوض (بجائے) سرے سے حذف ہی کردیا گیا ہے۔

جب اصلی ہمزہ جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزۂ وصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا۔ (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱) یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے۔ خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ خُذَا، خُذُوا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ۔

اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کرلو۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو کہ حالِ وصل میں صرف مُرْ کا ہمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر کُلْ اور خُذْ کا ہمزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو، پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِيْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْ تَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر(۱) کے مطابق ہمزہ کو یا سے بدلا گیا ہے، مگر تم سوچتے ہوگے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لوگے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بے شک اِيْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفاء ہے، وہ أَلِفَ سے بنا ہے اور یہ أَخَذَ سے۔

اتنا سنتے ہی تم کہہ دو گے کہ اس کی اصلیت اِءْ تَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں! ٹھیک ہے، مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کو تا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تا میں اِدغام کردیا گیا ہے، اسی لیے اِيْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی: اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، اِتِّخَاذٌ. مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳) أَخَذَ، أَكَلَ اور أَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مُرْ ہوگا۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) أَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ہمزہ کو تا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تا میں اِدغام کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے۔

تنبیه ۴: یہ قاعدہ صرف أَخَذَ کے مادّے کے لیے مخصوص ہے، اور مادّوں میں وہی اِیْتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیه ۶: مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا، صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جب کہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے: يَسْأَلُ سے يَسَلُ اور اِسْأَلْ سے سَلْ.

تنبیه ۷: پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہمو الفاء ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور كَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۶) اِفْعَلَّ (۸) اِفْعَالَّ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۶

تنبیه ۸: سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ک، اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو اور جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔

دیکھو ذیل میں پہلا لفظ ''أَثَرَ'' (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا'' لکھا ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ أَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں: نقل کرنا۔

اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لے جا کر آثَرَ (دراصل أَءْثَرَ) بنا دیں تو معنی ہوں گے: ایثار کرنا، ترجیح دینا۔

اور جب دوسرے باب پر لے جا کر أَثَّرَ بنا دیں تو اسی کے معنی ہوں گے: اثر کرنا۔

اور جب اس أَثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لے جا کر تَأَثَّرَ بنا لیں تو اس کے معنی ہوں گے: اثر قبول کرنا۔

أَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	أَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا، نوکر رکھنا

أَخَذَ (ن) پکڑنا، لینا (مَعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا۔	أَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا
أَتٰی (یَأْتِیْ) آنا	اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا
أَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا، الگ ہو جانا	أَجِیْرٌ مزدور
حُلُمٌ۔ بلوغت	خَصَاصَةٌ حاجت مندی، مفلسی
أَسْرَفَ (۱) بے جا خرچ کرنا، حد سے بڑھنا	اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا، التماس کرنا۔
أَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا۔	اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا، فرماں برداری کرنا۔
أَنْبَأَ (۱) و نَبَّأَ (۲) خبر دینا	خَسِئَ (س) دور ہونا، دھتکارا جانا۔
شَاءَ (یَشَاءُ) چاہنا (شِئْتَ) تو نے چاہا	عَفَا (یَعْفُوْ) معاف کرنا۔
هَنَأَ (ف) خوش گوار ہونا (۲) مبارک باد کہنا	أَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا۔
رِئَةٌ (ج۔ رِئَاتٌ) پھیپھڑا	رَغَدًا با فراغت
سِیْجَارَةٌ (ج۔ سِیْجَارَاتٌ) سگریٹ	سَلَّةٌ (ج۔ أَسْلَالٌ) ٹوکری
صَبِیٌّ (ج۔ صِبْیَانٌ) بچہ	عَاطِفَةٌ (ج۔ عَوَاطِفُ) عنایت، جذبہ
عُرْفٌ پسندیدہ بات، مشہور بات	عَفْوٌ معافی، جو چیز حاجت سے زیادہ ہو۔
اَلْعَفْوَ یا عَفْوًا معاف فرمائیں	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
هُزْءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں	هُزُوًا ٹھٹھا، مذاق
هَنِیْئًا مَرِیْئًا مزے سے، تمھیں خوش گوار ہو	فَـ پس، کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیه: جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے انھیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہوں گے، اس کی وجہ سمجھنے کے لیے دیباچے کا مطالعہ ضرور کر لیں، اس مشق میں مہموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں:

۱: حُسَيْنُ! هَلْ تَأْلَفُ السِّيْجَارَةَ؟	كُنْتُ اٰلَفُهَا ، لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ
۲: أَحْسَنْتَ! اِيْلَفِ الشَّایَ وَأْلَفِ الْقَهْوَةَ ، لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيْجَارَةَ .	نَعَمْ! قَالَ لِيَ الدُّكْتُوْرُ: السِّيْجَارَةُ مُضِرَّةٌ، تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ
۳: وَاللّٰهِ ، اِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَإِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰى مَأْلُوْفَاتِكَ	يَأَخِيْ! اَلْأَحْسَنُ عِنْدِیْ أَنْ لَا نَأْلَفَ الشَّایَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ
٤: مَتٰى يَأْتِيْ أَبُوْكَ مِنْ دِهْلِي؟	يُؤْمَلُ قُدُوْمُهٗ غَدًا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
٥: هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا أَبِی الْكَلَامِ فِی الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِیِّ فِیْ دِهْلِي؟	نَعَمْ! سَمِعْنَاهَا، اِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا ، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ۔
٦: هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ ؟	لَا ! أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِی اسْتِئْجَارِهَا
۷: أَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْأَجِيْرَ الْأَمِيْنَ؟ فَاِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْأَمِيْنُ	نَعَمْ! أَسْتَأْجِرُهٗ بِسُرُوْرٍ ، فَنَحْنُ فِیْ حَاجَةٍ اِلٰی أَجِيْرٍ قَوِیٍّ أَمِيْنٍ۔
۸۔ يَا عَلِیُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَ يَقْرَأَ بَيْنَ يَدَیَّ۔	خُذْ يَابُنَیَّ! كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ۔
۹۔ يَا أُخْتِیْ! مُرِیْ بَنَاتِكِ بِالصَّلَاةِ، فَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا۔	نَعَمْ يَا أَخِیْ! سَاٰمُرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ امْتِثَالًا لِأَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ
۱۰۔ هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ ! سَنَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا وَ مَدْرَسَةً
۱۱۔ سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ: هَلْ تَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ الْمَسَآئِلِ؟	سَلُوْنِیْ يَا أَوْلَادُ! مَا شِئْتُمْ وَ لَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ لَعِبًا
۱۲: نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، يَا شَيْخُ! لَا تَغْضَبْ، جِئْنَاكَ لِأَنَّ اللّٰهَ اٰثَرَكَ عَلَيْنَا فِی الْعِلْمِ	فَاسْأَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُوْا الْقُرْاٰنَ إِمَامًا فِیْ جَمِيْعِ أُمُوْرِكُمْ
۱۳: يَأَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَیْءٌ لِنَأْكُلَ، فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيْدَةٍ	خُذُوْا يَا أَوْلَادُ! تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ، وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا رَزَقَكُمْ

١٤: نَحْمَدُ اللّٰهَ وَ نَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ، لٰكِنْ يَا شَيْخُ! لَيْسَ فِيهَا خُبْزٌ وَ لَا لَحْمٌ	اِخْسَؤُوْا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ بِجَآئِعِيْنَ، هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِي هُزْئَةً بَيْنَكُمْ؟
١٥: اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا! هَا، نَحْنُ نَأْكُلُ التِّيْنَ وَالرُّطَبَ	فَكُلُوْا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا
١٦: هَنَّأَكَ اللّٰهُ وَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ! أَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ، لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ	وَاللّٰهِ، أَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْأَلُوْا عَنِ الْمَسَآئِلِ، إِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْأَكْلِ وَالْاِسْتِهْزَآءِ
١٧: أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِيْ حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْأَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ، وَ نَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ، فَإِنَّا نَرَاكَ الْيَوْمَ غَضْبَانَ	غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ، إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَآئِلِ، وَالسَّلَامُ۔

مِنَ الْقُرْآنِ

١۔ وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ　　٢۔ خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ

٣۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

٤۔ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا　　٥۔ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا

٦۔ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى

٧۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

٨۔ فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ　　٩۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ

١٠۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

١١۔ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ　　١٢۔ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ

١٣۔ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

١٤۔ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو۔

(یَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔

یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ از قسم مہموز الفاء، دراصل یَأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کو تا سے بدل کر تا میں مدغم کر دیا گیا۔

(أَحْمَدُ) اسم علم، واحد، مذکر، غیر منصرف (دیکھو درس ۱۰، ۷) اسی لیے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ ثلاثی مجرد۔

(زَیْدًا) اسم علم، واحد، مذکر، منصرف، جامد، ثلاثی مجرد۔

(صَدِیْقًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، منصرف، مشتق، اسم صرف از صَدُقَ ثلاثی مجرد۔

تحلیل نحوی اس طرح کرو:

(یَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع۔ (أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(زَیْدًا) مفعولِ اوّل اس لیے منصوب ہے۔

(صَدِیْقًا) مفعولِ ثانی ہے اسی لیے یہ بھی منصوب ہے۔

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔
۲۔ تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لیے مضر ہے۔	ہاں جناب! اسی لیے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
۳۔ کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے (پر) لے لیا ہے؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے (پر) لے لیا ہے۔
۴۔ کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔
۵۔ اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
۶۔ اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں

۷۔اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے لیے حکم کروں گی۔
۸۔اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں کا (باشندہ) ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور کا (رہنے والا) ہوں۔
۹۔ اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے۔	چچا (اے میرے چچا) میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
۱۰۔کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
۱۱۔تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو۔	اچھا! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالیں گے۔

سوالات نمبر ۱۳

۱۔ فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

۲۔ فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کی اقسام بیان کرو۔

۳۔ وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

۴۔ مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۵۔ لفظی ثقل دور کرنے کے لیے مہموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

۶۔ مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

۷۔ مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

۸۔ أَخَذَ، أَمَرَ اور أَكَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

۹۔ ان تینوں فعلوں کا امر، حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

۱۰۔ ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوباً اور کہاں جوازاً؟

إِيمَانٌ ، اَلِفٌ (از باب أَفْعَلَ) أُومِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِيْتَمَرَ، سَلْ، اَلِفٌ (از باب فَاعَلَ) رَأْسٌ، مِيذَنَةٌ

۱۱۔ مشق نمبر (۴۸) میں جتنے افعال واسماء مہموز کی قسم سے ہوں انھیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ:

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

الماضی	المضارع المرفوع	المضارع المجزوم	الأمر الحاضر
مَدَّ	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ / يالَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّان	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ / يالَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّان	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا/لَمْ تَمْدُدْ	مُدِّ ياأُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّان	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّيْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّان	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	أُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدُّ يا لَمْ أَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدِّ يا لَمْ نَمْدُدْ	

1۔ مضاعف کی ماضی ومضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ اِدغام نمبر (۲) ونمبر (۴) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے، اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے

جاتے ہیں، ان میں اِدغام ممنوع ہے۔

2۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے، یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں اِدغام بھی جائز ہے اور فکِ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے، لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے، کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا، یہ حرکت اکثر زیر (ـِ) کی دی جاتی ہے، کبھی زبر (ـَ) بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش (ـُ) بھی دے سکتے ہیں: **لَمْ يَمُدِّ یا لَمْ يَمْدُدْ، مُدِّ یا اُمْدُدْ۔**

تنبیہ ا: اُمْدُدْ میں اِدغام کے بعد ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

3۔ سبق (۲۷) میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لیے ہیں، مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہے:

قاعدۂ ادغام نمبر (۴): حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں۔

4۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے، جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے، یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)

قاعدۂ ادغام نمبر (۵) بابِ اِفْتَعَلَ (۷) کا فا کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی تا کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے۔

اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ، يَدْتَخِلُ سے يَدْدَخِلُ پھر يَدَّخِلُ، اِذْتَكَرَ يَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ يَذَّكِرُ اور اِزْتَانَ يَزْتَانُ سے: اِزَّانَ يَزَّانُ بن جاتا ہے۔

تنبیہ ۲: اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

قاعدۂ ادغام نمبر (۶): بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا فا کلمہ ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی تا کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے، ضروری نہیں۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ، يَذَّكَّرُ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ۔

قاعدۂ ادغام نمبر (۷): لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس:۲۔۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّآءُ، اَلثَّآءُ، اَلذَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:

۱۔ حروف حلقیہ: جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ۔

۲۔ حروف لہویہ: جن کا مخرج لہات یعنی حلق کا کوا ہے: ق اور ک۔

۳۔ حروف شجریہ: جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی۔

۴۔ حروف نطعیہ: جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د۔

۵۔ حروف اسلیہ: جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س۔

۶۔ حروف شفویہ: جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔

اس طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

فعل مضاعف، ثلاثی مجرد کے تین بابوں: نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے۔ اور باب کَرُمَ سے کمتر، اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔

ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے۔

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

الماضی	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدَّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ
لَبَّ (ك)	يَلُبُّ	لُبَّ يا اُلْبُبْ	لَبِيْبٌ		لَبَابَةٌ

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضی	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر

١۔أَمَدَّ	يُمِدُّ	أَمِدَّ يا أَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	إِمْدَادٌ
٢۔مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ
٣۔مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ
٤۔تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ
٥۔تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادِّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ
٦۔اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ يا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ
٧۔اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ يا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ
٨۔ اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ يا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ

تنبیہ ۴: باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لیے مادّہ بدلنا پڑا، اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵: گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انھیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶: باب (۳، ۵، ۶) اور (۷) میں اسم فاعل اور اسم مفعول ادغام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں، مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔

اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیے، پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۷

أَرْضٰى (يُرْضِيْ) راضی کر لینا، خوش کرنا	اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا۔
اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا
اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا، مغرور ہونا۔	اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا
أَحَسَّ (۱۔ب) محسوس کرنا۔	أَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا۔
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا	تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا، پیچھے ہٹنا۔

تَحَرَّكَ (۴) ہلنا۔	تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا۔
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا، آواز بلند کرنا۔
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا، مباحثہ کرنا	حَقَّ (ض) ثابت ہونا، (ا) ثابت کرنا، (۲) تحقیق کرنا، (۱۰) حقدار ہونا۔
دَقَّ (ن۔اَلْجَرَسَ) گھنٹی بجانا، دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا، دَقَّ الدَّوَآءَ دوا پیسنا، باریک کرنا۔	دَلَّ (ن۔عَلَيْهِ یا إِلَيْهِ) بتلانا
ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (ا) ذلیل کرنا۔	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردّد یا پس و پیش کرنا۔
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا، مسخر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (ا) چھپانا
سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا، خوش کیا جانا	اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے۔ بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرنا (ا) و (۳) گرانا	سَعٰی (يَسْعٰی) کوشش کرنا۔
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گزرنا، (٦) پھٹ جانا	صَدَّ (ن) روکنا۔
طَمِعَ (س) طمع کرنا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا، خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا، (ا) تیار کرنا، (۱۰) تیار ہونا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا، غالب ہونا، (ا) عزت دینا
غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	قَصَّ (ن۔عَلَيْهِ) قصہ سنانا، بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا، (۱۰) کم جاننا، خود مختار ہونا	قَنِعَ (س) قناعت کرنا
لَبِسَ (س) پہننا	مَرَّ (ن۔بِهٖ، عَلَيْهِ) گزرنا کسی پر۔
مَسَّ (س) چھونا	مَنَّ (ن۔عَلَيْهِ) احسان کرنا، احسان جتلانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا، لڑائی کے لیے نکلنا	هَزَّ (ن) ہلانا
اٰخَرُ دوسرا	اِلَّا۔ لیکن، مگر
بَرٌّ۔ احسان کرنے والا	بَرْدٌ۔ سردی، ٹھنڈک

بَطِيْـئَةٌ۔ سست رفتار	ثَمِيْنٌ۔ قیمتی
جَارِيَةٌ۔ خادمہ، لونڈی	جَرَسٌ۔ گھنٹی
جِذْعٌ۔ درخت کا تنا	جَنِيٌّ۔ تازہ چنا ہوا پھل
حُمّٰى۔ تپ (ج۔ حُمَّيَاتٌ مؤنث ہے)	حِيْنٌ (ج۔ أَحْيَانٌ) وقت
حِيْنًا مَّا۔ کسی وقت	خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
دَقِيْقٌ۔ باریک پسی ہوئی چیز، آٹا	دُوْنَ۔ سوا
رُؤْيَا۔ خواب	رِبَاطٌ۔ باندھنا
شَرِيْرٌ۔ (ج۔ أَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا	صُوْفٌ۔ اُون
سَاعَةُ الْعُسْرَةِ۔ مشکل کی گھڑی	قَائِمَةٌ۔ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
كَاشِفٌ۔ کھولنے والا	لِقَآءٌ۔ ملاقات
لَوْلَا۔ اگر نہ ہوتا۔	لَا بَأْسَ۔ کوئی مضائقہ نہیں
مَجِيْءٌ۔ آنا	مِسْمَارٌ۔ کیل لوہے کی
اَلْمُلَاقِيْ۔ ملنے والا	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ: چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لیے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے، اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

۱: دُقِّ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ! فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ	قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيْئِكُمْ يَا أُسْتَاذِيْ!
۲: مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دَقَقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِيْ!
۳: كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (بَطِيْئَةٌ) يَا سَيِّدِيْ!
٤: قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا	هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ۔

٥: مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ
٦: يَا جَارِيَةُ! دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا	أُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيْقِ
٧: إِلٰى أَيْنَ تَفِرُّوْنَ يَا أَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
٨: فَفِرُّوْا وَ لَا تَتَأَخَّرُوْا	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا
٩: يَا خَلِيْلُ! عُدِّ أَوْرَاقَ هٰذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ؟	قَدْ عَدَدْتُهَا، فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً
١٠: يَا خَلِيْلُ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلٰى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰهِ، يَسُرُّنِيْ أَنْ أَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَأَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ
١١: هَلْ يَسُرُّ أَخَاكَ الدَّرْسُ أَمِ اللَّعِبُ؟	يَاسَيِّدِيْ! يَسُرُّهُ اللَّعِبُ أَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ۔
١٢۔أَظُنُّ أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَدْ نَجَحْتُ وَ قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ
١٣۔ صَدَقَ مَنْ قَالَ: «مَنْ جَدَّ وَجَدَ»	وَ قَالَ تَعَالٰى : لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى
١٤۔لٰكِنِّيْ أَسْأَلُكَ هَلْ أَعْدَدْتَ لِلْاِمْتِحَانِ الْأَكْبَرِ إِمْتِحَانِ الْآخِرَةِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، أُعِدُّ لَهُ وَ أَرْجُوْ مِنْ رَبِّيْ الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِمْتِحَانِ أَيْضًا
١٥۔ وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ!	وَ أَنَا سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِيْ!
١٦۔ يَا سَلِيْمُ! هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟	دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ ، لِتَكُوْنَ مَأْجُوْرًا، فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ
١٧۔ كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ بَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَ مُتَوَدِّدًا إِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ النَّاسِ	وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ! دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔
١٨۔أَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى! فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ	كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! إِنِّيْ لَمْ أُحْسِسْ بِالْبَرْدِ؟

١٩۔ إِنِّیْ أَرَاكِ مَلْبُوْسَةً فِی لِبَاسِ الصَّيْفِ	لَيَشُقُّ عَلَیَّ يَا سَيِّدِیْ ! لِبَاسُ الصُّوْفِ
٢٠۔ لَا بَأْسَ بِهٖ، اِلْبَسِیْ لِبَاسَ الصُّوْفِ فِی الشِّتَآءِ، كَیْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰی وَالزُّكَامُ	أَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِیْ! أَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَ مَمْنُوْنَةٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِكَ
٢١۔ هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَا عَلٰی حَدِيْقَةٍ، وَ تَنْظُرِيْنَ أَشْجَارَهَا وَ تَشُمِّيْنَ أَزْهَارَهَا؟	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَآءَ، فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَ شَمِمْتُ أَزْهَارَهَا۔
٢٢۔ لَا تَهُزِّیْ الْاَغْصَانَ وَ لَا تَطْمَعِیْ فِی الْاَثْمَارِ، فَإِنَّ الطَّمْعَ يُذِلُّكِ	صَدَقْتَ يَا أُسْتَاذِیْ ! كَانَتْ تَقُوْلُ أُمِّیْ: «عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَ ذَلَّ مَنْ طَمِعَ»
٢٣۔ أَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا إِخْوَانِیْ! أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلَمْ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟	أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَ يَسْتَقِلُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا ،فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْاَمْسِ۔
٢٤۔ قَدِ اعْتَرَفَ الْاٰنَ كَثِيْرٌ مِنْ زُعَمَآءِ إِنْجِلْتَرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِإِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِی حُصُوْلِ الْفَتْحِ	نَعَمْ! لَوْ لَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَاَسْبَابُهَا لَمَا اِنْفَتَحَ أَبَدًا لِإِنْجِلْتَرَا بَابُ الْفَتْحِ ،فِیْ أَفْرِيْقِيَّةَ وَإِيْطَالِيَةَ وَ فِیْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِیْ أَوْرُبَّا۔
٢٥۔ وَ هٰكَذَا كُلُّ مَمْلِكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْاِسْلَامِ مُدَّتْ يَدُهَا إِلٰی إِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَةِ فِی حُصُوْلِ الْفَتْحِ	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَی الْبَرْطَانِيَةِ أَنْ تَرْضِیَ الَّذِيْنَ أَمَدُّوْهَا فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ، فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْاِحْسَانِ قُلُوْبَ الْاَصْدِقَآءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَی الْاَعْدَآءِ۔
٢٦۔ نَرْجُوْا مِنْ عُقَلَآءِ الْبَرْطَانِيَةِ أَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ ، وَ لَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِی إِعْطَآءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا	هٰكَذَا أَظُنُّ يَا سَيِّدِیْ ! مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرَّ بِوَعْدِهِمْ، فَإِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

٢۔ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ

٣۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

٤۔ وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً

٥۔ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

٦۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

٧۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

٨۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

٩۔ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

١٠۔ وَ حَاجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَآجُّوْنِّيْ فِي اللّٰهِ

١١۔ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

١٢۔ وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا

١٣۔ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

١٤۔ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدَاكُمْ لِلْاِيْمَانِ

١٥۔ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ

١٦۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَاقِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

ا۔ مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی۔

۲۔کس نے (اُسے) بجایا؟	شاید حامد نے بجائی۔
۳۔میز کے پائے میں ایک کیل ٹھونک دو۔	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
۴۔دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
۵۔اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے۔	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں۔
۶۔لڑکیو! تم کہاں بھاگی جارہی ہو؟	چھوڑیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں
۷۔ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی
۸۔تو بھاگو، دیر مت کرو۔	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔
۹۔کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا۔
۱۰۔آپ مجھے براہِ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دیں گے جس سے (بِہٖ) میرے لیے عربی سمجھنا آسان ہو جائے	ہاں! میں تمھیں ضرور ایسی کتاب کا پتا دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمھیں مدد دے گی۔
۱۱۔رشید! کیا تمھیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب! مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔
۱۲۔حمید! تم نے اپنی قمیص کیسے پھاڑی؟	جناب! میں نے نہیں پھاڑی بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالی۔
۱۳۔کیا تمہارے اُستاد تمھیں تاریخی قصے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۴

۱۔ فعل مضاعف کی تعریف کرو۔

۲۔ ادغام کسے کہتے ہیں؟

۳۔ کون سی صورت میں ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں؟

۴۔ سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

۵۔ مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی سورتیں جائز ہیں؟

۶۔ ماضی ومضارع وامر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

۷۔ ذیل کے صیغے پہچانو، اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں، اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے۔

دَلَّ	دُلَّ	دُلِّ	دُلُّ	دُلُّوْا	يَدُلَّان	لَمْ يَدُلَّ
دَالٌّ	أَدُلُّ	أَدَلُّ	مُمَادٌّ	اِدَّكَرَ	مُطَّهِّرٌ	اِدَّخَلَ

۸۔ ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا؟

۹۔ سَبَّ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

۱۰۔ مشق نمبر (۲۹) میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

۱۱۔ ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو۔

نَقُصُّ عَلَىَّ أُمِّيْ قَصَصًا عَجِيْبَةً

۱۲۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

يَا أَوْلَاد! قد دقّ جرس المدرسة، ففروا إليها و لا تتأخروا عن الوقت، واجتهدوا فی تحصيل الفلاح واستعدّوا للنجاح، و لا تكسلوا ، أما سمعتم: «عزّ من جد و ذلّ من كسل» .

اَلدَّرْسُ الثَّلاثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

1۔ معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس (۲۶) میں تم سمجھ چکے ہو، یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں۔

2۔ فا کلمہ کی جگہ ہو تو مثال واوی اور یا ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

3۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیرات میں غور کرو۔

الماضی	المضارع	الأمر
۱۔ وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ	زِنْ خَاتَمَكَ
۲۔ وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ
۳۔ وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ	ضَعْ كِتَابَكَ
٤۔ اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ	اِتَّصِلْ بِإِخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس فعل کے ہیں، اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اس قسم میں شامل ہونا چاہیے اگر چہ بعض میں واؤ نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق (۲۷) قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے، اس لیے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے؟ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا، وہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنْ سے واؤ غائب ہے، ہونا چاہیے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ۔

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واؤ موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔

اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واؤ حذف کر دیا جاتا ہے، اس لیے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لیے یَزِنُ کا

امر زِنْ ہی ہو سکتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۱، تنبیہ ۱)

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واؤ کی جگہ یا دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واؤ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واؤ غائب دیکھ کر تمھیں ضرور تعجب ہو گا کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہیے، پھر جب کہ یَوْجَلُ سے واؤ حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیوں کر حذف ہوا؟

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں عین حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واؤ ساکن کا ما قبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی ہے، اس لیے واؤ حذف کر دیا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واؤ حذف کر دیا جاتا ہے۔

مگر واؤ کا ما قبل ہو تو واؤ نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجہول ہے واؤ نہیں حذف ہو گا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو! یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلْ کی طرح اس میں بھی واؤ کو یا سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا، مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واؤ کو تا سے بدل کر تائے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔ (دیکھو قاعدۂ تعلیل نمبر: ۱۱)

4۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واؤ حذف کر دیا جاتا ہے۔ یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵): مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واؤ حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ۔

تنبیہ ۱: مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واؤ خلافِ قیاس حذف کر دیا جاتا ہے، کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲: حذف کیا ہوا واؤ مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے، یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہو گا یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ.

تنبیہ ۳: جن فعلوں کے مضارع سے واؤ حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واؤ حذف کر دیا جاتا ہے، مگر آخر میں "ۃ" بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)

5۔ ذیل میں مثال واوی کی صرفِ صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرف کبیر تم خود بنا سکتے ہو۔

تصريف المثال الواوی من الثلاثی المجرد

الماضی	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ یا زِنَةٌ
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجْلٌ
وَسُمَ (ك)	يَوْسُمُ	أُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ

من الثلاثی المزيد

الماضی	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
١۔أَوْصَلَ	يُوْصِلُ	أَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	إِيْصَالٌ
٢۔وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيْلٌ
٣۔وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ
٤۔تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ
٥۔تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصَلَ
٦۔اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ
٨۔اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيْصَالٌ

تنبیہ ۴: دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واؤ کو یا سے بدلا گیا ہے اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واؤ کو تا سے بدلا گیا ہے، باقی کسی میں

تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیه ۵: یَزِنُ میں لام تاکید ونونِ ثقیلہ لگائیں تو لَیَزِنَنَّ، لَیَزِنَانِّ، لَیَزِنُنَّ الخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانِّ، زِنُنَّ، زِنِنَّ، زِنَانِّ، زِنَّانِّ پڑھیں گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۸

أَفْهَمَ (۱) فَهَّمَ (۲) سمجھانا	تَوَكَّلَ (۴۔ عَلَيْهِ) سونپ دینا، بھروسہ کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا	ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا
مَاطَلَ (۳) ٹالنا، دیر لگانا	وَثَقَ (يَثِقُ بِهٖ) بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔
وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہوا)	وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا، کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)
وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اُٹھانا	وَصَفَ (يَصِفُ لَهٗ) بیان کرنا۔
وَصَلَ (يَصِلُ اِلَيْهِ) پہنچنا (بِهٖ) ملنا	وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھہرنا، واقف ہونا
وَلَدَ (يَلِدُ) جننا	وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
يَئِسَ (يَيْئَسُ) ناامید ہونا	يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا أَيْقَظَ (يُوْقِظُ) جگانا، بیدار کرنا
يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا، میسر ہونا	وِزْرٌ (جـ أَوْزَارٌ) بوجھ، گناہ
أُخْرٰى (جـ أُخَرُ) دوسری	أَذًى ۔ تکلیف
أَعْلٰى (جـ أَعْلَوْنَ) ۔ سب سے بلند و برتر	أُوْرُبَّا ۔ یورپ
أَهْلًا وَ سَهْلًا ۔ خوش آمدید (اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئے گی)	دَيَّارٌ ۔ مکان میں رہنے والا
رَوْحٌ ۔ رحمت، مدد	سِوَارٌ (جـ أَسَاوِرُ) ۔ کنگن
صَمَدٌ ۔ بے نیاز، جس کے سب محتاج ہوں۔	فَاجِرٌ (جـ فُجَّارٌ) بدکار۔

قِسْطَاسٌ۔ترازو	كَفَّارٌ۔بڑا ناشکرا، بڑا کافر
مَآئِدَةٌ(جـ مَوَآئِدُ)۔میز، دسترخوان	مَرَّةٌ(جـ مِرَارًا)۔ایک بار
مِثْقَالٌ(جـ مَثَاقِيْلُ)۔وزن ۲/۱۔۴ ماشہ	مُسْتَقِيْمٌ۔سیدھا

مشق نمبر ۳۰

۱۔هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِيْ! بَلْ أَزِنُهُ الْيَوْمَ
۲۔زِنْهُ الْآنَ بِذٰلِكَ الْمِيْزَانِ	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوْزَنُ؟ دَعْنِيْ أَزِنُهُ فِي الْبَيْتِ
۳۔ ضَعِ الْخَاتَمَ فِيْ كَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِيْ كَفَّةٍ أُخْرٰى	طَيِّبٌ! فَأَفْعَلُ هٰكَذَا
٤۔ مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ؟	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ
٥۔اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوْا فِي الْمِيْزَانِ	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِيْ! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْاٰنِ: زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
٦۔هَلْ تَهَبُ لِيْ كِتَابَكَ هٰذَا يَا عَمِّيْ؟ فَإِنِّيْ أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا	سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِيْ هٰذَا إِنْ تَقِفْ عِنْدَنَا شَهْرًا ، لِأُفَهِّمَكَ مَطَالِبَهُ
۷۔ نَعَمْ سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّيْ!	فَخُذْ يَا وَلَدِيْ هٰذَا الْكِتَابِ وَاقْرَأْ
۸۔ هَلْ يَتَيَسَّرُ لِيْ فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟	اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ
۹۔ مَا لِيَ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيْقِيْ فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَ لَمْ أَجِدْكَ	يَا خَلِيْلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلٰى بِلَادِ مِصْرَ وَأُوْرُبَّا
۱۰۔ أَهْلًا وَ سَهْلًا يَا صَدِيْقِيْ! مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا ؟	وَصَلْتُ إِلٰى بِمَبَآئِي بِالْأَمْسِ فَقَطْ
۱۱۔هَلْ تَعِدُنِيْ أَنْ تَصِفَ لِيْ أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ؟	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ، لِأَنِّيْ الْيَوْمَ مَشْغُوْلٌ

١٣۔أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِيْ؟	لَا تَيْأَسْ يَا أَخِيْ! لَأَصِفَنَّ لَكَ تِلْكَ الْأَحْوَالَ الْعَجِيْبَةَ غَدًا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ
١٤۔أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَ وَ مِنْ لَنْدَنَ	مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ، لَا مِنْ مِصْرَ وَ لَا مِنْ لَنْدَنَ
١٥۔هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِيْ أَنْ أَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ
١٦۔فَمَنْ أَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ أَيْقَظَتْنِيْ أُمِّيْ، فَاسْتَيْقَظْتُ
١٧۔دَعْنِيْ أَنَا أُوْقِظَكَ وَقْتَ الصَّلَاةِ	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ أَيْقَظْتَنِيْ لَتَكُوْنَنَّ مَشْكُوْرًا وَ لَأَكُوْنَنَّ مَمْنُوْعًا
١٨۔لَا أَمُنُّ عَلَيْكَ، بَلْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوِنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ	اَلْيَوْمَ، إِنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
١٩۔ صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ، وَ جَعَلَنِيْ وَ إِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الصّٰدِقِيْنَ	اٰمِيْن اٰمِيْن، يا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ٥

٢۔ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

٣۔ وَدَعْ اَذٰهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

٤۔ فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا٥ يَّرِثُنِيْ وَ يَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ

٥۔ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا٥ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ٥

٦۔ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ

٧۔ وَ لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (اس کو لَا تَيْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں) اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

٨۔ وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو۔

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ　　(سیدھے ترازو سے تولو)

تحلیل صرفی اس طرح:

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واؤ جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے، اصل میں اِوْزِنُوْا ہے، چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واؤ حذف کردیا گیا ہے اس لیے امر سے بھی حذف ہوگیا، کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنُ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱، تنبیہ ا)

(بِ) حرف جار (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرفہ باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب۔

(اَلْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق، اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ (سیدھا ہونا) سے، معرب۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(زِنُوْا) فعل امر، متعدی اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدر ہے یعنی فرض کرلیا گیا ہے، کیونکہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اس لیے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جار (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (اَلْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل، فاعل او مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اُسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مہموز، مضاعف، اور مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو۔

مُرْ	مُرِيْ	سَأْمُرُ	كُلَا	شِئْتُمَا	سَلْ	ثِقْ
لَا تَتَّخِذْ	زِنْ	زِنِيْ	ضَعُوْا	هَبْ	عُدِّيْ	دُلَّ
أَدُلُّ	لَا تَهْزُؤُوْا	يَسُرُّ	أُحِبُّ	تُحِبُّ	تَوَكَّلْ	تَفِرُّوْنَ

۱۔ .... لِيْ يَا أَبَتِ سَاعَةً　　۲۔ .... هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟

۳۔ .... خَاتَمَكَ
۴۔ .... سِوَارَكِ يَا لَطِيفَةُ
۵۔ .... عَدُوَّكَ وَلِيًّا
۶۔ .... بِنْتَكِ بِالصَّلَاةِ
۷۔ .... هُنَّ بِالصَّلَاةِ
۸۔ هَل ....كَ عَلَى بَيْتِ الْوَزِيْرِ؟
۹۔ نَعَمْ! ....نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ
۱۰۔ .... كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ
۱۱۔ إِلَى أَيْنَ .... يَا أَوْلَادُ؟
۱۲۔ .... أَغْصَانَ الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ
۱۳۔ .... أَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ!
۱۴۔ هَلْ ....كَ اللَّعِبُ أَمِ التَّعَلُّم؟
۱۵۔ .... نِيْ اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمْ كِلَاهُمَا
۱۶۔ هَلْ .... اللَّعِبَ أَمِ التَّعَلُّمَ؟
۱۷۔ .... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا
۱۸۔ .... بِاللّٰهِ وَ .... عَلَيْهِ
۱۹۔ اِجْلِسَا أَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ .... مِنَ الطَّعَامِ مَا ....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ ابا جان! (يَا أَبَتِ) کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے! (يَا بُنَيَّ) میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔
۲۔ جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں۔
۳۔ کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟	نہیں! آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی۔
۴۔ اے میری بہن! تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا
۵۔ ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے۔	اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں۔
۶۔ میرا خط تمھیں ملا؟	نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا

۷۔کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے۔
۸۔میں چار سال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھہرا تھا۔	یہ آپ کی مہربانی ہے
۹۔ جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا۔
۱۰۔میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو۔
۱۱۔ مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجیے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں)	کوئی مضائقہ نہیں، تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو
۱۲۔تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔
۱۳۔آج تمھیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا۔

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ الثَّلَاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْأَجْوَفُ

الأجوف الواوی		
الماضی	المضارع	الأمر
قَالَ	يَقُوْلُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ
قُلْتُ	أَقُوْلُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ	

الأجوف اليائی		
الماضی	المضارع	الأمر
بَاعَ	يَبِيْعُ	
بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
بِعْنَ	يَبِعْنَ	
بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ
بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
بِعْتُ	أَبِيْعُ	
بِعْنَا	نَبِيْعُ	

1۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیر ہوا ہے، اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے بچا ہو۔ پہلا تغیر تو

تمھیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر(۱) کے مطابق نظر آئے گا کہ واؤ اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر(۴) اور نمبر۵) کے مطابق تغیر نظر آئے گا۔ (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

2۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علّت گرا دیا گیا ہے، جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی يَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واؤ حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح يَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں یا گرا دی گئی ہے۔

امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اور اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے (۱۳) قاعدے درس (۲۷) میں اور دو قاعدے درس (۳۰) میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدہ تعلیل نمبر(۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالتِ جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرفِ علّت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، يَقُلْنَ، بِعْنَ، يَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ يَقُلْ

3۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیے تھا!

بے شک ہے تو خلافِ قیاس، مگر اس کے لیے صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے:

قاعدۂ تعلیل نمبر(۱۷): اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واؤ حذف کیا جائے ان کے فا کلمہ کو ضمہ پڑھا جائے، اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ=قَوَلَ سے قُلْنَ، طَالَ= طَوُلَ سے طُلْنَ، خَافَ= خَوِفَ سے خِفْنَ، مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیے: بَاعَ= بَيَعَ سے بِعْنَ.

تنبیہ ۱: یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمھیں یکساں نظر آئیں گے ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں، مگر اصلیت میں الگ الگ ہیں۔ یعنی ماضی معروف ہو تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَيَعْنَ ہوں گے، ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُيِعْنَ ہوں گے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا چاہیے، عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لیے جاتے ہیں۔

4۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيلَ، قِيلَا، قِيلُوْا، قِيلَتْ قِيلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيفَ، خِيفَا، خِيفُوْا الخ اور بَاعَ سے بِيعَ، بِيعَا الخ،

5۔ يَقُوْلُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقَلْنَ، الخ، يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُوْنَ، تُخَافُ تُخَافَانِ، يُخَفْنَ الخ۔ يَبِيْعُ سے يُبَاعُ، يُبَاعَانِ، يُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ يُبَعْنَ الخ۔

6۔ مضارع منفی بہ لم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُوْلَا، لَمْ يَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ۔

7۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَايِعٌ)

8۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِيْعٌ (دراصل مَبْيُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ)

تنبیہ ۳: باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لیں ہیں۔

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنا لو۔

الماضی	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔أَدَارَ	يُدِيْرُ	أَدِرْ	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	إِدَارَةٌ
۲۔دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيْرٌ
۳۔دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ
٤۔تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ
٥۔تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ

٦۔ اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِیَادٌ
۷۔اِقْتَادَ	یَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِیَادٌ
۸۔اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	اِسْوَدِّ یااِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ
۹۔اِسْوَادَّ	یَسْوَادُّ	اِسْوَادِّ یا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِیْدَادٌ
۱۰۔اِسْتَدَارَ	یَسْتَدِیْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِیْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ

تنبیہ ۴: باب (٦، ۷، ۸، اور ۹) میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا۔

تنبیہ ۵: دیکھو أَدَارَ کا مصدر إِدَارَةٌ اور اِسْتِدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے جو اصل میں إِدْوَارٌ بروزن إِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: أَفَادَ سے إِفَادَةٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ.

تنبیہ ٦: اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی، اصل میں فرق ہوگا: أَغَارَ = أَغْيَرَ، اِسْتَخَارَ = اِسْتَخْيَرَ

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷: بعض افعال کے سامنے قوس میں "واؤ" یا "یا" لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے۔ (دیکھو ہدایات نمبر ۵)

أَرَادَ (ا۔و) ارادہ کرنا، چاہنا۔	أَضَاعَ (ا۔ی) ضائع کرنا
أَطَاعَ (ا۔و) اطاعت کرنا (۱۰) کرسکنا، طاقت رکھنا۔	أَطَالَ (ا۔و) دراز کرنا
أَصَابَ (ا۔و) مصیبت آنا، لگ جانا، درست کہنا یا کرنا	أَفَادَ (ا۔ی) فائدہ دینا، اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
أَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰۔و) مدد چاہنا	بَاتَ (ض،ی) رات گزارنا
جَالَ (ن،و) تگ و دو کرنا	مَالَ (ض،ی) (إِلَیْهِ) کسی کی طرف مائل ہونا، (عَنْهُ) کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا

خَانَ (ن،و) خیانت کرنا	شَآءَ (ف،ی) چاہنا
شَاعَ (ض،ی) شائع ہونا (ا) شائع کرنا	شَافَ (ن،و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	صَلُحَ (ک) سدھرنا (ا) سدھارنا
صَانَ (ن،و) بچانا	فَازَ (ن،و) (بِہٖ) حاصل کرلینا، کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا، خراب ہو جانا، (ا) بگاڑنا، فساد پھیلانا	قَامَ (ن،و) کھڑا ہونا، تیار ہونا (ا) قیام کرنا، ٹھہرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا، ٹھیک سیدھا ہو جانا
نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا	نَالَ (س،ی) پانا، حاصل کرنا
نَاوَلَ (۳،و) دینا، ہاتھ بڑھا کر دینا	نَامَ (س،و) سونا
حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے	
اٰلَۃٌ۔ آلہ، ہتھیار	اُولُو الْاَمْرِ (اُولُو جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (اُولِی الْاَمْرِ حالتِ نصبی و جری میں)
بَقَآءٌ۔ زندگی	حَرٌّ یا حَرَارَۃٌ گرمی
حَسَنَۃٌ۔ نیکی	حِصَانٌ۔ گھوڑا (خاص مذکر کے لیے)
اَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ۔ دوسری دنیا	ذُوْ بَالٍ۔ اہمیت والا
سُلْطَۃٌ۔ غلبہ، حکومت	عِرْضٌ۔ آبرو
عُسْرٌ۔ سختی، تنگی	کَأْسٌ۔ گلاس، پیالہ
کَذِبٌ۔ جھوٹ، جھوٹی بات	مُنْیَۃٌ۔ (ج مُنًی) آرزو۔
مِقْیَاسٌ۔ اندازہ کرنے کا آلہ	یُسْرٌ۔ آسانی، فراخی

مشق نمبر ۳۱

۱۔ مَتٰی جِئْتَ هٰهُنَا؟　۲۔ جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَیْنِ

٣۔ جِئْ بِأَخِيْكَ فَإِنِّيْ مُشْتَاقٌ إِلَى رُؤْيَتِهِ
٤۔ جِئْنَاكَ أَمْسِ بِهِ وَ لَمْ نَجِدْكَ۔
٥۔ يَا أَحْمَدُ! هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ؟
٦۔ لَا! مَا شُفْتُهُ، سَأَشُوْفُهُ الْيَوْمَ۔
٧۔ شُفْ وَاقْرَأْ، وَرُدَّهُ عَلَيَّ غَدًا۔
٨۔ هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟
٩۔ لَمْ أَبِعْهُ وَ لَنْ أَبِيْعَهُ
١٠۔ هَلْ تُرِيْدُ أَنْ أَقُوْلَ لَكَ الْحَقَّ؟
١١۔ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِيْ مُرَادِكَ؟
١٢۔ أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ۔
١٣۔ فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ
١٤۔ أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيْمَةً
١٥۔ مَنْ جَالَ نَالَ۔
١٦۔ مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ
١٧۔ هٰذِهِ آلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَ يُقَالُ لَهَا: مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ۔
١٨۔ نَمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَ تَيَقَّظْ أَوَّلَ الصَّبَاحِ
١٩۔ لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ
٢٠۔ أُرِيْدُ أَنْ أُقِيْمَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ
٢١۔ هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ الْجَرِيْدَةِ۔
٢٢۔ إِخْوَانِيْ! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ سَلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ، فَاتَّخِذُوْا وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فِيْ جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ، لَيَسْتَخْلِفَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ۔

نَصِيْحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

٢٣۔ أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيْبُ! اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ، وَ أَطِعْهُ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ، وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ فِيْ سَبِيْلِهِ، وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ، وَ كُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنْ صُنْتَهُ صَانَكَ وَ إِنْ خُنْتَهُ خَانَكَ۔ وَ دُمْ مَائِلًا إِلَى الْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ، وَ كُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ، لِتَفُوْزَ الْمُنٰى وَ تَنَالَ الْعُلٰى، أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ لِطَاعَتِهِ وَ خِدْمَةِ عِبَادِهِ، وَ لَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيْحَتِيْ، وَالنُّصْحُ أَوْلٰى مَا تُبَاعُ وَ يُوْهَبُ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١۔ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ
٢۔ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ
٣۔ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا

٤۔ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا

٥۔ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ

٦۔ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ

٧۔ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

٨۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

٩۔ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

١٠۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

١١۔ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

١٢۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ

١٣۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ

١٤۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

١٥۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى

١٦۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

عربی میں ترجمہ کرو

١۔ اگر تو تگ ودو کرے گا تو کامیاب ہوگا۔

٢۔ وہ اپنی کتاب بیچتا ہے۔

٣۔ وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے۔

٤۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق (سچی بات) کہیں۔

٥۔ کیا ہم نے تمھیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا۔

٦۔ اس سے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں۔

٧۔ ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

٨۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا۔

٩۔ جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر، اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں۔

١٠۔ ہم ان کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟

۱۲۔ نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا۔

۱۳۔ اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے۔

۱۴۔ تو اپنی اس گائے کو مت بیچ، کیونکہ اس کا دودھ تیرے لیے فائدہ مند ہے۔

۱۵۔ اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

۱۶۔ اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو۔

۱۷۔ اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں۔

۱۸۔ جاہلوں کی اطاعت مت کرو۔

۱۹۔ ہم نے اس مسئلہ میں علماء سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ پُر کرو

بَاعَ	دُرْتُ	جَآءَنِیْ	تَشْبَعُ	قُمْتُ	بِتْنَا
فَاسْتَخِرْ	دَوَّرَتْ	لَا أَقُوْلُ	أَعَادَتْ		

۱۔ .... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِیْ حَیْدَرَآبَاد۔

۲۔ .... إِلَّا الْحَقَّ۔

۳۔ مِنْ أَیْنَ .... هٰذِهِ الْجَرِیْدَةُ؟

٤۔ إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا ذَا بَالٍ......... بِاللّٰهِ

۵۔ .... مَكْتُوْبٌ مِنْ أُمِّیْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهٗ

٦۔ جَآءَنِیْ الْأُسْتَاذُ وَ .... احْتِرَامًا لَهٗ

۷۔ .... سُؤَالَهَا لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ۔

۸۔ ....أَخِیْ حِصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ۔

۹.........أُخْتِیَ الدُّوَّامَةَ فَدَارَتْ سَرِیْعًا

۱۰۔ .... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

ذیل کے جملے تحلیل صرفی ونحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَکَ الْأَبْيَضَ (اپنے سفید گھوڑے کو نہ بیچو)

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے یا حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدی۔

(حِصَانَ) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد

(کَ) اسم، ضمیر مجرور متصل، واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر۔

(اَلْأَبْيَضَ) اسم صفت، معرف باللام، واحد، مذکر، معرب، مشتق

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں أَنْتَ کی ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالتِ رفع میں سمجھا جائے گا۔

(حِصَانَ) مفعول ہے، اس لیے منصوب ہے۔

(کَ) مضاف الیہ ہے، اس لیے حالتِ جری میں سمجھا جاتا ہے۔

(اَلْأَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّانِيْ وَالثَّلاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ النَّاقِص

1۔تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرفِ علّت ہو، گردانیں دیکھو:

تصريف الفعل الماضي من الناقص

الواوی	اليائی	الواوی	اليائی	الواوی	اليائی
دَعَا (ن)	رَمٰی (ض)	سَرُوَ (ك)	لَقِيَ (س)	اِرْتَضٰی (٢)	اِلْتَقٰی (٧)
دَعَوَا	رَمَيَا	سَرُوَا	لَقِيَا	اِرْتَضَيَا	اِلْتَقَيَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِيَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِيَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	سَرُوْنَ	لَقِيْنَ	اِرْتَضَيْنَ	اِلْتَقَيْنَ
دَعَوْتَ	رَمَيْتَ	سَرُوْتَ	لَقِيْتَ	اِرْتَضَيْتَ	اِلْتَقَيْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِيْتُمَا	اِرْتَضَيْتُمَا	اِلْتَقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِيْتُمْ	اِرْتَضَيْتُمْ	اِلْتَقَيْتُمْ

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

تنبیہ ا: اوپر تین گردانیں ناقصِ واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں، ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔ اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقصِ واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضی ناقص کے تغیّرات

2۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد مذکر، جمع مذکر اور واحد مؤنث وتثنیہ مؤنث میں تغیّر ہوا ہے۔ مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو

صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حُسبِ ذیل ہے:

1۔ واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر(۱) واؤاور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے دَعَوَ سے دَعَا، رَمَیَ سے رَمٰی وغیرہ۔

تنبیہ ۲: ماضی ناقص میں واؤ کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے: دَعَا، عَفَا اور مزید میں یا کی شکل میں: اِرْتَضٰی اور یا کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ یا کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی ، اِلْتَقٰی مگر ضمیرِ منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاکَ (اس نے تجھے پسند کیا)

2۔ جمع مذکر غائب میں واؤاور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر(۶ و ۷) حذف کردیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَیُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے سَرُوْا، لَقِیُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَیُوْا سے اِرْتَضَوْا، اِلْتَقَیُوْا سے اِلْتَقَوْا۔

3۔ واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرادیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعَتَا

4۔ ماضی مجہول میں واؤ کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے، اس لیے واؤ کو یا سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِیَ، دُعِیَا، دُعُوْا، دُعِیَتْ، دُعِیَتَا، دُعِیْنَ، دُعِیْتَ اِلخ اسی طرح رُمِیَ سے رُمِیَا، رُمُوْا، رُمِیَتْ اِلخ. دیکھو مجہول میں ناقصِ واوی اور یائی ہم شکل ہو جاتے ہیں۔

تصریف المضارع المعروف من الناقص

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
یَدْعُوْا	یَرْمِیْ	یَسْرُوْ	یَلْقٰی	یَرْتَضِیْ	یَلْتَقِیْ
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	یَسْرُوَانِ	یَلْقَیَانِ	یَرْتَضِیَانِ	یَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ(م)	یَرْمُوْنَ	یَسْرُوْنَ(م)	یَلْقَوْنَ	یَرْتَضُوْنَ	یَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰی	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ (م)	یَرْمِیْنَ	یَسْرُوْنَ(م)	یَلْقَیْنَ	یَرْتَضِیْنَ	تَلْتَقِیْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰی	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ

تَدْعُوَان	تَرْمِيَان	تَسْرُوَان	تَلْقَيَان	تَرْتَضِيَان	تَلْتَقِيَان
تَدْعُوْنَ(م)	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ(م)	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ(م)	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ (م)	تَرْتَضِيْنَ(م)	تَلْتَقِيْنَ (م)
تَدْعُوَان	تَرْمِيَان	تَسْرُوَان	تَلْقَيَان	تَرْتَضِيَان	تَلْتَقِيَان
تَدْعُوْنَ(م)	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ(م)	تَلْقَيْنَ (م)	تَرْتَضِيْنَ	تَلْتَقِيْنَ(م)
أَدْعُوْ	أَرْمِيْ	أَسْرُوْ	أَلْقَى	أَرْتَضِيْ	أَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقَى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳: اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے (م) لکھ دیا ہے بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیرات

5۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو، معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے۔

۱۔ دیکھو! مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے۔ يَلْقَيُ سے يَلْقَى، يَرْضَوُ سے يَرْضَى، يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ، يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ۔

یہی تغیر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں: تَدْعُوْ، أَدْعُوْ، نَدْعُوْ، تَرْمِيْ، أَرْمِيْ، نَرْمِيْ، تَلْقَى، أَلْقَى، نَلْقَى۔

تنبیہ ۴: يَرْضَى کی گردان يَلْقَى کی جیسی ہوتی ہے۔

۲۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علّت حذف کر دیا گیا ہے، حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۷) اور (۶): يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُوْنَ، يَلْقَيُوْنَ سے يَلْقَوْنَ.

۳۔ واحد مؤنث حاضر میں اُوِیْ اور اِبِیْ سے اِیْ بن گیا ہے اور اَبِیْ سے اَیْ ہو گیا ہے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ، تَلْقَيِيْنَ سے تَلْقَيْنَ، تَرْتَضِيِيْنَ اور تَلْتَقِيِيْنَ سے تَرْتَضِيْنَ، تَلْتَقِيْنَ.

۴۔ مجہول میں ناقصِ واوی اور یائی ، ہم شکل ہو جاتے ہیں: یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ ، یُدْعَیْنَ الخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۰

أَتٰی (ض،ی) آنا (ا=اٰتٰی) دینا۔	أَجَابَ (ا۔و) جواب دینا، قبول کرنا
أَصَابَ (ا۔و) پہنچنا، لگ جانا، آپڑنا	اِشْتَرٰی (ے۔ی) خریدنا
أَعْطٰی (ا۔ی) دینا، عطاء کرنا	بَقِیَ (س،ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا
بَکٰی (ض،ی) رونا (ا) رُلانا	بَلَا (ن،و) مبتلا کرنا، آزمانا
بَنٰی (ض،ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا	خَشِیَ (س،ی) ڈرنا
خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا	خَلَا (ن،و) خالی ہونا، گزر جانا (۔ إِلَیْهِ، بِهٖ، مَعَهٗ) کسی سے تنہائی میں ملنا
دَرٰی (ض،ی) جاننا (ا) بتلانا	دَعَا (ن،و) بلانا (لَهٗ) کسی کے لیے دعائے خیر کرنا، (عَلَیْهِ) بددعا کرنا۔
رَضِیَ (س،ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا	سَقٰی (ض،ی) پلانا
سَمّٰی (۲۔و) نام رکھنا	عَفَا (ن،و) مٹ جانا (عَنْهُ) معاف کرنا
کَفٰی (ض،ی) کافی ہونا، بچالینا	بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)
رُعْبٌ۔ دھاک، دبدبہ	سَهْمٌ۔ تیر، حصہ
شَتّٰی۔ متفرق، مختلف	طَهُوْرٌ۔ بہت پاک
فَصٌّ (جـ فصوص)۔ نگینہ	قُنْبُلَةٌ (جـ قَنَابِلُ) بم گولے۔
مَزْرَعَةٌ (جـ مَزَارِعُ) کھیتی	

مشق نمبر ۳۲

۱۔ دَعَا الرَّشِیْدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَآتَاهُ خَاتَمًا فِیْ فَصِّهٖ أَلْمَاسٌ

۲۔ کُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَی الطَّعَامِ فَمَا أَجَابَ

۳۔ أَرْضٰى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهٖ فَدَعَا لَهٗ ٤۔ مَا كَانَتْ أُمُّ جَعْفَرَ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ

۵۔ رَمٰى هَاشِمٌ السَّهْمَ إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهٗ وَ مَاتَ حَالًا

٦۔ لِمَاذَا تَبْكِيْنَ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ؟

۷۔ كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِيْ جِهَاتٍ شَتّٰى إِذَا (ناگہاں) أَصَابَتْ حَجَرَةٌ أَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ

۸۔ مَا بَقِيَ لَهٗ عُذْرٌ ۹۔ مَا (استفہامیہ) أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟

۱۰۔ كَفَانِيْ مَا (موصولہ=جو) أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ۔

۱۱۔ بَقِيَتِ الْأُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا۔ ۱۲۔ عَفَتِ الدِّيَارُ فِيْ أُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ۔

۱۳۔ عَفَوْنَا عَنْهُ ۱٤۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ

۱۵۔ عُفِيَ عَنْه ۱٦۔ أَتَانَا أَخُوْكَ فَآتَيْنَا كِتَابًا وَ مِحْبَرَةً۔

۱۷۔ تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ۔

۱۸۔ هَلْ تَدْرِيْ كَمْ يَوْمًا مَضٰى مِنْ أَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ؟

۱۹۔ لَا أَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ! لٰكِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ۔

۲۰۔ دُعِيْتُ الْيَوْمَ إِلَى الْأَمِيْرِ ۲۱۔ سُمِّيَتْ بِنْتُهٗ بِزَيْنَبَ۔

۲۲۔ أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهْ جَهَان فِيْ دِهْلِيْ وَ مِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِ «التَّاج محل» فِي أكره الَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ۔

۲۳۔ رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا لَنَا عِلْمٌ وَ لِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنِيْ عَنْ قَرِيْبٍ وَ إِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا

۲۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ

۳۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

٤۔ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

۵۔ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِہِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَہْزِءُوْنَ

۶۔ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۷۔وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

۸۔ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَ ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

۹۔ وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ

۱۰۔ وَ مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا

۱۱۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْہُمُ الْعَذَابُ

۱۲۔اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَ اَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ

عربی میں ترجمہ

۱۔ میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی۔

۲۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لیے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی۔

۳۔ پیر صاحب (شیخ) نے میرے لیے دعا (دعائے خیر) کی۔

۴۔ اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی۔

۵۔ حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا۔

۶۔ اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے! تجھے کس نے رُلایا؟

۷۔ اب اس (عورت) کے لیے کچھ مال باقی نہیں رہے گا۔

۸۔ تم اپنے بھائی کے لیے کیا باقی رکھو گے؟

۹۔ ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا۔

۱۰۔ اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا۔

۱۱۔ یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا۔

۱۲۔ ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا الْفَضْلَ اِلٰی بَیْتِہٖ (رشید نے ابوالفضل کو اپنے گھر بلایا)

تحلیل صرفی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ازقسم ناقصِ واوی دراصل دَعَوَ، قاعدۂ تعلیل نمبر(۱) کے مطابق واؤ کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد۔

(اَلرَّشِیْدُ) حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفت، مشتق ہے رَشَدَ (سمجھ دار ہونا) سے، مگر یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسم صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علّت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں، معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد، واحد مذکر ازقسم ناقص، کیونکہ اصل میں أَبَوٌ ہے، واؤ حذف کر کے أَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لیے أَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(اَلْفَضْل) اسم مصدر ہے، یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسم صحیح ومعرب۔

(إِلٰی) حرف جر مبنی۔

(بَیْتِ) اسم، واحد مذکر نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے، ازقسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف یا ہے، معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب مبنی۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی مبنی (اَلرَّشِیْدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(أَبَا) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے اس لیے اس کا نصب الف سے آیا ہے۔ (دیکھو سبق: ۱۱۔۲)

(اَلْفَضْلِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

(إِلٰی) حرف جار۔ (بَیْتِ) مجرور۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے۔ (بَیْتِ) کا، اس لیے وہ حالتِ جری میں ہے۔ جار ومجرور مل کر متعلق فعل۔ فعل اپنے فاعل، مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ

أفعال الناقصة مع عواملها الجازمة والناصبة

المضارع المجزوم من الناقص			الأمر الحاضر من الناقص		
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ			
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ	اِرْمِ	اِلْقَ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوها	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۲: حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علّت) پانچ صیغوں سے حذف کردیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرادیا جاتا ہے مگر جمع مؤنث کے دوصیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

المضارع المنصوب من الناقص			المضارع المؤكد من الناقص	
لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَنْ يَلْقٰى	لَيَدْعُوَنَّ	لَيَلْقَيَنَّ
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَلْقٰى	لَأَدْعُوَنَّ	لَأَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقٰى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ: يَرْمِيْ سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيَانِّ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيَانِّ، لَيَرْمِيْنَانِّ۔ الخ

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ)، دَاعِيَانِ، دَاعِيَةٌ، دَاعِيَتَانِ، دَاعِيَاتٌ

رَمٰی سے رَامٍ، لَقِيَ سے لَاقٍ مگر اَلْ لگایا جائے تو اَلدَّاعِيْ وغیرہ ہوگا۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۹)

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ۔

رَمٰی سے مَرْمِیٌّ، مَرْمِیَّانِ الخ لَقِیَ سے مَلْقِیٌّ ہوگا۔

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ)، مَدْعَیَانِ

مَدعَاۃٌ (دراصل مَدْعَوَۃٌ)، مَدعَاتَانِ، مَدَاعِیُ (دراصل مَدَاعِوُ)

رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِیَ سے مَلْقًی ہوگا۔

اِسْمُ الاٰلَۃِ

مِدْعًی (=مِدعَوٌ)، مِدعَیَانِ

مِدعَاۃٌ (=مِدعَوَۃٌ)، مِدعَاتَانِ، مَدَاعِیْ (=مَدَاعِوُ)

مِدْعَاۃٌ (=مِدْعَاوٌ)، مِدْعَاوَانِ، مَدَاعِیُّ (=مَدَاعِیْوُ)

اسی طرح مِرْمًی اور مِلْقًی وغیرہ ہوگا۔

اِسْمُ التَّفْضِیْلِ

أَدْعٰی (=أَدْعَوَ) أَدْعَیَانِ، أَدعَوْنَ یا أَدَاعِیْ۔

دُعْوٰی یا دُعْیَا، دُعْوَیَانِ، دُعْوَیَاتٌ یا دُعًی

الصَّرف الصَّغیر من النَّاقِص للثَّلاثِی المزید

الماضی	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
١۔أَلْقٰی	یُلْقِیْ	أَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًی	إِلْقَاءٌ
٢۔ لَقّٰی	یُلَقِّیْ	لَقِّ	مُلَقٍّ	مُلَقًّی	تَلْقِیَۃٌ
٣۔ لَاقٰی	یُلَاقِیْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاۃٌ یا لِقَاءٌ
٤۔تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقٍّ
٥۔تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ
٦۔ اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ
٧۔اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ

۸۔اِرْعَوٰی	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مَرْعَوًی	اِرْعِوَاءٌ
۹۔اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں:

قاعدۂ تعلیل نمبر(۱۸): اِوٌ، اِیٌ، اُوٌ اور اُیٌ سے ٍ ہو جاتا ہے: دَاعِوٌ سے داعٍ، تَلَاقُیٌ (بروزن تفاعُلٌ) سے تَلاقٍ.

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِیُ بن جائے گا: اَلدَّاعِیُ، اَلتَّلَاقِیُ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیُ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِیُ سے مَرَامِیُ.

تنبیہ ۳: ناقص سے ہر ایک اسم فاعل میں اور باب (۴ اور ۵) کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدۂ تعلیل نمبر(۱۹): اَوٌ اور اَیٌ سے ًی بن جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًی (واحد اسم ظرف) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول از اَلْقٰی)

تنبیہ ۴: ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدۂ تعلیل نمبر(۲۰): اُوْیٌ سے اِیٌّ ہو جاتا ہے، جیسے مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ (اسم مفعول از رَمٰی) مَرْضُوْیٌ سے مَرْضِیٌّ از رَضِیَ۔

تنبیہ ۵: مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر(۱۳) جاری کیا گیا ہے: اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ۔

تنبیہ ۶: ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِیْلٌ کے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے لَقّٰی سے تَلْقِیَةٌ، سَمّٰی سے تَسْمِیَةٌ.

تنبیہ ۷: ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا، یَدْعُوْا، رَضِیَ یَرْضٰی اور سَرُوَ یَسْرُوْ اور ناقصِ یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰی یَرْمِیْ سَعٰی، یَسْعٰی اور لَقِیَ یَلْقٰی.

سلسلۂ الفاظ نمبر: ۳۱

بَغٰی (ض، ی) چاہنا، بَغِیَ (س) باغی ہونا	اِبْتَغٰی (۷۔ی) چاہنا
اِنْبَغٰی (۶۔ی) مناسب ہونا، اس کا مضارع (یَنْبَغِیْ) ہی کثیر الاستعمال ہے۔	اِسْتَجَابَ (۱۰۔و) قبول کرنا۔

بَالٰی (۳۔ی) پرواہ کرنا	بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا
تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا	تَمَنّٰی (۴۔ی) آرزو کرنا۔
سَعٰی (ف،ی) کوشش کرنا، دوڑنا	صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا، یعنی صَبَّحَکَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا۔
صَلّٰی (۲۔ی) نماز پڑھنا، (عَلَیْهِ) درود پڑھنا، رحمت بھیجنا	قَضٰی (ض،ی) حکم کرنا، فیصلہ کرنا
لَاقٰی (۳۔ی) ملاقات کرنا، سامنے آنا	مَسّٰی (۲۔ی) شام کا سلام کرنا، یعنی مَسَّاکَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا۔
مَشٰی (ض،ی) چلنا	مَضّٰی (۲۔ی) گزارنا
نَادٰی (۳۔ی) پکارنا، منادی کرنا	نَهٰی (ف،ی) روکنا، منع کرنا (۷) رک جانا۔
هَدٰی (ض،ی) ہدایت کرنا، ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا، ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا	أَبْلَقُ چتلا
مُنْیَةٌ۔ خواہش، آرزو	بَیْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا، خرید وفروخت
تَهْلُکَةٌ۔ ہلاکی	جَبْهَةٌ۔ پیشانی
رَخِیْصٌ۔ سستا	عَسٰی۔ غالباً، امید ہے۔
غَالٍ۔ مہنگا	غَایَةٌ۔ انتہا
غَیٌّ۔ (غَوٰی کا مصدر ہے) بھٹکنا، گمراہی	مَرَحًا۔ اِتراتے ہوئے، اکڑتے ہوئے
مِیْلَادٌ۔ پیدائش، پیدائش کا وقت یا دن	هَلَّا۔ کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

۱۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ، مَسَّاکُمُ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ	وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ ، اَللّٰهُ یُمَسِّیْكَ بِالْخَیْرِ

٢۔ عَسٰى أَن تَكُوْنَ مَضَيْتَ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَآءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ!	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا أُسْتَاذِيْ! مَضَيْتُ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ
٣۔ هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
٤۔ هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ! يُصَلِّيْ بِنَا أَبُوْنَا
٥۔ اُدْعُ أَخَاكَ	دَعَوْتُهُ فَقَالَ: أَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ
٦۔ مَنْ أَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	أَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ
٧۔ فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ؟	لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا ، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ
٨۔ فَيَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيْلَادِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَهَادَوْا تَحَابُّوْا	نَعَمْ! أُرِيْدُ أَنْ أُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَ يَرْضٰى بِهِ
٩۔ هَلْ تَمْشِيْ مَعَنَا إِلٰى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيْ	نَعَمْ! أَمْشِيْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ، لِأَنِّيْ مُتَمَنٍّ لِقَآءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ۔
١٠۔ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأُصَلِّيْ هُنَاكَ
١١۔ بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهُ بِمِائَةٍ وَ عِشْرِيْنَ رُبِيَّةً
١٢۔ رَخِيْصٌ ، مَا هُوَ بِغَالٍ ، اِشْتَرِ لِيْ مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ	طَيِّبٌ، لَأَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
١٣۔ لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِيْ حِصَانًا أَبْلَقَ، إِنِّيْ أُحِبُّ الْأَسْوَدَ ،الَّذِيْ فِيْ غُرَّتِهِ بَيَاضٌ	أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى يَا سَيِّدِيْ
١٤۔ كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكِلِيْزِيْ ، وَ أَيْشٍ تَبْغِيْ مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟	أَتَمَنّٰى أَنْ أَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِأَخْدِمَ الْمَرْضٰى
١٥۔ هَلْ سَمِعْتَ مَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ	نَعَمْ! سَمِعْتُ، لٰكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَ لَا أُبَالِيْ بِهِ ، أُرِيْدُ أَنْ أَسْعٰى حَتّٰى أُدْرِكَ مَا أَتَمَنَّاهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

١٦۔ أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ! مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُورًا وَ بَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ	آمِيْنَ، أُدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ أَوْقَاتِكَ الْمَخْصُوْصَةِ ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الصّٰلِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

٢۔ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

٣۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً

٤۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

٥۔ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

٦۔ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

٧۔ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

٨۔ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى O فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى

٩۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

١٠۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

١١۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

١٢۔ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ (حِسَابِي)

١٣۔ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ O ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً O

اشعار

يٰٓاَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهٗ ... هَلَّ لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا التَّعْلِيْمُ

اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَانْهَهَا عَنْ غَيِّهَا ... فَاِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَأَنْتَ حَكِيْمٌ

فَهُنَاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَ يُهْتَدٰى ... بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَ يَنْفَعُ التَّعْلِيْمُ

(ابو الأسود الدولی، المتوفی ٦٩ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْن

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَ فِعْلُ رَأَى

1۔لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔لفیف مقرون: جس میں دونوں حرفِ علت باہم قرین (متصل) ہوں: رَوٰی (=رَوَیَ روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔لفیف مفروق: جس میں دونوں حرفِ علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو: وَقٰی (=وَقَیَ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

2۔لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیّرات ہوں گے، اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے، پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰی کی صرِ صغیر ہم نیچے لکھے دیتے ہیں اس کی صرفِ کبیر تم خود بنا لینا۔

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الأمر	المضارع	الماضی
وِقَايَةٌ	مَوْقِيٌّ	وَاقٍ	قِ(=اِوْقِیْ)	يَقِيْ(=يَوْقِيُ)	وَقٰی

تنبیہ ا: قِ (امر) اصل میں اِوْقِیْ تھا۔ واؤ بروئے قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) حذف کر دیا گیا اور یا حالتِ جزمی کی وجہ سے گرادی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی: قِ، قِيَا، قُوْا، قِيْ، قِيَا، قِيْنَ

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی صرف صغیر اِتَّقٰی (=اِوْتَقَیَ)، يَتَّقِيْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ، مُتَّقًى، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا)

تنبیہ ۲: اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقَیَ تھا، حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۲) واؤ کو تا سے بدل دیا گیا اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدلا گیا۔

۳۔فعل رَأٰی (دیکھنا، سمجھنا)

ا۔ظاہر ہے کہ رَأٰیَ میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ یا ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۲۔ اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی، مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کردیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی:

تَرٰی	يَرَيْنَ	تَرَيَانِ	تَرٰی	يَرَوْنَ	يَرَيَانِ	يَرٰی
نَرٰی	أَرٰی	تَرَيْنَ	تَرَيَانِ	تَرَيْنَ	تَرَوْنَ	تَرَيَانِ

تنبیہ ۳: فعل رَأَی کا مضارع مجہول یعنی يُرٰی، تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرٰی؟ (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کے لیے کبھی يَا تُرٰی؟ بھی بولتے ہیں۔

۳۔ اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی:

رَيْنَ	رَيَا	رَيْ	رَوْا	رَيَا	رَ

تنبیہ ۴: رَأَی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے، امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ اسم فاعل رَآءٍ مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَرْئِیٌّ مثل مَرْمِیٌّ کے۔

۵۔ ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب أَفْعَلَ میں ہمزہ گرادیا جاتا ہے۔

إِرَآءَةٌ	مُرَآءٌ	مُرِئٍ	أَرِ	يُرِیْ	أَرٰی

تنبیہ ۵: آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ہمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور یا کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِیْدٌ، مُفِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنالیے گئے ہیں۔

تنبیہ ۶: ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

۶۔ باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی گردانیں ناقص کی طرح کرلو۔ باب فَاعَلَ سے رَآءٰی، يُرَآءِی، رَآءِ، مُرَآءٍ، مُرَاءٰی، رِيَآءٌ۔

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰی، يَرْتَئِیْ، اِرْتَئِیْ، مُرْتَئٍ، مُرْتَاٌ، اِرْتِيَآءٌ۔

4۔ رَوِیَ يَرْوٰی (سیراب ہونا)، قَوِیَ يَقْوٰی (قوی ہونا) سَوِیَ يَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں، ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِیَ يَلْقٰی) جیسی ہوں گی۔ چوں کہ یہ سب لازم ہیں اس لیے اسم فاعل کے بجائے ان سے اسم صفت فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِیٌّ (سیراب) قَوِیٌّ (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر)

5۔ حَیِیَ (دراصل حَیِوَ زندہ ہونا)، مضارع یَحْیٰی اسم صفت حَیٌّ (زندہ)

باب أَفْعَلَ سے أَحْیٰی، یُحْیِیْ، أَحْيِ، مُحْيٍ، مُحْیًی، إِحْیَآءٌ (زندہ کرنا)

باب فَعَّلَ سے حَیّٰی، یُحَیِّیْ، حَيِّ، تَحِیَّةٌ (زندہ رکھنا، مراسمِ آداب وسلام بجالانا۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْيِ، اِسْتِحْیَآءٌ (شرمانا، زندہ رہنے دینا)

اس میں سے پہلی یا گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِيْ، اِسْتَحِ.

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۲

أَبْدٰی (ا۔ی) ظاہر کرنا	تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا۔
حَالَ (ن،و) حائل ہونا، آڑے آنا	اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ ۷.و) راحت پانا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	رَوِیَ (س) سیراب ہونا (ا) سیراب کرنا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا، دفع ہونا	سَهَا (ن،و) بھولنا، غفلت کرنا، سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا۔
طَرَحَ (ف) پھینک دینا، ڈال دینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا، ملامت کرنا
لَقِّی (۲۔ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۴) حاصل کرنا	مَاتَ (ن،و) مرنا (ا) مار ڈالنا
وَلِیَ (یَلِیْ، ح،ی) قریب ہونا، متصل ہونا (۲) والی بنانا، پیٹھ پھیرنا (۴) والی ہونا، دوست رکھنا، پیٹھ پھیرنا۔	اِرْتِقَآءٌ (مصدر) ترقی کرنا۔
أُسْبُوْعٌ (جـ أَسَابِیْعُ) ہفتہ، سات دن	أُسْرَةٌ خاندان، کنبہ، گھر والے
اَلْأَنٰی (جـ اٰنَآءٌ) دن کا حصہ، دن بھر	جِهَةٌ طرف۔ سبب
حَزِیْنٌ۔ غمگین	حَیْثُ۔ جب کہ
حَنُوْنٌ۔ مہربان	رَشَادٌ سیدھا۔
سَیْرٌ. رفتار	غُصَّةٌ (جـ غُصَصٌ) گلے میں رکنے والا گھونٹ یا لقمہ

غِنٰی۔ تونگری، بے نیازی	فُسُوْقٌ، سب و شتم، گالی گلوچ
فِرَاسَةٌ۔ عقل کی تیزی	قَفَا (ج۔ أَقْفِيَةٌ)۔ پیٹھ
قَطُّ۔ کبھی نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کے لیے آتا ہے)	كِتَابٌ، رِسَالَةٌ، مَكْتُوْبٌ. خط
لَا سِيَّمَا۔ خصوصاً	كَأَنَّكَ۔ گویا کہ تو
مَنَامٌ۔ نیند	نَضْرَةٌ۔ تازگی
وَقُوْدٌ۔ ایندھن	وَيْلٌ۔ بڑی مصیبت، عذاب
مَاعُوْنٌ۔ گھر میں برتنے کی چیزیں، کارِ خیر	

مشق نمبر ۳۴

۱۔ قِفَاكَ كَيْ لَا يُضْرَبَ قَفَاكَ

۲۔ اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ

۳۔ هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا أَوْلَادُ؟

٤۔ لِمَ لَا تَقِيْ لِسَانَكَ مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوْقِ

۵۔ اِتَّقِ اللّٰهَ وَ اتَّقِ الْمَعْصِيَةَ

٦۔ كَانَ وَلّٰى هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ

۷۔ لَمْ أَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْأَبْنِيَةِ قَطُّ

۸۔ مَا لِيْ أَرَاكَ حَزِيْنًا؟

۹۔ هَلْ رَأَيْتُمُوْنِيْ إِنِّيْ اٰتٍ إِلَيْكُمْ

۱۰۔ مَا تَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَيُّهَا الْفَاضِلُ؟

۱۱۔ أَرٰى أَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ

۱۲۔ أَرِنِيْ كِتَابَكَ!

۱۳۔ أُعْبُدِ اللّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔ (الحديث)

۱٤۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ (الحديث)

۱۵۔ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ (الْمَرْأَةَ) طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ (الحديث)

۱٦۔ كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ أَبْنَآءَ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ وَ يَسْتَحْيِيْ بَنَاتِهِمْ

۱۷۔ رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۸۔ هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْأَصْمَعِيِّ

۱۹۔ نَهْرُ النِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعُ مِصْرَ۔

اشعار

۲۰۔ وَ لَمْ أَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى — وَ لَمْ أَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ

۲۱۔ قُلُوْبُ الْأَصْفِيَآءِ لَهَا عُيُوْنٌ — تَرٰى مَا لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰن

۱۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

۲۔ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا

۳۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ

٤۔ قَالَ (اِبْرٰهِيْمُ) يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؟

٥۔ قَالَ (مُوْسٰى) رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ

٦۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ o وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ o

۷۔ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ قَالَ (الْمَلِكُ الْكَافِرِ) اَنَا اُحْيٖ وَ اُمِيْتُ

۸۔ وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے (تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے)

۲۔ تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟

۳۔ اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ۔

۴۔ ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا۔

۵۔ کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آ رہے ہیں؟

۶۔ اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے (آپ کیا دیکھتے ہیں؟)

۷۔ ہماری رائے ہے (ہم دیکھتے ہیں) کہ وہ صحیح نہیں ہے۔

۸۔ اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ (تو) تمھیں بے شک دیکھ رہا ہے۔
۹۔ ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی تیز بینی (فراست) سے ڈرو۔
۱۰۔ مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ (دکھلاؤ)
۱۱۔ مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر (والی) بنایا۔
۱۲۔ ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوزخ کی) آگ سے بچائیں۔
۱۳۔ اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلٰى وَلَدِهٖ

وَلَدِی الْعَزِيْزِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

مَا لَكَ يَبُنَيَّ! مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَ لَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى أَحْوَالِكَ وَ سَيْرِكَ فِی الْعِلْمِ۔ أَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ إِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ؟ أَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِی الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ إِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُبُوْبِ؟

كَيْفَ نُبْدِیْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ أُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ، يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِیْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْأَفْكَارِ أَنَآءَ الَّيْلِ وَ أَطْرَافَ النَّهَارِ!

أَلَمْ تَرَ إِلٰى رُفَقَآئِكَ السُّعَدَآءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ أُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا إِلٰى أُسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَ يُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ، وَ نَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِی الْهُمُوْمِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَ لَا رُقَادٌ۔

اِرْحَمْنَا يَبُنَيَّ! وَ أَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ، لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ تَزُوْلَ عَنَّا الْأَفْكَارُ نَدْعُوْ لَكَ دَآئِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَآءِ، وَ يَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ إِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْاِرْتِقَآءِ

وَالسَّلَامِ
وَالِدُكَ
خَالِد

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

بقيّة أَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

1۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں: (۱۱)

اِفْعَوْعَلَ: اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشِنْ	مُخْشَوْشِنٌ	اخْشِيْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ: اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ	مُجْلَوِّذٌ	اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ا: مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لیے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

2۔ کتبِ صَرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں، ان میں سے اکثر **فَعْلَلَ** (رباعی مجرد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (**تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ** اور **اِفْعَلَلَّ**) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔

وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں، اس لیے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

اِحْدَوْدَبَ (ب۔۱۱) کوزہ پشت ہونا۔	اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا
اِجْلَوْلَى۔ گاؤں گاؤں پھرتے رہنا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا
اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا۔	كَادَ (يَكَادُ) ۔قریب ہونا
أَرِيْكَةٌ (ج أَرَائِكُ) زینت دار کرسی	جَوَادٌ (ج جِيَادٌ) گھوڑا تیز رفتار، سخی آدمی
زِيٌّ۔ ہیئت، فیشن	ظَهْرٌ (ج أَظْهَارٌ) پیٹھ

غُرْفَةٌ (ج غِرَاف) پانی کا گھونٹ۔ (ج غُرَف) کمرہ، بالا خانہ	فَاخِرَةٌ۔ اعلیٰ درجے کی، امیرانہ

مشق نمبر ۳۵

۱۔ اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ ۲۔ اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ

۳۔ اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَ كَادَتْ تَسْبِقُ الْأَفْرَاسَ۔

٤۔ اِخْرَوِّطْ أَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ ! وَاصْنَعْ مِنْهُ أَرِيكَةً فَاخِرَةً۔

۵۔ اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰى لَا يَقْدِرَ أَحَدٌ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً۔

٦۔ قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰى تَسْبِقَ الْجِيَادَ۔

۷۔ اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا وَ قُرًى كَثِيرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِينَ فِي خِدْمَةِ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِي زِيِّ الْأَغْنِيَاءِ فَأَلْفَيْنَاهُ مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيصًا عَلٰى إِحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِينَ۔

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيذٍ إِلٰى أَبِيهِ

إِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

وَصَلَنِيْ يَا أَبِي الْعَطُوفَ كِتَابُكَ الْعَزِيزُ بِالْأَمْسِ فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ الْغِلَافِ مَصْدَرَهُ الشَّرِيفَ، فَقَبَّلْتُهُ إِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ مُشْتَاقًا إِلٰى أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ وَ إِذَا هُوَ يَرْمِينِيْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَ يُنَبِّهُنِيْ عَلَى الْقَلَقِ وَ الْآلَمِ مَا لَحِقَكُمْ وَ لَا سِيَّمَا لِأُمِّيَ الْحَنُونَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتّٰى أَمْطَرَتْ عَيْنَايَ دُمُوعَ النَّدَمِ وَأَخَذْتُ أَلُومُ نَفْسِي، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا أَبَتِ! فَإِنَّ لِيْ عُذْرًا وَ الْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ۔ وَ هُوَ أَنِّيْ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكَدِّرَ خَاطِرَكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ مَا لَا يَسُرُّكُمْ وَ ذٰلِكَ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِيْ، وَ سَبَبُهُ أَنِّيْ رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِيْ مَرِيضًا، فَرُفَقَائِيْ سَبَقُوْنِيْ وَ خَلَّفُوْنِيْ أَذْرِفُ مِنَ النَّدَمِ دَمْعَاتٍ، لٰكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ عَنْ جَمِيعِ الْأُمُوْرِ لِتَلَافِيْ مَا فَاتَنِيْ، وَ عَزَمْتُ أَنْ أَكُوْنَ فِي الْاِمْتِحَانِ الْآتِيْ مِنَ النَّاجِحِيْنَ

الْأَوَّلِيْنَ۔
أَرْ[illegible] مِنَ اللّٰهِ أَنْ أُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيْبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ ، وَ أَسْأَلُكَ وَ أُمِّيَ الْمُكَرَّمَةَ
أَنْ تَشْمَلَانِيْ بِدُعَآئِكُمْ
أَطَالَ اللّٰهُ بَقَآءَ كُمَا لِابْنِكُمَا الْمُطِيْعِ

سوالات نمبر ۱۵

۱۔ ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
۲۔ حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
۳۔ ناقص سے مضارع معروف ومجہول کی گردانوں میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟
۴۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟
۵۔ ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
۶۔ اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟
۷۔ لفیف کی تعریف کرو۔
۸۔ لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟
۹۔ ذیل کے صیغے پہچانوں اور ان کی اصلیت بتاؤ۔

دَعَوْنَ	رَضُوْا	يَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	تَرْضَيْنَ	تُلْقَيْنَ
اِرْمِ	اِرْمِيْ	لَقُوْا	مَدْعَى	مِدْعَآءٌ	مَرَامِيْ
مُرَامٍ	أَدْعَى	أَلْقَى	قِ	قُوْا	قِيْنَ
اِتَّقُوْا	اَلْمَوْلَى	دَاعُوْنَ	أَرِ	أَرِيْ	يَرَوْنَ
حَيُّوْا	أَسْتَحِيْ	اِسْتَحْيِ	يَحْيَى	تَحِيَّةٌ	

۱۰۔ ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ

خَاصِّيَّاتُ الأَبْوَاب

1۔ فعل مجرد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتے ہیں جو ان ابواب کی خاصیت کہلاتے ہیں۔

2۔ خود مجرد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خاصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں[: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا)، دوسرے یہ کہ باب مذکورہ اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب كَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے:

حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعلِ صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)

3۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں:

تنبیہ ۱: ذیل میں لفظ مَاخَذ بہت جگہ آئے گا، اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِرَاق سے أَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق أَعْرَاقَ کا ماخذ ہے۔

۱۔ باب أَفْعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تعدیہ: لازم کو متعدی بنانا۔	ذَهَبَ (جانا) سے أَذْهَبَ (لے جانا)
۲۔ بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صبح، أَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچنا) ماخذ عراق

۳۔ وِجدان: ماخذ سے متصف پانا	أَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا)۔ ماخذ عظمت
۴۔ صیرورت: صاحبِ ماخذ ہونا	أَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہوا) ماخذ ثمر
۵۔ نِسبَة إِلَى الْمَاخَذ: ماخذ کی طرف نسبت کرنا	أَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کفر
۶۔ اِبتداء: نئے معنی کے لیے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	أَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرد شَفِقَ (مہربانی کرنا)

۲۔ باب فَعَّلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تعدیہ:	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بلوغ:	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمق (گہرائی) میں پہنچا)
۳۔ صیرورت:	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوْرٌ (کلی، شگوفہ)
۴۔ نِسبَة إِلَى الْمَاخَذ	فَسَّقْتُهُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ ابتداء	كَلَّمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادّہ كَلِمَ (زخمی کرنا)
۶۔ تحویل: کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُوْدِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِيٌّ (عیسائی)
۷۔ تکثیر: کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قصر: بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	كَبَّرَ (اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا)

۳۔ باب فَاعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ مشارکت: کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)

۲۔ موافقتِ مجرد: مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ: سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ موافقتِ أفْعَلَ: و	بَاعَدْتُهُ بمعنى أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دور کیا)
۴۔ موافقتِ فَعَّلَ:	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

۴۔ باب تَفَاعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ مشارکت	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَ عَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تخییل: خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو۔	تَمَارَضَ يُوسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مطاوعتِ فَاعَلَ: یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لیے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴۔ اِبتداء	تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَكَ (اونٹ کا بیٹھنا)

۵۔ باب تَفَعَّلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تکلّف: کسی صفت کو خود میں بہ تکلف پیدا کرنا۔	تَشَجَّعَ مَحْمُودٌ (محمود بہ تکلفہ بہادر بنا)
۲۔ تجنب: ماخذ سے بچنا	تَأَثَّمَ عَلِيٌّ (علی گناہ سے بچا ماخذ إِثْم: گناہ
۳۔ اِتخاذ: کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَنَّيْتُ أَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنالیا) ماخذ اِبن (بیٹا)
۴۔ تحول: صاحبِ ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ يَهُودِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہوگیا۔ ماخذ نصرانی
۵۔ صیرورت:	تَمَوَّلَ (مال دار ہونا) ماخذ مَالٌ
۶۔ ابتداء:	تَكَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ كَلِمَ (زخمی کرنا)

٦۔ باب اِنْفَعَلَ

امثلہ	خاصیات
کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)	لزوم: لازم ہونا
کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)	۲۔ مطاوعتِ فَعَّلَ
قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا	۳۔ مطاوعتِ مجرد:
اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ (جدا ہونا)	۴۔ ابتداء: صاحب ماخذ ہونا

۷۔ باب اِفْتَعَلَ

امثلہ	خاصیات
اِجْتَحَرَ الْفَأرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحْر (بل)	۱۔ اِتخاذ:
حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا)	۲۔ مطاوعتِ فَعَّلَ:

۸، ۹۔ باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ

اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سرخ ہونا) اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لون یعنی رنگ کے معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	۱۔ لزوم: ۲۔ لون: ۳: عیب

۱۰۔ باب اِسْتَفْعَلَ

اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)	۱۔ اِتخاذ
أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)	۲۔ طلب
اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہنا)	۳۔ قصر
اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اُس سے اچھا گمان کیا)	۴۔ حسبان: گمان کرنا

۱۱۔ باب اِفْعَوْعَلَ

اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)	۱۔ لزوم ۲۔ مبالغۃ:

۱۲۔ باب اِفْعَوَّلَ

۱۔لزوم: ۲۔مبالغہ ۳:ابتداء	اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے، اس باب کا کوئی فعل مادۂ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے۔	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)

ابواب رباعی مجرد ومزید فیہ

۱۔ باب فَعْلَلَ

۱۔قصر	حَمْدَلَ (الحمد للہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)
۲۔الباس: کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهُ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ (برقع)
۳۔اِتخاذ:	قَنْطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ

۲۔ باب تَفَعْلَلَ

۱۔تحول	تَزَنْدَقَ (زندیق ہو جانا) ماخذ زِنْدِيْق (بے دین)
۲۔مطاوعتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔تلبس: ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)

۳۔ باب اِفْعَلَلَّ

۱۔ابتداء:	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)
۲۔مبالغہ	رَأَيْتُ جَارِيَةً تَشْرَإِبُّ كَالظَّبْيِ

۴۔ باب اِفْعَنْلَلَ

۱۔مبالغہ	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ابتداء	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہوگیا)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱

إِنْ۔ اگر، نہیں	اَلْأَبُ الْيَسُوعِيُّ۔ پادری
أَسَفٌ۔ افسوس۔	اِخْتَانَ (و۔ ۷) خیانت کرنا
اِسْتَغَاثَ (و۔ ۱۰) فریاد چاہنا	أَكْلٌ۔ کھانا
اِنْتَشَرَ۔ پھیل جانا	تِجَارَةٌ۔ بیوپار
تَدَيَّنَ۔ کسی دین پر چلنا	ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ ۳۳
سُوْءٌ۔ برا	شُرْبٌ۔ پینا
شَرْقِيٌّ۔ مشرق کا رہنے والا	صَنَاعَةٌ۔ ہنرمندی، کاریگری
صَنَمٌ۔ بت	عَابِدٌ (ج۔ عَبْدَة) پوجنے والا
عَلَيْكَ۔ تجھ پر، تجھ پر لازم ہے۔	فِطْرَةٌ۔ اصلی طبیعت، طبعی دین، اسلام
مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے۔
مَنَامٌ۔ سونے کا وقت، نیند	مَنْسُوخٌ۔ ردّ کیا ہوا۔
مَوْلُوْدٌ۔ بچہ	نَائِبَةٌ (ج۔ نَوَائِبُ) آفت
نُصُبٌ (ج۔ أَنْصَابٌ) تھان (عبادت خانہ) یا مقبرہ جسے پوجا جائے۔	هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے، یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لیے بولا جاتا ہے۔	

مشق نمبر ۳۴

۱۔ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَ قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ

۲۔ لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِم الْمَصَآئِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَآئِبُ قَامُوا يَسْتَغِيْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ أَعْرَضُوْا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَ أَنْصَابِهِمْ

۳۔ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ

۴۔ اَلْآبَآءُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ انْتَشَرُوْا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَ عَبَدَةِ الْأَصْنَامِ، وَالْأَسَفُ عَلٰى بَعْضِ الْمُسلِمِيْنَ الَّذِيْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ، وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِيْنٌ مَنْسُوْخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّوْنَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوْا بِهَا۔

۵۔ سَبِّحُوْا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً، وَ حَمِّدُوْا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ كَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَ هٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ

۶۔ لَا تُكَفِّرُوْا وَ لَا تُفَسِّقُوْا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ

۷۔ تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيْكَا وَ أَرُبَّا وَالْيَابَان بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ

۸۔ إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوْا

۹۔ وَجَدْنَا كَثِيْرًا مِّنَ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ يَخْتَانُوْنَ فِيْ بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ خُصُوْصًا۔

۱۰۔ عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَالْحَمْدَ لَهٗ بَعْدَهُمَا۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

1۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم ہوں (دیکھو درس ۱۸۔ا) تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی ہوں (دیکھو درس ۱۷) تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا) عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

2۔ افعالِ ناقصہ ہیں تو لازم، لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہو گیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا؟ پس جب کہا جائے گا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) تو یہ ایک بات پوری ہو گی۔

تنبیہ ا: پچھلے سبقوں میں جو افعالِ ناقصہ (= معتل اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی ان کے آخر میں حرف علت آتا ہے اور یہ افعالِ ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

3۔ فعلِ ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

4۔ فعلِ ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں: كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا (خالد بہادر تھا)

5۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعالِ ناقصہ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اس وقت مبتدأ تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالت نصبی میں آجاتی ہے۔

6۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کر دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخِ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے بھی کہتے ہیں۔

7۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ إِنَّ اور اس کے أَخَوَات (بہنیں) یعنی أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں، مگر ان کا عمل فعلِ ناقص کے برعکس ہوتا ہے، یعنی إِنَّ مبتدأ کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو۔

جملہ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	إِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	إِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	كَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ	إِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	كَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِيْنَ	إِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	كَانَتِ الْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	إِنَّ الْأُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعالِ ناقصہ یہ ہیں:

كَانَ (تھا، ہوا، ہے)	صَارَ (ہوا)
أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا، ہوا)	أَمْسٰى (شام کے وقت ہوا، ہوا)
أَضْحٰى (چاشت کے وقت ہوا، ہوا)	ظَلَّ (دن میں ہوا، ہوا)
بَاتَ (رات میں ہوا، ہوا)	دَامَ (ہمیشہ ہوا، رہا)
مَا زَالَ (ہمیشہ ہوا، رہا)	مَا بَرِحَ (ہمیشہ رہا)
مَا فَتِئَ (مَا فَتَأَ بھی آتا ہے) (ہمیشہ رہا)	مَا انْفَكَّ (ہمیشہ رہا)
مَا دَامَ (جب تک رہا)	لَيْسَ (نہیں ہے)

تنبیہ ۲: مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں، ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانہ حال ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)

9۔ مَا دَامَ اور لَيْسَ کے سوا تمام افعالِ ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

10۔ لَيْسَ کی گردان اس طرح ہوگی: لَيْسَ ، لَيْسَا، لَيْسُوْا، لَيْسَتْ، لَيْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمْ، لَسْتِ لَسْتُمَا، لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا۔

11۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں، مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

12۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیْعُ جیسے ہوں گی، اَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اُکْرَمَ جیسی، اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ جیسی ظَلَّ یَظَلُّ کی فَرَّ جیسی، دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی، زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی، بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِئَ یَفْتَأُ کی سَمِعَ جیسی، اور اِنْفَکَّ یَنْفَکُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

13۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

ا۔ کَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے متصف ہونا سمجھا جاتا ہے، کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید عِلْم کی صفت سے متصف تھا۔

تنبیہ ۳: مگر اَللّٰہُ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ کَانَ محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے۔ صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہوگئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہوگئی۔ صَارَ رَشِیْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہوگیا) یعنی رشید کی جَھل کی صفت عِلْم سے مبدل ہوگئی۔

۳۔ افعال نمبر (۳) سے نمبر (۷) تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات) اُصْبَحَ حَامِدٌ غَنِیًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہوگیا) اُمْسٰی خَالِدٌ حَزِیْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا)۔

کبھی صَارَ کی مانند محض "ہونے" کے معنی لیے جاتے ہیں: اُصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) اسی طرح اُضْحٰی، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کیے جاتے ہیں۔

۴۔ نمبر (۸) دَامَ کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّکَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے۔)

۵۔ نمبر (۹) سے (۱۲) تک اپنی خبر کے استمرار (ہمیشگی) کے لیے استعمال ہیں: مَا زَالَ زَاھِدٌ ذَکِیًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا۔)

ان چار فعلوں میں مَا نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے، چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں "قائم رہنے" کی نفی ہے۔ اس لیے اس پر مَا نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور "قائم

رہنا" کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں "زائل ہوا" یعنی قائم نہ رہا، تو مَا زَالَ کے معنی ہوں گے "زائل نہ ہوا" یعنی قائم رہا، اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ۔

۶۔ مَا دَامَ میں ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک" اسی لیے مَادَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد کھڑے رہے جب تک کہ استاذ کھڑا رہا)

تنبیہ ۴: فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جا سکتے ہیں: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک استاذ کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)

۷۔ لَيْسَ نفی کے لیے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)

تنبیہ ۵: لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ (دیکھو سبق ۶۔۸)

تنبیہ ۶: فعلِ ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ۔ کھٹا	زِحَامٌ۔ بھیڑ
عَرْجَاءُ (أَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی	غَزِيرٌ بہت زیادہ، موسلا دھار
غَمَامٌ۔ ابر	قَصِيرٌ (ج۔ قِصَارٌ)۔ کوتاہ
قَمِيصٌ (قُمْصَانٌ) پیرہن	كَثِيفٌ۔ گھنا
مُتَأَلِّمٌ۔ دردناک، تکلیف زدہ	مُتَّقِدٌ۔ سلگا ہوا، روشن
مِصْبَاحٌ (ج۔ مَصَابِيحُ)۔ چراغ	مَطَرٌ (ج۔ أَمْطَارٌ) بارش
مُهَذَّبٌ۔ تہذیب پایا ہوا	نَشِيطٌ۔ خوش دل، چست
هَادِئٌ۔ با آرام، باسکون	جَوٌّ۔ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ (فضا)

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ ۷: دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصبی میں بتلایا گیا ہے۔

١۔اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا
٢۔ اَلْقَمِيْصُ قَصِيْرٌ	صَارَ الْقَمِيْصُ قَصِيْرًا
٣۔اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	أَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
٤۔ اَلْغَمَامُ كَثِيْفٌ	أَصْبَحَ الْغَمَامُ كَثِيْفًا
٥۔ اَلزِّحَامُ شَدِيْدٌ	أَضْحَى الزِّحَامُ شَدِيْدٌ
٦۔اَلْمَطَرُ غَزِيْرٌ	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيْرًا
٧۔ هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟	نَعَمْ! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا
٨۔هَلِ الْبَابُ مَفْتُوْحٌ؟	لَيْسَ الْبَابُ مَفْتُوْحًا
٩۔ هَلِ الشَّاةُ عَرْجَاءُ؟	لَيْسَتِ الشَّاةُ عَرْجَاءَ
١٠۔ اَلْوَلَدُ صَالِحٌ	مَا زَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا
١١۔ اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ	مَا زَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ
١٢۔ اَلْأَوْلَادُ صَالِحُوْنَ	مَا زَالَ الْأَوْلَادُ صَالِحِيْنَ يا صُلَحَاءَ
١٣۔اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ	مَا زَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً
١٤۔ اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ	لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ٨: مذکورہ پندرہ جملوں پر إِنَّ داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

١٥۔هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ؟	مَا فَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا
١٦۔ أَأَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّهْرِ؟	أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ أَبِيْ جَالِسًا
١٧۔ أَهٰذَا أَخِيْ؟	لَيْسَ هٰذَا أَخَاكَ
١٨۔هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

١۔ كَانَ الْوَلَدُ .... ٢۔ صَارَ الْجَوُّ ....

٣۔ كَانَ الرَّجُلَانِ .... ٤۔ أَصْبَحَ الرِّجَالُ ....

٥۔ كَانَتِ الْبِنْتُ .... ٦۔ صَارَتِ الْمَرْأَتَانَ ....

٧۔ أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ .... ٨۔ أَمْسَى الْمَطَرُ ....

٩۔ بَاتَ الْمَرِيْضُ .... ١٠۔ سَيَكُوْنَ التَّلَامِذَةُ ....

١١۔ لَيْسَ الْقَمِيْصُ .... ١٢۔ أَنَا أَقُوْمُ مَا دَامَ ....

١٣۔ أَلَيْسَ .... صَادِقًا ١٤۔ مَا زَالَ الْغَمَامُ ....

١٥۔ أَلَيْسَتِ .... مُهَذَّبَاتٍ ١٦۔ .... مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا۔

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو:

١۔صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرا بن گئی)

(صَارَ) فعل ناقص ماضی مبنی ہے فتحہ پر۔

(اَلطِّيْنُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

(خَزَفًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعل ناقص اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

٢۔ قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے، یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض کے معنی میں۔

(يَصِيْرُ) فعل ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(اَلْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے، اس کے رفع کی علامت "وْنَ" ہے۔

(عَالِمِيْنَ) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے اس کے نصب کی علامت "يْنَ" ہے۔

فعلِ ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو۔

۱۔ مکان کشادہ تھا۔
۲۔ خادم چست تھا۔
۳۔ پیرہن لمبا ہو گیا۔
۴۔ شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی۔
۵۔ بیمار نے آرام سے رات گزاری۔
۶۔ لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں۔
۷۔ ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں۔
۸۔ بارش دن میں موسلا دھار رہی۔
۹۔ فضا رات میں کثیف رہی۔
۱۰۔ سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے۔
۱۱۔ لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی۔
۱۲۔ جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

1۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں، دراصل وہی افعال ناقصہ ہیں۔ چند الفاظ اور ہیں، جو ہیں تو افعال تامہ (دیکھو درس ۳۷۔۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنیٰ میں بھی ہوتے ہیں، اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

عَادَ يَعُوْدُ (لوٹنا، ہونا) — تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا، ہو جانا)

اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھر جانا، ہو جانا) — اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيْلُ (محال یا مشکل ہونا، بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعلِ ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنیٰ لکھے ہیں، پہلے معنیٰ کے لحاظ سے تامہ ہیں اور دوسرے معنیٰ کے لحاظ سے ناقصہ ہیں:

عَادَ الْخَلِيْلُ مِنْ مَكَّةَ (خلیل مکہ سے لوٹا).

عَادَ الْخَلِيْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہو گیا)

تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)

تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)

اِرْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِيْنِهٖ (زید اپنے دین سے پھر گیا)

اِرْتَدَّ الْاَعْمٰى بَصِيْرًا (اندھا بینا ہو گیا)

اِسْتَحَالَ الْاَمْرُ (کام مشکل ہو گیا)

اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)

2۔ کبھی كَانَ بھی تامہ ہوتا ہے، اس وقت اس کے معنیٰ ہوتے ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا" كَانَ اللّٰهُ وَ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا)۔ اس مثال میں كَانَ اور لَمْ يَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لیے وہ تامہ کہلائے گا۔

3۔ أَصْبَحَ اور أَمْسٰى بھی تامہ ہو جاتے ہیں، جب ان کے معنیٰ ہوں گے "صبح کرنا" یا "صبح کے وقت آنا"، "شام کرنا" یا "شام کے وقت آنا"۔

أَصْبَحْنَا یا أَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)

أَصْبَحَ یا أَمْسٰی عَلَیْهِمُ الطُّوفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آ پہنچا)

4۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامہ ہو جاتا ہے۔

دَامَ مَجْدُکُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)

5۔ یاد رکھو دعا میں یا بد دعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے، مگر معنی مضارع کے لیے جاتے ہیں اور مَا نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں:

کَانَ اللّٰهُ فِی عَوْنِکَ (اللہ تیری مدد میں رہے)

لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)

طَالَ عُمْرُهٗ (اس کی عمر دراز ہو)

لَا بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے، یہ بد دعا ہے)

کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ (اللہ تمھیں بخش دے)

6۔ فعلِ ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدأ) پر مقدم کر سکتے ہیں:

کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ (زید کھڑا تھا)

اس کو کَانَ الْقَائِمَ زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعلِ ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِیْرًا کَانَ أَوْ کَبِیْرًا۔

اور جب مبتدأ نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف، تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: کَانَ لِیْ غُلَامٌ، کَانَ عِنْدِیْ غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)

7۔ یَکُوْنُ (کَانَ کا مضارع) پر کوئی حرفِ جازم (دیکھو سبق ۲۱۔۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ یَکُ، لَا تَکُنْ سے لَا تَکُ، لَمْ أَکُنْ سے لَمْ أَکُ ہو جاتا ہے:

لَمْ أَکُ جَبَّارًا شَقِیًّا (میں جابر بد بخت نہیں تھا)

لیکن جب ما بعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: لَمْ یَکُنِ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ یَکُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

8۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمھیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں

زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے۔ (دیکھو سبق ۶۔۷) خبر کی جگہ جملہ فعلیہ یا اسمیہ بھی آ سکتا ہے اور شِبْہِ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آ سکتا ہے۔

اسی طرح فعلِ ناقص اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوَات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ	إِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ
اَلْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	إِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبَيْتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو، سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے ۔ اس میں ضمیر هُوَ مستتر (پوشیدہ) ہے جو مبتدأ کی طرف اشارہ کرتی ہے، یہی ضمیر فاعل ہے۔ اَلْقُرْاٰنَ مفعول ہے ، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدأ (خَالِدٌ) کی۔ مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائے گا، مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ كَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لیے حالتِ نصبی میں سمجھا جائے گا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے ، اس میں بھی ایک ضمیر مبتدأ کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور ہے۔

اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ۱: اعراب محلی اور تقدیری: تم جانتے ہو کہ مبتدأ ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول، ہر ایک کے لیے اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی حالت ظاہر کی جا سکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل وموقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے، ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں مثلاً: جَاءَ هٰذَا میں هٰذَا فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے، مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا، اس لیے اس جملے میں هٰذَا کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہیں

گے۔ رَأَيْتُ هٰذَا میں هٰذَا مفعول ہے اس لیے اس محلًا منصوب یا منصوب المحل کہا جائے گا اور قُلْتُ لِهٰذَا میں هٰذَا حرف جر کے بعد آیا ہے اس لیے اسے محلًا مجرور یا مجرور المحل کہیں گے۔

تم نے حصہ اوّل (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا، اور اس منقوص (جس کے آخر میں یا ہو) پر حالتِ رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا، ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کر لیا جائے تو وہ بھی محلی ہے، مگر کتبِ صَرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۲۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔ قَدْ يَصِيرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرفِ تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]

(يَصِيرُ) فعلِ ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(اَلْفَاسِقُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ (بیماروں نے دکھ میں رات گزاری)

(بَاتَ) فعلِ ناقص، ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔

(اَلْمَرْضٰى) جمع ہے مَرِيْضٌ کی۔ اسم ہے فعلِ ناقص کا، حالتِ رفعی میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جا سکتا، اس لیے اسے محلًا مرفوع کہا جائے گا۔

(مُتَأَلِّمِيْنَ) خبر ہے فعلِ ناقص کی اس لیے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت "يْنَ" ہے، کیونکہ جمع مذکر سالم ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۵)

فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ۔ (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہو گئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا اور (بَرْدُهُ شَدِيْدٌ) جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:

(صَارَ) فعلِ ناقص، ماضی مبنی ہے فتحہ پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا اس لیے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدأ ہے۔

(بَرْدُهُ) بَرْدُ دوسرا مبتدأ ہے، مرفوع ہے۔ ہٗ ضمیر مجرور ہے، مبنی ہے، مضاف الیہ ہے اس لیے محلاً مجرور کہیں گے۔

(شَدِيْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدأ کی، مرفوع ہے۔

مبتدأ ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدأ (الشِّتَاءُ) کی، جو کہ اسم ہے فعلِ ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعلِ ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)

اس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعلِ ناقص اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعلِ ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:

(مَا زِلْنَا) فعلِ ناقص ماضی جمع متکلم مَا زَالَ سے۔ اس میں (نَا) ضمیر مبنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے محلاً مرفوع۔

(نَرٰی) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع۔

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے۔

(خَلْقِ اللّٰهِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے اسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعلِ ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (ے) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	أَوْصٰی (ا) وصیت کرنا۔
تَدَارَکَ (۵) تلافی کر لینا، اصلاح کر لینا	تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا، مقصد کو پہنچنا

ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا، لگاتار کوشش کرنا۔	جَادَ (ن، و) سخاوت کرنا
عَبَرَ (ن) عبور کرنا، پار کرنا	عَکَفَ (عَلَیْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے رہنا
حَقَّقَ (۲۔اس کا مصدر تَحْقِیْقٌ ہے) ثابت کر دکھانا	هَدَّدَ (۲۔اس کا مصدر تَهْدِیْدٌ ہے) ڈرانا، دھمکانا
اَلْأَلْمَانُ جرمنی۔	إِدِیْسُوْنَ ایڈیسن، امریکا کا مشہور موجد
أَمَلٌ (ج۔ آمَالٌ) امید	أَنّٰی (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	بِسَاطٌ۔فرش، غالیچہ
بَغِیٌّ۔ سرکش، بدکار	اَلْحَاکِیْ۔نقال، آج کل فونوگراف کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
زَهْرَةٌ۔تازگی، خوشنمائی، پھول	سَمَاحَةٌ۔سخاوت، چشم پوشی
سَوَآءٌ۔ برابر	طَائِفَةٌ۔گروہ
طَآئِرٌ۔ پرندہ	طَائِرَةٌ، طَیَّارَةٌ۔ ہوائی جہاز
طَیَرَانٌ۔مصدر ہے طَارَ کا) اُڑنا	طَیَّارٌ۔ہوائی جہاز چلانے والا
طِیْنٌ۔ کیچڑ	عَزْمٌ۔پختہ ارادہ
فَتَاةٌ۔جوان عورت (اس کا مذکر فَتًی ہے)	فُضُوْلٌ۔ضرورت سے زیادہ، بچا ہوا
لَدَی۔ پاس، لَدَیْکَ۔تیرے پاس	مَبْلَغٌ۔رسائی، پہنچنے کی حد
اَلْمُحِیْطُ۔ بڑا سمندر	اَلْمُحِیْطُ الْاَطْلَنْطِیُّ۔بحر اٹلانٹک
مُذْنِبٌ۔گناہ گار	مِرْیَةٌ۔شک
مُسْتَحِیْلٌ۔ مشکل، محال	مُسْتَرِیْحٌ۔باآرام
مُنْتَصِرٌ۔مدد پانے والا	مَوَدَّةٌ۔دوستی
نَجَاحٌ۔کامیابی	هَفْوَةٌ (ج۔ هَفَوَاتٌ) لغزش، غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو:

١۔ لَا أَخَافُ أَنْ أُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أُمْسِيَ مُذْنِبًا۔

٢۔ قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا

٣۔ يَا فَتَاةُ! كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً

٤۔ ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى أَصْنَامِهِمْ

٥۔ بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَ أَضْحٰى صَحِيْحًا۔

٦۔ دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ

٧۔ أَلَسْتَ ابْنَ الْأَمِيْرِ؟

٨۔ اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَآءً

٩۔ مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ إِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ

١٠۔ لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ

١١۔ لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا

١٢۔ مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا

١٣۔ مَا فَتِئَتْ طَآئِفَةٌ قَآئِمَةً عَلَى الْحَقِّ

١٤۔ أَسْكُتْ مَا دَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا۔

١٥۔ إِنِّيْ لَا أُبَالِيْ بِالتَّهْدِيْدِ حَتّٰى مَا دُمْتُ بَرِيْئًا

١٦۔ مَا بَرِحَ إِدِيْسُوْنَ الْأَمْرِيْكِيُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ إِلٰى إِخْتِرَاعِ الْحَاكِيْ [الْفُوْنُوغِرَاف]
الَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَ يُعِيْدُهٗ

١٧۔ قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَآءُ مَآءً

١٨۔ كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَ لَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا۔

١٩۔ لَا تَجْلِسْ مَا لَمْ يَجْلِسْ أَبُوْكَ

٢٠۔ اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ عَبْدِهٖ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ

٢١۔ إِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً　　بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ

٢٢۔ لَيْسَ الْعَطَآءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً　　حَتّٰى تَجُوْدَ وَ مَا لَدَيْكَ قَلِيْلُ

مِنَ الْقُرْاٰن

۱۔ قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا

۲۔ فَلَاتَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

۳۔ وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ

٤۔ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی

۵۔ وَانْظُرْ اِلٰٓی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَیْهِ عَاكِفًا

٦۔ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا

۷۔ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَهُمْ

۸۔ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ [اَلْقَی قَمِیْصَ یُوْسُفَ] عَلٰی وَجْهِهٖ [عَلٰی وَجْهِ یَعْقُوْبَ] فَارْتَدَّ بَصِیْرًا

۹۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ [تامہ] وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامہ]

۱۰۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ [تامہ] السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعالِ ناقصہ اور إِنَّ اور اُس کے أخوات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شبہ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں:

كَانَ النَّاسُ یَظُنُّوْنَ أَنَّ فَنَّ الطَّیَرَانِ نَجَاحٌ مُسْتَحِیْلٌ، وَ صَارُوْا یَسْخَرُوْنَ مِنْ كُلِّ مَنْ یَظَلُّ یَعْمَلُ لِتَحْقِیْقِهٖ، لِأَنَّهُمْ یَرَوْنَ أَنَّ الْإِنْسَانَ عَزْمُهٗ مَحْدُوْدٌ، وَ أَنَّهٗ لَنْ یَزَالَ عَلٰی حَالَتِهِ الَّتِیْ خُلِقَ عَلَیْهَا مَا دَامَ لَمْ یُخْلَقْ كَالطَّآئِرِ، وَ لٰكِنَّ الْمُخْتَرِعِیْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِیْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰی تَمَّ نَجَاحُ الطَّیَرَانِ، وَ أَصْبَحَتِ الطَّیَّارَاتُ مِنْ أَحْسَنِ وَسَآئِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ أَنْ یَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِیْطَ الْاِطْلَنْطِیَّ مِنْ أَمْرِیْكَا إِلٰی أُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ، كَأَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سُلَیْمَانَ۔

وَأَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْأَلْمَانِ سَبَقُوْا حُكَمَآءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَآئِرَةٍ تَطِیْرُ بِنَفْسِهَا

بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَ تَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ۔(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو۔

۱۔ کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے۔
۲۔ تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو۔
۳۔ ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے۔
۴۔ کافر (جمع) مسلمان ہو گئے۔
۵۔ تم نے کس طرح صبح کی؟
۶۔ ہم نے خیریت سے صبح کی؟
۷۔ کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو
۸۔ کیا تم نے تکلیف میں رات گزاری؟
۹۔ نہیں! ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گزاری۔
۱۰۔ محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے۔
۱۱۔ ہم ہمیشہ ان کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انھیں پالیا۔
۱۲۔ جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ۔
۱۳۔ تم ہمیشہ عافیت میں رہو۔ [دعا ہے]

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

1۔ كَادَ (قریب ہونا)، كَرَبَ (قریب ہونا)، أَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰى (امید ہے، شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ: كَرَبَ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

2۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: كَادَ الطِّفْلُ يَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسم حالتِ رفعی میں اور خبر حالتِ نصبی میں سمجھو۔

3۔ ان فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی أَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں، لیکن عَسٰى اور أَوْشَكَ کے بعد أَنْ کا لانا ہی بہتر ہے:

عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، كَادَ اور كَرَبَ کے بعد نہ لانا ہی بہتر ہے۔

4۔ عَسٰى اور أَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسٰى أَنْ يَقُوْمَ زَيْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے) اور كَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

5۔ كَادَ کا مضارع يَكَادُ (خَافَ ، يَخَافُ کے جیسا) اور أَوْشَكَ کا يُوْشِكُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰى کا صرف ماضی مستعمل ہے اس کی گردان رَمٰى کی طرح کرلو۔ كَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

6۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور أَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں، لیکن اُن کے بعد أَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِيْ (بچہ چلنے لگا)

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّشْفِيَكِ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کردے)

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

أَوْشَكَ أَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو۔

(عَسٰى) فعل مقارب

(اَللّٰهُ) فعل مقارب کا اسم

(أَنْ) حرف ناصب مضارع۔

(يَشْفِيَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے أَنْ کی وجہ سے، اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو لفظ اَللّٰهُ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے۔

(كِ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے، اس لیے اسے منصوب المحل کہیں گے۔ فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے عَسٰی کی، محلاً منصوب، عَسٰی اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو، لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقارب کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۷

أَبٰى (يَأْبٰى) انکار کرنا	أَحْرَقَ۔ جلانا
أَذَابَ (ا،ج،و) پگھلانا	اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا
أَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا	أَقْبَلَ۔ متوجہ ہونا، کسی کی طرف منہ کرنا
أَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا	بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا، اُٹھانا	تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا	جَرٰی (ض،ی) جاری ہونا، دوڑنا

خَصَفَ (ض) لپٹانا	طَارَ (ض،ی) اُڑنا
فَاقَ (ن،و) بڑھنا جانا (مرتبہ میں)	فَقِهَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)	لَامَ (ن،و) ملامت کرنا
وَقَعَ (يَقَعُ) گرنا، واقع ہونا	أُمْنِيَّةٌ (ج۔ أَمَانِيُّ) آرزو
حَطَبٌ۔ جلانے کی لکڑی	خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
دُوْنَ۔ بغیر، سوا	رُكُوْبٌ۔ سواری
سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، گھڑ دوڑ	شَابٌّ (ج۔ شُبَّانٌ)۔ جوان
عَادِيٌّ۔ معمولی	غَزَالٌ۔ ہرن
فَرَجٌ۔ کشادگی	فَرَحٌ، فَرْحَةٌ۔ خوشی
مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ۔ جس مقام سے جناب رسولِ خدا ﷺ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے۔	هَوْنٌ۔ وقار، نرمی
وَرَقٌ۔ پتہ، کتاب کا ورق	وَطْأَةٌ۔ شدت

مشق نمبر ۴۶

۱۔ كِدْنَا نَطِيْرُ مِنَ الْفَرَحِ

۲۔ أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ، لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ

۳۔ أَخَذْتُ أَلُوْمُ نَفْسِيْ

۴۔ لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّارٌ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يَحْرِقُوْنَهُ بِالنَّارِ، فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَ يَدْعُوْا لَهُ

۵۔ كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ

۶۔ يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْأَجْسَامَ

۷۔ أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَ أَسْلِحَتَنَا

۸۔ عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ

۹۔ تَكَادُ الْمَرْأَةُ تَفُوقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ

۱۰۔ إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ

۱۱۔ كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْآلَمِ۔

۱۲۔ عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ أَمْسَيْتُ فِيْهِ يَكُوْنُ وَرَآئَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

۱۳۔ إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ

۲۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۳۔ وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ

٤۔ وَ عَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

۵۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ

٦۔ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا

۷۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا

۸۔ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا

۹۔ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ

مشق نمبر ۴۷

تنبیه: ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

كَانَ لِي حصان عربي جميل المنظر سميناه بالغزال، لأنه كان سريع السير، حتى كاد أن يسبق السيارات، وكان لا يزال يسبق الخيل في السباق (گھڑدوڑ) وفاز بكثير من الإنعامات، حتى صرت غنيا بسببه

يوما رأيته قد أصبح مريضا و أوشك أن يموت، فظل قلبي متألما، و بادرت إلى علاجه، و أنفقت عليه ألف ربية ليعود إلى حاله السابق، لكن لم يعد

صحيحا كما كان أوّلا ، و ما انفكت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق أهلا للمسابقة، لكنه ما برح يجرى جريا (معمولی چال) عاديا، فلم أزل أستعمله للركوب ما دام شابا قويا۔

و كان ولدى الصغير يركبه فيفرح و يضهل ، ليسرّ الولد، و يمشى به هونا، لكيلا يخاف الولد و لا يقع على الأرض۔

و كان يفهم القول والإشارة كالإنسان و يفعل ما يقال له ، فكأن ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللسان۔ و فى السنة الماضية مرض و مات، فتأسفنا كثيرا، و بعد ذلك الحصان ما وجدنا مثله إلى الآن

أشعار

إنّ الغزال حصاننا	قد كان كالإنسان
هو كان يفهم قولنا	و يجيب دون لسان
ولد صغير يركبه	فيسر كالفرحان
يمشى و يصهل فرحة	يجرى بالاطمئنان

اَلدَّرْسُ الْأَرْبَعُوْنَ

۱. أَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ

مدح وذم کے افعال

1۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لیے ہے، اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمت کے لیے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے:

نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے)

بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم [نامی] مرد کا برا غلام ہے)

ان مثالوں میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ مقصود بالمدح اور مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ کو مبتدأ مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں۔

2۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَیْء) آتا ہے: نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَا هِيَ: اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے، اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لیے منصوب ہے، (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئے گا) فعل و فاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدأ مؤخر ہے۔ مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

3۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں:

نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوْبُ = ایوب اچھا بندہ ہے)

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ [اَللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)

نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَ بِئْسَتِ الْمَرْأَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بری عورت ہے۔)

4۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی واحد، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

5۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَا حَبَّذَا اور سَآءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے

ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَ لَا حَبَّذَا (یاسَآءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے۔

تنبیہ ۱: حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اس اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲: سَآءَ (برا ہونا، برا لگنا، بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

۲۔ صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ

عجب کے دو صیغے

1۔ مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں:

مَا اَحْسَنَهٗ یا اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے)

اسی طرح ہٗ اور ہٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ یا جمع لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا:

مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور

اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ (رشید کتنا حسین ہے)

مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَیْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں۔

اَقْصِرْ بِالنِّسَآءِ (عورتیں کتنی کوتاہ قد ہیں)

2۔ مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا کے لفظی معنی ہوں گے "کس چیز نے حسین (صاحب حسن) بنایا رشید کو" گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ "رشید کتنا حسین ہے۔"

اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ کے لفظی معنی ہوں گے "رشید کو حسین سمجھ" یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حسن کا اعتراف کرے۔ اس میں "بِ" زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ: نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے، مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر (۴۸) میں لکھی جائے گی۔

3۔ ماضی کے لیے کَانَ اور مستقبل کے لیے یَکُوْنُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا کَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّیَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا یَکُوْنُ أَطْیَبَ مَنْظَرِ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)

4۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے، اور ثلاثی مجرد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے، لیکن ان کے مصدروں پر أَشَدَّ یا أَشْدِدْ یا أَعْظَمَ یا أَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں: مَا أَشَدَّ إِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَآءِ (لوگ علما کو کتنی زیادہ عزت دیتے ہیں)

أَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ إِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے)

مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْإِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے)

مَا أَشَدَّ عَمَی الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔

۱. مَا أَحْسَنَ رَشِیْدًا ۲: أَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ

اس طرح......!! (مَا) اسم تعجب ہے مبنی محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدأ ہے۔

(أَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔ اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع۔ (رَشِیْدًا) مفعول ہے اس لیے منصوب۔

فعل وفاعل ومفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلاً مرفوع، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(أَحْسِنْ) فعل امر، تعجب کے لیے ہے مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر أَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع، (بِـ) حرف جار ہے، اس جگہ زائد واقع ہوا ہے۔

(رَشِیْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لیے منصوب المحل ہے۔ فعل تعجب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۸

أَوَّابٌ۔ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	أَخْفٰی (ا) چھپانا

اِبْیِضَاضٌ۔سفیدی (اِبْیَضَّ کا مصدر)	خِیَارٌ۔ککڑی، کھیرا
رَابِعَةَ عَشْرَةَ۔چودھویں	شِرْکٌ۔شریک کرنا
شَفَقٌ۔غروبِ آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی	عَاذِرٌ۔عذر قبول کرنے والا
عَاذِلٌ۔ملامت کرنے والا	عَاقِبَةٌ۔انجام
عَشِیْرٌ۔دوست، رشتہ دار	قُتِلَ۔وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)
قَصْوَآءُ۔رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَآ أَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)
مَا أَرْدَأَ کیا ہی ردّی ہے (رَدِیْءٌ سے بنا ہے)	مَا أَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَیِّدٌ سے بنا ہے)
مُرْتَفَقٌ۔آرام گاہ	مُشْرِکٌ۔اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
مَقْتٌ۔غصہ	مَوْلٰی۔آقا
هَوًی۔محبت، عشق، خواہش	

مشق نمبر ۴۹

۱۔ نِعْمَ هٰٓؤُلَآءِ الْأَوْلَادُ مَآ أَحْسَنَهُمْ ۲۔ بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَآ أَرْدَأَهُ

۳۔ نِعْمَ الصِّدْقُ وَ نِعْمَتْ عَاقِبَتُهٗ، وَ بِئْسَ الْكِذْبُ وَ بِئْسَتْ عَاقِبَتُهٗ

٤۔ حَبَّذَا إِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَ لَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا

۵۔ سَآءَتِ الْمَرْأَةُ سَلْمٰی مَآ أَقْبَحَهَا ٦۔ مَآ أَسْبَقَ الْفَاسِقَ إِلٰی مَقْتِ اللّٰهِ

۷۔ مَآ أَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ

۸۔ مَآ أَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ وَ مَآ أَقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةَ۔

۹۔ هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَ مَآ أَسْهَلَهٗ، وَ تِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَ مَآ أَصْعَبَهَا

۱۰۔ نِعْمَتِ النَّاقَةُ قَصْوَآءُ، مَآ أَجْوَدَهَا

۱۱۔ مَآ أَشَدَّ تَكْرِيْمَ الْعُلَمَآءِ وَ مَآ أَعْظَمَ تَذْلِيْلَ الْجُهَلَآءِ

۱۲۔ نِعْمَ الْوَلَدُ أَنْتَ، وَ مَآ أَحْسَنَكَ

۱۳۔ أَعْظِمْ بِعِلْمِهٖ وَأَشْدِدْ بِجَهْلِكَ

۱۴۔ نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ

۱۵۔ مَآ أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ

۱۶۔ مَا يَكُوْنُ أَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُوْرِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ

۱۷۔ اَلْمِدَادُ فِيْ هٰذِهِ الدَّوَاةِ [یاالمِحْبَرَةِ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادَهٗ

۱۸۔ سَرَّنِيْ مَا سَمِعْتُ وَ سَآءَ نِيْ مَا رَأَيْت

۱۹۔ أَلَا ! حَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى وَ لَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۲۔ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ

۳۔ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَآءَ تْ مُرْتَفَقًا ٤۔ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ

۵۔ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ

٦۔ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

۷۔ سِيْٓئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مشق نمبر ۵۰

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو۔

۱۔ یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے۔ ۲۔ وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے۔

۳۔ محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے۔

۴۔ شرک بری چیز ہے اور کتنی بری ہے۔ ۵۔ یہ تربوز نکما ہے اور کیا ہی رڈی ہے۔

۶۔ میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے۔

۷۔ نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے۔

۸۔ گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے۔

۹۔ سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے۔

۱۰۔ برا ہے فضول خرچ اور برا ہے فضول خرچی کا انجام۔

۱۱۔ تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

مشق نمبر ۱۵

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيذٍ إِلٰى أَبِيهِ

سَيِّدِيْ الْوَالِدَ الْأَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

بَعْدَ إِهْدَآءِ وَاجِبِ الْإِحْتِرَامِ ، أَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ أَنِّيْ طَالَمَا تَمَنَّيتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَ أُمِّيَ الْمُحْتَرَمَةَ وَ جَمِيْعَ أَهْلِ الْبَيْتِ ، وَ حَيْثُ إِنِّي ظَفِرْتُ الْيَوْمَ بِمُنَایَ بَادَرْتُ بِهٖ لِمَسَرَّتِكُمْ أَجْمَعِيْنَ۔

أَوَّلًا: أَنِّيْ تَمَمْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ بِقُوَّتِهٖ مَعْرِفَةَ الْأَفْعَالِ وَ أَقْسَامِهَا، فَالْآنَ أَنَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَ صِيْغَتَهٗ وَ قِسْمَهٗ، وَ لِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِيْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِي الْعَرَبِيَّةِ۔

ثَانِيًا: أُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ أَنِّيْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ بِبَرَكَةِ دُعَآئِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْإِمْتِحَانِ ، وَالْمَزِيْدُ أَنِّيْ صِرْتُ الْأَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ۔

يَا أَبِيْ الْمُحْتَرَمْ! إِنِّيْ لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْإِمْتِحَانِ ، وَ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ أَجْرٰى حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِيْ تَلَقَّوْهَا فِيْ مُدَّةِ ثَلَاثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْإِمْتِحَانُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ،أَعْنِيْ قَبْلَ أَمْسِ وَالْيَوْمَ إِلَى الْعَصْرِ۔ ثُمَّ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ، وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهٖ وَ نَتِيْجَةِ امْتِحَانِهٖ

وَ لَمَّا جَآءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِيْ وَاصْطَفَّ التَّلَامِذَةُ أَعْلَنَ الْمُدِيْرُ أَنِّيْ كُنْتُ الْأَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ۔ فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِيْ الْوُجُوْهُ وَ شَخَصَتْ إِلَيَّ الْأَبْصَارُ، وَ رَمَقَنِيْ الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَ قَالَ : «أَكْرِمْ بِتِلْمِيذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُوْدِهٖ فِي الْمَدْرَسَةِ ، وَ جَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهٖ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيْذُ أَنْتَ وَ مَا أَعْقَلَكَ! بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَيَّ، وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ۔»

أَمَّا أَنَا يَا وَالِدِيْ ! فَبَقِيْتُ كَأَنِّيْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا ، وَ شَرَعَ قَلْبِيْ يَرْقُصُ، وَ كِدْتُ أَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ، وَ تَحَوَّلَ تَرَحِيْ فَرَحًا، وَالْجُرْحُ الَّذِيْ كَانَ أَصَابَنِيْ بِالسُّقُوْطِ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ صَارَ مُنْدَمِلًا۔

يَآبَتِ ! بِمَا أَنَّكَ عَوَّدْتَنِيْ عَلٰى أَدَاءِ شُكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الشُّكْرِ وَ حَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا عَلٰى مَاأَسْبَغَ عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ

وَ لِمَا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةٌ غَدًا وَ بَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ ، وَ نَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ۔ ثُمَّ نَعُوْدُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ إِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَ طَوَّلْتُ الْمَكْتُوْبَ لِيَزِيْدَ انْبِسَاطُكُمْ جَمِيْعًا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ۔

هٰذَا وَ أُهْدِيْ إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَ إِخْوَتِيْ وَ أَخَوَاتِيْ سَلٰمًا مَحْفُوْظًا بِأَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ أَجْمَعِيْنَ

أَطَالَ اللّٰهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَ عَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَ عَلٰى جَمِيْعِ أَهْلِ الْبَيْتِ

وَالسَّلَامُ
اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ

سوالات نمبر ۱۶

۱۔ افعالِ ناقصہ و تامہ کی تعریف کرو، درس (۳۲) میں افعالِ ناقصہ کیسے ہیں؟
۲۔ افعالِ ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟
۳۔ إِنَّ کے أَخَوَات کیا ہیں؟
۴۔ افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوَات کا عمل کیا ہے؟ یعنی ان کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
۵۔ إِنَّ اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟
۶۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اس کے أَخَوَات کا استعمال ہوا ہو۔
۷۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں إِنَّ یا اس کے أَخَوَات کا استعمال ہوا ہو۔
۸۔ افعالِ ناقصہ اور افعالِ مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

۹۔ افعالِ مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد أنْ آتا ہے؟

۱۰۔ افعالِ مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو، پانچ أنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر أنْ کے۔

۱۱۔ افعالِ مدح کون سے ہیں اور افعالِ ذمّ کون کون سے ہیں؟

۱۲۔ افعالِ مدح و ذمّ سے دس جملے مرتب کرو۔

۱۳۔ ان جملوں کی تحلیل کرو۔

قَدْ يُمْسِي الْعَدُوُّ صَدِيْقًا	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
كَادَ الْأَعْدَآءُ يُوَلُّوْنَ أَدْبَارَهُمْ	نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدِّيْقَةُ
عَسٰى أَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ	دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ
مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ، مَا أَجْمَلَ وَجْنَتَيْهِ؟	أَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ أَسْمَآءَ الْأَوْلَادِ
نِعْمَ الْعَبْدُ	أَعْظِمْ بِعِلْمِ عَلِيٍّ

۱۴۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:

كان لأسرة غنية صبى لم تبلغ سنّه خمس سنين، و كان جميلا و ما أجمله، فبات ليلة من ليالى الشتاء بغير لحاف، فأصبح مريضا بالزكام والحمى و أوشك أن يموت ، فظل الوالدان مغمومين و دعوا الطبيب ، فجاء و شخص ، ثم التفت إلى أبويه و قال: لا بأس إن شاء الله تعالىٰ، إنما مسه البرد، سيبرى بحول الله تعالىٰ إلى الغد، ثم أعطى دواء و أشرب المريض شربة واحدة بيده و ذهب ، فأضحى الصبى بعد ساعة قد فتح عينيه و صار ينظر إلى أبويه و جعل يتبسم ، ففرحا و فرح جميع أهل الأسرة حتى كادوا يطيرون فرحا و يرقصون سرورا، ثم أعطوه الدواء كما هداهم الطبيب، حتى إنه بفضل الله أمسى الصبى صحيحا۔

فحمدوا الله حمدا كثيرا و تصدقوا أموالا كثيرة فى سبيل الله الذى يشفى المرضى۔

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلضَّمَآئِرِ

1۔ ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، یا تو متکلم کے لیے ہو: اَنَا، نَحْنُ یا مخاطب کے لیے: اَنْتَ ، اَنْتُمْ یا غائب کے لیے: هُوَ، هُمَا، هُمْ.

تنبیہ ا: متکلم بات کرنے والا: اَنَا مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ.

تنبیہ ۲: ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

2۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے: منفصلہ اور متصلہ

ا۔ منفصلہ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَا، اَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور اِیَّایَ، اِیَّاکَ، اِیَّاهُ وغیرہ۔ (دیکھو درس ٦ اور ١٥)

۲۔ ضمائر متصلہ کا تلفظ مستقل نہیں ہوسکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہے: کِتَابِیْ، کِتَابُنَا میں ی اور نَا. کَتَبْتُ، کَتَبْنَا میں تُ اور نَا. لِیْ، لَنَا میں ی اور نَا.

3۔ ضمائر تو مبنی ہیں، ان پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا، مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں:

ا۔ مرفوع = جو فاعل یا مبتدأ واقع ہوں۔

۲۔ منصوب = جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالت نصبی میں واقع ہوں۔

۳۔ مجرور = جو حرف جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔

مثالیں اوپر کے فقرے میں گزریں۔

مرفوع اور منصوب تو متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی، مگر مجرور صرف متصل ہوا کرتی ہیں۔

4۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں:

ا۔ ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیری ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوْا

الخ (دیکھو درس ۱۴۔۴)

اور یَفْتَحُ، یَفْتَحَانِ، یَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵۔۲)

۲۔ ضمیر مرفوع منفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِیَ الخ (دیکھو درس:۶)

۳۔ ضمیر منصوب متصل: عَلَّمَهُ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵۔۶)

۴۔ ضمیر منصوب منفصل: اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ الخ (دیکھو درس:۱۵۔۶)

۵۔ ضمیر مجرور متصل: لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، کِتَابُهُ، کِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۵۔۶)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیے، جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آ ہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ۔ یا تاکید کے لیے: ذَهَبْتَ اَنْتَ (تو ہی گیا)

منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لیے ہوا کرتا ہے: أَعْطَیْتُكَ اِیَّاكَ (میں نے تجھ ہی کو دیا)، اِیَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھ ہی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

اَلضَّمِیْرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:

۱۔ بارز (ظاہر) جن کے لیے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: کَتَبْتُ میں "تُ" اور "کَتَبْنَا" میں نَا، یَکْتُبَانِ میں "الف" تَکْتُبِیْنَ میں "ی" ضمیر بارز ہیں اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳: مضارع کے سات صیغوں میں "نون اعرابی" آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو، کیونکہ حالتِ نصبی اور جزمی میں وہ "نون" حذف ہو جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۰۔۲)

۲۔ مستتر (پوشیدہ) وہ ضمیریں ہیں جن کے لیے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لیے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھے گا" یہاں بھی "وہ" کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

5۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ

(واحد مؤنث غائب)، تَكْتُبُ (واحد مذکر مخاطب) أَكْتُبُ اور نَكْتُبُ میں ضمیریں "مستتر" ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے (أُكْتُبْ اور لَا تَكْتُبْ) میں بھی أَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴: یاد رکھو كَتَبَتْ میں "تْ" محض تانیث کی علامت ہے، ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر و تانیث کے لیے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُوْنُ الْوِقَايَةِ

6۔ یائے متکلم (ضمیر متکلم کی یا) سے پہلے چند مواقع میں ایک نون بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایۃ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں، کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچا لیتا ہے۔

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس "ی" پر لگا دینا چاہیے: «لَمَنِیْ، عَلَّمُوْنِیْ، عَلَّمَتْنِیْ، يُعَلِّمُنِیْ، يُعَلِّمَانِنِیْ، تُعَلِّمُوْنَنِیْ، عَلِّمْنِیْ، عَلِّمِيْنِیْ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

7۔ بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوَات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّیْ (=مِنْ نِیْ)، إِنَّنِیْ، كَأَنَّنِیْ، لَيْتَنِیْ، لٰكِنَّنِیْ (کبھی لٰكِنِّیْ)، البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے، اکثر لَعَلِّیْ کہا جاتا ہے۔ إِنَّنِیْ کو بھی زیادہ تر إِنِّیْ کہتے ہیں۔

ضَمِيْرُ الشَّأْنِ

8۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مرجع نہیں ہوتا، یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشأن یا ضمیر الشان کہتے ہیں۔ اور مؤنث ہو تو ضمیر القصۃ کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر کیے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے" مثلاً: هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے) فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں)

تنبیہ ۵: بھولنا نہیں! عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے، اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیر فاصل

9۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدأ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہیے، جس کا صیغہ مبتدأ کے مطابق ہو:

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائے گا اور مطلب ہی بدل جائے گا۔ اسی لیے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفت میں فرق کر دیتی ہے، اسی طرح خبر کی جگہ افعل التفضیل کا صیغہ واقعہ ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ أَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ۔

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔أَنْتَ تُكْرِمُنِيْ

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدأ ہے۔

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر أَنْتَ مستتر ہے۔

(نِيْ) نون وقایہ کا ہے، "ی" ضمیر منصوب متّصل، واحد متکلم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ یہ جملہ محل رفع میں ہے، مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲۔أَنُلْزِمُكُمُوْهَا؟ (کیا ہم لپٹا دیں گے تم سے وہ چیز؟)

(أَ) حرف استفہام، حرف کے لیے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا۔

(نُلْزِمُ) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر نحن مستتر ہے جو فاعل ہے، اس لیے محلاً مرفوع ہے۔

(كُمُوْ= كُمْ) ضمیر منصوب متصل جمع مخاطب، مفعول ہے اس لیے محلاً منصوب ہے۔

(هَا) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اس لیے محلاً منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:

١۔ أَنَا أُكْرِمُ الضَّيْفَ۔ ٤۔ أَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ

٢۔ نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ ٥۔ هُنَّ يُحْبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ

٣۔ أَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ ٦۔ هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو۔

١۔ أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا ٤۔ رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ

٢۔ وَهَبْتِنِيْ سَاعَةً ٥۔ هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ

٣۔ مَنَحْتَنِيْ مِقْلَمَةً ٦۔ سَافَرْنَ إِلٰى دِهْلِيْ

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث کی ضمیر استعمال کرو۔

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو اپنی کتابیں لایا؟)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (ٛ) کان لگا کر سننا	إِمْلَاقٌ (ا) مفلس ہونا، مفلسی
أَوْحٰى (ا) وحی بھیجنا، دل میں کوئی بات ڈال دینا	تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا، نئی بات پیدا ہونا
تُرَابٌ۔ مٹی	خَشْيَةٌ۔ ڈر
رُشْدٌ۔ ٹھیک بات	رَهِبَ (س) ڈرنا
شَطَطٌ۔ عقل وانصاف کے خلاف باتیں	صَرَفَ۔ (ض) پھیر دینا، ہٹا دینا
فَشِلَ (س) بزدل، کم ہمت ہو جانا	نَفَرٌ۔ چند لوگ۔

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون سی قسم کی ضمیریں آئی ہیں؟

١۔إِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۚ وَ لَوْ اَرٰكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

٢۔فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ

٣۔قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى

٤۔قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

٥۔وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا

٦۔إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ

٧۔قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

٨۔وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا

٩۔وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

١٠۔اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ

١١۔وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ

١٢۔وَ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ [=فَارْهَبُوْنِيْ اِيَّايَ]

١٣۔وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا

١٤۔يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِيْ ... وَ قَدْ تَجَدَّدَ بِيْ مَا أَنْتَ تَعْلَمُهٗ

فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَمَا عَوَّدْتَنِيْ كَرَمًا ... فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهٗ

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

1۔ اسم موصول ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آ کر مقصود کو متعین کر دیتا ہے، اسی لیے اس کا شمار اسمائے معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے میں اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ ہے۔

اسمائے موصولہ حسب ذیل ہیں:

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ۔ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیہ	اَللَّذَانِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِيْنَ۔ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱: اسمائے موصولہ سب مبنی ہیں، صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲: واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّائِيْ کو اَلّٰئِيْ بھی لکھتے ہیں۔

2۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسمائے موصولہ کے معنی میں آتے ہیں:

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لیے مخصوص ہے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لیے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے

أَيٌّ۔ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لیے۔

أَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مؤنث کے لیے۔

تنبیہ ۳: مذکورہ چاروں الفاظ اسمائے استفہام بھی ہیں۔ (دیکھو درس ۱۲)

تنبیہ ۴: اسمائے موصولہ کے معنی اردو میں "جو، جس، جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی" وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا "وہ، اُس یا اُن" پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (تیرا رب "وہ" ہے جس نے تجھے پیدا کیا ہے)، أُحِبُّ مَنْ يَّجْتَهِدُ (میں "اُس کو" پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے۔)

3۔ مَنْ اور مَا اور أَيٌّ اور أَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدأ یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِيْ اور اس کے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدأ یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں:

مَا مَضٰى فَاتَ (جو کچھ گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں "مَا" مبتدأ ہے۔

فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔

عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔

يَعِزُّ أَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں أَيٌّ فاعل ہے۔

يُهَانُ أَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں أَيٌّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔

4۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی عدمِ تعیین) ہے، اس لیے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کردے، اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے، بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدأ ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں:

أَكْرِمِ الَّذِيْ عَلَّمَكَ	وَالَّتِيْ عَلَّمَتْكَ	وَالَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ
وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ	وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ	وَاللَّاتِيْ عَلَّمْنَكَ
وَ مَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمَتْكَ	وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ	

تنبیہ ۵: پہلی، دوسری، ساتویں، اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

تنبیہ ٦: مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جب کہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۷: یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی بہ لم (دیکھو درس ۲۰۔۲) کا استعمال کریں:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا) (الحدیث)

مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)

5۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہیے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے:
لَقِیْتُ الْوَلَدَ الَّذِیْ تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)
اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد اَلَّذِیْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔
اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سے عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِيْنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِیْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ (۷) میں۔

6۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے:
اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)
اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُهٗ
اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِیْ ضَرَبَتْ
اَلْمُشَارُ إِلَيْهِمَا بمعنی اَللَّذَانِ أُشِيْرَ إِلَيْهِمَا
اَلْمُشَارُ إِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ أُشِيْرَ إِلَيْهِمْ

مشق نمبر ۵۴

7۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔
۱۔ اَلَّذِیْ يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)
(اَلَّذِیْ) اسم موصول واحد مذکر کے لیے مبنی ہے۔
(يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں۔
فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔ صلہ موصول مل کر مبتدأ، محلاً مرفوع۔
(يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع ہے۔ فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع، مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔
۲۔ مَا مَضٰى فَاتَ (جو گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)
(مَا) اسم موصول۔

(مَضٰی) فعل ماضی اس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے۔
فعل وفاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا۔ موصول وصلہ مل کر مبتدأ۔
(فَاتَ) فعل ماضی اس میں ضمیر ھُوَ مستتر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لوٹتی ہے۔
فعل وفاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِيَاكَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بننا سیکھا ہے)
(لَقِيْتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے۔
(وَلَدًا) فعل مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب۔
(تَعَلَّمَ) ماضی واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر ھُوَ مستتر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے۔
(اَلْحِيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے۔
فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے وَلَدًا کی۔
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ اَلْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول ہے۔
مُؤَمَّلُ بمعنی يُؤَمَّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر ھُوَ مستتر ہے، جو موصول کی طرف لوٹتی ہے۔
موصول اور صلہ مل کر مبتدأ، مرفوع۔
(غَيْبٌ) خبر مرفوع، مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

5۔ ان جملوں کی ترکیب تم خود کرو:

۱۔ هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ ۲: اِحْتَرِمِیْ مَنْ عَلَّمَتْكِ ۳۔ اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ يَدُهٗ

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۰

أَتْقَنَ۔ (ا) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِحْتَقَرَ. اِسْتَحْقَرَ۔ حقیر جاننا
اِحْتَاجَ (۷۔و) حاجت مند ہونا	اِرْتَابَ (۷۔ی) شک کرنا
أَسْكَرَ (ا) نشہ سے بے ہوش کر دینا	اِسْتَوٰی (۱۰۔ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا
اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا، تعلق رکھنا	اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا، شبہ پڑ جانا

اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا، غالب ہونا	أَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا
بَنٰی (ض،ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا	بَغٰی (ض،ی) چاہنا، تلاش کرنا
جَنٰی (ض،ی) اور اِجْتَنٰی پھل پھول توڑنا	حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا
حَمَلَ (ض) بوجھ اُٹھانا، آمادہ کرنا	رَبّٰی (۲۔و) پرورش کرنا، تربیت دینا۔
رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا	زَیَّنَ (۲) سجانا
ضَاقَ (ض،ی) تنگ ہونا	عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا، سلوک کرنا
عَلَا (ن،و) بلند ہونا، نرخ چڑھ جانا	غَلَا (ن،و) مہنگا ہونا، مہنگائی
غَنِمَ (س) لوٹنا (۷) غنیمت جاننا	قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
کَالَ (ض،ی) ناپنا۔ کَیْلٌ۔ ناپ	نَفِدَ (س) ختم ہو جانا، ہو چکنا
أُمَّةٌ (ج أُمَمٌ) جماعت، قوم	أُنْثٰی (ج إِنَاثٌ) مادہ، عورت
بَسَالَةٌ جواں مردی	جَسَدٌ (ج أَجْسَادٌ) بدن، جسم
ذَکَرٌ (ج ذُکُوْرٌ) نر، مرد	رُقْعَةٌ (ج رِقَاعٌ) چٹھی، پیوند
صَانِعٌ (ج صُنَّاعٌ) کاریگر	ضَعِیْفٌ (ج ضُعَفَاءُ) غریب، کمزور، حقیر
طَلِبَةٌ مُطَالَبَةٌ۔ حق کے ساتھ مانگنا، مطالبہ	عِدَّةٌ۔ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شوہر سے جدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے۔
مَجْدٌ۔ بزرگی، عزت	مَحِیْضٌ۔ حیض، عورتوں کی ماہواری عادت
مَعْرَکَةٌ۔ جنگ، میدانِ جنگ	مَعْرُوْفٌ۔ پسندیدہ بات، مشہور
مُنْکَرٌ۔ ناپسند بات، اجنبی	رَاشِدٌ۔ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۸: ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو، اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

۱۔ إِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِىْ تَكِيْلُوْنَ بِهٖ يُكَالُ لَكُمْ۔

۲۔ إِنَّ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ يَتَوَلَّيَانِ أَوْقَافَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَعْلَمَانِ أَنَّ الْأَمْوَالَ الَّتِىْ فِىْ أَيْدِيْهِمَا كَيْفَ تُنْفِقُ وَ عَلٰى مَنْ تُنْفِقُ؟

۳۔ إِنَّ مَا رَأَيْتُهُ مِنْكَ مِنَ الشُّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ أَظْهَرْتَهُمَا فِى الْمَعْرَكَةِ الْأَخِيْرَةِ حَمَلَنِىْ عَلٰى تَكْرِيْمِكَ

٤۔ أَعْجَبُ مِنَ النِّسَآءِ اللّٰتِىْ يُزَيِّنَّ أَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَ لَا يُزَيِّنَّ نُفُوْسَهُنَّ الْبَاقِيَةَ۔

۵۔ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الشُّبَّانِ هُوَ أَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ[رضى اللّٰه عنه] وَ هُوَ أَوَّلُ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ۔

٦۔ خُلاصَةُ مَا ذَكَرَهُ الْأُسْتَاذُ: أَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْاٰنِ الَّذِىْ نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ يَكْفِيْنَا لِفَلَاحِ الدَّارَيْنِ۔

۷۔ مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدَامَةَ

۸۔ كُنْتُ كَمَنْ أَسْكَرَهُ الْخَمْرُ۔

۹۔ الصَّادِقُ لَا يَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعِزُّ۔

۱۰۔ وَرَدَتْنِىْ رُقْعَةٌ مَكْتُوْبٌ فِيْهَا مَا يَأْتِىْ:

أَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ! قَدْ قَرُبَ الْامتحانُ الذى يُمَيِّزُ الْمجتهِدَ مِنَ الْكَسْلَانِ۔ فَكُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَ وَ فَازَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ

وَالسلام

۱۱۔ إِنَّ الَّذِىْ يُحِبُّ وَطَنَهُ هُوَ مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فِيْمَا يَرْفَعُ قَدْرَ أُمَّتِهِ الَّتِىْ يَنْتَسِبُ إِلَيْهَا، فَالصُّنَّاعُ الَّذِيْنَ يُتْقِنُوْنَ أَعْمَالَهُمْ يَخْدِمُوْنَ وَطَنَهُمْ النِّسَآءُ اللَّاتِىْ يُرَبِّيْنَ أَبْنَآءَ هُنَّ عَلَى الْفَضِيْلَةِ يَرْفَعْنَ شَأْنَ وَطَنِهِنَّ، وَالتَّلَامِيْذ الذين يَجِدُّوْنَ فِىْ دُرُوْسِهِمْ يَبْنُوْنَ مَجْدَ أُمَّتِهِمْ۔

۱۲۔ مَا مَضٰى فَاتَ وَالْمؤمَّل غَيْبٌ	وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِىْ أَنْتَ فِيْهَا
۱۳۔ أَنَا كَالَّذِىْ أَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ	فَاغْنَمْ ثَوَابِىْ وَالثَّنَاءَ الْوَافِىْ

مشق نمبر ۵۶

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

۲۔ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ

۳۔ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ

۴۔ وَ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی

۵۔ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

۶۔ مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ

۷۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

۸۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

مشق نمبر ۵۷

۱۔مَا هٰذَا الَّذِیْ فِیْ یَدِكَ یَا إِبْرَاهِیْمُ! وَ مَنْ ذَاكَ الَّذِیْ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟	یَا أَخِیْ یُوْسُفُ! هٰذَا مَا تَعْلَمُهُ وَ ذَاكَ مَنْ تَعْرِفُه
۲۔وَاللّٰهِ ، جَوَابُكَ عَجِیْبٌ، مَا فَهِمْتُ مَا تقول	هذا ما فی یدی هو الکتاب الذی أعطیتَنِی بِالْأَمْسِ، وذٰلك القائمُ بِالْبَابِ هو الخادمُ الذی أَرْسَلْتَ إِلَیْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ، أَلَسْتَ تعرفه؟
۳۔ بَلٰی، یا أخی أعرِفُهٗ، لٰکِنَّهٗ التَبَسَ عَلَیَّ الْیَوْمَ ، لِأَنَّهٗ مَا لَبِسَ مَا کَانَ یَلْبَسُ عِنْدَنَا	نَعَمْ! أَعْطَیْنَاهُ لِبَاسًا مِثْلَ مَا نَلْبَسُ، وَ هٰکَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ ﷺ۔
۴۔ أَحْسَنْتَ یَا إِبْرَاهِیْمُ! وَ أَیْنَ ذَانِكَ الرَّجُلَانِ اللَّذَانِ رَأَیْتُهُمَا عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَیْنِ؟	أَرْسَلُ ذَیْنِكَ الرَّجُلَیْنِ اللَّذَیْنِ رَأَیْتَهُمَا إِلٰی حَدِیْقَتِیْ لِقَطْفِ الْأَثْمَارِ۔

۵۔ وَ أَيْنَ ذَهَبَ أُولٰٓئِكَ الرِّجَالُ الَّذِينَ كَانُوا يَسْقُوْنَ الْاَشْجَارَ فِي حَدِيْقَتِكُمْ؟	أَبُوْكَ طَلَبَ مِنِّي أُولٰٓئِكَ الرِّجَالَ لِإِصْلَاحِ حَدِيْقَتِهٖ، فَأَرْسَلْتُهُمْ إِلَيْهَا لِأُسْبُوْعٍ وَّاحِدٍ۔
۶۔ هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ! وَ مَا ذَا تَصْنَعُ أُولٰٓئِكَ النِّسْوَةُ اللّٰتِي كُنَّ يَعْمَلْنَ فِي الْمَعْمَلِ؟	أَرْسَلْتُ تِلْكَ النِّسْوَةَ إِلَى مَزَارِعِ الْقُطْنِ لِيَجْتَنِيْنَ الْقُطْنَ ، وَ لِمَ تَسْأَلُ يَا يُوْسُفُ عَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالِ وَالنِّسْوَةِ ، هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيْهِمْ؟
۷۔ نَعَمْ ! لِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ فِي الْعُمَّالِ، فَإِنَّ الْأُمُوْرَ كُلَّهَا تَكَادُ تَفْسُدُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدِيْ مَنْ يَحْصُدُ الزَّرْعَ أَوْ يَعْمَلُ فِي الْمَعْمَلِ ، وَ لَيْسَ أَجِيْرٌ يُسَاعِدُ النَّجَّارِيْنَ وَالْبَنَّآئِيْنَ فِيْ بِنَآءِ بَيْتِي	كَيْفَ ذٰلِكَ يَا أَخِي! و كان عندكم عَدَدٌ كَبِيْرٌ مِنَ الْعُمَّالِ وَالْأُجَرَآءِ فَمَاذَا ۔ يَا تُرٰى۔ أَصَابَ بِهِم؟
۸۔ يَا أَخِيْ ! هُمْ كَانُوْا يَطْلُبُوْنَ أُجْرَةً زَآئِدَةً، فَمَا قَبِلْنَا طَلِبَتَهُمْ، فَأَضْرَبُوْا عَنِ الْعَمَلِ	يَا أَخِيْ يُوْسُفُ! أَصْلَحَكَ اللّٰهُ، كَانَ يَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَقْبَلَ مُطَالَبَاتِهِمْ، أَلَا تَرٰى كَيْفَ غَلَبَ الغلاء و عَلَتِ الْأَسْوَاقُ
۹۔ وَاللّٰهِ ، الْيَوْمَ فَهِمْتُ أَنَّ هٰؤُلَآءِ الْمَسَاكِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْمَصَانِعِ وَالْمَزَارِعِ وَيَبْنُوْنَ بُيُوْتَنَا لَهُم مَدْخَلٌ عَظِيْمٌ فِي الْإِرْتِقَاءِ وَ حُصُوْلِ الْهَنَآءِ وَالْإِنْتِصَارِ عَلَى الْأَعْدَآءِ	صَدَقْتَ يا أخي! لَوْ لَا هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ نَحْسِبُهُمْ ضُعَفَآءَ وَ نَحْتَقِرُهُمْ، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الْحَيَاةُ وَ ضَاقَتْ عَلَيْنَا الْأَرض بِمَا رَحُبَتْ، وَ لِهٰذَا قَالَ المصلح الأعظم الرسول الأكرم ﷺ اِبْغُوْنِي فِي ضُعَفَآئِكُمْ، فَإِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَآئِكُمْ اُنْظُرْ! كَيْفَ أَلْحَقَ نَفْسَهُ الشَّرِيْفَةَ بِالضُّعَفَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ الْعَامِلِيْنَ كَيْ نُكْرِمَهُمْ وَ لَا نُحَقِرَهُمْ۔

١٠۔أَعْظِمْ بِهٰذَا النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ كَانَ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ حَقًّا، مَا أَحْكَمَ كَلَامَهُ وَ مَا أَصْدَقَ «كَيْفَ أَقْسَامُ الْأُمَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ فِيْ صَفٍّ وَاحِدٍ! يَا لَيْتَنَا لَوِ اتَّبَعْنَاهُ مَا زِلْنَا غَالِبِيْنَ	صَدَقْتَ وَاللّٰهِ ، فَيَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَصْنَعَ بِهِمْ مَا نُحِبُّ لِأَنْفُسِنَا ، وَ نُعَامِلَهُمْ مُعَامَلَةَ الْإِخْوَانِ، إِذًا تَهْنَأُ الْمَعِيْشَةُ وَ تَصْلُحُ الْأُمُوْرُ وَ يَنْسَدُّ بَابُ الْإِضْرَابِ

مشق نمبر ۵۸

اُردو سے عربی بناؤ۔

۱۔ قرآن وہ کتاب ہے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔
۲۔ کیا تو ان دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟
۳۔ جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔
۴۔ وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جا رہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں۔
۵۔ وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جا رہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں۔
۶۔ مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے۔
۷۔ یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں۔
۸۔ وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب نے مدہوش کر دیا ہو۔
۹۔ ہم نے جو آپ کا (تیرا) علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی (تیری) تعظیم پر آمادہ کر دیا۔
۱۰۔ تیرے پاس عنقریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہو گا جو آگے آتا ہے:
بیٹا تم جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے، مجھے امید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کر لی ہو گی، تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنھوں نے تمھیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

سوالات نمبر ۱۷

۱۔ ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟
۲۔ ضمیر بارز اور مستتر کیا ہے؟
۳۔ ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
۴۔ اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟

۵۔ اسمائے موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟

۶۔ اسمائے موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

۷۔ اسمائے موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسمائے استفہام بھی ہوتے ہیں؟

۸۔ صلہ کسے کہتے ہیں، اور عائد کیا ہے؟

۹۔ ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو۔

۱۔ يُقَالُ لِلرَّجُلِ .... يُفَصِّلُ الثِّيَابَ وَيَخِيطُهَا: خَيَّاطٌ

۲۔ اَلْمَرْأَةُ .... تَخْدِمُ الْمَرِيضَ يُقَالُ لَهَا: مُمَرِّضَةٌ

۳۔ اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمُ .... يَخِيطُوْنَ الثِّيَابَ

٤۔ وَالْأَسَاكِفَةُ هُمُ .... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ

۵۔ اِشْتَرَىٰ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ .... هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ۔

٦۔ الرَّجُلَانِ .... جَآءَاكَ هُمَا أَخَوَا يُوسُفَ

۷۔ النِّسَآءُ .... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ: مُعَلِّمَاتٌ

۱۰۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ لکھو۔

۱۔ قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِيْ.........

۲۔ جَآءَ الْوَلَدُ الَّذِيْ.........

۳۔ هٰذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ.........

٤۔ خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ.........

۵۔ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْ .... وَالَّذِيْنَ.........

٦۔ هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِيْ.........

۷۔ أَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِيْ.........؟

۸۔ أَكَلْتُ التُّفَّاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ.........

۹۔ اِحْتَرِمْ مَنْ ....

۱۰۔ كُلْ مَا ....

۱۱۔ ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ:

هُوَ الَّذِيْ عَلَّمَكَ۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

إِعْرَابُ الْاِسْمِ

1۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدأ یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰۔۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴۔۲) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے۔

اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل، مفعول کی ہیئت بتلائے (دیکھو درس ۱۰۔۲) یا إِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۲۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں) ہوتا ہے اور جب کوئی اسم حرفِ جر کے بعد واقع ہو یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق: ۱۰۔۲) تو مجرور (حالتِ جر میں) ہوتا ہے۔

2۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں، جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی، اس لیے یہاں بالاختصار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

ا۔ اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

3۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ مَحْمُوْدٌ کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لیے لفظ مَظْلُوْم مفعول بہ کہلائے گا۔

تنبیہ ا: پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے، وہ یہی مفعول بہ ہے۔

۲۔ اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

4۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لیے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لیے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

۳۔ اَلْمَفْعُوْلُ لَهُ یا اَلْمَفْعُوْلُ لِأَجْلِهٖ

5۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لیے بغیر حرف جر کے مستعمل ہو اُسے مفعول لہ یا لاجلہ (جس کے لیے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں، وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهُ تَأْدِيْبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لیے مارا) اس جملہ میں تَأْدِيْب أَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لیے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهُ لِلتَّأْدِيْبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا، مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر أَدَّبْتُهُ تَأْدِيْبًا کہیں تو معنی ہوں گے "میں نے اُسے ادب دیا ایک ادب دینا" اس لیے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے۔

۴۔ اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ یا اَلظَّرْفُ

6۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لیے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلّم کے سامنے سبق یاد کیا) صَبَاح وقت بتلاتا ہے اور أَمَام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲: مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔ فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

۵۔ اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهُ

7۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واوِ معیت کے بعد واقع ہو۔ واوِ معیت ایک واؤ ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ" اس واؤ کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشَّارِعَ کو مفعول معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واوِ معیت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واوِ عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۳: مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واؤ عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اور واؤ عطف اور واؤ معیت دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واؤ کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاء الْأَمِيْرُ وَالْجُنْدَ یا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی

ہوں گے ”سردار لشکر کے ساتھ آیا“ یا ”سردار اور لشکر دونوں آئے“ مگر تَضَارَبَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واوِ عطف ہی ہو سکتا ہے۔

تنبیہ ۴: کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔

٦۔ اَلْمُسْتَثْنٰى بِـ ”اِلَّا“ (اِلَّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

8۔ وہ اسم ہے جو اِلَّا کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زَیْد کو قَوْم سے الگ کر دیا گیا ہے قَوْم کو مستثنیٰ منہ اور زَیْد کو مستثنیٰ کہا جائے گا۔

مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گزری۔ اور اگر کلام منفی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتا ہیں: مَا جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔

اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: مَا جَآءَ اِلَّا زَيْدٌ، مَا ضَرَبْتُ اِلَّا لِصًّا۔

تنبیہ ۵: استثناء کے لیے غَیْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے، ان کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصے میں آئے گی۔

٧۔ اَلْحَالُ

9۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جَآءَ الْاَمِيْرُ مَاشِيًا (سردار چلتا ہوا آیا)

10۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ ”کس طرح“ یا ”کس حالت میں“ کے جواب میں بولا جائے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

11۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک ربط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط اکثر واو ہوتا ہے جسے واوِ حالیہ کہتے ہیں: لَا تَاْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جب کہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جَآءَ الْخَلِيْلُ يَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں هُوَ کی ضمیر مستتر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط

بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واؤ اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں: جَآءَ الرَّشِیْدُ وَ هُوَ یَضْحَکُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "هُوَ" مبتدأ ہے اور "یَضْحَکُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدأ اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا محلًا منصوب۔

۸۔ اَلتَّمِیْزُ

12۔ تمیز وہ اسم ہے جو ایک مبہم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے۔ رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مبہم ہے جو بہتیری [بہت ساری] چیزوں کے لیے بولا جا سکتا ہے۔ زَیْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی۔

13۔ تمیز کو ممیز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے ابہام دور کرے اسے ممیز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

14۔ ممیز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرین کتاباً و مناً سَمْنًا (گھی) وَصَاعًا بُرًّا (گیہوں)

15۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے أَنَا أَکْثَرُ مِنْکَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں) اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معین ہو جائے گا کہ مال کی رو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

16۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" کے جواب میں واقع ہو۔

17۔ تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسمائے عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ أَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمیز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِائَةٌ (۱۰۰) اور أَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ۲: اسمائے عدد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی۔

۹۔ اَلْمُنَادٰی

18۔ منادٰی وہ اسم ہے جو حرف ندا (یَا، اَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادٰی کا کچھ بیان حصہ اوّل سبق (۱۱) میں پڑھ چکے ہو۔

19۔ منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے، مگر اس وقت جب کہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یَا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے، یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے: یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

20۔ اگر منادٰی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالتِ رفع میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسم علم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو، خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع: یَا حَامِدُ، یَا رَجُلُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ.

21۔ حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوْسُفُ! اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، یا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا.

تنبیہ ۷: تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرفِ ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصودہ ہو۔

تنبیہ ۸: منادٰی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں منادٰی اور جوابِ ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ کبھی جوابِ ندا کو منادٰی پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِیْ یَا اَللّٰہُ یہ بھی یاد رکھو کہ یَا اَللّٰہُ کی جگہ اَللّٰھُمَّ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۰۔ اَلْمنصوبُ بـ "لَا" لِنَفْیِ الْجِنْسِ

22۔ جنس کی نفی کے لیے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِی الْبَیْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ (کی مدد) سے)۔

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے معرب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ، لَا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا) ایسے لَا کے بعد تثنیہ و جمع بھی حالتِ نصبی میں ہوں گے: لَا مُتَّحِدَیْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب

نہیں ہوتے) لَا مُخْتَلِفِيْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتح مند نہیں ہوتے)

تنبیہ ۹: إِنَّ اور اس کے أَخَوَات کا اسم اور كَانَ اور اس کے أَخَوَات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق (۳۷) میں گزر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰: مرفوعات ومنصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۱

أَبْشَرَ (بِهٖ) خوش خبری پانا، خوش ہونا	اِسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا
أَقْبَلَ (ا) سامنے آنا۔	أَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰى (۴۔و) پرورش پانا	أَزَالَ (ا۔و) دور کرنا، مٹا دینا
أَبَدًا۔ ہمیشہ	أَسِفٌ۔ افسوس کرنے والا
تَحْتَ۔ نیچے	ثِقَةٌ (مصدر ہے وَثِقَ کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ۔ بزدلی، کم ہمتی	دَآءٌ۔ بیماری
دَهْرٌ۔ زمانہ	ذِرَاعٌ (ج۔ أَذْرُعٌ)۔ گز
رَءُوْفٌ۔ بڑا نرمی کرنا والا	صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا۔
تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پالینا، قادر ہونا	حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ۔ (۴) پانا، ملنا	عَاشَ (ض،ی) زندگی گزارنا
وَدَّعَ۔ رخصت کرنا، چھوڑ دینا	عَشِيْرَةٌ (ج۔ عَشَآئِرُ) قبیلہ، کنبہ
عِفَّةٌ۔ پاک دامنی	عَيْشٌ۔ زندگی
قَمْحٌ۔ گیہوں	مُرَاعَاةٌ ورِعَايَةٌ۔ رعایت کرنا، خیال کرنا
مَعْهَدٌ (ج۔ مَعَاهِدُ) مقام	مَوْرِدٌ (ج۔ مَوَارِدُ) گھاٹ، پانی کی جگہ
نَجَاحٌ۔ کامیابی	نَمِرٌ (ج۔ نُمُوْرٌ ونِمَارٌ) چیتا
مَلْآنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا	ظَمْآنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو:

۱۔ مفعول مطلق کی مثالیں:

۱۔ لَعِبَ خَالِدٌ لِعِبًا ۲۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا

۳۔ تَدُوْرُ الْاَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ ۴۔ يَثِبُ النَّمِرُ وَ ثُوْبَ الْاَسَدِ

۵۔ يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَآءِ وَيُحَاسَبُ حِسَابَ الْاَغْنِيَآءِ

۲۔ مفعول لہ کی مثالیں:

۱۔ اِخْتَرْتُ الْخَلِيْلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهٖ وَاعْتِمَادًا عَلٰى عِفَّتِهٖ وَ احْتَرَمْتُهٗ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ

۲۔ يَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَآءً لِلرِّزْقِ وَ طَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ

۳۔ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں:

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا وَ دَعَا قَوْمَهٗ لَيْلًا وَ نَهَارًا فَمَا أَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوْا اسْتِكْبَارًا

۱۔ وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ وَالْحِذَآءَ تَحْتَهَا

۲۔ سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا وَ مِائَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَ أَلْفَ مِيْلٍ بِالطَّيَّارَةِ

۴۔ مفعول معہ کی مثالیں، ذیل کی مثالوں میں واو معیت ہی ہوسکتا ہے۔

سِرْتُ وَ طُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا، یعنی فجر طلوع ہوتے ہی میں چل پڑا) حَضَرَ خَالِدٌ وَ غُرُوْبَ الشَّمْسِ۔ سَارَ التِّلْمِيْذُ وَالْكِتَابَ، اِذْهَبْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ۔ ان مثالوں میں واوِ عطف کے معنی بن نہیں سکتے۔ کیونکہ سِرْتُ وَ طُلُوْعَ الْفَجْرِ میں واوِ عطف ہو تو معنی ہوں گے ''میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی'' یہ بے تکی بات ہو جائے گی۔

ذیل کی مثالوں میں واو معیت بھی ہوسکتا ہے اور واوِ عطف بھی۔

سَافَرَ خَالِدٌ وَ أَخَاهُ (یا أَخُوْهُ) حَضَرَ الْقَآئِدُ وَالْجُنْدَ (یا وَالْجُنْدُ)

نَجَحَتْ سُعَادُ وَ أُخْتَهَا (یا وَ أُخْتُهَا) جَآءَ السَّيِّدُ وَ خَادِمَهٗ (یا وَ خَادِمُهٗ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لیے ان میں واو عطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لیے ان میں مفعول معہ نہیں بن سکتا:

۱۔ تَعَانَقَ خَالِدٌ وَ أَخُوْهُ ۲۔ تَخَاصَمَ أَحْمَدُ وَ حَسَنٌ

۳۔ اِشْتَرَكَ فِی التِّجَارَةِ نَجِیْبٌ وَ مُحَمَّدٌ

۵۔ حال کی مثالیں:

۱۔ عَادَ الْجَیْشُ ظَافِرًا ۲۔ لَا تَشْرَبِ الْمَآءَ كَدِرًا

۳۔ أَقْبَلَ الْمَظْلُوْمُ بَاكِیًا ۴۔ إِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صَغِیْرًا سَادَ كَبِیْرًا

۵۔ قَابَلْتُ الْقَاضِیَ رَاكِبَیْنِ ۶۔ رَجَعَ مُوْسٰی إِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا

۷۔ لَا تَحْكُمْ وَ أَنْتَ غَضْبَانُ

۶۔ اَلْمُسْتَثْنٰی بہ "إِلَّا" کی مثالیں۔

ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے "کلامِ تام مثبت" کہتے ہیں، اس میں مستثنیٰ کا نصب متعین ہے۔

۱۔ لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ إِلَّا الْمَوتَ ۲۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِیْلًا

۳۔ أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً ۴۔ فَرَّ اللُّصُوْصُ إِلَّا وَاحِدًا

کلام تام منفی، اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی:

۱۔ لَمْ یَرْبَحْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا إِلَّا الْمُجْتَهِدُ)

۲۔ لَمْ یَسْمَعُوا النُّصْحَ إِلَّا بَعْضَهم (یا إِلَّا بَعْضُهُم)

۳۔ لَمْ یُقْطَعِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةٌ)

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے۔ ان میں مستثنیٰ کا اعراب مواقع کے مطابق ہوگا اس میں إِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

۱۔ مَا حَضَرَ فِی الْمَدْرَسَةِ إِلَّا تِلْمِیْذٌ ۲۔ لَمْ یَرْبَحْ إِلَّا الْمُجْتَهِدُ

۳۔ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا الْأَخْیَارَ ۴۔ لَا یَقَعُ فِی السُّوْءِ إِلَّا فَاعِلُهٗ

۵۔ لَمْ یُقْطَعْ إِلَّا شَجَرَةٌ

۷۔ تمیز کی مثالیں۔

تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز:

عِنْدِیْ مَنٌّ سَمْنًا وَ رِطْلَیْنِ عَسَلًا وَ صَاعٌ قَمْحًا وَ ذِرَاعٌ حَرِیْرًا۔

عدد کی تمیز:

عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ شَاۃً وَ خَمْسَۃَ عَشَرَ دَجَاجَۃً وَ ثَلَاثُوْنَ دِیْنَارًا

جملوں کی تمیز:

۱۔ طَابَ الْمَکَانُ ھَوَآءً ۲۔ حَسُنَ الْغُلَامُ کَلَامًا

۳۔ اَلذَّھَبُ أَکْثَرُ مِنَ الْفِضَّۃِ وَزْنًا وَ قِیْمَۃً ٤۔ اَلْأَنْبِیَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ کَلَامًا۔

۸۔ منادی کی مثالیں (منادی مضاف کی مثالیں)

۱۔ یَا عَبْدَ اللّٰہِ! لَا تَعْبُدْ غَیْرَ اللّٰہِ ۲۔ یَا سَیِّدَ! الْقَوْمِ کُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ

۳۔رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

٤۔رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ

منادی مشابہ بالمضاف کی مثالیں:

۱۔یَا سَامِعًا دُعَآءَ الْمَظْلُوْمِ ۲۔ یَا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ

۳۔ یَا رَءُ وْفًا بِالْعِبَادِ

منادی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں:

۱۔ یَا مُغْتَرًّا! دَعِ الْغُرُوْرَ ۲۔ یَا مُجْتَھِدًا! أَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ

۳۔ یَا مُؤْمِنًا! لَا تَعْتَمِدْ عَلٰی غَیْرِ اللّٰہِ

منادیٰ نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے۔

۱۔ قُمْ یَاوَلَدُ ۲۔یَا أُسْتَاذُ! عَلِّمْنِیْ

۳۔یَا صِبْیَانُ! اجْلِسُوْا ٤۔لَا تَخَافُوْا غَیْرَ اللّٰہِ ، یٰٓاَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

منادی علم مفرد کی مثالیں

یَا مُحَمَّدُ۔ یَا أَحْمَدُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

۹۔ لا لِنفی الجنس کی مثالیں:

۱۔ لَا نِعْمَۃَ أَعْظَمُ مِنَ الْإِیْمَانِ ۲۔لَا شَفِیْعَ أَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَۃِ

۳۔ لَا أَنِیْسَ أَحْسَنُ مِنَ الْکِتَابِ وَ لَا کِتَابَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ

٤۔لَا نَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ ٥۔ لَا قَبِیْحًا فِعْلُہٗ مَحْمُوْدٌ۔

تنبیہ ۱۱: مفعول بہ، اسم إِنَّ اور خبر کَانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لیے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔ أَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

تَأْدِیْبًا	وَلَدِیْ	أَدَّبْتُ
مفعول مطلق	مضاف مضاف الیہ مفعول بہ	فعل بافاعل،

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لیے مارا)

تَأْدِیْبًا	وَلَدِیْ	ضَرَبْتُ
مفعول لہ	مرکب اضافی مفعول بہ	فعل بافاعل،

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۲: لفظ تَأْدِیْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ (۴، اور ۵) میں دیکھو۔

۳۔ مَکَثْتُ فِیْ مَکَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَکَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے۔

(فِیْ) حرف جر

(مَکَّةَ) مجرور، غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جری میں اس پر فتحہ آیا ہے، (دیکھو درس ۱۰۔۷)

جار مجرور متعلق ہے فعل سے۔

(شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیہ، یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔

فعل، فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴۔ سِرْ وَالشَّارِعِ الْجَدِیْدَ. (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے

اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(وَ) حرف معیت ہے۔

(اَلشَّارِعَ الْجَدِيْدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معہ ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اسے انشائیہ کہتے ہیں۔

۵۔ عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا (لشکر فتح مندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (اَلْجَيْشُ) فاعل ہے ذوالحال

(ظَافِرًا) حال ہے فاعل کا۔ اس لیے منصوب ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبِ) فعل بافاعل (اَلْمَاءَ) مفعول بہ ہے اور ذوالحال ہے۔

(كَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لیے منصوب ہے۔

فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۷۔ لَا تَحْكُمْ وَ أَنْتَ غَضْبَانُ۔ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْكُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے،
یہی فاعل ذوالحال ہے۔

(وَ) یہ واؤ حالیہ کہلاتا ہے (أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدأ ہے۔
محلاً مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے، مگر غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدأ
اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا، یہ جملہ اسی لیے محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔ فعل فاعل اور
حال مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸۔ اِشْتَرَيْنَا عِشْرِيْنَ كِتَابًا۔ (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اِشْتَرَيْنَا) فعل متعدی بافاعل

(عِشْرِيْنَ) اسم عدد، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ اس کا نصب یْنَ سے آیا ہے (دیکھو
درس ۱۰۔۵) یہ عدد ممیّز ہے۔

(كِتَابًا) تمیز یا ممیّز ہے اس لیے منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹۔ يَا عَبْدَ الْكَرِيمِ اِقْرَأْهٰذَا الْكِتَابَ (اے عبد الکریم یہ کتاب پڑھو)

(يَا) حرف ندا (عَبْدَ) منادیٰ مضاف ہے اس لیے منصوب ہے۔

(الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے۔

(اِقْرَأْ) فعل امر حاضر مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے، مرفوع المحل ہے۔

(هٰذَا) اسم اشارہ مبنی ہے، محلاً منصوب ہے، کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے۔

(الْكِتَابَ) مشارٌ الیہ وہ بھی منصوب ہے، کیونکہ اسم اشارہ اور مشارہ الیہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل ومفعول کے ساتھ مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا، ندا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے۔)

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:

لَا شَيْءَ أَعَزُّ عِنْدَ الْعَاقِلِ مِنْ وَطَنِهِ الَّذِيْ تَرَبّٰى صَغِيْرًا فَوْقَ أَرْضِهٖ وَ تَحْتَ سَمَآئِهٖ وَانْتَفَعَ زَمَنًا بِنَبَاتِهٖ وَ حَيَوَانِهٖ، وَ عَاشَ فِيْهِ أُنسًا وَ أَهْلَهٗ وَ عَشِيْرَتَهٗ، لَمْ يَأْلِفْ إِلَّا مَعَاهِدَهٗ، وَ لَمْ يَرِدْ إِلَّا مَوَارِدَهٗ، نَظَرَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ شَكْلِهٖ، فَصَادَفَ حُبُّهٗ قَلْبًا خَالِيًا فَتَمَكَّنَ مِنْهُ، وَ لَا يَعِيْشُ الْإِنْسَانُ عَيْشًا رَغَدًا، وَ لَا يَسْعَدُ سَعَادَةً تَامَّةً إِلَّا إِذَا أَصْبَحَ أهل بلاده عارفين لحقوقهم وواجبَاتِهِم، و أمسى العلم بينهم أرفعَ الأشياء قيمةً و أعزَّها مطلوباً۔ فيا طالِبَ الشَّرَفِ! أَحْبِبْ وَطَنَكَ حُبًّا وَصُنْهُ صَوْنًا رِعَايَةً لِحَقِّهٖ، فَإِنَّ حُبَّ الْوَطَنِ مِن حميد الخصال، بل كما قيل: حبّ الوطن من الإيمان

مشق نمبر ۶۲

مِنَ الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو:

۱۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

۲۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا

۳۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

۴۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

۵۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

۶۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا

۷۔قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۸۔ وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ

۹۔اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ

۱۰۔وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

۱۱۔ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ عَدْوًا

۱۲۔ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

۱۳۔اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا

۱۴۔ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِo وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ o رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ

۱۵۔وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًاo مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا

۱۶۔ وَ لَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا

۱۷۔اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ۱۸۔فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

۱۹۔وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً ۲۰۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

۲۱۔كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

۲۲۔كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌo اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ o

۲۳۔وَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۲۴۔مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ

۲۵۔ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

۲۶۔اِنْ هِىَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

۲۷۔لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۲۸۔لَا خَيْرَ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ

۲۹۔فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ

۳۰۔لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۳۱۔ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ

۳۲۔يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

۳۳۔يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً

۳۴۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ

۳۵۔رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ۳۶۔رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

۳۷۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

۳۸۔ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا

۳۹۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ

مشق نمبر ۶۳

مَكْتُوْبٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى عَمِّهٖ

عَمِّیْ الْمُحْتَرَمْ!

السَّلَامُ عليك ورحمة الله و بركاته

بَعْدَ إِهْدَآءِ تحيّة السلام مع الإكرام أُبْدِیْ لحضرتك ما يطمئنّ به قلبك، وأبَشِّرك بِشارَةً يسرّك و يسرّ وَالِدَیّ المعظّمين (أدامكم الله مسرورين) وهی أنّی بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ كَرَمِه أتممت الجزء الثالث من كتاب «تسهيل الأدب فی لسان العرب» فأحمد اللّٰهَ حَمدًا كثيرا وأشكرهٗ شكرًا جميلًا على ما مَنَّ عَلَیَّ بِالعِلْمِ وَالفَهْمِ۔

يَا عَمِّ(=يَا عَمِّیْ) ! إِنِّی مَا نَسِيْتُ وَ لَنْ أَنْسٰى ذلك الوقت حِيْنَ دَخَلْتُ المدرسَةَ طلَبًا لِلعِلْمِ وَرَغبةً فی العلوم العربية، وكنت جاهلا مطلقا عن اللسان العربی، و كان حدثنی بعض الطّلاب أنّ العربیّ أَصْعَبُ اللسان تعلُّمًا وَ تعليمًا، فلمّا أتيتَ بِی عند المدير وَأَوْقَفْتَنِیْ أمامَهٗ، دُهِشْتُ دَهْشَةً وَقُمْتُ مُتَحَيِّرًا متوحِّشًا فِیْ بَدْءِ الْأَمْرِ ، وَ كَادَ قلبی يَنْصَرِفُ عن المدرسة جُبْنًا و خوفًا حَيْثُ لَا صَدِيْقَ لِیْ وَ لَا أَنِيْسَ۔ فَعَرَفْتَ يَا عَمِّیْ الشَّفُوْقُ ! مِنْ بَشَرَتِیْ حَدِيْثَ الْقَلْبِ وَ تَوَجَّهْتَ إِلَیَّ تَوَجُّهَ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ ، وَتَحدَّثْتَنِی بِاللُّطْفِ تَسْلِيَةً لِقَلْبِیْ وَ دفعًا لِخَوفِیْ ۔ فَتشجّع بِكَلَامِكَ جَآنْشِیْ وَانْدَفَعَ تَحيُّرِیْ وَوَحْشَتِیْ۔ وَ بعد ذلك لاطَفَ بِیَ الْمَدِيْرُ مُلَاطَفَةَ الْوَالِدِ وَ أَزَالَ عَنْ قَلْبِی الرَّوْعَ، فَصَمَمْتُ عَزمِیْ عَلٰى تَحْصِيْلِ الْعَرَبِی ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكُّلًا عَلَيْهِ، و بَدَأْتُ الجزء الأوّل من الكتاب المشارِ إِلَيْهِ ، فبعدَ قَلِيْلٍ امتلاءُ صَدْرِیْ فَرَحًا وَ شوْقًا حَيْثُ عَلِمْتُ أَنَّ تَعَلُّمَ الْعَرَبِیْ لَيْسَ صَعْبًا كَمَا يَظُنّ بَعْضُ

الطُّلَّاب۔ وَ أَقْبَلْتُ عَلٰی حِفْظِ الدّروس إقبالَ الظَّمْاٰن عَلَى الْمَآءِ، وَ بَذَلْتُ كُلَّ جَهْدِىْ فِىْ تحصِيْل الْعِلْمِ صَبَاحًا وَ مَسَآءً۔ لِأَنِّىْ أَتَذَكَّرُ دَآئِمًا يَا سَيِّدِىْ نَصَآئِحَكَ الثَّمِيْنَةَ الَّتِىْ تَلَقَّيْتُهَا مِنْكَ حِينَ وَ دَّعْتَنِى فِىْ الْمَدْرَسَةِ و منها قَوْلُكَ: « لَا ينال المجدَ إلّا المجتهدُ وَ لَا يخِيْبُ إلَّا الْغَافِلُ الْكَسْلَانُ»

فَبِفضلِ اللّٰهِ قَرأتُ الجزءَ الأوّل بِثَلاثة أشهر و هكذا الجزءَ الثانى۔ أَمَّاالجزء الثالثَ فَقَرأْتُهُ فِى خَمسة أشهر ،لأنّهٗ مضاعَفٌ فِى الحَجْمِ (يَا حَجْمًا) من الأوّل والثانى۔ فأتممت ثلاثةَ أَجْزَآءٍ فِىْ مُدَّةِ أَحَدَ عَشَرَ سشَهْرًا، وَ لَمْ أَشْعُرْ بِكُلْفَةٍ وَ لَا صُعُوْبَةٍ۔

وَالآنَ يَا سَيِّدِىْ قَلْبِىْ مَلْاٰنُ فَرَحًا وَ سُرُوْرًا وَ شُكرًا، لِأَنِّى لَمَّا أَقْرَأُ الْقُراٰن أفهم أكثَرَمعانيه و لا يصعبُ عليّ فهمُ مطالبه إلا قَلِيْلًا۔ وَ أرجو من الله تعالىٰ أَنِّى أَكُوْنَ أَفْهَمُ كُلَّهٗ إِذَا قرأت الجزء الرابع تماماً۔ فاللّٰهِ الحمد أوّلًا وآخِرًا۔

هٰذا ! وَلَا بَرِحَ سَيِّدِى الْعَمُّ فِىْ خَيرٍ وعافِيَةٍ مع سائر أهل بيتنه الأماجد و أُهْدِىْ إِلٰى وَالِدَىَّ الْمُكَرَّمِيْنَ وَ إِلٰى جَمِيعِ إِخْوَاتِىْ وَ أَخَوَاتِىْ سَلَامًا مَحْفُوْفًا بِأَشْوَاقِى إِلِىٰ مُشَاهَدَتِكُمْ أَجْمَعِيْنَ۔

دمتَ سَالَمًا لِابن أخيك

رَشِيْد۔ دهلى

يوم الجمعة ، الحادى والعشرون

من شهر ذى الحجة الحرام ١٣٦٢

حل شدہ مشقیں عربی کا معلّم (حصہ سوم)

الدّرس الثامن والعشرون

مشق نمبر ۲۸۔عربی سے اُردو

تنبیه: عربی کی واحد مخاطب کی ضمیر کی جگہ اُردو میں جمع مخاطب کی ضمیر (تم) لگا سکتے ہیں أنتَ کے معنی ''تُو'' بھی کر سکتے ہیں اور ''تم'' بھی۔

۱۔حسین! کیا تم سگریٹ کی عادت رکھتے ہو؟	میں اس کا عادی تھا، لیکن ایک مہینہ سے چھوڑ دیا ہے۔
۲۔بہت اچھا کیا! چائے کی عادت کرو، کافی کی عادت کرو، لیکن سگریٹ کی عادت مت کرو۔	ہاں! مجھے ڈاکٹر نے کہا: سگریٹ نقصان والی چیز ہے، پھیپھڑے اور آنکھ پر اس کا اثر پڑتا ہے۔
۳۔خدا کی قسم! تم ایک عاقل آدمی ہو کیوں کہ تم اپنی عادت کی چیزوں پر ڈاکٹر کے قول کو ترجیح دیتے ہو۔	بھائی! میرے نزدیک بہتر تو یہ ہے کہ ہم بلا ضرورت چائے اور کافی کی بھی عادت نہ کریں۔
۴۔تمہارے والد دہلی سے کب آئیں گے؟	اگر اللہ نے چاہا کل ان کے آنے کی اُمید ہے
۵۔کیا تم نے دہلی میں اسلامی کانفرنس میں مولانا ابوالکلام کی تقریر سنی؟	جی ہاں! ہم نے سنی، واقعی وہ بہت ہی مؤثر تھی۔اس سے تمام حاضرین متاثر ہو گئے۔
۶۔کیا تم نے یہ مکان کرایہ سے لیا ہے؟	میں اس کو کرایہ سے لینے میں غور کر رہا ہوں۔
۷۔کیا تم اس امانت دار مزدور کو نوکر رکھتے ہو؟ کیوں کہ جس کسی کو تم نوکر رکھو اُن میں بہترین وہ ہے جو قوی اور امین ہو۔	ہاں! ہم اسے بڑی خوشی سے نوکر رکھیں گے کیوں کہ ہمیں ایک قوی اور امین مزدور کی ضرورت ہے۔
۸۔اے علی! اپنے لڑکے کو حکم دو [کہو] کہ کتاب لے اور میرے سامنے پڑھے	اے لڑکے! اپنی کتاب لے اور اُستاذ کے سامنے پڑھ۔

۹۔ میری بہن! اپنی لڑکیوں کو نماز کا حکم کر کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات برس [کی عمر] کو پہنچے تو نماز کا حکم کرو۔	ہاں بھائی! حضرت رسول کریم ﷺ کے حکم کی اتباع کرنے کے لیے میں انھیں نماز کا حکم کروں گی۔
۱۰۔ کیا تم نے اس گھر کو مسجد بنا لیا؟	ہاں! ہم اسے مسجد اور مدرسہ بنالیں گے۔
۱۱۔ اس بزرگ سے پوچھ: کیا آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ سے کچھ مسائل دریافت کریں؟	لڑکو! جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اور اللہ کی آیتوں کو تمسخر اور کھیل نہ بناؤ۔
۱۲۔ ہم اللہ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضرت آپ خفا نہ ہوں۔ ہم آپ کی خدمت میں اس لیے آئے ہیں کہ اللہ نے آپ کو علم میں ہم پر فوقیت عطاء فرمائی ہے۔	[اچھا] تو پوچھو! اور جس بات کا تمھیں علم ہو جائے اس پر عمل کرو، اور قرآن کو اپنے تمام معاملات میں امام [رہ نما] بنالو۔
۱۳۔ ہمارے بزرگوار! کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے کہ ہم کھائیں؟ کیوں کہ ہم دور کی مسافت سے آئے ہیں۔	لڑکو! وہ ٹوکری لے لو اور میوہ جات میں سے جو چاہو کھالو اور اللہ نے جو کچھ تمھیں دیا اس پر اس کا شکر کرو۔
۱۴۔ ہم اللہ کی حمد وثناء کرتے ہیں اور آپ کی عنایات پر آپ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں، لیکن حضرت اس میں نہ روٹی ہے نہ گوشت۔	نکلو اے شریرو! تم بھوکے نہیں ہو۔ کیا تم نے مجھے کھلونا [مذاق] بنالیا ہے۔
۱۵۔ معاف کریے! چچا ہم پر گرفت نہ کریے، ہاں دیکھیے ہم انجیر اور کھجور کھا لیتے ہیں۔	[اچھا] تو تمھیں جو پسند ہے کھالو۔ تمھیں خوشگوار اور مبارک ہو [تمھیں رچے پچے]
۱۶۔ اللہ آپ کو بھی خوش گوار اور مبارک کرے، جناب کیا آپ ہمیں اجازت دیں گے کہ یہ ٹوکری اپنے ساتھ لے جائیں تا کہ راستے میں کھائیں	واللہ، تم شیاطین ہو! تم اس لیے نہیں آئے ہو کہ مسائل دریافت کرو [تم مسائل پوچھنے کے لیے نہیں آئے ہو] تم تو صرف کھانے اور مذاق اُڑانے کے لیے آئے ہو۔

۱۷۔ حضرت بزرگ وار! ہم نے آپ کی خدمت میں جو کچھ خلاف ادب و احترام کیا ہے اس کی معافی مانگتے ہیں اور آج ہم جانے کی اجازت چاہتے ہیں، کیوں کہ آج آپ کو غضب آلود دیکھ رہے ہیں۔	[خیر] اللہ تمھیں بخش دے! اگر تمھیں مسائل سمجھنے کی ضرورت ہو تو جب چاہو واپس آجاؤ۔ والسلام

مِنَ الْقُرْآن

۱۔ اور اپنے اہل [وعیال] کو نماز کا حکم کر۔

۲۔ اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔

۳۔ درگزر اختیار کر اور پسندیدہ باتوں کا حکم کر اور جاہلوں سے منہ پھیر لے۔

۴۔ کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ نہ کرو۔

۵۔ تو اس [جنت میں] سے تم دونوں: آدم وحوا] جہاں کہیں چاہو بافراغت کھاؤ۔

۶۔ [لوگو!] ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے رہنے [عبادت کرنے] کی جگہ کو تم بھی نماز کی جگہ بنالو۔

۷۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو [اے ایمان والو!] میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔

۸۔ پس علم والوں سے پوچھ لیا کرو، اگر تم نہیں جانتے۔

۹۔ پھر اس روز نعمتوں کی بابت تم ضرور پوچھے جاؤ گے۔

۱۰۔ اور وہ اپنے آپ پر [دوسرے حاجت مندوں کو] مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود انھیں حاجت ہو۔

۱۱۔ تم جس کسی کو نوکر رکھو بے شک ان میں بہترین وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔ [بے شک بہترین نوکر وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو]

۱۲۔ کیا تم نے اس [آگ] کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم [اس کے] پیدا کرنے والے ہیں؟

۱۳۔ جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو انھیں چاہیے کہ [گھر میں داخل ہوتے وقت] وہ اسی طرح اجازت مانگ لیا کریں جس طرح اُن سے پیشتر کے لوگ اجازت طلب کیا کرتے رہے۔

۱۴۔ اس نے [پیغمبر کی بی بی نے] کہا: آپ کو اس کی خبر کس نے دی؟ فرمایا: مجھے بڑے علم والے اور بڑے باخبر [خدا] نے خبر دی۔

اُردو سے عربی

١۔يَا حَامِدُ هَل تَالِفُ السِّيجَارَةَ؟	أَنَا كُنْتُ آلِفُهَا ، لٰكِن تَرَكْتُهَا مُنْذُ مَنَعَنِي الدُّكْتُورُ
٢۔أَحْسَنْتَ ! السِّيجَارَة تَضُرّ الرِّئَةَ وَالعَيْنَ	نَعَمْ، يَا سَيِّدِيْ لِهٰذَا لَا أَشْرَبُ السِّيجَارَة
٣۔هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّار؟	نَعَم! اِسْتَأْجَرْتُ هٰذِهِ الدَّار
٤۔هَلْ اسْتَأْجَرْتَ هٰذَا الرَّجُلَ؟	لَا! مَا اسْتَأْجَرْتُهُ
٥۔يَا أُخْتِيْ! مُرِيْ بِنْتَكِ أَنْ تَقْرَأَ كِتَابَهَا أَمَامِيْ	فَاطِمَةُ! خُذِي الْكِتَابَ وَاقْرَئِيْ أَمَامَ خَالِكِ
٦۔يَا أَوْلَادُ! خُذُوْا كُتُبَكُمْ وَاقْرَؤُوْا	نَعَمْ، يَا سَيِّدَنَا ! الْآنَ نَأْخُذُ كُتُبَنَا
٧۔يَا سَيِّدَةُ ! مُرِيْ أَوْلَادَكِ وَ بَنَاتِكِ بِالصَّلَاةِ	نَعَمْ ، يَا أُخِيْ ! لَآمُرَنَّهُمْ بِالصَّلَاةِ
٨۔ سَلُوْا هٰذَا الْوَلَدَ: مَا اسْمُكَ وَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟	إِخْوَانِيْ! اسْمِيْ سَلِيْمٌ، وَ أَنَا مِنْ لَاهَوْر
٩۔ يَا بِنْتُ! خُذِيْ تِلْكَ السَّلَّةَ وَ كُلِيْ مِنْهَا مَا تُحِبِّيْنَ	أَشْكُرُكَ يَا عَمِّيْ
١٠۔هَلِ اتَّخَذُوْا هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ! هُمُ اتَّخَذُوْا هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا
١١۔فَاتَّخِذُوْا بَيْتَكُمْ مَدْرَسَةً	طَيِّبٌ! نَتَّخِذُ بَيْتَنَا مَدْرَسَةً

الدرس التاسع و العشرون

مشق نمبر ۲۹۔ عربی سے اُردو

۱۔حامد! گھنٹی بجا دو، مدرسہ کا وقت قریب ہو چکا ہے	میرے اُستاذ! آپ کے آنے سے پیشتر گھنٹی بجائی جا چکی ہے۔
۲۔کس نے گھنٹی بجائی؟	جناب! میں نے بجائی۔
۳۔وقت سے پہلے کیسے بجائی؟	جناب! گھڑی پیچھے ہے[یا سست ہے]
۴۔کرسی کا پاؤں ہل رہا ہے، بڑھئی کو کہہ دو کہ کیل ٹھوک دے۔	اس کا خیال ہے کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔

۵۔ دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید خادمہ دروازہ کھٹکھٹا رہی ہے۔
۶۔ اے خادمہ! دوا کو اچھی طرح کوٹ لے۔	میرے آقا! دیکھ لیجیے دوا تو آٹے کی طرح خوب کوٹ لی گئی ہے۔
۷۔ لڑکو! کہاں بھاگے جا رہے ہو؟	ہم مدرسہ کو بھاگے جا رہے ہیں۔
۸۔ [اچھا] تو بھاگو اور دیر نہ کرو۔	یہی تو ہمارا مقصد ہے۔
۹۔ اے خلیل! اس کتاب کے اوراق گن ڈالو کتنے ہیں؟	میں نے اسے گن لیا ہے وہ تو پچاس ورق ہیں۔
۱۰۔ خلیل! تمھیں مدرسہ جانا اچھا لگتا ہے یا کھیل کے میدان میں جانا؟	واللہ! مجھے تو سیکھنے کے وقت سیکھنا اور کھیلنے کے وقت کھیلنا پسند ہے۔
۱۱۔ تمہارے بھائی کو پڑھنا پسند ہے یا کھیلنا؟	جناب! اسے پڑھنے کی نسبت کھیلنا زیادہ پسند ہے۔
۱۲۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم امتحان میں کامیاب ہو گئے ہو۔	اللہ کا شکر! میں کامیاب ہو گیا اور میں نے تو پہلے سے تیاری کر لی تھی۔
۱۳۔ سچ کہا جس نے کہا: ”جو کوشش کرے وہ [مقصد کو] پالے۔“	اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”انسان کے لیے کچھ نہیں مگر وہی جو اس نے کوشش کی۔“
۱۴۔ لیکن میں پوچھتا ہوں: کیا تم نے بڑے امتحان کی [یعنی] آخرت کے امتحان کی [بھی] تیاری کی ہے؟	الحمد للہ! اس کی [بھی] تیاری کر رہا ہوں اور میں اپنے پروردگار سے اس امتحان میں کامیاب ہونے کی بھی اُمید رکھتا ہوں۔
۱۵۔ خلیل! واللہ تمہاری بات نے مجھے خوش کر دیا۔	جناب! میں بھی آپ کی ملاقات سے مسرور ہو گیا۔
۱۶۔ سلیم! کیا میں تمھیں ایسا کام بتاؤں جو تمھیں دنیا و آخرت میں باعزت کر دے۔	براہِ کرم آپ مجھے وہ بتا دیجیے تاکہ آپ بھی اجر پائیں، کیوں کہ بھلائی کی بات بتانے والا ایسا ہی ہے جیسا اس کا کرنے والا۔

۱۷۔ اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا فرماں بردار اور اپنے ماں باپ کا خدمت گزار اور اللہ کی مخلوق کا خیر خواہ ہو جا [تو] اللہ کے پاس اور لوگوں کے پاس [نظر میں] عزت دار بن جائے گا۔	واللہ اے چچا! آپ نے ایک ایسا عمل بتلا دیا جو تمام بھلائیوں کا جامع ہے۔ پس آپ کو اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطاء فرمائے۔
۱۸۔ لیلیٰ! کیا تجھے ان دنوں میں [یعنی سردی اور ٹھنڈ کے دنوں میں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	حضرت! آپ نے کس طرح سمجھا کہ میں نے سردی محسوس نہیں کی؟
۱۹۔ میں تجھے گرمی کے لباس میں ملبوس دیکھ رہا ہوں۔	حضرت! مجھے اُون کا لباس شاق گزرتا ہے۔
۲۰۔ کوئی مضائقہ نہیں! سردی کے موسم میں اُون کا لباس پہنا کرتا کہ تجھے تپ اور زکام نہ چھولے [نہ ہو جائے]	بہت خوب جناب! آپ کی پاکیزہ عنایات سے میں ممنون اور مسرور ہوں۔
۲۱۔ کبھی کسی باغ پر تیرا گزر ہوتا ہے اور اس کے درختوں کو دیکھتی ہے اور اس کے پھولوں کی خوشبو لیتی ہے؟	ہاں! میں جمعہ کے روز باغ میں گئی تھی تو ایک خوبصورت درخت کو میں نے دیکھا۔ پس اس کی شاخوں کو میں نے ہلایا اور اس کے پھولوں کی خوشبو لی۔
۲۲۔ ڈالیوں کو مت ہلایا کر اور نہ پھلوں کا لالچ رکھ۔ کیوں کہ لالچ تجھے ذلیل کر دے گا۔	میرے استاد! آپ نے سچ فرمایا، میری اماں جان کہا کرتی تھیں: جس نے قناعت کی وہ عزیز ہوا اور جس نے لالچ کیا وہ ذلیل ہوا۔
۲۳۔ بھائیو! کیا تم نہیں جانتے ہو مصر والے ایک زمانے سے آزاد ہو چکے ہیں، تو ہندوستان والے کیوں نہیں آزاد ہوتے؟	ہندوستانی اپنے آپ کو کم طاقت اور کم درجہ سمجھتے تھے۔ مگر آج [اب] کچھ بیدار ہو گئے ہیں۔ اس لیے آج ان سے وہ توقع کی جا سکتی ہے جو کل نہیں کی جاتی تھی۔
۲۴۔ اب تو انگلستان کے بہت سے لیڈروں نے اعتراف کر لیا ہے کہ فتح پانے میں ہندوستان اپنی قیمتی امداد کی وجہ سے آزادی کا مستحق ہو گیا ہے۔	بے شک! اگر ہندوستان کے آدمی [سپاہی] نہ ہوتے اور ہندوستان کا اسباب نہ ہوتا تو انگلستان کے لیے افریقہ میں اٹلی میں اور ہند کے مشرق میں فتح کا دروازہ نہ کھلتا، [بلکہ] یورپ میں بھی نہ کھلتا۔

۲۵۔ اسی طرح اسلامی ممالک میں سے ہر ایک نے فتح پانے میں برطانیہ کی امداد کے لیے ہاتھ بڑھایا ہے۔	تم نے بالکل سچ کہا، پس برطانیہ کو لازم ہے کہ جن لوگوں نے کٹھن وقت میں اس کا ہاتھ بٹایا ان کو خوش کردے۔ کیوں کہ جو شخص احسان کرکے دوستوں کے دلوں پر قبضہ نہ کرے اسے دشمنوں پر فتح پانے سے مغرور نہ ہونا چاہیے [فتح کے فریب میں نہ آنا چاہیے]
۲۶۔ عقلائے برطانیہ سے ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتح کے فریب میں نہ آئیں گے اور ہندوستان کو اس کا حق دینے میں پس و پیش نہ کریں گے۔	جناب! میرا بھی ایسا ہی خیال ہے باوجود اس کے ہمیں ان کے وعدے کے دھوکے میں نہ رہنا چاہیے، کیوں کہ آزادی بخشی نہیں جاتی بلکہ قوت اور قابلیت کے ذریعے لی جاتی ہے [حاصل کی جاتی ہے]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ ہم تمھیں بہترین قصہ سناتے ہیں۔

۲۔ بیٹا! اپنے خواب کا قصہ اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔

۳۔ بے شک ہم نے قرآن کو آسان کردیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ [جو قرآن سے نصیحت لے]

۴۔ اور انھوں نے [یہود نے] کہا: ہمیں [دوزخ کی] آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر صرف چند روز۔

۵۔ اگر تجھے اللہ کسی ضرر سے چھولے [ضرر پہنچادے] تو اس کا کھولنے والا [دفع کرنے والا] کوئی نہیں بجز اُس کے، اور اگر وہ تجھے بھلائی کے ساتھ چھولے [بھلائی پہنچادے] تو وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۶۔ [اے پیغمبر ﷺ!] ایمان والوں کو کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

۷۔ [اے پیغمبر ﷺ!] ایمان والی عورتوں کو کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

۸۔ [اے پیغمبر ﷺ!] کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

۹۔ تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو، بے شک وہ [اللہ] دل والی چیزوں [باتوں] کو جانتا ہے۔

۱۰۔ اور اس [ابراہیم علیہ السلام] سے اس کی قوم نے حجت [مباحثہ] کیا، اس نے کہا: کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں حجت کرتے ہو؟

۱۱۔ [اے پیغمبر!] کہہ دو: موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تم سے ملاقات کرنے والی ہے، پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے [اللہ] کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمھیں ان اعمال کی خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

۱۲۔ [اے مریم!] کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، وہ تجھ پر تازہ کھجور گرا دے گا۔

۱۳۔ [اے اللہ!] تو عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

۱۴۔ [اے پیغمبر!] وہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے، تم اُن سے کہہ دو مجھ پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان مت رکھو، بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمھیں ایمان کا راستہ بتلا دیا۔

۱۵۔ اور [اے مسلمانو!] تم سے جہاں تک ہو سکے ان کے [مقابلے کے] لیے قوت اور گھوڑے تیار کر رکھو، اس سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر اور ان کے علاوہ دوسروں پر جنھیں تم نہیں جانتے، اللہ ان کو جانتا ہے، خوف طاری کر سکو گے۔

۱۶۔ اے ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ جب تمھیں کہا گیا اللہ کی راہ میں چل پڑو تو تم بوجھل ہو [کر بیٹھ] گئے، کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں [دنیا کی] ناچیز زندگی کو پسند کر لیا ہے؟

اُردو سے عربی

١ـمَتٰى دُقَّ جَرَسُ الْمَدْرَسَةِ؟	اَلْاٰنَ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ نِصْفِ سَاعَةٍ
٢ـمَنْ دَقَّهُ؟	لَعَلَّ الْحَامِدَ دَقَّهُ
٣ـدُقَّ الْمِسْمَارَ فِي قَآئِمَةِ الطَّاوِلَةِ	أَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ أَنَّهَا تَنْشَقُّ
٤ـأُنْظُرْ مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْحَامِدَ يَدُقُّ الْبَابَ
٥ـدُقَّ هٰذَا جَيِّدًا يَا وَلَدُ	نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ ! أَدُقُّهُ الْاٰنَ
٦ـإِلٰى أَيْنَ تَفْرِرْنَ يَا بَنَاتُ؟	دَعْنَا يَا سَيِّدَنَا ! نَحْنُ نَفِرُّ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
٧ـمَا دُقَّ الْجَرَسُ إِلَى الْاٰنَ	يَا سَيِّدُنَا! قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ
٨ـفَافْرِرْنَ وَ لَا تَتَأَخَّرْنَ	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا
٩ـأَلَمْ يَسُرُّكَ مَكْتُوْبُ أَبِيْكَ؟	بَلٰى وَاللّٰهِ ! لَقَدْ سُرِرْتُ جِدًّا

١٠۔هَلْ تَدُلُّنِيْ مِنْ فَضْلِكَ عَلٰى كِتَابٍ يَسْهَلُ لِيْ بِهٖ فَهْمُ الْعَرَبِيِّ	نَعَمْ! لَأَدُلَّنَّكَ عَلٰى كِتَابٍ يُمِدُّكَ عَلٰى فَهْمِ الْعَرَبِيِّ
١١۔أَلَا تُحِسُّ بِالْبَرْدِ يَا رَشِيْدُ؟	يَا سَيِّدِيْ! أَنَا أُحِسُّ بِالْبَرْدِ
١٢۔كَيْفَ شَقَقْتَ قَمِيْصَكَ يَا حَمِيْدُ؟	مَا شَقَقْتُهٗ يَا سَيِّدِيْ! بَلْ شَقَّهٗ ذٰلِكَ الْوَلَدُ الشِّرِّيْرُ
١٣۔هَلْ يَقُصُّ عَلَيْكُمْ أُسْتَاذُكُمُ الْقِصَصَ التَّارِيْخِيَّةَ؟	نَعَمْ! هُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا كُلَّ يَوْمٍ قِصَّةً تَارِيْخِيَّةً

الدرس الثلاثون

مشق نمبر ۳۰

۱۔احمد! تو نے انگوٹھی تول لی؟	نہیں جناب! بلکہ آج تولوں گا
۲۔اسے ابھی اس ترازو میں تول لے۔	میں نہیں جانتا کیسے تولا جاتا ہے۔ مجھے چھوڑ دیں مکان میں تول لوں گا [مجھے مکان میں تول لینے دیں]
۳۔ ایک پلڑے میں انگوٹھی رکھ اور دوسرے پلڑے میں وزن رکھ۔	اچھا! تو اسی طرح کرتا ہوں
۴۔انگوٹھی کا وزن کیا ہے؟	اس کا وزن صرف دو مثقال ہے۔
۵۔احمد سن لو! جب تم کسی کے لیے کوئی چیز تولو وزن میں کمی نہ کیا کرو۔	آپ نے بہت خوب فرمایا جناب! میں نے [بھی] قرآن میں پڑھا ہے سیدھی ڈنڈی کے ساتھ تولا کرو [بالکل صحیح تولا کرو]
۶۔چچا! کیا آپ مجھے اپنی یہ کتاب عطا فرمائیں گے؟ کیوں کہ مجھے وہ ایک مفید کتاب معلوم ہوتی ہے	میں تمھیں اپنی یہ کتاب دے دوں گا۔ اگر تم ہمارے ہاں ایک مہینہ ٹھہر جاؤ تاکہ میں تمھیں اس کے مطالب سمجھا دوں۔
۷۔ہاں چچا! میں آپ کے پاس ٹھہروں گا۔	تو میرے بیٹے یہ کتاب لو اور پڑھو۔
۸۔کیا اس کتاب کا سمجھنا میرے لیے آسان ہوگا؟	کوشش کرو اور اللہ پر اعتماد کرو اور اسی پر سونپ دو۔

۹۔ میرے دوست! مجھے کیا ہوا؟ ہے [کیا وجہ ہے] کہ میں نے تمھیں ایک مدت سے نہ دیکھا، کئی بات تمھیں تلاش کیا اور تمھیں نہ پایا	اے خلیل! میں مصر اور یورپ کے سفر کو چلا گیا تھا۔
۱۰۔ خوش آمدید! میرے دوست تم یہاں کب آئے؟	میں تو کل ہی بمبئی پہنچا ہوں۔
۱۱۔ تم نے جو عجائب [وغرائب] دیکھے ہیں کیا مجھ سے وہ بیان کرو گے؟	میں [اس وقت] کیسے بیان کروں، اور تم تو دکان جا رہے ہو۔
۱۲۔ کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ مغرب کے بعد سفر کے حالات سناؤ گے؟ تو میں تمہارے پاس آجاؤں۔	آج تو میں تم سے وعدہ نہیں کرتا کیوں کہ آج میں مصروف ہوں۔
۱۳۔ تو کیا میں نہ سمجھوں کہ تم ٹال رہے ہو؟	میرے بھائی! تم مایوس نہ ہو، کل میں ان شاء اللہ ضرور تمھیں [سفر کے] عجیب [وغریب] حالات سناؤں گا۔
۱۴۔ کیا تمھیں مصر اور لندن سے کوئی خط نہیں پہنچا؟	مجھے تمہاری طرف سے کوئی خط نہیں ملا نہ مصر سے نہ لندن سے۔
۱۵۔ خالد! کیا تم ہر روز صبح سویرے جاگ جاتے ہو؟	مجھے میسر نہیں ہوتا کہ صبح سویرے جاگ جاؤں [مجھے صبح سویرے جاگنا میسر نہیں ہوگا]
۱۶۔ تو آج تمھیں کس نے جگایا؟	آج میری ماں نے جگایا تو میں جاگ گیا
۱۷۔ مجھے چھوڑ دو [اجازت دو] میں تمھیں نماز کے وقت بیدار کر دیا کروں۔	یہ تمہاری مہربانی ہے، اگر تم مجھے بیدار کر دو گے تو تم ضرور مشکور ہو گے اور میں ضرور ممنون ہوں گا۔
۱۸۔ تم پر احسان نہیں کر رہا ہوں، بلکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اچھے کام میں اپنے بھائی کی مدد کرے۔	اللہ تمہاری نیکیاں زیادہ کرے۔ واللہ! آج میں نے تمھیں پہچانا کہ تم سچے مسلمان ہو۔
۱۹۔ اللہ تمہارا گمان سچ کر دکھائے اور مجھے اور تمھیں سے مسلمانوں میں سے بنالے۔	آمین! آمین [ایسا ہی کر ایسا ہی کر] اے مالک تمام جہانوں کے۔

مِنَ الْقُرْاٰن

۱۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جنا، نہ اُس کو کسی نے جنا [نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا]

۲۔ کوئی بوجھ اٹھانے والی [جان] دوسری [جان] کا بوجھ نہیں اٹھائے گی [قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا]

۳۔ ان کی ایذا رسانی چھوڑ دو [اس کی پروا نہ کرو] اور اللہ پر سونپ دو۔

۴۔ [زکریا علیہ السلام نے کہا] اے میرے رب! مجھے ایک وارث [لڑکا] عطا کر جو میرا وارث ہو اور یعقوب [علیہ السلام] کے خاندان کا وارث ہو۔

۵۔ نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے مالک! زمین پر کافروں میں سے ایک گھر دار والے کو بھی [زندہ] مت چھوڑ۔ اگر تو ان کو زندہ چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور بدکار ناشکرے کے سوا [اور کچھ] نہ جنیں گے [ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور سخت کافر ہوگی]

۶۔ اور ظاہری گناہ بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ بھی۔

۷۔ تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید مت ہونا، اللہ کی رحمت سے کافر قوم کے سوا کوئی بھی نا اُمید نہیں ہوتا۔

۸۔ بودے نہ بنو اور غم نہ کرو، اور تم ہی سب سے بلند [سب پر فوقیت رکھنے والے رہو گے بشرطیکہ تم ایمان والے ہو۔

خالی جگہ کو پُر کرو

۱۔ هَبْ ۲۔ سَلْ ۳۔ زِنْ

٤۔ زِنِيْ ۵۔ لَا تَتَّخِذْ ٦۔ مُرِّيْ

۷۔ سَامُرُّ ۸۔ اَدُلُّ ۹۔ دُلِّ

۱۰۔ ضَعُوْا ۱۱۔ تَفِرُّوْنَ ۱۲۔ لَا تَهُزُّوْا

۱۳۔ عُدِّيْ ۱٤۔ هَلْ يَسُرُّ ۱۵۔ يَسُرُّ

۱٦۔ تُحِبُّ ۱۷۔ أُحِبُّ ۱۸۔ ثِقْ ، تَوَكَّلْ

۱۹۔ وَ كُلَا، شِئْتُمَا

اُردو سے عربی

۱۔ هَلْ تَهَبُنِي يَا أَبَتِ سَاعَةً يَوْمَ الْعِيْدِ؟	لَأَهَبَنَّ لَكَ يَا بُنَيَّ! سَاعَةً مِنَ الْفِضَّةِ
۲۔ كَيْفَ تَجِدُ هٰذَا الْكِتَابَ يَا سَيِّدِيْ؟	نَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا

٣۔ هَلْ يُوْجَدُ هٰذَا الْكِتَابُ فِي الْمَكَاتِبِ؟	لَا! لَا يُوْجَدُ هٰذَا الْكِتَابُ فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فِي الْمَكَاتِبِ
٤۔ يَا أُخْتِيْ! هَلْ وَزَنْتِ سِوَارَكِ؟	نَعَمْ! وَزَنْتُ سِوَارِيْ فَوَجَدْتُهُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا
٥۔ زِنِي الْآنَ أَمَامِيْ ثَانِيًا	حَسَنٌ! أَزِنُهُ أَمَامَكَ
٦۔ هَلْ وَصَلَكُمْ كِتَابِيْ [مَكْتُوْبِيْ]	لَا! مَا وَصَلَنِيْ كِتَابُكَ
٧۔ أَتَقِفُوْنَ عِنْدَنَا فِيْ بَمْبَآئِي؟	نَعَمْ! نَقِفُ عِنْدَكُمْ شَهْرًا
٨۔ أَنَا كُنْتُ لَبِثْتُ فِي الْعَامِ الْمَاضِيْ عِنْدَكُمْ فِيْ دِهْلِيْ	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ
٩۔ أَتَصِفُ لَنَا أَحْوَالَ سَفَرِكَ يَا سَيِّدَنَا؟	نَعَمْ! أَصِفُ لَكُمْ أَحْوَالَ سَفَرِيْ بِالسُّرُوْرِ
١٠۔ أَيْنَ أَضَعُ كِتَابِيْ؟	ضَعْ كِتَابَكَ عَلَى الطَّاوِلَةِ
١١۔ دَعْنِيْ أَضَعُهُ فِي الصُّنْدُوْقِ	لَا بَأْسَ، أَضَعُ كِتَابَكَ فِي الصُّنْدُوْقِ
١٢۔ مَتٰى تَسْتَيْقِظُ صَبَاحًا؟	نَحْنُ نَسْتَيْقِظُ صَبَاحًا عِنْدَ [وَقْتِ] صَلَاةِ الْفَجْرِ
١٣۔ مَنْ أَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ مَا تَيَقَّظْتُ فَأَيْقَظَنِيْ وَالِدِيْ

الدرس الحادی و الثلاثون

مشق نمبر ۳۱۔ عربی سے اُردو

۱۔ تو یہاں کب آیا؟ ۔ ۲۔ میں دو گھنٹے سے آیا ہوں۔

۳۔ اپنے بھائی کو لا، کیوں کہ میں اس کو دیکھنے کا مشتاق ہوں۔

۴۔ ہم اسے کل لائے تھے اور [مگر] آپ کو ہم نے نہیں پایا۔

۵۔ احمد! کیا تو نے یہ کتاب دیکھی؟ ۔ ۶۔ نہیں! میں نے نہیں دیکھی، آج دیکھوں گا۔

۷۔ دیکھ اور پڑھ اور کل مجھے واپس کر دے۔ ۔ ۸۔ کیا تو نے اپنا سفید گھوڑا نہیں بیچوں گا۔

۱۰۔ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے حق بات کہوں؟

۱۱۔ کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ تو عنقریب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا؟

۱۲۔ تیرا سوال دہراتا کہ میں سمجھوں جو تو کہتا ہے۔ ۱۳۔ لوٹانے میں [دہرانے میں] فائدہ ہے۔
۱۴۔ آپ نے ہمیں بڑا فائدہ پہنچایا [آپ نے بڑی معلومات دیں]
۱۵۔ جس نے تگ ودو [دوڑ دھوپ] کی اُس نے حاصل کرلیا۔
۱۶۔ جس نے استخارہ کیا وہ شرمندہ نہیں ہوا [وہ شرمندہ نہیں ہوتا ہے]
۱۷۔ یہ ایک آلہ ہے جس سے حرارت کے درجے شمار کیے جاتے ہیں اور اسے مقیاس الحرارۃ [گرمی ناپنے کا آلہ] کہتے ہیں۔
۱۸۔ شروع رات میں سو جا اور شروع صبح میں بیدار ہو جا۔
۱۹۔ عصر کے بعد مت سو۔
۲۰۔ میرا ارادہ ہے کہ تمہارے اس شہر میں ایک سال کے قریب قیام کروں۔
۲۱۔ یہ شخص اخبار کا ایڈیٹر ہے۔
۲۲۔ میرے بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ ملک میں تمہارا غلبہ [تمہاری حکومت] ہو تو متحد ہو جاؤ اور تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کرو، اللہ تعالیٰ ضرور ہی تمہیں زمین میں خلیفہ [حاکم] بنا دے گا۔

باپ کی نصیحت اپنے لڑکے کو

۲۳۔ اے شریف لڑکے! اللہ پر ایمان لا، اور ثابت قدم رہ اور تمام حالات میں اس کی اطاعت کر اور اس کی راہ میں جو کچھ تجھ پر مصیبت آ جائے اس پر صبر کر اور اس سے مدد مانگا کر اچھے کاموں میں، اور اس کی پناہ لیا کر بُرے کاموں سے، اور قول اور عمل میں [بات اور کام میں] سچا رہ، اور اپنی زبان کی حفاظت کر، اگر تو اس کو بچائے گا تو وہ تجھے بچائے گی اور اگر تو اس سے خیانت کرے گا [اس کا بے جا استعمال کرے گا] تو وہ تجھ سے خیانت کرے گا [تیرے نقصان کا باعث ہو جائے گی] اور ہمیشہ نفع بخش علوم کی طرف مائل رہ اور جہالت اور سستی سے بیزار رہ تاکہ تو اپنی تمناؤں میں کامیاب ہو جائے اور بلندی [بلند درجوں] کو پالے، اللہ تعالیٰ اپنی فرماں برداری اور اپنے بندوں کی خدمت کے لیے تیری عمر دراز کرے۔

میں نے تجھے نصیحت کردی [میں نے تیری بھلائی کی باتیں سنا دیں] بشرطیکہ میری نصیحت قبول کر لے۔ اور جو چیزیں بیچی جاتی ہیں اور بخشی جاتی ہیں ان میں بہترین چیز نصیحت ہے۔

مِنَ الْقُرْاٰن

۱۔ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کرتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔

۲۔ ہم نے کہا: اے آگ! ابراہیم علیہ السلام پر سرد اور سلامتی ہو جا۔

۳۔ ان عورتوں نے کہا: حَاشَا لِلّٰہِ [خدا کی قسم] یہ تو کوئی بشر نہیں ہے۔

۴۔ اس نے کہا: کیا میں نے تجھے نہیں کہہ دیا کہ تو میرے ساتھ کبھی بھی صبر نہیں کر سکے گا [ضبط نہیں کر سکے گا]

۵۔ اور جب انھیں کہا گیا [کہا جاتا ہے]: زمین میں [ملک میں] فساد مت پھیلاؤ، انھوں نے کہا [وہ کہتے ہیں] ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

۶۔ انھوں نے کہا [ہم نے ایک جواب کو سنا جو اُن کا ذکر کرتا تھا، اُسے ابراہیم کہا جاتا ہے [اس کا نام ابراہیم ہے]

۷۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انھیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھ سکتے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا ہے۔

۹۔ بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۱۰۔ تم بھلائی ہرگز نہیں حاصل کر سکتے یہاں تک کہ اس [مال و دولت] میں سے [کچھ] خرچ کرو [اللہ کی راہ میں دو] جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

۱۱۔ نماز کو قائم رکھو [پابندی سے پڑھو] اور مشرکین میں شامل نہ ہو جاؤ۔

۱۲۔ اللہ کی فرماں برداری کرو اور رسول ﷺ کی اور ان لوگوں کی جو تم ہی میں سے صاحب حکومت ہوں فرماں برداری کرو۔

۱۳۔ اے ایمان والو! صبر [روزہ] اور نماز کی مدد لیا کرو [یعنی جب کوئی مصیبت آئے تو روزہ اور نماز کے ذریعے اسے دفع کرنے کی کوشش کرو۔

۱۴۔ [اے اللہ] ہم تجھ ہی کو پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

۱۵۔ مت ڈر! تو ہی سب سے برتر ہوگا۔

۱۶۔ بے شک جن لوگوں نے [سچائی کے ساتھ] کہہ دیا: ''ہمارا رب اللہ ہی ہے'' پھر اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔

اُردو سے عربی

١۔ إِنْ تَجِلْ تَنَلْ ٢۔هُوَ يَبِيْعُ كِتَابَهُ

٣۔ تِلْكَ الْإِبْنَةُ تُدَوِّرُ الْكُرَةَ ٤۔ أُرِيْدُ أَنْ تَقُوْلَ لِيَ الْحَقَّ

٥۔ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ : إِنَّهُ لَنْ يَجِيْءَ الْيَوْمَ ٦۔ هُوَ أَعَادَ سُؤَالَهُ لِأَفْهَمَ مَا يَقُوْلُ

٧۔ نَحْنُ نَخَافُ اللّٰهَ وَ لَا نَخَافُ غَيْرَ اللّٰهِ

٨۔ اَلْمُسْلِمُ لَا يَخَافُ الْمَوْتَ

٩۔ إِذَا قِيْلَ لَهُ : لَا تُفْسِدْ، قَالَ : إِنَّمَا أَنَا مُصْلِحٌ

١٠۔ نُرِيْدُ بِهِمُ الْيُسْرَ وَ هُمْ يُرِيْدُوْنَ بِنَا الْعُسْرَ

١١۔ اَجَاءَ كَ أَخِيْ؟ [يا أَكَانَ جَاءَ كَ أَخِيْ؟]

١٢۔ لَا ! مَا جَاءَ نِيْ أَخُوْكَ

١٣۔ صُوْنُوْا عِرْضَكُمْ وَ لَو [يا وَ إِنْ] ضَاعَ مَالُكُمْ

١٤۔ لَا تَبِعْ بَقَرَتَكَ هٰذِهِ، لِأَنَّ لَبَنَهَا يُفِيْدُكَ

١٥۔ يَا أَخَوَاتِيْ! إِنْ تُرِدْنَ[يا إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ] أَنْ يَكُوْنَ لِأَوْلَادِكُمْ سَلْطَةٌ عَلَى الْوَطَنِ فَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ

١٦۔ يَا أَيَّتُهَا الْمُؤْمِنٰتُ! اِسْتَعِنَّ بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

١٧۔ يَا أَيَّتُهَا الْبِنْتُ الْمُسْلِمَةُ ! لِمَ تَقُوْلِيْنَ مَا لَا تَفْعَلِيْنَ

١٨۔ لَا تُطِيْعُوْا الْجَاهِلِيْنَ

١٩۔ اِسْتَصْوَبْنَا الْعُلَمَاءَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَة

خالی جگہ کو پُر کرو

١۔ بِتْنَا ٢۔ لَا أَقُوْلُ

٣۔ تَشِيْعُ ٤۔ فَاسْتَخِرْ

٥۔ جَاءَ نِيْ ٦۔ قُمْتُ

٧۔ أَعَادَتْ ٨۔ بَاعَ

٩۔ دَوَّرَتْ ١٠۔ دُرْتُ

الدرس الثاني والثلاثون

مشق نمبر ۳۲۔ عربی سے اُردو

۱۔ رشید نے فضل کے باپ کو [یا ابوالفضل کو] بلایا تو وہ اس کے پاس آیا اور اسے سلام کیا تو اس [رشید] نے اسے ایک انگوٹھی دی جس کے نگینے میں ہیرا تھا۔

۲۔ میں نے استاذ کو کھانے کے لیے بلایا [دعوت دی] تو انھوں نے قبول نہ کیا۔

۳۔ حامد نے اپنی خدمت سے باپ کو راضی [خوش] کر دیا تو اس نے اس کے لیے دعائے خیر کی۔

۴۔ جعفر کی ماں اس سے راضی نہ تھی تو اس نے اسے بددعا دی۔

۵۔ ہاشم نے شیر کی طرف تیر پھینکا تو اسے وہ لگ گیا اور وہ اسی وقت مر گیا۔

۶۔ لڑکی! تو کیوں روتی ہے؟ [تجھ کس چیز نے رلایا]

۷۔ لڑکا مختلف جہاد میں پتھر پھینک رہا تھا کہ یکایک پتھر اس کے چھوٹے بھائی کو لگ گیا تو رونا بیٹھا۔

۸۔ اس کے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہا۔

۹۔ تو نے اپنے لیے کیا باقی رکھا؟

۱۰۔ اللہ نے مجھے جو مال دیا ہے وہ میرے لیے کافی ہے۔

۱۱۔ تمام معاملات اپنی حالت پر بدستور] رہ گئے ہیں۔

۱۲۔ یورپ میں مکانات [آبادیاں] آتشیں بموں سے مٹ گئے [نابود ہو گئے]

۱۳۔ ہم نے اس سے درگزر کیا [ہم نے اسے معاف کر دیا]

۱۴۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے۔

۱۵۔ اس سے درگزر کیا جائے۔

۱۶۔ ہمارے پاس تیرا بھائی آیا تو ہم نے ایک کتاب اور ایک قلم دان دیا۔

۱۷۔ وہ باغات نہر کے پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں۔

۱۸۔ کیا تو جانتا ہے اس مہینے کے کتنے دن گزر چکے ہیں؟

۱۹۔ جناب! میں [ٹھیک] نہیں جانتا، لیکن میرا خیال ہے کہ آج دسویں تاریخ ہے۔

۲۰۔ آج مجھے امیر کی طرف [امیر کے ہاں] بلایا گیا ہے۔

۲۱۔ اس کی لڑکی کا نام زینب رکھا گیا۔

۲۲۔ ہندوستان میں سب سے اچھی مسجد وہ جامع مسجد ہے جو دہلی میں شہنشاہ شاہ جہاں کے حکم سے بنائی گئی ہے، اور دنیا کے عجائبات میں سے وہ عمارت ہے جو آگرے میں "تاج محل" کے نام سے نام زد ہے، جسے شہنشاہ موصوف نے تعمیر کروایا تھا [اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے]

۲۳۔ ہمارے درمیان اس زبردست [خدا] نے جو تقسیم کردی ہے ہم اس پر راضی ہو گئے ہیں [یعنی] ہمارے لیے علم اور جاہلوں کے لیے مال [مخصوص کردیا] کیوں کہ مال تو عن قریب ہی فنا ہو جائے گا اور علم ہمیشہ باقی رہے گا۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ اور ان کے رب نے انھیں پاکیزہ شراب [شربت] پلا دیا [یا پلائے گا قیامت کے روز]

۲۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ [مرتبہ] اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا [اور اس کے احکام بجا لایا]

۳۔ اللہ کے بندوں میں صرف علم والے ہی اس کا خوف رکھتے ہیں۔

۴۔ ہم ان کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا [کافروں کے دلوں میں] رعب [اور تمہاری دھاک] ڈال دیں گے۔

۵۔ اور وہ [منافقین] جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے اور جب اپنے شیاطین [بھائیوں] سے تنہائی میں جمع ہوتے ہیں تو انھیں کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو [مسلمانوں کو] بناتے ہیں [مذاق کرتے ہیں]

۶۔ کوئی جان [کوئی شخص] نہیں جانتی کہ وہ کس زمین میں مرے گی۔

۷۔ [اے پیغمبر!] عن قریب تمھیں تمہارا رب [اپنی نعمتیں] عطا کرے گا تو تم خوش ہو جاؤ گے۔

۸۔ تو اللہ تمھیں ان کے [مقابلے] کے لیے کافی ہوگا [یا اللہ تمھیں ان کے شر سے بچائے گا اور وہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔

۹۔ اور [اے پیغمبر] تمہارے رب نے حکم سنا دیا ہے کہ پوجا [کسی کی] نہ کرو مگر اسی کی۔

۱۰۔ اور جس کو دانائی دی گئی تو بے شک اسے بہت سی بھلائی دے دی گئی [اسے بہت کچھ خیر و برکت

حاصل ہوگئی]

۱۱۔ جن لوگوں نے [دنیا کی] ناچیز زندگی آخرت [کی اعلیٰ زندگی] کے بدلے خرید لی ہے تو ان کے دُکھ میں [کبھی بھی] تخفیف نہیں کی جائے گی۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں خرید لی ہیں اس طور پر کہ ان کے لیے جنت کو مخصوص کردیا، [یعنی جنت کے عوض میں]

اُردو سے عربی

١۔ دَعَوْتُ الرَّشِيْدَ فَأَتَانِي وَ سَلَّمَ عَلَيَّ فَأَعطَيْتُه كِتَابًا

٢۔ نَحْنُ دَعَوْنَا رُفَقَاءَ إِلَى الطَّعَامِ فَأَجَابُوا دَعْوَتَنَا

٣۔ دَعَا لِيْ الشَّيْخُ

٤۔ مَا كَانَ أَبُوْ راضِياً عنه فدعا عليه

٥۔ رَمٰى حَامِدٌ بُنْدُقَةً إِلَى الذِّئْبِ فَأَصَابَتْهُ وَ مَاتَ۔

٦۔ يَا وَلَدُ! لِمَ تَبْكِيْ؟ مَنْ [يَامَا] أَبْكَاكَ؟

٧۔ مَا تُبْقِيْ لِأَخِيْكَ؟

٨۔ يَكْفِيْنَا مَا اَعْطَانَا اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ

٩۔ سُمِّيَ ابْنُهٗ مَحْمُوْدًا۔

١٠۔ بُنِيَتْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةُ بِأَمْرِ الْوَزِيْرِ

١١۔ تُسْقٰى مَزَارِعُنَا بِمَاءِ الْمَطَرِ

الدرس الثالث والثلاثون

مشق نمبر ۳۳۔ عربی سے اُردو

۱۔ آپ پر سلامتی! اللہ تمہاری شام خیر و عافیت سے کرے [تمہاری شام اچھی کرے]	اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں! اللہ تمہاری شام بھی اچھی کرے۔
۲۔ امید ہے کہ حامد تم نے چھٹی کے دن خوش گواری اور عافیت میں گزارے ہوں گے	میرے استاذ! الحمد للہ میں نے تعطیل کے ایام کو شملہ پر نہایت اچھی حالت میں گزارے۔
۳۔ کیا تم نے عصر پڑھ لی ہے؟	الحمد للہ! میں نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے۔
۴۔ کیا تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہو؟	جی ہاں! ہمیں ہمارے والد نماز پڑھاتے ہیں۔

۵۔تم اپنے بھائی کو بلا لاؤ۔	میں نے اسے بلایا تو اس نے کہا: میں تمہارے پیچھے ہی آتا ہوں
۶۔تمھیں یہ کتاب کس نے دی؟	وہ میرے دوست خالد نے مجھے دی ہے۔
۷۔تو تم نے اس کے عوض میں اسے کیا دیا؟	میں نے اسے کچھ نہیں دیا وہ معاوضہ قبول نہیں کرے گا۔
۸۔تو تمھیں چاہیے اسے اس کی سالگرہ کے دن تحفہ دے دو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحفہ تحائف بھیجا کرو تو تمہارے آپس میں محبت پیدا ہوگی''	جی ہاں! میں اسے کوئی چیز تحفہ دینا چاہتا ہوں جسے وہ پسند کرتا ہو اور جس سے وہ خوش ہو جائے۔
۹۔تم ہمارے ساتھ استاذ سید سعید ہاشمی کے گھر چلتے ہو؟	جی ہاں! میں بڑی خوشی کے ساتھ آپ کے ہمراہ چلوں گا، کیوں کہ میں حضرت ہاشمی کی ملاقات کا متمنی ہوں[آرزو رکھتا ہوں]
۱۰۔تو مغرب کی نماز جامع مسجد میں پڑھ لو اور نماز کے بعد میرے ہمراہ چلے چلو۔	بسر و چشم! وہ نماز پڑھوں گا۔
۱۱۔فواد! یہ چتلا گھوڑا کتنے میں خریدا؟	میں نے وہ ایک سو بیس روپے میں خریدا ہے۔
۱۲۔سستا ہے مہنگا نہیں ہے، مہربانی سے میرے لیے اس گھوڑے جیسا خرید لو۔	اچھا! کل ان شاء اللہ آپ کے لیے خرید لوں گا۔
۱۳۔لیکن میرے لیے چتلا نہ خریدنا مجھے مشکی (سیاہ) گھوڑا پسند ہے جس کی پیشانی میں سفیدی ہو۔	بہت خوب جناب! میں آپ کے لیے[ایسا ہی] خریدوں گا جیسا آپ پسند کرتے ہیں اور جس سے آپ خوش ہو جائیں۔
۱۴۔احمد! تو انگریزی کتنی سیکھے گا اور اس سے تو کیا چاہتا ہے؟	میری آرزو ہے کہ ایک ہوشیار ڈاکٹر بن جاؤں تاکہ بیماروں کی خدمت کروں۔

۱۵۔ کیا تو نے [یہ کہاوت] سنی ہے "ہر وہ چیز آدمی جس کی تمنا کرتا ہے پایا نہیں کرتا۔"	جی ہاں! میں نے سنا تو ہے لیکن میں ناامید نہیں ہوں اور نہ اس [کہاوت] کی پرواہ کرتا ہوں، میرا ارادہ ہے کہ کوشش کرتا رہوں یہاں تک کہ میں جس کی آرزو رکھتا ہوں وہ حاصل کرلوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کا اجر [ان کی محنت] ضائع نہیں کرتا۔
۱۶۔ بہت خوب [شاباش]! احمد تیری آرزو مبارک ہے، اللہ تیری کوشش کو مشکور [شکریہ اور معاوضہ کے قابل یعنی کامیاب] کرے اور تجھے تیری آرزو کی انتہا تک پہنچا دے۔	آمین! حضرت میرے لیے اپنے مخصوص اوقات میں ہمیشہ دعا کیا کریں، بے شک نیکوں کی دعا مقبول ہوا کرتی ہے۔

مِنَ الْقُرْآنِ

۱۔ [اے اللہ!] ہمیں سیدھی راہ پر چلا

۲۔ [اے پیغمبر!] اپنے پروردگار کے راستے کی جانب دانائی اور اچھائی نصیحت کے ذریعے [لوگوں کو] بلاؤ۔

۳۔ [لوگو!] اپنے مالک کو گڑگڑاتے ہوئے اور پوشیدہ طور پر پکارا کرو۔

۴۔ ان [کافروں] سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرا کرو اگر تم ایمان والے ہو۔

۵۔ جو کچھ رسول [ﷺ] تم کو دے دیں لے لیا کرو اور جس چیز سے روک دیں اس سے تم رک جاؤ۔

۶۔ اور اپنے ہاتھ کو ہلاکی کی طرف مت ڈالو۔

۷۔ اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑے سے دام مت لیا کرو [دنیا کی فانی چیزیں لے کر لوگوں کی مرضی کے مطابق آیتوں کے معنی میں توڑ موڑ نہ کیا کرو۔

۸۔ زمین میں اکڑتا ہوا نہ چلا کر۔

۹۔ اس [اللہ] نے فرمایا: اے موسیٰ! اس [لاٹھی] کو [زمین پر] ڈال دو، پھر جب اس نے اسے ڈال دیا تو ناگہاں وہ تو ایک دوڑتا ہوا سانپ تھا [لاٹھی سانپ بن گئی]

۱۰۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے منادی کی جائے [اذان دی جائے] تو اللہ کی یاد کی طرف دوڑ جایا کرو اور خرید و فروخت [بالکل] چھوڑ دیا کرو۔

۱۱۔ تو فیصلہ کردے جو کچھ تو فیصلہ کرنے والا ہے، تو تو صرف اس [دنیا کی] ناچیز زندگی کا فیصلہ کرے گا [اور کیا کرے گا]

۱۲۔ اللہ تجھے [ان کے شر سے بچانے کے لیے یا ان کے مقابلے کے لیے] کافی ہوگا اور وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۱۳۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو [اپنے بندے کی مدد کے لیے] کافی نہیں ہے؟

۱۴۔ میں نے سمجھ لیا تھا کہ ضرور میں اپنے [اعمال کے] حساب کے روبہ رو ہونے والا ہوں۔

۱۵۔ اے اطمینان والی جان [اے ایمان والی روح!] اپنے مالک کی طرف ایسی حالت میں لوٹ جا کہ تو خوش ہے اور تجھے خوش کردیا گیا ہے۔

اشعار

اے غیر کو سکھانے والے شخص! وہ تعلیم خود تیری ذات کے لیے کیوں نہیں؟ اپنے نفس سے ابتدا کر اور اسے اس کی سرکشی سے روک دے تو جب وہ [تیرا نفس] اُس سے رُک جائے گا تو تُو [ضرور] عقل مند آدمی ہے [عقل مند ہوگا] پھر اُس وقت تو جو کہتا ہے وہ سنا جائے گا اور تیری بات سے ہدایت لی جائے گی اور [جب ہی] وہ [تیری] تعلیم فائدہ بخش ہوگی۔

تنبیہ: یہ ابیات ابوالاسود دؤلی کے ہیں جن کی وفات ٦٥ ہجری میں ہوئی ہے۔ یہ بڑے شاعر تھے اور ایک طرح سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو کی تدوین کے لیے حضرت علیؓ نے انھیں چند اشارات دے دیے تھے جنھیں پیش نظر رکھ کر انھوں نے علم نحو کی بنا ڈالی۔ یہیں سے علم نحو کی ابتدا ہوتی ہے۔

ذیل کے جملے میں افعال کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

۱۔ اٰمَنُوا فعل ماضی از باب اَفْعَلَ، صیغہ جمع مذکر غائب، قسم مہموز دراصل أَءْمَنُوْا (دیکھو سبق ۲۷:) قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق دوسرا ہمزہ وجوباً الف سے بدل دیا گیا۔

۲۔ نُوْدِيَ فعل ماضی مجہول از باب فَاعَلَ، صیغہ واحد مذکر غائب، قسم ناقص یائی اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔

۳۔ اِسْعَوْا فعل امر حاضر از باب فَتَحَ، صیغہ جمع مذکر، قسم ناقص یائی، دراصل اِسْعَیُوا، قاعدہ تعلیل نمبر (٦) کے مطابق ی حذف ہوگئی۔ (دیکھو سبق ۲۷)

۴۔ ذَرُوْا فعل امر حاضر معروف، صیغہ جمع مذکر، از باب فَتَحَ، اس کا ماضی وَذَرَ مضارع یَذَرُ از قسم مثال واوی، دراصل اِوْذَرُوْا اس کا واؤ خلاف قیاس حذف کردیا گیا ہے۔ (دیکھو سبق ۳۰، تنبیہ ۱)

۵۔ تَعْلَمُوْنَ فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، از باب سَمِعَ، قسم صحیح، صحیح میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

الدرس الرابع والثلاثون

مشق نمبر ۳۴

۱۔ اپنا منہ بچا تاکہ تیری پیٹھ نہ ماری جائے [تیری پیٹھ پر مار نہ پڑے]

۲۔ اللہ سے شرما۔

۳۔ لڑکو! تم شرماتے کیوں نہیں؟

۴۔ تو اپنی بان کو جھوٹ اور گالی سے کیوں نہیں بچاتا؟

۵۔ اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ۔

٦۔ ہارون رشید نے مصر پر ایک حبشی غلام کو والی [گورنر] بنادیا تھا۔

۷۔ میں نے ایسی لڑکی کبھی نہیں دیکھی۔

۸۔ مجھے کیا ہوا ہے [کیا وجہ] کہ میں تجھے آزردہ دیکھ رہا ہوں؟

۹۔ کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں تمہاری طرف آرہا ہوں؟

۱۰۔ اے فاضل [بڑے عالم] اس مسئلہ میں آپ کی رائے ہے؟

۱۱۔ میں سمجھتا ہوں تمہاری رائے درست ہے۔

۱۲۔ مجھے تیری کتاب بتا۔

۱۳۔ اللہ کی بندگی اس طرح کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، کیوں کہ اگر تو اسے نہیں دیکھتا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

۱۴۔ مومن [ایمان دار] کی تیز فہمی سے ڈرتے رہو کیوں کہ وہ اللہ کی روشنی سے دیکھتا ہے۔

۱۵۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گا؟

۱۶۔ فرعون بنی اسرائیل [یعقوب کی اولاد] کے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔

۱۷۔ ہم نے یہ حدیث ابن عباسؓ [عباسؓ کے بیٹے] سے روایت کی ہے۔

۱۸۔ یہ کہانی اصمعی سے روایت کی گئی ہے۔

۱۹۔ دریائے نیل مصر کے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔

اشعار

۲۰۔ اور میں نے دین کے بعد تونگری سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اور کفر کے بعد مفلسی سے بدتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۲۱۔ اَصفِیَا [روشن دل والوں] کے دلوں کے [ایسی] آنکھیں ہیں جو وہ چیزیں دیکھ لیتی ہیں جنھیں آنکھ سے دیکھنے والے نہیں دیکھتے [نہیں دیکھ سکتے]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو [دوزخ کی] آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی ار پتھر ہیں۔

۲۔ تو اللہ نے انھیں اس دن [قیامت کے دن] کے شر سے بچا لیا، اور انھیں تر و تازگی اور مسرت اور خوشی سے ملا دیا۔

۳۔ کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا [معاملہ] کیا؟

۴۔ [ابراہیم علیہ السلام نے] کہا: اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟

۵۔ [موسیٰ علیہ السلام نے] کہا: اے میرے رب! تو مجھے [اپنے آپ کو] دکھا دے، [خدا نے] کہا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا۔

۶۔ پس ان نمازیوں کے لیے مصیبت ہے جو اپنی نماز میں غفلت کرتے ہیں [اور] جو ریا کاری کرتے ہیں [دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں] اور روز مرہ کے برتنے کی چیز بھی روک رکھتے ہیں [اس کے دینے میں بخل کرتے ہیں]

۷۔ [اے پیغمبر! سنو] جب ابراہیم [علیہ السلام] نے [کافر بادشاہ سے] کہا: میرا رب وہ ہے جو زندہ

کرتا ہے اور مارتا ہے، [تو کافر بادشاہ نے] کہا: میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں۔

۸۔ اور جب تمھیں کوئی تحفہ دیا جائے [یا سلام وآداب کیا جائے] تو تم اس سے اچھا تحفہ دو یا [کم از کم] اسی کو واپس کردو [یعنی اسی کے برابری کا تحفہ دے دو]

اُردو سے عربی

١۔ فُوْ أَفْوَاهَكُمْ كَيْ لَا تُضْرَبَ أَقْفِيَتُكُمْ ٢۔ لِمَ لَا تَقُوْنَ أَلْسِنَتَكُمْ مِنَ الْفُسُوْقِ

٣۔ يَا أُخْتِيْ! اِتَّقِي اللّٰهَ وَاتَّقِيْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ ٤۔ مَا رَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا الزَّهْرِ قَطُّ

٥۔ هَلْ كُنْتَ تَرٰى أَنَا أُتُوْنَ إِلَيْكَ؟ [يا أَنَّا نَأْتِيْكَ]

٦۔ أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ! مَا ذَا تَرَوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ ٧۔ نَرٰى أَنَّهَا لَيْسَت بِصَحِيْحَةٍ

٨۔ أُعْبُدُوْا اللّٰهَ كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهُ فَإِنَّهُ يَرَاكُمْ

٩۔ يَرَى الْمُؤْمِنُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ فَاتَّقُوْا فِرَاسَتَهُمْ ١٠۔ أَرُوْنِيْ كُتُبَكُمْ

١١۔ وَلَّانِيْ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى بَغْدَادَ ١٢۔ لِيَقِ الْمُؤْمِنُوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ نَارًا

١٣۔ يَا أَيَّتُهَا الْبَنَاتُ [يا يَا بَنَاتُ] اسْتَحْيِيْنَ مِنَ اللّٰهِ وَاتَّقِيْنَهُ إِيَّاهُ.

باپ کی طرف سے بیٹے کو ایک خط

میرے پیارے بیٹے!

تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں!

بیٹا! تمھیں کیا ہو گیا ہے [کیا وجہ ہے کہ] تم نے دو مہینے گزار دیے مگر دو سطریں بھی ہمیں نہ لکھیں کہ ہمیں تمہارے حالات سے اور تمہاری علمی رفتار سے آگاہی ہوتی؟ کیا کوئی بیماری تمہارے درمیان اور تمہارے خط بھیجنے کے درمیان حائل ہو گئی ہے؟ یا امتحان میں ناکامی نے تمھیں اس قابلِ عتاب خاموشی کی دعوت دی ہے؟ [آمادہ کیا ہے] ہم [صفحہ] کاغذ پر اپنے دلوں کا خصوصاً تمہاری ماتا بھری ماں کا حال کس طرح ظاہر کریں؟ کاش! تم کو معلوم ہو جاتا کہ تمہاری والدہ کس طرح صبح شام غم اور فکروں کا گھونٹ پی رہی ہیں۔

کیا تم اپنے سعادت مند ساتھیوں کو نہیں دیکھتے؟ وہ کس طرح اپنے کنبے والوں کو ہر ہفتے خط لکھتے ہیں [جس سے] ان کے دلوں کو راحت ہوتی ہے اور ان کے قلوب مسرور ہو جاتے ہیں۔ [مگر] ہم تمہاری جانب سے ہم اور غم میں مبتلا رہتے ہیں، نہ ہمیں کھانا اچھا لگتا ہے نہ نیند۔

بیٹا! ہم پر رحم کرو! اور ہمیں خبر دو اس [حالت] سے جس میں تم ہو [اپنی حالت سے] تا کہ ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم سے فکریں دور ہو جائیں۔

ہم ہمیشہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عافیت اور خوشی میں تمہاری حفاظت فرمائے اور تمھیں، وہ علم نصیب کرے جو تمھیں عقل مندی اور ترقی کی راہ چلائے۔

الدرس الخامس والثلاثون

مشق نمبر ۳۵۔ عربی سے اُردو

۱۔ آدمی کُبڑا ہو گیا اور اس کی پیٹھ خوب سخت ہو گئی۔

۲۔ غلام کے کپڑے بہت پرانے ہو گئے ہیں۔

۳۔ ہم اونٹنی کی گردن پکڑ کر چڑھ گئے تو بہت تیز دوڑی اور قریب تھی کہ گھوڑوں پر سبقت لے جائے۔

۴۔ اے بڑھئی! اس لکڑی کو تراش اور اس سے ایک امیرانہ کرسی بنا دے۔

۵۔ ندی کا پانی کھاری ہو گیا یہاں تک کہ کوئی ایک گھونٹ بھی اس سے پی نہیں سکتا۔

۶۔ بعض اوقات اونٹنی بہت تیز دوڑتی ہے یہاں تک کہ عمدہ گھوڑوں سے بھی سبق لے جاتی ہے۔

۷۔ ہم بہت سے شہر اور دیہات پھرے تا کہ اللہ کے ان بندوں سے ملاقات کریں جو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں [بالکل] مخلص [بے ریا اور بے لاگا] ہیں، لیکن ایک شخص کے سوا اور کسی کو [ایسا] نہ پایا حالاں کہ وہ دولت مندوں کی وضع میں تھا، پس ہم نے اسی کو مخلص، بے ریا اور مسلمانوں کی [گذشتہ] عظمت [وشوکت] کے زندہ کرنے کا حریص [اور دل دادہ] پایا۔

ایک طالب علم کا خط اپنے والد کی طرف

بخدمت جناب والد بزرگ وار۔

السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اے مہربان باپ! آپ کا مکتوب گرامی مجھے کل ملا، میں نے لفافے کے پتے سے اس کے مصدر شریف [روانگی کی جگہ] کو سمجھ لیا [یعنی سمجھ لیا کہ آپ کا بھیجا ہوا ہے] اور بطور تعظیم کے اسے بوسہ دیا، پھر آپ لوگوں کی مسرت آمیز خبروں کے اشتیاق کی حالت میں اسے چاک کیا [کھولا] تو ناگہاں [کیا دیکھتا ہوں کہ] وہ خط مجھ پر عتاب [غصہ] کے تیر چلا رہا ہے، اور مجھے اس قلق [بے چینی] اور تکلیف

سے آگاہ کر رہا ہے جو آپ لوگوں کو خصوصاً میری والدۂ مشفقہ کو [میرے خط نہ بھیجنے کی وجہ سے] پہنچا ہے، تو میں نے اسے پورا پڑھا بھی نہیں کہ میری دونوں آنکھوں نے ندامت کے آنسو برسا دیے [بہادیے] اور میں اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا، میرے پیارے ابا جان! معافی ہو معافی! کیوں کہ میرے پاس [اس خاموشی کا] عذر ہے [وجہ ہے] اور عذر بزرگوں کے پاس قبول ہو جاتا ہے۔

وہ یہ کہ مجھے پسند نہیں تھا کہ آپ کو ایسی خبر دے کر جو آپ کو خوش نہ کرے آپ کے خاطرِ [عاطر] کو مکدّر [میلا، آزردہ] کر دوں، اور وہ بات یہ تھی کہ میں گذشتہ مہینے کے امتحان میں کامیاب نہیں ہوا تھا، اس کا سبب یہ تھا کہ رمضان کی تعطیل کے بعد بیمار ہو جانے کے باعث میں مدرسہ میں دیر سے واپس آیا تھا۔ پس میرے ساتھی [ہم جماعت] آگے بڑھ گئے اور مجھے ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے پیچھے چھوڑ دیا لیکن آنسو اس چیز کو واپس نہیں لاتے جو فوت ہو گئی اس لیے میں نے تلافی مافات [جو فوت ہو گیا اس کی تلافی] کے لیے تمام کاموں کو چھوڑ کر یک سوئی اختیار کر لی۔ اور پختہ ارادہ کر لیا کہ آئندہ امتحان میں اوّل نمبر کے کامیاب ہونے والوں میں سے میں بھی [ایک] ہوں گا۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عنقریب ایسی بات کی خوش خبری دوں گا جو آپ لوگوں کو مسرور کر دے۔

آپ سے اور والدۂ مکرمہ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ دونوں مجھے اپنی دعا میں شامل رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو آپ کے فرماں بردار بیٹے کے [میرے] لیے عرصۂ دراز تک زندہ [وسلامت] رکھے۔

آپ کا فرزند۔ محمد رفیع

الدرس السادس والثلاثون

مشق نمبر ۳۶۔ عربی سے اُردو

۱۔ جب اُن [عورتوں] نے اس [یوسف علیہ السلام] کو دیکھا تو اسے بڑی چیز [انسان سے بالاتر] سمجھا اور [مدھوشی میں] اپنا ہاتھ کاٹ لیا اور کہنے لگیں حَاشَا لِلّٰہِ [خدا کی قسم] یہ تو کوئی بشر [آدمی] نہیں ہے، یہ اور کچھ نہیں مگر فرشتہ ہے۔

۲۔ جب صبح کے وقت ان پر مصیبتیں آئیں اور شام کے وقت تکلیفیں آئیں [صبح شام ان پر آفتیں نازل ہوئیں] تو وہ ایک اکیلے اللہ سے فریاد چاہنے لگے اور اپنے بتوں اور تھانوں [درگاہوں]

سے منہ موڑ لیا۔

۳۔ ہر بچہ فطرت [دینِ اسلام] پر جنا جاتا ہے [پیدا ہوتا ہے] پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی [آتش پرست] بناتے ہیں۔

۴۔ عیسائی پادری ملکوں میں پھیل گئے اور بہت سے ہنود اور بت پرستوں کو نصرانی بنالیا اور افسوس ہے بعض مسلمان کہلانے والوں پر جو خواہشات کے درپے ہونے کے باعث نصرانی بن گئے حالاں کہ وہ جانتے ہیں کہ نصرانیت ایک منسوخ دین ہے، جس پر خود عیسائی بھی نہیں چل سکتے ہیں۔

۵۔ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ [اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) یعنی اللہ پاک ہے تمام عیبوں سے] ۳۳ بار پڑھو اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھو اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھو۔

۶۔ کسی کو بدگمانی سے کافر اور فاسق نہ بناؤ۔

۷۔ امریکا، یورپ اور جاپان والے تجارت اور ہنرمندی سے مال دار ہو گئے۔

۸۔ جب کسی کی موت کی خبر سنو یا تمھیں کوئی مصیبت پہنچے تو إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہو۔

۹۔ ہم نے بہت سے مستشرقین کو پایا کہ وہ اہل مشرق بالخصوص مسلمانوں کے حالات بیان کرنے میں خیانت سے کام لیتے ہیں۔

۱۰۔ تجھے لازم ہے کہ کھانے اور پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور ان کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔

الدرس السابع والثلاثون

مشق نمبر ۳۸۔ خالی جگہ پُر کرو۔

تنبیہ مشق نمبر ۳۷۔ بالکل آسان ہے اس لیے اس کا ترجمہ نہیں لکھا گیا۔

۱۔ كَانَ الْوَلَدُ صَالِحًا يا قَائِمًا یا اور کچھ
۲۔ صار الجوّ معتدلًا يا كَثِيْفًا
۳۔ كَانَ الرَّجُلَانِ صَالِحَيْنِ یا اور کچھ
۴۔ أَصْبَحَ الرِّجَالُ صَالِحِيْنَ یا اور کچھ
۵۔ كَانَتِ الْبِنْتُ صَادِقَةً یا اور کچھ
۶۔ صَارَتِ الْمَرْأَتَانِ صَادِقَتَانِ یا اور کچھ
۷۔ أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ یا اور کچھ
۸۔ أَمْسَى الْمَطَرُ غَزِيْرًا يا قَلِيْلًا وغیرہ
۹۔ بَاتَ الْمَرِيْضُ هَادِئًا يا مُتَأَلِّمًا
۱۰۔ سَيَكُوْنُ التَّلَامِذَةُ نَاجِحِيْنَ يا خَائِبِيْنَ
۱۱۔ لَيس القميص قصيرًا يا طَوِيْلًا
۱۲۔ أَنَا أَقُوْمُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا
۱۳۔ أَلَيْسَ الرَّجُلُ يا الْوَلَدُ صَادِقًا؟
۱۴۔ مَا زَالَ الْغَمَامُ كَثِيْفًا يا مُمْطِرًا وغیرہ

۱۵۔ أَلَيْسَتِ الْبَنَاتُ مُهَبَّاتٍ؟ ۱۶۔ قُمْتُ یا جَلَسْتُ یا أَقُوْمُ یا أَجْلِسُ إلخ

مشق نمبر ۴۰۔ اُردو سے عربی

۱۔ كان البيت وسيعاً ۲۔ كان الخادمُ نَشِيْطًا
۳۔ صار القميص طَوِيْلًا ۴۔ أمسَى الزِّحام شَدِيْدًا
۵۔ بات المريض هادئًا ۶۔ دَامتِ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ
۷۔ لَا يَزَالُ أَوْ لَا دُنَا صَالِحِيْنَ ۸۔ ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيْرًا
۹۔ بَاتَ الْجَوُّ كَثِيْفًا ۱۰۔ مَا كَانَتْ یا لَمْ تَكُنْ سُرُجُ الشَّارِعِ مُتَّقِدَةً
۱۱۔ سَتَكُوْنُ الْبَنَاتُ حَاضِرَاتٍ ۱۲۔ أَقُوْمُ مَا دُمْتَ یا مَا دُمْتُمْ جَالِسِيْنَ

الدرس الثامن و الثلاثون

مشق نمبر ۴۲۔ اُردو سے عربی

۱۔ میں [اس سے] نہیں ڈرتا ہوں کہ مفلس ہو جاؤں [یا مفلسی میں صبح کروں] لیکن میں [اس سے] ڈرتا ہوں کہ گناہ گار ہو جاؤں [یا گناہ گاری کی حالت میں شام کروں]
۲۔ کبھی غلام آقا ہو جاتا ہے۔
۳۔ اے لڑکی [جوان لڑکی] مطمئن [یا خاموش] رہ۔
۴۔ کافر لوگ [دن بھر] اپنے بتوں کے پاس جمے رہے [یا ٹھہرے رہے]
۵۔ بیمار نے رات آرام سے گزاری اور چاشت کے وقت تن درست ہو گیا۔
۶۔ تم ہمیشہ سلامت رہے [یا سلامت رہو، دعا ہے]
۷۔ کیا تو سردار کا بیٹا نہیں ہے؟ ۸۔ ہم سب لوگ یکساں نہیں ہیں۔
۹۔ ہم ہمیشہ گلاب کے پھول کی طرف دیکھتے رہے۔
۱۰۔ ہم ہمیشہ ایک اکیلے اللہ کی عبادت کرتے رہتے ہیں۔
۱۱۔ حق ہمیشہ مدد پانے والا رہتا ہے [غالب رہتا ہے]
۱۲۔ باطل ہمیشہ شکست خوردہ رہتا ہے۔
۱۳۔ ہمیشہ ایک گروہ حق پر قائم رہا ہے [یا قائم رہے گا]
۱۴۔ جب تک خاموشی مفید ہو خاموش رہا کر۔

۱۵۔ میں جب تک بے گناہ ہوں دھمکی کی پروا نہیں کروں گا۔

۱۶۔ ایڈیسن امریکی ہمیشہ تجربہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے فونوگراف کے ایجاد کی راہ پالی[کامیاب ہوگیا] جو آواز کو محفوظ کر لیتا ہے پھر اسے لوٹاتا ہے۔

۱۷۔ بعض اوقات ہوا پانی بن جاتا ہے۔

۱۸۔ مسلمان رہو[یا ہو جاؤ] اور لوٹ کر کافر نہ بن جاؤ۔

۱۹۔ مت بیٹھ جب تک تیرا باپ نہ بیٹھے۔

۲۰۔ اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

۲۱۔ بے شک دشمنی دوستی سے بدل جاتا ہے، لغزشوں کا نیکیوں سے تدارک کر لینے سے۔

۲۲۔ بچی ہوئی چیز کا دینا کوئی سخاوت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ تم سخاوت کرو ایسی حالت میں کہ تمہارے پاس جو ہے وہ تھوڑا سا ہے[کم ہونے کی حالت میں دینا سخاوت ہے]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ [مریم رضی اللہ عنہا نے] کہا: مجھے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے چھوا نہیں، اور نہ میں بدکار ہوں۔

۲۔ تو[اے پیغمبر!] تم اس کے متعلق شک میں نہ ہو جاؤ[شک نہ کرو] بے شک وہ بالکل حق ہے تمہارے رب کی طرف سے۔

۳۔ یہودیوں نے کہا: نصاریٰ کسی [معتبر چیز پر نہیں ہیں، اور نصاریٰ نے کہا: یہودی کسی [قابل اعتبار] چیز پر نہیں ہیں۔

۴۔ اور انھوں نے کہا: جب تک موسیٰ[علیہ السلام] ہمارے پاس لوٹ آئیں، ہم اس[بچھڑے] پر معتکف رہیں گے[اس کے پاس پوجا پاٹ کرتے ہوئے بیٹھے رہیں گے]

۵۔ [موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا] دیکھ تیرے معبود[بچھڑے] کی طرف جس پر تو معتکف ہوگیا ہے۔

۶۔ [میرے رب نے] مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔

۷۔ [اے مسلمانو!] جہاں تک وہ[کافر] تمہارے ساتھ سیدھے رہیں، تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو۔

۸۔ پھر جب بشیر[خوش خبری دینے والا] آیا وہ[یوسف علیہ السلام کا پیرہن] ان کے [یعقوب علیہ

السلام کے] منہ پر ڈال دیا، تو وہ بینا [دیکھنے والے] ہو گئے۔

۹۔ تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔

۱۰۔ جب تک آسمان وزمین رہیں گے [تب تک] وہ اس [جنت] میں ہمیشہ رہیں گے۔

مشق نمبر ۴۳۔ عربی سے اُردو

لوگ خیال کرتے تھے کہ فنِ پرواز [اُڑنے کے ہنر] میں کامیابی ناممکن ہے، اور جو کوئی اسے وجود میں لانے کی کارروائی کرتا تھا اس سے مسخری کرنے لگے، کیوں کہ وہ خیال کرتے تھے کہ انسان کا عزم محدود ہوتا ہے اور یہ کہ جب تک وہ پرندے کی مانند [پَر والا] نہ پیدا ہو، ہمیشہ اپنی [موجودہ] حالت پر رہے گا، لیکن ایجاد کرنے والوں کی توقعات دور تک ہوا کرتی ہیں تو انھوں نے لگا تار اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ پرواز کی کامیابی مکمل ہو گئی، اور ہوائی جہاز آمد و رفت کے بہترین وسائل بن گئے، اور لوگ امریکہ سے یورپ تک بے خوف [وخطر] اس طرح عبور کرنے لگے گویا وہ سلیمان کے فرش پر [ہوا میں اُڑ رہے] ہیں۔

اور جرمنی کے سائنس دانوں نے ایک ایسا ہوائی جہاز ایجاد کر کے جو خود ہی بغیر طیارچی کے اڑتا ہے اور جہاں بھیجا جائے چلا جاتا ہے تمام جہان کے سائنس والوں پر سبقت حاصل کر لی ہے کیوں کہ وہ [طیارہ] علم انسان کی رسائی کے عجائبات میں سے ہے۔ ہم اعتراف کرنے لگے کہ ہر علم والے کے اوپر ضرور ایک بڑا علم والا ہے۔

مشق نمبر ۴۴۔ اُردو سے عربی

۱۔ قَدْ يَصِيْرُ الْبَخِيْلُ سَخِيًّا
۲۔ كُوْنُوْا صَادِقِيْنَ وَ لَا تَقُوْلُوْا كَذِبًا
۳۔ كُنَّا حَاضِرِيْنَ وَ هُمْ كَانُوْا غَائِبِيْنَ
٤۔ اَلْكُفَّارُ أَصْبَحُوْا مُسْلِمِيْنَ
۵۔ كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟
٦۔ أَصْبَحْنَا بِخَيْرٍ
۷۔ أَلَسْتُنَّ بِمُسْلِمَاتٍ؟
۸۔ هَلْ بِتُّمْ مُتَأَلِّمِيْنَ
۹۔ لَا! نَحْنُ بِتْنَا مُطْمَئِنِّيْنَ
۱۰۔ مَا زَالَ الْمُجْتَهِدُ عَزِيْزًا
۱۱۔ مَا زِلْنَا نُفَتِّشُ عَنْهُمْ حَتّٰى وَجَدْنَاهُمْ
۱۲۔ لَا تُضِعِ [يَا لَا تَتْرُكِ] الصَّلَاةَ مَا دُمْتَ حَيًّا
۱۳۔ دُمْتُمْ فِي الْعَافِيَةِ

الدر التاسع و الثلاثون

مشق نمبر ۴۶۔ عربی سے اُردو

۱۔ قریب تھا کہ ہم خوشی کے مارے اُڑنے لگیں۔

۲۔ قریب ہے کہ سست [آدمی] کی آرزوئیں اسے مار ڈالیں، کیوں کہ اس کے دونوں ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے رہتے ہیں۔

۳۔ میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔

۴۔ جب عمار مسلمان ہو گئے تو کفارِ مکہ انھیں آگ سے جلایا کرتے، [ایک روز] رسول اللہ ﷺ کا اُن پر گزر ہوا تو آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے اور دعا کرنے لگے۔

۵۔ جب گرمی کی شدت بڑھ گئی قریب تھا کہ لکڑی جل اُٹھے۔

۶۔ قریب ہے کہ گرمی جسموں کو پگھلا دے۔

۷۔ ہم اپنے کپڑے اور اپنے ہتھیار درست کرنے لگے۔

۸۔ اُمید ہے کہ وہ [عورتیں] اپنے بچوں کے حالات دریافت کرنے کے لیے مدرسہ میں آ جائیں۔

۹۔ قریب ہے [عجب نہیں] کہ [یہ] عورت علم میں اپنے شوہر سے فائق ہو جائے [بڑھ جائے]

۱۰۔ جب صبح کا اُجالا ہو گیا، مالی پھل اور پھول چننے [توڑنے] لگا۔

۱۱۔ تکلیف کی شدت سے وہ [عورتیں] مرنے کے قریب ہو گئیں۔

۱۲۔ امید ہے وہ غم جس میں میں نے شام کی ہے اس کے پرے [بعد] قریبی کشادگی [مسرت] ہو۔

۱۳۔ جب میرا دل کسی چیز سے پھر جاتا ہے تو قریب نہیں ہوتا [ممکن نہیں] کہ اس کی طرف زمانے کے آخر تک [کبھی بھی] متوجہ ہو جائے۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ پھر انھوں نے اس [گائے] کو ذبح کیا، حالاں کہ وہ قریب نہیں تھے کہ [یہ کام] کریں [وہ ذبح کرنے پر آمادہ نہ تھے]

۲۔ امید ہے کہ [اے پیغمبر!] تمھیں تمہارا رب مقامِ محمود میں بھیج دے [اس مقام میں تمھیں قیامت کے روز اٹھائے]

۳۔ لگے وہ دونوں [آدم و حوا] اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے۔
۴۔ ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالاں کہ وہ تمہارے لیے بُری ہو۔
۵۔ قریب ہے کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں۔
۶۔ وہ کوئی بات سمجھنے کے قریب نہیں ہیں [ان سے امید نہیں کہ وہ کوئی بات سمجھیں]
۷۔ [حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا:] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو [یوسف علیہ السلام وغیرہ کو] میرے پاس لے آئے۔
۸۔ [موسیٰ علیہ السلام نے کہا] اگر تم پر لڑائی [جہاد] فرض کر دی جائے تو کیا شاید تم جہاد نہ کرو گے؟
۹۔ تاریکیاں ہیں بعض پر بعض [ایک پر ایک] جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالے تو قریب نہیں [ممکن نہیں] کہ اسے دیکھ لے، اور اللہ جسے روشنی نہ دے اس کے لیے کوئی روشنی نہیں۔

مشق نمبر ۴۷۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

كَانَ لِيْ حِصَانٌ عَرَبِيٌّ جَمِيْلُ الْمَنْظَرِ ، سَمَّيْنَاهُ بِالْغَزَالِ، لِأَنَّهٗ كَانَ سَرِيْعَ السَّيْرِ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّسْبِقَ السَّيَّارَاتِ ، وَ كَانَ لَا يَزَالُ يَسْبِقُ الْخَيْلَ فِي السِّبَاقِ، وَفَازَ بِكَثِيْرٍ مِنَ الْإِنْعَامَاتِ حَتّٰى صِرْتُ غَنِيًّا بِسَبَبِهٖ۔

يَوْمًا رَأَيْتُهٗ قَدْ أَصْبَحَ مَرِيْضًا ، وَ أَوْشَكَ أَنْ يَمُوْتَ فَظَلَّ قَلْبِيْ مُتَأَلِّمًا، وَ بَادَرْتُ إِلٰى عِلَاجِهٖ، وَ أَنْفَقْتُ عَلَيْهِ أَلْفَ رُبِيَّةٍ، لِيَعُوْدَ إِلٰى حَالِهِ السَّابِقِ، لٰكِنْ لَمْ يَعُدْ صَحِيْحًا كَمَا كَانَ أَوَّلًا، وَ مَا انْفَكَّتْ وَاحِدَةٌ مِنْ رِجْلَيْهِ ضَعِيْفَةً فَلَمْ يَبْقَ أَهْلًا لِلْمُسَابَقَةِ، لٰكِنَّهٗ مَا بَرِحَ يَجْرِيْ جَرْيًا عَادِيًّا فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَعْمِلُهٗ لِلرُّكُوْبِ مَا دَامَ شَابًّا قَوِيًّا

وَ كَانَ وَلَدِيْ الصَّغِيْرُ يَرْكَبُهٗ فَيَفْرَحُ وَ يَصْهَلُ لِيَسُرَّ الْوَلَدَ ، وَ يَمْشِيْ بِهٖ هَوْنًا ، لِكَيْ لَا [لِكَيْلَا] يَخَافَ الْوَلَدُ وَ لَا يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ۔

وَ كَانَ يَفْهَمُ الْقَوْلَ وَالْإِشَارَةَ كَالْإِنْسَانِ وَ يَفْعَلُ مَا يُقَالُ لَهٗ، فَكَأَنَّ ذٰلِكَ الْحَيَوَانَ كَانَ يُجِيْبُنَا بِغَيْرِ اللِّسَانِ، وَ فِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ مَرِضَ وَ مَاتَ، فَتَأَسَّفْنَا كَثِيْرًا، وَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْحِصَانِ مَا وَجَدْنَا مِثْلَهٗ إِلَى الْآنَ۔

اَشْعَارٌ

إِنَّ الْغَزَالَ حِصَانُنَا	قَدْ كَانَ الْإِنْسَان
هُوَ كَانَ يَفْهَمُ قَوْلَنَا	وَ يُجِيْبُ دُوْنَ لِسَان
وَلَدٌ صَغِيْرٌ يَرْكَبُهُ	فَيُسَرُّ كَالْفَرْحَان
يَمْشِيْ وَ يَصْهِلُ بُهْجَةً	يَجْرِيْ بِالْاِطْمِئْنَان

میرا ایک گھوڑا تھا خوش منظر۔ہم نے اس کا نام غزال رکھا تھا، کیوں کہ وہ بہت تیز رفتار تھا، یہاں تک کہ قریب تھا کہ موٹروں سے آگے بڑھ جائے، اور ہمیشہ گھڑ دوڑ میں گھوڑوں سے سبق لے جاتا تھا اوراس نے بہترے انعامات حاصل کر لیے تھے، یہاں تک کہ میں اس کی وجہ سے دولت مند بن گیا۔

ایک روز میں نے اسے دیکھا کہ وہ بیمار ہو گیا ہے اور قریب تھا کہ مر جائے تو میرا دل آزردہ ہوگیا، اور میں نے اس کے علاج میں عجلت کیا ور اس پر میں نے ہزار روپیہ خرچ کر دیا، تاکہ وہ اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ آئے، لیکن وہ ایسا تن درست نہ ہوا جیسا [پہلے] تھا، اور ہمیشہ [کے لیے] اس کا ایک پاؤں کمزور ہو گیا۔ پھر وہ گھڑ دوڑ کے قابل نہ رہا، لیکن وہ معمولی چال چلتا رہا، تو وہ جب تک جوان اور مضبوط رہا میں اسے سواری کے لیے استعمال کرتا رہا۔

میرا چھوٹا لڑکا اس پر سوار ہوا کرتا تھا تو وہ [گھوڑا] خوش ہو جاتا اور ہنہنانے لگتا تاکہ لڑکے کو خوش کردے اوراسے لے کر دھیمے دھیمے چلتا تھا، تاکہ لڑکا ڈرے نہیں اور زمین پر گر نہ جائے۔

اور وہ بات اور اشارہ آدمی کی طرح سمجھتا تھا، اوراسے جو کہا جائے وہ کرتا تھا، گویا وہ جانور بغیر زبان کے ہماری بات کا جواب دیتا تھا، پچھلے سال وہ بیمار ہو گیا اور مر گیا تو ہم نے بہت افسوس کیا۔ اور اس گھوڑے کے بعد ہمیں اس کے جیسا [گھوڑا] آج تک نہیں ملا۔

اشعار کا ترجمہ

غزال ہمارا گھوڑا انسان کی مانند تھا۔ وہ ہماری بات سمجھتا تھا اور بغیر زبان کے جواب دیتا تھا۔ چھوٹا بچہ اس پر سوار ہوتا تھا تو وہ [گھوڑا] ایک بڑی فرحت پانے والے کی مانند خوش ہو جاتا تھا۔ چلتا اور ہنہناتا خوشی کے مارے اور اطمینان کے ساتھ [دھیرے دھیرے] دوڑتا۔

الدرس الأربعون

مشق نمبر ۴۹۔ عربی سے اُردو

۱۔ اچھے ہیں وہ لڑکے، وہ کیا ہی اچھے ہیں!
۲۔ بُری ہے یہ ککڑی [کھیرا] وہ کی ہی رڈی ہے!
۳۔ سچائی اچھی چیز ہے اور اس کا انجام [بھی] اچھا ہے اور جھوٹ بُری چیز ہے اور اس کا انجام [بھی] بُرا ہے۔
۴۔ ماں باپ کی فرماں برداری بہت پسندیدہ ہے۔ اور ان کی نافرمانی بہت ناپسندیدہ ہے۔
۵۔ عورت سلمٰی بُری ہے، کیا ہی بُری ہے۔
۶۔ بدکار اللہ کے غضب کی طرف کیا ہی تیزی سے بڑھنے والا ہے۔
۷۔ مشرک پر اللہ کا کتنا بڑا غضب ہوتا ہے۔
۸۔ یہ عورت کیا ہی حسین ہے، اور وہ لڑکی کیا ہی قبیح ہے۔
۹۔ یہ کتاب آسان ہے اور کتنی آسان ہے! اور وہ کتابیں مشکل ہیں اور کتنی مشکل ہیں!
۱۰۔ اونٹنی قصواء اچھی ہے اور وہ کتنی تیز رفتار ہے۔
۱۱۔ علماء کی کتنی زیادہ تعظیم کی جاتی ہے، اور جاہلوں کی کتنی بڑی ذلت کی جا ہے ہے۔
۱۲۔ تو اچھا لڑکا ہے اور تو کیا ہی اچھا ہے۔
۱۳۔ اس کا علم کتنا بڑا ہے اور اس کی جہالت کتنی شدید ہے۔
۱۴۔ درخت خرما ایک اچھا درخت ہے۔
۱۵۔ گزشتہ رات کو شفق کی سرخی کتنی زیادہ تھی!
۱۶۔ چودھویں شب میں چاند کی روشنی کیا ہی زیادہ ہوگی!
۱۷۔ اس دوات میں روشنائی کالی ہے۔
۱۸۔ جو کچھ میں نے سنا اس نے مجھے خوش کر دیا اور جو کچھ میں نے دیکھا اس نے مجھے ناراض کر دیا [وہ مجھے ناگوار گزرا]
۱۹۔ سنو! عشق [کی راہ] میں مجھے معذور سمجھنے والا بہت اچھا [شخص] ہے اور [مجھے] ملامت کرنے والا جاہل بہت بُرا [آدمی] ہے۔

مِنَ الْقُرْآنِ

۱۔ انسان برباد ہو جائے کیا ہی ناشکرا ہے۔

۲۔ وہ [اللہ] کیا ہی سننے والا اور کیا ہی دیکھنے والا ہے۔

۳۔ وہ بہت بُری شراب [پینے کی چیز] ہے اور وہ [جہنم] بہت بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

۴۔ وہ اچھا بندہ ہے، بے شک وہ [خدا کی طرف] رجوع ہونے والا ہے۔

۵۔ بے شک وہ آقا بھی بُرا ہے اور رشتہ دار بھی بُرا ہے۔

۶۔ بُری ہے وہ چیز جس کے عوض انھوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا ہے۔

۷۔ اگر تم خیرات کو ظاہر کرو تو بہت خوب اور اگر پوشیدہ رکھو اور محتاجوں کو دو تو وہ تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے۔

۸۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کی صورتیں بگاڑ دی جائیں گی [صورتیں بگڑ جائیں گی]

مشق نمبر ۵۰۔ اُردو سے عربی

۱۔ مَا أَحْسَنَ هٰذَا الْكِتَابَ ۲۔ نِعْمَ ذٰلِكَ الْفَرَسُ وَ مَا أَحْسَنَهُ

۳۔ مَحْمُوْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ وَ مَا أَعْلَمَهُ ٤۔ بِئْسَ الشِّرْكُ وَ مَا أَقْبَحَهُ

٥۔ هٰذَا الْبِطِّيْخُ رَدِيْءٌ وَ مَا أَرْدَأَهُ ٦۔ مَا أَحْسَنَ نَاقَتِيْ

٧۔ نِعْمَتِ الصَّلَاةُ وَ مَا أَحَبَّهَا عِنْدَ اللّٰهِ ٨۔ نِعْمَ الْحَيَوَانُ الْبَقَرَةُ وَ مَا أَنْفَعَ لَبَنَهَا

٩۔ نِعْمَ الْكَرَمُ وَ مَا أَحْسَنَ عَاقِبَتَهُ، وَ بِئْسَ الْبُخْلُ وَ مَا أَقْبَحَ عَاقِبَتَهُ

١٠۔ بِئْسَ الْمُسْرِفُ وَ بِئْسَتْ عَاقِبَةُ الْإِسْرَافِ

١١۔ مَا أَصْلَحَ وَلَدَكَ وَ مَا أَعْقَلَهُ

مشق نمبر ۵۱۔ ایک طالبِ علم کی طرف سے باپ کو ایک خط

میرے والد بزرگوار!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ضروری آداب واحترام پیش کرنے کے بعد خدمت گرامی میں عرض ہے کہ عرصہ دراز سے میری آرزو تھی کہ آپ کو ایک ایسا عریضہ لکھوں جو آپ کو اور میری والدہ محترمہ کو اور سب گھر والوں کو مسرور کردے اور چوں کہ میں آج اپنی آرزو میں کامیاب ہو گیا ہوں [اس لیے] آپ سب کی خوش نودی کے لیے [اس کے پیش کرنے میں] جلدی کر رہا ہوں۔

اوّلاً: یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے اَفعال کی اور ان کی اقسام کی پہچان [کا بیان] ختم کر لیا ہے۔ اب میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ ہر ایک فعل کا زمانہ، صیغہ اور اس کی قسم کو پہچان لوں۔ اور اسی لیے عربی سمجھنے اور گفتگو کرنے کی قوت مجھ میں بڑھ گئی ہے۔

ثانیاً: یہ کہ میں نہایت خوشی کے ساتھ آپ کو خوش خبری سناتا ہوں کہ میں نے اللہ کے فضل وکرم سے اور آپ کی دعا کی برکت سے امتحان میں کامیابی کی سند حاصل کر لی ہے اور [اس پر] مزید یہ کہ میں اپنی جماعت [کلاس] میں اوّل [اوّل نمبر] ہو گیا ہوں۔

میرے والد بزرگ وار! میں امتحان کا قصہ بیان کیے بغیر خاموش نہیں رہ سکتا ہوں، وہ یہ ہے کہ طلبہ نے تین ماہ کی مدت میں جو مضامین سیکھے تھے ان کے متعلق انسپکٹر صاحبان نے امتحان لینا شروع کیا، اور یہ امتحان تین روز تک یعنی پرسوں کل اور آج عصر تک جاری رہا۔ پھر نمازِ عصر کے بعد ممتحنین اور مدرسین [سب اکٹھا] جمع ہوئے۔ پس پرنسپل [صدر مدرس] نے ایک جماعت کے بعد ایک جماعت کو [ایک ایک جماعت کو] بلایا اور ہر ایک [طالب علم] کو اس کے نمبر اور نتیجہ امتحان سے آگاہ کیا۔

اور جب میری جماعت کی نوبت آئی اور تمام طلبہ صف باندھ کر کھڑے ہو گئے، پرنسپل صاحب نے اعلان کیا کہ میں اپنی جماعت میں اوّل ہوں تو تمام صورتیں [تمام لوگ] میری جانب متوجہ ہو گئیں اور سب آنکھیں [سب لوگ] مجھے تکنے لگیں۔ اور پرنسپل صاحب نے خوشنودی اور مسرت کی نظر سے میری طرف دیکھا اور فرمایا: محنتی طالب علم کیا ہی عزیز [عزت والا] ہے! اس نے مدرسہ میں اپنی موجودگی کا مقصد [خوب] سمجھ لیا ہے اور اپنے مستقبل کی بہتری کو نصب العین [اصل مقصد] بنا لیا ہے، تو بہت اچھا شاگرد ہے اور تو کیا ہی عقل مند ہے، پیارے بچے! اللہ تجھ میں [تیرے ہر ایک کام میں] برکت دے اور تجھے بہترین کاموں کی توفیق بخشے۔

میرے ابا جان! میں تو ایسا ہو گیا گویا میں تمام دنیا و مافیہا [دنیا کا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس کا بھی] مالک ہو گیا ہوں اور میرا دل تو رقص میں آ گیا [ناچنے یا اُچھلنے لگا] اور قریب تھا [ایسا معلوم ہونے لگا] کہ خوشی کے مارے میں اُڑنے لگوں، میرا رنج وغم خوشی سے مبدّل ہو گیا اور جو زخم گذشتہ امتحان میں ناکام ہونے سے مجھے لگا تھا وہ مندمل ہو گیا [بھر گیا]

میرا ابا! چوں کہ ہر نعمت کے وقت اللہ عزّ وجل [جو عزت والا ہے اور جلالا والا ہے] کا شکریہ ادا کرنے کا آپ نے مجھے عادی بنا دیا ہے [اس لیے] میں اس [جلسہ] کے بعد ہی مسجد کی طرف دوڑ گیا

اور شکر کا دوگانہ ادا کیا اور اس بنا پر اللہ کی بہت سی حمد و ثنا کی کہ اس نے مجھ پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی ریل پیل کر دی ہے [مجھے عطا کر دی ہیں]

چوں کہ مدرسہ میں کل اور پرسوں چھٹی ہے، ہم لوگ سیر کے لیے اساتذہ کے ہمراہ قریب کے پہاڑوں پر چڑھ جائیں گے اور وہاں دو روز ٹھہریں گے پھر مدرسہ کو واپس آ جائیں گے۔

میں نے صرف اس لیے یہ قصہ بیان کیا اور خط کو طویل کر دیا کہ آپ کی خوشی میں اضافہ ہو جائے اور آپ لوگوں کے دل مطمئن ہو جائیں۔

یہ [تھی میری گزارش] اور [اس کے علاوہ یہ کہ] میں اپنی والدہ ماجدہ اور بھائیوں اور بہنوں کی طرف [خدمت میں] ہدیہ سلام پیش کرتا ہوں [وہ سلام] جو آپ لوگوں کی ملاقات کے شوق کے اندر لپیٹا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے سایہ عزت و عاطفت کو مجھ پر اور سب گھر والوں پر عرصہ دراز تک قائم رکھے۔ والسلام

آپ کا فرزند مطیع...... محمد رفیع

سوالات نمبر ۱۶ کے متعلق

سوال ۱۴: ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:

كَانَ لِأُسْرَةٍ غَنِيَّةٍ صَبِيٌّ لَمْ تَبْلُغْ سِنُّهُ خَمْسَ سِنِيْنَ وَ كَانَ جَمِيْلًا وَ مَا أَجْمَلَهُ، فَبَاتَ لَيْلَةً مِنْ لَيَالِي الشِّتَآءِ بِغَيْرِ لِحَافٍ، فَأَصْبَحَ مَرِيْضًا بِالزُّكَامِ وَالْحُمّٰى وَأَوْشَكَ أَنْ يَمُوْتَ، فَظَلَّ الْوَلِدَانِ الْمَغْمُوْمَيْنِ وَ دَعَوَا الطَّبِيْبَ، فَجَآءَ وَشَخَّصَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبَوَيْهِ وَ قَالَ: لَا بَأْسَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، إِنَّمَا مَسَّهُ الْبَرْدُ سَيَبْرِئُ بِحَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَى الْغَدِ، ثُمَّ أَعْطَى دَوَآءً وَ أَشْرَبَ الْمَرِيْضَ شَرْبَةً وَاحِدَةً بِيَدِهٖ وَ ذَهَبَ۔

فَأَضْحَى الْوَلَدُ بَعْدَ سَاعَةٍ قَدْ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَ صَارَ يَنْظُرُ إِلَى أَبَوَيْهِ وَ جَعَلَ يَتَبَسَّمُ، فَفَرِحَا وَ فَرِحَ جَمِيْعُ أَهْلِ الْأُسْرَةِ، حَتّٰى كَادُوْا يَطِيْرُوْنَ فَرَحًا وَيَرْقُصُوْنَ سُرُوْرًا، ثُمَّ أَعْطَوْهُ الدَّوَآءَ كَمَا هَدَاهُمُ الطَّبِيْبُ، حَتّٰى أَنَّهُ بِفَضْلِ اللّٰهِ أَمْسَى الصَّبِيُّ صَحِيْحًا۔

فَحَمِدُوْا اللّٰهَ حَمْدًا كَثِيْرًا وَ تَصَدَّقُوْا أَمْوَالًا كَثِيْرَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْ يَشْفِي الْمَرْضٰى۔

مذکورہ عبارت کا ترجمہ

ایک مال دار کنبے [مال دار ماں باپ] کا ایک بچہ تھا، جس کی عمر پانچ سال کو بھی نہیں پہنچی تھی [جو پورے سال کا بھی نہ تھا] اور تھا خوب صورت اور کتنا خوب صورت! موسم سرما کی راتوں میں سے ایک رات وہ بغیر لحاف کے سو گیا، تو صبح کو زکام اور بخار کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور قریب تھا کہ مر جائے [مرنے کے قریب ہو گیا] تو [اس کے] والدین غمگین ہو گئے اور طبیب [ڈاکٹر] کو بلایا، تو [طبیب] آیا اور تشخیص کی، پھر اس [بچے] کے والدین کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: کوئی مضائقہ نہیں ان شاء اللہ، اسے صرف سردی کا اثر ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد سے کل تک ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر اس نے دوا دی اور خوراک بیماری کو اپنے ہاتھ سے پلا دی اور چلا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد لڑکے نے آنکھیں کھولیں اور اپنے والدین کی طرف دیکھنے لگا اور مسکرانے لگا، تو دونوں [ماں باپ] خوش ہو گئے اور تمام خاندان کے لوگ ناچنے لگے، پھر طبیب کی ہدایت کے مطابق انھوں نے اسے دوا دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شام تک لڑکا تندرست ہو گیا۔

اس لیے انھوں نے اللہ کی بہت حمد و ثنا کی [شکر ادا کیا] اور اس خدا کی راہ میں جو بیماروں کو شفا دیتا ہے انھوں نے بہت سا مال خیرات کر دیا۔

الدرس الحادی والأربعون

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:

1۔ أَنَا أُكْرِمُ الضَّيْفَ سے أَنَا أَكْرَمْتُ الضَّيْفَ ہوگا۔

اس میں [أَنَا] ضمیر مرفوع منفصل، واحد متکلم [تُ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، واحد متکلم۔

2۔ نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ سے نَحْنُ لَعِبْنَا بِالْكُرَةِ ہوگا۔

اس میں [نَحْنُ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع متکلم، لَعِبْنَا میں [نَا] ضمیر بارز مرفوع متصل، جمع متکلم۔

3۔ أَنْتِ تُنَظِّفِينَ الْحُجْرَةَ سے أَنْتِ نَظَّفْتِ الْحُجْرَةَ ہوگا۔

اس میں [أَنْتِ] ضمیر مرفوع منفصل، واحد مؤنث مخاطبہ، نَظَّفْتِ میں [تِ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، واحد مؤنث مخاطبہ

4۔أَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ سے أَنْتُمَا نَصَرْتُمَا الْمَظْلُوْمَ ہوگا۔

اس میں [أَنْتُمَا] ضمیر مرفوع منفصل، تثنیہ مخاطبہ۔[تُمَا] ضمیر بارز مرفوع متصل، تثنیہ مخاطب۔

5۔ هُنَّ يُحْبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ سے هُنَّ أَحْبَبْنَ الْمَدْرَسَةَ ہوگا۔

اس میں [هُنَّ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع مؤنث غائب، أَحْبَبْنَ میں [نَ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مؤنث غائب۔

6۔هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى سے هُمْ رَحِمُوْا الْيَتَامٰى ہوگا۔

اس میں [هُمْ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع مذکر غائب، رَحِمُوا میں [و] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مذکر غائب۔

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر فاعل اور ضمیر پہچانو۔

1۔أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا سے أُعْطِيْكَ كِتَابًا ہوگا۔

اس میں أُعْطِيْ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، واحد متکلم کی مستتر ہے، وہی فاعل ہے [كَ] ضمیر منصوب متصل، واحد مذکر مخاطب۔

2۔وَهَبْتِنِي سَاعَةً سے تَهِبِيْنَنِيْ سَاعَةً ہوگا۔

اس میں تَهِبِيْنَ میں [ی] ضمیر بارز، مرفوع متصل ہے، وہی فاعل ہے۔[آخر کا نون اعراب کا ہے ضمیر نہیں ہے] [نِيْ] میں نون وقایہ ہے اور [ی] ضمیر منصوب متصل، واحد متکلم۔

3۔مَنَحْتَنِيْ مِقْلَمَةً سے تَمْنَحُنِيْ مِقْلَمَةً ہوگا۔

اس میں تَمْنَحُ کے اندر ضمیر واحد مذکر مخاطب مستتر ہے، وہی فاعل ہے۔[نِيْ] میں نون وقایہ اور [ی] ضمیر منصوب متصل، واحد متکلم۔

4۔رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ سے نَرْجِعُ إِلَى الْمَنْزِلِ ہوگا۔

اس جملے میں نَرْجِعُ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، جمع متکلم کی مستتر ہے، وہی فاعل ہے۔

5۔ هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ سے هِيَ تَلْعَبُ بِالْكُرَةِ ہوگا۔

اس جملے میں تَلْعَبُ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، واحد مؤنث مخاطب کی مستتر ہے۔ وہی فاعل ہے۔

6۔سَافَرْنَ إِلٰى دِهْلِيْ سے يُسَافِرْنَ إِلٰى دِهْلِيْ ہوگا۔

اس میں يُسَافِرْنَ کے اندر [نَ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مؤنث غائب، وہی فاعل ہے۔

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

[رَبَّنَا] میں نَا ضمیر مجرور متصل ہے کیوں کہ مضاف الیہ ہے۔

[إِنَّنَا] میں نَا ضمیر منصوب متصل ہے، کیوں کہ اِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے۔

[سَمِعْنَا] میں نَا ضمیر مرفوع متصل ہے کیوں کہ وہ فاعل ہے۔

[اٰمَنَّا] میں نَا ضمیر مرفوع متصل ہے کیوں کہ وہ فاعل ہے۔

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو: هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟

۱۔ هَل أحضرتِ كُتُبَكِ؟ ۲۔ هَلْ أَحْضَرْتُمَا كُتُبَكُمَا؟

۳۔ هَلْ أَحْضَرْتُمْ كُتُبَكُمْ؟ ٤۔ هَلْ أَحْضَرْتُنَّ كُتُبَكُنَّ؟

مشق نمبر ۵۴۔ عربی سے اُردو

۱۔ بے شک جس ماپ سے تم [دوسروں کے لیے] ماپتے ہو [اسی سے] تمہارے لیے بھی ماپا جائے گا۔

۲۔ وہ دو شخص جو مسلمانوں کے اوقاف کے متولی ہیں وہ نہیں جانتے کہ ان کے ہاتھ [قبضے] میں جو مال ہے اسے کس طرح خرچ کیا جائے اور کس پر خرچ کیا جائے [کس کو دیا جائے؟]

۳۔ میں نے جو کچھ تمہاری جانب سے بہادری اور جواں مردی دیکھی جو تم نے آخری لڑائی میں ظاہری کی ہے اس نے مجھے تمہارے اعزاز پر آمادہ کیا۔

۴۔ مجھے ان عورتوں پر تعجب آتا ہے جو اپنی فانی جسموں کو سجاتی سنوارتی ہیں، اور اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی روحوں کو نہیں سنوارتیں۔

۵۔ جوانوں میں جو سب سے پہلے ایمان لایا وہ ابوبکر صدیق [رضی اللہ عنہ] ہیں اور وہی خلفائے راشدین [ٹھیک راہ پر چلنے والے خلیفوں] میں پہلے خلیفہ ہیں۔

۶۔ استاد نے جو کچھ بیان کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قرآن پر عمل کرنا جو [پیغمبر] محمد [ﷺ] پر نازل کیا گیا ہے ہمارے واسطے دونوں جہان کی کامیابی کے لیے کافی ہے۔

۷۔ جس نے برائی بوئی اس نے ندامت [کا پھل] کاٹا [ندامت حاصل کی]

۸۔ میں ایسا ہو گیا تھا جیسے کسی کو شراب نے مست کر دیا ہو۔

۹۔ سچا آدمی ذلیل نہیں ہوتا اور جھوٹا عزیز نہیں ہوتا۔

۱۰۔ مجھے ایک چٹھی ملی جس میں وہ لکھا ہے جو [آگے] آتا ہے:

اے ہوشیار طالبِ علم! وہ امتحان قریب آ گیا ہے جو چست [محنتی] اور سست میں فرق کر دیتا ہے تو تُو ان میں سے ہو جا جو محنت کرتے ہیں اور امتحان کے روز کامیاب ہوتے ہیں۔ والسلام

۱۱۔ بے شک جو اپنے وطن سے محبت کرتا ہے وہ وہ ہے جو اپنی کوشش ان [باتوں یا چیزوں] میں صرف کرتا ہے جن سے اس کی قوم کی جس کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے، قدر بلند ہو جائے، تو کاریگر جو اپنے کام پختگی سے کیا کرتے ہیں وہ اپنے وطن کی خدمت کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو اپنے بچوں کی تربیت فضیلت [ترقی کے اصول] پر کرتی ہیں وہ بھی اپنے وطن کی شان بلند کرتی ہیں اور وہ طالبِ علم جو اپنے سبقوں میں کوشش کرتے ہیں وہ بھی اپنی قوم کی عزت [کا قصر] تعمیر کر رہے ہیں۔

۱۲۔ جو [وقت] گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل چکا اور جس کی آئندہ توقع ہے [مستقبل] وہ پردے میں ہے، اور تیرے لیے [صرف] وہ گھڑی ہے جس میں تو [ابھی] ہے۔ [حال کا وقت]

۱۳۔ میں [لفظ] اَلَّذِیْ جیسا ہوں میں بھی اس کا محتاج ہوں جس کا وہ [لفظ] محتاج ہے۔ پس تو [اس وقت] میرا ثواب اور بہت سی تعریف لوٹ لے [حاصل کر لے]

اس شعر کی تشریح یہ ہے کہ لفظ اَلَّذِیْ اسم موصول ہے اور ہر اسم موصول کو نحو کے قاعدے سے ایک جملہ کی ضرورت ہے جسے صلہ کہتے ہیں اس صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کی طرف لوٹے جسے عائد کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۳۲-۴) لغت میں ''عائد'' کے دو معنی ہوتے ہیں: ایک تو ''لوٹنے والا'' دوسرے ''عیادت کرنے والا'' یعنی بیمار کی خبر گیری کرنے والا، اور ''صلہ'' کے بھی دو معنی ہیں: ایک تو ''جوڑ'' دوسرے ''عطیّہ''

یہ وہ شعر ہے جو ایک شاعر نے اپنے ایک امیر دوست کو لکھا تھا جس میں اُس نے اپنی تنگ دستی اور بیماری کی طرف بڑی خوبی سے اشارہ کیا ہے۔

مشق نمبر ۵۶۔ مِنَ الْقُرْآن

۱۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو [اے ایمان والو!] کیوں تم وہ [باتیں] کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

۲۔ کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے؟ [عالم اور جاہل]

۳۔ اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہیں، اگر تم [ان کی عدت کے بارے میں] شک کرتے ہو گے تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔

۴۔ جو اس [دنیا] میں اندھا بنا ہوا ہے [دل کا اندھا ہے] وہ دوسری دنیا میں بھی اندھا ہے۔

۵۔ جو کچھ تمہیں رسول نے دے دیا وہ لے لو [اس پر عمل کرو] اور جس چیز سے اس نے تمہیں روک دیا اس سے تم رک جاؤ [باز رہو]

۶۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

۷۔ جس نے اچھے کام کیے، خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت، حالاں کہ وہ ایمان دار ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی میں زندہ رکھیں گے اور ان کی مزدوری کا معاوضہ اس سے بہتر دیں گے جتنا وہ کام کرتے تھے۔

۸۔ [اے مسلمانو!] تم سب سے اچھی اُمت ہو جو آدمیوں [کی اصلاح] کے لیے نکالی گئی ہے [پیدا کی گئی ہے] کہ تم [اُن کو] بھلائی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے۔

مشق نمبر ۵۷۔ عربی سے اُردو

۱۔ ابراہیم! یہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں ہے وہ کیا ہے؟ اور وہ جو دروازے کے پاس کھڑا ہے وہ کون ہے؟	میرے بھائی یوسف! یہ تو وہ چیز ہے جسے تم جانتے ہو، اور وہ وہ شخص ہے جسے تم پہچانتے ہو۔
۲۔ واللہ! تمہارا جواب عجیب ہے میں [بالکل] نہیں سمجھا تم کیا کہہ رہے ہو؟	یہ جو میرے ہاتھ میں ہے وہ وہی کتاب ہے جو تم نے کل مجھے دی تھی اور وہ جو دروازے کے پاس کھڑا ہے وہ وہی خادم ہے جسے پرسوں تم نے ہمارے ہاں بھیجا ہے۔ کیا تم اسے نہیں پہچانتے؟

۳۔ بے شک میرے بھائی! میں اسے پہچانتا ہوں، لیکن آج وہ مجھ پر مشتبہ ہو گیا ہے، کیونکہ اس نے آج وہ نہیں پہنا جو ہمارے پاس پہنا کرتا تھا	ہاں! ہم نے اُسے ویسا ہی لباس دیا ہے جیسا ہم پہنتے ہیں اور ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔
۴۔ بہت خوب ابراہیم! اچھا وہ دونوں آدمی کہاں ہیں جنھیں میں نے دو گھنٹہ پیشتر تمہارے پاس دیکھا تھا؟	ان دونوں آدمیوں کو جنھیں تم نے دیکھا تھا میں نے پھل چننے [توڑنے] کے لیے باغ میں بھیج دیا ہے۔
۵۔ اور وہ آدمی کہاں چلے گئے جو تمہارے باغ میں درختوں کو پانی دیتے تھے؟	تمہارے والد نے ان آدمیوں کو اپنا باغ سدھارنے کے لیے مجھ سے مانگا تو میں نے انھیں ایک ہفتہ کے لیے وہاں بھیج دیا تھا۔
۶۔ یہ تمہاری مہربانی ہے، اور وہ عورتیں کیا کرتی ہیں جو تمہارے کارخانے میں کام کرتی تھیں؟	ان عورتوں کو میں نے روئی کے کھیتوں میں روئی چننے کے لیے بھیج دیا ہے۔ اور اے یوسف! تم ان مردوں اور عورتوں کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہو، کیا تمھیں ان کی ضرورت ہے؟
۷۔ جی ہاں! مجھے مزدوروں کی سخت ضرورت ہے۔ کیوں کہ تمام کاروبار بگڑنے کے قریب آگئے ہیں، میرے پاس کوئی نہیں جو کھیتی [اناج] کاٹ لائے یا کارخانے میں کام کرے، نہ میرے پاس کوئی مزدور ہے۔ جو میرے مکان کی تعمیر میں بڑھئیوں کی اور معماروں کی مدد کرے۔	بھائی! یہ کیسے؟ تمہارے پاس تو کام کرنے والوں اور مزدوروں کی بڑی تعداد تھی، پھر تعجب ہے انھیں کیا ہو گیا؟
۸۔ بھائی صاحب! وہ زیادہ مزدوری مانگتے تھے، تو ہم نے ان کا مطالبہ قبول نہ کیا، اس لیے وہ کام سے رُک گئے [ہڑتال کی]	بھائی یوسف! اللہ تمہاری حالت درست کرے! تمھیں چاہیے تھا کہ ان کے مطالبات قبول کر لیتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے [تم نہیں جانتے] مہنگائی کتنی غالب ہو گئی ہے اور بازار کتنا چڑھ گیا ہے؟

۹۔ خدا کی قسم! میں نے آج سمجھا کہ یہ غریب لوگ، جو کارخانوں اور کھیتوں میں کام کرتے ہیں اور ہمارے لیے مکانات تعمیر کرتے ہیں، انھیں ترقی میں اور آسائش میں اور دشمنوں پر غلبہ پانے میں بہت بڑا دخل ہے۔	بھائی! تم نے سچ کہا۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے جنھیں ہم نیچ [کمزور] سمجھتے ہیں اور حقیر جانتے ہیں، تو ہم پر زندگی تنگ [دوبھر] ہو جاتی، اور ساری دنیا باوجود اپنی فراخی کے ہم پر تنگ ہو جاتی۔ اسی لیے مصلح اعظم [سب سے بڑے سدھارک] رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''مجھے اپنے غریب [یا مزدور] طبقے میں تلاش کرو [مجھے ان میں سے ایک سمجھو]، کیوں کہ تم اپنے غریب طبقے والوں ہی کی بدولت فتح مندی پاتے ہو اور روزی بھی [انھی کی بدولت] تمھیں ملتی ہے۔'' دیکھو! کس طرح آپ [ﷺ] نے اپنی معزز ہستی کو ادنیٰ لوگوں اور غریب مزدوروں کے ساتھ شامل کر دیا ہے، تاکہ ہم انھیں عزت کی نظر سے دیکھیں اور انھیں حقیر نہ جانیں۔
۱۰۔ کتنی بڑی شان ہے اس نبی اُمّی [ﷺ] کی جو واقعی سارے جہانوں کے لیے رحمت تھا، کیا ہی حکمت سے بھرا ہوا ہے اس کا کلام! اور کتنا سچا ہے! کس طرح امیروں اور غریبوں کو ایک صف میں کھڑا کر دیا ہے کاش کہ ہم اس [نبی] کی پیروی کرتے تو ہمیشہ [سب پر] غالب رہتے۔	واللہ! تم نے سچ کہا تو ہمیں چاہیے کہ ہم اُن مزدوروں کے ساتھ وہی سلوک کریں جو ہم خود اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھائیوں کا معاملہ رکھیں تب زندگی خوش گوار ہو گی اور تمام کاروبار ٹھیک ہو جائیں گے اور ہڑتال کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

مشق نمبر ۵۸۔ اُردو سے عربی

۱۔ اَلْقُرْاٰنُ كِتَابٌ اُنْزِلَ [یا اَلْقُرْاٰنُ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِیْ اُنْزِلَ] عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

۲۔ هَلْ تَرَی الرَّجُلَیْنِ اللَّذَیْنِ یَأْتِیَانِ اِلَیْنَا۔

۳۔ مَنْ قَالَ: « لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ » دَخَلَ الْجَنَّةَ

٤۔ اَلْاِبْنَتَانِ اللَّتَانِ تَذْهَبَانِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ هُمَا أُخْتَايَ

٥۔ اَلنِّسَاءُ اللَّاتِيْ تَذْهَبْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ

٦۔ أَرِنِيْ مَا فِيْ يَدِكَ

٧۔ هٰذَا مَا أُحِبُّهُ

٨۔ هُمْ كَانُوْا [یا صَارُوْا] كَمَنْ أَسْكَرَهُ الْخَمْرُ

٩۔ إِنَّ مَا رَأَيْنَا مِنْ عِلْمِكَ حَمَلَنَا عَلٰى تَكْرِيْمِكَ

١٠۔ سَيَأْتِيْكَ كِتَابٌ يَكُوْنُ مَكْتُوْبٌ فِيْهَا مَا يَأْتِيْ:

بُنَيَّ! أَنْتَ تَعْلَمُ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ ، أَرْجُوْا أَنِ اسْتَعْدَدْتَ [یا أَلَّا تَكُوْنَ اسْتَعْدَدْتَ] لِلْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ۔ أَبُوْكَ الَّذِيْ رَبَّاكَ وَ كَذٰلِكَ مُعَلِّمُوْكَ الَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ يَنْتَظِرُوْنَ نَجَاحَكَ۔

سوالات نمبر ۱۷ کے ۱۱، ۱۲ سوال کا حل

۱۱۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ لکھو (قوس میں جواب ہے)

١۔ قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِيْ (يَنْفَعُنِيْ یا أَعْطَيْتَنِيْ) یا اور کچھ

٢۔ جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِيْ (طَلَبْتَهُ) یا اور کچھ

٣۔ هٰذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ (أَرْسَلَهُمَا أَبِيْ) یا اور کچھ

٤۔ خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ (هُمَا أَنْفَعُ الْكُتُبِ لِمِثْلِكَ) یا اور کچھ

٥۔ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ (يَعْلَمُوْنَ) وَالَّذِيْنَ (لَا يَعْلَمُوْنَ) یا اور کچھ

٦۔ هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِيْ (أَعْطَانِيْهَا عَمِّيْ) یا اور کچھ

٧۔ أَكَلْتُ التُّفَّاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ (هُمَا مِنْ حَدِيْقَتِنَا) یا اور کچھ

٨۔ أَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِيْ (يُعَلِّمْنَ الْبَنَاتِ) یا اور کچھ

٩۔ اِحْتَرِمْ مَنْ (عَلَّمَكَ) یا اور کچھ

١٠۔ كُلْ مَا اكْتَسَبْتَ مِنَ (الْحَلَالِ) یا اور کچھ

۱۲۔ ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ:

هُوَ الَّذِیْ عَلَّمَكَ

۱۔ هُمَا اللَّذَانِ عَلَّمَاكَ ۲۔ هُمُ الَّذِیْنَ عَلَّمُوْكَ

۳۔ هِيَ الَّتِیْ عَلَّمَتْكَ ۴۔ هُمَا اللَّتَانِ عَلَّمَتَاكَ

۵۔ هُنَّ اللَّتِیْ عَلَّمْنَكَ ۶۔ أَنْتَ الَّذِیْ عَلَّمْتَنِیْ

۷۔ أَنْتُمَا اللَّذَانِ عَلَّمْتُمَانِیْ ۸۔ أَنْتُمُ الَّذِیْنَ عَلَّمْتُمُوْنِیْ

۹۔ أَنْتِ الَّتِیْ عَلَّمْتِنِیْ ۱۰۔ أَنْتُنَّ اللَّاتِیْ عَلَّمْتُنَّنِیْ

تنبیہ: اور جملے بھی بن سکتے ہیں مثلاً متکلم کی ضمیروں سے بھی کئی جملے بنا سکتے ہو۔

الدرس الثالث والأربعون

مشق نمبر ۵۹

1۔ مفعول مطلق کی مثالیں: (اُردو میں مفعول مطلق کے معنی کبھی چھوڑ دیتے ہیں)

۱۔ خالد نے ایک کھیلا کھیلا۔

۲۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔

۳۔ زمین ایک دن میں ایک چکر کاٹتی ہے۔

۴۔ چیتا شیر کی چھلانگ [کی مانند] چھلانگ مارتا ہے۔

۵۔ بخیل فقیروں کی زندگی [کی مانند] زندگی گزارتا ہے اور اس سے دولت مندوں کا [کے جیسا] حساب لیا جائے گا۔

2۔ مفعول لہ کی مثالیں:

۱۔ میں نے خلیل کو پسند کیا ہے، اس کی امانت داری کا یقیناً اور اس کی پاک دامنی پر اعتماد کرنے کی وجہ سے۔

۲۔ لوگ ملکوں کا سفر کرتے ہیں روزی کی تلاش کے لیے اور علم اور فضیلت طلب کرنے کے لیے۔

3۔ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرفِ مکان کی مثالیں:

۱۔ نوح [علیہ السلام] ایک زمانہ زندہ رہے اور اپنی قوم کو [خدا کی طرف] رات اور دن بلایا، تو انھوں نے ان کو جواب نہ دیا [ان کی دعوت قبول نہ کی] اور [بلکہ] بڑا تکبر کیا۔

۲۔ میں نے کتاب میز کے اوپر رکھی اور جوتے اس کے نیچے۔

۳۔ میں نے ایک میل پیدل سیر کی اور سو [۱۰۰] میل موٹر سے اور ہزار [۱۰۰۰] میل ہوائی جہاز سے۔

4۔ مفعول معہ کی مثالیں: (ذیل کی مثالوں میں واؤ معیت ہی ہو سکتی ہے)

۱۔ میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چل پڑا۔

۲۔ خالد سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہی حاضر ہوا۔

۳۔ شاگرد نے کتاب کے ساتھ سیر کی۔

۴۔ نئی سڑک کے ساتھ چلا جا۔

5۔ حال کی مثالیں:

۱۔ لشکر فتح مندی کی حالت میں لوٹا۔

۲۔ پانی مت پی جب کہ وہ گدلا ہو۔

۳۔ مظلوم روتا ہوا آیا۔

۴۔ جب طالب علم چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتا ہے تو بڑے پن کی حالت میں سردار ہو جاتا ہے۔

۵۔ میں قاضی سے ملا جب کہ [میں اور وہ] دونوں سوار تھے۔

۶۔ موسیٰ [علیہ السلام] اپنی قوم کی طرف غضب ناک اور رنجیدہ حالت میں واپس آئے۔

۷۔ فیصلہ مت کر جب کہ تو غضب ناک ہے۔

6۔ المستثنیٰ بہ "اِلَّا" کی مثالیں:

۱۔ ہر مرض کے لیے ایک دوا ہے مگر موت [کے لیے نہیں]

۲۔ تو انھوں نے اس میں سے پیا مگر تھوڑوں نے [نہیں پیا]

۳۔ ایک درخت کے سوا سب درختوں نے پھل دیا۔

۴۔ ایک کے سوا سب چور بھاگ گئے۔

☆..........☆..........☆

۱۔ محنت کے سوا کسی نے نفع نہیں پایا۔

۲۔ چند کے سوا انھوں نے [کسی نے] نصیحت نہ سنی۔

۳۔ ایک درخت کے سوا [اور] درخت نہیں کاٹے گئے۔

☆............☆............☆

۱۔ نہیں حاضر ہوا [کوئی] مدرسہ میں بجز ایک شاگرد کے۔
۲۔ نفع نہ پایا مگر محنتی نے۔
۳۔ صحبت نہ اختیار کر مگر اچھوں کی۔
۴۔ بُرائی [کی تکلیف] میں نہیں پڑتا مگر اس کا کرنے والا۔
۵۔ نہیں کاٹا گیا مگر ایک درخت [ایک درخت کے سوا اور کوئی درخت نہیں کاٹا گیا]
7۔ تمیز کی مثالیں:
۱۔ میرے پاس ایک من گھی اور دو رِطل شہد اور ایک صاع گیہوں اور ایک گز ریشم ہے۔

☆............☆............☆

۲۔ میرے پاس گیارہ بکری اور پندرہ مرغی اور تیس اشرفی ہے۔

☆............☆............☆

۱۔ ہوا کے لحاظ سے مکان اچھا ہے۔
۲۔ لڑکا بات چیت میں اچھا ہے۔
۳۔ سونا وزن اور قیمت کے اعتبار سے [یا وزن اور قیمت میں] چاندی سے زیادہ ہے۔
۴۔ پیغمبر لوگ کلام میں سب لوگوں سے زیادہ سچے ہیں۔
8۔ منادیٰ کی مثالیں:
۱۔ اے خدا کے بندے! اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کر۔
۲۔ اے قوم کے سردار! اپنی قوم کا خادم ہو جا۔
۳۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں [بھی] بھلائی دے اور آخرت میں [بھی] بھلائی دے اور ہمیں آگ [دوزخ] کے عذاب سے بچا۔
۴۔ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

☆............☆............☆

۱۔ اے مظلوم کی پکار سننے والے۔

۲۔ اے خیر میں کوشش کرنے والے۔

۳۔ اے بندوں کے ساتھ نرمی کرنے والے۔

☆..........☆..........☆

ا۔ اے مغرور! [فریب کھانے والے] غرور چھوڑ دے۔

۲۔ اے محنتی! کامیابی کی خوش خبری سن لے۔

۳۔ اے ایمان والے! اللہ کے سوا [کسی] پر بھروسہ نہ رکھ۔

☆..........☆..........☆

ا۔ اے لڑکے! اُٹھ ۲۔ اے استاذ! مجھے سکھایے۔

۳۔ بچو! بیٹھ جاؤ۔ ۴۔ ایمان والو! اللہ کے سوا [کسی] سے مت ڈرو۔

9۔ لا لنفي الجنس کی مثالیں:

ا۔ ایمان سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔

۲۔ توبہ سے بڑھ کر کامیاب ہونے والا کوئی سفارشی نہیں۔

۳۔ کتاب سے بہتر کوئی ساتھی نہیں اور قرآن سے بڑھ کر فائدہ بخش کوئی کتاب نہیں۔

۴۔ کوئی سچا مددگار ذلیل نہیں ہوتا۔

۵۔ کوئی شخص جس کا کام بُرا ہو پسندیدہ نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۶۱

عقل مند کے نزدیک کوئی چیز اس کے اپنے وطن سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جس کی زمین کے اوپر اور جس کے آسمان کے نیچے بچپن میں اس نے پرورش پائی اور ایک زمانے تک اس کی نباتات اور حیوانات سے فائدہ لیتا رہا ہے، اور اسی [وطن] میں اپنے گھر والوں اور کنبے والوں سمیت اطمینان کی حالت میں زندگی بسر کی ہے۔

وہ اس [وطن] کے مقامات کے سوا کسی اور مقام سے مالوف [مانوس] نہ ہوا، اور اس کے چشموں کے سوا کسی اور [گھاٹ] پر وارد نہ ہوا۔ سب سے پہلے اس کی نظر اسی [وطن] کی صورت پر پڑی، اس لیے اس کی محبت نے ایک خالی دل کو پالیا اور اس پر غالب ہوگئی۔

اور [حقیقت یہ ہے کہ] انسان آرام کی زندگی نہیں بسر کرسکتا اور نہ کامل خوش نصیبی [خوش حالی] حاصل کرسکتا ہے، مگر اسی وقت جب کہ اس کے ملک والے اپنے حقوق و فرائض سے بخوبی واقف ہو جائیں، اور ان کی نظر میں علم ہی سب سے زیادہ قیمتی شے ہو جائے اور عزیز ترین مقصد ہو جائے۔

پس اے شرف [عزت] کے طالب! اپنے وطن کے حق کی رعایت کے لیے اس وطن سے خاص محبت رکھ اور اس کی خوب حفاظت کر کیوں کہ حب وطن خصالِ حمیدہ میں سے ہے، بلکہ جیسا کہ کہا گیا ہے [جیسا کہ مشہور ہے] حب وطن ایمان میں داخل ہے۔

مشق نمبر ۶۲۔ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ [اے پیغمبر!] ہم نے تمھیں کھلی فتح عطا کردی۔

۲۔ اور اپنے رب کے نام کو یاد کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔

۳۔ اور قرآن کو اطمینان سے [ٹھہر ٹھہر کر] پڑھا کرو۔

۴۔ اے چادر اوڑھنے والے! تھوڑی رات کے سوا پوری رات یادِ الٰہی میں گزارا کرو۔

۵۔ اور صبح شام اپنے رب کے نام کی یاد کرو۔

۶۔ اور رات میں بھی اسے سجدے کرو اور لمبی رات تک [بہت رات تک] اس کی تسبیح [وتقدیس] میں لگے رہو۔

۷۔ انھوں نے کہا: ہم تو ایک ہی دن یا دن کا کچھ حصہ ہی ٹھہرے۔

۸۔ اور وہ [یوسف کے بھائی] عشا کے وقت روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے۔

۹۔ تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے فائدے کی خاطر حلال کردیا گیا ہے۔

۱۰۔ وہ جو اپنا مال اللہ کی رضا جوئی کے لیے اور اپنے نفسوں کی مضبوطی کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

۱۱۔ فرعون نے اور اس کے لشکر نے [یا فرعون نے اپنے لشکر سمیت] سرکشی اور ظلم کی وجہ سے ان کا [بنی اسرائیل کا] پیچھا کیا۔

۱۲۔ اور ہم نے تمھیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

۱۳۔ ہم نے تمھیں حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

۱۴۔ ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا، پھر بندوں کی روزی کے لیے اس سے ہم نے باغات اُگائے اور کھیتی کا اناج اور کھجور کے درخت اونچے اونچے جن کی گیلیں گندھی ہوئی ہیں۔

۱۵۔ اور [اللہ تعالیٰ] انھیں ان کے صبر کرنے کے عوض جنت اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے گا، اس جنت میں وہ مزین کرسیوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، اس میں انھیں نہ [سخت] دھوپ نظر آئے گی نہ سخت سردی۔

۱۶۔ اور تو زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر، تو [اکڑ پن کی چال سے] نہ تو زمین کو کبھی پھاڑ سکتا ہے نہ پہاڑ کی بلندی کو کبھی پہنچ سکتا ہے۔

۱۷۔ میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔

۱۸۔ تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

۱۹۔ اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔

۲۰۔ اللہ تعالیٰ بہترین حفاظت کرنے والا ہے۔

۲۱۔ اللہ کے نزدیک خفگی کے لحاظ سے یہ بات [بہت] بڑی ہے [بڑی خفگی کا باعث ہے] کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔

۲۲۔ دائیں ہاتھ والوں کے سوا ہر ایک شخص اپنے کرتوت کا گروی ہے [ان اعمال کا گروہ ہے جو اس نے کیے ہیں]

۲۳۔ علم میں تمھیں صرف تھوڑا سا دیا گیا ہے۔

۲۴۔ انھیں نہیں جانتے ہیں مگر کم لوگ۔

۲۵۔ کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور ہے؟

۲۶۔ وہ [بت] کچھ نہیں ہیں جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے رکھ لیے ہیں۔

۲۷۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۸۔ ان کے بہتیری سرگرشیوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۲۹۔ حج [کے دنوں] میں نہ ہم بستری [ہونی چاہیے] نہ گالی گلوچ نہ جھگڑا لڑائی۔

۳۰۔ دین [کے معاملے] میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

۳۱۔ اے آدم! انھیں اُن [چیزوں] کے نام بتادو۔

۳۲۔ اے اسرائیل کی اولاد! میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمھیں عطا کی تھیں۔

۳۳۔ اے ایمان والو! امن و صلح [کے دین یعنی اسلام میں سب کے سب داخل ہو جاؤ۔

۳۴۔ کہہ: اے اللہ ملک [حکومت] کے مالک! تو ملک [حکومت] دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے۔

۳۵۔ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر۔

۳۶۔ اے ہمارے رب! ہمیں گرفت میں نہ لے اگر ہم نے بھول کی یا غلطی کی۔

۳۷۔ بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔

۳۸۔ بے شک تیرے لیے دن میں بڑے مشاغل ہیں۔

۳۹۔ بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔

مشق نمبر ۶۳۔ ایک شاگرد کا خط چچا کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے محترم چچا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ادب [و تعظیم] کے ساتھ سلام کا ہدیہ پیش کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں وہ بات ظاہر [عرض] کرتا ہوں جو آپ کے قلب کو مطمئن کر دے اور ایک ایسا مژدہ سناتا ہوں جو آپ کو اور میرے محترم والدین کو مسرور کر دے (اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوشی کی حالت میں دائم [وقائم] رکھے) اور وہ یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور کرم سے کتاب تسہیل الأدب فی لسان العرب کا تیسرا حصہ ختم کر لیا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی بہت بہت حمد وثنا کرتا ہوں اور اس کا شکرِ جمیل ادا کرتا ہوں اس بنا پر کہ اس نے علم اور سمجھ [کی نعمت] سے مجھے ممنون فرمایا ہے۔

چچا صاحب! میں وہ وقت بھولا نہیں اور ہرگز نہ بھولوں گا جب کہ میں علم کی طلب اور [خصوصاً] عربی علوم کی خواہش کی خاطر مدرسہ میں داخل ہوا تھا، اور حالاں کہ زبانِ عربی سے بالکل ناواقف تھا، ساتھ ہی بعض طالب علموں نے مجھے کہا تھا کہ عربی زبان سیکھنے اور سکھانے کے لحاظ سے تمام زبانوں سے زیادہ سخت زبان ہے، پھر جب آپ مجھے مہتمم [پرنسپل] کے پاس لے آئے اور مجھے ان کے سامنے کھڑا رہا اور قریب تھا کہ کم ہمتی اور خوف کے مارے میرا دل مدرسہ کی طرف سے پھر جائے، جہاں نہ میرا کوئی دوست ہے نہ انیس۔

اس وقت اے مہربان چچا! آپ نے میرے چہرے سے میرے دل کی بات [دل کی کیفیت] سمجھ لی، اور مہربانی اور شفقت کی توجہ سے میری طرف متوجہ ہو گئے اور میرے دل کی تسلی دینے اور میرا خوف دور کرنے کی غرض سے [بڑی] نرمی کے ساتھ مجھ سے گفتگو کرنے لگے۔ تو آپ کی باتوں سے میرا دل دلیر [مضبوط] ہو گیا اور میری حیرت اور وحشت جاتی رہی۔ پھر اس کے بعد مہتمم صاحب میرے ساتھ پدرانہ ملاطفت سے پیش آئے اور میرے دل سے خوف دور کر دیا۔

پھر میں نے اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے عربی کی تحصیل پر پختہ عزم کر لیا اور میں نے مذکورہ کتاب کا پہلا حصہ شروع کر دیا۔ پھر تھوڑی ہی مدت بعد میرا دل خوشی اور شوق سے لبریز ہو گیا۔ کیوں کہ میں نے سمجھ لیا کہ جس طرح بعض طلبہ خیال کرتے ہیں عربی ویسی مشکل نہیں ہے اور میں اسباق یاد کرنے پر [اس طرح] متوجہ ہو گیا [گرا] جیسے پیاسا پانی پر۔ اور صبح شام تحصیل علم میں اپنی پوری کوشش صرف کر دی۔ کیوں کہ جس وقت آپ نے مجھے مدرسہ میں وداع کیا اس وقت آپ سے مجھے جو قیمتی نصیحتیں حاصل ہوئی تھیں انھیں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔ اور اُن [نصیحتوں] میں سے آپ کا یہ قول بھی تھا:

محنتی کے سوا کوئی بزرگی نہیں پاتا اور سست کے سوا کوئی ناکام نہیں ہوتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے پہلا حصہ تین مہینے میں پڑھ لیا اور اسی طرح دوسرا حصہ بھی، لیکن تیسرا حصہ میں نے پانچ مہینے میں پڑھا، کیونکہ وہ حجم کے لحاظ سے پہلے دوسرے سے دگنا ہے۔

الغرض میں نے گیارہ ماہ کی مدت میں تینوں حصے ختم کر لیے حالاں کہ مجھے کوئی تکلیف اور دشواری محسوس نہ ہوئی۔ جناب! اب میرا دل خوشی، مسرت اور شکر سے لبریز ہے کیوں کہ میں جب قرآن [شریف] پڑھتا ہوں تو اس کے بیشتر معانی سمجھ لیتا ہوں اور صرف تھوڑے [مقامات] کے سوا اس کے مطالب کا سمجھنا مجھے دشوار نہیں گزرتا اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ میں جب چوتھا حصہ مکمل پڑھ لوں گا تو پورا [قرآن شریف] سمجھتا ہوں گا [سمجھنے لگوں گا] پس اللہ ہی کے لیے تعریف ہے ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی۔

الحمد للہ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قِصَصُ النَّبِيِّيْنَ

سلسلہ قصص النبیین (حصہ اول تا پنجم) کے مصنف عالم اسلام کے نامور سکالر اور مشہور ادیب و خطیب تھے ان کی کتاب۔ مَاذَا خَسِرَ الْعَالَمُ بِانْحِطَاطِ الْمُسْلِمِيْنَ کو بے مثال شہرت ملی اور دنیا کی کئی زبانوں میں اس کے ترجمے شائع ہوئے، دینی و ادبی خدمات کی وجہ سے آپ کو فیصل ایوارڈ دیا گیا آپ کی دنیاوی مال و متاع سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ایوارڈ کی رقم مدارس اسلامیہ، افغان مہاجرین پر خرچ کر دی آپ نے انبیائے کرام کے دل چسپ اور ایمان افروز واقعات کے ذریعے مسلم طلباء طالبات کو عربی زبان پر عبور فراہم کرنے کے لیے سلسلہ قصص النبیین مرتب کیا۔ محاکات اطفال کے اصول پر لکھے گئے ان قصوں کو بے حد پسند کیا گیا اور عرب یونیورسٹیوں کے نصاب میں داخل کر لیا گیا، کتاب کی اس قدر مقبولیت کو دیکھ کر مصنف خود بھی حیران رہ گئے اور انہوں نے تحدیث نعمت کے طور پر اس کا اظہار بھی کیا۔

پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے اسلامیات کے سلیبس میں عربی زبان و ادب میں قصص النبیین کا چوتھا حصہ شامل ہے اس میں اہم الفاظ کو بار بار دھرایا گیا ہے تاکہ طلبا/طالبات کو یہ الفاظ دوران تدریس ہی یاد ہوجائیں۔ ہم نے الفاظ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا اس انداز سے ترجمہ کیا ہے جو بامحاورہ ہونے کے باوجود عام فہم لفظی ترجمہ بھی محسوس ہوگا۔ وَبِاللهِ التَّوْفِيْقُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قِصَّةُ سَيِّدِنَا شُعَيْب علیه السلام

سیدنا شعیبؑ کی کہانی

(انبیاء کرام کے) گزشتہ قصوں پہ ایک نظر

(۱)

ترجمہ	عبارت
تم نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا یوسف کی کہانی پڑھی اور تم نے سیدنا نوح اور سیدنا ہود اور سیدنا صالح کی کہانی پڑھی اور تم نے کس قدر تفصیل اور طوالت کے ساتھ سیدنا موسیٰ کا قصہ بھی پڑھا اور تم نے یہ سب کچھ شوق اور رغبت، احترام، اور قدر کے ساتھ پڑھا اور یہ کہانیاں تمہاری جانوں اور دلوں میں پیاری پیاری حکایتوں کی طرح گھر کر گئیں اور انہیں تمہارے حافظے نے محفوظ کرلیا اور تمہاری زبانوں پر یہ کہانیاں رواں ہو گئیں اور ے بھائیوں کو یہ کہانیاں سنا رہے ہو اور تم انہیں اپنے والدین اور بڑے بھائیوں کو بار بار سناتے ہو اور لطف اندوز ہوتے ہو اور ان کے سنانے میں جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہو۔	قَرَأْتُمْ قِصَّةَ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَسَيِّدِنَا يُوْسُفَ وَقَرَأْتُمْ قِصَّةَ سَيِّدِنَا نُوْحٍ وَسَيِّدِنَا هُوْدٍ وَ سَيِّدِنَا صَالِحٍ وَقَرَأْتُمْ سَيِّدِنَا مُوْسٰى فِيْ شَيْءٍ مِنَ التَّفْصِيْلِ وَ التَّطْوِيْلِ وَقَرَأْتُمْ كُلَّ ذٰلِكَ بِشَوْقٍ وَرَغْبَةٍ وَاِجْلَالٍ وَتَقْدِيْرٍ وَحَلَّتْ فِيْ نُفُوْسِكُمْ وَقُلُوْبِكُمْ مَحَلَّ الْقِصَصِ الْحَبِيْبَةِ الْاَثِيْرَةِ وَوَعَتْهَا ذَاكِرَتُكُمْ وَذَلَّتْ بِهَا اَلْسِنَتُكُمْ وَقَدْ رَاٰكُمُ النَّاسُ تَحْكُوْنَهَا لِاِخْوَتِكُمُ الصِّغَارِ وَ تُرَدِّدُوْنَهَا لِلْاَبَوَيْنِ وَلِاِخْوَتِكُمُ الْكِبَارِ وَاَنْتُمْ تَتَذَوَّقُوْنَهَا وَقَدْ تَتَحَمَّسُوْنَ فِيْ حِكَايَتِهَا

(۲)

قِصَّةُ صِرَاعٍ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ حق اور باطل کے مابین کشمکش

عبارت	ترجمہ
وَلَا غَرَابَةَ، فَاِنَّهَا قِصَصٌ شَائِقَةٌ مُثِيْرَةٌ، وَاِنَّهَا قِصَّةٌ صِرَاعٍ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَبَيْنَ الْعِلْمِ وَالْجَهْلِ وَبَيْنَ النُّوْرِ والظَّلَامِ وَبَيْنَ الْاِنْسَانِيَّةِ وَالْوَحْشِيَّةِ وَبَيْنَ الْجَزْمِ وَالْيَقِيْنِ وَالظَّنِّ وَالتَّخْمِيْنِ ثُمَّ اِنَّهَا قِصَّةُ اِنْتِصَارٍ لِلْحَقِّ عَلَى الْقَوِيِّ وَ الْقَلِيْلِ عَلَى الْكَثِيْرِ قِصَّةٌ فِيْهَا عِلْمٌ وَحِكْمَةٌ وَمَوْعِظَةٌ وَ ذِكْرٰى. ﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴾	اور یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں، کیونکہ یہ کہانیاں شوق اور جذبات کو تیز کرنے والی ہیں اور پھر یہ حق اور باطل، علم اور جہالت، روشنی اور اندھیرے، انسانیت اور درندگی، جزم و یقین اور تشکیک و ارتیاب کے درمیان کشمکش کی کہانی ہے پھر یہ حق کی باطل، اور علم کی جہالت اور کمزور کی طاقت ور، اور قلیل کی کثیر پر فتح کی کہانی ہے۔ اس کہانی میں علم اور حکمت، نصیحت اور یاد ہانی ہے۔ اللہ نے سچ فرمایا: یقیناً ان کے تذکروں میں عقلمندوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ تذکرے کوئی گھڑی ہوئی کہانیاں نہیں ہیں بلکہ اس سے پہلے والے واقعات کی تصدیق اور ہر چیز کی تفصیل ہیں اور یقین رکھنے والی قوم کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔

(۳)

﴿وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾ مدین والوں کی طرف ان کا بھائی شعیب

عبارت	ترجمہ
وَلَيْسَ مَا حَكَيْنَ مِنْ قِصَصِ النَّبِيِّيْنَ هُوَ كُلُّ مَاحَكَاهُ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ مِنْ قِصَصِهِمْ وَحِكَايَاتِهِمْ فَفِي الْقُرْآنِ قِصَصٌ	اور ہماری بیان کردہ انبیاء کی کہانیاں، قرآن میں انبیاء کی بیان ہونے والی کہانیوں اور حکایتوں کی تکمیل نہیں ہیں کیونکہ قرآن میں ان کہانیوں کے علاوہ بھی کہانیاں ہیں۔

غَيْرُ هٰذِهِ الْقِصَصِ فِيْهِ قِصَّةُ نَبِيِّ اللهِ شُعَيْبِ الَّذِيْ اَرْسَلَهُ اللهُ اِلٰى مَدْيَنَ وَ اَصْحَابِ الْاَيْكَةِ وَاَصْحَابِ تِجَارَةٍ سَلَحٍ فَقَدْ كَانُوْا عَلَى الْجَادَّةِ الْكَبِيْرَةِ بَيْنَ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَبَيْنَ الْعِرَاقِ وَمِصْرَ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ الْاَحْمَرِ كَانُوْا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ غَيْرَهٗ كَمَا كَانَتْ اُمَمُ الْاَنْبِيَاءِ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ وَكَانُوْا يَنْقُصُوْنَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ وَيُطَفِّفُوْنَ فِي الْكَيْلِ وَيَتَعَرَّضُوْنَ لِلْقَوَافِلِ فَيَتَوَعَّدُوْنَهَا وَيُخِيْفُوْنَهَا وَيَعِيْثُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا شَانَ الْاَغْنِيَاءِ الْاَقْوِيَاءِ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا وَ لَا يَخْشَوْنَ عَذَابًا فَبَعَثَ اللهُ اِلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ

شُعَيْبًا يَدْعُوْهُمْ وَ يُنْذِرُهُمْ وَيَقُوْلُ لَهُمْ ﴿يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾

﴿وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴾

[1] اس میں اللہ کے نبی شعیب کی کہانی ہے جنہیں اللہ نے مدین اور اصحاب ایکہ (جھنگی والوں) کی طرف بھیجا، اور وہ وسیع پیمانے پر تجارت کرنے والے لوگ تھے اور اس بڑی شاہراہ پر تھے جو یمن اور شام، عراق اور مصر کے درمیان بحراحمر کے کنارے سے ہوکر گزرتی تھی وہ لوگ بھی اسی طرح اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے تھے جس طرح ہر دور کے نبیوں کی امتیں شریک ٹھہراتی تھیں اور وہ ماپ اور تول میں کمی کرتے تھے اور ماپنے میں چابکدستی دکھاتے اور قافلوں کا پیچھا کرتے اور انہیں دھمکاتے اور خوفزدہ کرتے اور ان مالداروں، طاقتوروں کی طرح زمین میں فساد کرتے جنہیں نہ حشر و نشر پر یقین ہو اور نہ وہ عذاب سے ڈرتے ہوں چنانچہ اللہ نے ان کی طرف اپنا رسول شعیب بھیجا جو انہیں دعوت دیتا اور خبردار کرتا اور انہیں کہتا: "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ماپ تول میں کمی نہ کرو میں تمہیں مالدار دیکھتا ہوں اور میں تم پر اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو گھیرنے والا ہے۔ اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ماپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کی چیزوں میں کمی نہ کرو اور زمین میں فساد کرنے والے نہ بنو۔"

(۴)

دَعْوَةُ شُعَيْب — حضرت شعیب کی دعوت

عبارت	ترجمہ
وَيَبْسُطُ لَهُمْ فِي الْكَلَامِ وَيَحُلُّ عُقْدَةً فِي أَنْفُسِهِمْ وَهِيَ عُقْدَةُ حُبِّ الْمَالِ وَالزِّيَادَةِ فَيَقُوْلُ:	اور وہ ان سے کھل کر گفتگو کرتا ہے اور ان کے دل کی گرہ کھولتا ہے اور وہ گرہ دولت کی محبت اور کثرت ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ
إِنَّ مَا يَفْضُلُ لَكُمْ مِنَ الرِّبْحِ بَعْدَ وَفَاءِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ خَيْرًا لَّكُمْ مِنْ أَخْذِ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالظُّلْمِ وَالْخِيَانَةِ وَإِذَا نَظَرْتُمْ فِي حَيَاتِكُمْ وَفِي حَيَاةِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ أَثْرَوْا وَجَمَعُوْا الْمَالَ، وَجَدْتُمْ أَنَّ مَا اكْتَسَبُوْا عَنْ طَرِيْقِ التَّطْفِيْفِ وَالْبَخْسِ وَالْخِيَانَةِ كَانَ مَصِيْرُه إِلَى التَّلَفِ وَالضَّيَاعِ، أَوِ الْفَسَادِ وَالْبَلَاءِ فَسُرِقَ أَوْنُهِبَ أَوْ أُنْفِقَ فِي غَيْرِ مَايُرْضِي اللهَ أَوْ سُلِّطَ عَلَيْهِ مَنْ أَتْلَفَه وَعَبَثَ بِه وَالْقَلِيْلُ الَّذِيْ يَنْفَعُ خَيْرٌ مِّنَ الْكَثِيْرِ الَّذِيْ لَايَنْفَعُ ﴿قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ﴾	ماپ اور تول پورا کرنے کے بعد جو منافع تمہیں بچتا ہے وہ ظلم اور خیانت کے ذریعے لوگوں کے مال اینٹھنے سے بہتر ہے اور جب تم اپنی زندگی اور ان لوگوں کی زندگی دیکھو گے جو مالدار ہیں اور انہوں نے مال جمع کیا ہوا ہے تم اس حقیقت کو پالو گے کہ وہ مال جو انہوں نے ڈنڈی مارنے اور کم تولنے اور خیانت کے ذریعے کمایا اس کا انجام ہلاکت ہے اور ضیاع ہے فساد اور مصیبت ہے۔ چنانچہ وہ مال چرا لیا جاتا ہے یا لوٹا جاتا ہے یا وہ اللہ کی خوشنودی میں خرچ نہیں ہوتا یا اس پر وہ مسلّط ہوتا ہے جو اسے برباد کردے یا فضول خرچی کرے اور نفع مند تھوڑا مال بہتر ہے اس زیادہ سے جو نفع نہ دے۔ کہہ دیجئے کہ خبیث اور پاک برابر نہیں ہوسکتے اگر تمہیں خبیث کی بہتات مرغوب لگے
وَنَصِيْحَتِيْ لَكُمْ خَالِصَةٌ مُخْلِصَةٌ وَاللهُ هُوَ الرَّقِيْبُ عَلَيْكُمْ وَحْدَه يَقُوْلُ فِيْ رِفْقٍ وَحِكْمَةٍ وَعِلْمٍ وَبَصِيْرَةٍ	اور تمہیں میری دلی نصیحت ہے اور اللہ وحدہ لا شریک تمہارا نگہبان ہے۔ اور وہ نرمی، حکمت، علم اور بصیرت سے کہتا ہے کہ
﴿بَقِيَّتُ اللهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾﴾	اگر تم یقین کرنے والے بن جاؤ تو اللہ کا حلال کردہ مال تمہارے لیے بہتر ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں۔

(۵)

أَبٌ رَحِيمٌ وَمُعَلِّمٌ حَكِيمٌ — مہربان باپ اور دانا استاد

عبارت	ترجمہ
وَيَتَنَوَّعُ لَهُمْ فِي الْخِطَابِ وَ يَتَفَنَّنُ فِي النَّصِيحَةِ شَأْنَ الْأَبِ الرَّحِيمِ وَالْمُعَلِّمِ الْحَكِيمِ فَيَقُولُ: ﴿ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ﴾	وہ انہیں مہربان باپ اور دانا استاد کی طرح مختلف انداز سے خطاب کرتا ہے اور نصیحت کے مختلف ڈھنگ اختیار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آچکی ہے تم ماپ، تول پورا کیا کرو اور لوگوں کی چیزوں میں ڈنڈی نامارو اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اگر تم یقین رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور نہ اہلِ ایمان کو اللہ کے راستے سے روکنے کی غرض سے راستوں پہ بیٹھا کرو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تم کو بہت کردیا اور دیکھو فسادیوں کا انجام کیا ہوا؟

(۶)

جَوَابُ قَوْمِهٖ — حضرت شعیب کی قوم کا جواب

عبارت	ترجمہ
وَقَدْ دَقَّقَ أَذْكِيَاؤُهُمْ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ وَتَعْلِيلِهَا وَقَالُوا فِي تِيْهٍ وَزَهْوٍ كَأَنَّهُمْ اِكْتَشَفُوا سِرًّا أَوْفَكَّرُوا الْعِزَّةَ ﴿ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ	شعیب کے دانشوروں نے اس دعوت تفسیر اور وجوہات کا بغور جائزہ لیا اور بڑے فخر وغرور سے کہا گویا انہوں نے کسی راز کا انکشاف کر لیا ہو یا کوئی گتھی سلجھا لی ہو۔ اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم ان کی پرستش چھوڑدیں جن کی پرستش

نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾	ہمارے آباء واجداد کرتے تھے یا ہم اپنے مالوں میں اپنی من مرضی ترک کردیں تو تم بڑے نرم خو اور سیدھے بھلے انسان ہو۔

(۷)

شُعَيْبٌ يَشْرَحُ دَعْوَتَهُ حضرت شعیب اپنی دعوت کھول کر بیان کرتے ہیں۔

عبارت	ترجمہ
وتَلَطَّفَ لَهُمْ شُعَيْبٌ فَلَمْ يَقْسُ وَلَمْ يَغْضَبْ وَاَفْهَمَهُمْ اَنَّهُ مَا حَمَلَهُ عَلٰى هٰذِهِ الدَّعْوَةِ وَالنَّصِيْحَةِ بَعْدَ صَمْتٍ طَوِيْلٍ وَعَدَمِ تَعَرُّضٍ لِمَا كَانُوْا عَلَيْهِ مِنْ اَخْلَاقٍ فَاسِدَةٍ وَتَصَرُّفَاتٍ جَائِرَةٍ اِلَّا مَا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِهِ اَخِيْرًا بِالنُّبُوَّةِ وَالْوَحْيِ وَمَاشَرَحَ لَهُ صَدْرَهُ وَاٰتَاهُ نُوْرًا مِّنْ عِنْدِهِ وَاَنَّهُ لَا يَحْمِلُهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَسَدُ فَقَدْ اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَزَقَهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاَنَّهُ بِذٰلِكَ سَعِيْدٌ ثُمَّ اِنَّهُ لَا يَنْهَاهُمْ عَنْ اَمْرٍ وَيَرْتَكِبُهُ وَيَمْنَعُهُمْ مِنْ شَيْءٍ وَيَاْتِيْهِ وَاَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَلَا مِنَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ.	اور حضرت شعیب نے ان پر نرمی برتی نہ کہ سخت کلامی سے پیش آئے اور نہ غصے ہوئے اور انہیں سمجھایا کہ ان کے گندے اخلاق اور ظالمانہ طور طریقے پر درگزر اور طویل خاموشی کے بعد انہیں اس دعوت اور نصیحت پر فقط اسی بات نے مجبور کیا ہے کہ اللہ نے اسے نبوت اور وحی سے سرفراز فرمایا ہے اس کا سینہ کھول دیا ہے اور اپنے پاس سے اسے نور عطا کیا ہے اور یہ کہ اسے دعوت اور نصیحت پر حسد نے آمادہ نہیں کیا، کیونکہ اللہ نے اسے اس سے بے غرض کر دیا ہے اور اسے حلال رزق عطاء کیا ہے اور وہ اس حال پر خوش نصیب اور پرسکون، فارغ البال اور دل و زبان کے ساتھ اس کا شکر ادا کرتا ہے۔ پھر وہ ان کو ایسے کام سے نہیں روکتا جس کا وہ خود ارتکاب کرتا ہو اور نہ ہی ان کو کسی ایسی چیز سے روکتا ہے جس کو وہ خود کرتا ہو اور نہ ہی وہ ان لوگوں سے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں اور نہ ان میں داخل ہے جو ایسا کہیں جو خود نہ کرتے وہ فقط ان کی
اِنَّمَا يُرِيْدُ اِصْلَاحَهُمْ وَاِنْقَاذَهُمْ مِنَ	

الْعَذَابِ الَّذِیْ مُحَلِّقٌ عَلٰی رُؤُوْسِهِمْ وَاَنَّ الْفَضْلَ کُلَّه یَرْجِعُ اِلَی اللهِ تَعَالٰی وَعَلَیْهِ اِعْتِمَادُه، ﴿ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ رَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَاۤ اَنْهٰکُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴾	اصلاح چاہتا ہے اور ان کو اس عذاب سے بچانا چاہتا ہے جو ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے اور فضل سارے کا سارا اللہ کی طرف لوٹتا ہے اور اس پر اس کا اعتماد ہے۔ فرمایا: اے میری قوم! میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے (اپنے خزانوں سے) اچھا رزق دے دیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں جس چیز سے تمہیں روکتا ہوں اور اس کا خود ارتکاب کروں تو حسب استطاعت اصلاح چاہتا ہوں اور اللہ کے بغیر مجھے اس کی توفیق نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۸)

مَا نَفْقَهُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ — تمہاری اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں

عبارت	ترجمہ
وَتَجَاهَلَ الْقَوْمُ مَا اَرَادَه ✓ شُعَیْبٌ کَاَنَّه ✓ یَتَکَلَّمُ مَعَهُمْ بِلُغَةٍ اَجْنَبِیَّةٍ مَعَ اَنَّه ✓ اِبْنُ الْبَلَدِ وَاَخُو الْقَوْمِ وَکَاَنَّه ✓ کَانَ غَیْرُ مُبِیْنٍ فِیْ کَلَامِه غَیْرُ مُفْصِحٍ مَعَ اَنَّه ✓ مِنْ اَبْلَغِهِمْ کَلَامًا وَاَفْصَحِهِمْ بَیَانًا وَهٰکَذَا یَقُوْلُ النَّاسُ اِذَا کَبُرَتْ عَلَیْهِمُ النَّصِیْحَةُ وَشَقَّ عَلَیْهِمُ الْعَمَلُ.	اور شعیب کی قوم نے آپ کی دعوت سے تجاہل عارفانہ کا یوں اظہار کیا، گویا آپ ان سے کسی اجنبی زبان میں گفتگو کرتے تھے حالانکہ آپ اسی شہر کے بیٹے اور قوم کے بھائی تھے اور گویا کہ آپ اپنی گفتگو میں عاجز اور فصیح نہیں تھے حالانکہ آپ ان سے بڑھ کر بلیغ الکلام اور فصیح اللسان تھے اور جب لوگوں پر نصیحت گراں گزرے اور عمل دشوار ہوجائے تو ایسا ہی کہتے ہیں۔

(۹)

شُعَيْبٌ يَتَعَجَّبُ مِنْ قَوْمِهِ حضرت شعیب اپنی قوم پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں

عبارت	ترجمہ
وَتَعَلَّلُوا بِضَعْفِهِ وَوَحْدَتِهِ وَأَنَّهُ لَوْلَا عَشِيرَتُهُ وَقَرَابَتُهُمْ لَهُ لَرَجَمُوهُ بِالْحِجَارَةِ وَتَخَلَّصُوا وَقَدِ اسْتَنْكَرَ ذٰلِكَ شُعَيْبٌ وَتَعَجَّبَ مِنْ أَنْ يَكُونَ اللهُ الْعَزِيزُ الْقَادِرُ وَالْقَوِيُّ الْقَاهِرُ أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنْ عَشِيرَةٍ هِيَ عُرْضَةٌ لِلْأَمْرَاضِ وَالْهَلَاكِ وَالضَّعْفِ وَالْعِجْزِ: ﴿ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝﴾	اور انہوں نے آپ کی کمزوری اور تنہائی کا بغور جائزہ لیا اور اگر اس کا قبیلہ اور ان سے قرابت داری نہ ہوتی تو اسے پتھروں سے کچل دیتے اور ان سے خلاصی پالیتے حضرت شعیب نے اس جائزے کو انوکھا سمجھا اور اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ غالب، قادر طاقتور اور قہر والا اللہ، ان کے سامنے ان کے اس قبیلے سے بھی بے وقعت ہے جو بیماریوں ہلاکت اور کمزوری اور ناتوانی کا نشانہ بنا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا اے شعیب! ہم آپ کی بہت سی باتیں نہیں سمجھتے بے شک ہم آپ کو اپنے درمیان کمزور سمجھتے ہیں اگر تیرا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم آپ کو سنگسار کر دیتے اور تو ہم سے طاقتور نہیں ہے آپ نے فرمایا: اے میری قوم! کیا میرا قبیلہ تمہارے ہاں اللہ سے زیادہ طاقتور ہے (جس کے خوف کی بناء پر) تم نے اسے پس پشت ڈال دیا ہے؟ بے شک میرا رب جو تم کرتے ہو اسے گھیرنے والا ہے۔

(۱۰)

اَلسَّهْمُ الْأَخِيْرُ آخری تیر

عبارت	ترجمہ
وَلَمَّا انْقَطَعَتْ حُجَّتُهُمْ أَطْلَقُوا السَّهْمَ الْأَخِيْرَ الَّذِي أَطْلَقَهُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ مِنْ كُلِّ	اورجب ان کی دلیل کٹ گئی تو انہوں نے وہ آخری تیر پھینکا جو ہر امت کے متکبرین

أُمَّةٍ عَلٰى نَبِيِّهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ ﴿ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴾	اپنے نبی اور اس کے تابعداروں پر چھینکتے ہیں۔ "حضرت شعیب کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! بہر حال ہم تجھے اور تیرے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر لوٹ آؤ۔"

(۱۱)

حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ — لاجواب دلیل

عبارت	ترجمہ
فَكَانَ جَوَابُهٗ جَوَابَ فَخُوْرٍ بِدِيْنِهٖ غَيُوْرٍ عَلٰى عَقِيْدَتِهٖ وَضَمِيْرِهٖ قَالَ: ﴿ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ ﴾	حضرت شعیب کا جواب اس شخص کے جواب کا سا تھا جسے اپنے دین پر فخر ہو اور اپنے عقیدے اور ضمیر پر غیرت ہو آپ نے فرمایا اگرچہ ہم اسے (کفر میں لوٹ جانے کو) برا سمجھنے والے ہوں ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا اگر ہم تمہارے مذہب کی طرف لوٹے بعد اس کے کہ اللہ ہمیں اس سے بچا چکا ہے اور ہمارے لیے اس میں لوٹنے کا کوئی جواز نہیں مگر یہ کہ اللہ چاہے، ہمارے رب نے ہر چیز کو علم کے ذریعے گھیر رکھا ہے ہمارا توکل اللہ پر ہے اے ہمارے رب! ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما اور تو بہتر کرنے والا ہے۔

(۱۲)

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ — بلکہ انہوں نے اپنے پیش رواں کی طرح کہا

عبارت	ترجمہ
فَلَمْ يَنْفَعْهُمْ ذٰلِكَ، ﴿ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴾	انہیں اس وعظ نے نفع دیا بلکہ انہوں نے اپنے پیشروؤں کی طرح جواب دیا انہوں

﴿قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝﴾	نے کہا تو سراسر جادو زدہ ہے اور تو فقط ہماری طرح بشر ہی تو ہے اور ہم تجھے یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں، اگر تو راست گفتار ہے تو ہم پر آسمان کا ٹکڑا گرادے

(۱۳)

عَاقِبَةُ اُمَّةٍ كَذَّبَتْ نَبِيَّهَا — اپنے پیغمبر کو جھٹلانے والی امت کا انجام

عبارت	ترجمہ
وَكَانَتِ الْعَاقِبَةُ وَاحِدَةً، عَاقِبَةُ كُلِّ اُمَّةٍ كَذَّبَتْ نَبِيَّهَا وَكَفَرَتْ بِنِعْمَةِ اللهِ ﴿فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾	ایک ہی انجام ہوا، انجام جو اپنے نبی کو جھٹلانے اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرنے والی امت کا ہوتا ہے انہیں ایک زلزلے نے آن لیا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ گرے رہے۔ جن لوگوں نے حضرت شعیب کی تکذیب کی تھی گویا وہ اس بستی میں آباد ہی نہ تھے اور جنہوں نے حضرت شعیب کو ے میں رہے۔

(۱۴)

بَلَّغَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّى الْاَمَانَةَ

حضرت شعیب نے رسالت پہنچا دی اور امانت ادا کردی

عبارت	ترجمہ
وَكَانَ شَانُ شُعَيْبٍ شَانَ كُلِّ نَبِيٍّ بَلَّغَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّى الْاَمَانَةَ وَاَقَامَ الْحُجَّةَ ﴿فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝﴾	حضرت شعیب کا طرز عمل وہی تھا جو ہر نبی کا ہوتا ہے کہ انہوں نے رسالت پہنچا دی اور امانت ادا کردی اور حجت قائم کردی۔ وہ ان سے پھرے اور کہا اے میری قوم! میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا چکا اور تمہیں نصیحت کردی تو اب میں کس طرح کافروں کی قوم پر افسوس کروں۔

قِصَّةُ سَيِّدِنَا دَاوُدَ وَسَيِّدِنَا سُلَيْمٰنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی کہانی

ترجمہ	عبارت
اور قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے (عذاب والے) دنوں کے ذکر پر اکتفاء نہیں کیا اور نہ ہی انبیاء ورسل کے ساتھ امتوں کی جانب سے روا رکھی جانے والی تکذیب اور ٹھٹھا، بدتمیزی اور دست درازی کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے اور نہ اس ذکر پر اکتفاء کیا ہے کہ ان امتوں کوان کی تکذیب استہزا مکروفریب، ارادہ قتل کا خمیازہ ہلاکت، تباہی، عذاب کی صورت میں کیسے بھگتنا پڑا جیسا کہ آپ کے سامنے قصص النبیین میں یہ بیان گزرا ہے۔	وَلَمْ يَقْتَصِرِ الْقُرْآنُ عَلٰى ذِكْرِ أَيَّامِ اللهِ وَمَا لَقِيَهُ الْأَنْبِيَآءُ وَالرُّسُلُ مِنْ تَكْذِيْبٍ وَ سُخْرِيَّةٍ وإِهَانَةٍ وَ مُطَارَدَةٍ مِّنَ الْأُمَمِ الَّتِىْ بُعِثُوْا فِيْهَا وَمَا لَقِيَتْ هٰذِهِ الْأُمَمُ الَّتِىْ بُعِثُوْا فِيْهَا وَمَا لَقِيَتْ هٰذِهِ الْأُمَمُ مِنْ عُقُوْبَةٍ وَ عَذَابٍ وَهِلَاكٍ وَ دَمَارٍ لِتَكْذِيْبِهَا لِلرُّسُلِ وَاسْتِهْزَآءِ هَا بِهِمْ وَكَيْدِهَا لَهُمْ وَ هَمِّهَا بِقَتْلِهِمْ كَمَا مَرَّ بِكُمْ فِىْ قِصَصِ النَّبِيِّيْنَ.

(1)

اَلْقُرْآنُ يَتَحَدَّثُ عَنْ آلَآءِ اللهِ

قرآن کریم اللہ کے انعام بیان کرتا ہے

ترجمہ	عبارت
بلکہ قرآن، اللہ کے بہت سے انعامات کے متعلق بھی بیان کرتا ہے اور قرآن نے کبھی تفصیل کے ساتھ اور کبھی اختصار کے ساتھ اللہ کی ایسی بہت سی نعمتوں کے متعلق	بَلْ تَحَدَّثَ الْقُرْآنُ كَثِيْرًا عَنْ آلَآءِ اللهِ وَحَكٰى فِىْ بَسْطٍ أَحْيَانًا وَفِىْ اخْتِصَارٍ أَحْيَانًا عَنْ نِّعَمٍ كَثِيْرَةٍ. أَنْعَمَ بِهَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنَ الْأَنْبِيَآءِ مِنْهُمْ دَاوُدُ وَسُلَيْمٰنُ مِنْهُمْ

اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ وَذَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى فَأَمَّا دَاوُدُ وَ سُلَيْمٰن فَقَدْ مَكَّنَ اللّٰهُ لَهُمَا فِي الْأَرْضِ وَ وَسَّعَ لَهُمَا فِي الْمُلْكِ. وَ مَدَّ لَهُمَا فِي الْعِلْمِ وَ عَلَّمَهُمَا، كَثِيْرًا مِمَّا جَهِلَهُ النَّاسُ وَسَخَّرَ لَهُمَا الْأَقْوِيَآءَ وَالْعِتَادَ وَمَالَا يَنْقَادُ مِنَ الْحَيْوَنَاتِ وَ الْجَمَادَاتِ فَقَالَ: "وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمٰن عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ وَقَالَ: ﴿ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۞﴾	بیان کیا ہے جو اس نے بہت سے انبیاء پر کیں۔ ان میں سے داؤد، سلیمان بھی ہیں اور حضرت ایوب، یونس اورزکریا اور یحییٰ چنانچہ داؤد اور سلیمان کو اللہ نے زمین پر حکومت عطا کی اور ان کی بادشاہی کو وسعت دی، اور ان کے علم کو بڑھایا اور انہیں لوگوں کی بہت سی چیزوں کا علم سکھایا جن سے لوگ جاہل ہیں اور ان حیوانات اور جمادات کو بھی جو مطیع نہیں ہوتے چنانچہ فرمایا اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے کہا سب تعریفوں کے لائق وہ ذات ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی اور حضرت سلیمان، داؤد کے وارث ہوئے۔ اورفرمایا:اے لوگو!ہمیں پرندوں کی بولی سمجھا دی گئی ہے اور ہمیں سب کچھ عطا کیا گیا ہے بے شک یہ اس کاکھلا فضل ہے۔

(۲)

نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى دَاوُدَ عليه السلام — حضرت داؤد پر اللہ تعالیٰ کی نعمت

عبارت	ترجمہ
فَأَمَّا دَاوُدُ فَقَدْ سَخَّرَ اللّٰهُ لَهُ الْجِبَالَ وَالطَّيْرَ تَتَجَاوَبُ مَعَهُ فِي الدُّعَاءِ وَ التَّسْبِيْحِ وَعَلَّمَهُ صَنْعَةَ الدُّرُوْعِ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ	اب (حضرت) داؤد (کاذکر سنیے)! اللہ نے اس کے لیے پہاڑوں اورپرندوں کو مسخر کردیا جو اس کے ساتھ ساتھ دعا اور تسبیح پڑھتے اور اسے زرہیں (بلٹ پروف لباس) بنانا سکھایا اور اس کے لیے لوہا نرم کر دیا اور ہم نے داؤد کواپنی جناب سے

﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَ الطَّیْرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ۙ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝﴾ وَیَقُوْلُ: ﴿وَ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ۝ وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝﴾	فضل عطا کیا اے پہاڑو! اس کے ساتھ ہو جاؤ اور پرندوں کو بھی ایسا حکم دیا اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا کہ پوری پوری زرہیں بناؤ اور حلقے لگانے میں صحیح صحیح اندازہ کرو اور نیک کام کرو بے شک میں تمہارے اعمال کو دیکھتا ہوں۔ اور فرمایا: ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کے ساتھ مسخر کر دیا اور ہم کرنے والے تھے اور ہم نے اسے جنگی لباس بنانا سکھایا تاکہ تمہیں لڑائی کے وقت محفوظ رکھے کیا تم شکر کرنے والے ہو؟

(۳)

شُكْرُهٗ عَلٰى هٰذِهِ النِّعْمَةِ — حضرت داؤد کا انعام پر شکر ادا کرنا

عبارت	ترجمہ
وَكَانَ دَاوٗدُ مَعَ هٰذَا الْمُلْكِ الْوَاسِعِ وَالْيَدِ الْحَاذِقَةِ الْقَوِيَّةِ عَبْدًا خَاشِعًا أَوَّابًا۔ دَائِمَ الذِّكْرِ طَوِيْلَ الدُّعَاءِ وَ التَّسْبِيْحِ حَاكِمًا مُقْسِطًا يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا يُحَابِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ۝﴾	حضرت داؤد وسیع بادشاہت اور طاقتور، ہنر مند ہاتھ کے باوجود اللہ سے ڈرنے اور توبہ کرنے والے بندے تھے کہ ہمیشہ ذکر کرنے اور کافی وقت تک دعا اور تسبیح بیان کرنے والے انصاف پسند حکمران تھے جو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرتے اور ڈنڈی نہ مارتے۔ اللہ فرماتا ہے: اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ سو تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور خواہش کی پیروی نہ کر ورنہ یہ تجھے راہ حق سے بھٹکا دے گی یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے کیونکہ انہوں نے روز قیامت کو بھلا رکھا ہے۔

(٤)

نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی سُلَیْمٰنَ — حضرت سلیمان پر اللہ کا انعام

ترجمہ	عبارت
اب سلیمان (کی کہانی سنیے)! سو ان کے لیے اللہ نے ہوا کو مسخر کر دیا وہ ان کے حکم سے چلتی تھی اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جاتی تھی چنانچہ آپ مختصر ترین وقت میں نہایت سرعت کے ساتھ وہاں پہنچ جاتے اور اللہ نے ان کے ہنر مند طاقتور جنوں اور خود سر شیطانوں کو مسخر کر دیا وہ آپ کے فرامین نافذ کرتے اور ان کے عمرانی منصوبے اور عظیم الشان عمارتیں مکمل کرتے۔ قرآن میں ہے: "اور ہم نے حضرت سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا وہ اس کے حکم کے ساتھ تیز رفتاری سے اس سرزمین کی طرف چلتی جہاں ہم نے برکت رکھی تھی۔ ہم ہر چیز کو جاننے والے ہیں اور کچھ شیاطین کو بھی جو ان کے لیے غوطہ زنی کرتے اور اس کے علاوہ بھی کام کرتے اور ہم ان کے نگران تھے۔	فَأَمَّا سُلَیْمٰنُ فَقَدْ سَخَّرَ اللّٰهُ لَهُ الرِّیَاحَ تَجْرِیْ بِأَمْرِهٖ وَ تَحْمِلُهُ مِنْ مَكَانٍ. فَیَصِلُ إِلَیْهِ فِیْ أَقْرَبِ وَقْتٍ وَ أَسْرَعِ زَمَانٍ وَ سَخَّرَ لَهُ الْأَقْوِیَاءَ وَ الْحَاذِقِیْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْمَارِدِیْنَ مِنَ الشَّیَاطِیْنِ یُنْفِذُوْنَ أَوَامِرَهٗ وَیُكْمِلُوْنَ مَشَارِیْعَهُ الْعُمْرَانِیَّةَ وَالْبِنَائِیَّةَ الْعِمْلَاقَةَ. ﴿وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِأَمْرِهٖۤ إِلَی الْأَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ۚ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ مِنَ الشَّیٰطِیْنِ مَنْ یَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ یَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۸۲﴾﴾
اور سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کیا جس کا صبح کے وقت چلنا ایک ماہ کی مسافت کے برابر تھا اور شام کا چلنا بھی ایک ماہ کے برابر۔ اور ہم نے اس کے لیے تانبے کے چشمے بہا دیئے اور کچھ جن بھی جو اسکے سامنے اللہ کے حکم سے کام کرتے اور ان میں جو کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرتا ہم اسے دھکتی آگ کا عذاب چکھاتے۔ وہ ان کے لیے ان کی چاہت کے مطابق محراب، تماثیل اور حوض جیسے پیالے اور اپنی جگہ سے نہ ہٹائی جا سکنے والی دیگیں بناتے اے آل داؤد شکر کرو! میرے بندوں میں کم ہی شکر کرنے والے ہیں۔"	﴿وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ أَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَ مِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِإِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾ یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾﴾

(5)

فِقْهَةٌ دَقِيْقٌ وَ عِلْمٌ عَمِيْقٌ — تیز ترین فہم اور گہرا علم

عبارت	ترجمہ
وَقَدْ تَجَلّٰى ذَكَائُهُ وَ قُدْرَتُهُ عَلَى الْحُكْمِ الصَّحِيْحِ فِيْ قَضِيَّةٍ رُفِعَتْ اِلٰى وَالِدِهِ الْعَظِيْمِ فَكَانَ لِقَوْمٍ كَرْمٌ قَدْ اُنْبِتَتْ عَنَاقِيْدُهُ قَدْ اُنْبِتَتْ عَنَاقِيْدُهُ قَدْ خَلَتْ فِيْهِ غَنَمٌ لِقَوْمٍ فَاَفْسَدَتْهُ فَقَضٰى دَاوٗدُ بِالْغَنَمِ لِصَاحِبِ الْكَرْمِ فَقَالَ سُلَيْمٰنُ غَيْرَ هٰذَا يَانَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَاكَ؟ قَالَ تَدْفَعُ الْغَنَمَ اِلٰى صَاحِبِ الْكَرْمِ فَيُصِيْبُ مِنْهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ الْكَرْمُ كَمَا كَانَ دُفِعَتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَ دُفِعَتِ الْغَنَمُ اِلٰى صَاحِبِهَا وَ خَصَّهُ اللّٰهُ بِفِقْهٍ دَقِيْقٍ وَ عِلْمٍ عَمِيْقٍ فَقَالَ: ﴿وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا﴾	اور حضرت سلیمان کی ذہانت اور صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت کا اظہار اس مقدمے سے ہوا جو ان کے عظیم باپ کے سامنے پیش ہوا تھا۔(اس کی تفصیل یہ ہے) کہ ایک قوم کا انگوروں والا باغ تھا جس کے گچھے اُگ آئے تھے اور اسے دوسری قوم کی بکریاں چر گئی تھیں۔ تو داؤد نے انگور والوں کی بکریاں دینے کا حکم دیا تو حضرت سلیمان نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! فیصلہ اس کے علاوہ ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: انگوروں کا باغ بکریوں والے کو دیا جائے اور وہ اسی طرح اس کی دیکھ بھال کرے اور بکریاں باغ والے کو دی جائیں وہ اس سے فائدہ حاصل کرے۔ جب انگور اسی حالت میں ہو جائیں جیسے وہ چرتے وقت تھے تو وہ مالک کو لوٹا دی جائیں اور اللہ نے انہیں تیز ترین فہم اور گہرے علم سے نوازا تھا۔ چنانچہ فرمایا: اور جب داؤد اور سلیمان کھیتی کے متعلق فیصلہ کر رہے تھے کہ اس میں قوم کی بکریاں چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت مشاہدہ کرنے والے تھے چنانچہ ہم نے سلیمان کو سمجھ عطاء کی اور ہم نے دونوں کو بادشاہی اور علم عطاء فرمایا تھا۔

(6)

سُلَيْمٰنُ يَعْرِفُ لُغَةَ الطَّيْرِ وَالْحَيَوَانِ

حضرت سلیمان پرندوں اور حیوانوں کی بولی جانتے تھے

عبارت	ترجمہ
وَ قَصَّ الْقُرآنُ قِصَّةً حَكِيْمَةً مُمْتِعَةً تَجَلّٰى فِيْهَا تَيَقُّظُ سُلَيْمٰنَ فِيْ تَدْبِيْرِ مَمْلَكَتِهٖ وَرَهْبَةِ سُلْطَانِهٖ۔ كَيْفَ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ بَيْنَ سَعَادَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ بَيْنَ الْمُلْكِ وَالتَّمْكِيْنِ وَالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ فِي الدِّيْنِ وَكَانَ يَعْرِفُ لُغَةَ الطَّيْرِ وَالْحَيَوَانِ وَ جَمَعَ جُنُوْدَهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ ذَاتَ مَرَّةٍ وَرَكِبَ فِيْهِمْ أُبَّهَةً وَ عَظَمَةً وَكَانُوْا عَلٰى نِظَامٍ كَامِلٍ وَ كَانُوْا فِيْ قِيَادَةِ رُؤَسَائِهِمْ۔ فَمَرَّ سُلَيْمٰنُ عَلٰى وَادِي النَّمْلِ فَخَافَتْ نَمْلَةٌ عَلٰى قَبِيْلَتِهَا أَنْ تَحْطِمَهَا الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَلَا يَشْعُرُ بِذٰلِكَ سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ فَأَمَرَتْهُمْ بِالدُّخُوْلِ فِيْ مَسَاكِنِهِمْ فَفَهِمَ سُلَيْمٰنُ وَلَمْ يَأْخُذْهُ التِّيْهُ وَلَا الزَّهْوُ بِأَنَّهٗ نَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ بَلْ حَمَلَهٗ ذٰلِكَ عَلٰى حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ شُكْرِ نِعْمَتِهٖ وَالدُّعَاءِ لِلتَّوْفِيْقِ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ وَ الْاِنْخِرَاطِ فِيْ سِلْكِ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ	اور قرآن نے ایک لطف اندوز دانشمندانہ قصہ بیان کیا ہے جس سے حضرت سلیمان کے امور مملکت چلانے اور بادشاہ کے رعب و وقار قائم کرنے کے سلسلے میں عقلمندی کا اظہار حکومت اور اقتدار جیسی دنیاوی اور نبوت ورسالت جیسی دینی سعادتوں کو جمع کر دیا تھا اور آپ حیوانات اور پرندوں کی بولیاں سمجھتے تھے ایک مرتبہ آپ نے انسانوں، جنوں اور پرندوں کا لشکر اکٹھا کیا اور ان کے درمیان بڑے طمطراق اور جاہ وجلال کے ساتھ سوار ہوئے اور تمام لشکر ایک ترتیب اور اپنے اپنے کمانڈروں کی قیادت میں تھے۔ اس شان میں چیونٹیوں کی وادی سے گزرے تو ایک چیونٹی کو اپنے قبیلے کے متعلق خوف لاحق ہوا کہ کہیں انہیں حضرت سلیمان کا لشکر بے دھیانی میں کچل نہ ڈالے تو اس نے انہیں اپنے بلوں میں گھسنے کا حکم دیا۔ اس بات کو حضرت سلیمان سمجھ گئے اور انہیں قطعاً تکبر اور گھمنڈ نہ آیا کہ وہ اللہ کا نبی ہے بلکہ اس شان وشوکت نے اسے حمد الٰہی اور شکران نعمت کا شوق دلایا اور نیک اعمال بجالانے اور اللہ کے نیک بندوں کی لڑی میں شمولیت کی دعا مانگنے پر مائل کر دیا۔

(7)

قِصَّةُ هُدْهُدْ — ہدہد کی کہانی

عبارت	ترجمہ
وَكَانَ الْهُدْهُدْ رَائِدُهُ وَ عَيْنُهُ عَلٰى مَوَاضِعِ الْمِيَاهِ وَ مَنَازِلِ الْجَيْشِ. فَلَمْ يَجِدْهُ فَانْكَرَهُ ذٰلِكَ وَ تَوَعَّدَهُ فَغَابَ زَمَاناً يَسِيْرًا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ لِسُلَيْمٰن اِطَّلَعْتُ عَلٰى مَالَمْ تَطَّلِعْ عَلَيْهِ اَنْتَ وَلَا جُنُوْدُكَ وَ جِئْتُكَ بِخَبَرٍ صِدْقٍ عَنْ سَبَآءٍ وَ مَلِكَتِهِمْ لَهُمْ مُلْكٌ عَظِيْمٌ وَ دَوْلَةٌ وَاسِعَةٌ وَقَدْ وَجَدْتُهُمْ عَلٰى هٰذَا الْعَقْلِ وَ الْكِيَاسَةِ وَالْمُلْكِ وَالرِّيَاسَةِ اَصْحَابُ سَفَاهَةٍ وَّ جَهَالَةٍ وَّهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلَا يَفْقَهُوْنَ ذٰلِكَ وَلَا يَهْتَدُوْنَ اِلٰى عِبَادَةِ اللهِ وَحْدَهٗ	ہدہد پانی والی جگہوں اور افواج کی چھاؤنیوں کے سلسلے میں آپ کا رہبر اور مخبر تھا۔ ایک روز آپ نے اسے نہ پایا تو ناگواری فرمائی اور دھمکی دی وہ تھوڑا عرصہ غائب رہا پھر آگیا۔ اور حضرت سلیمان سے عرض کیا: میں ایک ایسی بات پر مطلع ہوا ہوں جس پر آپ اور آپ کے لشکر مطلع نہیں ہیں اور میں قوم سبا اور ان کی ملکہ کے متعلق سچی خبر لایا ہوں ان کی عظیم بادشاہی اور وسیع مملکت ہے اور اتنی عقل اور دانائی، حکومت اور ریاست کے باوجود وہ بے وقوفی اور جہالت والے ہیں۔ وہ اللہ کے سوا سورج کی پرستش کرتے ہیں اور سمجھ نہیں رکھتے اور نہ وہ اللہ وحدہ، لاشریک کی عبادت کی طرف ہدایت پاتے ہیں۔

(8)

سُلَيْمٰن يَدْعُوْ مَلِكَةَ سَبَآءٍ اِلٰى دِيْنِهٖ

حضرت سلیمان ملکہ سبا کو اپنے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں

عبارت	ترجمہ
وَ شَقَّ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ اَنْ يَّكُوْنَ بِجِوَارِ مَمْلَكَتِهٖ مُلْكٌ وَ اُمَّةٌ لَا يَعْرِفُهَا وَلَمْ تَبْلُغْهَا دَعْوَتُهٗ وَلَا تَزَالُ تَعْبُدُ الشَّمْسَ ثَارَتْ فِيْهِ الْحَمِيَّةُ الدِّيْنِيَّةُ النَّبَوِيَّةُ وَرَاٰى مِنَ الصَّوَابِ	اللہ کے نبی پر یہ بات شاق گزری کہ اس کی بادشاہت کے پڑوس میں ایسا ملک ہو اور ایسی قوم ہو جسے وہ نہ پہچانتا ہو اور نہ اس کی دعوت وہاں پہنچی ہو حضرت سلیمان (مذکورہ بالا) ان دونوں کے جامع

اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى مَلِكَتِهَا وَ حَاكِمَتِهَا الْمُشْرِكَةِ وَيَدْعُوْهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَالطَّاعَةِ وَالْاِسْتِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يَزْحَفَ عَلٰى بِلَادِهَا بِجُنُوْدِهِ الْقَاهِرَةِ. فَكَتَبَ اِلَيْهَا كِتَابًا بَلِيْغًا وَدَعَاهَا فِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ الْاِسْتِسْلَامِ وَالْكِتَابُ يَجْمَعُ بَيْنَ الرِّقَّةِ وَالصَّرَامَةِ وَ تَوَاضُعِ الْاَنْبِيَاءِ وَغَيْرَةِ الْمُلُوْكِ	تھے اور وہ عورت اس ملک پر حکومت کرتی تھی، عقلمند تھی اور فیصلہ کرنے میں جلد باز نہ تھی۔ اس کے پاس بادشاہوں کی سیرت اور فاتحین کی خبروں کی روشنی میں وسیع تجربات تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی طرف بلیغ خط لکھا اور اس میں اسے اسلام اور اطاعت قبول کرنے کی دعوت دی اور (سبحان اللہ وہ) خط نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو اور انبیاء کی تواضع اور بادشاہوں کی غیرت کا جامع تھا۔

(9)

اَلْمَلِكَةُ تَسْتَشِيْرُ أَرْكَانَ دَوْلَتِهَا

ملکہ اپنے اعیان سلطنت سے مشورہ کرتی ہے

عبارت	ترجمہ
فَقَدْ كَانَ سُلَيْمَانُ جَامِعًا بَيْنَهُمَا وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِيْ تَحْكُمُ هٰذِهِ الْبِلَادَ عَاقِلَةً غَيْرَ مُتَسَرِّعَةٍ فِي الْحُكْمِ عِنْدَهَا تَجَارِبُ وَاسِعَةٌ مِنْ سِيْرَةِ الْمُلُوْكِ وَأَخْبَارِ الْفَاتِحِيْنَ وَإِنَّمَا خَانَهَا عَقْلُهَا فِيْ مَعْرِفَةِ الْإِلٰهِ وَعِبَادَتِهِ.	حضرت سلیمان (مذکورہ بالا) ان دونوں کے جامع تھے اور وہ عورت اس ملک پر حکومت کرتی تھی، عقلمند تھی اور فیصلہ کرنے میں جلد باز نہ تھی۔ اس کے پاس بادشاہوں کی سیرت اور فاتحین کی خبروں کی روشنی میں وسیع تجربات تھے۔ معاملہ صرف اتنا تھا کہ اس کی عقل نے معبود برحق کی معرفت اور اس کی عبادت کے بارے میں خیانت کی تھی۔
فَلَمْ تَأْخُذْهَا حَمِيَّةُ الْمُلُوْكِ وَلَمْ تَسْتَبِدَّ بِالرَّأْيِ فَاطْلَعَتْ اَهْلَ الرَّأْيِ مِنْ اَرْكَانِ دَوْلَتِهَا عَلٰى هٰذَا الْكِتَابِ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ كَسَائِرِ الْكُتُبِ إِنَّهُ كِتَابٌ مِّنْ أَعْظَمِ الْمُلُوْكِ فِيْ زَمَانِهِ وَمِنْ نَبِيٍّ دَاعٍ إِلَى اللهِ.	چنانچہ نہ تو اسے بادشاہوں کی غیرت نے مغلوب الغضب کیا اور نہ اس نے ڈکٹیٹر شپ چلائی۔ اس نے اپنی مملکت کے دانش مند اعیان کو اس خط سے آگاہ کیا جو عام خطوط کی طرح نہ تھا بلکہ یہ تو اپنے
وَلَمَّا بَدَاَ اَرْكَانُ دَوْلَتِهَا يُدِلُّوْنَ بِقُوَّتِهِمْ	

وَكَثْرَةِ جُيُوْشِهِمْ إِرْضَاءَ وَتَمَلُّقًا شَانُ جُلَسَاءِ الْمُلُوْكِ وَالْحُكَّامِ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ لَمْ تُقْبَلْ مَقَالَتَهُمْ وَلَمْ تُوَافِقْهُمْ عَلَيْهَا بَلْ حَذَّرَتْهُمْ مِنْ سُوْءِ الْعَاقِبَةِ وَذَكَّرَتْهُمْ بِسِيْرَةِ الْمُلُوْكِ الْفَاتِحِيْنَ فِي الْأُمَمِ الْمَفْتُوْحَةِ.	وقت کے عظیم ترین بادشاہ اور نبی کی طرف سے تھا جو اللہ کی طرف دعوت دینے والا تھا۔
	جب اعیان حکومت نے ہر دور اور ہر جگہ کے خوشامدی مشیروں کی طرح اسے خوش کرنے اور اپنا قد بڑھانے کے لیے اپنی قوت اور کثرت سپاہ پر اعتماد کرنے کا مشورہ دیا تو اس نے ان کی بات قبول کرنے اور ان کی موافقت کرنے سے انکار کر دیا بلکہ انہیں برے انجام سے ڈرایا اور انہیں مفتوح قوموں کے ساتھ فاتح حکمرانوں کے طرز عمل سے آگاہ کیا۔
وَمَصِيْرُهَا بَعْدَ الْهَزِيْمَةِ وَالْإِنْكِسَارِ وَقَالَتْ سَيَكُوْنُ هٰذَا شَانُ بِلَادِنَا وَأُمَّتِنَا وَقَالَتْ لَهُمْ إِنَّنِيْ سَأُرْسِلُ إِلٰى سُلَيْمٰنَ بِهَدَايَا وَطُرَفٍ فَأَمْتَحِنُهُ بِهَا فَإِنْ قَبِلَ الْهَدِيَّةَ فَهُوَ مَلِكٌ فَقَاتِلُوْهُ وَإِنْ لَمْ يَقْبَلْهَا فَهُوَ نَبِيٌّ فَاتَّبِعُوْهُ	اور شکست کے بعد والے بھیانک انجام کو یاد دلایا اور کہا کہ ہماری سلطنت اور قوم کا بھی یہی حال ہو گا اور انہیں کہا کہ میں حضرت سلیمان کی طرف ہدیہ اور عجیب وغریب اشیاء بھیج کر اس کا امتحان لوں گی اگر اس نے ہدیہ قبول کر لیا تو وہ بادشاہ ہے اس سے لڑو اگر قبول نہ کرے تو وہ نبی ہے اس کی پیروی کرو۔

(10)

هَدِيَّةٌ مُسَاوِمَةٌ — سودے بازی والا تحفہ

عبارت	ترجمہ
وَبَعَثَتْ اِلَيْهِ بِهَدِيَّةٍ عَظِيْمَةٍ لَائِقَةٍ بِالْمُلُوْكِ فَلَمَّا وَصَلَتْ اِلٰى سُلَيْمٰنَ اَعْرَضَ عَنْهَا وَزَهِدَ فِيْهَا وَقَالَ اَتُسَاوِمُوْنَنِيْ بِمَالٍ لِاَتْرُكَكُمْ عَلٰى شِرْكِكُمْ وَمُلْكِكُمْ؟ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيَ اللهُ مِنَ الْمُلْكِ وَالْجُنُوْدِ خَيْرٌ مِّمَّا اَنْتُمْ فِيْهِ وَالْاَمْرُ جِدٌّ لَيْسَ بِهَزْلٍ وَالْقَضِيَّةُ قَضِيَّةُ دَعْوَةٍ وَ طَاعَةٍ لَيْسَتْ قَضِيَّةُ مُسَاوَمَةٍ وَ تَوَعَّدَهُمْ بِقَصْدِهِ لَهُمْ وَزَحْفِهِ عَلٰى مُلْكِهِمْ	اور اس نے حضرت سلیمان کی طرف بادشاہوں کے شایان شان عظیم الشان ہدیہ بھیجا جب وہ ہدیہ حضرت سلیمان کے پاس پہنچا تو انہوں نے منہ پھیر لیا اور اس سے بے رغبتی کا مظاہرہ کیا اور فرمایا: کیا تم میرے ساتھ مال پر سودا بازی کرتے ہو تاکہ میں تمہیں، تمہارے شرک اور ملک پر رہنے دوں؟ اور جتنی اللہ نے بادشاہی اور سپہ مجھے عطاء کی ہے وہ اس چیز سے بہتر ہے جس پر تم نازاں ہو۔ اور معاملہ ٹھٹھہ مخول نہیں بلکہ حتمی ہے۔ اور مسئلہ دعوت اور اطاعت قبول کرنے کا ہے۔ مال اینٹھنے کا نہیں اور انہیں اپنے وہاں تک پہنچنے اور ان کی مملکت پر چڑھائی کرنے کی دھمکی دی۔

(11)

اَلْمَلِكَةُ تَأْتِيْ خَاضِعَةً — ملکہ عاجزانہ حاضری دیتی ہے

عبارت	ترجمہ
فَلَمَّا رَجَعَتْ هٰذِهِ الْبَعْثَةُ اِلٰى مَلِكَةِ سَبَا وَ حَكَتْ لَهَا الْقِصَّةَ سَمِعَتْ وَ اَطَاعَتْ هِيَ وَقَوْمُهَا وَ اَقْبَلَتْ تَسِيْرُ اِلَيْهِ فِيْ جُنُوْدِهَا خَاضِعَةً وَلَمَّا تَحَقَّقَ سُلَيْمٰنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُدُوْمَهُمْ اِلَيْهِ فَرِحَ ذٰلِكَ	جب یہ سفارتی وفد ملکہ سبا کی طرف لوٹا اور اسے مکمل روداد سنائی جو اس نے اور اس کی قوم نے سنی اور اطاعت قبول کر لی اور اپنے لشکروں سمیت ان کی طرف با ادب ہو کر چل پڑی، جب حضرت سلیمان کو اس کا اپنی طرف آنا یقینی معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے اور اللہ کی حمد بیان کی اور چاہا کہ اسے اللہ

وَحَمِدَاللهَ وَ اَرَادَ اَنْ يُرِيَهَا آيَاتِ اللهِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ اَدَلَّ عَلٰى قُدْرَةِ اللهِ وَنِعَمِهِ عَلٰى سُلَيْمٰن فَاَرَادَ اَنْ يُحْضِرَ بِعَرْشِهَا الَّذِىْ وَ كُلِّتْ بِهِ رِجَالًااَقْوِيَاءَ اُمَنَاءَ فَطَلَبَ مِنْ مَلَاءِهِ اَنْ يَاْتُوْهُ بِعَرْشِهَا قَبْلَ وُصُوْلِ هٰذَا الْمَرْكِبِ الْعَظِيْمِ وَقَدْتَحَقَّقَ مَآ اَرَادَ سُلَيْمٰن فِىْ اَقْرَبِ وَقْتٍ فَكَانَ مُعْجِزَةً وَ اَمَرَبِهِ سُلَيْمٰن فَغُيِّرَ بَعْضُ صِفَاتِهِ لِيَخْتَبِرَ مَعْرِفَتَهَا وَثَبَاتَهَا عِنْدَ رُؤْيَتِهِ وَاِنَ الْتَبَسَ عَلَيْهَا الْاَمْرُ كَانَ دَلِيْلًا عَلٰى قُصُوْرِ نَظَرِهَا فِىْ اُمُوْرٍ اَدَقَّ مِنْهُ وَ اَبْعَدَ مَنَالًا	کی قدرت دکھائے تاکہ یہ سلیمان پر اللہ کی قدرت بوت ہو تو انہوں نے ملکہ کے اس تخت کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ جس کی حفاظت پر اس نے دیانتدار اور طاقتور آدمی مقرر کیے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے سرداروں کو اس عظیم جلوس کے پہنچنے سے پہلے اس کے تخت کو لانے کا حکم دیا اور جب حضرت سلیمان کی چاہت مختصر ترین وقت میں پوری ہوئی تو معجزہ بن گئی اور حضرت سلیمان نے اس تخت کی کچھ صفات بدلنے کا حکم دیا تاکہ اس کے مشاہدہ کے وقت اس کی معرفت اور استقلال کا امتحان لیں اگر یہ معاملہ اس پر پوشیدہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ وہ باریک بین نہیں ہے اور ایسے امور اس کی فہم سے دور ہیں۔

(12)

قَصْرٌ عَظِيْمٌ مِنْ زُجَاجٍ — عظیم الشان شیش محل

عبارت	ترجمہ
وَاَمَرَ سُلَيْمٰن الْبَنَّائِيْنَ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ فَبَنَوْا لَهَا قَصْرًا عَظِيْمًا مِنْ زُجَاجٍ وَ اَجْرَوْا تَحْتَهُ الْمَاءَ فَالَّذِىْ لَا يَعْرِفُ اَمْرَهُ يَحْسِبُ اَنَّهُ مَاءٌ وَ لٰكِنَّ الزُّجَاجَ يَحْسِبُ اَنَّهُ مَاءٌ وَلٰكِنَّ الزُّجَاجَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَاشِىْ وَ بَيْنَ الْمَاءِوكَانَ الْمُؤَكَّدُ اَنَّ الْمَلِكَةَ تَتَوَهَّمُهُ مَاءً فَتَكْشِفُ عَنْ سَاقِهَاوَ هُنَالِكَ تَتَبَيَّنُ مَاءً فَتَكْشِفُ عَنْ سَاقِهَا وَ هُنَالِكَ تَتَبَيَّنُ الْخَطَأُ وَ تُدْرِكُ قُصُوْرَ نَظَرِهَا وَ اِنْخِدَاعِهَا	حضرت سلیمان نے معمار انسانوں اور جنوں کو حکم دیا تو انہوں نے اس کے لیے عظیم الشان شیش محل تیار کر دیا اور اس کے نیچے سے پانی گزار دیا تو جو شخص اس معاملے کو نہ جانتا وہ اسے پانی خیال کرتا لیکن شیشہ چلنے والے اور پانی کے درمیان حائل ہوتا۔ اور یہ بات یقینی تھی کہ ملکہ اسے پانی سمجھ کر اپنی پنڈلیاں ننگی کرے گی اور غلطی واضح ہو جائے گی اور مظاہر فطرت سے دھوکا کھانے اور قصور نظر کو سمجھ جائے گی وہ اور اس کی قوم سورج کی پرستش

بِالْمَظَاهِرِ وَكَانَتْ هِيَ وَ قَوْمُهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ لِاَنَّهَا اَكْبَرُ مَظْهَرٍ لِلنُّوْرِ وَالْحَيَاةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ صِفَاتِ اللهِ تَعَالٰى: وَهُنَالِكَ يَنْكَشِفُ الْغِطَآءُ عَنْ عَيْنَيْهَا فَتَعْرِفُ اَنَّهَا كَمَا اَخْطَأَتْ فِيْ مُعَامِلَةِ الزُّجَاجِ مُعَامَلَةَ الْمَآءِ فَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا كَذٰلِكَ اَخْطَأَتْ فِيْ مُعَامَلَةَ الشَّمْسِ مُعَامَلَةَ الْخَالِقِ فَسَجَدَتْ لَهَا وَ عَبَدَتْهَا وَكَانَ ذَالِكَ اَبْلَغَ مِنْ مِائَةِ خُطْبَةٍ وَاَلْفِ دَلِيْلٍ	کرتی تھی، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے نور اور حیات کا بڑا مظہر ہے۔ اور یہاں اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے گا اور وہ جان جائے گی کہ جس طرح اس نے شیشے کے معاملے میں غلطی کھا کر پنڈلیاں ننگی کر دیں اس طرح اس نے خالق کی پرستش چھوڑ کر سورج کی پرستش کے معاملہ میں غلطی کھائی اور اسے سجدہ کیا اور اس کی عبادت کی اور ایسا کر کے (سمجھانا) سو خطبوں اور ہزار دلیلوں سے زیادہ پُر اثر ہے۔

(13)

وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اور میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی فرمانبردار ہوئی

عبارت	ترجمہ
وَهٰكَذَا كَانَ فَقَدْ تَوَرَّطَتْ رَغْمَ دَهَآءِهَا وَذَكَآئِهَا فِيْ هٰذَا الْخَطَآءِ الْفَاحِشِ وَتَوَهَّمَتِ الزُّجَاجَةَ مَآءً رَقْرَقًا يَسِيْلُ وَيَمُوْجُ فَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا وَ اَرَادَتْ اَنْ تَخُوْضَهُ هُنَالِكَ نَبَّهَهَا نَبِيُّ اللهِ سُلَيْمٰنُ عَلٰى خَطَآئِهَا وَقَالَ: اِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيْرَ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ عَنْ عَيْنِهَا. وَ عَرَفَتْ جَهْلَهَا فِيْ قِيَاسِ الْمَظْهَرِ عَلَى الظَّاهِرِ عِبَادَةِ الشَّمْسِ وَالسُّجُوْدِ لَهَا وَابْتَدَرَتْ	اور ایسا ہی ہوا، ملکہ اپنی تمام تر ذہانت و فطانت کے باوجود اس صریح غلطی میں مبتلا ہو گئی اور شیشے کو صاف شفاف بہتا اور بل کھاتا ہوا پانی سمجھ بیٹھی اس لیے اس نے اپنی پنڈلیوں تک کپڑا اٹھا لیا اور اس میں اترنے لگی اس موقعہ پر اللہ کے نبی سلیمان نے اُس کو اُس غلط فہمی سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ وہ شیشے کا بنا ہوا محل ہے اور اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹ گیا اور اس نے مظہر کو ظاہر پر قیاس کر کے سورج کی عبادت اور اسے سجدہ کے سلسلے میں اپنی جہالت کو پہچان لیا۔ اور فوراً بول اٹھی میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا

تَقُوْلُ: ﴿رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾	اور میں سلیمان کے ہمراہ اللہ رب العالمین کی تابع فرمان ہوئی۔

(14)

اَلْقُرْآنُ يَحْكِيْ قِصَّةَ سُلَيْمٰن — قرآن مجید حضرت سلیمان کی کہانی بیان کرتا ہے

عبارت	ترجمہ
وَاقْرَؤُوْا هٰذِهِ الْقِصَّةَ الشَّائِقَةَ الْمُمْتِعَةَ فِي الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ۝ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ۝ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۝ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ	اس لطف اندوز اور دل موہ لینے والے قصے کو قرآن (کے فصیح وبلیغ الفاظ) میں پڑھیے۔ اللہ فرماتا ہے: اور اس نے (ایک روز) پرندوں کو طلب کیا تو کہا مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو دیکھ نہیں رہا وہ واقعی غائب رہنے والوں میں سے ہے میں یقیناً اسے سخت عذاب دوں گا یا اسے ذبح کروں گا یا وہ صریح دلیل پیش کرے وہ کچھ عرصہ ٹھہرا تو آکر کہا میں ایسی معلومات حاصل کر چکا ہوں جو آپ پتہ کر سکے اور میں آپ کے پاس سبا کی یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت کو ان کی حکمران پایا ہے اور وہ ہر چیز (کا وافر حصہ) دی گئی ہے اور اس کا عظیم الشان تخت ہے میں نے اسے اور اس کی قوم کو اس حال میں پایا ہے اور وہ اللہ کے سوا، سورج کو سجدہ کرتی ہے اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے مزین کر دیئے ہیں اور انہیں (صحیح) راستے سے روک رکھا ہے سو وہ ہدایت نہیں پاتے کہ اس اللہ کو سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو نکالتا ہے اور جو تم چھپا کر رکھتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اسے جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی

تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۞ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۞ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۞ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۞ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ۬ وَّ الْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۞ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۞ وَ اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۞ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۞ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ۞ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۞ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۞ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ۫ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا

وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ فرمایا: میں دیکھوں گا کہ تو سچا ہے یا جھوٹ بولنے والوں سے ہے۔ میرا خط لے جا اور ان کے سامنے ڈال دے پھر ان سے پلٹ جا سو دیکھ وہ کیا کچھ جواب دیتے ہیں کہا: اے سردارو! میری طرف آبرو عزت والا خط پھینکا گیا ہے وہ (حضرت) سلیمان کی طرف سے ہے (اور اس میں لکھا ہے) شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور رحم کرنے والا ہے کہ مجھ پر برتری نہ جتلاؤ اور میرے پاس فرمانبردار بن آؤ۔ کہنے لگی اے سردارو! میرے معاملے میں اپنی رائے دو میں تمہاری موجودگی کے بغیر کوئی قطعی فیصلہ نہیں دے سکتی انہوں نے کہا ہم طاقتور اور سخت جنگجو ہیں اور معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے اس لیے خود طے کریں کہ آپ کیا حکم دینا چاہتی ہیں کہنے لگی بادشاہ جب کسی بستی پر حملہ آور ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت داروں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کریں گے اور میں ان کی طرف ہدیہ بھیجنے والی ہوں سو دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا خبر لے کر واپس لوٹتا ہے۔ جب وہ سلیمان کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا: کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرنا چاہتے ہو مجھے جو کچھ اللہ نے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تم کو دیا بلکہ تم اپنے ہدیے سے خوش ہوتے ہو ان کی طرف لوٹ جاؤ ہم ان کے پاس ایسا لشکر لائیں گے جس کے مقابلے کی ان میں تاب نہ ہو گی اور انہیں ذلیل کر کے نکالیں گے۔ فرمایا: اے سردار! تم میں سے کون اس کا تخت میرے پاس لائے گا قبل اس کے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار حاضر ہوں۔ ایک

يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ كُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝ وَ صَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۭ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾

وَهٰذَا نَبِيُّ اللهِ سُلَيْمٰن وَقَدْ رَأَيْتُمْ مَوَاقِفَهُ فِي الدَّعْوَةِ إِلَى اللهِ وَإِلَى التَّوْحِيْدِ وَ حِكْمَةُ وَفِقْهُهُ وَ غَيْرَتَهُ عَلٰى دِيْنِهِ وَ عَقِيْدَتِهِ.

سرکش جن نے کہا، قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ اٹھیں، میں لا سکتا ہوں اور میں اس کام کے لیے طاقتور اور دیانت دار ہوں اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا میں تیرے پاس لاتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی پلک جھپکے پس جب انہوں نے اسے اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفر؟ جو شکر کرتا ہے وہ اپنی ذات کے لیے کرتا ہے اور اللہ بے پرواہ اور عزت دار ہے اور فرمایا اس کے تخت کے اوصاف بدل دو تا کہ دیکھیں کہ وہ سوجھ رکھتی ہے یا ان میں سے ہے جو سوجھ نہیں رکھتے جب وہ آئی تو کہا گیا یہ تیرا تخت ہے اس نے کہا معلوم تو ویسا ہی ہوتا ہے اور ہمیں آپ کی برتری کا علم پہلے دیا گیا ہے اور ہم فرمانبردار ہو گئے ہیں اور اسے سیدھی راہ سے اس بات نے روکا تھا کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کی پرستش کرتی تھی اور وہ کافروں کی قوم سے تھی اسے کہا گیا کہ محل میں چلیے جب اس نے (فرش کو دیکھا تو اسے پانی کا تالاب سمجھا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا تو سلیمان نے کہا یہ ایسا محل ہے جس کے فرش کو شیشے سے سجایا ہوا ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ ہی اللہ پر ایمان لے آئی'' یہ تھے اللہ کے نبی سلیمان اور قارئین تم نے ان کا اللہ کی واحدانیت اور اس کی طرف دعوت کے سلسلے میں موقف پڑھا اور اپنے دین اور عقیدے کے متعلق ان کو غیرت حکمت اور فہم ملاحظہ کی۔

قِصَّةُ سَيِّدِنَا اَيُّوْبَ وَ سَيِّدِنَا يُوْنُسَ عليهما السلام

حضرت ایوب اور یونس کی کہانی

(1)

قِصَّةُ اَيُّوْبَ نَمَطٌ اٰخَرُ مِّنَ الْقِصَصِ — حضرت ایوب کا قصہ دیگر طرز پر ہے

عبارت	ترجمہ
وَقِصَّةُ اَيُّوْبَ فِي الْقُرْآنِ آخَرُمِنَ الْقَصَصِ وَقِصَّةُ اَيُّوْبَ فِي الْقُرْآنِ نَمَطٌ آخَرُ مِنَ الْقِصَصِ وَمَظْهَرٌ آخَرُ مِنْ مَظَاهِرِ نِعَمِ اللهِ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ الصّٰبِرِيْنَ الشّٰكِرِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ الْمَحْبُوْبِيْنَ فَقَدْكَانَ لَهٗ مِنَ الدَّوَابِ وَالْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ شَيْءٌ كَثِيْرٌ وَاَوْلَادٌ مَرْضِيَّةٌ فَابْتُلِيَ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَ ذَهَبَ عَنْ اٰخِرِهٖ. ثُمَّ ابْتُلِيَ فِيْ جَسَدِهٖ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ سَلِيْمٌ سِوٰى قَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ يَذْكُرُ بِهِمَا اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى عَافَهُ الْجَلِيْسُ وَاُفْرِدَ فِيْ نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَلَدِ وَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَحْنُوْا عَلَيْهِ سِوٰى زَوْجَتِهِ الَّتِيْ كَانَتْ تَقُوْمُ بِاَمْرِهٖ وَاحْتَاجَتْ اَيْضًا فَصَارَتْ تَخْدِمُ النَّاسَ مِنْ اَجْلِهٖ.	حضرت ایوب کا قصہ قرآن کریم کے دیگر قصوں سے منفرد نوعیت کا ہے اور اللہ کی ان نعمتوں کا دوسرے انداز میں اظہار ہے جو اس کے مومن صابر، شاکر بندوں اور محبوب نبیوں پر نازل ہوئیں ان کے بہت سے چوپائے، مویشی اور کھیت تھے اور پسندیدہ مرغوب اولاد تھی۔ وہ ان تمام نعمتوں میں آزمایا گیا اور آخری نعمت تک سے محروم ہو گیا۔ پھر وہ اپنے جسم میں آزمایا گیا اس کے جسم میں کوئی چیز سلامت نہ رہی سوائے دل اور زبان کے جن کے ذریعے وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے ہمنشیں ان سے نفرت کرنے لگے اور آپ شہر کے کونے میں تنہا کر دیئے گئے اور ان پر کوئی شفقت کرنے والا نہ رہا سوائے ان کی بیوی کے جو ان کی خدمت بجالاتی۔ اور وہ بھی محتاج ہو کر آپ کی خاطر لوگوں کی خدمت کرتی تھی۔

(2)

صَبْرُ اَیُّوْبَ — حضرت ایوب کا صبر

عبارت	ترجمہ
وَكَانَ رَغْمَ كُلِّ ذٰلِكَ صَابِرًا شَاكِرًا يَلْهَجُ لِسَانُهُ بِالذِّكْرِ وَالشُّكْرِ لَايَشْكُوْا وَلَا يَتْعَبُ وَلَا يَتَذَمَّرُ وَلَا يَغْضَبُ وَدَامَ عَلٰى ذٰلِكَ سِنِيْنَ طِوَالًا مُلْقًى عَلٰى كُنَاسَةِ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ تَخْتَلِفُ الدَّوَابُّ فِيْ جَسَدِهٖ.	ان آزمائشوں کے باوجود حضرت ایوب صابر اور شاکر رہے آپ کی زبان اللہ کے ذکر اور شکر سے تر رہتی ہے نہ شکوہ کرتے نہ عتاب اور نہ ملامت کرتے نہ غصہ اسی حالت میں آپ کئی سال بنی اسرائیل کے کوڑے کے ڈھیر پر پڑے رہے کیڑے آپ کے جسم میں رینگتے رہے۔

(3)

مِحْنَةٌ وَمِنْحَةٌ — امتحان اور انعام

عبارت	ترجمہ
وَلَمَّا تَمَّ مَاأَرَادَهُ اللهُ مِنَ ابْتِلَاءٍ وَمَاأَرَادَبِهٖ مِنْ تَكْمِيْلٍ وَرَفْعِ دَرَجَاتٍ وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ أَلْهَمَهُ الدُّعَاءَ الْمُسْتَجَابَ الَّذِيْ تَجَلّٰى فِيْهِ عِجْزُهٗ وَبُؤْسُهٗ وَأَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّآ إِلَيْهِ وَأَنَّهُ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ وَعَافَاهُ اللهُ فِيْ بَدَنِهٖ وَ أَهْلِهٖ وَرَدَّعَلَيْهِ مَالَهٗ وَبَارَكَ لَهٗ فِيْ كُلِّ ذَالِكَ فَكَانَ أَضْعَافًا؟ مُضَاعَفَةً يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَ أَيُّوْبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ أَنْتَ	اور جب اللہ کے ارادے کے مطابق آزمائش کا دور مکمل ہوا اور آپ کا درجہ کمال اور بلندی درجات اور رضا بالقضاء کا مرحلہ ختم ہوا تو اللہ نے ان کو ایسی دعائے مستجاب کا الہام کیا جس میں آپ کی عاجزی درماندگی آشکارا ہوئی اور یہ کہ اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں اور اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ان کو بدنی اور گھریلو سلامتی عطاء کی اور ان کا حال لوٹا دیا اور ان کی تمام چیزوں میں دوگنی تگنی برکت دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ایوب نے جب اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھے بیماری نے

أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ أَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۞﴾	لاچار کر دیا اور تو ارحم الراحمین ہے، تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اپنی طرف سے خاص رحمت سے اتنا اور بھی عطاء کیا، یہ عبادت گزاروں کے لیے رحمت ہے۔

(4)

قِصَّةُ يُوْنُسَ وَحِكْمَتُهَا — حضرت یونس کی کہانی اور اس کی حکمت

عبارت	ترجمہ
وَتَاْتِيْ قِصَّةُ يُوْنُسَ مقْرُوْنَةً بِقِصَّةِ أَيُّوْبَ مُؤَيِّدَةً لَهَا فِيْ إِثْبَاتِ قُدْرَةِ اللهِ تَعَالٰى وَلُطْفِهٖ بِعِبَادِهٖ وَ إِغَاثَتِهٖ لَهُمْ حِيْنَ يَنْقَطِعُ الرَّجَاءُ وَ يَغْشَى الْيَأْسُ وَالظَّلَامُ الْحَالِكُ وَتَنْسَدُّ جَمِيْعُ الْمَنَافِذِفَلَا نُوْرَ وَلَا هَوَاءَ وَلَاأَمَلَ وَلَارَجَاءَ تَدُوْرُ رَحَى الْمَوْتِ قَوِيَّةً سَرِيْعَةً تَطْحَنُ حَبَّةَ الْحَيَاةِ نَاعِمَةً دَقِيْقَةً هُنَالِكَ تَبْرُزُ يَدُ الْقُدْرَةِ الْإِلٰهِيَّةِ الْقَوِيَّةِ الْقَاهِرَةِ الرَّحِيْمَةِ الْحَكِيْمَةِ فَتُخْرِجُ هٰذَاالْإِنْسَانَ الضَّعِيْفَ مِنْ أَشْدَاقِ الْأَسَدِ الضَّارِيْ وَالْمَوْتِ الْفَاتِكِ، فَيَخْرُجُ سَلِيْمًا غَيْرَ مَخْدُوْشٍ كَامِلاً غَيْرَ مَنْقُوْصٍ كَأَنَّمَا كَانَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ مَحْفُوْظًا بَيْنَ أَهْلِهٖ.	اور حضرت یونس کی کہانی حضرت ایوب کی کہانی سے ملی ہوئی ہے اور اللہ کی قدرت اور نبیوں پوت کی تائید کرتی ہے اور اس عالم میں اس کی نصرت کی خبر دیتی ہے جب امید ختم ہو جائے اور مایوسی، سخت تاریکی چھائے اور نجات کے تمام راستے بند ہو جائیں روشنی پہنچے نہ ہوا، آس رہے نہ امید، موت کی تیز رفتار اور طاقتور چکی چل رہی ہو اور زندگی کے نرم نازک دانے کو آٹا بنا رہی ہو اس موقعہ پر قدرت الٰہیہ کا طاقتور، زور آور، رحیمانہ اور حکیمانہ ہاتھ باہر نکلتا ہے اور اس کمزور انسان کو خونخوار شیر کے جبڑوں اور چیر ڈالنے والی موت کے منہ سے نکالتا ہے سو وہ انسان یوں صحیح وسلامت نکلتا ہے کہ اسے خراش تک نہ آئی اور ایسا کامل جس میں کوئی نقص نہ ہو گویا وہ انسان اپنے گھر میں اپنے بستر پر اپنے گھر والوں کے درمیان محفوظ پڑا رہا ہو۔

(5)

يُوْنُسُ بَيْنَ قَوْمِهِ — حضرت یونس اپنی قوم کے درمیان

عبارت	ترجمہ
وَهٰذِهٖ قِصَّةُ يُوْنُسَ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ قَرْيَةِ نَيْنَوٰى فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَبَوْا عَلَيْهِ وَتَمَادَوْا فِيْ كُفْرِهِمْ فَخَرَجَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِهِمْ مُغَاضِبًا لَهُمْ وَوَعَدَهُمْ بِالْعَذَابِ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلَمَّا تَحَقَّقُوْا مِنْهُ ذٰلِكَ وَعَلِمُوْا اَنَّ النَّبِيَّ لَا يَكْذِبُ، خَرَجُوْا اِلَى الصَّحْرَاءِ بِاَطْفَالِهِمْ وَ اَنْعَامِهِمْ وَ مَوَاشِيْهِمْ وَفَرَّقُوْا بَيْنَ الْاُمَّهَاتِ وَاَوْلَادِهَا ثُمَّ تَضَرَّعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَجْاَرُوْا اِلَيْهِ وَرَغَتِ الْاِبِلُ وَفُصْلَانُهَا وَخَارَتِ الْبَقَرُ وَاَوْلَادُهَا وَثَغَتِ الْغَنَمُ وَسِخَالُهَا فَرَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْعَذَابَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ مَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ﴾	یہ حضرت یونس کی کہانی ہے انہیں اللہ نے نینویٰ، بستی والوں کی طرف بھیجا سو آپ نے انہیں اللہ کی طرف بلایا تو انہوں نے انکار کر دیا اور اپنے کفر پر اڑے رہے چنانچہ آپ ان پر غصے ہو کر ان کے درمیان سے نکل گئے اور انہیں تین دن بعد عذاب نازل ہونے کی خبر دی جب انہوں نے اس خبر کا یقین حاصل کر لیا اور جان لیا کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا۔ تو وہ اپنے بچوں، چوپایوں، مویشیوں سمیت صحراء کی طرف نکل گئے اور ماؤں کو ان کے بچوں سے جدا کر دیا پھر اللہ کے سامنے گڑگڑائے اور اس کی پناہ طلب کی ان کی اونٹنیاں اور ان کے بچے بلبلانے لگے، ان کی گائیں اور بچھڑے ڈکرانے چلانے لگے ان کی بکریاں اور میمنے، ممیانے لگے تو اللہ نے ان سے عذاب اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسی کوئی بستی نہ ہوئی جو (آڑے وقت میں) ایمان لاتی ہو تو اس کے ایمان نے اسے نفع دیا ہو مگر قوم یونس جب وہ ایمان لائی تو ہم نے ان پر سے دنیا کی زندگانی میں رسوا کن عذاب اُٹھا دیا اور انہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کا موقع دیا۔

(6)

يُوْنُسُ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ — حضرت یونس مچھلی کے شکم میں

ترجمہ	عبارت
چنانچہ یونس چل دیے اور ایک قوم کے ساتھ کشتی میں سوار ہو گئے وہ کشتی ان کے بوجھ سے ڈولنے لگی وہ ڈر گئے کہیں سب کے سب غرق نہ ہو جائیں۔ انہوں نے کشتی سے ایک آدمی کا بوجھ ہلکا کرنے اور اسے اپنے درمیان میں سے سمندر میں ڈالنے کے لیے قرعہ ڈالا تو وہ یونس کے نام نکلا لیکن انہوں نے آپ کو پانی میں پھینکنے سے انکار کیا پھر انہوں نے دوبارہ ایسا کیا تو پھر انہی کے نام قرعہ پڑا لیکن انہوں نے انکار کر کے پھر قرعہ ڈالا تو پھر بھی انہی کے نام پر جا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:	وَاَمَّا يُوْنُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهُ ذَهَبَ فَرَكِبَ مَعَ قَوْمٍ فِي سَفِيْنَةٍ فَجَنَحَتْ بِهِمْ وَخَافُوْا اَنْ يَغْرَقُوْا فَاقْتَرَعُوْا عَلٰى رَجُلٍ يُلْقُوْنَهُ مِنْ بَيْنِهِمْ يَتَخَفَّفُوْنَ مِنْهُ فَوَقَعَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى يُوْنُسَ فَاَبَوْا اَنْ يُلْقُوْهُ ثُمَّ اَعَادُوْهَا فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ اَيْضًا فَاَبَوْا ثُمَّ اَعَادُوْهَا فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ اَيْضًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:
قرعہ اندازی میں حصہ لیا تو پھسلنے والوں میں ہو گیا یعنی قرعہ ان کے نام نکلا تو یونس کھڑے ہوئے اور اپنے کپڑے اتارے پھر اپنے آپ کو سمندر میں پھینک دیا اللہ تعالیٰ نے حوت (بڑی مچھلی) کو بھیجا جو سمندر کو چیرتی ہوئی آئی اور حضرت کو کشتی سے گرتے ہی نگل گئی اللہ تعالیٰ نے مچھلی کی طرف وحی کی کہ وہ نہ اس کا گوشت کھائے اور نہ ہڈیاں چبائے۔	﴿فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ﴾ اَيْ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ فَقَامَ يُوْنُسُ وَتَجَرَّدَ مِنْ ثِيَابِهِ ثُمَّ اَلْقٰى نَفْسَهُ فِي الْبَحْرِ وَقَدْ اَرْسَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ حُوْتًا يَشُقُّ الْبِحَارَ حَتّٰى جَاءَ فَالْتَقَمَ يُوْنُسَ حِيْنَ اَلْقٰى نَفْسَهُ مِنَ السَّفِيْنَةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى ذٰلِكَ الْحُوْتِ اَنْ لَا تَاْكُلْ لَحْمًا وَلَا تَهْشِمْ لَهُ عَظْمًا.

(7)

وَاسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَائَهُ — اللہ نے ان کی دعا قبول کی

عبارت	ترجمہ
فَكَانَ فِيْ ظُلْمَةِ بَطْنِ الْحُوْتِ فِيْ ظُلْمَةِ الْبَحْرِ، فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَمَآ اَشَدَّ الظَّلَامُ وَاَبْعَدَ السَّلَامُ وَ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ ثُمَّ اَلْهَمَهُ اللّٰهُ الْكَلِمَاتِ الَّتِيْ تُبَدِّدُ الظُّلُمَاتِ وَتَكْشِفُ الْكُرُبَاتِ وَ تَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَاسْمَعِ الْقُرْآنَ يَحْكِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةَ الْغَرِيْبَةَ الْفَرِيْدَةَ الَّتِيْ سَلْوٰى لِكُلِّ بَآئِسٍ مَلْهُوْفٍ وَ يَآئِسٍ مُضْطَرِبٍ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَارَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِ عَلَيْهِ نَفْسُهُ وَرَاٰى عِيَانًا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ: ﴿وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾	آپ مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے اور سمندر کے اندھیرے اور رات کے اندھیرے میں تھے یعنی اندھیروں کے اوپر اندھیرے تھے کس قدر شدید اندھیرے تھے (کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا اور اس عالم میں) سلامت رہنا کس قدر بعید تھا اور آپ جتنی دیر اللہ نے چاہا وہاں رہے پھر اللہ نے ان کو ایسے کلمات الہام کیے جو تاریکیوں کے بادل چھٹا دیتے ہیں اور رحمت اتار لاتے ہیں قرآن سنیے! وہ اس عجیب و غریب اور منفرد نوعیت کے قصے کو بیان کرتا ہے (یہ قصہ) ہر ایسے غمگیں اور ناامید پریشان اور مایوس آدمی کے لیے تسلی ہے جس پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی ہو اور اس کی جان شکنجے میں آچکی اور وہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔ اور مچھلی والے کا ذکر سنیے! جب وہ ناراض ہو کر چل پڑا۔ اس نے سمجھا کہ ہم اس سے باز پرس نہ کریں گے چنانچہ اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والوں سے ہوں ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایسے ہی مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔

قِصَّةُ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت زکریا کا قصہ

(1)

دُعَاءُ زَكَرِيَّا لِوَلِدٍ صَالِحٍ — حضرت زکریا کی، نیک بچے کے لیے دعا

عبارت	ترجمہ
وَلَوْنٌ آخَرُ مِنْ آلَآءِ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ وَآيَاتِ قُدْرَتِهِ الَّتِيْ اَحَاطَتْ بِكُلِّ شَيْءٍ تَجَلَّى فِي دُعَآءِ زَكَرِيَّا لِوَلِدٍ صٰلِحٍ رَضِيٍّ بَرٍّ تَقِيٍّ يَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَيَقُومُ بِالدَّعْوَةِ إِلَى اللهِ وَذٰلِكَ حِيْنَ تَقَدَّمَتْ بِهِ السِّنُّ وَوَهَنَ الْعَظْمُ وَلَجَّ بِهِ الشَّيْبُ وَانْقَطَعَ الرَّجَاءُ مِنْ اَنْ تَلِدَ زَوْجَتُهُ فَاَجَابَ اللهُ تَعَالٰى دُعَآئَهُ وَكَذَّبَ ظُنُوْنَ النَّاسِ وَاَبْطَلَ التَّجَارِبَ الْقَدِيْمَ الْقَدِيْمَةَ فَرَزَقَهُ وَلَدًا رَاشِدًا، بَكَّرَ بِهِ النُّبُوْغُ وَ الْحِكْمَةُ وَالْحِلْمُ وَالْعِلْمُ وَآتَاهُ الْكِتَابَ فِي الصِّغَرِ وَخُصَّ بِالْحَنَانِ وَالصَّلَاحِ وَالتَّقْوٰى وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ وَالرِّقَّةِ وَلِيْنِ الْكَنَفِ وَ خَفْضِ الْجَنَاحِ وَرَبَطَ اللهُ عَلٰى قَلْبِ زَكَرِيَّا وَاَرَاهُ آيَاتٍ تَدُلُّ عَلٰى قُدْرَةِ اللهِ الْوَاسِعَةِ وَاَنَّهُ يَفْعَلُ مَايَشَآءُ وَاَرَاهُ تَصَرُّفَهُ فِي خَلْقِهِ وَفِي	اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر نعمتوں اور اس کی ان قدرتوں کے نشانات جنہوں نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ان کا رنگ حضرت زکریا کی دعا سے آشکار ہوتا ہے جو انہوں نے نیک، پسندیدہ متقی بیٹے کے لیے کی جو اس کا اور آل یعقوب کا وارث بنا اور دعوت الی اللہ کا فریضہ لے کر کھڑا ہوا اور یہ اس وقت کی آرزو تھی جب عمر ڈھل چکی تھی اور ہڈیاں کمزور ہو چکی تھیں اور بڑھاپا چھا چکا تھا اور اس بات کی امید ختم ہو چکی تھی کہ ان کی بیوی بچہ جنے۔ چنانچہ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور لوگوں کے نظریات جھوٹے اور ان کے اپنے تجربے، باطل کر دکھائے اللہ نے ان کو ہدایت یافتہ بیٹا عطا کیا جسے بچپن میں بزرگی، حکمت، حلم، علم، اور کتاب مل گئی اور وہ شفقت، صلح اور تقویٰ، والدین کے ساتھ نیکی، نرم دلی، انکساری اور تواضع جیسے اوصاف حسنہ سے متصف ہوئے اللہ نے حضرت زکریا کے دل کو مضبوط کیا اور انہیں اپنی وسیع قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں دکھائیں کہ وہ جو

أَعْضَآءِ جِسْمِهِ يُحَرِّكُ مَايَشَآءُ وَيُعَطِّلُ مَايَشَآءُ وَتَحَقَّقَ لَهُ اَنَّ الْكَوْنَ كُلَّهُ بِيَدِهِ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيَرْزُقُ مَنْ يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.	چاہتا ہے کرتا اور اسے اپنی مخلوق اور اس کے اعضائے جسمانی میں اپنا تصرف دکھایا کہ وہ جسے چاہے حرکت دے اور جسے چاہے بیکار کر دے اور اس کے لیے یہ بات یقینی ہو گئی کیونکہ کائنات ساری کی ساری اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے

(2)

نَذْرُ اِمْرَأَةِ عِمْرَانَ — عمران کی بیوی کی نذر

عبارت	ترجمہ
وَقَدْ نَذَرَتْ اِمْرَأَةُ عِمْرَانَ مِنْ اُسْرَةِ سَيِّدِنَا زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَتْ اِمْرَأَةً صَالِحَةً، تُحِبُّ اللهَ وَتُحِبُّ دِيْنَهُ اَنَّهَا اِذَا وَلَدَتْ ذَكَرًا تَهَبُ هٰذَا الْوَلَدَ لِلّٰهِ لِخِدْمَةِ دِيْنِهِ وَسَأَلَتِ اللهَ اَنْ يَتَقَبَّلَ؟ هٰذَا الْوَلَدَ وَاَنْ يَكُوْنَ دَاعِيًا اِلَى اللهِ وَاِمَامًا مِنْ اَئِمَّةِ الْهُدٰى	حضرت زکریا کے خاندان کے فرد عمران کی بیوی نے نذر مانی، اور وہ نیک عورت تھی۔ اللہ اور اس کے دین سے محبت کرتی تھی، اگر اللہ اسے بچہ عطا کرے تو وہ اسے اللہ کے لیے اس کے دین کی خدمت کی خاطر وقف کر دے گی اس نے اللہ سے سوال کیا کہ وہ اس بچے کو قبول کرے اور اس کے ذریعے سے اپنے دین اور اپنے بندوں کو نفع دے اور اسے داعی الی اللہ اور ہدایت کے اماموں سے ایک امام بنائے۔

(3)

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى — کہنے لگی اے میرے اللہ میں نے تو بچی جنی ہے

عبارت	ترجمہ
وَاَرَادَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ اَمْرًا وَاَرَادَ اللهُ اَمْرًا وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَصْلِحَةِ عِبَادِهِ فَاِذَا	نیک عورت نے ایک کام کا ارادہ کیا اور اللہ نے (بھی) ایک کام کا ارادہ کیا اور اللہ اپنے بندوں کی مصلحت خوب جانتا ہے کہ جب وہ بچی جنے گی

هِيَ تَلِدُ أُنْثَى فَتَحْزَنُ لِذَالِكَ وَتَغْشَاهُ الْكَآبَةُ وَلٰكِنَّ الْوَلِيْدَةَ لَمْ تَكُنْ كُلَّ أُنْثَى بَلْ كَانَتْ أَقْوٰى عَلَى الْعِبَادَةِ وَأَعْلٰى هِمَّةً فِي الطَّاعَاتِ وَالْخَيْرَاتِ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْفِتْيَانِ وَإِذَا قَدَّرَ اللهُ الْحِكْمَةُ يَعْلَمُهَا أَنْ تَكُوْنَ أُنْثَى وَالنُّبُوَّةُ لَايَضْطَلِعُ بِأَعْبَآئِهَا إِلَّا الرِّجَالُ فَقَدْ قَدَّرَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ أُمًّا يَكُوْنُ لَهُ شَأْنٌ لِنَبِيٍّ صَالِحٍ ﴿إِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ إِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّيْ وَضَعْتُهَآ أُنْثٰى ۭ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى ۚ وَإِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّيْٓ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝﴾	تو غمگین ہوگی اور اس پر رنج طاری ہوگا، لیکن بچی عام بچیوں کی طرح نہ ہوگی بلکہ عبادت پر توانا ہوگی اور اطاعت خداوندی اور خیرات کے کاموں سے بہت سے جوانوں سے بلند ہمت ہوگی۔ اور جب اللہ (کسی حکمت کے تحت) یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ عورت ہوگی اور نبوت کا بوجھ تو مرد ہی اٹھا سکتے ہیں تو اس نے مقدر کیا کہ وہ ایک نیک نبی کی ماں ہو جو ایک شان رکھتا ہو۔ اور جب عمران کی بیوی نے کہا: اے میرے اللہ! میں تیری رضامندی کی خاطر اپنے پیٹ والے بچے کو وقف کرتی ہوں تو مجھ سے قبول فرما بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے پس جب اس نے جنا تو کہنے لگی اے میرے پالنہار! میں نے تو بچی جنی ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ اس نے جنا اور لڑکا، لڑکی کی مانند نہیں ہو سکتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

(4)

عِنَايَةُ اللهِ بِالْفَتَاةِ الصَّالِحَةِ — نیک نوجوان لڑکی پر اللہ کی عنایت

ترجمہ	عبارت
وَكَانَتْ فِيْ كَفَالَةِ سَيِّدِنَا زَكَرِيَّا لِمَكَانَتِهَا مِنْهُ وَفِيْ رِعَايَةِ اللهِ تَعَالٰى فَكَانَ اللهُ يُكْرِمُهَا بِالْأَثْمَارِ وَ الْفَوَاكِهِ فِيْ غَيْرِ أَوَانِهَا وَفِيْ غَيْرِ مِنْهَا مَاتَشَاءُ. ﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾	وہ بچی اپنے مرتبہ اور مقام (قرابت داری) کی بنا پر حضرت زکریا کی کفالت اور اللہ کی نگرانی میں تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے بے موسے پھلوں سے نوازتا جو چاہتی کھالیتی اور جو چاہتی بانٹ دیتی۔ پس اللہ نے اسے اچھی طرح قبول فرمایا اور خوب طرح سے پرورش کی اور زکریا نگرانی کرتا رہا جب کبھی زکریا اس پر محراب میں داخل ہوتا تو اس کے پاس رزق پاتا اس نے کہا اے مریم! تیرے لیے یہ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: وہ اللہ کی طرف سے ہے بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

(5)

اِلْـهَامًا مِنَ الرَّبِّ الرَّحِيْمِ — مہربانی رب کی طرف سے الہام

ترجمہ	عبارت
وَاَلْهَمَ اللّٰهُ زَكَرِيَّا، وَهُوَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ وَمِنَ الْعُقَلَاءِ الْاَذْكِيَاءِ اِنَّ مَنْ يَّقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّكْرِمَ فَتَاةً صَالِحَةً اَخْلَصَتْ اُمُّهَا فِي النَّذْرِبِهَا وَالدُّعَاءِ لَهَا وَاَخْلَصَتْ هِيَ فِي الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ؟ بِفَوَاكِهِ سَابِقَةٍ لِزَمَانِهَا اَوْ مُتَاَخِّرَةٍ عَنْ اَوَانِهَا،يَقْدِرُ اَنْ يَّهَبَ شَيْخًا قَدْ طَعَنَ فِي السِّنِّ وَعَلَاهُ الشَّيْبُ وَ اَثَّرَ فِيْهِ الْوَهَنُ، وَلَدًا قَدْ انْقَطَعَ مِنْهُ الرَّجَاءُ لِعُلُوِّ السِّنِّ وَعُقْرِ الزَّوْجِ وَجَرَتِ الْعَادَةُ اَنْ لَا يُوْلَدَ لِرَجُلٍ فِيْ هٰذِهِ الْحَالِ فَجَاشَتْ نَفْسُهُ وَعَلَتْ هِمَّتُهُ وَانْتَعَشَ الْاَمَلُ وَقَوِيَتِ الثِّقَةُ بِالرَّبِّ فَفَاضَ لِسَانُهُ بِدُعَاءٍ اَمَّنَتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ وَتَحَرَّكَتْ بِهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ، وَكَانَ كُلُّهُ اِلْهَامًا مِنَ الرَّبِّ الرَّحِيْمِ وَ تَقْدِيْرًا مِّنَ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. ﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴾	اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کو الہام کیا اور آپ نبیوں میں سے نبی اور دانش مند ذہین لوگوں میں سے تھے اور جو ذات اس بات پر قادر ہے کہ نیک نوجوان لڑکی کو، جس کی ماں نے اس کو خلوص کے ساتھ نذر کیا وہ لڑکی بذات خود خلوص سے فرمانبرداری اور عبادت کرتی تھی، قبل از وقت یا بعد از وقت (یعنی بے موسمی پھلوں) سے نوازدے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اس بوڑھے کو، جو عمر رسیدہ ہوا اور اس پر بڑھاپا غالب ہوا اور کمزوری در آئی ہو، اس عالم میں اسے بچہ عطاء فرمائے جبکہ کبر سنی اور بیوی کے بانجھ پن کی وجہ سے امید ختم ہو چکی ہو اور عادت یہ بن چکی ہے کہ اس حال میں کسی آدمی کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوتا تو اس کے دل میں جوش پیدا ہوا اور ہمت بلند ہوئی اور امید نے انگڑائی لی اور اللہ پر توکل مضبوط ہو گیا تو ان کی زبان پر ایسی دعا جاری ہوئی جس پر فرشتوں نے آمین کہی اور اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور یہ سب کچھ مہربان مولیٰ کی طرف سے الہام اور غالب آنے والے اور علم رکھنے والے اللہ کی طرف سے تقدیر تھی یہاں زکریا نے اپنے رب کو پکارا۔ ہاں اے میرے رب! مجھے اپنی رحمت کے خزانوں سے نیک اولاد عطاء فرما کیونکہ تو دعائیں سننے والا ہے۔

(6)

بِشَارَةُ وَلَدٍ — لڑکے کی نوید مسرت

ترجمہ	عبارت
وَاَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهُ، وَتَوَجَّهَتْ اِلَيْهِ الْبَشَارَةُ بِوَلَدٍ صَالِحٍ قُرْبَ زَمَانُ وِلَادَتِهِ، وَخُلِقَ اَلْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ، فَطَلَبَ اَمَارَةً عَلٰى اِمْكَانِ هٰذَا الْحَدَثِ الْكَبِيْرِ وَ قُرْبِ ظُهُوْرِهِ فَقَالَ:	اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں ایک نیک لڑکے کی خوش خبری ملی جس کا وقت ولادت قریب تھا اور انسان جلد باز پیدا ہوا ہے، آپ نے اس بڑے مسرت انگیز انوکھے معاملے کے وقوع پذیر ہونے اور اس کے قرب ظہور پر نشانی طلب کی۔
﴿قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝﴾	چنانچہ فرمایا: اے میرے رب مجھے کوئی نشانی عطا فرما، فرمایا: تیرے لیے نشانی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں سے سوائے اشارے کے کچھ گفتگو نہ کر سکے گا اور اپنے رب کی کثرت سے یاد کیا کر اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کر۔
فَالْقَادِرُ الَّذِیْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْلِبَ خَوَّاصَ الْاَشْيَاءِ فَيَجْعَلُ اللِّسَانَ النَّاطِقَ اَبْكَمَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّتَحَرَّكَ بِكَلِمَةٍ، يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يُوْدِعَ مَاشَآءَ مِنْ مَخْلُوْقَاتِهٖ مَاشَآءَ مِنْ خَوَاصٍ، وَالْقَوِیُّ الَّذِیْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّمْنَعَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّعْطِیَ.	چنانچہ ایسی قدرت رکھنے والی ذات جو اشیاء کے خواص سلب کر سکتی ہے وہ بولنے والی زبان کو اس طرح گونگا بنا سکتی ہے کہ اس سے کوئی حرف بھی ادا نہ ہو سکے، وہ ایسا بھی کر سکتی ہے کہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے خاصوں میں سے لکھ دے اور ایسی طاقتور ذات جو روک سکتی ہے تو وہ بہت کچھ دے بھی سکتی ہے۔

(7)

آيَاتُ اللهِ وَقُدْرَتُهُ — اللہ کی نشانیاں اور اس کی قدرت

ترجمہ	عبارت
وَظَهَرَتْ آيَاتُ اللهِ وَقُدْرَتُهُ فِيْ جِسْمِهِ ثُمَّ فِيْ بَيْتِهِ وَ أُسْرَتِهِ وَ وُلِدَ يَحْيٰى فَقَرَّتْ بِهِ عَيْنُهُ وَاشْتَدَّ بِهِ أَزْرُهُ وَ عَاشَتْ بِهِ دَعْوَتُهُ وَاسْمَعُوا الْقُرْآنَ يَحْكِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةَ تَارَةً فِي إِيْجَازٍ وَطَوْرًا فِيْ تَفْصِيْلٍ، فَيَقُوْلُ: ﴿وَ زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾﴾	اور اللہ کی قدرت اور اس کی نشانیاں ان کے جسم پر پھر گھر پر پھر خاندان میں ظاہر ہوئیں اور یحییٰ پیدا ہوئے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور کمر مضبوط ہوگئی اور دعوت زندہ ہوگئی۔ قرآن سنیے! وہ اس قصے کو کبھی اختصار اور کبھی تفصیل سے بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے: اور جب زکریا نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے اللہ! مجھے بے وارث نہ چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔ ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لیے ٹھیک کیا بے شک وہ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور ہمیں اُمید اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے جھکنے والے تھے۔

(8)

يَحْيىٰ يَضْطَلِعُ بِاِعْبَآءِ الدَّعْوَةِ — حضرت یحییٰ، بار نبوت کو اُٹھاتے ہیں

ترجمہ	عبارت
وَيُوْلَدُ يَحْىٰ فَيَكُوْنُ قُرَّةَ عَيْنٍ لِاَبَوَيْهِ وَخَلِيْفَةً لِوَالِدِهِ الْعَظِيْمِ فَيَضْطَلِعُ بِاِعْبَآءِ الدَّعْوَةِ اِلَى اللهِ وَاِلَى الدِّيْنِ الْخَالِصِ. وَتَظْهَرُ فِيْهِ آثَارُ النَّجَابَةِ مُنْذُ الصِّغَرِ فَيُقْبِلُ عَلَى الْعِلْمِ بِشَغَفٍ وَهُوَ غُلَامٌ وَيَتَحَلّٰى بِالصَّلَاحِ وَالتَّقْوٰى وَ هُوَ شَابٌّ وَيَمْتَازُ عَنْ اَقْرَانِهٖ فِي الْحُبِّ وَالْحَنَانِ وَالْبِرِّ بِالْاَبَوَيْنِ يُشَارُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَيْهِ بِالْبَنَانِ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى مُخَاطِبًا لَهُ مُخَاطِبًا لَهُ. ﴿يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ۭ وَ كَانَ تَقِيًّا ۝ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝﴾	حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تو اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اپنے عظیم باپ کے خلیفہ بنتے ہیں اور دعوت الی اللہ اور دین خالص کی تبلیغ کا بار گراں اٹھا لینے میں امتیازی حیثیت حاصل کر گئے اور آپ بچپن سے ہی نجابت (خاندانی شرافت) کے آثار ظاہر ہونے لگے، لڑکپن سے ہی آپ شوق وذوق سے علم پر متوجہ ہو گئے اور عالم شباب میں تقویٰ، اچھائی جیسے اوصاف سے آراستہ ہو گئے اور آپ اپنے ساتھیوں سے محبت، شفقت، والدین کے ساتھ احسان کرنے میں ممتاز ہو گئے اس کی طرف ان معاملات میں انگلیوں سے اشارے کیے جانے لگے اللہ تعالیٰ انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے اور ہم نے ان کو بچپن میں فہم وفراست عطاء کی اور اپنی طرف سے شوق اور ستھرائی عطاء کی اور آپ پرہیزگار تھے اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سخت اور خود سر نہ تھے اور سلام ہے اس پر جس دن وہ زندہ اٹھ کھڑا ہوگا۔

قِصَّةُ سَيِّدِنَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام

سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی کہانی

(1)

قِصَّةٌ خَارِقَةٌ لِلْعَادَةِ — دستور کے برخلاف کہانی

عبارت	ترجمہ
حضرت عیسیٰ کا دور آتا ہے اور وہ ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے (آنے والے بنی اسرائیل کے) آخری رسول تھے وہ ایسا قصہ (کہانی) ہے جس سے اللہ کا زبردست ارادہ اور اس کی قدرت مطلقہ، اور حکمتِ دقیقہ (باریک بینی) آشکارا ہوتی ہے اور ان کا تمام تر معاملہ خلاف عادت ہے اوران کی پیدائش بھی خرق عادت ہے جس سے عقلیں حیران اور فطرتی قوانین منسوخ ہوگئے اوران لوگوں کے لیے اس پر ایمان لانا مشکل ہوگیا جو فطرتی قوانین پر یوں ایمان لاتے ہیں گویا وہ خدائی جو نہ زائل ہوسکیں نہ بدل سکیں۔ اور تجربے اور مشاہدے اور طب کے احکام اور مادے پر یوں ایمان رکھتے گویا وہ وحی ہیں جو نہ بدل سکے نہ متغیر ہوسکے اور اللہ کی اس قدرت سے جاہل رہے جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور وہ ہر شے پر غالب ہے اور اس کے ارادے سے واقف ہے جس کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی اور اس کا کام تو صرف	وَيَجِيْئُ دَوْرُ سَيِّدِنَا عِيْسٰى عليه السلام وَهُوَ آخِرُ الرُّسُلِ قَبْلَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ قِصَّةٌ تَجَلَّتْ فِيْهَا إِرَادَةُ اللهِ الْقَاهِرَةُ وَقُدْرَةُ اللهِ الْمُطْلَقَةُ وَحِكْمَةُ اللهِ الدَّقِيْقَةُ فَأَمْرُهُ كُلُّهُ خَارِقٌ لِلْعَادَةِ وَوِلَادَتُهُ خَارِقَةٌ لِلْعَادَةِ حَارَتْ فِيْهِ الْأَلْبَابُ وَ نُسِخَتْ فِيْهَا الْقَوَانِيْنُ الطَّبِيْعِيَّةُ وَ فِيْهِ شَقَّ الْإِيْمَانُ بِهَا وَالتَّصْدِيْقُ لَهَا عَلٰى مَنْ آمَنَ بِالْقَوَانِيْنِ الطَّبِيْعِيَّةِ كَإِلٰهٍ لَا يَزُوْلُ وَلَا يَحُوْلُ وَآمَنَ بِالتَّجْرِبَةِ وَ الْمُشَاهَدَةِ وَبِأَحْكَامِ الطِّبِّ وَالطَّبِيْعَةِ كَنَامُوْسٍ لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ وَجَهِلَ قُدْرَةَ اللهِ الَّتِيْ أَحَاطَتْ بِكُلِّ شَيْءٍ وَ غَلَبَتْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَإِرَادَتُهُ الَّتِيْ لَا يَحُوْلُ دُوْنَهَا شَيْءٌ

وَاِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ وهَانَ هٰذَا الْاِيْمَانُ عَلٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ كَاِلٰهٍ قَادِرٍ مُرِيْدٍ، خَالِقٍ صَانِعٍ. ﴿ هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ وَاٰمَنَ بِخَلْقِ اٰدَمَ مِنْ مَّاءٍ وَطِيْنٍ وَمِنْ غَيْرِ اُمٍّ وَاَبٍ وَوِلَادَةٌ مِنْ اُمٍّ مِنْ غَيْرِ اَبٍ اَهْوَنُ وَ اَيْسَرُ لِلتَّصْدِيْقِ مِنْ وِلَادَةٍ مِنْ غَيْرِ اُمٍّ وَاَبٍ وَلِذٰلِكَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى. ﴿ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴾	اتنا ہے کہ جب کسی چیز کاارادہ کرتا ہے اسے کہتا ہے کہ ہو جاتو وہ ہو جاتی ہے اور یہ ایمان لانا، اس پر آسان ہے جو اللہ پر ایسا ایمان لائے کہ وہ قدرت رکھنے والا، ارادہ کرنے والا ہے پیدا کرنے اور بنانے والا ہے۔ "وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا شکلیں بنانے والا اس کے اچھے اچھے نام ہیں اس کی تسبیح بیان کرتی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے" اور اس پر بھی ایمان لانا آسان ہے جو آدم کی تخلیق پر ایمان رکھے جنہیں پانی اور مٹی سے اور بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اور باپ کے بغیر فقط ماں سے ہی پیدا کرنا اس چیز کی تصدیق سے آسان ہے جو ماں باپ کے بغیر ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے ہاں آدم کی طرح ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ہو جا، تو وہ ہو گیا

(2)

اَمْرُهٗ كُلُّهٗ عَجَبٌ — آپ کا معاملہ تمام تر عجیب ہے

ترجمہ	عبارت
وَاَمْرُ سَيِّدِنَا عِيْسٰى كُلُّهٗ عَجَبٌ ، وَقَدْ كَانَتْ وِلَادَتُهٗ فِيْ عَصْرٍ بَلَغَتْ فِيْهِ "يُوْنَانُ" اَوْجَهَا فِي الْعُلُوْمِ الْعَقْلِيَّةِ وَالرِّيَاضِيَّةِ وَكَانَتْ لِلطِّبِّ دَوْلَةٌ وَصَوْلَةٌ.	سیدنا عیسیٰ کا سارا معاملہ عجیب تھا آپ کی ولادت اس دور میں ہوئی جب یونان علوم عقلیہ اور ریاضیہ میں اوج ثریا تک پہنچا ہوا تھا اور طب کی حکومت تھی اور اس کا رعب تھا۔

(3)

خُضُوْعُ الْيَهُوْدِ لِلْاَسْبَابِ الظَّاهِرَةِ — ظاہری اسباب کے سامنے یہود کا سرنگوں ہونا

عبارت	ترجمہ
وَخَضَعَ الْيَهُوْدُ۔ وَهُمْ اُمَّةٌ كَثُرَ فِيْهَا الْاَنْبِيَاءُ. لِلْعُلُوْمِ السَّائِدَةِ فِيْ عَصْرِهِمْ وَاشْتَهَرَ فِيْهِمْ اِنْكَارُ الرُّوْحِ وَمَا يَتَصِلُ بِهَا وَاعْتَادُوْا اَنْ يُفَسِّرُوْا كُلَّ مَا يَرَوْنَهُ تَفْسِيْرًا مَادِيًّا.	اور یہودی جو کہ ایک ایسی قوم ہیں جن میں بہت سے انبیاء ہوئے وہ اپنے دور کے مروجہ علوم کے سامنے سرنگوں ہوگئے اور ان میں روح اور اس کے متعلقات کا انکار مشہور ہو گیا۔ اور وہ اس بات کے عادی ہو گئے کہ ہر نظر آنے والی چیز کی مادی تفسیر کرنے لگے۔
فَلَا وُجُوْدَ لِشَيْءٍ عِنْدَهُمْ وَلَا اَمْكَانَ لِحَادِثٍ اِلَّا بِالسَّبَبِ وَالْعِلَّةِ فَكَانَتِ الْمُعْجِزَاتُ الَّتِيْ اَكْرَمَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّدَنَا عِيْسٰى عِلَاجًا لِلْعَقْلِ الْمَادِيِّ الضَّيِّقِ وَحَاجَةُ الْعَصْرِ وَنِدَآءُ الزَّمَانِ. وَاَمْعَنَ الْيَهُوْدُ فِي الْوُقُوْفِ عِنْدَ الظَّاهِرِ وَالتَّمَسُّكِ بِالْقُشُوْرِ دُوْنَ اللُّبَابِ وَالتَّشَبُّثُ بِالْمَظَاهِرِ دُوْنَ الْحَقِيْقَةِ وَغَلَوْ فِيْ تَقْدِيْسِ الْعُنْصُرِ وَالدَّمِ وَفِيْ حُبِّ الْمَالِ وَالْمَادَةِ وَانْهَمَكُوْا فِي الْحَيٰوةِ اِنْهِمَاكًا زَآئِدًا وَ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ جَفَّتْ طَبَآئِعُهُمْ فَلَا يَرِقُّوْنَ لِلضَّعِيْفِ وَلَا يَعْطِفُوْنَ عَلَى الْفَقِيْرِ وَيُعَامِلُوْنَ مَنْ لَا يَجْرِيْ فِيْ عُرُوْقِهِ الدَّمُ الْاِسْرَآئِيْلِيُّ مُعَامَلَةَ الْحَيْوَانَاتِ وَالْكِلَابِ اَوِالْجَمَادَاتِ الَّتِيْ لَا رُوْحَ فِيْهَا	ان کے ہاں کوئی بھی انوکھا واقعہ سبب اور علت کے بغیر وجود پذیر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جن معجزات کے ذریعے اللہ نے سیدنا عیسیٰؑ کو عزت بخشی، وہ تنگ نظر مادی عقل کا علاج تھے اور وقت کی ضرورت اور اس دور کی پکار تھے۔ اور یہودی ظاہری امور پر غور کرتے ہوئے بال کی کھال اتارنے لگے اور مغز، چھوڑ کر چھلکوں کو پکڑنے لگے اور حقیقت کی بجائے مادے پر چمٹے رہے اور انہوں نے نسل اور خون، حب مال اور مادے میں غلو شروع کر دیا اور وہ زندگی کی محبت میں حد سے زیادہ منہمک ہو گئے، اور ان کے دل سخت اور طبیعتیں خشک ہو گئیں۔ نہ کمزور پر نرمی برتتے اور نہ فقیر پر مہربانی کرتے اور جن کی رگوں میں اسرائیلی خون نہ چلتا نظر آتا، ان سے حیوانوں اور کتوں جیسا سلوک کرتے یا ان جمادات جیسا جن میں روح نہ

وَيَخْضَعُوْنَ لِلْاَقْوِيَآ وَ الْاَغْنِيَآءِ وَيَتَجَبَّرُوْنَهُ عَلَى الصِّغَارِ و الْفُقَرَآءِ وَيَقْسُوْنَ عِنْدَ الْقُدْرَةِ وَيَلِيْنُوْنَ عِنْدَ الْعِجزِ، قَدْ وَلَّدَتْ فِيهِمْ حَيَاةُ الذُّلِّ وَالْعُبُوْدِيَّةِ الَّتِيْ عَاشُوْهَا فِي الْحُكْمِ الرُّوْمَانِيِّ الَّذِيْ دَامَ مُدَّةً طَوِيْلَةً فِيْ سُوْرِيَا وَفِلَسْطِيْنَ، النِّفَاقَ وَالْخُنُوْعَ وَالتَّحَيُّلَ وَ الدَّهَآءَ النَّجْوِيَّ اِلَى الْمُؤَامَرَةِ وَالسِّرِّيَّةِ.	ہو، طاقتوروں، کے سامنے بھیگی بلی بن جاتے اور چھوٹے فقراء کے سامنے شیر۔ بس چلنے پر سخت ہو جاتے اور بے بسی کے وقت نرم ہو جاتے شام و فلسطین میں رومی حکومت کے زیر اثر طویل عرصہ زندگی بسر کرنے کی وجہ سے ان میں ذلت اور غلامی کی زندگی رچ بس چکی تھی اور ان میں نفاق اور مکارانہ فروتنی اور حیلہ جوئی چالاکی، سازشوں اور خفیہ منصوبوں کے جال بننے جیسی بدعادات پیدا ہو چکی تھیں۔

(4)

اِسْتِخْفَافٌ وَتَمَرُّدٌ — بداخلاقی اور خودسری

عبارت	ترجمہ
وَوُلِدَ فِيهِمُ الْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَنْبِيَآءِ وَالْاِجْتِرَآءُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى بِالْقَتْلِ وَالتَّعَامُلِ بِالرِّبَا وَالْعَبَثِ بِالتَّعَالِيْمِ الدِّيْنِيَّةِ وَالْغِلْظَةِ وَ الْجَفَافِ وَ ضُعْفِ الْعَاطِفَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَتَجَرَّدَتْ قُلُوْبُ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مِنْ حُبِّ اللهِ الْخَالِصِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْاِنْسَانِ مَهْمَا كَانَ اَصْلُهُ وَ وَفَضْلُهُ وَ اِحْتِرَامِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَ كَادُوْا يَنْسَوْنَ مَعَانِي الْمُرَاسَاةِ وَ الْمُسَاوٰةِ وَالْبِرِّ وَالْكَرَمِ وَكَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِالنُّبُوَّاتِ وَالرِّسَالَاتِ وَ قَدْ كَثُرَتْ فِيهِمُ الْاَنْبِيَآءُ وَ	اور ان میں انبیاء کے ساتھ بداخلاقی اور ان پر چڑھائی حتیٰ کہ قتل کرنے اور سودی لین دین دینی تعلیمات کے ساتھ مذاق اور سختی اور خشکی اور انسانی ہمدردی کے فقدان جیسی بد خصلتیں پیدا ہو چکی تھیں اور ان میں سے اکثریت کے دل، خالص محبت الٰہی اور انسان کے ساتھ رحم دلی سے خالی ہو چکے تھے، خواہ اس کا اصل اور فضل کیسا بھی ہو اور وہ احترام انسانیت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے تھے اور تقریباً وہ غمخواری اور مساوات، نیکی اور سخاوت کے معنی بھی بھول چکے تھے اور وہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی

زَخَرَتْ صُحُفُهُمْ بِاَخْبَارِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَدْ اَصْبَحُوْا فِی الزَّمَنِ الْآخِرِ لَايُؤْمِنُوْنَ اِلَّا بِمَا وَافَقَ هَوَاهُمْ. وَاَيَّدَهُمْ فِیْ سِيْرَتِهِمْ وَ اِخْلَاقِهِمْ.	رسالت پر ایمان رکھتے تھے اور ان میں کثرت سے انبیاء پیدا ہوئے اور ان کی خبروں سے ان کے صحیفے بھرے پڑے ہیں لیکن وہ آخیر دور میں صرف اپنی چیز پر ایمان رکھتے تھے جو ان کی خواہشات کے موافق ہوتی اور ان کے کردار اور اخلاق کی تائید کرتی۔
وَاَمَّا مَنِ انْتَقَدَ هُمْ وَحَاسَبَهُمْ وَ دَعَاهُمْ اِلَی الدِّيْنِ الصَّحِيْحِ وَالْحَقِّ الصَّرِيْحِ وَاِصْلَاحِ الْحَالِ عَادَوْهُ وَ حَارَبُوْهُ وَكَانَتْ عِنْدَهُمْ جُرْئَةٌ عَلَی الْبُهْتِ وَالْاِفْتِرَآءِ وَكِتْمَانِ الْحَقِّ وَ شَهَادَةِ الزُّوْرِ.	اور جو کوئی ان پر تنقید کرتا اور محاسبہ کرتا اور صحیح دین اور صریح حق اور اصلاح حال کی دعوت دیتا اس سے عداوت رکھتے اور جنگ کرتے اور بہتان لگانے، جھوٹ گھڑنے، حق چھپانے جھوٹی گواہی دینے میں وہ بہت دلیر تھے

(5)

وَنِعَمُ اللهِ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ　　بنی اسرائیل پر اللہ کی نعمت

عبارت	ترجمہ
وَكَانَ اُمَّةٌ تَمْتَازُ عَنِ الْاُمَمِ الْمُعَاصِرَةِ فِیْ كُلِّ زَمَانٍ بِعَقِيْدَةِ التَّوْحِيْدِ وَذٰلِكَ سِرُّ تَفْضِيْلِهِمْ عَلٰی غَيْرِهِمْ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰی ﴿يٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾	اور وہ معاصر امتوں سے ہر زمانے میں عقیدہ توحید کی وجہ سے ممتاز امت تھی اور دوسروں پر ان کی فضیلت کا راز بھی یہی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہارے اوپر کی اور تمہیں جہان والوں پر فضیلت دی۔

(6)

نُكْرَانُ الْجَمِيْلِ اچھائی سے انکار

عبارت	ترجمہ
وَلٰكِنْ تَسَرَّبَتْ إِلَيْهِمْ بِحُكْمِ الْاِخْتِلَاطِ وَمُجَاوِرَةِ الشُّعُوْبِ الْوَثَنِيَّةِ الْمُشْرِكَةِ وَبِطُوْلِ الْعَهْدِ بِتَعَالِيْمِ الْأَنْبِيَآءِ، عَقَائِدُ زَائِفَةٌ وَ عَادَاتٌ جَاهِلِيَّةٌ وَقَدْ عَبَدُوا الْعِجْلَ فِيْ مِصْرَ وَبَالَغُوْا فِيْ تَقْدِيْسِ عُزَيْرٍ وَتَعْظِيْمِهِ حَتّٰى تَخَطَّوْا بِهٖ حُدُوْدَ الْبَشَرِيَّةِ وَبَلَغَتْ بِهِمُ الْوَقَاحَةُ إِلٰى أَنْ نَسَبُوْا بَعْضَ أَعْمَالِ الشِّرْكِ وَالْوَثَنِيَّةِ وَأَعْمَالِ السِّحْرِ وَ الْأَفْعَالِ الشَّنِيْعَةِ إِلٰى بَعْضِ الْأَنْبِيَآءِ وَلَمْ يَتَّقُوا اللهَ فِيْهِمْ.	لیکن پڑوس کے بت پرست اور مشرک قبائل سے میل جول اور انبیاء کی تعلیمات سے طویل عہد گزر جانے کی وجہ سے ان میں جھوٹے عقائد اور جاہلی رسومات سرایت کر چکی تھیں اور انہوں نے مصر میں بچھڑے کی پوجا کی اور حضرت عزیر کی تقدیس اور تعظیم میں اس قدر مبالغہ کیا کہ اسے حدود بشریت سے آگے لے گئے اور ان کی بے حیائی کی انتہاء ہوگئی جب انہوں نے کچھ مشرکانہ اور بت پرستانہ اعمال اور جادو کے معاملات اور برے افعال کی نسبت بعض انبیاء کی طرف کر دی اور ان کے متعلق اللہ کا خوف بھی نہ کیا۔

(7)

زَهْوٌ وَدَلَلٌ اترانا اور ناز کرنا

عبارت	ترجمہ
وَكَانُوْا رَغْمَ كُلِّ ذٰلِكَ شَدِيْدِي الْإِدْلَالِ بِالنَّسَبِ شَدِيْدِي الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْأَمَانِيِّ وَالْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ أَبْنَآءُ اللهِ وَ أَحِبَّاؤُهُ، وَيَقُوْلُوْنَ: ﴿لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّآ أَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً﴾	اور (باوجود مذکورہ بالا قباحتوں کے) وہ حسب ونسب پر بڑا فخر و غرور کرتے اور اپنی خواہشات اور تمناؤں پر حد سے زیادہ اعتماد کرتے اور کہتے ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اور کہتے ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی مگر چند دن۔

(8)

وَلَادَةُ الْمَسِيحِ تَتَحَدَّى الْمَحْسُوسَ الْمَعْرُوف

حضرت عیسیٰ کی ولادت، معروف محسوسات کے لیے ایک چیلنج

عبارت	ترجمہ
وَكَانَتْ وِلَادَةُ الْمَسِيحِ وَحَيَاتُهُ وَدَعْوَتُهُ وَ مَعِيشَتُهُ تَحَدِّيًا لِكُلِّ ذٰلِكَ، تَحَدِّيًا لِلْمَحْسُوسِ الْمُقَرَّرِ، تَحَدِّيًا أعراف الشَّائِعَةِ وَ الْعَادَاتِ الْمُتَّبَعَةِ وَ الْقَوَانِيْنِ الْمَرْسُوْمَةِ وَ الْمُثُلِ الْعُلْيَا الَّتِيْ يُؤْمِنُ بِهَا الْيَهُوْدُ وَالْعَادَاتِ الَّتِيْ يَتَنَافَسُوْنَ فِيْهَا وَيَتَقَاتَلُوْنَ عَلَيْهَا فَوُلِدَ مِنْ طَرِيْقَةٍ غَيْرِ مَأْلُوْفَةٍ وَكَلَّمَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَنَشَأَفِي أَحْضَانِ أُمٍّ فَقِيْرَةٍ مُبْتَلَةٍ وَعَاشَ فِيْ جَوٍّمَلِيْءٍ بَالطَّعْنِ وَ الْقَدْحِ ، بَعِيْدٍ عَنْ مَظَاهِرِ الْعَظَمَةِ وَالْغِنٰى يُجَالِسُ الْفُقَرَآءَ وَ يُؤَاكِلُهُمْ وَ يَحْنُوْ عَلَيْهِمْ وَيُوَاسِيْ الضُّعَفَاءَ وَ الْغُرَبَآءَ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ فَقِيْرٍوَ غَنِيٍّ وَحَاكِمٍ وَمَحْكُوْمٍ وَشَرِيْفٍ وَوَضِيْعٍ.	حضرت عیسیٰ کی پیدائش اور آپ کی زندگی اور دعوت اور گزران ایک چیلنج تھی، وہ چیلنج تھی مقررہ محسوسات کے لیے، چیلنج تھی عرف عام اور تقلیدی عادات اور مروجہ قوانین کے خلاف اور ان اعلیٰ مثالوں کے خلاف جن پر یہودی ایمان رکھتے تھے اور ان عادات کے خلاف جن میں یہودی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور اس پر لڑائیاں لڑتے تھے۔ چنانچہ وہ غیر مالوف طریقہ سے پیدا ہوئے اور پنگھوڑے میں لوگوں سے گفتگو کی اور پاک دامن، درویش منش کنواری ماں کی گود میں پرورش پائی اور طعن وملامت بھری فضاء میں زندگی بسر کی، جو عظمت اور غنٰی کی اقدار سے کوسوں دور تھی آپ ناداروں کے پاس بیٹھتے ان کے ساتھ کھاتے اور ان پر رحم کھاتے اور کمزوروں، غریبوں کی غمخواری کرتے، مالدار اور فقیر، حاکم، ومحکوم، معزز اور پنچ کے درمیان فرق نہ کرتے۔

(9)

مُعْجِزَاتُ الْمَسِيْحِ

حضرت مسیح کے معجزات

ترجمہ	عبارت
اور اللہ نے ان کو نبوت اور وحی سے نوازا اور انہیں انجیل عطا کی اور روح القدس و درخشاں معجزات کے ذریعے ان کی تائید کی اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے ایسے مریضوں کو شفاء عطاء فرماتا جن کے علاج سے طبیب عاجز آجاتے اور آپ اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے، سفید کوڑھی کو چنگا کرتے اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے اور لوگوں کے لیے پرندے کا مجسمہ بناتے اور اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے (واقعی) پرندہ بن جاتا اور آپ لوگوں کو اس کھانے کی خبر دیتے جو کھاتے اور گھروں میں ذخیرہ کرتے آپ ان معجزات کے ذریعے، تورات میں ذکر کردہ انبیاء کے معجزات اور قدرت الٰہیہ کی خبروں پر لوگوں کا یقین بحال کرتے اور ان کے ساتھ ایمان تازہ کرتے اور محسوس اور تجربہ کو جھٹلاتے۔ چنانچہ وہ لوگ جو اللہ کی وسیع قدرت اور قوی ارادے کا انکار کرتے تھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ٹھہرالیا کہ جس چیز کا انہیں علم ہے اور انہیں مشاہدہ ہے کہ یہ اس کے مقابلے نہ کوئی نئی بات ہے نہ کوئی اضافہ۔	وَاَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِالنُّبُوَّةِ وَالْوَحْيِ وَ اٰتَاهُ الْاِنْجِيْلَ، وَاَيَّدَهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَةِ يَشْفِي اللّٰهُ بِهِ الْمَرْضَى الَّذِيْنَ عَجِزَ عَنْ مُدَاوَاتِهِمُ الْاَطِبَّاءُ وَ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ يُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَخْلُقُ لِلنَّاسِ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَيَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيُنَبِّئُ بِمَا يَاْكُلُهُ النَّاسُ وَ يَدَّخِرُوْنَهُ فِيْ بُيُوْتِهِمْ فَيُعِيْدُ بِكُلِّ ذٰلِكَ الثِّقَةَ بِمَا جَآءَ فِي التَّوْرٰتِهِ مِنْ خَبَرِ مُعْجِزَاتِ الرُّسُلِ وَاَخْبَارِ الْقُدْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ وَ يُجَدِّدُ الْاِيْمَانَ بِهَا وَيُكَذِّبُ الْحِسَّ وَ التَّجْرِبَةِ فَقَامَ الَّذِيْنَ يُنْكِرُوْنَ سَعَةَ الْقُدْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ وَ قُوَّةَ الْاِرَادَةِ الرَّبَّانِيَّةِ فَقَرَّرُوْا اَنْ لَا جَدِيْدَ وَلَا مَزِيْدَ فِيْمَا عَلِمُوْهُ وَشَاهَدُوْهُ.

(10)

دَعْوَتُهُ اِلَى الدِّيْنِ وَتَكْذِيْبُه الْيَهُوْدَ

آپ کا دین کی طرف دعوت دینا اور یہود کا جھٹلانا

عبارت	ترجمہ
وَكَذَّبَ الْيَهُوْدَ فِيْ كَثِيْرِمَّا تَخَيَّلُوْهُ وَغَلَوْا فِيْهِ وَحَرَّمُوْامَآ اَحَلَّهُ اللهُ وَ اَحَلُّوْا مَاحَرَّمَهُ اللهُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى رُوْحِ الدِّيْنِ وَلُبَابِهِ وَاَصْلِهِ وَحَقِيْقَتِهِ وَالْحُبِّ لله حُبًّا يَغْلِبُ عَلَى كُلِّ حُبٍّ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْاِنْسَانِيَّةِ وَ اِحْتِرَامِهَا وَالْمُوَاسَاةِ لِلْفُقَرَآءِ وَيَدْعُوْهُمْ اِلَى التَّوْحِيْدِ الْخَالِصِ وَ رَفْضِ كُلِّ مَادَخَلَ عَلَى دِيْنِ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ عَادَاتٍ جَاهِلِيَّةٍ وَّ عَقَآئِدَ بَاطِلَةٍ.	اور آپ نے یہودیوں کی بہت سی خود ساختہ رسموں اور اس میں سے بڑھنے اور اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام، اور اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دینے کی تکذیب کی اور انہیں دین کے اصل اور اسکی طرف بلایا اور اللہ کی خاطر ایسی محبت کرنے کی (تلقین کی) جو ہر محبت پر غالب ہو اور انہیں انسانیت پر رحم اور اس کے احترام اور فقراء سے غمخواری کی دعوت دی اور انہیں خالص توحید اپنانے اور انبیاء کے دین میں داخل کی جانے والی جاہلانہ رسومات اور باطل عقائد ترک کرنے کی دعوت دی۔

(11)

اَلْيَهُوْدُ يَنْصِبُوْنَ لَهُ الْحَرْبَ

یہودی آپ کے خلاف محاذ بناتے ہیں

عبارت	ترجمہ
وَشَقَّ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَى الْيَهُوْدِ وَ نَصَبُوْا لَهُ الْحَرْبَ وَرَمَوْهُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ وَرَشَقُوْهُ بِالتُّهَمِ وَ الْقَذَآئِفِ وَ تَنَاوَلُوْهُ بِالسَّبِّ الْقَبِيْحِ وَالْقَوْلِ الْبَذِيِّ وَتَنَاوَلُوْا	یہودیوں پر یہ سب کچھ گراں گزرا اور انہوں نے آپ کے خلاف لڑائی کی ٹھان لی اور ان پر ایک ہی کمان سے تیز پھینکنے لگے اور آپ پر تہمتوں اور بہتانوں کے گولے پھینکنے لگے اور انہیں گندی گالیاں دینا شروع کیں اور فحش بکواس کی اور آپ

أُمَّهُ مَرْيَمَ الْبَتُوْلَ بِالْقَذْفِ وَلَطْعَنِ وَعَاكَسُوْهُ وَطَارَدُوْهُ وَاَهَاجُوْا لَهُ الْاَوْبَاشَ وَسَدُّوْا فِيْ وَجْهِهِ الطُّرُقَ.	کی ماں کنواری مریم پر بہتان لگائے اور آپ کے بالوں کو پکڑا اور آپ پر حملہ کیا اوباشوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا اور آپ کے راستے بند کر دیے۔

(12)

قِصَّةُ عِيْسٰى فِى الْقُرْآنِ — قرآن میں سیدنا مسیح کی کہانی

عبارت	ترجمہ
ثُمَّ اَرَادُوْا قَتْلَهُ وَالتَّخَلُّصَ مِنْهُ فَحَمَاهُ اللهُ وَرَدَّ كَيْدَهُمْ عَلَيْهِمْ وَ رَفَعَهُ وَكَرَّمَهُ اِقْرَاُوْا قِصَّتَهُ فِى الْقُرْاٰنِ:	پھر انہوں نے آپ کو قتل کرنے اور آپ سے خلاصی پانے کا ارادہ کیا تو اللہ نے آپ کو بچا لیا اور ان کی تدبیر کو ان پر الٹا دیا اور آپ کو اٹھا لیا اور عزت بخشی ان کا قصہ قرآن میں پڑھیئے
﴿ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذٰلِكِ اللهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۖ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَ يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۝ وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ	جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بے شک اللہ تعالیٰ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے اس کا نام عیسیٰ بن مریم ہے، دنیا و آخرت میں عظیم مرتبے والا ہے اور مقرب بندوں میں سے ہوگا۔ اور وہ لوگوں سے پنگھوڑے میں کلام کرے گا اور بڑی عمر میں بھی اور وہ نیکوکاروں میں سے ہو گا۔ وہ کہنے لگی اے میرے رب! مجھے بچہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ اور مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہتا پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے اور اسے کتاب اور حکمت، تورات اور انجیل سکھائے گا اور اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنائے گا۔ (جب آپ مبعوث ہوئے تو فرمایا) یقیناً میں تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے نشانی

فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ﴿۴۹﴾ وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۠﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ

لایا ہوں۔ میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی مورتی بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں مادر زاد اندھے، سفید کوڑھ والے کو چنگا کرتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور تمہیں اس چیز کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو۔ اور جو کچھ تم گھروں میں جمع کرتے ہو بے شک اس میں تمہارے لیے نشانی ہے اگر تم مومن ہو تو۔ اور اپنے سے پہلے (نازل ہونے) والی تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور بعض ان چیزوں کو حلال کرنے والا ہوں جو تم پر حرام کی گئی تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔ جب عیسیٰ نے ان سے کفر محسوس کیا تو کہا اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہے؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ ہو جا کہ ہم مسلمان ہیں اے ہمارے رب! ہم اس چیز پر ایمان لائے جو تو نے نازل کی اور تیرے رسول کی پیروی کی۔ اے اللہ! تو ہمیں گواہوں میں سے لکھ لے اور انہوں نے تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تجھے پورا پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جنہوں نے کفر کیا اور تیرے تابعداروں کو ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا، قیامت تک فوقیت دینے والا ہوں پھر تمہیں میری

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۞ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۞ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۞﴾	طرف لوٹنا ہے میں تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والا ہوں جس میں تم اختلاف کرتے ہو اور جو لوگ کافر ہوئے انہیں دنیا وآخرت میں عذاب کروں گا۔ اور جو لوگ کافر ہوئے انہیں دنیا وآخرت میں سخت عذاب کروں گا اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کو ان کے پورے اجر عطا کروں گا اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ آیات اور ذکر حکیم ہے جو ہم تجھے پڑھ کر سناتے ہیں۔ بے شک اللہ کے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم کی طرح ہے کہ اسے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا ہو جا، تو وہ ہو گیا۔ یہ سچ ہے تیرے رب کی طرف سے تو شک کرنے والوں سے نہ ہو۔ (آل عمران ۴۵تا۶۰)

(13)

سِيْرَتُهٗ وَدَعْوَتُهٗ فِي الْقُرْآنِ — قرآن میں آپ کی سیرت اور دعوت

عبارت	ترجمہ
وَاقْرَأْ وَصْفَهُ اللّٰهَ تَعَالٰى لِسِيْرَتِهٖ وَدَعْوَتِهٖ فِي قَوْلِهٖ. ﴿قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛؕ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۞ وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۞ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۫ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۞ وَ السَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۞﴾	اللہ تعالیٰ نے اپنے قول میں ان کی سیرت اور دعوت کی تعریف کی ہے۔ پڑھیے! فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی اور مجھے نبی بنایا اور مجھے مبارک بنایا خواہ میں کہیں بھی رہوں اور اس نے مجھے تمام زندگی نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے اور مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والا بنایا اور مجھے بدبخت سرکش نہیں بنایا اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوں گا اور جس دن جی اٹھوں گا۔

(14)

صِرَاعٌ قَدِيْمٌ — پرانی کشمکش

عبارت	ترجمہ
وَوَقَعَ لِسَيِّدِنَا عِيْسٰى مَاوَقَعَ لِلْأَنْبِيَآءِ قَبْلَهٗ فَابْتَعَدَ عَنْهُ الرُّؤَسَآءُ وَالزُّعَمَآءُ وَهَجَرَهُ الْأَغْنِيَآءُ وَالْأَقْوِيَآءُ وَرَأَوْا فِي الْإِيْمَانِ بِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ غَضَاضَةً وَعَيْبًا وَشَقَّ عَلَيْهِمُ التَّنَازُلُ عَمَّا كَانُوْا عَلَيْهِ سِيَادَةٍ وَصَدَقَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ۝ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ۝﴾	حضرت عیسیٰ کو بھی انہیں سرد مہریوں سے سابقہ پڑا جن سے اس کے پیش انبیاء کو پڑا تھا چنانچہ رئیس اور سردار لوگ ان سے دور ہو گئے اور دولتمند طاقتور لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تابعداری کرنے کو کسر شان اور عجیب سمجھا اور ان پر اپنی ریاست، لیڈری، فوقیت اور اللہ کا قول سچا ثابت ہوا اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو اس کے آسودہ حال لوگوں نے کہا کہ ہم اس پیغام کو قبول کرنے سے انکاری ہیں جسے تم کر تم لوگ بھیجے گئے ہو اور انہوں نے کہا ہم عذاب نہیں کیے جائیں گے۔

(15)

اِيْمَانُ عَامَّةِ النَّاسِ وَفُقَرَائِهِمْ — عام لوگوں اور ناداروں کا ایمان لانا

عبارت	ترجمہ
وَلَمَّا يَئِسَ عِيْسٰى مِنْهُمْ، وَشَاهَدَ فِيْهِمُ الْعِنَادَ وَالْكُفْرَ وَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ جَحَدُوْا بِمَا جَآءَ بِهٖ مِنْ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمُعْجِزَاتٍ بَاهِرَاتٍ اِسْتَيْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ قُلُوْبُهُمْ وَصَفَتْ نُفُوْسُهُمْ لِأَنَّهُمْ	اور جب عیسیٰ ان سے مایوس ہو گئے اور ان میں عناد اور کفر کا مشاہدہ کر لیا اور دیکھ لیا کہ وہ ان کی لائی ہوئی واضح نشانیوں اور ایسے روشن معجزات کو ماننے سے انکاری ہیں جن کی صداقت پر ان کے دل یقین رکھتے ہیں اور انہوں نے آپ کو

وَاسْتَصْغَرُوْهُ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ حَوْلٍ وَطَوْلٍ، اَقْبَلَ عَلٰى عَامَّةِ النَّاسِ وَ فُقَرَآئِهِمْ وَ قَدْلَانَتْ قُلُوْبُهُمْ وَصَفَتْ نُفُوْسُهُمْ لِاَنَّهُمْ يَاْكُلُوْنَ بِكَدِّ يَمِيْنِهِمْ وَعَرَقِ جَبِيْنِهِمْ، لَا يَتَفَاخَرُوْنَ بِنَسَبٍ وَلَا يَطَاوَلُوْنَ بِجَاهٍ وَمَنْصِبٍ فَآمَنَتْ مِنْهُمْ طَآئِفَةٌ فِيْهَا الْقَصَّارُوْنَ وَفِيْهَا صَيَّادُوا الْاَسْمَاكِ وَفِيْهَا اَهْلُ الْحِرَفِ وَالْمِهَنِ.	حقیر سمجھ رکھا ہے کیونکہ آپ مال وجاہ نہ رکھتے تھے تو آپ عوام الناس اور فقراء کی جانب متوجہ ہوئے کیونکہ ان کے دل نرم اور روحیں پاکیزہ تھیں اس لیے کہ وہ اپنے سیدھے ہاتھ اور عرق جبیں کی کمائی کھاتے تھے، نہ وہ نسب پر فخر کرتے اور نہ جاہ ومنصب کی طرف ایڑیاں اٹھا کر دیکھتے۔ان میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور اس گروہ میں دھوبی، مچھلیوں کے شکاری اور محنت وحرفت پیشہ لوگ تھے۔

(16)

نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ — ہم اللہ کے مددگار ہیں

عبارت	ترجمہ
فَآمَنُوْا بِالْمَسِيْحِ وَالْتَفُّوْا حَوْلَهٗ وَ وَضَعُوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ يَدِهٖ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝	وہ حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے اور آپ کے گرد جمع ہوگئے انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں اللہ رب العزت فرماتا ہے: جب عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کفر محسوس کیا تو کہا (اللہ کے دین کی نصرت کے لیے) میرا کون مددگار ہوگا؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے (دین کی نصرت کے لیے) مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ ہو جا! ہم مسلمان ہیں۔اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے جو تم نے نازل فرمایا اور رسول کی پیروی کی تو ہمیں گواہوں سے لکھ دے۔

(17)

سِيَاحَتُهُ وَدَعْوَتُهُ — آپ کی سیاحت اور دعوت

ترجمہ	عبارت
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنے اکثر اوقات سیاحت میں گزارتے اور بنی اسرائیل کو اللہ کی طرف دعوت دینے اور ان کی بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو رب تک پہنچانے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ کا سفر کرتے اور ان کاموں میں گھومنے پھرنے اور سفر اختیار کرنے میں آسودگی اور تنگی آپ کا ساتھ دیتی اور آپ ان باتوں کو صبر سے برداشت کرتے اور شکریے کے ساتھ قبول کرتے اور بھوک پر صبر کرتے اور اتنی روزی پر کفایت کرتے جس سے آپ کی کمر سیدھی رہے۔	وَكَانَ سَيِّدُنَا عِيْسٰى يَقْضِيْ أَكْثَرَ أَوْقَاتِهٖ فِي السِّيَاحَةِ وَالِانْتِقَالِ مِنْ مَكَانٍ إِلٰى مَكَانٍ يَدْعُوْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِلَى اللّٰهِ وَيَهْدِيْ خِرَافَهُمُ الضَّالَّةَ إِلٰى رَبِّهَا وَسَيِّدِهَا وَيَتَّفِقُ لَهٗ فِيْ هٰذِهِ الْجَوْلَاتِ وَالرَّحَلَاتِ الْيُسْرُ وَالْعُسْرُ وَالضِّيْقُ وَالرَّخَاءُ وَيَتَحَمَّلُ ذٰلِكَ صَابِرًا وَيَقْبَلُ هٰذَا شَاكِرًا وَيَصْبِرُ عَلَى الْجُوْعِ يَجْتَزِيْ بِمَا يَسُدُّ الرَّمَقَ

(18)

اَلْحَوَارِيُّوْنَ يَطْلُبُوْنَ مَائِدَةَ السَّمَآءِ — حواری آسمانی خوان مانگتے ہیں

ترجمہ	عبارت
اور دنیا سے بے رغبتی میں آپ کی طرح نہ تھے انہیں چند اسی قسم کی تنگیاں پہنچیں تو انہوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ وہ اللہ سے سوال کریں کہ وہ ان کے لیے آسمان سے خوان نازل کرے وہ اسے کھائیں اور بھوک سے سیری حاصل کریں اور تنگی کے بعد نعمت میں زندگی بسر کریں۔	أَمَّا الْحَوَارِيُّوْنَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا بِمَنْزِلَتِهٖ مِنَ الصَّبْرِ وَالْجَلَدِ وَالتَّقَشُّفِ وَالزَّهَادَةِ وَأَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَطَالَبُوْا مِنْ سَيِّدِنَا عِيْسٰى أَنْ يَسْأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُنْزِلَ لَهُمْ مِنَ السَّمَآءِ مَائِدَةً يَأْكُلُوْنَ مِنْهَا وَيَشْبَعُوْنَ بَعْدَ جُوْعٍ وَيَنْعَمُوْنَ بَعْدَ عَنَاءٍ.

(19)

سُوْءُ اَدَب — بے ادبی

عبارت	ترجمہ
وَلَمْ يَكُوْنُوا مُتَأَدِّبِيْنَ فِيْ سُؤَالِهِمْ فَقَالُوْا: ﴿هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ﴾ وَلَمْ يُعْجِبْ عِيْسٰى سُؤَالُهُمْ وَ كَرِهَ الْأُسْلُوْبَ الَّذِىْ خَاطَبُوْا بِهٖ. وَالْاَنْبِيَاءُ جَمِيْعًا يُطَالِبُوْنَ اُمَمَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِالْغَيْبِ وَيُكَلِّفُوْنَهَا إِيَّاهُ وَ لَيْسَتِ الْمُعْجِزَاتُ مَخَارِيْقَ يُسَلّٰى بِهَا الْأَطْفَالُ وَ يُلْهٰى بِهَا الْاَغْمَارُ وَاِنَّمَا هِيَ آيَاتٌ مِنَ اللهِ يُظْهِرُهَا عَلٰى اَيْدِىْ اَنْبِيَآئِهٖ حِيْنَ يَشَآءُ تَقُوْمُ بِهَا حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ فَلَا يُمْهَلُوْنَ بَعْدَ ظُهُوْرِهَا وَاِنْكَارِهَا.	اور وہ اپنے سوال میں ادب کا پہلو اپنانے والے نہیں تھے۔ انہوں نے کہا: کیا تیرا رب ہم پر آسمان سے خوان اتار سکتا ہے؟ حضرت عیسیٰ کو ان کا سوال پسند نہ آیا اور جس اسلوب سے انہوں نے سوال کیا اسے برا سمجھا۔ اور انبیاء سب کے سب اپنی امتوں سے ایمان بالغیب کا مطالبہ کرتے ہیں اور اسی بات کا مکلف بناتے ہیں اور معجزات، کوئی کھلونے نہیں ہوتے جن سے بچے بہلائے جائیں اور کم عقلوں کو مشغول رکھا جائے وہ تو اللہ کی طرف سے نشانیاں ہوتے ہیں اللہ جب چاہتا ہے اپنے نبیوں میں سے کسی نبی کے ہاتھ پر ظاہر کر دیتا ہے اور ان کے ذریعے بندوں پر اللہ کی حجت قائم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ ان کے ظہور اور انکار کے بعد مہلت نہیں دیے جاتے

(20)

تَحْذِيْرُ قَوْمِهٖ مِنْ سُوْءِ الْعَاقِبَةِ — اپنی قوم کو برے انجام سے ڈرانا

عبارت	ترجمہ
لِذَالِكَ خَافَ سَيِّدُنَا عِيْسٰى عَلَيْهِمْ وَحَذَّرَهُمْ مِنْ سُوْءِ الْعَاقِبَةِ وَنَهَاهُمْ عَنْ اِمْتِحَانِ اللهِ تَعَالٰى فَهُوَ اَعْلٰى وَاَجَلُّ مِنْ ذٰلِكَ.	اسی لیے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان پر خوف کھانے لگے اور انہیں برے انجام سے ڈرانے لگے اور انہیں اللہ کو آزمانے سے روکا کیونکہ اللہ اس بات سے بلند اور اعلیٰ ہے کہ اسے آزمایا جائے۔

(21)

اِلْحَاحٌ وَ اِصْرَارٌ — مطالبے پر ضد اور منت کرنا

ترجمہ	عبارت
لیکن حواریان عیسیٰ علیہ السلام اپنے سوال پر قائم رہے اور انہوں نے بتایا کہ وہ اس سوال میں سنجیدہ ہیں، امتحان کا ارادہ نہیں، وہ تو صرف اطمینان چاہتے ہیں تاکہ یہ خوان آنے والی نسلوں کے لیے یادگار بن جائے اور یہ ایسا واقعہ بن جائے جو دنوں کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بیان ہوتا رہے اور اس دین کی سچائی اور اسے قبول کرنے والے سابقون الاولون اور سچے حواریوں کی عظمت کی دلیل بن جائے۔	وَلَكِنَّ الْحَوَارِيِّيْنَ تَشَبَّثُوْا بِسُؤَالِهِمْ وَذَكَرُوْا اَنَّهُمْ جَادُّوْنَ فِيْ هٰذَا السُّؤَالِ لَا يَقْصِدُوْنَ اِمْتِحَانًا، اِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ اِطْمِئْنَانًا لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلْاَجْيَالِ الْقَادِمَةِ، وَ قِصَّةً تُحْكٰى وَتُرْوٰى عَلٰى مَرِّ الْاَيَّامِ فَتَكُوْنُ دَلِيْلًا عَلٰى صِدْقِ هٰذَا الدِّيْنِ وَمَنْزِلَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْحَوَارِيِّيْنَ وَالصَّادِقِيْنَ

(22)

اَلْقُرْآنُ يَحْكِي الْقِصَّةَ — قرآن ان کی کہانی بیان کرتا ہے

ترجمہ	عبارت
قرآن اس قصے کو بیان کرتا ہے۔ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ! کیا تیرا رب ہم پر آسمان سے خوان اتار سکتا ہے۔ فرمایا: اگر تم مومن ہو تو اللہ کا خوف کرو۔ انہوں نے کہا: ہم مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ تونے ہمیں سچ کہا اور ہم اس پر گواہ بن جائیں۔ عیسیٰ نے کہا: اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما جو ہمارے پہلوں اور بعد والوں کے لیے عید بن جائے	وَدَعُوا الْقُرْآنَ يَحْكِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةَ. ﴿اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا

وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝﴾	اور تیری طرف سے نشانی بن جائے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو بہتر رزق عطا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اسے تم پر اتارنے والا ہوں جو کوئی اس کے بعد کفر کرے گا تو میں اس کو ایسا عذاب کروں گا جو جہان والوں میں کسی کو نہ کیا ہو۔

(23)

اَلْیَهُوْدُ یُحَاوِلُوْنَ التَّخَلُّصَ مِنْ سَیِّدِنَا عِیْسٰی

یہودی حضرت مسیح سے جان چھڑانے کی منصوبہ بندی کرتے ہیں

عبارت	ترجمہ
وَعِیْلَ صَبْرُ الْیَهُوْدِ وَفَاضَتْ كَاْسُ عَدَآئِهِمْ وَ عِنَادِهِمْ فَاَرَادُوْا التَّخَلُّصَ مِنْ سَیِّدِنَا عِیْسٰی فَرَفَعُوْا قَضِیَّتَهٗ اِلَی الْحَاكِمِ الرُّوْمِیِّ وَقَالُوْا اِنَّهٗ رَجُلٌ ثَائِرٌ فَوْضَوِیٌّ مَرَقَ مِنْ دِیْنِنَا وَاسْتَهْوٰی شَبَابَنَا فَفُتِنُوْا بِهٖ وَفَرَّقَ اَمْرَنَا سَفَّهَ اَحْلَامَنَا وَشَغَلَ بَالَنَا۔	اور یہود کا صبر جواب دے گیا اور ان کی عداوت اور ضد بازی کا پیالہ چھلک پڑا اور انہوں نے سیدنا عیسیٰ سے خلاصی پانے کے لیے ان کا مقدمہ رومی بادشاہ کے سامنے پیش کیا اور کہا یہ ایک انتشار پسند اور فسادی آدمی ہے جو ہمارے دین سے نکل گیا ہے اس نے ہمارے جوانوں کو بہکا لیا ہے اور وہ اس کے گرویدہ ہو گئے ہیں اور ہمارا شیرازہ بکھر گیا ہے اور یہ ہمارے عقلمندوں کو بے وقوف ٹھہراتا ہے اور ہمارے معاملے کو الجھا دیا ہے۔

(24)

اُسْلُوْبُ النَّاقِمِیْنَ وَالسِّیَاسِیِّ سیاست دانوں اور انتقام لینے والوں کا اسلوب

عبارت	ترجمہ
وَهُوَخَطَرٌ عَلَی الدَّوْلَةِ لَا یَخْضَعُ	اور وہ حکمت کے لیے خطرہ ہے، کسی نظام کے

لِنِظَامٍ وَلَا يَتَقَيَّدُ بِقَانُوْنٍ وَلَا يُعَظِّمُ عَظِيمًا وَلَا يُقَدِّسُ قَدِيمًا وَهُوَ رَجُلٌ ثَوْرِيٌّ إِذَا لَمْ يُكَفَّ شَرُّهُ فَإِنْ يَتَفَاقَمُ وَلَا تُسْتَصْغَرُ الشَّرَارَةُ مَهْمَا كَانَتْ تَافِهَةً.	سامنے سرنگوں نہیں اور نہ کسی قانون کی پابندی کرتا ہے نہ بڑے کی تعظیم کرتا ہے اور نہ پرانی رسموں کو مقدس سمجھتا ہے اور وہ انقلابی آدمی ہے اس کا شر نہ روکا گیا تو یہ قابو سے باہر ہو جائے گا اور چنگاری کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیے خواہ وہ معمولی کیوں نہ ہو۔

(25)

مَكْرٌ وَدَهَاءٌ عیاری اور مکاری

عبارت	ترجمہ
وَكَانَ كَلَامًا مَمْلُوْءَةً بِالْمَكْرِ وَالدَّهَاءِ وَمَصْبُوْغًا بِالصِّبْغَةِ السِّيَاسِيَّةِ، وَكَانُوا يَعْرِفُوْنَ أَنَّ الْجَانِبَ الدِّيْنِيَّ لَا يُثِيْرُ الْحُكَّامَ وَلَا يُهَيِّجُهُمْ	ان کی گفتگو عیاری، مکاری سے بھرپور اور سیاسی رنگ میں رنگی ہوئی تھی وہ جانتے تھے کہ دینی پہلو، حکام وقت کو نہ تو بھڑکا سکے گا اور نہ انہیں آگ بگولا کر سکے گا۔

(26)

مُشْكِلَةٌ دشواری

عبارت	ترجمہ
كَانَ مِنَ الصَّعْبِ أَنْ يَتَحَقَّقَ الْحُكَّامُ الْأَجَانِبُ الْمُشْرِكُوْنَ حَقِيقَةَ الْأَمْرِ وَيَعْرِفُوْا أَغْرَاضَ الْيَهُوْدِ وَسَبَبَ عَدَائِهِمْ لِلْمَسِيْحِ وَكَانُوْا فِيْ شُغْلٍ شَاغِلٍ عَنْ ذَالِكَ بِالْأُمُوْرِ الْإِدَارِيَّةِ وَلٰكِنِ اشْتَدَّ إِلْحَاحُ الْيَهُوْدِ وَطَالَ تَرَدُّدُهُمْ فَأَرَادُوا التَّخَلُّصَ مِنْ هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ الَّتِيْ أَصْبَحَتْ	اجنبی اور مشرک حکمرانوں کے لیے اصل صورتحال کی تحقیق کرنا اور یہودیوں کی غرض اور ان کی حضرت مسیح سے عداوت کا سبب معلوم کرنا مشکل تھا، کیونکہ وہ حکومتی امور میں مشغولیت کی وجہ سے فارغ نہ تھے، لیکن یہودیوں کا اصرار شدید اور انتظار طویل ہو چلا تھا اس لیے انہوں نے اس

حَدِيْثَ الْبَلَدِ	مسئلہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ارادہ کیا جو شہر بھر میں موضوع سخن بنا ہوا تھا۔

(27)

سَيِّدُنَا الْمَسِيْحُ فِي الْمَحْكَمَةِ — حضرت مسیح کٹہرے میں

عبارت	ترجمہ
وَكَانَ ذَالِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ لَيْلَةَ السَّبْتِ وَكَانَ الْيَهُوْدُ لَا يَعْمَلُوْنَ شَيْئًا يَوْمَ السَّبْتِ وَ كَانَ يَوْمُ عُطْلَةٍ وَكَفٍّ عَنِ الْعَمَلِ فَكَانُوْا حَرِيْصِيْنَ كُلَّ الْحِرْصِ عَلٰى اَنْ يَصْدُرَ الْحُكْمُ قَبْلَ غُرُوْبِ شَمْسِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ اَمْرِ الْمَسِيْحِ فَيَنَامُوْا هَادِءِ الْبَالِ وَيُصْبِحُوْا نَاعِمِي الْبَالِ لَا يُزْعِجُهُمْ شَيْئٌ قَدْ ضَاقَ الْحَاكِمُ بِالْقَضِيَّةِ ذَرْعًا وَلَيْسَتْ لَهٗ فِيْهَا رَغْبَةٌ وَلَا لِاُمَّتِهٖ فِيْهَا مَصْلَحَةٌ وَقَدْ حَشِدَ الْيَهُوْدُ لِسِمَاعِ الْحُكْمِ وَهُمْ بَيْنَ صَائِحٍ وَهَاتِفٍ وَ مُتَضَايِقٍ وَالْوَقْتُ قَصِيْرٌ وَالشَّمْسُ قَدْ مَالَتْ لِلْغُرُوْبِ فَاَصْدَرَ الْحُكْمَ عَلَيْهِ بِالْقَتْلِ صَلْبًا	یہ جمعہ کے دن بعد از عصر کا واقعہ ہے آگے ہفتے کی رات تھی اور یہودی ہفتہ کے روز کوئی کام نہ کرتے تھے یہ ان کی تعطیل اور کام سے چھٹی کا دن تھا وہ حد درجہ متمنی تھے کہ جمعہ کے دن سورج غروب ہونے سے قبل فیصلہ صادر ہو جائے اور وہ مسیح کے قضیے سے راحت پائیں اور بے فکر ہو کر سوئیں اور خوش خوش اٹھیں اور کوئی چیز انہیں پریشان نہ کرے حاکم وقت اس مسئلہ پر بہت پریشان تھا اور اسے اس میں کوئی دلچسپی بھی نہ تھی اور نہ ہی اس میں اس کی رعیت کا کوئی مفاد تھا یہودی اس فیصلے کو سننے کے لیے جمع ہو گئے ان میں کوئی چیخ وپکار کر رہا تھا اور کوئی عجیب وغریب آوازیں اور نعرے لگا رہا تھا حاکم وقت تنگ تھا اور وقت تھوڑا تھا اور سورج غروب ہونے کو تیار تھا اس نے سیدنا عیسیٰ کو سولی دے کر قتل کرنے کا فیصلہ سنایا۔

(28)

اَلْقَانُوْنُ الْجِنَائِیُّ فِیْ ذٰلِكَ الْعَصْرِ — اس دور کا تعزیری قانون

ترجمہ	عبارت
اس دور کا تعزیری دور قانون سولی سزا پانے والے مجرم کو پابند کرتا تھا کہ وہ صلیبی تختے کو خود اٹھائے اور متمدن ملکوں کے دستور کے مطابق پھانسی گھاٹ دور تھا اور تماشائی اس قدر زیادہ تھے کہ وہ ایک دوسرے پر گر رہے تھے اور پولیس والے جن کی اکثریت نووارد اور اجنبی تھی اور ان تنخواہ دار ملازم پیشہ لوگوں کو اس معاملے میں کوئی دلچسپی نہ تھی اور اسرائیلیوں (یہودیوں) کے ہاں ایک ہی رنگ و نسل و شکل کے لوگ تھے ان کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا وہ ان کے درمیان تمیز نہ کر سکے جیسا کہ اجنبی کا اجنبی کے ساتھ معاملہ ہوتا ہے شام کا وقت تھا تاریکی چھا رہی تھی اور چند بے وقوف اور جوشیلے یہودی نوجوان حضرت سے پڑتے ہیں اور وہ لوگوں کو آپ پر گراتے اور آپ کو گالیاں دیتے تھے اور ان کا مقصد، آپ کو دکھ دینا اور آپ کی توہین کرنا تھا۔	وَكَانَ الْقَانُوْنُ الْجِنَائِیُّ فِیْ ذٰلِكَ الْعَصْرِ يُوْجِبُ اَنْ يَحْمِلَ الْمَحْكُوْمُ عَلَيْهِ بِالشَّنْقِ صَلِيْبَهُ الَّذِیْ يُصْلَبُ عَلَيْهِ وَكَانَ الْمَشْنَقُ بَعِيْدًا كَمَا هِیَ الْعَادَةُ فِی الْبِلَادِ الْمُتَمَدِّنَةِ وَكَانَ الْجَمْعُ حَاشِدًا يَتَسَاقَطُ بَعْضُهٗ عَلٰى بَعْضٍ وَكَانَ رِجَالُ الشُّرْطَةِ وَ اَكْثَرُهُمْ مِنَ الْاَجَانِبِ مَاْمُوْرِيْنَ مُوَظَّفِيْنَ لَا رَغْبَةَ لَهُمْ فِیْ هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ وَكَانَ الْاِسْرَائِيْلِيُّوْنَ اَشْبَاهًا عِنْدَهُمْ يَلْتَبِسُ عَلَيْهِمْ اَمْرُهُمْ فَلَا يُمَيِّزُوْنَ بَيْنَهُمْ شَاْنَ الْاَجَانِبِ فِیْ نَظَرِ الْاَجَانِبِ وَفِیْ نَظَرِ الْاَجَانِبِ وَكَانَ الْوَقْتُ مَسَاءً قَدْ مَدَّ الظَّلَامُ رُوَاقَهٗ وَ كَانَ بَعْضُ الْيَهُوْدِ وَالْمُتَحَمِّسِيْنَ السُّفَهَاءَ مِنَ الشَّبَابِ يَنْهَالُوْنَ عَلَى السَّيِّدِ الْمَسِيْحِ وَيَتَدَافَعُوْنَ عَلَيْهِ يَسُبُّوْنَهٗ وَ يُعَيِّرُوْنَهٗ وَ يُرِيْدُوْنَ اِيْذَائَهٗ وَاِهَانَتَهٗ

(29)

عِیْسٰی یَتَحَمَّلُ الْاَذٰی — عیسٰی تکلیف برداشت کرتے ہیں

عبارت	ترجمہ
وَكَانَ السَّيِّدُ الْمَسِيْحُ لاغِبًا قَدْ اَفْنَاهُ الْجُهْدُ وَطُوْلُ الْوُقُوْفِ فِي الْمَحْكَمَةِ وَتَحَمُّلُ الْاَذٰى وَ كَانَ الصَّلِيْبُ ثَقِيْلاً وَقَدْ كُلِّفَ حَمْلَهٗ فَكَانَ لَايَسْتَطِيْعُ اَنْ يُسْرِعَ	سیدنا مسیح تھک چکے تھے اور آپ کو مشقت اور کچہری میں دیر تک کھڑا رہنے اور تکلیف برداشت کرنے، نے کمزور کردیا تھا اور صلیب بھاری تھی اور آپ ہی کو اٹھانے کا پابند بنادیا گیا تھا چنانچہ آپ جلدی جلدی چل نہیں سکتے تھے

(30)

تَدْبِيْرٌ اِلٰهِيٌّ — خدائی منصوبہ

عبارت	ترجمہ
وَهُنَا اَمَرَالشُّرْطِيُّ الْمُوَكَّلُ بِهٖ شَابًّا اِسْرَائِيْلِيًّا بِحَمْلِ الْعُوْدِ وَ كَانَ اَشَدَّ زُمَلَائِهٖ حَمَاسَةً وَ اَكْبَرُهُمْ سَفَاهَةً وَاَحْرَصُهُمْ عَلٰى اِيْذَاءِ السَّيِّدِ الْمَسِيْحِ وَ مُبَادِرًا لَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْاَمْرُ سَرِيْعًا وَ يَتَخَلَّصَ مِنْ هٰذِهِ الْمَسْئُوْلِيَّةِ الْمُرْهِقَةِ.	اور یہاں پر متعین پولیس مین نے، اسرائیلی نوجوان کو صلیب کا تختہ اٹھانے کا حکم دیا اور وہ اسرائیلی اپنے ساتھیوں سے زیادہ بہادر اور بہت بڑا بے وقوف تھا اور سیدنا مسیح علیہ السلام کو دکھ دینے کا بڑا متمنی تھا اور اس معاملے میں جلد باز تھا تاکہ معاملہ جلدی انجام کو پہنچے اور وہ اس اذیت ناک ذمہ داری سے چھٹکارا حاصل کرے۔

(31)

وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ — لیکن ان کے لیے معاملہ مشتبہ ہو گیا

عبارت	ترجمہ
وَهٰكَذَا وَصَلَ الْمَوْكِبُ اِلٰى بَابِ الْمِشْنَقِ فَتَقَدَّمَ شُرْطَةُ الْمِشْنَقِ وَتَسَلَّمُوْا	اس طرح یہ جلوس پھانسی گھاٹ کے دروازے تک پہنچا پھانسی گھاٹ کے سپاہی آگے

الْاَمْرَ مِنَ الشُّرْطَةِ الْمَدَنِيِّيْنَ وَرَأَوْا الشَّابَّ يَحْمِلُ الصَّلِيْبَ وَ اخْتَلَطَ الْحَابِلُ بِالنَّابِلِ وَكَثُرَ الضَّجِيْجُ فَاَخَذَ بِيَدِ الشَّابِّ الْحَامِلِ لِلصَّلِيْبِ وَهُوَ لَا يَشُكُّكُ فِيْ اَنَّهُ هُوَ الْمَحْكُوْمُ عَلَيْهِ بِالصَّلْبِ وَ هُوَ يَصِيْحُ وَيَضِجُّ وَيُعْلِنُ بَرَآءَتَهُ وَاَنَّهُ لَا شَأْنَ لَهُ بِالْحُكْمِ وَ الصَّلْبِ وَ اِنَّمَا كُلِّفَ الْعُوْدَ سُخْرَةً وَظُلْمًا وَشُرْطَةُ الْمِشْنَقِ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى ذٰلِكَ وَ لَا يَفْهَمُوْنَ لُغَتَهُ لِاَنَّهُمْ مِنَ الرُّوْمِ وَالْيُوْنَانِ الْاُمَّةِ الْحَاكِمَةِ	بڑھے اور عام سپاہیوں سے معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور انہوں نے ایک نوجوان دیکھا جو صلیب اٹھائے ہوئے تھا اور معاملہ گڈمڈ ہو گیا چیخ وپکار زیادہ ہو گئی انہوں نے صلیب اٹھانے والے نوجوان کا ہاتھ پکڑ لیا اور انہیں اس معاملے میں شک بھی نہ ہوا کہ اس کو صلیب دینے کا حکم ہوا ہے اور وہ چیخ وپکار کر کے اپنی بے گناہی کا اعلان کر رہا تھا اور یہ کہ اس کا اس فیصلے اور صلیب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسے تو فقط بطور مذاق ازراہ ظلم صلیب اٹھوا دی گئی، پھانسی گھاٹ کے سپاہی اس جانب توجہ نہ کرتے اور نہ اس کی زبان سمجھتے تھے کیونکہ وہ روم اور یونان کے حکومتی ٹولے سے تعلق رکھتے تھے۔

(32)

تَنْفِيْذُ حُكْمٍ فیصلے پر عمل درآمد ہونا

عبارت	ترجمہ
وَكُلُّ مُجْرِمٍ يَتَنَصَّلُ مِنْ جَرِيْمَتِهِ وَكُلُّ مُجْرِمٍ لَهُ صِيَاحٌ وَعَوِيْلٌ وَ اَخَذُوْهُ وَنَفَّذُوْا فِيْهِ الْحُكْمَ وَ الْيَهُوْدُ وَاقِفُوْنَ عَلٰى بُعْدٍ وَالدُّنْيَا لَيْلٌ وَظَلَامٌ وَهُمْ يَظُنُّوْنَ كُلَّ الظَّنِّ اَنَّ الْمَصْلُوْبَ هُوَالْمَسِيْحُ	ہر مجرم اپنے جرم کی سزا سے بچنے کے لیے کوشش کرتا ہے اور ہر مجرم چیخ وپکار کرتا ہے انہوں نے اسے پکڑا اور اس کے متعلق فیصلے پر عمل درآمد کر دیا یہودی دور کھڑے تھے اور دنیا پر تاریکی چھا چکی تھی اور وہ بزعم خود پورا یقین کر بیٹھے کہ مصلوب انسان عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔

(33)

رَفْعُ عِيْسٰى اِلَى السَّمَآءِ — سیدنا مسیح کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

عبارت	ترجمہ
اَمَّا سَيِّدُنَا عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ فَقَدْ نَجَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَيْدِ الْيَهُوْدِ وَرَفَعَهُ اِلَيْهِ مُكَرَّمًا مُطَهَّرًا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی ظالمانہ چال سے نجات دے دی اور اسے عزت واحترام کے ساتھ کافروں کے ہاتھوں سے بچا کر اپنی طرف اٹھالیا۔

(34)

اَلْقُرْآنَ يَتَحَدَّثُ عَنِ الْقِصَّةِ — قرآن اس قصے کو بیان کرتا ہے

عبارت	ترجمہ
وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَهُوَ يَتَحَدَّثُ عَنِ الْيَهُوْدِ ﴿وَ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًاۙ وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًاۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ وَهُوَ فِي السَّمَآءِ كَمَا يُرِيْدُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَتْ	یہودیوں کے متعلق بیان کرنے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی) بہ سبب ان کے کفر کے اور مریم پر بہتان عظیم لگانے کے اور ان کے اس طرح کہنے کے کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا اور نہ تو وہ اسے قتل کر سکے اور نہ سولی دے سکے، لیکن ان کے لیے مشابہت ڈال دی گئی اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ یقیناً شک میں ہیں اور ان کے پاس سوائے گمان کی پیروی کے، کوئی علم نہیں اور وہ اسے یقیناً قتل نہیں کر سکے بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور آپ اللہ کے ارادے کے موافق آسمان میں ہیں اور

وِلَادَتُهٗ عَجَبًا وَ حَيَاتُهٗ عَجَبًا وَاَمْرُهٗ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ عَجَبٌ وَخَارِقٌ لِلْعَادَةِ مُثْبِتٌ لِلْقُدْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ الْمُطْلَقَةِ.	وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور آپ کی ولادت بھی عجیب تھی اور زندگی بھی اور آپ کا معاملہ اول تا آخر عجیب عادت اور دستور کے خلاف اور مطلق قدرت الٰہیہ بات کے لیے تھا۔

(35)

نُزُوْلُ عِيْسٰى عِنْدَ الْقِيَامَةِ — قیامت کے نزدیک حضرت عیسیٰ کا نزول

عبارت	ترجمہ
وَسَيَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ حِيْنَ يُرِيْدُهُ اللّٰهُ وَيُقِيْمُ الْحُجَّةَ عَلٰى مَنْ فَرَّطَ فِيْهِ؟ وَافْرَطُوْهُ مِنَ الْيَهُوْدِ اَهْلَ الْبَاطِلِ كَمَا اَخْبَرَبِهٖ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَرَدَتْ بِهٖ الْاَخْبَارُ الصَّحِيْحَةُ وَالْاَحَادِيْثُ الْمُتَوَاتِرَةُ وَاعْتَقَدَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ وَصَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ. ﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴾	اور جب اللہ چاہے گا وہ آسمان سے اتریں گے اور اپنے متعلق افراط و تفریط کرنے والے یہود ونصاریٰ پر حجت قائم کریں گے اور آنحضرت ﷺ کے بیان کے مطابق اہل حق کی مدد کریں گے اور اہل باطل کو نیچا دکھائیں گے اور ان کے نزول کے متعلق اخبار صحیحہ اور احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں اور ہر دور کے مسلمانوں نے اس کا اعتقاد رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مسیح سے فرمایا: اور اہل کتاب تمام کے تمام اس کی موت سے قبل اس پر ضرور ایمان لائیں گے اور وہ قیامت کے روز ان پر گواہ ہو گا۔

(36)

بِشَارَتُهٗ بِبِعْثَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

آپ کا حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے کی بشارت دینا

عبارت	ترجمہ
وَلَمْ يُكْمِلْ سَيِّدُنَا الْمَسِيْحُ مُهِمَّتَهٗ فِي الدَّعْوَةِ لِشِدَّةِ مُحَارَبَةِ الْيَهُوْدِ وَكَيْدِهِمْ لَهٗ وَ	حضرت مسیح یہودیوں کی شدید عداوت اور مکارانہ منصوبہ بندی اور اپنی کمزوری اور حواریوں

ضَعْفِهِ وَ قِلَّةِ اَنْصَارِهِ ، فَوَدَّعَ النَّاسَ وَامْتَثَلَ اَمْرَ رَبِّهِ وَبَشَّرَ النَّاسَ بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِ يُكْمِلُ مَابَدَأَهُ وَيُعَمِّمُ مَاخَصَّهُ وَ بِهِ تَتِمُّ نِعْمَةُ اللهِ عَلٰى عِبَادِهِ وَ تَقُوْمُ حُجَّتُهُ عَلٰى خَلْقِهِ. ﴿وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾	کی قلت کے سبب، اپنا دعوتی فریضہ پورا نہ کر سکے۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کو الوداع کہا اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی اور لوگوں کو اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دی جو آپ کا مشن پورا اور آپ کی خاص دعوت کو عام کرے گا اور آپ کے ذریعے اللہ کی نعمت اس کے بندوں پر پوری ہوگی اور اس کی مخلوق پر اس کی حجت قائم ہوگی اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اپنے سے پیشتر کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی خوش خبری۔

(37)

مِنَ التَّوْحِيْدِ الْخَالِصِ اِلٰى عَقِيْدَةٍ غَامِضَةٍ

خالص توحید سے گھٹیا اعتقاد تک

عبارت	ترجمہ
وَمِنْ غَرَائِبِ تَارِيْخِ الْاَدْيَانِ وَمِمَّا تَدْمَعُ لَهُ الْعُيُوْنُ وَ تَذُوْبُ لَهُ الْقُلُوْبُ اِنَّهُ تَحَوَّلَتْ دَعْوَةُ الْمَسِيْحِ اِلَى التَّوْحِيْدِ الْخَالِصِ وَالدِّيْنِ السَّهْلِ السَّمْحِ الْبَعِيْدِ عَنْ كُلِّ غُمُوْضٍ. وَتَعْقِيْدٍ وَتَحْرِيْفٍ وَ تَأْوِيْلٍ بَعِيْدٍ. اَلدَّعْوَةُ اِلٰى عِبَادَةِ اللهِ وَحْدَهُ وَالسُّؤَالُ مِنْهُ وَ الْاِلْتِجَاءُ اِلَيْهِ وَحُبُّهُ الْخَالِصُ اِلٰى عَقِيْدَةٍ غَامِضَةٍ وَفَلْسَفَةٍ	تاریخ مذاہب کی عجیب وغریب بات جو آنکھوں کو رلا اور دلوں کو پگھلا دیتی ہے کہ حضرت مسیح کی وہ دعوت جو خالص توحید اور ایسے آسان اور خوشگوار دین کی طرف تھی جو ہر قسم کی پیچیدگی اور گرہ بندی، تحریف اور دور از کار تاویل سے پاک تھا کہ اللہ وحدہ کی عبادت کی جائے اور اسی سے سوال اور اسی کی طرف التجاء کی جائے اور اسی سے خالص محبت کی جائے وہ پیچیدہ عقیدے اور گرہ دار فلسفے میں بدل گئی۔ چنانچہ ان کے پیروکاروں نے آپ

مُعَقَّدَةٍ فَغَلٰی فِیْهِ اِتْبَاعُهٗ وَاَطْرَوْهُ خَرَجَ بِهٖ مِنْ حُدُوْدِ الْبَشَرِیَّةِ اِلٰی حُدُوْدِ الْاُلُوْ فَقَالُوْا: اِلٰہ الْمَسِیْحُ بْنُ اللّٰهِ

﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا﴾

وَ قَالُوْ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَ وَ جَعَلُوْا مِنَ الْاِلٰهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ اُسْرَةً مُؤَلَّفَةً مِنْ ثَلَاثَةِ اَعْضَاءٍ كُلُّهُمْ اِلٰهٌ فَقَالُوْا الرَّبُّ وَ الْاِبْنُ وَالرُّوْحُ الْقُدُسُ وَاعْتَقَدُوْا فِیْ مَرْیَمَ اُمِّ الْمَسِیْحِ وَعَامَلُوْهَا بِمَا یَبْلُغُ بِهَا اِلٰی دَرَجَةِ التَّقْدِیْسِ وَالْعِبَادَةِ فَقَالُوْا اُمُّ اللّٰهِ.

وَشَاعَتْ لَهَا تَمَاثِیْلُ وَصُوَرٌ فِی الْكَنَائِسِ یَخْضَعُ لَهَا النَّصَارٰی بِاللُّجُوْءِ وَالدُّعَاءِ وَالنَّذْرِ وَالْاِنْحِنَاءِ قَدْ قَالَ اللّٰهُ مُنْكِرًا مَا اعْتَقَدُوْهُ مُسْتَبْشِعًا مَافَعَلُوْهُ

﴿مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَ اُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ۖ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۗ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ۚ وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝﴾

عِیْسٰی یَدْعُوْا اِلٰی عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ وَقَدْدَعَا كَغَیْرِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ اِلٰی عِبَادَةِ اللّٰهِ

کو اتنا بڑھایا کہ انہیں حدود بشریت سے اٹھا کر حدود الوہیت تک لے گئے انہوں نے کہا: "مسیح خدا کا بیٹا ہے" اور کہا: "اللہ نے اولاد پکڑی"

اور کہا مسیح بن مریم ہی اللہ ہے اور انہوں نے بے نیاز اور یکتا معبود جو نہ جنا گیا اور نہ اس نے کسی کو جنا کے لیے تین ارکان سے مرکب خاندان بنا دیا کہ یہ سب خدا ہیں انہوں نے کہا باپ، بیٹا اور روح القدس اور حضرت مسیح کی والدہ مریم کے بارے میں اعتقاد رکھا اور ایسا معاملہ کیا جو تقدیس اور عبادت کے درجے تک جا پہنچا۔ انہوں نے کہا: (اللہ کی ماں)

اور اس کے مجسمے اور تصویری کنیسوں میں آویزاں ہونے لگیں جن کے سامنے عیسائی پناہ حاصل کرنے دعا مانگنے اور نذر دینے اور تعظیم کرنے کی غرض سے جھکتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کے متعلق ان کے عقیدے کی قباحت اور ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا: حضرت مسیح بن مریم فقط اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے اور ان کی ماں صدیقہ ہے دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھیے ہم کس طرح ان کے لیے آیات کھول کر بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے علاوہ اس کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہارے نقصان کا مالک ہے نہ نفع کا اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

وَحْدَهُ فَجَاءَ مَنْ قَوْلِهِ فِي الْإِنْجِيلِ. "مَكْتُوبٌ لِلرَّبِّ إِلٰهِكَ تَسْجُدُ، وَلَهُ وَحْدَهُ تَعْبُدُ (متی ۱۰:۴) وَقَوْلُهُ: "مَكْتُوبٌ لِلرَّبِّ إِلٰهِكَ تَسْجُدُ، وَلَهُ وَحْدَهُ تَعْبُدُ (لوقا) وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ وَ لَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۠ ﴾	حضرت مسیح فقط اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں آپ نے دیگر انبیاء کی طرح صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دی انجیل میں آپ کا قول ہے لکھا ہوا ہے کہ تو صرف اپنے رب کو سجدہ کرے گا جو تیرا معبود ہے اور اس اکیلے کی عبادت کرے گا۔ اور آپ کا فرمان ہے: لکھا ہوا ہے کہ تو صرف اپنے رب کو جو تیرا معبود ہے سجدہ کرے گا اور صرف اسی کی عبادت کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نہیں ہے لائق کسی بشر کو کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے ساتھ ساتھ میری عبادت کرنے والے بن جاؤ لیکن (وہ کہتا ہے) کہ تم رب والے بن جاؤ اس لیے کہ تم کتاب سیکھتے ہو اور اس بنا پر کہ تم پڑھتے پڑھاتے ہو اور نہ وہ تمہیں حکم دے گا کہ تم فرشتوں، نبیوں کو رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے سکتا ہے اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو۔

(38)

عِيْسٰى يَدْعُوْا اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهُ

حضرت مسیح فقط اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں

عبارت	ترجمہ
وَقَدْ دَعَا كَغَيْرِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهُ فَجَاءَ مَنْ قَوْلِهِ فِي الْإِنْجِيلِ. "مَكْتُوبٌ لِلرَّبِّ إِلٰهِكَ تَسْجُدُ، وَلَهُ وَحْدَهُ تَعْبُدُ (متی ۱۰:۴) وَقَوْلُهُ:	آپ نے دیگر انبیاء کی طرح صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دی انجیل میں آپ کا قول ہی لکھا ہوا ہے کہ تو صرف اپنے رب کو سجدہ کرے گا جو تیرا معبود ہے اور اس اکیلے کی عبادت کرے گا۔ اور آپ کا فرمان

"مَكْتُوبٌ لِلرَّبِّ اِلٰهِكَ تَسْجُدُ، وَلَهُ وَحْدَهُ تَعْبُدُ(لوقا) وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ وَ لَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾	ہے: لکھا ہوا ہے کہ تو صرف اپنے رب کو جو تیرا معبود ہے سجدہ کرے گا اور صرف اسی کی عبادت کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نہیں ہے لائق کسی بشر کو کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے ساتھ ساتھ میری عبادت کرنے والے بن جاؤ لیکن (وہ کہتا ہے) کہ تم رب والے بن جاؤ اس لیے کہ تم کتاب سیکھتے ہو اور اس بنا پر کہ تم پڑھتے پڑھاتے ہو اور نہ وہ تمہیں حکم دے گا کہ تم فرشتوں، نبیوں کو رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے سکتا ہے اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو۔

(39)

اَلْقُرْآنُ يُصَرِّحُ بِدَعْوَةِ عِيْسٰى

قرآن حضرت عیسیٰ کی دعوت کھول کر بیان کرتا ہے

عبارت	ترجمہ
وَقَدْ نَقَلَ الْقُرْآنُ وَهُوَ الْكِتَابُ الْمُصَدِّقُ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْمُهَيْمِنُ عَلَيْهِ مِنْ اِعْلَانِ سَيِّدِنَا عِيْسٰى بِالتَّوْحِيْدِ الْخَالِصِ وَالدَّعْوَةِ فِيْ اُسْلُوْبٍ صَرِيْحٍ وَاضِحٍ لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ. ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ	اور قرآن نے جو کہ اپنے سے پہلے والی کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے اور اس پر نگہبان ہے حضرت عیسیٰ کی خالص دعوت توحید کا اعلان نشر کیا ہے اور ان کی دعوت کو ایسے صریح اور واضح انداز میں بیان کیا ہے کہ اس سے مزید وضاحت کی گنجائش نہ رہی۔ یقیناً وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ تو مسیح بن مریم ہے اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے کیونکہ جس نے اللہ سے شرک کیا اس پر اللہ نے

النَّارُ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿﴾	جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(40)

مَنْزِلَةُ التَّوْحِيْدِ فِيْ دَعْوَتِهٖ　آپ کی دعوت میں توحید کا مقام

عبارت	ترجمہ
وَقَالَ فِيْ اُسْلُوْبٍ جَمِيْلٍ بَلِيْغٍ يَتَذَوَّقُهٗ كُلُّ مَنْ عَرَفَ مَنْزِلَةَ التَّوْحِيْدِ وَ سِيْرَةَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَاطُبِعُوْا عَلَيْهِ مِنْ مَّعْرِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْخُضُوْعِ لَهٗ وَالرَّهْبَةِ مِنْهُ.	اور آپ نے ایسے خوبصورت اور اثر انگیز انداز میں بیان فرمایا۔ جس سے وہی لطف اندوز ہو سکتا ہے جو توحید کا مقام اور انبیاء ورسل کی سیرت کو جانتا ہے اور اس چیز سے بھی واقف ہے کہ اللہ نے انہیں اپنی معرفت اور اپنے سامنے سرنگوں ہونے اور ڈرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔
﴿لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿﴾	مسیح کو اپنے اللہ کے بندہ ہونے پر کوئی عار نہیں اور نہ ہی مقرب فرشتے عار محسوس کرتے ہیں اور جو کوئی اس کی عبادت میں عار سمجھے اور تکبر کرے تو وہ سب کو اپنے سامنے حاضر کرے گا سو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ انہیں ان کے پورے پورے اجر دے گا اور اپنے فضل سے ان کو اور زیادہ عطا کرے گا اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوا کسی کو والی اور مددگار نہ پائیں گے۔

(41)

مَشْهَدٌ رَائِعٌ　ایک قابل دید منظر

عبارت	ترجمہ
وَ قَدْ صَوَّرَ الْقُرْاٰنُ فِيْ بَلَاغَتِهٖ وَاِعْجَازِهٖ	قرآن حکیم نے اپنے بلیغ اور معجز انداز میں قیامت کے اس منظر کی تصویر کشی کی ہے جس میں

مَشْهَدًا مِنْ مَشَاهِدِ الْقِيَامَةِ الرَّائِعَةِ يَتَبَرَّأُ فِيهِ سَيِّدُنَا عِيسٰى عَمَّا تَقَوَّلَهُ النَّاسُ فِيهِ وَعَامَلُوهُ بِهِ وَيُوضِحُ دَعْوَتَهُ فِي قُوَّةٍ وَّصِدْقٍ وَيُدِينُ فِي هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ الْغُلَاةَ فِي أُمَّتِهِ وَأَنَّهُمْ هُمُ الْمَسْئُوْلُوْنَ وَحْدَهُمْ عَنْ هٰذِهِ الْجَرِيمَةِ اِقْرَأِ الْقُرْآنَ وَ اسْتَشْعِرُوْا جَلَالَ الْمَوْقِفِ وَرَوْعَةِ الْمَشْهَدِ.

حضرت عیسیٰ ان خود ساختہ باتوں کا اعلان کریں گے جو لوگوں نے آپ کے بارے میں بیان کیں اور اس معاملے میں جو انہوں نے آپ سے کیا اپنی پوزیشن صاف کریں گے اور وہ اس معاملے میں ان کی امت کے غالیوں کو ذمہ دار گردانتا ہے کہ وہ خود ہی اس جرم کے جواب دہ ہیں قرآن پڑھیئے اور کٹھرے کی ہیبت اور منظر کی ہولناکی ملاحظہ کیجئے!

﴿وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۞ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۞ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞﴾

اور جب اللہ تعالیٰ جواب طلبی کرے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنالو؟ وہ جواباً کہے گا کہ تو پاک ہے مجھے ایسی بات کہنی روا نہیں جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے کہی ہے تو، تو جانتا ہے کیونکہ تو میرے دل کی باتوں کو جانتا ہے اور میں تیرے جی کی بات کو نہیں جانتا بے شک تو جاننے والا ہے میں نے تو انہیں وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور میں اس پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا جب تو نے مجھے اٹھالیا تو، تو ہی ان پر نگہبان ہے۔ اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

اگر تو ان کو عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو، تو غالب حکمت والا ہے

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ وہ دن ہے جس دن سچوں کو ان کی سچائی نفع دے گی ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی

	ہو گئے۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے اور اللہ کے لیے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(42)

مِنْ عَقِيْدَةٍ غَامِضَةٍ اِلٰى وَ تَثْنِيَّةٍ سَافِرَةٍ

ناقابل فہم عقیدہ سے کھلم کھلا بت پرستی تک

عبارت	ترجمہ
وَانْتَقَلَ دُعَاةُ الْمَسِيْحِيَّةِ اِلٰى اُوْرُبَّا بِدَافِعٍ مِنْ عِنْدَهِمْ وَقَدْ سَاعَتْ فِيْهَا الْوَثَنِيَّةُ السَّافِرَةُ مِنْ زَمَانٍ وَغَاصَتْ فِيْهَا اِلَى لَاَذْقَانِ فَكَانَ الْيُوْنَانُ وَثَنِيِّيْنَ وَقَدْ تَصَوَّرُوْا صِفَاتَ اللهِ فِيْ شَكْلِ اٰلِهَةٍ شَتّٰى نَحَتُوْا لَهَا تَمَاثِيْلَ وَ بَنَوْا لَهَا مَعَابِدَ وَهَيَاكِلَ فَلِلْ رِّزْقِ اِلٰهٌ وَ لِرَّحْمَةِ اِلٰهٌ وَ لِلْقَهْرِ اِلٰهٌ وَ كَانَتِ الرُّوْمِيَّةُ عَرِيْقَةً فِي الْوَثَنِيَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِالْخَرَافَاتِ وَقَدِ امْتَزَجَتْ الْوَثَنِيَّةُ بِلَحْمِهَا وَدَمِهَا. وَجَرَتْ مِنْهَا مَجْرَى الرُّوْحِ وَ الدَّمِ وَكَانَ الرُّوْمَانُ يَعْبُدُوْنَ اٰلِهَةً شَتّٰى فَلَمَّا وَصَلَتْ اِلَيْهِمُ النَّصْرَانِيَّةُ وَ تَنَصَّرَ قُسْطُنْطِيْنَ الْكَبِيْرُ سَنَةَ ۳۰۶م ، وَاحْتَضَنَ الدِّيْنَ الْجَدِيْدَ النَّصْرَانِيَّةَ تَأْخُذُ الشَّيْئَ الْكَثِيْرَ مِنَ الْعَقَائِدِ الْوَثَنِيَّةِ وَالتَّقَالِيْدِ وَ تَبَنَّاهُ وَ جَعَلَهُ دِيْنَ الدَّوْلَةِ الرَّسْمِيِّ وَبَدَأَتِ الرُّوْمِيَّةُ وَالْفَلْسَفَةِ الْيُوْنَانِيَّةُ	اور مسیحی مبلغین اپنے جذبے کے تحت یورپ منتقل ہو گئے اور وہاں عرصہ سے کھلم کھلا بت پرستی رواج پذیر تھی اور گردنوں تک دھنس چکی تھی، یونانی بت پرست تھے اور انہوں نے مختلف بتوں میں اللہ کی صفات تصور کرلی تھیں اور ان کے مجسمے گھڑ لیے اور ان کی عبادت گاہیں اور ہیکل تعمیر کردیئے چنانچہ کوئی رزق کا دیوتا، کوئی رحمت کا دیوتا، کوئی قہر کا دیوتا تھا چنانچہ رومی قوم سرتاپا بت پرستی میں غرق تھی اور خرافات کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔ اور بت پرستی ان کے رگ وریشہ میں سرایت کر چکی تھی۔ ان کے اندر روح اور خون کی طرح جاری تھی اور وہ مختلف معبودوں کی پرستش کرتے تھے جب وہاں نصرانیت پہنچی تو قسطنطین اعظم ۵۰۶ میں عیسائی ہو گیا اور اس نے جدید دین کو گلے لگا لیا اور اسے سرکاری دین قرار دیا نصرانیت بہت سے بت

وَتَدْنُوا اِلَيهَا رُوَيْدًا رُوَيْدًا وَصَارَتْ تَفْقِدُ أَصَالَتَهَا النَّبَوِيَّةَ وَبَسَالَتَهَا تَفْقِدُ أَصَالَتَهَا النَّبَوِيَّةَ وَبَسَالَتَهَا الشَّرْقِيَّةَ وَحَمَاسَتَهَا التَّوْحِيْدِيَّةَ وَ دَخَلَ فِيهَا بَعْضُ الْمُنَافِقِيْنَ فَطَعَّمُوْهَا بِعَقَائِدِهِمِ الْقَدِيمَةِ وَذَوْقِهِمُ الْوَثَنِيِّ وَنَشَأَ مِنْ ذٰلِكَ دِيْنٌ جَدِيْدٌ. تَتَجَلّٰى فِيهَا النَّصْرَانِيَّةُ وَ الْوَثَنِيَّةُ سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَكَذٰلِكَ سَارَتِ النَّصْرَانِيَّةُ زَاحِفَةً الْفَاتِحَةُ عَلٰى دَرْبٍ غَيْرَ الدَّرْبِ الَّذِىْ سَلَكَ الْمَسِيْحُ بِهَا عَلَيْهِ وَ دَعَا اِلَيْهِ وَكَانَتْ كَسَالِكِ طَرِيْقٍ؟ يَضِلُّ عَنْ غَيْرِ قَصْدٍ فِىْ ظَلَامٍ لَّا يَلْتَقِى بِالطَّرِيْقِ الْاَوَّلِ اِلَى الْآخِرِ. وَلِهٰذِهِ الْحِكْمَةِ الدَّقِيْقَةِ الَّتِىْ لَا يَعْرِفُهَا اِلَّا مَنْ قَرَأَ تَارِيْخَ هٰذَا الدِّيْنِ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ بِالضَّلَالِ حِيْنَ وَصَفَ الْيَهُوْدَ بِالْمَغْضُوْبِيَّةِ فَقَالَ عَلٰى لِسَانِ الْمُسْلِمِيْنَ.

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾

وَكَانَتْ فِىْ ذٰلِكَ مَأْسَاةٌ لِّاُوْرُبَّا وَمَاسَاةٌ لِلْاِنْسَانِيَّةِ الَّتِىْ قَادَتْهَا اُوْرُبَّا زَمَنًا طَوِيْلًا وَلَا تَزَالُ مُسَيْطِرَةً عَلَيْهَا وَمُتَحَكِّمَةً فِيْهَا وَلِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ.

پرستانہ عقائد اور رومی رسومات اور یونانی فلسفہ اپنانے لگی مسیحیت اور فلسفہ آہستہ آہستہ قریب ہوگئے اسی طرح مسیحیت اپنا نبوی اصل اور مشرقی سادگی اور توحیدی غیرت کھو بیٹھی اور اس میں بعض منافقین گھس گئے جنہوں نے اس میں اپنے قدیم عقائد اور بت پرستانہ ذوق کی آمیزش کی تو اس طرح نیا دین وجود میں آگیا جس میں نصرانیت اور بت پرستی برابر ظاہر ہو رہی ہے۔

اس طرح سست رو نصرانیت اس سیدھے راستے سے ہٹ گئی جس پر سیدنا مسیح چلتے تھے اور اس کی دعوت دے گئے تھے اس بھٹکے ہوئے مسافر کی طرح جو قصداً یا بھول پن سے راستے کے اندھیرے میں بھٹک جائے اور اس راستے پر گامزن رہے جہاں سے وہ کبھی واپس نہیں آسکتا اور اس باریک دین کی تاریخ پڑھے جب اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو مغضوبیت بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کی زبان سے ادا فرمایا۔

تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا اور نہ ان کا جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔

یہ صورت حال مغرب کے لیے بھی تشویش ناک ہے اور انسانیت کے لیے بھی جس کی وہ عرصہ دراز سے قیادت کر رہا ہے اور مسلسل تسلط جما رہا ہے اور اس میں استحکام پیدا کر رہا ہے اور معاملہ پہلے بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور بعد میں بھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة الرحمٰن

وَلِمَنْ	خَافَ	مَقَامَ	رَبِّهٖ	جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾
اور اس کے لیے جو ڈر گیا		سامنے کھڑا ہونے	اپنے رب	دو باغ ہیں
فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾	ذَوَاتَآ
پس کونسی	نعمتوں کو	اپنے رب کی	تم دونوں جھٹلاؤ گے	بہت سی
اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾
شاخوں والے	پس کونسی	نعمتوں کو	اپنے رب کی	تم دونوں جھٹلاؤ گے
فِيْهِمَا	عَيْنٰنِ	تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ
ان دونوں میں	دو چشمے	جاری ہیں	پس کونسی	نعمتوں کو
رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾	فِيْهِمَا	مِنْ كُلِّ	فَاكِهَةٍ
اپنے رب کی	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	ہر قسم کے	پھلوں کا
زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾
جوڑا جوڑا ہوگا	پس کونسی	نعمتوں کو	اپنے رب کی	تم دونوں جھٹلاؤ گے
مُتَّكِـِٕيْنَ	عَلٰى	فُرُشٍۭ	بَطَآئِنُهَا	مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
تکیے لگائے ہوں گے اوپر		استر پوشوں کے	جن کے اندر ہوں گے	ریشم کے ریشے
وَجَنَا	الْجَنَّتَيْنِ	دَانٍ ﴿۵۴﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ
اور پھل	دونوں باغوں کے	قریب	پس کونسی	نعمتوں کو
رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾	فِيْهِنَّ	قٰصِرٰتُ	الطَّرْفِ
اپنے رب کی	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان میں	نیچی رکھنے والی	نگاہ کو
لَمْ	يَطْمِثْهُنَّ	اِنْسٌ	قَبْلَهُمْ	وَلَا
نہیں	چھوا ہوگا ان کو	کسی انسان نے	ان سے پہلے	اور نہ ہی

جَآنٌّ ﴿٥٦﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾
جن نے	پس کونسی	نعمتوں کو	اپنے رب کی	تم دونوں جھٹلاؤ گے
كَاَنَّهُنَّ	الْيَاقُوْتُ	وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ
گویا کہ وہ	یاقوت ہوں	مرجان	پس کونسی	نعمتوں کو
رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾	هَلْ	جَزَآءُ	الْاِحْسَانِ
اپنے رب کی	تم دونوں جھٹلاؤ گے	کیا ہے	کوئی بدلہ	نیکی کا
اِلَّا	الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا
مگر	نیکی ہی	پس کونسی	نعمتوں کو	اپنے رب کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾	تم دونوں جھٹلاؤ گے			

سلیس ترجمہ:

"اور جو کوئی انسان اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے (کے ڈر سے گناہ) سے رک گیا اس کے لیے دو باغ ہیں۔ (تو اے جنو اور انسانو!)۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (وہ دونوں باغ) بہت سی شاخوں (اور پھلوں) والے ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان باغوں میں دو چشمے بہہ رہے ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں ہر طرح کے پھل دو دو قسموں کے ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ ایسے بچھونوں پر تکیے لگا کر بیٹھے ہوں گے جن پر استر پوشوں کے اندر والے گدے موٹے ریشم کے ریشوں سے بھرے ہوں گے اور دونوں باغوں کے پھل قریب ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نگاہیں نیچی رکھنے والی عورتیں ہوں گی جنہیں کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ (خوبصورتی کے اعتبار سے) گویا یاقوت اور مرجان کی طرح (گوری چٹی) ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ نیک کاموں کا بدلہ نیکی کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟"

تفسیر فی ظلال القرآن

سورۃ الرحمٰن آخری رکوع

عبارت	ترجمہ
وَلِلْمَرَّةِ الْأُوْلَى- فِيْمَا مَرَّ بِنَا مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ- تُذْكَرُ الْجَنَّتَانِ. وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُمَا ضِمْنَ الْجَنَّةِ الْكَبِيْرَةِ الْمَعْرُوْفَةِ، وَلٰكِنِ اِخْتِصَاصُهُمَا هُنَا بِالذِّكْرِ قَدْ يَكُوْنُ لِمَرْتَبَتِهِمَا. وَسَيَأْتِيْ فِيْ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ أَنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ فَرِيْقَانِ كَبِيْرَانِ: هُمَا السّٰبِقُوْنَ الْمُقَرَّبُوْنَ. وَأَصْحَابُ الْيَمِيْنِ.	قبل ازیں قرآن کریم کی جتنی بھی سورتیں ہماری نظروں سے گزری ہیں ان میں سے یہ پہلی آیت ہے جس میں دو جنتوں کا ذکر آیا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ یہ دونوں مشہور و معروف جنت کے اندر ہی ہیں، لیکن یہاں ان کو خاص طور پر ذکر کرنے کا سبب ان دونوں کا مرتبہ اور مقام بھی ہو سکتا ہے اور عنقریب سورہ واقعہ میں آئے گا کہ جنت والے دو بڑے فریق ہوں گے اور وہ دونوں ہیں السابقون المقربون اور أصحاب الیمین (دائیں ہاتھ نامہ اعمال کو پکڑنے والے)
وَلِكُلٍّ مِنْهُمَا نَعِيْمٌ. فَهُنَا كَذٰلِكَ نَلْمَحُ أَنَّ هَاتَيْنِ الْجَنَّتَيْنِ هُمَا لِفَرِيْقٍ ذِيْ مَرْتَبَةٍ عَالِيَةٍ.	اور ان میں سے ہر فریق کے لیے نعمتیں ہیں۔ البتہ اسی دوران ہمیں یہ دکھائی دے رہا ہے کہ یہ دونوں باغات بلند مرتبہ فریق کے لیے ہیں۔
وَقَدْ يَكُوْنُ فَرِيْقُ السّٰبِقِيْنَ الْمُقَرَّبِيْنَ الْمَذْكُوْرِيْنَ فِيْ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ. ثُمَّ نَرٰى جَنَّتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ مِنْ دُوْنِ هَاتَيْنِ. وَنَلْمَحُ أَنَّهُمَا لِفَرِيْقٍ يَلِيْ ذٰلِكَ الْفَرِيْقَ. وَقَدْ يَكُوْنُ هُوَ فَرِيْقُ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ.	اور ممکن ہے کہ ان باغات کا حق دار سابقون المقربون کا فریق ہو جس کا ذکر سورۃ واقعہ میں بیان ہوا ہے۔ پھر ہم ان دو جنتوں کے علاوہ دوسری دو جنتوں کا ذکر دیکھ رہے ہیں اور ہم ظاہراً یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ یہ اس فریق کے لیے ہیں جو اس فریق (سابقون) کے قریب ہے اور وہ اصحاب الیمین (نامہ اعمال کو داہنے ہاتھوں لینے والا) بھی ہو سکتا ہے۔

عَلَىٰ أَيَّةِ حَالٍ فَلْنَشْهَدِ الْجَنَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَلْنَعِشْ فِيهِمَا لَحَظَاتٍ. إِنَّهُمَا ﴿ ذَوَاتَآ أَفْنَانٍ ﴾. وَالْأَفْنَانُ الْأَغْصَانُ الصَّغِيرَةُ النَّدِيَّةُ، فَهُمَا رَيَّانَتَانِ نَضِرَتَانِ. ﴿ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴾. فَمَاؤُهُمَا غَزِيرٌ، وَسَهْلٌ يَسِيرٌ. ﴿ فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴾. فَفَاكِهَةٌ مُنَوَّعَةٌ كَثِيرَةٌ وَفِيرَةٌ.	بہر حال ہمیں پہلے ذکر کردہ دونوں باغوں کا (تصوراتی) مشاہدہ کرنا چاہیے اور ان میں چند گھڑیاں گزارنی چاہئیں۔ وہ دونوں باغات سبز شاخوں والے ہیں۔ اَفنان سے مراد چھوٹی چھوٹی تر وتازہ شاخیں ہیں۔ (المختصر اس سے مراد) یہ ہے کہ وہ دونوں باغ سرسبز شاداب اور تر وتازہ ہیں اس میں دو چشمے رواں ہیں۔ جن کا پانی وافر ہے اور ان تک رسائی آسان ہے اور ان دونوں میں ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے ہیں۔ چنانچہ ان کے پھل متنوع اور وافر مقدار میں ہے۔
أَهْلُ الْجَنَّتَيْنِ مَا حَالُهُمْ؟ إِنَّنَا نَنْظُرُهُمْ: ﴿ مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴾ وَالْإِسْتَبْرَقُ الْمُخْمَلُ الْحَرِيرُ السَّمِيكُ. فَكَيْفَ بِظَهَائِرِ هَٰذِهِ الْفُرُشِ إِذَا كَانَتْ تِلْكَ بَطَائِنُهَا؟	اور دو جنتوں والے کس حال میں ہوں گے؟ ہم انہیں دیکھیں گے وہ ایسے بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن میں استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور استبرق، دبیز اور ملائم ریشم کو کہتے ہیں۔ سو جن بچھونوں کے استر اس قدر نرم اور ملائم ہوں گے ان کے استر پوشوں کے کیا کہنے؟
﴿ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴾ قَرِيبُ التَّنَاوُلِ لَا يُتْعَبُ فِي قِطَافٍ. وَلَٰكِنْ هَٰذَا لَا يَسْتَقْصِي مَا فِيهِمَا مِنْ رَفَاهَةٍ وَمَتَاعٍ. فَهُنَاكَ بَقِيَّةٌ بَهِيجَةٌ لِهَٰذَا الْمَتَاعِ: ﴿ فِيهِنَّ قَٰصِرَٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴾ فَهُنَّ عَفِيفَاتُ الشُّعُورِ وَالنَّظَرِ.	اور دونوں باغوں کے پھل (جنتیوں کے سروں کے) قریب لٹک رہے ہوں گے۔ قریب ہونے کی وجہ سے ان تک رسائی نہایت آسان ہو گی انہیں چننے میں تھکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔ لیکن ان دونوں باغوں میں موجود خوش حالی اور عمدہ سامان عیش انہی چیزوں پر ختم نہیں ہے۔ بلکہ اس طرح کی شاداب نعمتوں سے زائد سامان بھی ہو گا (اور وہ یہ ہے) ان میں شرمیلی نگاہوں والی ایسی دوشیزائیں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان اور جن نے چھوا

عربی	اردو
لَا تَـمْتَدُّ أَبْصَارُهُنَّ إِلَى غَيْرِ أَصْحَابِهِنَّ مَصُوْنَاتٌ لَـمْ يَمْسَسْهُنَّ إِنسٌ وَّلَا جِنٌّ.	تک بھی نہ ہو گا۔ چنانچہ وہ سوچ اور نظر کے اعتبار سے پاکیزہ ہوں گی وہ اپنے شوہروں کے سوا کسی کی طرف اپنی نگاہ نہیں اٹھائیں گی وہ پاکدامن ہوں گی انہیں کسی انسان اور جن نے چھوا تک نہ ہو گا اور نہ کسی جن نے۔
وَهُنَّ- بَعْدَ هٰذَا- نَاضِرَاتٌ لَامِعَاتٌ: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝﴾ ذٰلِكَ كُلُّهُ جَزَآءٌ مَّنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَعَبَدَهُ كَأَنَّهُ يَرَاهُ شَاعِرًا أَنَّ رَبَّهُ يَرَاهُ	علاوہ ازیں وہ شگفتہ رو اور خوش رنگ ہوں گی۔ گویا وہ ہیرے اور موتیوں (کی رنگت کا حسین امتزاج) ہوں یہ سب کچھ بدلہ ہے اس شخص کا جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس کی اس طرح سے عبادت کی کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہو اور وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ اس کا رب تو اسے ضرور دیکھ رہا ہے۔
فَبَلَغَ بِذٰلِكَ مَرْتَبَةَ الْإِحْسَانِ كَمَا وَصَفَهَا الرَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَالُوْا جَزَآءَ الْإِحْسَانِ مِنْ عَطَآءِ الرَّحْمٰنِ: ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝﴾	چنانچہ وہ اپنے اس عمل کے ذریعے احسان کے اس مرتبے تک پہنچ گئے جس کی حضرت رسول اللہ ﷺ نے توصیف بیان کی ہے۔ اور وہ اپنے مہربان رب سے احسان کا صلہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ احسان کا بدلہ احسان کے سوا ہو بھی کیا سکتا ہے۔
وَفِي مَعْرِضِ الْإِنْعَامِ وَالْإِحْسَانِ كَانَ التَّعْقِيبُ يَجِيْءُ فِي مَوْضِعِهِ بَعْدَ كُلِّ فِقْرَةٍ: ﴿فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝﴾	انعام اور احسان کی منظر کشی کے ساتھ ہی ہر جملے کے فوراً بعد یہی زمزمہ آتا ہے کہ (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مذکورہ بالا تفسیری پیراگراف میں استعمال کیے گئے مشکل الفاظ کے معانی:

مَرَّ یَمُرُّ مَرًّا سے فعل ماضی کا صیغہ ہے۔ اس کا معنیٰ ہے گذرا۔ ضِمْنٌ: اندرونی منظر۔ ذیلی حصہ

اَلْأَظْهَرُ: یہ ظَهَرَ یَظْهَرُ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اس کا معنیٰ ہے کہ صاف ظاہر ہے۔ لفظ اردو میں بھی عام استعمال ہوتا ہے۔

اِخْتِصَاصُهُمَا: اِخْتَصَّ یَخْتَصُّ سے مصدر ہے ان دونوں کو خصوصیت سے ذکر کرنا۔ اردو میں اس لفظ کا عام استعمال بھی ہے۔

اَلسّٰبِقُوْنَ: نیکیوں میں سب سے آگے نکل جانے والے۔ یہ سَبَقَ یَسْبِقُ سے اسم فاعل جمع ہے۔

اَلْمُقَرَّبُوْنَ: نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے صلہ میں قرب الٰہی حاصل کرنے والے لوگ۔

نَلْمَحُ: یہ لَمَحَ یَلْمَحُ سے جمع متکلم فعل مضارع کا صیغہ ہے اس کا معنیٰ ہے (ہم روز روشن کی طرح دیکھ رہے ہیں)

أَفْنَانٌ: چھوٹی چھوٹی تروتازہ شاخیں۔

غَزِیْرٌ: یہ یہ أَغْرَرَ یَغْزِرُ غَزَارَةً سے مصدر ہے اس کا معنیٰ ہے وافر مقدار۔ کثیر مقدار والا۔

فَاكِهَةٌ: مزے دار پھل۔ جس کے کھانے سے دل باغ باغ ہو جائے۔

مُنَوَّعَةٌ: طرح طرح کے، قسم قسم کے، ہر نوع کے۔ بَطَآئِنُهَا: اوپر والے بچھونے۔ اَلْمَخْمَلُ: (ملائم اور نرم ریشم ریشوں سے بنا ہوا کمبل نما جھالردار موٹا اور نرم بچھونا۔

اَلسَّمِیْكُ: موٹا دبیز یہ سَمَكَ یَسْمُكُ سَمَاكَةً سے اسم صفت ہے۔

جَنٰی: (اتنا قریب کہ اسے) توڑنا یا چننا آسان ہو۔ جَنَی الثَّمَرُ جَنِیًّا سے

لَا یَسْتَقْصِیْ: مکمل طور پر احاطہ نہ ہونا۔ رِفَاهَةٌ: خوشحالی، آسودگی، مالداری،

بَهْجَةٌ شادابی، الطرف: نگاہ، قَاصِرَاتٌ: نیچی رکھنے والی، شرمیلی عورتیں جو اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کی طرف نہ دیکھے۔ لَامِعَاتٌ: سفید اور سرخ رنگ کی آمیزش کی وجہ سے گوری رنگت والی شوخ رنگ عورتیں۔ یَاقُوْتٌ: سفید اور سرخ رنگ کا ہیرا جو نہایت قیمتی ہوتا ہے۔

مَرْجَانٌ: موتی، مونگا، معرض: نمائش گاہ۔ تَعْقِیْبٌ: پیچھے ذکر کرنا۔ عَقِبٌ (ایڑی سے) جو پاؤں کے پیچھے ہوتی ہے۔

سورۃ الرحمٰن آخری رکوع

وَمِنْ	دُوْنِهِمَا	جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا
اور علاوہ ان دونوں کے		دو باغ اور بھی ہیں	پس کونسی	نعمتوں کو	رب اپنے کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾	مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾		فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے گہرے سر سبز			پس کونسی	نعمتوں کو	رب اپنے کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾	فِيْهِمَا	عَيْنٰنِ	نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ
تم دونوں جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے فوارے کی طرح فضا میں برسنے والے				پس تم کونسی	نعمتوں
رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾	فِيْهِمَا	فَاكِهَةٌ	وَّنَخْلٌ	وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾
رب اپنے کی تم دونوں جھٹلاؤ گے		ان دونوں میں	پھل	کھجوریں	اور انار ہیں
فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾	فِيْهِنَّ	خَيْرٰتٌ
پس تم کونسی	نعمتوں کو	رب اپنے کی	تم جھٹلاؤ گے	ان میں	نیک سیرت
حِسَانٌ ﴿٧٠﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾	حُوْرٌ
حسین عورتیں	پس کونسی	نعمتوں کو	رب اپنے کی	تم دونوں جھٹلاؤ گے گوری	
مَّقْصُوْرٰتٌ	فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾
اور سیاہ پتلیوں والی خیموں میں		پس کونسی	نعمتوں کو	رب اپنے کی تم دونوں جھٹلاؤ گے	
لَمْ	يَطْمِثْهُنَّ	اِنْسٌ	قَبْلَهُمْ	وَلَا	جَآنٌّ ﴿٧٤﴾
نہیں	چھوا ان کو	کسی انسان نے	ان سے پہلے	اور نہ ہی کسی جن نے	
فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ	رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾	مُتَّكِـِٕيْنَ	عَلٰى
پس کونسی	نعمتوں کو	رب اپنے کی تم دونوں جھٹلاؤ گے		وہ تکیے لگائے	اوپر
رَفْرَفٍ	خُضْرٍ	وَّعَبْقَرِيٍّ	حِسَانٍ ﴿٧٦﴾	فَبِاَيِّ	اٰلَآءِ
قالینوں کے	سر سبز	نادر	نفیس	پس کونسی	نعمتوں کو

رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ	تَبٰرَكَ	اسْمُ	رَبِّكَ	ذِي الْجَلٰلِ
رب اپنے کی تم دونوں جھٹلاؤ گے		برکت والا ہے	نام	رب تیرے کا جو جلال ور عب والا	
وَالْاِكْرَامِ	اور بزرگی والا				

سلیس ترجمہ:

"اور ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور بھی ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ دونوں گہرے سبز رنگ والے ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں باغوں میں پھل اور کھجوریں اور انار ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان باغوں میں کریم الاخلاق اور حسین دوشیزائیں ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ گورے رنگ اور نہایت ہی سفید چشموں اور سیاہ ترین پتلیوں والی دوشیزائیں ہیں جو خیموں میں پردہ نشین ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنہیں اس سے پہلے نہ تو کسی انسان نے چھوا ہے اور نہ کسی جن نے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ نادر قسم کے نفیس اور سرسبز قالینوں پر تکیے لگائے ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ بابرکت ہے نام تیرے رب کا جو عظمت والا ہے۔"

عبارت	ترجمہ
﴿ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴾. وَأَوْصَافُهُمَا أَدْنٰى مِنَ الْجَنَّتَيْنِ السَّابِقَتَيْنِ. فَهُمَا: ﴿مُدْهَآمَّتٰنِ﴾. أَيْ مُخْضَرَّتَانِ خُضْرَةً تَمِيْلُ إِلَى السَّوَادِ لِمَا فِيْهِمَا مِنْ أَعْشَاب.	اور ان دونوں کے علاوہ دو باغ اور بھی ہیں۔ اور ان دونوں کے اوصاف گزشتہ ذکر کردہ، باغوں سے قدرے کم ہیں چنانچہ وہ دونوں باغ گہرے سبز ہیں یعنی ان میں سرسبز گھاس اور پودوں کی فراوانی کی وجہ سے ایسی سبز رنگت ہے جو سیاہی کی طرف مائل ہے۔
﴿ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴾. تَنْضَّانِ بِالْمَآءِ. وَهٰذَا دُوْنَ الْجَرَيَانِ ﴿ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴾.	(ان میں دو جوش زن چشمے ہیں) جو فواروں کی طرح پانی اچھالتے ہیں اور ان کی یہ اچھال آبشار کی روانی سے کم ہے۔ ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں

وَهُنَاكَ: ﴿فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝﴾ بِسُكُونِ يَاءِ خَيْرَاتٌ أَوْ بِتَشْدِيدِهَا عَلَى الْوَصْفِ. وَتَأْوِيلُ الْخَيْرَاتِ بِالسُّكُونِ أَوِ الْخَيِّرَاتِ بِالتَّشْدِيدِ فِي الْآيَةِ التَّالِيَةِ:	اور انار ہیں اور وہاں ذکر تھا کہ ان باغوں میں ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے ہیں ان میں بلند اخلاق اور خوبصورت دو شیزائیں ہیں : خیرات یا خیرات پڑھا جائے اس سے مراد ایک ہی وصف ہے خیرات یائے ساکنہ پڑھا جائے یا مشددہ سے اس کا معنٰی درج ذیل آیت کریمہ میں ہے (اور وہ ہے)
﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝﴾. وَتُلْقِي الْخِيَامُ ظِلَّ الْبَدَاوَةِ. فَهُوَ نَعِيمٌ بَدَوِيٌّ أَوْ يُمَثِّلُ بِمَطَالِبِ أَهْلِ الْبَدَاوَةِ. وَالْحُورُ مَقْصُورَاتٌ. أَمَّا حُورُ الْجَنَّتَيْنِ السَّابِقَتَيْنِ فَهُنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ.	وہ سفید اور سیاہ پتلیوں والی آنکھوں اور گوری رنگت والی دوشیزائیں جو خیموں میں پردہ نشیں ہیں۔ اور صحراوی علاقوں میں خیموں کے سائے صحراوی نعمتیں ہیں یا پھر یہ بدویوں (جنگلی زندگی کے دلدادگان) کے ذوق کی تکمیل کی مثال ہے۔ یہاں حوروں کے خیموں میں پردہ نشین ہونے کا تذکرہ ہے جبکہ گذشتہ باغوں کی حوریں نگاہیں نیچی رکھنے والی ہوں گی۔
﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝﴾ فَهُنَّ يَشْتَرِكْنَ مَعَ زَمِيلَاتِهِنَّ هُنَاكَ فِي الصَّوْنِ وَالعِفَافِ. أَمَّا أَهْلُ هَاتَيْنِ الْجَنَّتَيْنِ فَنَحْنُ نَنْظُرُهُمَا:	نہیں بیاہا ان کو ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے۔ پس وہ پہلے دو جنتوں والی حوروں کے ساتھ حفاظت اور عفت وپاکدامنی میں یکساں ہیں۔ اور جبکہ ان دو جنتوں والے خوش نصیبوں کا حال، سو ہم ان دونوں کا حال دیکھتے ہیں۔
﴿مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝﴾. وَالرَّفْرَفُ الْأَبْسِطَةُ وَكَأَنَّهَا مِنْ صُنْعِ عَبْقَرٍ لِتَقْرِيبِ وَصْفِهَا إِلَى الْعَرَبِ وَقَدْ كَانُوا يَنْسُبُونَ كُلَّ عَجِيبٍ	وہ نادر قسم کے سبز، اور منقوش قالینوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور رفرف سے مراد، غالیچے ہیں اور وہ گویا کہ عبقر کے بنے ہوئے ہوں اور عبقری اس لیے کہا گیا ہے کہ عرب لوگ ہر عجیب چیز کو اس کی ندرت کی وجہ سے وادی جن عبقر کی طرف منسوب کرتے ہیں

إِلَى وَادِي الْجِنِّ: عَبْقَرْ	یہاں عبقر کی طرف ان غالیچوں کی نسبت کرنے کی وجہ عربوں کی سمجھ اور فہم کے قریب کرنا ہے۔
وَلَكِنْ الْمُتَّكِآتُ هُنَاكَ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ. وَهُنَاكَ جَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ فَهُمَا مَرْتَبَتَانِ مُخْتَلِفَتَانِ! . وَهُنَاكَ كَذَٰلِكَ كَانَ التَّعْقِيبُ بَعْدَ كُلِّ صِفَةٍ لِلْجَنَّتَيْنِ وَنَعِيمِهِمَا: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	لیکن وہاں (یعنی پہلے دو جنتوں والے لوگوں کے انعامات کے بیان میں) تکیوں کا ذکر تھا کہ وہ موٹے ریشم کے ریشوں سے بنے ہوئے ہیں اور پھر وہاں ذکر تھا کہ دونوں باغوں کے پھل قریب ہوں گے سو یہ دو مرتبے مختلف ہوئے۔ اس طرح یہاں بھی ہر نعمت کے وصف کے بعد ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ کا تذکرہ ہے کہ اے انسانو اور جنو! تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔
وَفِي خِتَامِ السُّورَةِ الَّتِي اسْتَعْرَضَتْ آلَاءَ اللهِ فِي الْكَوْنِ وَآلَاءَهُ فِي الْخَلْقِ وَآلَاءَهُ فِي الْآخِرَةِ. يَجِيءُ الْإِيقَاعُ الْأَخِيرُ تَسْبِيحًا بِاسْمِ الْجَلِيلِ الْكَرِيمِ الَّذِي يُفْنِي كُلَّ حَيٍّ وَيَبْقَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ. ﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ أَنْسَبُ خِتَامُ سُورَةِ الرَّحْمٰن	یہ سورت جس نے کائنات میں اللہ کی نعمتوں اور مخلوق میں اس کی صنعت کاریوں اور آخرت میں اس کے انعامات کا جائزہ پیش کیا ہے اس کے اخیر میں جلیل اور کریم رب کی تسبیح پر کاربند رہنے کا ذکر آرہا ہے جو ہر زندہ کو فنا کرتا ہے اور صرف اس کی ذات کریم نے ہی باقی رہنا ہے اس لیے سورہ رحمٰن کے اختتام کے مناسب کلمات یہی ہیں۔ ﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

متن تفسیر فی ظلال القرآن میں مشکل الفاظ کے معانی:

مُدْهَامَّتَانِ: یہ اِدْهِيَامٌ سے تثنیہ مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا واحد مُدْهَامَّةٌ ہے۔ معنیٰ دو گہرے سبز باغ۔

نَضَّا خَتَانِ: یہ نَضَخَ سے تثنیہ مؤنث مبالغہ کا صیغہ ہے اس کا معنیٰ ہے دو جوش زن چشمے یعنی فوارے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ان فواروں سے کستوری، عنبر اور کافور کا پرفیوم اہل جنت پر چھڑکا جائے گا۔

نَخْلٌ: (کھجوروں) رمان: (اناروں) کا خصوصیت سے ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ عربوں کے ہاں یہ پھل بہت مرغوب ہیں۔ اور تمام پھلوں کے سردار ہیں۔

خَيْرَاتٌ: یہ خیرۃ کی جمع ہے، مراد عورتیں جو خیر و بھلائی کے ساتھ مخصوص ہوں یعنی کریم الاخلاق نیک عورتیں۔

حَسَّانٌ: یہ حَسَنٌ، حَسِيْنٌ، حَسَنَةٌ سے جمع کا صیغہ ہے اس کا معنیٰ ہے نہایت خوبصورت، نفیس اور عمدہ چہروں والی۔

حُوْرٌ: یہ لفظ فعل کے وزن پر اس کا واحد حَوْرَآءُ بروزن فعلاء ہے۔ نہایت گوری عورتیں جن کی آنکھوں کی سفیدی نہایت ہی سفید اور پتلیاں نہایت ہی سیاہ ہیں۔

مَقْصُوْرٰتٌ: یہ قَصَرَ سے جمع مؤنث اسم مفعول ہے۔ یعنی خیموں میں پردہ نشیں دوشیزائیں جو غیر مرد کی طرف نگاہ اٹھانا پسند نہ کرتی ہوں گی۔

بَدَاوَةٌ: یہ بدو سے ماخوذ ہے مراد صحرائی زندگی۔ بَدَوِيٌّ سے مراد صحراء میں رہنے والا گنوار

رَفْرَفٌ: قالین غالیچے۔ عَبْقَرِيٌّ: نادر، منفرد، لاثانی اور بے نظیر۔

اِسْتَعْرَضَتْ: جائزہ پیش کیا۔

سورۃ النازعات

وَ	النّٰزِعٰتِ			غَرْقًا ۝۱	
قسم ہے	سختی سے روح نکالنے والے فرشتوں کی			ڈوب کر	
وَ	النّٰشِطٰتِ			نَشْطًا ۝۲	
قسم ہے	آسانی سے روح نکالنے والے فرشتوں کی			نرمی	
وَ	السّٰبِحٰتِ			سَبْحًا ۝۳	
قسم ہے	تیرنے والے فرشتوں کی			تیزی سے تیرنا	
فَالسّٰبِقٰتِ				سَبْقًا ۝۴	
پھر آگے بڑھنے والے فرشتوں کی				دوڑ کر	
فَالْمُدَبِّرٰتِ			اَمْرًا ۝۵	يَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر ان فرشتوں کی جو تدبیر کرنے والے ہیں			ہر امر کی	جس دن	کانپے گی
الرَّاجِفَةُ ۝۶	تَتْبَعُهَا		الرَّادِفَةُ ۝۷	قُلُوْبٌ	يَّوْمَئِذٍ
کانپنے والی	اس کے پیچھے آئے گی		پیچھے آنے والی	کئی دل	اس دن
وَّاجِفَةٌ ۝۸		اَبْصَارُهَا		خَاشِعَةٌ ۝۹	
دھڑکتے ہوں گے		ان کی آنکھیں		جھکی (نیچی) ہوں گی	
يَقُوْلُوْنَ	ءَاِنَّا	لَمَرْدُوْدُوْنَ		فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰	
وہ کہتے ہیں	کیا بلاشبہ ہم	ضرور لوٹائے جائیں گے		پہلی حالت میں؟	
ءَ	اِذَا	كُنَّا		عِظَامًا	نَّخِرَةً ۝۱۱
کیا	جب	ہم ہو جائیں گے		ہڈیاں	بوسیدہ؟
قَالُوْا	تِلْكَ	اِذًا	كَرَّةٌ	خَاسِرَةٌ ۝۱۲	فَاِنَّمَا
وہ کہتے ہیں	وہ تو	اس وقت	واپسی ہوگی	خسارے والی	چنانچہ صرف

هِيَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾	فَاِذَا	هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾		
وہ (تو)	ڈانٹ ہوگی ایک	تو یکایک	وہ (لوگ) کھلے میدان میں ہوں گے		
هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾	اِذْ	نَادٰىهُ	
تحقیق	آچکی ہے آپ کے پاس موسیٰ کی بات		جب	اس کو پکارا تھا	
رَبُّهٗ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾	اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ			
اس کے رب نے مقدس وادی طوی میں		(کہا کہ) جاؤ فرعون کی طرف			
اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿۱۷﴾	فَقُلْ	هَلْ	لَّكَ	اِلٰٓى اَنْ
بلاشبہ اس نے	سرکشی کی ہے	پھر (اسے) کہیے کیا		تجھے (رغبت) ہے اس کی کہ	
تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾	وَ	اَهْدِيَكَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾	
تو پاک ہو	اور	میں تیری رہنمائی کروں	تیرے رب کی طرف کہ تو ڈرے؟		
فَاَرٰىهُ	الْاٰيَةَ	الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾	فَكَذَّبَ		
پھر اس (موسیٰ) نے دکھائی اس (فرعون) کو	نشانی	بڑی	تو اس نے جھٹلایا		
وَ	عَصٰى ﴿۲۱﴾	ثُمَّ	اَدْبَرَ	يَسْعٰى ﴿۲۲﴾	
اور	نافرمانی کی	پھر	وہ پلٹا	(فساد کی) کوشش کرتے ہوئے	
فَحَشَرَ	فَنَادٰى ﴿۲۳﴾	فَقَالَ	اَنَا	رَبُّكُمُ	
پھر اس نے (سب کو) جمع کیا	اور پکارا	تو کہا	میں	تمہارا رب ہوں	
الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾	فَاَخَذَهُ اللّٰهُ	نَكَالَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	
سب سے بڑا	چنانچہ پکڑ لیا اس کو اللہ نے	عذاب میں	آخرت	اور	
الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَعِبْرَةً	لِّمَنْ	يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾
دنیا کے	بلاشبہ	اس میں	البتہ عبرت ہے	اس کے لیے جو	ڈرتا ہے

سلیس ترجمہ:

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ میں قسم اٹھاتا ہوں ان کی جو گہرائی میں اتر کر زور سے کھینچتے ہیں۔ اور ان کی بھی جو نرمی سے روح نکالتے ہیں اور ان کی بھی جو فضاؤں میں تیزی سے تیرتے ہیں۔ پس وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر حکم پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ پس وہ معاملات کی تدبیر کرتے ہیں۔ اس دن تھرانے والی تھرائے گی۔ اس کے پیچھے آنے والی آئے گی۔ اس دن کئی دل لرز رہے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ وہ کہتے ہیں کیا ہم دوبارہ پہلی حالت کی طرف لوٹ جائیں گے؟ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟ وہ کہتے ہیں کہ تب تو اس حالت میں لوٹنا گھاٹے کا سودا ہوگا وہ ایک خوفناک ڈانٹ ہوگی۔ پس وہ فوراً زمین کے اوپر ہوں گے۔ کیا تیرے پاس موسیٰ کی خبر آئی؟ جب اس کو اس کے رب نے وادی طویٰ میں پکارا کہ فرعون کی طرف جا وہ سرکش ہو گیا ہے سو اس سے کہہ کہ تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو (کفر سے) پاک ہو جائے۔ اور میں تیرے رب کی طرف تیری راہنمائی کرتا ہوں تاکہ تجھے اس کا خوف آجائے۔ پس اس نے اس کو بڑا معجزہ دکھایا۔ سو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ پیچھے مڑا دوڑتا ہوا۔ سو اس نے لوگوں کو اکٹھا کر کے خطاب کیا اور کہا کہ میں تمہارا بلند رتبہ رب ہوں۔ پس اللہ نے اسے آخرت اور دنیا میں نشان عبرت بنا دیا۔ اس بات میں ڈرنے والوں کے لیے عبرت ہے۔"

سورۃ النازعات میں بیان شدہ مضامین کا اجمالی تذکرہ

عبارت	ترجمہ
هٰذِهِ السُّوْرَةُ نَمُوْذَجٌ مِنْ نَمَاذِجِ هٰذَا الْجُزْءِ لِإِشْعَارِ الْقَلْبِ الْبَشَرِيِّ حَقِيْقَةَ الْاٰخِرَةِ، بِهَوْلِهَا وَضَخَامَتِهَا، وَجِدِيَّتِهَا، وَأَصَالَتِهَا فِي التَّقْدِيْرِ الْإِلٰهِيِّ لِنَشْأَةِ هٰذَا الْعَالَمِ الْإِنْسَانِيِّ، وَالتَّدْبِيْرِ الْعُلْوِيِّ لِمَرَاحِلِ هٰذِهِ النَّشْأَةِ وَخُطُوَاتِهَا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ وَفِيْ جَوْفِهَا؛ ثُمَّ فِي الدَّارِ الْاٰخِرَةِ، الَّتِيْ تُمَثِّلُ نِهَايَةَ هٰذِهِ النَّشْأَةِ وَعُقْبَاهَا.	یہ سورہ اس پارے کی مثالوں (نمونوں) میں سے ایک مثال ہے۔ جو انسانی دل کو آخرت کی حقیقت اور اس کی خوف ناک صورتحال اور ضخامت اور نرمی اور پختگی کا شعور دلاتی ہے اور اس عالم انسانی کو دوبارہ وجود میں لانے اور اس سلسلے میں زمین کے اوپر اور اس کے اندر اور پھر آخرت کے گھر تک پہنچانے کے مراحل میں تقدیر الٰہی کی منصوبہ بندی اور بلند تدبیر کا نقشہ کھینچتی ہے جو کہ اس وجود ثانی کی انتہا اور اس کا انجام کار ہے۔
وَفِي الطَّرِيْقِ إِلٰى إِشْعَارِ الْقَلْبِ الْبَشَرِيِّ حَقِيْقَةَ الْاٰخِرَةِ الْهَائِلَةِ الضَّخْمَةِ الْعَظِيْمَةِ الْكَبِيْرَةِ يُوْقِعُ إِيْقَاعَاتٍ مُنَوَّعَةً عَلٰى أَوْتَارِ الْقَلْبِ، وَيُلْمِسُهُ لَمَسَاتٍ شَتّٰى حَوْلَ تِلْكَ الْحَقِيْقَةِ الْكُبْرٰى. وَهِيَ إِيْقَاعَاتٌ وَلَمِسَاتٌ تَمُتُّ إِلَيْهَا بِصِلَةٍ. فَتِلْكَ الْحَقِيْقَةُ تُمَهِّدُ لَهَا فِي الْحِسِّ وَتُهَيِّئُهُ لِإِسْتِقْبَالِهَا فِيْ يَقْظَةٍ وَفِيْ حَسَّاسِيَّةٍ.	انسانی دل کو آخرت کے دن کی ہولناک اور ہیبت ناک اور عظیم اور کبیر حقیقت کے شعور بخشنے کے سلسلے میں، اس کی تاروں پر جدا جدا سی ضربیں لگائی گئی ہیں اور اس حقیقت کبریٰ کا یقین پیدا کرنے کے سلسلے میں ایسے انداز سے اسے چھوا گیا ہے کہ اس کا اس حقیقت سے تعلق مکمل ہو جائے۔ چنانچہ یہ حقیقت حسی طور پر اس کے لیے راہ ہموار کرتی ہے اور اس کو اس کے استقبال اور سامنا کرنے کے لیے پوری بیداری اور نزاکت کے ساتھ تیار کرتی ہے۔
يُمَهِّدُ لَهَا بِمَطْلَعٍ غَامِضِ الْكُنْهِ يُثِيْرُ بِغُمُوْضِهِ شَيْئًا مِنَ الْحَدْسِ	(مزید برآں) اس سورت کی تمہید (راہ ہمواری) ایسے پوشیدہ اور دقیق الفہم سلسلہ کلام سے ہوئی ہے جو اپنی تمام تر دقیقی کے باوجود قدرے ٹوہ لگانے اور خوف سے کام

لینے اور خطرے کو محسوس کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے اور اسے ایسے موسیقی سروں میں بیان کرتا ہے جو دل کو لرزا اور ھنپا دیتا ہے گویا کہ اس انداز بیان سے خوف اور گھبراہٹ اور ناگہانی مصیبت اور ہانپ سے سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ جائے گا۔	وَالرَّهْبَةِ وَالتَّوَجّسِ. يَسُوقُهُ فِي إِيقَاعِ مُوسِيقِيٍّ رَاجِفٍ لَاهِثٍ، كَأَنَّمَا تَنْقَطِعُ بِهِ الْأَنْفَاسُ مِنَ الذُّعْرِ وَالْإِرْتِجَافِ وَالْمُفَاجَأَةِ وَالْإِنْبِهَارِ:
اور قسم ہے گہرائی میں داخل ہو کر زور سے روح کھینچنے والوں کی اور قسم ہے نرمی سے روح نکالنے والوں کی۔ اور قسم ہے فضاؤں میں تیرنے والوں کی۔ جو حکم الہی پر عمل در آمد کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ جو معاملات کی تدبیر کرتے ہیں۔	﴿ وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ ﴾
اس دقیق اور باریک، کپکپا اور لرزا دینے والے تمہیدی کلام کے بعد اس دن کے مناظر میں سے پہلے منظر کا ذکر آرہا ہے، اس کا پرتو (سایہ) اس تمہیدی کلام کے پرتو کے اور اس کا نقش اس کے نقش کے مماثل ہے گویا کہ پیش لفظ (تمہیدی کلام) اس کا فریم ہے اور غلاف ہے جو اپنے اندر والی حقیقت کی نشان دہی کر رہا ہے۔	وَعَقِبَ هٰذَا الْمَطْلَعِ الْغَامِضِ الرَّاجِفِ الْوَاجِفِ يَجِيْءُ الْمَشْهَدُ الْأَوَّلُ مِنْ مَشَاهِدِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. ظِلُّهُ مِنْ ظِلِّ ذٰلِكَ الْمَطْلَعِ وَطَابِعُهُ مِنْ طَابِعِهِ؛ كَأَنَّمَا الْمَطْلَعُ إِطَارٌ لَهُ وَغِلَافٌ يَدُلُّ عَلَيْهِ:
اس دن کانپنے والی کانپ اٹھے گی اور اس کے پیچھے آنے والی پیچھے آئے گی۔ اس دن کئی دل دھڑکتے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم دوبارہ پہلی حالت کی طرف لوٹائے جائیں گے کیا اس وقت جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟ وہ کہتے ہیں یہ واپسی تو خسارے والی ہو گی۔ چنانچہ وہ تو نہ صرف ایک خوف ناک ڈانٹ ہو گی۔ تب وہ سب کے سب وسیع و عریض میدان میں ہوں گے۔	﴿ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ ﴾

وَمِنْ هُنَالِكَ. مِنْ هٰذَا الْجَوِّ الرَّاجِفِ الْوَاجِفِ الْمَبْهُوْرِ الْمَذْعُوْرِ. يَأْخُذُ فِيْ عَرْضِ مَصْرَعٍ مِّنْ مَصَارِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ الْعُتَاةِ فِيْ حَلْقَةٍ مِنْ قِصَّةِ مُوْسٰى مَعَ فِرْعَوْنَ. فَيَهْدَأُ الْإِيْقَاعُ الْمُوْسِيْقِيُّ وَيَسْتَرْخِيْ شَيْئًا مَا، لِيُنَاسِبَ جَوَّ الْحِكَايَةِ وَالْعَرْضِ:	اس لرزا اور کپکپا دینے اور گھبرا دینے اور سانس پھولا دینے والی فضا کے تذکرے کے بعد پیغمبروں کی دعوت کو جھٹلانے والے نافرمانوں کے انجام کا بیان ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت موسیٰ کا فرعون مصر کے ساتھ مکالمہ پیش کیا جاتا ہے اس مقام پر انداز بیان نرم اور پر سکون ہے تاکہ وہ حکایت کی فضا کے مناسب ہو سکے۔
﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۞ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۞ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۞ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۞ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۞ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۞ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۞ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۞ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۞ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۞ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۞ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۞ ﴾	"کیا تیرے پاس موسیٰ کی حکایت پہنچی۔ جب اسے اس کے رب نے وادی مقدس طویٰ میں پکارا کہ تو فرعون کی طرف جا، کیونکہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ پس اس سے کہہ کیا یہ تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو پاک ہو جائے؟ اور میں تیرے رب کی طرف تیری راہنمائی کرتا ہوں تاکہ تو اس سے ڈر جائے پس اس نے اس کو بڑی نشانی دکھائی، لیکن اس نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کی۔ اس نے کہا میں تمہارا اعلیٰ رتبے والا رب ہوں پس اللہ نے اسے دنیا اور آخرت کے عذاب کی بھٹی میں جھونک دیا اس بات میں ڈرنے والوں کے لیے عبرت ہے۔"
وَبِهٰذَا يَلْتَقِيْ وَيُمَهِّدُ لِتِلْكَ الْحَقِيْقَةِ الْكُبْرٰى. ثُمَّ يَنْتَقِلُ مِنْ سَاحَةِ التَّارِيْخِ إِلٰى كِتَابِ الْكَوْنِ الْمَفْتُوْحِ، وَمَشَاهِدِ الْكَوْنِ الْهَائِلَةِ الشَّاهِدَةِ بِالْقُوَّةِ وَالتَّدْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْرِ لِلْأُلُوْهِيَّةِ الْمُنْشِئَةِ لِلْكَوْنِ، الْمُهَيْمِنَةِ عَلٰى	اس طرز بیان سے یہ قصہ اس حقیقت کبریٰ سے مل جاتا ہے۔ پھر سلسلہ کلام تاریخ کے میدان سے کائنات کی کھلی کتاب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جس میں دنیا کے ہولناک مناظر دکھائی دیتے ہیں جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے قادر مطلق نے کس تقدیر اور تدبیر اور قوت سے اسے کنٹرول میں رکھا ہوا ہے اور وہ

مَصَائِرِهِ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَيُعْرَضُهَا فِي تَعْبِيرَاتٍ قَوِيَّةِ الْأَسْرِ، قَوِيَّةِ الْإِيقَاعِ، تَتَّسِقُ مَعَ مَطْلَعِ السُّورَةِ وَإِيقَاعِهَا الْعَامِّ:

دنیا اور آخرت میں اس کے انجام کار کی نگرانی کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ اسے ایسے مضبوط اور پختہ اسلوب میں پیش کر رہا ہے جو پوری قوت کے ساتھ اسے اس سورت کے تمہیدی کلام سے جوڑ رہا ہے اور وہ بھی عام انداز میں:

﴿ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ ﴾

‘‘کیا تخلیق کے اعتبار سے تمہاری پیدائش مشکل ہے یا اس آسمان کی جسے اس نے بنایا ہے اور اس کی چھت کو بلند کیا اور اسے برابر کیا۔ اور اس کی رات کو ڈھانپا اور اس کے دن کو نکالا اور اس کے بعد زمین کو اس نے بچھایا اور اس سے یوں کی کونپلیں نکالیں اور پہاڑوں کو اس پر لگایا۔ اس میں تمہارے لیے بھی فائدہ ہے اور تمہارے چوپائیوں کے لیے بھی۔’’

وَهُنَا بَعْدَ هٰذِهِ التَّمْهِيدَاتِ الْمُقَرِّبَةِ وَهٰذِهِ اللَّمَسَاتِ الْمُوحِيَةِ يَجِيءُ مَشْهَدُ الطَّامَّةِ الْكُبْرٰى، وَيُصَاحِبُهَا مِنْ جَزَاءٍ عَلَى مَا كَانَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا. جَزَاءٌ يَتَحَقَّقُ هُوَ الْآخِرُ فِي مَشَاهِدِ تَتَنَاسَقُ صُوَرُهَا وَظِلَالُهَا مَعَ الطَّامَّةِ الْكُبْرٰى:

اور یہاں حقیقت کبریٰ یعنی قیامت کے وقوع کے یقین کو قریب کرنے اور انسانی دلوں کے احوال کے ذکر کے بعد ناقابل برداشت حادثہ کا منظر پیش کیا جارہا ہے اور اس سلسلے کے ساتھ ہی دنیاوی زندگی میں کیے جانے والے اعمال کے بدلے کا ذکر ہے ایسا بدلہ جو اس منظر کشی کا آخری مقام ہے اور اس کی شکلیں اور سائے طامہ کبریٰ کے ساتھ پوری طرح میل رکھتے ہیں:

﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ

‘‘پس جب حادثہ فاجعہ برپا ہوگا تو اس دن انسان اس چیز کو یاد کرے گا جس کی خاطر اس نے اپنے آپ کو کھپا رکھا تھا اور اس دن دیکھنے والوں کے لیے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی سو جس شخص نے حد سے تجاوز کیا اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی بے شک اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو کوئی اپنے رب

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ﴿٤١﴾﴾

کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے اپنے دل کو خواہشات نفسانی سے روک لیا۔ پس بے شک اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔"

وَفِي اللَّحْظَةِ الَّتِي يَغْمُرُ الْوِجْدَانُ فِيهَا ذٰلِكَ الشُّعُوْرُ الْمُنْبَعِثُ مِنْ مَشَاهِدِ الطَّآمَّةِ الْكُبْرٰى وَالْجَحِيْمِ الْمُبْرَزَةِ لِمَنْ يَرٰى وَعَاقِبَةِ مَنْ طَغٰى وَآثَرَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى..

اور سرسری طور پر جو چیز انسان کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے وہ یہ شعور اور بیداری ہے جو طامۃ کبریٰ کے منظر سے موجزن ہوئی ہے اور دیکھنے والوں کے لیے دوزخ کی نقاب کشائی کرتی ہے اور حد سے تجاوز کرنے والوں اور دنیاوی آسائشوں کو ترجیح دینے والوں کے انجام سے باخبر کرتی ہے اور اس شخص کو کامیابی سے آگاہ کرتی ہے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر جائے اور اپنے دل کو نفسانی خواہشات سے روک لے۔

فِي هٰذِهِ اللَّحْظَةِ يَرْتَدُّ السِّيَاقُ إِلَى الْمُكَذِّبِيْنَ بِهٰذِهِ السَّاعَةِ الَّذِيْنَ يَسْأَلُوْنَ الرَّسُوْلَ عَنْ مَّوْعِدِهَا. يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ بِإِيْقَاعٍ يَزِيْدُ مِنْ رَوْعَةِ السَّاعَةِ وَ هَوْلِهَا فِي الْحِسِّ وَضِخَامَتِهَا:

اس لمحے میں کلام اللہ کا سیاق وسباق ان مکذبین کی طرف لوٹتا ہے جو قیامت کے برپا ہونے کے بارے میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے تھے کہ اس کے برپا ہونے کا وقت کون سا ہے؟ اور یہ سیاق کلام اس قدر زور دار ہے کہ اس سے قیامت کا رعب اور اس کا خوف بڑھ جاتا ہے حسی اعتبار سے بھی اور ضخامت کے اعتبار سے بھی۔

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾﴾ وَالْهَآءُ الْمَمْدُوْدَةُ ذَاتُ الْإِيْقَاعِ الضَّخْمِ

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب برپا ہوگی؟ آپ کو اس کے وقت کی تعیین سے کیا غرض ہے؟ اس کے وقوع کا صحیح علم تو تیرے رب کے پاس ہے آپ ﷺ تو صرف اس کو ڈرانے والے ہیں جو اس کے برپا ہونے سے ڈرتے ہیں۔ جس دن یہ اسے دیکھیں تو انہیں یوں لگے گا کہ گویا یہ دنیا میں صرف پچھلے پہر ٹھہرے تھے یا اگلے پہر۔ ان آیات

الطَّوِيلِ، تُشَارِكُ فِيْ تَشْخِيْصِ الضَّخْمَةِ وَتَجْسِيمِ التَّهْوِيْلِ.	کے اختتام پر جو مادہ آئی ہے یہ روز محشر کی لمبائی اور بڑائی کو بیان کرنے کے لیے آئی ہے بلکہ یہ اس دن کی ہیبت اور ہولناکی کی مجسم شکل پیش کرتی ہے۔

متن تفسیر فی ظلال القرآن میں مشکل الفاظ کی نحوی، صرفی اور لغوی تحلیل:

سُوْرَةٌ: قرآن پاک کا ایک حصہ جو مخصوص یا متفرق احکام یا تعلیمات یا واقعات پر مشتمل ہو، عزت و شرافت اس کی جمع سُوَرٌ ہے۔

نَمُوْذَجٌ: نمونہ، طرز، ماڈل (یہ فارسی زبان کے لفظ نموزہ کا معرب ہے) اس کی جمع نماذج اور نموذ جات ہے۔

هَوْلٌ: خوف، گھبراہٹ، لرزہ خیز اور سنگین خطرہ یہ هَالَ يَهُوْلُ هَوْلًا سے مصدر ہے۔

ضَخَامَةٌ: موٹائی، بھاری بھرکم ہونا، یہ ضَخَمَ يَضْخَمُ سے مصدر ہے۔

جَدِيَّةٌ: خون کا فوارہ، یہ جَدَىَ يَجْدِيُ جَدْيًا سے اسم صفت ہے، مراد ہے سختی، مضبوطی، توانائی۔

أَصَالَةٌ: پختگی، عمدگی، ہیبت انگیزی، مراد ہے اس عالم انسانی کا تقدیر الٰہی کے مطابق اپنی پختگی، عمدگی یا ہیبت انگیزی سے دوبارہ وجود میں آنا۔

خُطْوَةٌ: پلاننگ، منصوبہ بندی۔ إشعار: شعور، بیداری، تنبیہ، وارننگ، ڈراؤ أَشْعَرَ يُشْعِرُ إِشْعَارًا

اَلْإِيْقَاعُ: آہٹ، معمولی سی ٹھوکر۔ مُنَوَّعَةٌ: مختلف۔ طرح طرح کی۔ أَوْتَارٌ: تانتیں یہ وتر کی جمع ہے کمان کی تانت۔

اَلْكُنْهُ: تہہ، غایت۔ مَوْسِيْقِيْ: موزونیت، ہم آہنگی۔رَاجِفٌ: لرزا دینے والا، وَاجِفٌ: تھرا دینے والا۔

اَلطَّابِعُ: کاپی، رنگ، إِطَارٌ: فریم، چوکھٹ۔

اَلْمَبْهُوْرُ: یہ بَهَرَ يَبْهَرُ بَهْرًا سے اسم مفعول ہے۔ خوف زدہ، گھبرایا ہوا۔

مَصْرَعٌ: انجام۔ گرنے کی جگہ یہ صَرَعَ يَصْرَعُ سے ہے۔ صَارَعَ يُصَارِعُ مُصَارَعَةٌ باہم کشتی لڑ کر پچھاڑ دینا۔

سَاحَةٌ: میدان۔ اَلْمُهَيْمِنَةُ: نگہبان، یہ هَيْمَنَ يُهَيْمِنُ سے اسم فاعل مذکر ہے۔

مَصَائِرُ: نتائج، انجام، کار حشر، اَلتَّمْهِيْدَاتُ: راہ ہمواریاں۔ اَلتَّهْوِيْلُ: ہولناکی، ڈر، خوفناکی

آیات نمبر 1 تا 26 کی تفسیر

عبارت	ترجمہ
﴿ وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ ﴾.	اور قسم ہے گہرائی میں داخل ہو کر زور سے روح کھینچنے والوں کی اور قسم ہے نرمی سے روح نکالنے والوں کی۔ اور قسم ہے فضاؤں میں تیرنے والوں کی۔ جو حکم الٰہی پر عمل درآمد کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ جو معاملات کی تدبیر کرتے ہیں۔
قِيلَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ: إِنَّهَا الْمَلٰئِكَةُ نَازِعَاتٌ لِلْأَرْوَاحِ نَزْعًا شَدِيْدًا . نَاشِطَاتٌ مُنْطَلِقَاتٌ فِيْ حَرَكَاتِهَا. سٰبِحٰتٌ فِي الْعَوَالِمِ الْعُلْيَا سٰبِقٰتٌ لِلْإِيْمَانِ أَوْ لِلطَّاعَةِ لِأَمْرِ رَبِّهَا مُدَبِّرٰتٌ مَا يُوَكَّلُ مِنَ الْأُمُوْرِ إِلَيْهَا...	ان کلمات کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ ان آیات میں مقسم بھی فرشتے ہیں جو روحوں کو سختی سے کھینچتے ہیں اور وہ اپنی حرکات میں تیز رو ہیں اور سماوی فضاؤں میں تیرنے والے ہیں اپنے رب پر ایمان یا اس کے احکام کی اطاعت میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو امور ان کے سپرد ہیں ان کی تدبیریں کرنے والے ہیں۔
وَقِيلَ: إِنَّهَا النُّجُوْمُ تَنْزِعُ فِيْ مَدَارَاتِهَا وَتَتَحَرَّكُ وَتُنْشِطُ مُنْتَقِلَةً مِّنْ مَنْزِلٍ إِلٰى مَنْزِلٍ. وَتَسْبَحُ سَبْحًا فِيْ فَضَآءِ اللهِ وَهِيَ مُعَلَّقَةٌ بِهِ. وَتَسْبِقُ سَبْقًا فِيْ جَرَيَانِهَا وَدَوَرَانِهَا . وَتُدَبِّرُ مِنَ النَّتَائِجِ وَالظَّوَاهِرِ مَا وَكَّلَهُ اللهُ إِلَيْهَا مِمَّا يُؤَثِّرُ فِيْ حَيَاةِ الْأَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا.	اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ وہ سارے ہیں جو اپنے مدار میں تیزی سے چلتے اور حرکت کرتے ہیں اور بڑی چستی سے ایک منزل سے دوسری منزل تک منتقل ہوتے ہیں اور وہ اللہ کی فضاء میں تیرتے ہیں اور اس میں معلق ہیں اور اپنی رفتار اور گردش میں انتہائی تیز رفتاری دکھاتے ہیں اور وہ ان نتائج اور ظواہر کی تدبیر کرتے ہیں جو اللہ نے ان کے ذمہ لگا رکھے ہیں اور ان کا تعلق ان امور سے ہے جو زمین اور زمین والوں پر تاثیر رکھتے ہیں۔

وَقِيلَ: اَلنّٰزِعٰتُ وَالنّٰشِطٰتُ وَالسّٰبِحٰتُ وَالسّٰبِقٰتُ هِيَ النُّجُوْمِ وَالْـمُدَبِّرٰتُ هِيَ الْـمَلٰئِكَةُ.	اور یہ بھی کیا گیا ہے کہ نازعات، ناشطات، سابحات اور سابقات سے مراد ستارے ہیں اور مدبرات سے مراد فرشتے ہیں۔
وَقِيلَ: اَلنّٰزِعٰتُ وَالنّٰشِطٰتُ وَالسّٰبِحٰتُ هِيَ النُّجُوْمُ وَالسّٰبِقٰتُ وَالْـمُدَبِّرٰتُ هِيَ الْـمَلٰئِكَةُ.	اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نازعات، ناشطات سے مراد ستارے ہیں اور سابقات اور مدبرات سے مراد فرشتے ہیں۔
وَأَيًّامَا كَانَتْ مَدْلُوْلَاتِهَا فَنَحْنُ نُحِسُّ مِنَ الْـحَيٰوةِ فِي الْـجَوِّ الْقُرْآنِيِّ أَنَّ إِيْرَادَهَا عَلٰى هٰذَا النَّحْوِ يُنْشِئُ أَوَّلًا وَقَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ هَزَّةً فِي الْـحِسِّ وَتَوَجُّسًا فِي الشُّعُوْرِ وَتَوَفُّزًا وَتَوَقُّعًا لِشَيْءٍ يَهُوْلُ وَيَرُوْعُ. وَمِنْ ثَمَّ فَهِيَ تُشَارِكُ فِي الْـمَطْلَعِ مَشَارِكَةً قَوِيَّةً فِيْ إِعْدَادِ الْـحِسِّ لِتَلَقِّي مَا يَرُوْعُ وَيَهُوْلُ مِنْ أَمْرِ الرَّاجِفَةِ وَالرَّادِفَةِ وَالطَّآمَّةِ الْكُبْرٰى فِي النِّهَايَةِ!	اور ان سے مراد خواہ کچھ بھی ہو ہمیں اس کی تہہ میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہم تو قرآنی فضاء میں زندگی کا ایک پہلو محسوس کرتے ہیں کہ اس انداز میں ان کلمات کا وارد ہونا۔ اولاً بلکہ سب چیزوں سے پہلے بدن پر لرزہ طاری کر دیتا ہے اور شعور میں کھٹکا ڈال دیتا ہے اور اسے ایسی خوفناک حقیقت کا سامنا کرنے کے لیے الرٹ کر دیتا ہے جس سے کسی کو پناہ نہ مل سکے گی۔ مزید برآں یہ انداز بیان مخاطب کے ضمیر کو ابتداء ہی سے راجفہ، رادفہ اور طامۃ الکبریٰ کا سامنا کرنے میں مکمل اور مضبوط طور پر اپنے ساتھ شریک کر لیتا ہے۔
وَتَمَشِّيًا مَعَ هٰذَا الْإِحْسَاسِ نُؤْثِرُ أَنْ نَدَعَهَا هٰكَذَا بِدُوْنِ زِيَادَةٍ فِيْ تَفْصِيلِ مَدْلُوْلَاتِهَا وَمُنَاقَشَتِهَا، لِنَعِيْشَ فِيْ ظِلَالِ الْقُرْآنِ بِمُوْحِيَاتِهِ وَإِيْحَاءَاتِهِ عَلٰى طَبِيْعَتِهَا. فَهَزَّةُ الْقَلْبِ وَإِيْقَاظِهِ هَدَفٌ فِيْ ذَاتِهِ يَتَحَرَّاهُ الْخِطَابُ الْقُرْآنِيُّ	اس احساس کے پیش نظر ہم اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ ان کلمات کے مدلولات کی تفصیل اور بحث میں نہ پڑیں بلکہ ہم قرآن کے طرز بیان کے مطابق اس کے مخفی اشارات کو ان کے اصل پر چھوڑ دیں۔ پس اتنی بات پر اکتفاء کیا جائے کہ ان کلمات کو ہم آہنگ الفاظ میں بیان کرنے کا مقصد بذات خود یہ ہے کہ دل کو لرزا دیا جائے اور اسے

بِوَسَائِلِ شَتَّى..	بیدار کر دیا جائے۔ اسی مقصد کی خاطر قرآنی طرز خطاب نے مختلف وسائل و ذرائع استعمال کیے ہیں۔
ثُمَّ إِنَّ لَنَا فِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أُسْوَةً. وَقَدْ قَرَأَ سُورَةَ ﴿عَبَسَ وَ تَوَلَّىٰ﴾ حَتَّى جَاءَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا﴾.. فَقَالَ: قَدْ عَرَفْنَا الْفَاكِهَةَ. فَمَا الْأَبُّ؟ ثُمَّ اسْتَدْرَكَ قَائِلًا: لَعَمْرُكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ التَّكَلُّفُ! وَمَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ لَفْظًا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ هٰذَا قَدْ عَرَفْنَا فَمَا الْأَبُّ؟ ثُمَّ رَفَضَ عَصًا كَانَتْ بِيَدِهِ - أَيْ كَسَرَهَا غَضَبًا عَلَى نَفْسِهِ - وَقَالَ:	پھر ہمارے لیے حضرت عمر بن خطاب کا قابل تقلید عمل بھی ہے کہ جب انہوں نے سورہ ﴿عَبَسَ وَ تَوَلَّىٰ﴾ پڑھی اور جب پڑھتے پڑھتے ﴿وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا﴾ پر پہنچے تو بولے کہ ہمیں فَاكِهَةً کا علم تو ہے، لیکن اَبًّا کا معنی کیا ہے۔ پھر فوری ہی اپنی بات کو ان الفاظ سے پورا کیا کہ تجھے قسم ہے اے ابن خطاب! یہی تو تکلف ہے اگر تجھے کتاب اللہ کے کسی لفظ کا مطلب سمجھ نہیں آرہا تو تجھے اس کا کیا نقصان ہے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سب کچھ تو ہم نے جان لیا۔ لیکن أبُّ کیا ہے؟ پھر اپنے آپ پر غصہ کرتے ہوئے اپنی لاٹھی خود ہی توڑ دی اور فرمایا:
هٰذَا لَعَمْرُ اللهِ التَّكَلُّفُ! وَمَا عَلَيْكَ يَا بْنَ أُمِّ عُمَرَ أَنْ لَا تَدْرِيَ مَا الْأَبُّ؟ ثُمَّ قَالَ: اِتَّبِعُوْا مَا تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَمَا لَا فَدَعُوْهُ.. فَهٰذِهِ كَلِمَاتٌ تُنْبِئُ عَنِ الْأَدَبِ أَمَامَ كَلِمَاتِ اللهِ الْعَظِيْمَةِ. أَدَبُ الْعَبْدِ أَمَامَ كَلِمَاتِ الرَّبِّ. الَّتِي قَدْ يَكُوْنُ بَقَاؤُهَا مُغْلَقَةً هَدَفًا فِي ذَاتِهِ يُؤَدِّي غَرَضًا بِذَاتِهِ.	اللہ کی قسم! یہ تو تکلف ہے اے ام عمر کے بیٹے! اگر الاب کے لفظ کا مطلب سمجھ نہیں آرہا تو اس میں مجھ پر کیا ذمہ داری ہے؟ پھر فرمایا: اس کتاب اللہ سے جو کچھ تمہاری سمجھ میں آرہا ہے اس پر عمل کرو اور جس چیز کی سمجھ نہیں آرہی اسے وہیں رہنے دو۔ اس طرح کے کلمات کا حضرت عمر کے منہ سے نکلنا یہ اللہ کے کلمات کے سامنے کمال درجے کا ادب ہے، کیونکہ بسا اوقات ایسے کلمات کا مطلب اصلاً انہیں پوشیدہ رکھنا بھی ہوتا ہے اور ان کی پوشیدگی ہی ان کا اصلی مقصد ہوتا ہے (جیسے حروف مقطعات کہیعص وغیرہ)

هٰذَا الْمَطْلَعُ جَآءَ فِيْ صِيْغَةِ الْقَسَمِ عَلٰى أَمْرٍ تُصَوِّرُهُ الْآيَاتُ التَّالِيَةُ فِي السُّوْرَةِ:	اس سورت کی تمہید (ابتداء) ایسے قسمیہ صیغوں میں بیان ہوئی ہے جو سورت میں بیان ہونے والے معاملے کا تصور دلاتے ہیں مثلاً:
﴿ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝﴾	اس دن کانپنے والی کانپے گی۔ اس کے پیچھے آنے والی آئے گی۔ اس دن کئی دل لرز رہے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم دوبارہ پہلی حالت میں لوٹ آئیں گے؟ کیا جب ہو جائیں گے بوسیدہ ہڈیاں؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ دوبارہ لوٹنا تو خسارے کا سودا ہو گیا۔ پس بے شک وہ ایک چیخ ہو گی۔ جسے سنتے ہی سب کے سب میدان میں ہوں گے۔
وَالرَّاجِفَةُ وَرَدَ أَنَّهَا الْأَرْضُ إِسْتِنَادًا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فِيْ سُوْرَةٍ أُخْرٰى: ﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ﴾ وَالرَّادِفَةُ: وَرَدَ أَنَّهَا السَّمَآءُ. أَيْ أَنَّهَا تَرْدِفُ الْأَرْضَ وَتَتْبَعُهَا فِي الْإِنْقِلَابِ حَيْثُ تَنْشَقُّ وَتَتَنَاثَرُ كَوَاكِبُهَا.	اور راجفہ کے بارے میں (کتب تفاسیر میں) بیان ہوا ہے کہ اس سے مراد زمین ہے، کیونکہ اس کی سند ایک دوسری آیت سے بھی ملتی ہے کہ اس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے۔ اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اس سے مراد آسمان ہے۔ یعنی وہ زمین کے لرزنے اور کانپنے کے فوراً بعد آسمان میں ایسا انقلاب آ جائے گا کہ وہ پھٹ جائے گا اور اس کے ستارے بکھر جائیں گے۔
كَذٰلِكَ وَرَدَ أَنَّ الرَّاجِفَةَ هِيَ الصَّيْحَةُ الْأُوْلَى الَّتِيْ تَرْجُفُ لَهَا الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَالْأَحْيَاءُ جَمِيْعًا وَيَصْعَقُ لَهَا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ	اسی طرح یہ بھی بیان ہوا ہے کہ راجفہ سے مراد پہلی پھونک ہے جس سے زمین اور پہاڑ اور ہر جاندار لرز پڑے گا۔ اور آسمانوں اور زمین پر بسنے والے بے ہوش

فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللهُ . وَالرَّادِفَةُ هِيَ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ الَّتِيْ يَصْحُوْنَ عَلَيْهَا وَيُحْشَرُوْنَ كَمَا جَآءَ فِيْ سُوْرَةِ الزُّمُرِ: 98	ہو جائیں گے مگر وہی بچے گا جس اللہ چاہے۔ اور رادفہ سے مراد دوسری پھونک ہے جسے لوگ ہوش میں آجائیں گے اور میدان حشر میں اکٹھے کیے جائیں گے جس طرح سورۃ زمر آیت 98 میں اس کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔
وَسَوَآءٌ كَانَتْ هٰذِهٖ أَمْ تِلْكَ. فَقَدْ أَحَسَّ الْقَلْبُ الْبَشَرِيُّ بِالزَّلْزَلَةِ وَالرَّجْفَةِ وَالْهَوْلِ وَالْاِضْطِرَابِ، وَاهْتَزَّ هَزَّةَ الْخَوْفِ وَالْوَجَلِ وَالرُّعْبِ وَالْاِرْتِعَاشِ. وَتَهَيَّأَ لِإِدْرَاكِ مَا يُصِيْبُ الْقُلُوْبَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْفَزَعِ الَّذِيْ لَا ثَبَاتَ مَعَهُ وَلَا قَرَارَ. وَأَدْرَكَ وَأَحَسَّ حَقِيْقَةَ قَوْلِهٖ: ﴿ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ ﴾	یہ مراد ہو یا وہ، دونوں اقوال کا مفہوم برابر ہے۔ چنانچہ یہ سن کر انسانی دل زلزلہ، لرزہ اور گھبراہٹ اور پریشانی محسوس کرتا ہے اور خوف اور ڈر اور رعب اور کپکپی سے بوکھلا جاتا ہے۔ اور اس دن دلوں کو پہنچنے والی گھبراہٹ کا ادراک کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے جس کی موجودگی میں ثابت رہنا اور اپنی جگہ قرار پکڑنا ممکن نہیں اور وہ اللہ کے اس قول کی حقیقت کا احساس اور ادراک کر لیتا ہے۔ اس دن کئی دل لرز رہے ہوں گے اور ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔
فَهِيَ شَدِيْدَةُ الْاِضْطِرَابِ بَادِيَةُ الذُّلِّ يَجْتَمِعُ عَلَيْهَا الْخَوْفُ وَالْاِنْكِسَارُ وَالرَّجْفَةُ وَالْاِنْهِيَارُ. وَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ يَقَعُ ﴿ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ ﴾ وَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ يَتَنَاوَلُهُ الْقَسَمُ بِالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا وَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فَالْمُدَبِّرٰتِ أَمْرًا.	چنانچہ وہ اس دن شدید بے چینی اور ذلت و خواری میں ہوں گے، ان پر خوف، انکساری اور لرزہ اور کمزوری جمع ہو جائے گی اور یہ سب کچھ اس دن ہو گا جب کانپنے والی کانپنا شروع کر دے گی اور اس کے پیچھے آنے والی آفت فوراً آدھمکے گی یہ وہ حالت ہے جو ﴿ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا وَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فَالْمُدَبِّرٰتِ أَمْرًا. ﴾ کی قسموں کی عکاسی کرتی ہے۔ اور یہ منظر اپنے پر تو اور موزونیت کے اعتبار

وَهُوَ مَشْهَدٌ يَتَّفِقُ فِي ظِلِّهِ وَإِيقَاعِهِ مَعَ ذٰلِكَ الْمَطْلَعِ.	سے اس سورت کے مطلع (ابتدائیے) کے ساتھ موافقت رکھتا ہے۔
ثُمَّ يَمْضِي السِّيَاقُ يَتَحَدَّثُ عَنْ وَهْلَتِهِمْ وَانْبِهَارِهِمْ حِينَ يَقُومُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ فِي ذُهُولِهِمْ: ﴿ يَقُولُونَ ءَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ ءَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝﴾ فَهُمْ يَتَسَاءَلُونَ: أَنَحْنُ مَرْدُودُونَ إِلَى الْحَيٰوةِ عَائِدُونَ فِي طَرِيقِنَا الْأُولَى.. يُقَالُ: رَجَعَ فِي حَافِرَتِهِ: أَيْ طَرِيقِهِ الَّتِي جَاءَ مِنْهَا. فَهُمْ فِي وَهْلَتِهِمْ وَذُهُولِهِمْ يَسْأَلُونَ: إِنْ كَانُوا رَاجِعِينَ فِي طَرِيقِهِمْ إِلَى حَيَاتِهِمْ؟ وَيُدْهَشُونَ: كَيْفَ يَكُونُ هٰذَا بَعْدَ إِذْ كَانُوا عِظَامًا نَّخِرَةً. مَنْخُوبَةً يَصُوتُ فِيهَا الْهَوَاءُ وَلَعَلَّهُمْ يَفِيقُونَ أَوْ يُبْصِرُونَ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا كَرَّةٌ إِلَى الْحَيٰوةِ.	پھر سلسلہ کلام ان کے اس خوف اور حیرانی کی منظر کشی کرتا ہے جب وہ اپنی قبروں سے اٹھتے وقت حواس باختگی کی حالت میں کہیں گے: کیا اب ہم دوبارہ پہلی حالت میں لوٹائے جانے والے ہیں؟ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو چکے تھے۔ (سید مرحوم اپنی فہم کے مطابق اسے قیامت کے اٹھنے والوں کی گفتگو قرار دے رہے ہیں ورنہ باقی مفسرین اسے کفار مکہ کی گفتگو قرار دیتے ہیں۔) (سید مرحوم فرماتے ہیں:) چنانچہ وہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ کیا ہم دوبارہ زندگی کی طرف پھیرے جا رہے ہیں اور اپنے پہلے راستے میں لوٹائے جا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے اس راستے پر لوٹ گیا جس کی طرف سے وہ آیا تھا۔ چنانچہ وہ خوف اور حواس باختگی میں سوال کریں گے، اگرچہ وہ اپنے راستے میں زندگی کی طرف لوٹنے والے ہوں گے اور وحشت زدہ ہوں گے جب ہم ایسی ہڈیاں ہو چکے جن میں ہوا گذرنے کی وجہ سے ہلکی سی آواز پیدا ہوتی تھی اور شاید کہ وہ ہوش میں آ جائیں یا دیکھ لیں اور جان لیں یہ زندگی کی طرف لوٹنا ہے۔
وَلٰكِنَّهَا الْحَيٰوةُ الْأُخْرٰى فَيَشْعُرُونَ بِالْخَسَارَةِ وَالْوَبَالِ فِي هٰذِهِ الرَّجْعَةِ فَتَنِدُّ مِنْهُمْ تِلْكَ الْكَلِمَةُ: ﴿قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝﴾	لیکن یہ دوسری زندگی ہے چنانچہ وہ اس رجعت (لوٹنے) کو خسارے کا سودا اور وبال جان تصور کریں گے اور بے ساختہ ان کے منہ سے یہ کلمہ نکلے گا (وہ کہیں گے یہ لوٹنا تو خسارے کا سودا

كَرَّةٌ لَمْ يَحْسَبُوْا حِسَابَهَا وَلَمْ يُقَدِّمُوْا لَهَا زَادَهَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِيهَا إِلَّا الْخُسْرَانِ الْخَالِصِ!	ہے؟) وہ لوٹنا جس کا انہوں نے کبھی گمان بھی نہ کیا تھا اور نہ ہی اس کے لیے زادرہ (نیکیوں) کو آگے بھیجا تھا اور ان کے لیے اس دن سوائے خالص گھاٹے اور خسارے کے کچھ نہ ہو گا۔
هُنَا - فِي مُوَاجِهَةِ هٰذَا الْمَشْهَدِ - يَعْقِبُ السِّيَاقُ الْقُرْآنِيُّ بِحَقِيقَةِ مَا هُوَ كَائِنٌ: ﴿فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝﴾	یہاں اس منظر کا نقشہ پیش کرنے کے بعد قرآنی طرز بیان اس روز برپا ہونے والی حقیقت کی نقاب کشائی کرتا ہے۔ "چنانچہ وہ ایک ڈانٹ ہو گی جسے سن کر سب لوگ میدان حشر میں ہوں گے۔"
وَالزَّجْرَةُ: هِيَ الصَّيْحَةُ. وَلٰكِنَّهَا تُقَالُ هُنَا بِهٰذَا اللَّفْظِ الْعَنِيفِ تَنْسِيقًا لِجَوِّ الْمَشْهَدِ مَعَ مَشَاهِدِ السُّوْرَةِ جَمِيعًا. وَالسَّاهِرَةُ هِيَ الْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ اللَّامِعَةُ وَهِيَ أَرْضُ الْمَحْشَرِ الَّتِي لَا نَدْرِي نَحْنُ أَيْنَ تَكُوْنُ. وَالْخَبَرُ عَنْهَا لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنَ الْخَبَرِ الصَّادِقِ نَتَلَقَّاهُ فَلَا نَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا غَيْرَ مَوْثُوْقٍ بِهِ وَلَا مَضْمُوْنٍ!	اور زجرہ سے مراد یہاں چیخ ہے لیکن یہاں اسے اس سخت لفظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ وہ پوری سورت کے مناظر کی فضا سے منسلک ہو جائے اور ساھرۃ سے مراد سفید چمکدار زمین ہے اور یہ ارض محشر ہی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس وقت ہم کہاں ہوں اور اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے مگر وہی کچھ جو ہمیں صحیح سند سے معلوم ہوئی ہے ہم اس سلسلے میں غیر مصدقہ اور ضمنی مفاہیم کا اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔
وَهٰذِهِ الزَّجْرَةُ الْوَاحِدَةُ يَغْلِبُ - بِالْاِسْتِنَادِ إِلَى النُّصُوْصِ الْأُخْرٰى - أَنَّهَا النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ. نَفْخَةُ الْبَعْثِ وَالْحَشْرِ. وَالتَّعْبِيرُ عَنْهَا فِيهِ سُرْعَةٌ. وَهِيَ ذَاتُهَا تُوْحِي بِالسُّرْعَةِ. وَإِيقَاعُ السُّوْرَةِ كُلِّهَا فِيهِ هٰذَا اللَّوْنُ مِنَ الْإِسْرَاعِ وَالْإِيجَافِ. وَالْقُلُوْبُ الْوَاجِفَةُ تَأْخُذُ صِفَتَهَا هٰذِهِ مِنْ سُرْعَةِ	اور اس زجرۃ سے مراد غالباً دوسری آیات کے ملانے سے نفخہ ثانیہ مراد ہے جو حشر و نشر کا نفخہ (صور کی پھونک چیخ) ہے اور اس ساری سورۃ کے انداز بیان میں سرعت کا مفہوم رکھتا ہے اور اس سورت کے پورے مضمون میں تیزی اور دھڑک کا لہجہ نمایاں ہے اور دھڑکنے والے دلوں

النَّبْضِ فَالتَّنَاسُقُ مَلْحُوظٌ فِي كُلِّ حَرَكَةٍ وَفِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَفِي كُلِّ ظِلٍّ فِي السِّيَاقِ.	کی دھڑک سے نبض بھی تیزی کی صفت پکڑ لیتی ہے۔
ثُمَّ يَهْدَأُ الْإِيقَاعُ شَيْئًا مَا فِي الْجَوْلَةِ الْقَادِمَةِ لِيُنَاسِبَ جَوَّ الْقَصَصِ وَهُوَ يَعْرِضُ مَا كَانَ بَيْنَ مُوسَى وَفِرْعَوْنَ وَمَا انْتَهَى إِلَيْهِ هٰذَا الطَّاغِيَةِ عِنْدَ مَا طَغَى:	چنانچہ اس سورت سے انداز بیان کی ہر حرکت اور ہر لمحے میں موزونیت اور ہم آہنگی مد نظر رکھی گئی ہے۔ آگے بیان ہونے والے پیرے میں انداز بیان قدرے نرم اور پر سکون ہو جاتا ہے تاکہ حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ پیش کرنے اور سرکشی کرنے والے طاغوت کی سرکشی کا انجام بیان کرنے کی فضا مناسب ہو سکے۔
﴿ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ مُوسٰى ﴿۱۵﴾ إِذْ نَادٰىهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلٰى أَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَأَهْدِيَكَ إِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَأَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَأَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى ﴿۲۵﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ﴾	"کیا آئی تیرے پاس خبر موسیٰ کی۔ جب اس کو اس کے رب نے وادی مقدس طویٰ میں آواز دی کہ تو فرعون کی طرف جا، کیونکہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ پس اس سے کہہ کیا تیرے لیے مناسب نہیں ہے کہ تو پاک ہو جائے؟ اور میں تیرے رب کی طرف تیری راہنمائی کرتا ہوں تاکہ تو اس سے ڈر جائے۔ پس اس نے اسے بہت بڑا نشان نبوت دکھایا۔ پس اس نے اسے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ پلٹا اور سعی و جہد کرنے لگا۔ اس نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے خطاب میں کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں۔ پس اللہ نے اسے گرفت میں لے لیا اور اسے آخرت اور دنیا میں نشان عبرت بنا دیا۔ اس بات میں عبرت ہے اس کے لیے جو اللہ سے ڈرے۔"
وَقِصَّةُ مُوسٰى هِيَ أَكْثَرُ الْقَصَصِ وُرُوْدًا وَأَكْثَرُهَا تَفْصِيلًا	حضرت موسیٰ کا قصہ قرآن میں سب قصوں سے زیادہ مرتبہ اور زیادہ تفصیل سے بیان ہوا ہے، اور اس سے پہلے کی بہت سی سورتوں میں بیان ہوا

فِي الْقُرْآنِ.. وَقَدْ وَرَدَتْ مِنْ قَبْلُ فِي سُوَرٍ كَثِيرَةٍ. وَرَدَتْ مِنْهَا حَلَقَاتٌ مُنَوَّعَةٌ. وَوَرَدَتْ فِي أَسَالِيبِ شَتَّى. كُلٌّ مِنْهَا تُنَاسِبُ سِيَاقَ السُّورَةِ الَّتِي وَرَدَتْ فِيهَا، وَتُشَارِكُ فِي أَدَاءِ الْغَرَضِ الْبَارِزِ فِي السِّيَاقِ. عَلَى طَرِيقَةِ الْقُرْآنِ فِي إِيرَادِ الْقَصَصِ وَسَرْدِهِ.	ہے اور ہر موقع پر مختلف موضوعات کہیں اجمال اور کہیں تفصیل یعنی متنوع اسالیب میں بیان ہوا ہے اور جس سورۃ میں بیان ہوا ہے اس سورت کے مزاج کے مناسب ہے اور سیاق کلام کے نمایاں مقاصد کی ادائیگی میں ہر جگہ اسی طریقہ سے مماثل ہے جس طریقے سے قرآن میں دیگر قصص بیان ہوئے ہیں۔
وَهُنَا تَرِدُ هٰذِهِ الْقِصَّةِ مُخْتَصِرَةٌ سَرِيعَةُ الْمَشَاهِدِ مُنْذُ أَنْ نُودِيَ مُوسَىٰ بِالْوَادِي الْمُقَدَّسِ إِلَى أَخْذِ فِرْعَوْنَ.. أَخَذَهُ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فِي الْآخِرَةِ.. فَتَلْتَقِي بِمَوْضُوعِ السُّورَةِ الْأَصِيلِ. وَهُوَ حَقِيقَةُ الْآخِرَةِ. وَهٰذَا الْمَدَى الطَّوِيلُ مِنَ الْقِصَّةِ يَرِدُ هُنَا فِي لِيُنَاسِبُ طَبِيعَةَ السُّورَةِ وَإِيقَاعِهَا. وَتَتَضَمَّنُ هٰذِهِ الْآيَاتُ الْقِصَارُ السَّرِيعَةُ عِدَّةَ حَلَقَاتٍ وَمَشَاهِدِ مِنَ الْقِصَّةِ..	یہاں (اس سورت میں) یہ قصہ مختصر اور سرعت کے ساتھ حضرت موسیٰ کو وادی مقدس سے لے کر فرعون کی گرفت تک کے مناظر کو پیش کرتا ہے کہ اللہ نے اسے دنیا میں غرقاب کر کے اور آخرت میں جہنم میں داخل کر کے اپنی گرفت میں لے لیا۔ چنانچہ یہ قصہ اصولی طور پر سورۃ کے موضوع سے مل گیا اور وہ ہے آخرت کی حقیقت۔ جو طویل مدت پر محیط ہے یہ قصہ یہاں چند مختصر آیات میں وارد ہوا ہے تاکہ یہ سورت کے مزاج اور اس کی موزونیت کے مناسب ہو جائے۔ اختصار اور سرعت بیان والی یہ آیات چند موضوعات اور مناظر کو قصے کے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔
وَهِيَ تَبْدَأُ بِتَوْجِيهِ الْخِطَابِ إِلَى الرَّسُولِ ﷺ: ﴿ هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ	اور یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف خطابات منتقل کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ کیا تیرے پاس موسیٰ کی خبر آئی؟ اور یہ استفہام تمہید

مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ .. وَهُوَ إِسْتِفْهَامٌ لِلتَّمْهِيْدِ وَإِعْدَادِ النَّفْسِ وَالْأُذُنِ لِتَلَقِّي الْقِصَّةِ وَتَمَلِّيْهَا..	کے لیے ہے تاکہ آپ ﷺ کا دل اور آپ کے کان اس قصے کو سننے کے لیے تیار اور اس سے نصائح وعبر اخذ کرنے کے لیے مشتاق ہو جائیں۔
ثُمَّ تَأْخُذُ فِيْ عَرْضِ الْحَدِيْثِ كَمَا تَسَمَّى الْقِصَّةُ. وَهُوَ إِيْحَاءٌ بِوَاقِعِيَّتِهَا فَهِيَ حَدِيْثٌ جَرَى. فَتَبْدَأُ بِمَشْهَدِ الْمُنَادَاةِ وَالْمُنَاجَاةِ: ﴿إِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ وَطُوًى إِسْمُ الْوَادِيْ عَلَى الْأَرْجَحِ. وَهُوَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ بِالنِّسْبَةِ لِلْقَادِمِ مِنْ مَدْيَنَ فِيْ شِمَالِ الْحِجَازِ.	پھر قصے کے پیش کرنے کا انداز اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ گفتگو ہو چکی ہے چنانچہ یہ قصہ اللہ تعالیٰ کے حضرت موسیٰ کو پکارنے اور اس کے ساتھ ہم کلامی کرنے سے شروع ہوتا ہے کہ "جب اس کے رب نے اسے وادی مقدس طویٰ میں پکارا۔" طویٰ، راجح قول کے مطابق اس وادی کا نام ہے جو اس شخص کے دائیں جانب پڑتی ہے جو مدین سے حجاز کے شمال کی طرف آرہا ہو۔
وَلَحْظَةُ النِّدَاءِ لَحْظَةٌ رَهِيْبَةٌ جَلِيْلَةٌ. وَهِيَ لَحْظَةٌ كَذٰلِكَ عَجِيْبَةٌ. وَنِدَاءُ اللهِ بِذَاتِهِ - سُبْحَانَهُ - لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَمْرٌ هَائِلٌ. أَهْوَلُ مِمَّا تَمْلِكُ الْأَلْفَاظُ الْبَشَرِيَّةُ أَنْ تُعَبِّرَ. وَهِيَ سِرٌّ مِنْ أَسْرَارِ الْأُلُوْهِيَّةِ الْعَظِيْمَةِ كَمَا هِيَ سِرٌّ مِنْ أَسْرَارِ التَّكْوِيْنِ الْإِنْسَانِيِّ الَّتِيْ أَوْدَعَهَا اللهُ هٰذَا الْكَائِنَ وَهَيَّأَهُ بِهَا لِتَلَقِّيْ ذٰلِكَ النِّدَاءَ. وَهٰذَا أَقْصٰى مَا نَمْلِكُ أَنْ نَقُوْلَهُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ الَّذِيْ لَا يَمْلِكُ الْإِدْرَاكُ الْبَشَرِيُّ أَنْ	اللہ تعالیٰ کی ندا (پکار) کا لمحہ بڑا کپکپا اور لرزا دینے والا شاندار لمحہ تھا۔ مزید برآں وہ عجیب و غریب بھی تھا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں میں ایک بندے کو آواز دینا بذات خود ہولناک معاملہ ہے۔ اور اس قدر ہولناک کہ انسانی الفاظ میں یہ طاقت نہیں کہ اسے بیان کر سکیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت (معبود ہونے) کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ مزید برآں وہ تکوین انسانی کے ان رازوں میں سے ایک راز ہے جو اللہ نے اس کائنات کی ودیعت میں رکھا ہے اور اس نے اس کو اس پکار اور آواز کے سننے کے لیے تیار کیا ہے تاکہ وہ اسے اخذ وجذب کر سکے اس مقام پر ہم زیادہ سے زیادہ یہی کچھ کہنے کا ملکہ رکھتے ہیں کیونکہ بشری ادراک اس

عربی	اردو
تُحِيطَ مِنْهُ بِشَيْءٍ، فَيَقِفُ عَلَى إِطَارِهِ حَتَّى يَكْشِفَ اللهُ لَهُ عَنْهُ فَيَتَذَوَّقَهُ بِشُعُوْرِهِ.	مقام کا ذرہ برابر بھی احاطہ نہیں کر سکتا اور وہ اس وقت تک بھنور میں رہتا ہے جب تک اللہ اس کے لیے اس مقام کو منکشف نہ کر دے اور وہ اسے اپنے شعور سے چکھ نہ لے۔
وَفِي مَوَاضِعِ أُخْرَى تَفْصِيلٌ لِلْمُنَاجَاةِ بَيْنَ مُوسٰى وَرَبِّهِ فِي هٰذَا الْمَوْقِفِ. فَأَمَّا هُنَا فَالْمَجَالُ مَجَالُ إِخْتِصَارٍ وَإِيْقَاعَاتٍ سَرِيْعَةٍ. وَمِنْ ثُمَّ يُبَادِرُ السِّيَاقُ بِحِكَايَةِ أَمْرِ التَّكْلِيفِ الْإِلٰهِيِّ لِمُوسٰى. عَقِبَ ذِكْرِ النِّدَاءِ بِالْوَادِي الْمُقَدَّسِ طُوًى: ﴿ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ ﴾	اس موقع پر حضرت موسیٰ اور ان کے رب کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس کی تفصیل دیگر سورتوں میں مذکور ہے چونکہ یہ موقع اختصار اور تیز رو اشارات کا ہے اس لیے اس کے بعد سیاق کلام حضرت موسیٰ پر اللہ کی طرف سے بھاری ذمہ داری کی طرف رواں ہو گیا اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کا حکم وادی مقدس طویٰ کی گفتگو کے فوراً بعد دیا گیا تھا کہ ”فرعون کی طرف جا، کیونکہ وہ سرکش ہو گیا ہے اور اسے کہہ کیا تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو پاک ہو جائے اور میں تیرے رب کی طرف سے تیری راہنمائی کرتا ہوں تاکہ تو اس کا خوف کرے۔“
﴿ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ ﴾. وَالطُّغْيَانُ أَمْرٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ وَلَا أَنْ يَبْقَى. إِنَّهُ أَمْرٌ كَرِيهٌ، مُفْسِدٌ لِلْأَرْضِ مُخَالِفٌ لِمَا يُحِبُّهُ اللهُ مُؤَدٍّ إِلَى مَا يَكْرَهُ.. فَمِنْ أَجْلِ مَنْعِهِ يَنْتَدِبُ اللهُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهِ الْمُخْتَارِيْنَ. يَنْتَدِبُ بِنَفْسِهِ سُبْحَانَهُ. لِيُحَاوِلَ وَقْفَ هٰذَا الشَّرِّ، وَمَنْعَ هٰذَا الْفَسَادِ	”فرعون کی طرف جا، کیونکہ وہ سرکش ہو گیا۔“ سرکشی اور طغیانی ایک ایسی ناپاک سرشت ہے جو اس لائق نہیں کہ وہ برقرار رہے کیونکہ وہ بدنما صفت ہے زمین میں فساد برپا کرتی ہے اور اللہ کی محبوب صفتوں کے مخالف ہے اور بندے کو اس مقام پر لا کھڑا کرتی جو اللہ کو ناپسند ہے اس کا سد باب کرنے کے لیے اللہ اپنے پسندیدہ بندوں میں ایک بندے کو کھڑا کرتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بذات خود اسے یہ ذمہ داری سونپتا ہے کہ وہ اس شر کو روکنے اور اس فساد سے منع کرنے اور اس سرکشی

وَوَقْفِ هٰذَا الطُّغْيَانِ..إِنَّهُ أَمْرٌ كَرِيْهٌ شَدِيْدُ الْكَرَاهِيَةِ حَتّٰى يُخَاطِبَ اللهُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهِ لِيَذْهَبَ إِلَى الطَّاغِيَةِ فَيُحَاوِلُ رَدَّهُ عَمَّا هُوَ فِيْهِ وَالْإِعْذَارِ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَّأْخُذَهُ اللهُ تَعَالَى نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى	کے آگے بند باندھنے کی کوشش کرے کیونکہ سرکشی کا معاملہ نہایت ہی مکروہ ہے اور اتنا مکروہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں کسی بندے کو مخاطب کرنا پڑتا ہے کہ وہ اس طاغوت کی طرف جائے اور اس کام سے روکنے کی کوشش کرے جس میں وہ (بد مست) ہے اور اسے رجوع الی اللہ کی دعوت دے کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو۔ قبل اس کے کہ اللہ اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں جکڑے۔
﴿ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴾. ثُمَّ يُعَلِّمُهُ اللهُ كَيْفَ يُخَاطِبُ الطَّاغِيَةَ بِأَحَبِّ أُسْلُوْبٍ وَأَشَدِّهِ جَاذِبِيَّةً لِلْقُلُوْبِ لَعَلَّهُ يَنْتَهِي وَيَتَّقِيْ غَضَبَ اللهِ وَأَخْذَهُ: ﴿ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ﴾ هَلْ لَّكَ إِلٰى أَنْ تَطَهَّرَ مِنْ رِجْسِ الطُّغْيَانِ وَدَنَسِ الْعِصْيَانِ؟ هَلْ لَّكَ إِلٰى طَرِيْقِ الصَّلَاةِ وَالْبَرَكَةِ؟	"فرعون کی طرف جا! کیونکہ وہ سرکش ہو گیا" پھر اللہ تعالیٰ انہیں (حضرت موسیٰ کو) تعلیم دیتا ہے کہ وہ اس طاغوت کو اتنے پیارے طرز بیان سے مخاطب کرے جو دلوں میں گھر کرلے شاید کہ وہ ظلم وفساد سے رک جائے اور وہ اللہ کی پکڑ اور اس کے عذاب سے بچ جائے اسے کہہ! کیا تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو پاک ہو جائے؟" کیا تو سرکشی کی گندگی اور نافرمانی کے میل سے پاک ہونا چاہتا ہے؟ کیا تو نماز اور برکت کا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے؟
﴿ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴾ هَلْ لَكَ أَنْ أُعَرِّفَكَ طَرِيْقَ رَبِّكَ؟ فَإِذَا عَرَفْتَهُ وَقَعَتْ فِيْ قَلْبِكَ خَشْيَتُهُ. فَمَا يَطْغَى الْإِنْسَانُ وَيَعْصِيْ إِلَّا حِيْنَ يَذْهَبُ عَنْ رَبِّهِ بَعِيْدًا وَإِلَّا	"اور میں تیری راہنمائی کرتا ہوں تیرے رب کی طرف تاکہ تو اس کا خوف رکھ کر زندگی بسر کرے۔" کیا میں تجھے تیرے رب کا راستہ بتاؤں؟ کیونکہ جب تو اسے پہچان لے گا تو تیرے دل میں اس کا خوف داخل ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ

حِيْنَ يُضِلُّ طَرِيْقَهُ إِلَيْهِ فَيَقْسُوْ قَلْبُهُ وَيُفْسِدُ فَيَكُوْنَ مِنْهُ الطُّغْيَانُ وَالتَّمَرُّدُ كَانَ هٰذَا فِيْ مَشْهَدِ النِّدَآءِ وَالتَّكْلِيْفِ. وَكَانَ بَعْدَهُ فِيْ مَشْهَدِ الْمُوَاجِهَةِ وَالتَّبْلِيْغِ. وَالسِّيَاقُ لَا يُكَرِّرُهُ فِيْ مَشْهَدِ التَّبْلِيْغِ. اِكْتِفَاءً بِعَرْضِهِ هُنَاكَ وَذِكْرِهِ. فَيَطْوِيْ مَا كَانَ بَعْدَ مَشْهَدِ النِّدَآءِ وَيَخْتَصِرُ عِبَارَةَ التَّبْلِيْغِ فِيْ مَشْهَدِ التَّبْلِيْغِ. وَيَسْدُلُ السِّتَارَ هُنَا لِيَرْفَعَهُ فِيْ خِتَامِ مَشْهَدِ الْمُوَاجِهَةِ: ﴿فَأَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى﴾	انسان اسی وقت سرکشی اور نافرمانی کرتا ہے جب وہ اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے اور اس کی طرف جانے والے سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے اور اس سے سرکشی اور بغاوت کا رجحان جنم لیتا ہے (مذکورہ بالا) منظر حضرت موسیٰ اور رب تعالیٰ کے مابین بات چیت اور (دعوت الی اللہ جیسے) فریضے کی ادائیگی کا منظر تھا اور اس کے بعد والا منظر فرعون سے بالمشافہ اور آمنے سامنے تبلیغ حق کا منظر ہے۔ سلسلہ کلام اس کو تبلیغ کے منظر میں دہرانا موزوں نہیں سمجھتا اور پچھلے ذکر پر اکتفاء کرتا ہے اس لیے وہ نداء الٰہی کے بعد والے منظر کو لپیٹ لیتا ہے اور تبلیغ کے منظر کو پیش کرنے کی غرض سے عبارت کو مختصر کر کے پردہ لٹکا دیتا ہے تاکہ اسے فرعون سے بالمشافہ گفتگو کے منظر کے اختتام پر اٹھائے۔ (فرمان ربی ہے): "پس اس نے فرعون کو بڑے معجزات دکھائے لیکن اس نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کی۔"
لَقَدْ بَلَّغَ مُوْسٰى مَا كُلِّفَ تَبْلِيْغَهُ. بِالْأُسْلُوْبِ الَّذِيْ لَقَّنَهُ رَبُّهُ وَعَرَّفَهُ. وَلَمْ يُفْلِحْ هٰذَا الْأُسْلُوْبُ الْحَبِيْبُ فِيْ إِلَانَةِ الْقَلْبِ الطَّاغِيْ الْخَاوِيْ مِنْ مَعْرِفَةِ رَبِّهِ. فَأَرَاهُ مُوْسٰى الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى. آيَةُ الْعَصَا وَالْيَدِ الْبَيْضَاءِ كَمَا جَاءَ فِيْ الْمَوَاضِعِ الْأُخْرٰى: ﴿فَكَذَّبَ وَعَصٰى﴾.. وَانْتَهٰى مَشْهَدُ اللِّقَاءِ	حضرت موسیٰ نے اپنے اوپر عائد شدہ فرض تبلیغ ادا کر دیا اور تبلیغ حق کے لیے وہی انداز اختیار کیا جس کی ان کے رب نے انہیں تلقین اور پہچان کرائی تھی لیکن یہ پیارا اسلوب بھی اس دل کو نرم کرنے میں کام نہ آیا جو سخت تھا اور اپنے رب کی معرفت سے خالی تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے اسے بڑا نشان نبوت دکھایا اور وہ تھا عصا اور ید بیضاء جیسا کہ دیگر سورتوں میں بیان ہوا ہے۔ چنانچہ "اس (طاغی فرعون) نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کی راہ

وَالتَّبْلِيْغِ عِنْدَ التَّكْذِيْبِ وَالْمَعْصِيَةِ فِيْ اِخْتِصَارٍ وَاِجْمَالٍ!	اپنائی" بالمشافہ ملاقات اور تبلیغ کا منظر تکذیب اور معصیت (نافرمانی) پر اختصار اور اجمال سے اختتام کو پہنچا۔
ثُمَّ يُعْرِضُ مَشْهَدًا آخَرَ. مَشْهَدَ فِرْعَوْنَ يَتَوَلّٰى عَنْ مُوْسٰى وَيَسْعٰى فِيْ جَمْعِ السَّحَرَةِ لِلْمُبَارَاةِ بَيْنَ السِّحْرِ وَالْحَقِّ. حِيْنَ عَزَّ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَسْلِمَ لِلْحَقِّ وَالْهُدٰى: ﴿ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝﴾	پھر دوسرا منظر پیش ہوتا ہے اور وہ ہے فرعون کا حضرت موسیٰ سے روگردانی کرنا اور حق اور جادو کے درمیان مقابلہ کرانا اور یہ سب کچھ اس نے اس وقت کیا جب اسے یہ مشکل معلوم ہوا کہ وہ حق اور ہدایت کے سامنے سرنگوں ہو جائے "پھر اس نے منہ موڑا اور دوڑ دھوپ کی، پس اس نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا (لوگو!) میں تمہارا رب ہوں بلند رتبے والا۔"
وَيُسَارِعُ السِّيَاقُ هُنَا إِلَى عَرْضِ قَوْلَةِ الطَّاغِيَةِ الْكَافِرَةِ مُجْمَلًا مَشَاهِدَ سَعْيِهِ وَحَشْرِهِ لِلسَّحَرَةِ وَتَفْصِيْلَاتِهَا. فَقَدْ أَدْبَرَ يَسْعَى فِي الْكَيْدِ وَالْمُحَاوَلَةِ فَحَشَرَ السَّحَرَةَ وَالْجَمَاهِيْرَ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ مِنْهُ الْكَلِمَةُ الْوَقِحَةُ الْمُتَطَاوِلَةُ الْمَلِيْئَةُ بِالْغُرُوْرِ وَالْجَهَالَةِ: ﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝﴾	یہاں سیاق کلام بڑی تیزی سے بدترین اور ظالم اور جابر کافر کے قول کو پیش کرنے کی طرف چل پڑتا ہے اور اختصار کے ساتھ اس کی تگ ودو کے منظر کو پیش کرتا ہے اور اس کے جادو گروں کو اکٹھا کرنے اور اس کی تفصیلات بیان کرتا ہے کہ وہ سرکش پیٹھ پھیر کر مکر وفریب اور حیلہ سازیوں اور سازشوں میں مصروف ہو گیا چنانچہ اس نے جادوگروں اور لوگوں کو اکٹھا کر لیا، پھر اس کے منہ سے نہایت مکروہ اور ترنگ والا کلمہ نکلا جو غرور اور جہالت سے بھرا ہوا تھا کہ "میں ہوں تمہارا بلند رتبے والا رب"
قَالَهَا الطَّاغِيَةُ مَخْدُوْعًا بِغَفْلَةِ جَمَاهِيْرِهِ وَإِذْعَانِهَا وَانْقِيَادِهَا. فَمَا	ظالم اور جابر فریبی نے یہ کلمہ عوام کالانعام کی غفلت اور بلا سوچے سمجھے اس کی فرماں برداری کرنے والوں کی وجہ سے کہا تھا اور ڈکٹیٹروں کو عوام

يَخْدَعُ الطُّغَاةَ شَيْءٌ مَا تَخْدَعُهُمْ غَفْلَةُ الْجَمَاهِيرِ وَذِلَّتُهَا وَطَاعَتُهَا وَانْقِيَادُهَا. وَمَا الطَّاغِيَةُ إِلَّا فَرْدٌ لَا يَمْلِكُ فِي الْحَقِيقَةِ قُوَّةً وَلَا سُلْطَانًا. إِنَّمَا هِيَ الْجَمَاهِيرُ الْغَافِلَةُ الذَّلُولُ تُمَطِّي لَهُ ظَهْرَهَا فَيَرْكَبُ! وَتَمُدُّ لَهُ أَعْنَاقَهَا فَيَجُرُّ! وَتَحْنِي لَهُ رُؤُوسَهَا فَيَسْتَعْلِي! وَتَتَنَازَلُ لَهُ عَنْ حَقِّهَا فِي الْعِزَّةِ وَالْكَرَامَةِ فَيَطْغَى!	کالانعام کی غفلت اور ذلت و خواری پر رکھنے اور اس کی جائز وناجائز اطاعت کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز دھوکے میں مبتلا نہیں کرتی (اور پھر سوچنے کی بات ہے) کہ ڈکٹیٹر فقط ایک فرد ہے جو در حقیقت نہ دوسروں سے بڑھ کر قوت رکھتا ہے اور نہ غلبہ، یہ تو سدھائی ہوئی غافل عوام کی غفلت کا نتیجہ ہے کہ وہ اس کے لیے اپنی پیٹھ خم کر دیتی ہے تو وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے اور وہ اس کے آگے گردنیں دراز کر دیتی ہے تو وہ اسے گھسیٹتا پھرتا ہے اور وہ اس کے سامنے اپنے وقار اور عزت کے حق سے دست بردار ہو جاتی ہے تو وہ فرعون بن جاتا ہے۔
وَالْجَمَاهِيرُ تَفْعَلُ هٰذَا مَخْدُوعَةً مِنْ جِهَةٍ وَخَائِفَةً مِنْ جِهَةٍ أُخْرٰى. وَهٰذَا الْخَوْفُ لَا يَنْبَعِثُ إِلَّا مِنَ الْوَهْمِ. فَالطَّاغِيَةُ- وَهُوَ فَرْدٌ-لَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى مِنَ الْأُلُوفِ وَالْمَلَايِينِ لَوْ أَنَّهَا شَعَرَتْ بِإِنْسَانِيَّتِهَا وَكَرَامَتِهَا وَعِزَّتِهَا وَحُرِّيَّتِهَا. وَكُلُّ فَرْدٍ فِيهَا هُوَ كُفْءٌ لِلطَّاغِيَةِ مِنْ نَاحِيَةِ الْقُوَّةِ وَلٰكِنِ الطَّاغِيَةَ يَخْدَعُهَا فَيُوهِمُهَا أَنَّهُ يَمْلِكُ لَهَا شَيْئًا!	اور عوام کالانعام ایک طرف تو اپنی فریب خوردگی اور سادہ لوحی کی بناء پر ایسا کرتی ہے اور دوسری طرف سے وہ خوف زدہ بھی ہوتی ہے اور یہ خوف محض وہم سے پیدا ہوتا ہے ورنہ ڈکٹیٹر ایک فرد ہی تو ہوتا ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں موجود انسانوں سے طاقتور ہو۔ اگر عوام کی اکثریت اپنی انسانیت اور اپنی عزت اور آزادی کی قدر و قیمت سے آگاہ ہو جائے (تو پھر جابر وظالم حکمران (ڈکٹیٹر) کا دماغ درست ہو جائے کیونکہ قوت اور طاقت (جسمانی) میں ہر انسان جابر حکمران کے برابر ہے لیکن سرکش حکمران اسے دھوکہ دیتا ہے اور اس کو اس وہم میں مبتلا کر دیتا ہے کہ وہ (کسی نہ کسی اعتبار سے) اس کے لیے کسی چیز کا مالک ہے۔
وَمَا يُمْكِنُ أَنْ يَطْغَى فَرْدٌ فِي أُمَّةٍ	اور یہ ممکن نہیں کہ عزت و شرافت والی قوم کا کوئی فرد متکبر بادشاہ بن جائے اور یہ بھی ممکن

كَرِيمَةٍ أَبَدًا. وَمَا يُمْكِنُ أَنْ يَطْغَى فَرْدٌ فِي أُمَّةٍ رَشِيدَةٍ أَبَدًا. وَمَا يُمْكِنُ أَنْ يَطْغَى فَرْدٌ فِي أُمَّةٍ تَعْرِفُ رَبَّهَا وَتُؤْمِنُ بِهِ وَتَأْبَى أَنْ تَتَعَبَّدَ لِوَاحِدٍ مِّنْ خَلْقِهِ لَا يَمْلِكُ لَهَا ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا!!

نہیں کہ سمجھ دار قوم کا کوئی انسان طاغوت بن جائے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ ایسی امت کا کوئی فرد سرکش حکمران بن جائے جو اپنے رب کو جانتی ہو اور اس پر ایمان رکھتی ہو وہ امت اس بات سے انکار کر دے گی کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی ایسے انسان کی پرستش کرے جو اس کو دکھ پہنچانے یا بھلائی عطاء کرنے کا مالک نہیں ہے۔

فَأَمَّا فِرْعَوْنُ فَوَجَدَ فِي قَوْمِهِ مِنَ الْغَفْلَةِ وَمِنَ الذِّلَّةِ وَمِنْ خَوَاءِ الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ مَا جَرَّأَهُ عَلَى قَوْلِ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ الْكَافِرَةِ الْفَاجِرَةِ: ﴿ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ﴾.. وَمَا كَانَ لِيَقُولَهَا أَبَدًا لَوْ وَجَدَ أُمَّةً وَاعِيَةً كَرِيمَةً مُؤْمِنَةً تَعْرِفُ أَنَّهُ عَبْدٌ ضَعِيفٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ. وَإِنْ يَسْلُبْهُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُ مِنَ الذُّبَابِ شَيْئًا!

جبکہ فرعون نے اپنی رعایا کو غفلت اور ذلت کا خوگر پایا اور اس نے دیکھا کہ ان کے دل ایمان سے خالی ہیں تو اسے ایسا کافرانہ اور فاجرانہ کلمہ کہنے کی ہمت ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ اس نے یہ الفاظ کبھی نہیں کہنے تھے اگر اس کی رعایا ہوشمند، عزت دار اور مؤمن ہوتی اور وہ یہ جانتی ہوتی کہ یہ ناتواں اور کمزور ہے یہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اگر اس سے مکھی بھی کوئی چیز چھین لے تو یہ اس سے واپس نہیں لے سکتا۔

وَأَمَامَ هٰذَا التَّطَاوُلِ الْوَاقِحِ بَعْدَ الطُّغْيَانِ الْبَشِعِ، تَحَرَّكَتِ الْقُوَّةُ الْكُبْرٰى:

﴿ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ﴾

چنانچہ اس گستاخانہ ترنگ اور بھیانک سرکشی کے بعد بڑی قوت حرکت میں آئی۔ پس اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں جھونک دیا۔

وَيُقَدِّمُ هُنَا نَكَالَ الْآخِرَةِ عَلَى نَكَالِ الْأُولَى.. لِأَنَّهُ أَشَدُّ وَأَبْقَى. فَهُوَ النَّكَالُ الْحَقِيقِيُّ الَّذِي يَأْخُذُ الطُّغَاةَ وَالْعُصَاةَ بِشِدَّتِهِ وَبِخُلُودِهِ.. وَلِأَنَّهُ الْأَنْسَبُ فِي هٰذَا السِّيَاقِ الَّذِي يَتَحَدَّثُ عَنِ الْآخِرَةِ وَيَجْعَلُهَا

(قرآن نے) یہاں آخرت کے عذاب کو دنیا کے عذاب سے پہلے بیان کیا ہے کیونکہ وہ شدید اور دیرپا ہے اور حقیقی عذاب دراصل وہی ہے جو سرکشوں اور نافرمانوں کو اپنی شدت اور ہمیشگی سے پکڑتا ہے اور پھر وہ اس سیاق وسباق کے مناسب بھی ہے جو آخرت کے حالات بیان کرتا ہے اور اسے

مَوْضُوعَهُ الرَّئِيْسِيَّ.. وَلِأَنَّهُ يَتَّسِقُ لَفظِيًّا مَعَ الْإِيْقَاعِ الْمَوْسِيقِيِّ فِيْ الْقَافِيَةِ بَعْدَ اتِّسَاقِهِ مَعْنَوِيًّا مَعَ الْمَوْضُوْعِ الرَّئِيْسِيِّ وَمَعَ الْحَقِيْقَةِ الْأَصْلِيَّةِ.	اس سورت کا مرکزی موضوع بھی قرار دیتا ہے۔ اور پاداش اولیٰ کو بعد میں ذکر کرنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ سورت کے مرکزی موضوع سے معنوی تعلق کے بعد لفظی تعلق بھی قائم رہے اور قافیے کے ساتھ موسیقی موزونیت بھی برقرار رہے اور اصلی حقیقت میں بھی فرق نہ آئے
وَنَكَالُ الْأُوْلَى كَانَ عَنِيفًا قَاسِيًا. فَكَيْفَ بِنَكَالِ الْآخِرَةِ وَهُوَ أَشَدُّ وَأَنْكَى؟	اور جب پہلا عذاب اس قدر سخت اور خوفناک تھا تو آخرت کا عذاب کس قدر شدید اور بھیانک ہوگا؟
وَفِرْعَوْنَ كَانَ ذَا قُوَّةٍ وَسُلْطَانٍ وَمَجْدٍ مَوْرُوْثٍ عَرِيْقٍ، فَكَيْفَ بِغَيْرِهِ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ؟ وَكَيْفَ بِهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُوَاجِهُوْنَ الدَّعْوَةَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ؟ ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴾	اور فرعون جو کہ قوت اور سلطنت اور خاندانی بادشاہت اور وجاہت والا تھا، اس انجام سے دوچار ہوا تو اس سے کمتر مکذبین کا کیا انجام ہوگا؟ اور ان مشرکین کا کیا حشر ہوگا جو اس دعوت کا خم ٹھونک کر سامنا کر رہے ہیں؟ "بے شک اس قصے میں عبرت ہے اس کے لیے جو خوف خدا رکھے۔"
فَالَّذِيْ يَعْرِفُ رَبَّهُ وَيَخْشَاهُ هُوَ الَّذِيْ يُدْرِكُ مَا فِيْ حَادِثِ فِرْعَوْنَ مِنَ الْعِبْرَةِ لِسَوَاهُ. أَمَّا الَّذِيْ لَا يَعْرِفُ قَلْبُهُ التَّقْوَى فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعِبْرَةِ حَاجِزٌ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعِظَةِ حِجَابٌ. حَتّٰى يَصْطَدِمَ بِالْعَاقِبَةِ اصْطِدَامًا. وَحَتّٰى يَأْخُذَهُ اللهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُوْلَى. وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِعَاقِبَةٍ. وَالْعِبْرَةُ لِمَنْ يَخْشَى.	سو جو شخص اپنے رب کو پہچانتا ہے وہی اس سے ڈرتا ہے اور وہی شخص فرعون کے انجام سے دوسروں کے لیے عبرت کا ادراک کر لیتا ہے۔ البتہ جس شخص کا دل تقویٰ سے ناآشنا ہے اس کے اور اس سے عبرت حاصل کرنے کے درمیان رکاوٹ ہے اور اس کے دل اور اس کے نصیحت قبول کرنے کے درمیان پردہ ہے یہاں تک کہ وہ طغیان کے انجام سے ٹکرا نہ جائے اور اللہ اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں گرفتار نہ کرے اور ہر ایک کے لیے ایک راستہ آسان کر دیا گیا ہے اور ہر کوئی اپنا انجام کار آسانی سے انتخاب کر لیتا ہے اور اللہ سے خوف کھانے والوں کیلیے عبرت ہے۔

مشکل الفاظ کے لغوی نحوی، صرفی تشریح

تفسیر فی ظلال القرآن کے گزشتہ صفحات میں آمد مشکل الفاظ کی لغوی، نحوی، صرفی تشریح:

اَلْعَوَالَـمُ الْعُلْيَا: سماوی دنیا۔ افلاک میں تیرنے والی مخلوق۔ عَوَالَمُ۔ عَالَـمٌ کی جمع سے عُلْيَا اس کی صفت ہے۔

جِرْيَانٌ: یہ جَرَی يَجْرِي سے مصدر ہے اس کا معنی ہے چلنا۔

دَوَرَانٌ: چکر کھانا دَوَّرَ يُدَوِّرُ دَوَّارَ وَدَوَرَانًا گھومنا (اپنے مدار کے اندر) یہ اسم مصدر ہے۔

مَدْلُوْلَاةٌ: یہ دَلَّ يَدُلُّ دَلَالَةً سے جمع مونث اسم مفعول ہے وہ چیز جس کی نشان دہی کی گئی ہو۔

اِيْرَادٌ: یہ اَوْرَدَ يُوْرِدُ سے اسم مصدر ہے اس کا معنی ہے وارد کرنا، بیان کرنا۔

هَزَّةٌ: یہ هَزَّ يَهُزُّ هَزًّا سے مصدر ہے اس کا معنی ہے حرکت دینا۔ جھٹکا دینا۔

تَوَجُّسًا: خوف محسوس کرنا، یہ تَوَجَّسَ يَتَوَجَّسُ سے مصدر ہے۔

تَوَفُّزًا: یہ بھی تَوَفَّزَ يَتَوَفَّزُ سے مصدر ہے اس کا معنی ہے جلدی سے تیاری کرنا۔

تَوَقُّعًا: کسی حادثے کے وقوع کا انتظار کرنا۔ یہ تَوَقَّعَ يَتَوَقَّعُ سے مصدر ہے۔

مُوْحِيَاتٌ: یہ أَوْحَى يُوْحِيْ إِيْحَاءً سے جمع مونث اسم فاعل ہے۔ اشارات کرنا۔

تَتَنَاثَرُ: بکھر جائیں گے۔ یہ تَنَاثَرَ يَتَنَاثَرُ سے فعل مضارع ہے۔

اِرْتِعَاشٌ: دل کا اڑ جانا۔ اِرْتَعَشَ يَرْتَعِشُ سے مصدر ہے۔

اِنْهِيَارٌ: شکستہ خاطر ہونا، کمزور ہونا۔

اِنْبِهَارٌ: حیرت میں ڈوب جانا۔ بَهَرَ يَبْهَرُ سے اسم مصدر ہے۔

وَهْلَةٌ: یہ وَهَلَ يَهِلُ سے اسم مصدر ہے اس کا معنی ہے گھبراہٹ۔

ذُهُوْلٌ: غفلت۔ حواس باختگی، ذہن سے کسی بات کا نکل جانا۔

سورة النازعات

ءَ	اَنْتُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمِ
کیا	تم	سخت تر ہو	(دوبارہ) تخلیق میں	یا
السَّمَآءُ	بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾		رَفَعَ	سَمْكَهَا
آسمان؟	اس (اللہ) نے اسے بنایا		اس نے بلند کی	اس کی چھت
فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾		وَ	اَغْطَشَ	لَيْلَهَا
پھر اسے ٹھیک ٹھاک کیا		اور	تاریک کیا	اس کی رات کو
وَ	اَخْرَجَ	ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾	وَ	الْاَرْضَ
اور	ظاہر (روشن) کیا	اس کے دن کو	اور	زمین
بَعْدَ ذٰلِكَ	دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾		اَخْرَجَ	مِنْهَا
اس کے بعد	اس نے بچھایا اسے		نکالا	اس میں سے
مَآءَهَا	وَ	مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾	وَ	الْجِبَالَ
اس کا پانی	اور	اس کا چارہ	اور	پہاڑ
اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾		مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَ
اس نے گاڑ دیا ان کو		فائدے کے لیے	تمہارے	اور
لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾		فَاِذَا	جَآءَتِ	الطَّآمَّةُ
تمہارے چوپایوں کے		پھر جب	آجائے گی	آفت
الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾	يَوْمَ	يَتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	مَا
بہت بڑی (قیامت)	اس دن	یاد کرے گا	انسان	جو
سَعٰى ﴿۳۵﴾	وَ	بُرِّزَتِ		الْجَحِيْمُ
اس نے کوشش کی	اور	ظاہر کر دی جائے گی		دوزخ

لِمَنْ		يَّرٰى ﴿٣٦﴾	فَاَمَّا	مَنْ
ہر اس شخص کے لیے جو		دیکھتا ہے	چنانچہ لیکن	جس نے
طَغٰى ﴿٣٧﴾	وَ	اٰثَرَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾	فَاِنَّ
سرکشی کی	اور	اس نے ترجیح دی	دنیوی زندگی کو	تو بلاشبہ
الْجَحِيْمَ	هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾	وَ	اَمَّا	مَنْ
جہنم ہی	(اس کا) ٹھکانہ ہے	اور	لیکن	جو
خَافَ	مَقَامَ رَبِّهٖ		وَ	نَهَى
ڈر گیا	اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے		اور	اس نے روکا
النَّفْسَ	عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾		فَاِنَّ	الْجَنَّةَ هِيَ
(اپنے) نفس کو	(بری) خواہش سے		تو بلاشبہ	جنت ہی
الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾	يَسْـَٔلُوْنَكَ		عَنِ السَّاعَةِ	اَيَّانَ
(اس کا) ٹھکانہ ہے	وہ (کافر) آپ سے سوال کرتے ہیں		قیامت کی بابت	کب ہے
مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾	فِيْمَ	اَنْتَ	مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾	
اس کا واقع ہونا؟	کس چیز میں ہیں	آپ	اس ذکر سے؟	
اِلٰى رَبِّكَ		مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾		اِنَّمَآ اَنْتَ
آپ کے رب ہی کی طرف ہے		اس (کے علم) کی انتہا		آپ تو صرف
مُنْذِرُ	مَنْ	يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ
ڈرانے والے ہیں	اس کو جو	اس سے ڈرتا ہے	گویا کہ وہ (کافر)	جس دن
يَرَوْنَهَا		لَمْ	يَلْبَثُوْٓا	
دیکھیں گے اس کو (تو سمجھیں گے کہ)		نہیں	ٹھہرے وہ (دنیا میں)	
اِلَّا	عَشِيَّةً	اَوْ	ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾	
مگر	ایک شام	یا	اس کی صبح	

مظاہر قدرت کی مضبوطی کا تذکرہ

عبارت	ترجمہ
وَمِنْ هٰذِهِ الْجَوْلَةِ فِيْ مَصَارِعِ الطُّغَاةِ الْمُعْتَدِيْنَ بِقُوَّتِهِمْ يَعُوْدُ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ الْمُعْتَزِّيْنَ بِقُوَّتِهِمْ كَذٰلِكَ فَيَرُدُّهُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَظَاهِرِ الْقُوَّةِ الْكُبْرٰى فِيْ هٰذَا الْكَوْنِ الَّذِيْ لَا تَبْلُغُ قُوَّتُهُمْ بِالْقِيَاسِ إِلَيْهِ شَيْئًا:	اپنی قوت و شوکت پر نازاں ڈکٹیٹروں کے عبرت ناک انجام کے سرسری تذکرے کے بعد سلسلہ کلام مشرکین کی طرف لوٹ آتا ہے جوانہی کی طرح اپنی قوت پر نازاں تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی اس دنیا پر قوت کبریٰ کے چند مظاہر اور مناظر کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ جن کے سامنے مشرکین کی طاقت کچھ بھی نہیں۔
﴿ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾﴾	”اور کیا تم تخلیق کے اعتبار سے دشوار ہو یا وہ آسمان جسے اس نے بنایا۔ اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے دن کو روشن کیا اور اس کے بعد زمین کو بچھایا۔ اس سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو اس پر گاڑ دیا۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیے۔“
وَهُوَ اِسْتِفْهَامٌ لَا يَحْتَمِلُ إِلَّا إِجَابَةً وَاحِدَةً بِالتَّسْلِيْمِ الَّذِيْ لَا يَقْبَلُ الْجَدَلَ: ﴿ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾﴾ ... اَلسَّمَآءُ! بِلَا جِدَالٍ وَلَا كَلَامٍ! فَمَا الَّذِيْ يُغِرُّكُمْ مِنْ قُوَّتِكُمْ وَالسَّمَآءُ أَشَدُّ خَلْقًا مِنْكُمْ وَالَّذِيْ خَلَقَهَا أَشَدُّ مِنْهَا؟ هٰذَا جَانِبٌ مِنْ إِيْحَاءِ السُّوَالِ. وَهُنَاكَ جَانِبٌ آخَرُ فَمَا الَّذِيْ تَسْتَصْعِبُوْنَهُ مِنْ أَمْرِ بَعْثِكُمْ؟ وَهُوَ خَلَقَ	(مذکورہ بالا آیات) استفہامی انداز میں نازل ہوئی ہیں ان میں پوچھے جانے والے سوالات کا ایک ہی جواب ہے کہ آسمان کی پیدائش زیادہ مشکل ہے۔ اور اس جواب میں جھگڑے اور بحث کی گنجائش ہی نہیں، تو (اے مشرکین مکہ!) تم اپنے کون سی طاقت کے گھمنڈ میں ہو جبکہ آسمان کی پیدائش تمہاری پیدائش سے شدید ہے۔ تو جس ذات نے اسے پیدا کیا وہ اس سے بھی زیادہ طاقت ور ہے اس کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ تم اپنے دوبارہ جی اٹھنے میں کس چیز کو مشکل سمجھتے ہو۔ اس نے آسمان کو پیدا کر دکھایا اور اسے پیدا کرنا

السَّمَآءِ وَهِيَ أَشَدُّ مِنْ خَلْقِكُمْ، وَبَعْثِكُمْ هُوَ إِعَادَةٌ لِخَلْقِكُمْ وَالَّذِي بَنَى السَّمَآءَ وَهِيَ أَشَدُّ قَادِرٌ عَلَى إِعَادَتِكُمْ وَهِيَ أَيْسَرُ!	تمہارے پیدا کرنے اور تمہیں دوبارہ اٹھانے سے مشکل ہے تو جس ذات نے آسمان کی پیدائش جیسا شدید کام کر دکھایا ہے وہ تمہیں دوبارہ اٹھانے پر قادر ہے اور اس کے لیے آسان ہے۔
هٰذِهِ السَّمَآءُ الْأَشَدُّ خَلْقًا بِلَا مِرَآءٍ.. (بَنَاهَا).. وَالْبِنَآءُ يُوحِي بِالْقُوَّةِ وَالتَّمَاسُكِ وَالسَّمَآءُ كَذٰلِكَ. مُتَمَاسِكَةٌ. لَا تَخْتَلُّ وَلَا تَتَنَاثَرُ نُجُومُهَا وَكَوَاكِبُهَا. وَلَا تَخْرُجُ مِنْ أَفْلَاكِهَا وَمَدَارَاتِهَا وَلَا تَتَهَاوَى وَلَا تَنْهَارُ. فَهِيَ بِنَآءٌ ثَابِتٌ وَطِيدٌ مُتَمَاسِكُ الْأَجْزَآءِ.	بلاشبہ اس سے زیادہ شدید اور سخت آسمان کی پیدائش ہے اور اس کے بارے میں بَنَاهَا کا لفظ ہے یہ بناوٹ، قوت اور سخت جڑاؤ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور اسی طرح آسمان اپنے مادی اور معنوی وجود پر گٹھاؤ جڑاؤ میں مستحکم و مضبوط ہے اس کے نظم میں خرابی نہیں اس کے تارے اور ستارے نہ تو بکھرتے ہیں اور نہ اپنے افلاک اور مدار سے باہر نکلتے ہیں وہ نہایت مضبوط عمارت کی طرح اپنے تمام اجزاء کو جکڑے ہوئے ہے۔
﴿رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا﴾.. وَسَمْكُ كُلِّ شَيْءٍ قَامَتُهُ وَارْتِفَاعُهُ. وَالسَّمَآءُ مَرْفُوعَةٌ فِي تَنَاسُقٍ وَتَمَاسُكٍ وَهٰذِهِ هِيَ التَّسْوِيَةُ: ﴿فَسَوّٰىهَا﴾.. وَالنَّظْرَةُ الْمُجَرَّدَةُ وَالْمُلَاحَظَةُ الْعَادِيَةُ تَشْهَدُ بِهٰذَا التَّنَاسُقِ الْمُطْلَقِ. وَالْمَعْرِفَةُ بِحَقِيقَةِ الْقَوَانِينِ الَّتِي تُمْسِكُ بِهٰذِهِ الْخَلَائِقِ الْهَائِلَةِ وَتُنَسِّقُ بَيْنَ حَرَكَاتِهَا وَآثَارِهَا وَتَأَثُّرَاتِهَا تُوَسِّعُ مِنْ مَعْنَى هٰذَا التَّعْبِيرِ، وَتَزِيدُ فِي مَسَاحَةِ هٰذِهِ الْحَقِيقَةِ الْهَائِلَةِ الَّتِي لَمْ يُدْرِكِ النَّاسُ بِعُلُومِهِمْ إِلَّا أَطْرَافًا مِنْهَا وَقَفُوا تِجَاهَهَا مَبْهُورِينَ	﴿رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا﴾ ہر چیز کے سمک سے مراد اس کا قد اور بلندی ہے، اور «فَسَوّٰىهَا» میں آسمان کے اجزاء کو جوڑ اور جکڑ کر مستحکم کرنا ہی اس کا تسویہ یعنی برابر کرنا ہے۔ اور آسمان کی طرف محض دیکھنا اور ہر روز اس کا ملاحظہ کرنا اس مطلق نظم و نسق کی گواہی دیتا ہے اور وہ قوانین جو اس ہولناک کائنات کو کنٹرول کیے ہوئے ہیں ان کی حقیقت سے آگاہی، ان اجزاء کی حرکات اور اثرات اور تاثرات کی تنسیق اس تعبیر کے معنی میں توسیع کرتی ہے اور اس حیرت ناک حقیقت کے میدان کو مزید وسیع کر دیتی ہے اور ماہرین فلکیات، خواہ وہ دین دار ہیں یا لادین اپنے انکشافات کے باوجود اسکا معمولی سا ادراک کر سکے ہیں اور وہ اس نظام کے

عربی	اردو
تَغْمِرُهُمُ الدَّهْشَةُ وَتَأْخُذُهُمُ الرَّوْعَةُ وَيَعْجِزُوْنَ عَنْ تَعْلِيْلِهَا بِغَيْرِ اِفْتِرَاضِ قُوَّةٍ كُبْرٰى مُدَبِّرَةٍ مُقْدِرَةٍ وَلَوْ لَمْ يَكُوْنُوْا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِدِيْنٍ مِنَ الْأَدْيَانِ إِطْلَاقًا!	سامنے حیران کھڑے ہیں۔ ان پر دہشت اور رعب طاری ہے اور وہ اس قدر مستحکم نظم و نسق کا سبب معلوم کرنے سے عاجز ہیں اور وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ اس کے پیچھے کوئی قوت قاہرہ ضرور موجود ہے۔ جو اسے کنٹرول کیے ہوئے ہے۔
﴿وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰهَا﴾.. وَفِي التَّعْبِيْرِ شِدَّةٌ فِي الْجَرْسِ وَالْمَعْنٰى يُنَاسِبُ الْحَدِيْثَ عَنِ الشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ. وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا أَيْ أَظْلَمَهُ. وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا. أَيْ أَضَاءَهَا وَلٰكِنِ اخْتِيَارُ الْأَلْفَاظِ يَتَمَشّٰى فِيْ تَنَاسُقٍ مَعَ السِّيَاقِ..	"اور تاریک کیا اس کی رات کو اور روشن کیا اس کے دن کو۔" اس طرز بیان میں آواز اور معنی میں سختی ہے ایسی سختی جو شدت اور قوت کے لحاظ سے گزشتہ طرز بیان کے مناسب ہے۔ «اَغْطَشَ لَيْلَهَا» یعنی اس کی رات کو تاریک کیا) «وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا» (یعنی اس کے دن کو روشن کیا) لیکن الفاظ کا انتخاب سیاق کلام کے نظم و نسق کے برابر چل رہا ہے۔
وَتَوَالِيْ حَالَتَيِ الظَّلَامِ وَالضِّيَاءِ فِي اللَّيْلِ وَالضُّحٰى الَّذِيْ هُوَ أَوَّلُ النَّهَارِ حَقِيْقَةٌ يَرَاهَا كُلُّ أَحَدٍ، وَيَتَأَثَّرُ بِهَا كُلُّ قَلْبٍ. وَقَدْ يَنْسَاهَا بِطُوْلِ الْأُلْفَةِ وَالتَّكْرَارِ فَيُعِيْدُ الْقُرْآنُ جِدَّتَهَا بِتَوْجِيْهِ الْمَشَاعِرِ إِلَيْهَا. وَهِيَ جَدِيْدَةٌ أَبَدًا. وَيَتَجَدَّدُ الشُّعُوْرُ بِهَا وَالْاِنْفِعَالُ بِوَقْعِهَا. فَأَمَّا النَّوَامِيْسُ الَّتِيْ وَرَاءَهَا فَهِيَ كَذٰلِكَ مِنَ الدِّقَّةِ وَالْعَظَمَةِ بِحَيْثُ تَرُوْعُ وَتُدْهِشُ مَنْ يَعْرِفُهَا.. فَتَظَلُّ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةُ تَرُوْعُ الْقَلْبَ وَتُدْهِشُهَا كُلَّمَا اتَّسَعَ عِلْمُهَا	اور تاریکی اور روشنی، رات اور دن کے اگلے پہر کو پے در پے بیان کرنا یہ ایسی حقیقت ہے جسے ہر کوئی دیکھ رہا ہے اور ہر دل اس سے متاثر ہو رہا ہے اور بسا اوقات انسان دن کی روشنی اور رات کی تاریکی کے طویل معمول اور تکرار کی وجہ سے اس شاہکار نظام کو بھول جاتا ہے تو قرآن کریم اس کے جذبات کو اس کی طرف متوجہ کر کے اس کی جدت کو دہراتا ہے اور وہ ہمیشہ سے جدید ہیں اور ان کے نت روز کے وقوع پذیر ہونے میں تجدد اور تاثر پیدا ہوتا ہے اور ان کے پیچھے جو تکوینی قوانین کار فرما ہیں وہ بھی اس طرح دقیق اور عظیم ہیں کہ جو کوئی انہیں جتنا زیادہ پہچانتا ہے وہ اتنا ہی رعب اور دہشت میں ڈوب جاتا ہے اور یہ حقیقت اس وقت دل کو مرعوب اور عقل کو حیران کر دیتی

وَكَبُرَتْ مَعْرِفَتُهَا!	ہے جب ان کے بارے میں اس کا علم وسیع اور معرفت بڑھ جاتی ہے۔
﴿وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ۝ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ۝ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۝﴾	"اور اس کے بعد زمین کو بچھایا۔ اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا۔ اس نے اس (زمین) کے اوپر پہاڑوں کو گاڑ دیا۔"
وَدَحْوُ الْأَرْضِ تَمْهِيدُهَا وَبَسْطُ قِشْرَتِهَا بِحَيْثُ تُصْبِحُ صَالِحَةً لِلسَّيْرِ عَلَيْهَا وَتَكْوِينُ تُرْبَةٍ تَصْلُحُ لِلْأَنْبَاتِ وَإِرْسَاءُ الْجِبَالِ وَهُوَ نَتِيجَةٌ لِاسْتِقْرَارِ سَطْحِ الْأَرْضِ وَوُصُولُ دَرَجَةِ حَرَارَتِهِ إِلَى هَٰذَا الْاِعْتِدَالِ الَّذِي يَسْمَحُ بِالْحَيَاةِ. وَاللهُ أَخْرَجَ مِنَ الْأَرْضِ مَاءَهَا سَوَاءً مَا يَتَفَجَّرُ مِنَ الْيَنَابِيعِ أَوْ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَهُوَ أَصْلًا مِنْ مَائِهَا الَّذِي تَبَخَّرَ ثُمَّ نَزَلَ فِي صُورَةِ مَطَرٍ. وَأَخْرَجَ مِنَ الْأَرْضِ مَرْعَاهَا وَهُوَ النَّبَاتُ الَّذِي يَأْكُلُهُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ وَتَعِيشُ عَلَيْهِ الْأَحْيَاءُ مُبَاشَرَةً وَبِالْوَاسِطَةِ.	زمین کے دَحْوُ سے مراد اسے اس طرح ہموار کرنا اور بچھانا ہے کہ انسان کا اس پر چلنا پھرنا آسان ہو اور اس کی یوں اور غلہ جات کے اگانے کے قابل ہو اور اس زمین کا موجود سطح پر برقرار رہنا پہاڑوں کے اس پر گاڑ دینے کا نتیجہ ہے اور اس کے درجہ حرارت کو اس اعتدال پر رکھنا جس سے زندگی سازگار ہو یہ بھی پہاڑوں کے اس پر گاڑے جانے کا نتیجہ ہے۔ اور اللہ نے اس زمین سے اس کا پانی نکالا خواہ وہ چشموں سے پھوٹ کر نکلا ہو یا آسمان سے اترا ہو وہ دراصل آسمان کا پانی ہی ہے جو بخارات کی صورت میں بادل بنا اور پھر بارش کی صورت میں برسا۔ اور اس نے زمین سے اس کا چارا اگایا اور چارے سے مراد وہ نباتات ہی ہیں جنہیں لوگ اور مویشی کھاتے ہیں اور بلاواسطہ یا بالواسطہ تمام جاندار اسی پر گزر بسر کرتے ہیں۔
وَكُلُّ أُولَٰئِكَ قَدْ كَانَ بَعْدَ بِنَاءِ السَّمَاءِ وَبَعْدَ إِغْطَاشِ اللَّيْلِ وَإِخْرَاجِ الضُّحَى. وَالنَّظَرِيَّاتُ الْفَلَكِيَّةُ الْحَدِيثَةُ تُقَرِّبُ مِنْ مَدْلُولِ هَٰذَا النَّصِّ الْقُرْآنِيِّ حِينَ تَفْتَرِضُ أَنَّهُ قَدْ مَضَى عَلَى الْأَرْضِ مِئَاتُ الْمَلَايِينِ مِنَ السِّنِينَ، وَهِيَ تَدُورُ	یہ سب کچھ آسمان کے بنانے اور رات کے تاریک کرنے اور دن کے اگلے حصے کو روشن کرنے کے بعد ہوا اور جدید فلکی نظریات اس نص قرآنی کے مدلول (پیش کردہ حقیقت) کے قریب ہیں، کیونکہ اس کے مطابق کرہ ارضی کروڑوں سال گردش کرتا رہا اور اس کے ہموار ہونے اور قابل کاشت ہونے سے قبل اس پر دن اور رات

دَوْرَاتِهَا وَيَتَعَاقَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ عَلَيْهَا قَبْلَ دَحْوِهَا وَقَبْلَ قَابِلِيَّتِهَا لِلزَّرْعِ. وَقَبْلَ اِسْتِقْرَارِ قِشْرَتِهَا عَلَى مَا هِيَ عَلَيِ مِنْ مُرْتَفِعَاتٍ وَمُسْتَوِيَاتٍ.	تسلسل کے ساتھ آتے رہے اور یہ اپنے اوپر موجود فلک بوس پہاڑوں اور وسیع و عریض صحراؤں کے اوپر مٹی کی تہہ جمنے سے قبل تسلسل کے ساتھ گھومتی رہی۔
وَالْقُرْآنُ يُعْلِنُ أَنَّ هٰذَا كُلَّهُ كَانَ: ﴿مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِأَنْعَامِكُمْ﴾. فَيُذَكِّرُ النَّاسَ بِعَظِيمِ تَدْبِيرِ اللهِ لَهُمْ مِنْ نَاحِيَةٍ كَمَا يُشِيرُ إِلَى عَظَمَةِ تَقْدِيرِ اللهِ فِي مُلْكِهِ. فَإِنَّ بِنَاءَ السَّمَاءِ عَلَى هٰذَا النَّحْوِ أَيْضًا لَمْ يَكُونَا فَلْتَةً وَلَا مُصَادَفَةً: إِنَّمَا كَانَ مَحْسُوبًا فِيهِمَا حِسَابُ هٰذَا الْخَلْقِ الَّذِي سَيَسْتَخْلِفُ فِي الْأَرْضِ. وَالَّذِي يَقْتَضِي وُجُودَهُ وَنُمُوَّهُ وَرُقِيَّهُ مُوَافِقَاتٌ كَثِيرَةٌ جِدًّا فِي تَصْمِيمِ الْكَوْنِ وَفِي تَصْمِيمِ الْمَجْمُوعَةِ الشَّمْسِيَّةِ بِصِفَةٍ خَاصَّةٍ. وَفِي تَصْمِيمِ الْأَرْضِ بِصِفَةٍ أَخَصَّ.	اور قرآن اعلان کر رہا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا: "اور تمہارے فائدے کے لیے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیے۔" چنانچہ وہ لوگوں کو ایک طرف ان کے فائدے کے لیے اللہ کی عظیم تدبیر یاد دلاتا ہے اور دوسری طرف اللہ کی بادشاہی میں اس کی عظیم تقدیر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس طریقے پر آسمان کی تعمیر اور زمین کی ہمواری نہ تو اچانک ہوئی اور نہ ہی یہ کسی اتفاقی حادثے سے ہوا۔ بلکہ جس مخلوق کو زمین میں خلیفہ بنانا مقصود تھا اس کا ان میں حساب ملحوظ رکھا گیا اور ان چیزوں کا بھی جو اس کے وجود، نشو و نما اور ترقی کا تقاضہ کرتی تھیں اور ان چیزوں کی موافقت کا خصوصی اہتمام کیا گیا جو اس کائنات کے نقشے کے لیے بہت ضروری تھیں اور شمسی مجموعے کے نظام کی ڈیزائننگ میں ایک مخصوص طرز اور زمین کے نقشے کے لیے خصوصی طور پر ملحوظ رکھا گیا۔
وَالْقُرْآنُ - عَلَى طَرِيقَتِهِ فِي الْإِشَارَةِ الْمُوحِيَةِ الْمُتَضَمِّنَةِ لِأَصْلِ الْحَقِيقَةِ- يَذْكُرُ هُنَا مِنْ هٰذِهِ الْمُوَافَقَاتِ بِنَاءَ السَّمٰوٰتِ وَإِغْطَاشَ اللَّيْلِ، وَإِخْرَاجَ الضُّحَى، وَدَحْوَ الْأَرْضِ وَإِخْرَاجَ مَائِهَا وَمَرْعَاهَا وَإِرْسَاءَ جِبَالِهَا: مَتَاعًا	اور قرآن کریم جو اصل حقیقت کو تفصیلاً بیان کرنے کی بجائے اپنے دستور کے مطابق ایسے اشارات پر اکتفاء کرتا ہے جو حقائق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ایسے لاثانی اور بے مثال کارناموں میں سے جو صرف اللہ تعالیٰ ہی نے کیے ہیں وہ ہیں آسمانوں کی تعمیر، رات کی تاریکی اور دن کی روشنی اور زمین کی ہمواری اور انسان اور اس کے مویشیوں

لِلْإِنسَانِ وَأَنعَامِهِ. وَهِيَ إِشَارَةٌ تُوحِي بِحَقِيقَةِ التَّدْبِيرِ وَالتَّقْدِيرِ فِي بَعْضِ مَظَاهِرِهَا الْمَكْشُوفَةِ لِلْجَمِيعِ الصَّالِحَةُ لِأَنْ يُخَاطَبَ بِهَا كُلُّ إِنسَانٍ فِي كُلِّ بِيئَةٍ وَفِي كُلِّ زَمَانٍ، فَلَا تَحْتَاجُ إِلَى دَرَجَةٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ، تَزِيدُ عَلَى نَصِيبِ الْإِنسَانِ حَيْثُ كَانَ. حَتَّى يَعُمَّ الْخِطَابُ بِالْقُرْآنِ لِجَمِيعِ بَنِي الْإِنسَانِ فِي جَمِيعِ أَطْوَارِ الْإِنسَانِ فِي جَمِيعِ الْأَزْمَانِ.	کے لیے اس سے پانی کا نکالنا اور چارہ اگانا، پہاڑوں کو گاڑنا اور یہ اشارہ تمام لوگوں کے سامنے روز روشن کی طرح عیاں مظاہر کی حقیقت، تدبیر اور تقدیر کی نشان دہی کرتا ہے اور اس مقصد کے لیے موزوں ہے کہ اس کے ساتھ ہر انسان کو، ہر ماحول میں اور ہر دور میں مخاطب کیا جا سکے یہ کوئی علم اور معرفت کے ایسے درجے کا محتاج نہیں جو انسان کی ان معلومات کو بڑھا دے جو اس کے مقدر میں ہیں۔ یہ انداز بیان اس لیے موزوں ترین ہے کہ قرآن کا خطاب پوری نوع انسان کو تمام حالات اور تمام اوقات میں ان حقائق کی طرف متوجہ کرتا رہے۔
وَوَرَاءَ هٰذَا الْمُسْتَوَى آمَادٌ وَآفَاقٌ أُخْرَى مِنْ هٰذِهِ الْحَقِيقَةِ الْكُبْرَى. حَقِيقَةُ التَّقْدِيرِ وَالتَّدْبِيرِ فِي تَصْمِيمِ هٰذَا الْكَوْنِ الْكَبِيرِ. وَاسْتِبْعَادُ الْمُصَادَفَةِ وَالْجِزَافِ وَاسْتِبْعَادًا تَنْطِقُ بِهِ طَبِيعَةُ هٰذَا الْكَوْنِ، وَطَبِيعَةُ الْمُصَادَفَةِ الَّتِي يَسْتَحِيلُ مَعَهَا تَجَمُّعُ كُلِّ تِلْكَ الْمُوَافِقَاتِ الْعَجِيبَةِ.	اور اس معیار حقیقت کے پیچھے دیگر انتہائیں اور گوشے بھی ہیں۔ اس حقیقت کبریٰ کے پیچھے اس عظیم کائنات کی ڈیزائننگ کے ٹھیک اندازے اور تدبیر کی حقیقت بھی ہے اور اس کو بعید از عقل و قیاس اتفاقی حادثہ قرار دینے کی تردید بھی ہے اور اس ناقابل التفات نظریے کی تردید اس کائنات کی فطرت اس نظریے کی نامعقولیت بول کر بتا رہی ہے۔ اور پھر ایسا اتفاقی حادثہ جس کے ساتھ تمام عجیب و غریب موافقات و مناسبات (2+2=4 کی طرح) اکٹھی ہو گئی ہیں۔
هٰذِهِ الْمُوَافِقَاتُ الَّتِي تَبْدَأُ مِنْ كَوْنِ الْمَجْمُوعَةِ الشَّمْسِيَّةِ الَّتِي تَنْتَمِي إِلَيْهَا أَرْضُنَا هِيَ تَنْظِيمٌ نَادِرٌ بَيْنَ مِئَاتِ الْمَلَايِينَ مِنَ الْمَجْمُوعَاتِ النَّجْمِيَّةِ. وَأَنَّ الْأَرْضَ نَمَطٌ فَرِيدٌ غَيْرُ مُكَرَّرٍ بَيْنَ	یہ موافقات اور یکسانیات جو کہ ایسے شمسی مجموعے کی تکوین سے شروع ہوتی ہے جس کی طرف ہماری زمین منسوب ہوتی ہے یہ کروڑوں ستاروں کے مجموعوں کے درمیان منفرد تنظیم رکھتا ہے اور زمین ایک ایسا یگانہ اور لاثانی ماڈل ہے جو اپنے موقع اور مناسبت کے اعتبار سے

عربی	اردو
الْكَوَاكِبِ بِمَوْقِعِهَا هٰذَا فِي الْمَنْظُوْمَةِ الشَّمْسِيَّةِ الَّذِيْ يَجْعَلُهَا صَالِحَةً لِلْحَيٰوةِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَلَا يَعْرِفُ الْبَشَرُ - حَتّٰى الْيَوْمَ - كَوْكَبًا تَجْتَمِعُ لَهُ هٰذِهِ الْمُوَافِقَاتُ الضَّرُوْرِيَّةُ . وَهِيَ تُعَدُّ بِالْآلَافِ!	دیگر شمسی ستاروں کے نظام سے جداگانہ خصوصیت رکھتا ہے اور اس خصوصیت نے اسے انسانی زندگی کے لیے درست کردیا ہے اور آج تک عالم بشریت کسی ایسے ستارے کو دریافت نہیں کر پایا جو ان لازمی موافقات اور یکسانیت کو اکٹھا کیے ہوئے ہو حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں شمار کیے جاتے ہیں۔
"ذٰلِكَ أَنَّ أَسْبَابَ الْحَيٰوةِ تَتَوَافَرُ فِي الْكَوْكَبِ عَلَى حُجْمٍ مُلَآئِمٍ، وَبُعْدٍ مُعْتَدِلٍ وَتَرْكِيْبٍ تَتَلَاقٰى فِيْهِ عَنَاصِرُ الْمَادَّةِ عَلَى النِّسْبَةِ الَّتِيْ تَنْشُطُ فِيْهَا الْحَرَكَةُ الْحَيٰوةِ. "لَابُدَّ مِنَ الْحُجْمِ الْمَلَآئِمِ، لِأَنَّ بَقَآءَ الْجَوِّ الْهَوَآئِيِّ حَوْلَ الْكَوْكَبِ يَتَوَقَّفُ عَلٰى مَا فِيْهِ مِنْ قُوَّةٍ جَاذِبِيَّةٍ.	یہ اس لیے کہ زندگی کے اسباب اس ستارے میں وافر ہوتے ہیں جو موزوں اور مناسب سائز اور درمیانے درجے کی دوری پر ہو اور اس کی ترکیب ایسی ہو جس میں مادہ کے عناصر اس تناسب سے ملتے ہوں جس سے زندگی کی حرکت رفتار میں رہے۔ "اس ستارے کے لیے موزوں سائز ضروری ہے کیونکہ ہوائی فضا کی بقاء اس ستارے کی قوت جاذبہ پر موقوف ہے۔"
"وَلَابُدَّ مِنَ الْبُعْدِ الْمُعْتَدِلِ لِأَنَّ الْجِرْمَ الْقَرِيْبَ مِنَ الشَّمْسِ حَارٌّ لَا تَتَمَاسَكُ فِيْهِ الْأَجْسَامُ وَالْجِرْمُ الْبَعِيْدُ مِنَ الشَّمْسِ بَارِدٌ لَا تَتَخَلْخَلُ فِيْهِ تِلْكَ الْأَجْسَامُ.	"اس ستارے کے لیے معتدل دوری ضروری ہے کیونکہ سورج کے قریب ستارہ نہایت گرم ہوتا ہے جس میں جسموں کو گرفت میں لینے کی صلاحیت نہیں اور سورج سے دور ستارہ نہایت سرد ہوتا ہے جس میں وہ اجسام نشوونما نہیں پا سکتے۔"
"وَلَابُدَّ مِنَ التَّرْكِيْبِ الَّذِيْ تَتَوَافَقُ فِيْهِ الْعَنَاصِرُ عَلَى النِّسْبَةِ تَنْشُطُ بِهَا حَرْكَةُ الْحَيَاةِ لِأَنَّ هٰذِهِ النِّسْبَةُ لَازِمَةٌ لِنَشْأَةِ الْحَيٰوةِ الَّتِيْ تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فِيْ تَمْثِيْلُ الْغِذَآءِ.	"اس ستارے کے محل وقوع کے لیے ضروری ہے کہ اس کی ترکیب میں تناسب سے باہم موافق عناصر ہوں جو زندگی کی حرکت کو رواں رکھ سکیں۔ کیونکہ یہ تناسب اس زندگی کے لیے ضروری ہے جس پر غذا کی صورت میں اعتماد کیا جا سکے۔"

"وَمَوْقِعُ الْأَرْضِ حَيْثُ هِيَ أَصْلَحُ الْمَوَاقِعِ لِتَوْفِيْرِ هٰذِهِ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ لَا غِنًى عَنْهَا لِلْحَيَاةِ، فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ نَعْرِفُهَا، وَلَا نَعْرِفُ لَهَا صُوْرَةً غَيْرَهَا حَتَّى الْآنَ."	اور زمینی ستارے کا محل وقوع ہی موزوں ترین ہے جس میں وہ تمام ضروریات زندگی وافر مقدار میں موجود ہیں جن کے بغیر زندگی پنپ نہیں سکتی اور زندگی کے پنپنے کی وہ صورت جسے ہم جانتے ہیں اس کے سوا کسی اور صورت کا تصور ہمارے علم میں نہیں آیا اور ابھی تک اس صورت کو ہم جانتے بھی نہیں۔
وَتَقْرِيْرُ حَقِيْقَةِ التَّدْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْرِ فِيْ تَصْمِيْمِ هٰذَا الْكَوْنِ الْكَبِيْرِ وَحِسَابُ مَكَانٍ لِلْإِنْسَانِ فِيْهِ مَلْحُوْظٌ فِيْ خَلْقِهِ وَتَطْوِيْرِهِ أَمْرٌ يُعِدُّ الْقَلْبَ وَالْعَقْلَ لِتُلَقِّيْ حَقِيْقَةَ الْآخِرَةِ وَمَا فِيْهَا مِنْ حِسَابٍ وَّجَزَاءٍ بِاطْمِيْنَانٍ وَتَسْلِيْمٍ.	اور اس عظیم کائنات کی ڈیزائننگ میں تدبیر اور تقدیر کی حقیقت کو تسلیم کرنا اور انسان کے رہنے کے لیے مناسب جگہ اور تخلیق اور ترقی کو ملحوظ رکھنا ایسا کام ہے جو دل ودماغ کو آخرت کی حقیقت اور اس میں جزا اور سزا کو اطمینان سے تسلیم کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔
فَمَا يُمْكِنُ أَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا هُوَ وَاقِعُ النَّشْأَةِ الْكَوْنِيَّةِ وَالنَّشْأَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ ثُمَّ لَا تُتِمُّ تَمَامُهَا، وَلَا تَلْقِيْ جَزَاهَا. وَلَا يَكُوْنُ مَعْقُوْلًا أَنْ يَنْتَهِيْ أَمْرُهَا بِنِهَايَةِ الْحَيٰوةِ الْقَصِيْرَةِ فِيْ هٰذِهِ الْعَاجِلَةِ الْفَانِيَةِ، وَأَنْ يَمْضِيْ الشَّرُّ وَالطُّغْيَانُ وَالْبَاطِلُ نَاجِيًا بِمَا كَانَ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْأَرْضِ. وَأَنْ يَمْضِيَ الْخَيْرُ وَالْعَدْلُ وَالْحَقُّ بِمَا أَصَابَهُ كَذَالِكَ فِيْ هٰذِهِ الْأَرْضِ. فَهٰذَا الْفَرْضُ مُخَالِفٌ فِيْ طَبِيْعَتِهِ لِطَبِيْعَةِ التَّقْدِيْرِ وَالتَّدْبِيْرِ الْوَاضِحَةِ فِيْ تَصْمِيْمِ الْكَوْنِ الْكَبِيْرِ.	یہ کیسے ممکن ہے کہ کائنات کی پیدائش اور انسان کی پیدائش کو محض کھیل تماشا اور حادثاتی عمل سمجھا جائے جو نہ تو اپنے وجود کے مقصد کو مکمل کرے اور نہ اسے جزا کا سامنا کرنا پڑے اور یہ کوئی معقول بات بھی نہیں ہے کہ اس تیز رفتار فانی دنیا میں چند روزہ زندگی کا معاملہ انتہا کو پہنچے تو شر اور بغاوت اور باطل اس میں سب کچھ کر کے چھوٹ جائے اور خیر، عدل اور حق تمام تکالیف برداشت کر کے اسی زمین میں فنا ہو جائے۔ یہ مفروضہ تو بذات خود اس عظیم کائنات کے نقشے اور ڈیزائن کی واضح تدبیر اور تقدیر کے خلاف ہے۔

وَمِنْ ثُمَّ تَلْتَقِي هٰذِهِ الْحَقِيْقَةُ الَّتِيْ لَمَسَهَا السِّيَاقُ فِيْ هٰذَا الْمَقْطَعِ بِحَقِيْقَةِ الْاٰخِرَةِ الَّتِيْ هِيَ الْمَوْضُوْعِ الرَّئِيْسِيُّ فِيْ السُّوْرَةِ. وَتَصْلُحُ تَمْهِيْدًا لَهَا فِيْ الْقُلُوْبِ وَالْعُقُوْلِ،

يَجِيْءُ بَعْدَ ذِكْرِ الطَّآمَّةِ الْكُبْرٰى فِيْ مَوْضِعِهٖ وَفِيْ حِيْنِهٖ!

اس اختتام پر یہ حقیقت اس سیاق وسباق سے مل جاتی ہے جو آخرت کی حقیقت سے منسلک ہے اور یہی اس صورت کا مرکزی موضوع ہے اور دل ودماغ کی یہاں تک رسائی اور راہنمائی کے مناسب ہے۔ اس کے بعد اپنے وقت اور اپنی جگہ پر طامۃ الکبرٰی (بہت بڑی مصیبت) کا ذکر آرہا ہے۔

﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ ﴾

پھر جب بڑی آفت آجائے گی اس دن یاد کرے گا انسان جو کچھ اس نے کوشش کی اور دوزخ دیکھنے والے کے لیے ظاہر کردی جائے گی۔ لیکن جس شخص نے نافرمانی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بے شک اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے اپنے نفس کو خواہش پوری کرنے سے روک لیا۔ تو بیشک اس کا ٹھکانا جنت ہے۔

إِنَّ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ. مَتَاعٌ مُقَدَّرٌ بِدِقَّةٍ وَإِحْكَامٍ. وَفْقَ تَدْبِيْرٍ يَرْتَبِطُ بِالْكَوْنِ كُلِّهٖ وَنَشْأَةَ الْحَيٰوةِ وَالْإِنْسَانِ. وَلٰكِنَّهٗ مَتَاعٌ. مَتَاعٌ يَنْتَهِي إِلٰى أَجَلِهٖ،

بیشک دنیا کی زندگانی، سامان عیش وعشرت ہے۔ یہ پوری کائنات کے ساتھ تدبیر کے موافق، بڑی باریکی اور مضبوطی کے ساتھ مقدر میں لکھا ہوا سامان عیش وطرب ہے اور زندگانی اور انسان کی پیدائش سے منسلک ہے۔ لیکن عارضی سامان ہے جو ایک وقت تک ختم ہو جائے گا۔

﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ ﴾

''چنانچہ جب بڑی آفت برپا ہو گی۔''

غَطَتْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَطَمَتْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، عَلَى الْمَتَاعِ الْمُوْقُوْتِ وَعَلَى الْكَوْنِ الْمَتِيْنِ الْمُقَدَّرِ الْمُنَظَّمِ، عَلَى السَّمَآءِ الْمَبْنِيَّةِ وَالْأَرْضِ الْمَدْحُوَّةِ وَالْجِبَالِ الْمَرْسَاةِ وَالْأَحْيَآءِ وَالْحَيٰوةِ وَعَلٰى كُلِّ مَا كَانَ مِنْ مَصَارِعٍ وَمَوَاقِعٍ.

تو وہ ہر چیز پر چھا جائے گی اور ہر چیز کو ملیا میٹ کردے گی اور وقتی سامان دنیا کو ختم کردے گی اور یہ مضبوط ومستحکم اور منظم کائنات کو تباہ کردے گی یہ بلند وبالا آسمان اور بچھی ہوئی زمین اور گاڑے ہوئے پہاڑ، زندہ مخلوق اور زندگی اور اس پر قائم پلازوں اور میدانوں، سب

فَهِيَ أَكْبَرُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ وَهِيَ تَطُمُّ وَتَعُمُّ عَلٰى هٰذَا كُلِّهِ!	کو برابر کردے گی۔ کیونکہ وہ آفت ان تمام چیزوں کو ڈھانپ لے گی اور انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔
عِنْدَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعٰى . يَتَذَكَّرُ سَعْيَهُ وَيَسْتَحْضِرُهُ، إِنْ كَانَتْ أَحْدَاثُ الْحَيٰوةِ، وَشَوَاغِلُ الْمَتَاعِ أَغْفَلَتْهُ عَنْهُ وَأَنْسَتْهُ إِيَّاهُ. يَتَذَكَّرُ وَيَسْتَحْضِرُهُ وَلٰكِنْ حَيْثُ لَا يُفِيْدُهُ التَّذَكُّرُ وَالْاِسْتِحْضَارُ إِلَّا الْحَسْرَةَ وَالْأَسٰى وَتَصَوُّرَهُ مَا وَرَآءَهُ مِنَ الْعَذَابِ وَالْبَلْوٰى!	اس وقت انسان اپنی کوششوں اور کوتاہیوں کو یاد کرے گا اور اپنی تگ و دو کو یاد کر کے ذہن میں حاضر کرے گا اگر دنیا کے حوادثات اور سامان زندگی نے اسے اللہ کے سامنے پیش ہونے سے غافل کر دیا ہوگا اور آخرت کو ذہن سے نکال دیا ہوگا تو ان کو ایک ایک کر کے ذہن میں لائے گا۔ لیکن اس وقت یاد کرنا اور اپنی غفلتوں کو ذہن میں لانا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ ہاں البتہ حسرت اور افسوس ضرور کرے گا اور اس کے بعد والے عذاب اور ہولناکیوں کا تصور کر کے کانپ رہا ہوگا۔
﴿وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝﴾ فَهِيَ بَارِزَةٌ مَكْشُوْفَةٌ لِكُلِّ ذِي نَظَرٍ. وَيُشَدِّدُ التَّعْبِيْرُ فِي اللَّفْظِ (بُرِّزَتْ) تَشْدِيْدًا لِلْمَعْنٰى وَالْجَرْسِ وَدَفْعًا إِلٰى كُلِّ عَيْنٍ!	"اور دوزخ ہر دیکھنے والے کے لیے عیاں کر دی جائے گی۔" سو وہ ہر صاحب نظر کے لیے بے حجاب کر دی جائے گی۔ دوزخ کی ہولناکی دکھانے کے لیے بُرِّزَتْ کا لفظ استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایسی حسی اور معنوی سختی اور شدت کا اظہار ہوتا ہے جو ہر آنکھ کو اس کے تصوراتی منظر کی طرف متوجہ کر سکے۔
عِنْدَئِذٍ تَخْتَلِفُ الْمَصَائِرُ وَالْعَوَاقِبُ، وَتَتَجَلّٰى غَايَةُ التَّدْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْرِ فِي النَّشْأَةِ الْأُوْلٰى:	اس وقت ٹھکانے اور انجام مختلف ہو جائیں گے اور پہلی پیدائش کی تدبیر اور تقدیر کی غرض و غایت آشکارا ہو جائے گی۔
﴿فَأَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَأْوٰى ۝﴾	"سو جس شخص نے حد سے تجاوز کیا اور اس نے دنیاوی زندگی کو ترجیح دی سو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔"
وَالطُّغْيَانُ هُنَا أَشْمَلُ مِنْ مَعْنَاهُ الْقَرِيْبِ، فَهُوَ وَصْفٌ لِكُلِّ مَنْ يَتَجَاوَزُ	اور طغیان کا لفظ اپنے قریبی معنی کی بجائے یہاں عموم کے لیے استعمال ہوا ہے کیونکہ یہ لفظ ہر اس آدمی پر

عربی	اردو
الْحَقُّ وَالْهُدٰى. وَمَدَاهُ أَوْسَعُ مِنَ الطُّغَاةِ ذَوِي السُّلْطَانِ وَالْجَبَرُوْتِ، حَيْثُ يَشْمَلُ كُلَّ مُتَجَاوِزٍ لِلْهُدٰى، وَكُلَّ مَنْ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا، وَاخْتَارَهَا عَلَى الْاٰخِرَةِ. فَعَمِلَ لَهَا وَحْدَهَا، غَيْرُ حَاسِبٍ لِلْاٰخِرَةِ حِسَابًا.	بولا جاتا ہے جو حق اور ہدایت کی حدود سے آگے بڑھ جائے اور اس کا دائرہ اصحاب سلطنت اور جبروت کو قرار دینے سے زیادہ وسیع ہے کیونکہ یہ ہر اس آدمی پر بولا جاتا ہے جو ہدایت کی خلاف ورزی کرے اور دنیا کی زندگانی کو ترجیح دے اور اسے آخرت سے مقدم سمجھے اور فقط اسی ایک کے لیے اعمال کرے اور آخرت کو شمار میں نہ لائے۔
وَاعْتِبَارُ الْاٰخِرَةِ هُوَ الَّذِيْ يُقِيْمُ الْمَوَازِيْنَ فِي يَدِ الْإِنْسَانِ وَضَمِيْرِهِ. فَإِذَا أُهْمِلَ حِسَابُ الْاٰخِرَةِ أَوْ اٰثَرَ عَلَيْهَا الدُّنْيَا اخْتَلَّتْ كُلُّ الْمَوَازِيْنَ فِيْ يَدِهِ وَاخْتَلَّتْ كُلُّ الْقِيَمُ فِيْ تَقْدِيرِهِ وَاخْتَلَّتْ كُلُّ قَوَاعِدِ الشُّعُوْرِ وَالسُّلُوْكِ فِي حَيَاتِهِ وَعُدَّ طَاغِيًا وَبَاغِيًا وَمُتَجَاوِزًا لِلْمُدٰى.	اور آخرت کا اعتبار ہی ایسا معیار ہے جو انسان کے ہاتھ میں اور اس کے ضمیر میں توازن قائم رکھ سکتا ہے۔ جب انسان آخرت کے حساب وکتاب کو پس پشت ڈالے یا دنیا کو اس پر ترجیح دے تو اس کے ہاتھ میں ترازو مختل ہو جاتے ہیں اور اس کے اندازوں میں تمام قدریں تہس نہس ہو جاتی ہیں اور اس کی زندگی میں چال چلن اور شعور و سمجھ کے قواعد الٹ پلٹ ہو جاتے ہیں اور وہ حدوں سے تجاوز کرنے والا سرکش اور باغی شمار ہوتا ہے۔
فَأَمَّا هٰذَا ﴿فَإِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَأْوٰى ۝﴾ اَلْجَحِيْمُ الْمَكْشُوْفَةُ الْمُبْرَزَةُ الْقَرِيْبَةُ الْحَاضِرَةُ. يَوْمَ الطَّآمَّةِ الْكُبْرٰى! ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ۝﴾	چنانچہ ایسے آدمی کا ٹھکانا دوزخ ہے جو کہ بڑی آفت والے دن اس کے قریب کر دی جائے گی اور اس کا حجاب ہٹا کر اس کے سامنے عیاں کر دی جائے گی اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روک لیا تو بیشک اس کا ٹھکانا جنت ہے۔
وَالَّذِيْ يَخَافُ مَقَامَ رَبِّهِ لَا يَقْدُمُ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَإِذَا أَقْدَمَ عَلَيْهَا بِحُكْمِ ضُعْفِهِ الْبَشَرِي قَادَهُ خَوْفُ هٰذَا الْمَقَامِ الْجَلِيْلِ إِلَى النَّدَمِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ. فَظَلَّ فِيْ	اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا وہ اس کی نافرمانی کی طرف قدم اٹھانے کا ارادہ کر بیٹھے تو اسے اس پُر مرعوب مقام پر کھڑا ہونے کا ڈر اسے توبہ و استغفار کی طرف لے جائے گا اور وہ اطاعت کے دائرہ میں

عربی	اردو
دَآئِرَةِ الطَّاعَةِ.	رہے گا۔
وَنَهى النَّفْسَ عَنِ الْـهَوٰى هُوَ نُقْطَةُ الْاِرْتِكَازِ فِيْ دَآئِرَةِ الطَّاعَةِ. فَالْـهَوٰى هُوَ الدَّافِعُ الْقَوِيُّ لِكُلِّ طُغْيَانٍ وَكُلِّ تَجَاوُزٍ، وَكُلِّ مَعْصِيَةٍ. وَهُوَ أَسَاسُ الْبَلْوَى وَيَنْبُوْعُ الشَّرِّ وَقَلَّ أَنْ يُّؤْتَى الْاِنْسَانُ إِلَّا مِنْ قَبْلِ الْـهَوٰى. فَالْـجَهْلُ سَهْلٌ عِلَاجُهُ. وَلٰكِنَّ الْـهَوٰى بَعْدَ الْعِلْمِ هُوَ آفَةُ النَّفْسِ الَّتِيْ تَحْتَاجُ إِلَى جِهَادٍ شَاقٍّ طَوِيْلِ الْأَمَدِ لِعِلَاجِهَا.	اور نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکنا در حقیقت اسے اطاعت کے دائرے میں رکھنے کا اصل مقصد ہے کیونکہ خواہش کی پیروی، ہر طرح کی سرکشی اور ہر طرح کی خلاف ورزی اور ہر طرح کی نافرمانی کا طاقتور داعیہ ہے بلکہ وہ معصیت وسرکشی کی بنیاد اور ہر طرح کے شر کا چشمہ ہے اور کوئی قلیل ہی انسان ایسا ہوگا جو خواہش نفس سے ہٹ کر برائی کا مرتکب ہوا ہو (جبکہ نافرمانوں کی اکثریت خواہشات کی وجہ سے ہی گناہ میں مبتلا ہوتی ہے) چنانچہ جہالت کا علاج آسان ہے لیکن علم ہونے کے باوجود خواہش کی پیروی نفس انسانی کی اصل آفت ہے جس کا علاج طویل مدت تک مشکل ترین جہاد کا متقاضی ہے۔
وَالْـخَوْفُ مِنَ اللهِ هُوَ الْـحَاجِزُ الصُّلْبُ أَمَامَ دَفَعَاتِ الْـهَوٰى الْعَنِيْفَةِ. وَقَلَّ أَنْ يَّثْبُتَ غَيْرَ هٰذَا الْـحَاجِزِ أَمَامَ دَفَعَاتِ الْـهَوٰى. وَمِنْ ثَمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا السِّيَاقُ الْقُرْآنِيُّ فِيْ آيَةٍ وَاحِدَةٍ. فَالَّذِيْ يَتَحَدَّثُ هُنَا هُوَ خَالِقُ هٰذِهِ النَّفْسِ الْعَلِيْمُ بِدَآئِهَا الْـخَبِيْرُ بِدَوَآئِهَا وَهُوَ وَحْدَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ دُرُوْبَهَا وَمُنْحَنَيَاتِهَا وَيَعْلَمُ أَيْنَ تَكْنُ أَهْوَاؤُهَا وَأَدْوَاؤُهَا وَكَيْفَ تُطَارَدُ فِيْ مُكَامِنِهَا وَمُـخَابِئِهَا.	اور اللہ کا خوف، خواہشات کے شدید دھکوں کے سامنے سدّ سکندری ہے اور خوف خدا جیسی سدّ سکندری کے بغیر کوئی قلیل ہی ایسا ہوگا جو خواہشات کے دھکوں کے سامنے ٹھہر سکا ہو۔ بنابریں قرآنی سیاق و سباق ان دونوں کو ایک ہی آیت میں جمع کر دیا ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ جو ہستی یہاں اس حقیقت کو بیان کر رہی ہے وہ اس نفس کو پیدا کرنے والی ہے اور وہ اس کی بیماری کو جاننے والی ہے اور اس کی دواء کی خبر رکھنے والی ہے اور وہ اکیلی ذات اس کی کمین گاہوں اور خفیہ ٹھکانوں کو جانتی ہے اور وہ جانتی ہے کہ اس کی خواہشات اور بیماریاں کہاں چھپی ہوئی ہیں اور انہیں وہاں سے کیسے کیسے بھگایا جا سکتا ہے۔

وَلَمْ يُكَلِّفُ اللهُ الإِنْسَانَ أَلَّا يَشْتَجِرَ فِي نَفْسِهِ الْهَوٰى.

فَهُوَ- سُبْحَانَهُ- يَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا خَارِجٌ عَنْ طَاقَتِهِ. وَلٰكِنَّهُ كَلَّفَهُ أَنْ يَنْهَاهَا وَيَكْبَحُهَا وَيُمْسِكُ بِزِمَامِهَا. وَأَنْ يَسْتَعِيْنُ فِي هٰذَا بِالْخَوْفِ. اَلْخَوْفُ مِنْ مَقَامِ رَبِّهِ الْجَلِيْلِ الْعَظِيْمِ الْمُهِيْبِ. وَكَتَبَ لَهُ بِهٰذَا الْجِهَادِ الشَّاقِّ، اَلْجَنَّةَ مَثَابَةً وَمَأْوٰى:

اور اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو اس بات کا مکلف نہیں بنایا کہ وہ اپنے دل میں خواہش کو گھسنے نہ دے۔

کیونکہ وہ ذات جانتی ہے کہ یہ معاملہ انسان کی طاقت سے باہر ہے لیکن اس نے اسے اس بات کا مکلف ضرور بنایا ہے کہ وہ اپنے نفس کو روکے اور اسے لگام دے اور اس کی رسی کو کھینچ کر رکھے اور اس معاملے میں اپنے رب جلیل اور عظیم اور ہیبت والے رب کے سامنے کھڑا ہونے کے خوف سے مدد حاصل کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اس مشکل جہاد کے بدلے میں جنت کو اس کا ٹھکانا لکھ دیا ہے:

﴿ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ﴾. ذٰلِكَ أَنَّ اللهَ يَعْلَمُ ضَخَامَةَ هٰذَا الْجِهَادِ، وَقِيْمَتِهِ كَذَالِكَ فِيْ تَهْذِيْبِ النَّفْسِ الْبَشَرِيَّةِ وَتَقْوِيْمِهَا وَرَفْعِهَا إِلَى الْمَقَامِ الْأَسْنٰى إِنَّ الْإِنْسَانَ إِنْسَانٌ بِهٰذَا النَّهْيِ وَبِهٰذَا الْجِهَادِ، وَبِهٰذَا الْإِرْتِفَاعِ. وَلَيْسَ إِنْسَانًا يَتْرُكُ نَفْسَهُ لِهَوَاهَا، وَإِطَاعَةِ جَوَاذِبِهِ إِلَى دَرْكِهَا، بِحُجَّةِ أَنَّ هٰذَا مُرَكَّبٌ فِيْ طَبِيْعَتِهِ. فَالَّذِيْ أَوْدَعَ نَفْسَهُ الْإِسْتِعْدَادَ لِجَيْشَانِ الْهَوٰى، هُوَ الَّذِيْ أَوْدَعَهَا الْإِسْتِعْدَادُ لِلْإِمْسَاكِ بِزِمَامِهِ، وَنَهَى النَّفْسِ عَنْهُ وَرَفْعَهَا عَنْ جَاذِبِيَّتِهِ، وَجَعَلَ لَهُ الْجَنَّةُ جَزَآءً وَمَأْوٰى حِيْنَ يَنْتَصِرُ وَيَرْتَفِعُ وَيَرْقِيْ.

"کہ اس کا ٹھکانا جنت ہے" کیونکہ اللہ تعالیٰ اس جہاد کی ضخامت کو جانتا ہے اور اسی طرح یہ بھی جانتا ہے کہ انسانی نفس کی تہذیب و تقویم اور بلند مقام تک پہنچانے میں اس کا کیا کردار ہے۔ بلاشبہ انسان، انسان ہے تو اسی رکاوٹ اور اسی جہاد اور اسی رفعت کی بناء پر ہے۔ وہ شخص بھی کوئی انسان ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے لیے کھلا چھوڑ دے اور اس کے جذبات کی اطاعت کرتے کرتے اتھاہ گہرائیوں میں جا گرے اور دلیل یہ پیش کرے کہ خواہشات کی طرف میلان اس کے ضمیر میں گندھا ہوا ہے۔ پس جس ذات نے اس کے نفس میں خواہشات کی کشمکش رکھی ہے اسی ذات نے اس کے ضمیر میں اسے لگام دینے اور اسے خواہشات سے روکنے اور اس میں پستی سے بلند رہنے کی استعداد رکھی ہے اور جب اس کا نفس خواہشات پر فتح پالے اور بلندی پر فائز رہے اور ترقی کرتا چلے تو اللہ نے اس کے لیے جنت میں ٹھکانا بنا دیا ہے۔

وَهُنَالِكَ حُرِّيَّةٌ إِنْسَانِيَّةٌ تَلِيقُ بِتَكْرِيمِ اللهِ لِلْإِنْسَانِ. تِلْكَ هِيَ حُرِّيَّةُ الْإِنْتِصَارِ عَلَى هَوَى النَّفْسِ وَالْإِنْطِلَاقُ مِنْ أَسْرِ الشَّهْوَةِ وَالتَّصَرُّفُ بِهَا فِي تَوَازُنٍ تَثْبُتُ مَعَهُ حُرِّيَّةُ الْإِخْتِيَارِ وَالتَّقْدِيرُ الْإِنْسَانِيِّ.	یہاں اس انسانی آزادی کا ذکر بھی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت و تکریم کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اور وہ ہے نفس کی خواہش پر فتح پانے کی آزادی اور شہوت کی قید سے آزادی۔ اور اس میں ایسا توازن رکھنا کہ اس کے ساتھ اختیار کی آزادی بھی ثابت رہے اور انسانی تقدیر بھی۔
وَهُنَالِكَ حُرِّيَّةٌ حَيْوَانِيَّةٌ، هِيَ هَزِيمَةُ الْإِنْسَانِ أَمَامَ هَوَاهُ، وَعُبُودِيَّتِهِ لِشَهْوَتِهِ وَانْفِلَاتُ الزِّمَامِ مِنْ إِرَادَتِهِ. وَهِيَ حُرِّيَّةٌ لَا يَهْتِفُ بِهَا إِلَّا مَخْلُوقٌ مَهْزُومُ الْإِنْسَانِيَّةِ مُسْتَعْبَدٌ يَلْبَسُ عُبُودِيَّتَهُ رِدَاءً زَائِفًا مِنَ الْحُرِّيَّةِ!	یہاں ایک حیوانی آزادی کا بھی ذکر ہے وہ ہے انسان کا اپنے نفس کی خواہش کے آگے سپر انداز ہو جانا اور اس کی خواہشات کی غلامی اختیار کر لینا اور اپنے ارادے کی لگام کو ہاتھ سے گرا دینا۔ اس طرز عمل کو وہی مخلوق آزادی کا نام دے سکتی ہے جو شکست خوردہ ہے اور وہ غلامی کا طوق پہن کر بھی آزادی کی جھوٹی چادر اوڑھے ہوئے ہے۔
إِنَّ الْأَوَّلَ هُوَ الَّذِي ارْتَفَعَ وَارْتَقَى وَتَهَيَّأَ لِلْحَيٰوةِ الرَّفِيعَةِ الطَّلِيقَةِ فِي جَنَّةِ الْمَأْوٰى.	بیشک پہلی قسم کا انسان تو بلند رتبے پر فائز ہے اور ترقی کی جانب رواں ہے اور وہ اس بلند اور آزاد زندگی کے لیے تیار ہے جو جنت المأوی کی صورت میں موجود ہے۔
أَمَّا الْآخَرُ فَهُوَ الَّذِي ارْتَكَسَ وَانْتَكَسَ وَتَهَيَّأَ لِلْحَيٰوةِ فِي دَرْكِ الْجَحِيمِ حَيْثُ تَهْدُرُ إِنْسَانِيَّتُهُ، وَيَرْتَدُّ شَيْئًا تُوْقَدُ بِهِ النَّارُ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ - مِنْ هٰذَا الصِّنْفِ - وَالْحِجَارَةُ!	جبکہ دوسری قسم کا انسان اوندھا گر پڑا اور ایسی جہنم کی طرف لڑھکنے کے لیے تیار ہو گیا جہاں اس کی انسانیت رائیگاں گئی۔ اور اس نے وہ چیز اوڑھ لی۔ جس سے وہ آگ جلائی جائے گی۔ جس کا ایندھن اس طرح کے لوگ ہیں اور پتھر۔
وَهٰذِهِ وَتِلْكَ هِيَ الْمَصِيرُ الطَّبِيعِيُّ لِلْإِرْتِكَاسِ وَالْإِرْتِقَاءِ فِي مِيزَانِ هٰذَا الدِّينِ	پستی کی طرف لڑھکنے اور بلندی کی طرف جانے کا اس دین کے میزان میں یہی انجام ہے، یہ وہ دین ہے جو

عربی	اردو
الَّذِي يَزِنُ حَقِيقَةَ الْأَشْيَآءِ . وَأَخِيرًا يَجِيْءُ الْإِيْقَاعُ الْأَخِيرُ فِيْ السُّوْرَةِ هَائِلًا عَمِيقًا مَدِيْدًا:	چیزوں کی حقیقت کا وزن کرتا ہے۔ اس سورت کا اختتام بھی بالآخر ایسے لہجے پر ہو رہا ہے جو بڑا ہولناک، گہرا اور دراز ہے:
﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾ ﴾	”وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب برپا ہوگی؟ آپ کو اس کے (وقت) بیان کرنے سے کیا غرض؟ اس کے برپا ہونے کے صحیح علم کی انتہاء تیرے رب کے پاس ہے، آپ تو (فقط) اس شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس کا خوف رکھے، جس روز وہ قیامت کو دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ گویا وہ دنیا میں دن کے پچھلے پہر یا صبح کے اگلے کے برابر ہی رہے ہیں۔“
وَكَانَ الْـمُتَعَنِّتُوْنَ مِنَ الْـمُشْرِكِيْنَ يَسْأَلُوْنَ الرَّسُوْلَ ﷺ كُلَّمَا سَمِعُوْا وَصْفَ أَهْوَالَ السَّاعَةِ وَأَحْدَاثِهَا وَمَا تَنْتَهِيْ إِلَيْهِ مِنْ حِسَابٍ وَجَزَاءٍ. مَتٰى أَوْ إِيَّانَ مَوْعِدُهَا.. أَوْ كَمَا يُحْكِيْ عَنْهُمْ هُنَا: ﴿ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ ﴾	جب حجت باز مشرکین حضرت رسول اللہ ﷺ سے قیامت کی ہولناکیوں اور اس دن برپا ہونے والے حادثات کی خبریں سنتے اور یہ بھی سنتے کہ اس دن حساب و کتاب اور جزا و سزا ہوگی تو آپ سے سوال کرتے کہ وہ کب برپا ہوگی یا اس کے برپا ہونے کا وقت کب ہے؟ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سوال کو یہاں بیان کیا ہے کہ (کب ہے اس کا برپا ہونا)
وَالْـجَوَابُ: ﴿ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ ﴾ وَهُوَ جَوَابٌ يُوْحِيْ بِعَظْمَتِهَا وَضَخَامَتِهَا بِحَيْثُ يَبْدُوْ هٰذَا السُّؤَالِ تَافِهًا بَاهِتًا وَتَطَفُّلًا كَذٰلِكَ وَتَجَاوُزًا. فَهَا هُوَ ذَا يُقَالُ لِلرَّسُوْلِ الْعَظِيْمِ: ﴿ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ ﴾ . إِنَّهَا لَأَعْظَمُ مَنْ أَنْ تُسْأَلَ أَوْ تُسْأَلَ عَنْ مَوْعِدِهَا. فَأَمْرُهَا إِلَى رَبِّكَ	اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کے ذکر سے کیا واسطہ؟ یہ جواب قیامت کی عظمت اور ضخامت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ گویا ایک اعتبار سے یہ سوال لایعنی اور فضول اور بچگانہ ہے مزید برآں حد تجاوز کے زمرے میں آتا ہے اس لیے حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ کو اس کے ذکر سے کیا غرض؟ وہ اس قدر عظیم ہے کہ آپ کا ہم سے پوچھنا یا آپ سے اس کے وقت کی

وَهِيَ مِنْ خَاصَّةِ شَأْنِهِ وَلَيْسَتْ مِنْ شَأْنِكَ:	مدت کا پوچھا جانا معمولی سوال نہیں اس کا معاملہ تیرے رب کے سپرد ہے۔ اس کے وقت کی خبر دینا آپ کا خاصا نہیں اور نہ آپ کی ذمہ داری ہے
﴿ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴾ فَهُوَ الَّذِي يَنْتَهِي إِلَيْهِ أَمْرُهَا وَهُوَ الَّذِي يَعْلَمُ مَوْعِدَهَا وَهُوَ الَّذِي يَتَوَلَّى كُلَّ شَيْءٍ فِيهَا. ﴿ إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴾	(تیرے رب کی طرف اس کے علم کی انتہاء ہے) چنانچہ وہی ذات ہے جس کی طرف اس معاملے کی انتہاء ہے اور وہی اس کے وقت مقررہ کو جانتا ہے اور وہی اس میں ہر موجود چیز کا والی ہے "آپ تو اسے ڈرانے والے ہیں جو اس کا خوف رکھے۔"
هٰذِهِ وَظِيفَتُكَ وَهٰذِهِ هِيَ حُدُودُكَ. أَنْ تُنْذِرَ بِهَا مَنْ يَّنْفَعُهُ الْإِنْذَارُ وَهُوَ الَّذِي يَشْعُرُ قَلْبُهُ بِحَقِيقَتِهَا فَيَخْشَاهَا وَيَعْمَلُ لَهَا وَيَتَوَقَّعُهَا فِي مَوْعِدِهَا الْمَوْكُولِ إِلَى صَاحِبِهَا سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى.	یہ ہے آپ کی ذمہ داری اور یہی ہیں آپ کی حدود کہ آپ اس سے اس کو ڈرائیں جسے اس کا ڈر نفع دے، اور وہ ڈرنے والا ہی ہو سکتا ہے جس کا دل اس کی حقیقت کو سمجھے پھر اس سے ڈرے اور اس کے لیے عمل کرے اور اس کو اس کے وقت پر وہی سبحانہ وتعالی برپا کرے گا جس کے ذمہ اس کا برپا کرنا ہے۔
ثُمَّ يُصَوِّرُ هَوْلَهَا وَضَخَامَتَهَا فِي صَنِيعِهَا بِالْمَشَاعِرِ وَالتَّصَوُّرَاتِ، وَقِيَاسُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا إِلَيْهَا فِي إِحْسَاسِ النَّاسِ وَتَقْدِيرِهِمْ: ﴿ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ﴾	اللہ تعالی اس کی ہولناکی اور ضخامت کا منظر پیش کر کے واضح فرماتا ہے: کہ اس دن انسانی حواس اور احساسات کا یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا کی زندگانی کو اس کے مقابلے میں یوں سمجھیں گے کہ گویا وہ اس دنیا میں شام کے پہر یا صبح کے پہر تک زندہ رہے ہیں۔"
فَهِيَ مِنْ ضَخَامَةِ الْوَقْعِ فِي النَّفْسِ بِحَيْثُ تَتَضَاءَلُ إِلَى جِوَارِهَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَأَعْمَارُهَا وَأَحْدَاثُهَا، وَمَتَاعُهَا، وَأَشْيَاؤُهَا، فَتَبْدُو فِي حِسِّ أَصْحَابِهَا كَأَنَّهَا	چنانچہ وہ انسانی نفس پر اس قدر ضخیم اور گراں ہوگی کہ وہ اس کے مقابلے میں دنیاوی زندگی اور اس کی عمروں اور حادثات اور مال و متاع (کو ٹمٹماتے ہوئے چراغ اور پانی کے بلبلے سے زیادہ) کم عمر اور حقیر سمجھیں گے اور وہ بے

Arabic	Urdu
بَعْضُ يَوْمٍ. عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا!	یقیناً وہ یوں محسوس ہو گی کہ وہ دن کا کچھ حصہ دنیا میں رہے۔ شام کے پہر یا صبح کے پہر برابر۔
وَتَنْطَوِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا الَّتِيْ يَتَقَاتَلُ عَلَيْهَا أَهْلُهَا وَيَتَطَاحَنُوْنَ. وَالَّتِيْ يُؤْثِرُوْنَ وَيَدْعُوْنَ فِي سَبِيْلِهَا نَصِيْبَهُمْ فِي الْأٰخِرَةِ. وَالَّتِيْ يَرْتَكِبُوْنَ مِنْ أَجْلِهَا مِنَ الْجَرِيْمَةِ وَالْمَعْصِيَةِ وَالطُّغْيَانِ. وَالَّتِيْ يَجْرِفُهُمْ الْهَوٰى فَيَعِيْشُوْنَ لَهُ فِيْهَا. تَنْطَوِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةُ فِيْ نُفُوْسِ أَصْحَابِهَا أَنْفُسُهُمْ، فَإِذَا هِيَ عِنْدَهُمْ عَشِيَّةٌ أَوْ ضُحَاهَا . هٰذِهِ هِيَ: قَصِيْرَةٌ عَاجِلَةٌ هَزِيْلَةٌ ذَاهِبَةٌ، زَهِيْدَةٌ تَافِهَةٌ.	اور یہ دنیاوی زندگی تہہ ہو جائے گی وہ دنیا جس کے لیے اہل دنیا باہم جنگ و جدال کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پیس ڈالتے ہیں اور اس کی خاطر اور اس کی راہ میں اپنا آخرت کا حصہ چھوڑ دیتے ہیں اور اس کی خاطر بھیانک جرائم اور گناہوں اور زیادتیوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور جس کی خاطر خواہشات اسے کھینچے پھرتی ہیں چنانچہ وہ اس پر زندگی بسر کر رہے ہیں یہ زندگانی بذات خود ان کی اپنی نگاہوں میں پانی کا بلبلہ ثابت ہو گی گویا وہ اس دنیا میں شام یا صبح کے پہر برابر رہے ہوں گے۔ جی ہاں! یہ ہے وہ کم عمر دنیا جو ناپائیدار اور گھٹیا ہے، لاغر اور پابرکاب ہے، حقیر اور گھٹیا۔
أَفَمِنْ أَجْلِ عَشِيَّةٍ أَوْ ضُحَاهَا يُضَحُّوْنَ بِالْأٰخِرَةِ؟ وَمِنْ أَجْلِ شَهْوَةٍ زَائِلَةٍ يَدَعُوْنَ الْجَنَّةَ مَثَابَةً وَمَأْوٰى :أَلَا إِنَّهَا الْحَمَاقَةُ الْكُبْرٰى. الْحَمَاقَةُ الَّتِيْ لَا يَرْتَكِبُهَا إِنْسَانٌ. يَسْمَعُ وَيَرٰى.	کیا وہ اس صبح اور شام کے پہر برابر عمر والی دنیا کی خاطر آخرت کی قربانی دے رہے ہیں اور اپنی ڈھل جانے والی خواہش کے جنت جیسے ٹھکانے کو چھوڑ رہے ہیں۔ آگاہ رہنا۔ یہ بڑی حماقت ہے اور ایسی بڑی حماقت کہ جو انسان سنتا اور دیکھتا ہے وہ اس کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔

سورہ عبس

عَبَسَ	وَ	تَوَلّٰىٓ ۙ(١)	اَنْ	جَآءَهُ
ماتھے پہ شکن ڈالی	اور	منہ پھیر لیا	اس لیے کہ آیا ان (پیغمبر) کے پاس	
الْاَعْمٰى ۭ(٢)	وَ	مَا	يُدْرِيْكَ	لَعَلَّهٗ
ایک نابینا	اور	کس چیز نے	آپ کو خبر دی	شاید کہ وہ
يَزَّكّٰىٓ ۙ(٣)	اَوْ	يَذَّكَّرُ	فَتَنْفَعَهُ	الذِّكْرٰى ۭ(٤)
پاک ہو جاتا	یا وہ نصیحت حاصل کرتا (سنتا)		تو اس کو نفع دی	نصیحت؟
اَمَّا	مَنِ	اسْتَغْنٰى ۙ(٥)	فَاَنْتَ	لَهٗ
لیکن	جو شخص دین سے بے پروائی کرتا ہے		تو آپ	اس کے
تَصَدّٰى ۭ(٦)	وَ	مَا	عَلَيْكَ	اَلَّا
درپے ہوتے ہیں	حالانکہ	نہیں ہے	آپ پر (کوئی الزام)	یہ کہ نہ
يَزَّكّٰى ۭ(٧)	وَ	اَمَّا	مَنْ	جَآءَكَ
پاک ہو وہ	اور	لیکن	جو شخص	آیا آپ کے پاس
يَسْعٰى ۙ(٨)	وَهُوَ	يَخْشٰى ۙ(٩)	فَاَنْتَ	عَنْهُ
دوڑتا ہوا	اس حال میں کہ وہ	ڈرتا ہے	تو آپ	اس سے
تَلَهّٰى ۚ(١٠)	كَلَّآ	اِنَّهَا	تَذْكِرَةٌ ۚ(١١)	فَمَنْ
تغافل کرتے ہیں	ہرگز نہیں!	بلاشبہ یہ تو	نصیحت ہے	چنانچہ جو
شَآءَ	ذَكَرَهٗ ۘ(١٢)	فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ(١٣)		
جو چاہے	اسے یاد کرے	(وہ محفوظ ہے) قابل احترام صحیفوں میں		
مَّرْفُوْعَةٍ	مُّطَهَّرَةٍ ۙ(١٤)	بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ(١٥)		
(جو) بلند مرتبہ	پاکیزہ (ہیں)	ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں		
كِرَامٍ	بَرَرَةٍ ۭ(١٦)	قُتِلَ	الْاِنْسَانُ	مَآ اَكْفَرَهٗ ۭ(١٧)
جو معزز	نیکوکار	ہلاک کیا جائے	انسان کس قدر ناشکرا ہے وہ	

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ		خَلَقَهٗ ۝١٨	مِنْ نُّطْفَةٍ	
کس چیز سے اس (اللہ) نے پیدا کیا اسے ؟			ایک نطفے سے	
خَلَقَهٗ		فَقَدَّرَهٗ ۝١٩	ثُمَّ	السَّبِيْلَ
اس نے پیدا کیا اسے ؟ پھر اس نے اندازہ لگایا اس کا			پھر	راستہ
يَسَّرَهٗ ۝٢٠	ثُمَّ	اَمَاتَهٗ	فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١	
آسان کر دیا اس کا	پھر	اس نے موت دی اسے	اور قبر میں لے گیا اسے	
ثُمَّ	اِذَا	شَآءَ	اَنْشَرَهٗ ۝٢٢	
پھر	جب	وہ چاہے گا	دوبارہ زندہ کر دے گا اسے	
كَلَّا	لَمَّا	يَقْضِ	مَآ	اَمَرَهٗ ۝٢٣
ہرگز نہیں!	ابھی نہیں	پورا کیا اس نے	(اس کو) جو	(اللہ نے) حکم دیا اسے

سلیس ترجمہ:

اس نے پیشانی پر شکن ڈالا اور منہ پھیر لیا کہ اس کے پاس ایک نابینا آدمی آیا۔ تمہیں کیا علم کہ شاید وہ پاک ہو جائے یا وہ نصیحت حاصل کرے اور اسے نصیحت نفع دے۔ لیکن جو بے نیازی کر رہا ہے آپ اس کے درپے ہیں اگر وہ پاک نہ بھی ہو تو آپ پر کوئی مواخذہ نہیں۔ لیکن جو شخص دوڑتا ہوا آیا اور وہ ڈرتا ہے آپ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔ آگاہ رہو! یہ قرآن تو نصیحت ہے جو چاہے وہ اس سے نصیحت حاصل کرے یہ مکرم صحیفوں میں محفوظ ہے جو بلند و بالا اور پاک ہیں سفیروں کے ہاتھوں میں جو عزت دار اور نیک ہیں۔

انسان ہلاک کیا جائے یہ کس قدر ناشکرا ثابت ہوا؟ وہ اس بات پر غور نہیں کرتا کہ اس نے اسے کس چیز سے پیدا کیا اور اس کا اندازہ لگایا، پھر اس کے لیے راہ آسان کیا پھر وہ اسے موت دے کر قبر میں داخل کرے گا، پھر جب چاہے گا اسے اٹھائے گا۔ ہرگز نہیں! اس نے اس حکم کو پورا نہیں کیا جس کا اس نے اسے حکم دیا۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ عبس

عبارت	ترجمہ
هٰذِهِ السُّوْرَةُ قَوِيَّةُ الْـمَقَاطِعِ ضَخْمَةُ الْـحَقَائِقِ، عَمِيقَةُ اللَّمَسَاتِ، فَرِيْدَةُ الصُّوَرِ وَالظِّلَالِ وَالْإِيْحَاءَاتِ، مُوْحِيَةُ الْإِيْقَاعَاتِ الشَّعُوْرِيَّةِ وَالْـمُوْسِيْقِيَّةِ عَلَى السَّوَاءِ.	یہ سورت، طاقتور پیرایوں اور ضخیم حقیقتوں اور گہری تشخیصوں اور لاثانی تصویروں اور پرچھائیوں اور اشاروں پر مشتمل ہے اور یہ سورت یکساں طور پر شعوری بیداری اور صوتی سروں سے مطابقت رکھتی ہے۔
يَتَوَلَّى الْـمَقْطَعُ الْأَوَّلُ مِنْهَا عِلَاجَ حَادِثٍ مُعَيَّنٍ مِنْ حَوَادِثِ السِّيْرَةِ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَشْغُوْلًا بِأَمْرِ جَمَاعَةٍ مِنْ كُبَرَاءِ قُرَيْشٍ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ حِيْنَمَا جَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الرَّجُلُ الْأَعْمَى الْفَقِيْرُ - وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّهُ مَشْغُوْلٌ بِأَمْرِ الْقَوْمِ - يَطْلُبُ مِنْهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذَا وَعَبَسَ وَجْهَهُ وَأَعْرَضَ عَنْهُ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِصَدْرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ يُعَاتِبُ الرَّسُوْلَ ﷺ عِتَابًا شَدِيْدًا، وَيُقَرِّرُ حَقِيْقَةَ الْقِيَمِ فِيْ حَيَاةِ الْـجَمَاعَةِ الْـمُسْلِمَةِ فِيْ أُسْلُوْبٍ قَوِيٍّ حَاسِمٍ كَمَا يُقَرِّرُ حَقِيْقَةَ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ وَطَبِيْعَتِهَا:	اس کا پہلا پیرایہ تو سیرت نبوی کے واقعات میں سے ایک متعین واقعے کا علاج بیان کرتا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ قریش کے سرداروں کی جماعت سے محو گفتگو تھے اور انہیں اسلام کی دعوت دے رہے تھے کہ اسی دوران ایک نادار نابینا (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا پھوپھی زاد عبداللہ) بن اُم مکتوم آگیا۔ اسے پتہ نہیں تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں کو دعوت اسلام دینے میں مصروف ہیں۔ اس نے آپ سے درخواست کی کہ وہ اسے اللہ کے سکھائے ہوئے علم سے کچھ علم سکھائیں آپ نے اس پر ناگواری کی اور پیشانی پر شکن ڈالا اور اس سے منہ پھیر لیا تو قرآن نازل ہوا اور اس سورت کے شروع میں آپ کو شدید فہمائش کی۔ اور وہ مسلمان جماعت کی زندگی میں شرافت کی حقیقت کو طاقتور اور فیصلہ کن اسلوب میں بیان کرتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اس دین کی حقیقت اور اس کا مزاج متعین کرتا ہے۔

﴿ عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ۙ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ وَ هُوَ يَخْشٰى ۙ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ ﴾	اس نے پیشانی پر شکن ڈالا اور منہ پھیر لیا کہ اس کے پاس ایک نابینا آدمی آیا۔ تمہیں کیا علم کہ شاید وہ پاک ہو جائے یا وہ نصیحت حاصل کرے اور اسے نصیحت نفع دے۔ لیکن جو بے نیازی کر رہا ہے آپ اس کے درپے ہیں اگر وہ پاک نہ بھی ہو تو آپ پر کوئی مواخذہ نہیں۔ لیکن جو شخص دوڑتا ہوا آیا اور وہ ڈرتا ہے آپ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔ آگاہ رہو! یہ قرآن تو نصیحت ہے جو چاہے وہ اس سے نصیحت حاصل کرے یہ مکرم صحیفوں میں محفوظ ہے جو بلند و بالا اور پاک ہیں سفیروں کے ہاتھوں میں جو عزت دار اور نیک ہیں۔
وَيُعَالِجُ الْمَقْطَعُ الثَّانِيْ جُحُوْدَ الْإِنْسَانِ وَكُفْرِهِ الْفَاحِشِ لِرَبِّهِ، وَهُوَ يُذَكِّرُهُ بِمَصْدَرِ وُجُوْدِهِ وَأَصْلِ نَشْأَتِهِ وَتَيْسِيْرِ حَيَاتِهِ وَتَوَلِّيْ رَبِّهِ لَهُ فِيْ مَوْتِهِ ثُمَّ تَقْصِيْرُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ أَمْرِهِ:	اور دوسرا پیرا یہ انسان کے انکار (روز حشر و نشر) اور اس کا اپنے رب کی صریح ناشکری کا علاج تجویز کرتا ہے اور اسے اس کے باوجود اور اصل مبدأ اور اس کی زندگی کو آسان بنانے والے وسائل اور اس کو موت، زندگی کا معاملہ اس کے رب کے ہاتھ میں ہونے اور پھر اس کا اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں قصور بیان کرتا ہے۔
﴿ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ؕ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؕ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ؕ ﴾	انسان ہلاک کیا جائے یہ کس قدر ناشکرا ثابت ہوا؟ وہ اس بات پر غور نہیں کرتا کہ اس نے اسے کس چیز سے پیدا کیا اور اس کا اندازہ لگایا، پھر اس کے لیے راہ آسان کیا پھر وہ اسے موت دے کر قبر میں داخل کرے گا، پھر جب چاہے گا اسے اٹھائے گا ہر گز نہیں! اس نے اس حکم کو پورا نہیں کیا جس کا اس نے حکم دیا۔

وَالْـمَقْطَعُ الثَّالِثُ يُعَالِجُ تَوْجِيْهِ الْقَلْبِ الْبَشَرِيِّ إِلَى أَمَسِّ الْأَشْيَاءِ بِهِ وَهُوَ طَعَامُهُ وَطَعَامُ حَيَوَانِهِ. وَمَا وَرَآءَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ مِنْ تَدْبِيْرِ اللهِ وَتَقْدِيْرِهِ لَهُ كَتَدْبِيْرِهِ وَتَقْدِيْرِهِ فِيْ نَشْأَتِهِ:	اس سورت کا تیسرا پیرایہ انسانی دل کی ان چیزوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو ہر ایک انسان اور حیوان کے لیے ضروری ہیں اور وہ ہے اس کا اور اس کے مویشیوں کا کھانا اور اس کے کھانے کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی تدبیر اور تقدیر کار فرما ہے اور وہ بھی انسان کی نشوونما کی تدبیر اور تقدیر کی طرح ہے۔
﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ۝ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ۝ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّ فَاكِهَةً وَّ أَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝﴾	پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے، کہ ہم نے خوب پانی برسایا پھر ہم نے زمین کو پھاڑا اور اس میں غلّے اگائے، انگور اور ترکاریاں زیتون اور کھجوریں، گھنے باغات اور پھل اور سبزہ تمہارے فائدے کے لیے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے۔
فَأَمَّا الْـمَقْطَعُ الْأَخِيْرُ فَيَتَوَلَّى عَرْضَ (الصَّاخَّةِ) يَوْمَ تَجِيْءُ بِهَوْلِهَا الَّذِيْ يَتَجَلَّى فِيْ لَفْظِهَا كَمَا تَتَجَلَّى آثَارُهَا فِي الْقَلْبِ الْبَشَرِيِّ الَّذِيْ يَذْهَلُ عَمَّا عَدَاهَا، وَفِي الْوُجُوْهِ الَّتِيْ تُحَدِّثُ عَمَّا دَهَاهَا:	اس سورت کا آخری پیرایہ ﴿اَلصَّاخَّةُ﴾ کا وہ منظر پیش کرتا ہے۔ جس دن قیامت اپنی ہولناکی کے ساتھ آئے گی وہ اپنے لفظوں میں یوں جلوہ گر ہے جس طرح وہ انسان کے دل میں اپنے اثرات کی صورت میں جلوہ گر ہے کہ وہ اس کے دل کو اپنے سوا دیگر چیزوں سے غافل کر دے گی اور چہروں پر اندرونی پریشانیوں کو نمایاں کر دے گی۔ (چنانچہ قرآن میں ہے:
﴿فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيْهِ ۝ وَأُمِّهٖ وَأَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝	جب کانوں کو بہرہ کر دینے والی چیخ آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی کو چھوڑ کر بھاگ پڑے گا اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور بیٹوں کو دیکھ کر فرار ہو جائے گا۔ اس دن ہر انسان کی اپنی حالت دوسروں کی حالت سے اسے بے دھیان کر دے گی۔ اس دن کئی چہرے روشن ہوں گے۔ ہنستے مسکراتے ہوں گے اور کئی

تَرۡهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الۡكَفَرَةُ الۡفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾	چہروں پر اس دن گرد و غبار ہوگا۔ انہیں سیاہی نے ڈھانپ رکھا ہوگا وہی لوگ کافر اور فاجر ہوں گے۔
إِنَّ اسۡتِعۡرَاضَ مَقَاطِعِ السُّوۡرَةِ وَآيَاتِهَا - عَلٰى هٰذَا النَّحۡوِ السَّرِيۡعِ - يَسۡكُبُ فِي الۡحِسِّ إِيۡقَاعَاتٍ شَدِيۡدَةَ التَّأۡثِيۡرِ. فَهِيَ مِنَ الۡقُوَّةِ وَالۡعُمۡقِ بِحَيۡثُ تَفۡعَلُ فِعۡلَهَا فِي الۡقَلۡبِ بِمُجَرَّدِ لَمۡسِهَا لَهُ بِذَاتِهَا.	بلاشبہ اس سورت کے پیرایوں اور اس کی آیات کو اس قدر صریح انداز میں پیش کرنا انسانی شعور پر خوف کی مؤثر دھاریں بہادیتا ہے۔ چنانچہ یہ انداز قوت اور گہرائی کے اعتبار دل میں وہی کام کرتا ہے جو بذات خود اسے چھونے سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔
وَسَنُحَاوِلُ أَنۡ نَكۡشِفَ عَنۡ جَوَانِبَ مِنَ الۡآمَادِ الۡبَعِيۡدَةِ الَّتِيۡ تُشِيۡرُ إِلَيۡهَا بَعۡضُ مَقَاطِعِهَا مِمَّا قَدۡ لَا تُدۡرِكُهُ النَّظۡرَةُ الۡأُوۡلَى.	اب ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس سورت کے ان گوشوں کی نقاب کشائی کریں جو عام نظروں سے اوجھل ہیں اور ان کی طرف اس سورت کے بعض پیرائے اشارہ کرتے ہیں کیونکہ ان کا تعلق ایسے امور سے ہے جو پہلی نظر سے سمجھ میں نہیں آسکتے۔
﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿١﴾ اَنۡ جَآءَهُ الۡاَعۡمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿٣﴾ اَوۡ يَذَّكَّرُ فَتَنۡفَعَهُ الذِّكۡرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰى ﴿٥﴾ فَاَنۡتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيۡكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنۡ جَآءَكَ يَسۡعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخۡشٰى ﴿٩﴾ فَاَنۡتَ عَنۡهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِىۡ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيۡدِىۡ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾﴾	اس نے پیشانی پر تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔ اس وجہ سے کہ اس کے پاس ایک نابینا آگیا۔ اور آپ کو کیا خبر کہ شاید وہ پاکیزگی حاصل کرے۔ یا وہ نصیحت حاصل کرے اور وہ اسے نفع دے۔ لیکن جو شخص لاپرواہی کرتا ہے آپ اس کی فکر میں ہیں۔ حالانکہ اگر وہ پاک ہونا نہیں چاہتا تو آپ پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔ لیکن جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور وہ ڈرتا ہے کہ آپ اس سے بے رخی برتتے ہیں، خبردار یہ تو نصیحت ہے جو چاہے وہ نصیحت حاصل کرے۔ وہ قابل احترام صحیفوں میں جو بلند اور پاک ہیں۔ معزز اور نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں۔
إِنَّ هٰذَا التَّوۡجِيۡهُ الَّذِيۡ نَزَلَ بِشَأۡنِ هٰذَا الۡحَادِثِ هُوَ أَمۡرٌ عَظِيۡمٌ جِدًّا. أَعۡظَمُ	بے شک یہ راہنمائی جس قصے کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔ یہ ایک بہت عظیم معاملے سے متعلق ہے اور

بِكَثِيرٍ مِمَّا يَبْدُو لِأَوَّلِ وَهْلَةٍ. إِنَّهُ مُعْجِزَةٌ هُوَ وَالْحَقِيقَةُ الَّتِي أَرَادَ إِقْرَارَهَا فِي الْأَرْضِ وَالْآثَارِ الَّتِي تَرَتَّبَتْ عَلَى إِقْرَارِهَا بِالْفِعْلِ فِي حَيَاةِ الْبَشَرِيَّةِ. وَلَعَلَّهَا هِيَ مُعْجِزَةُ الْإِسْلَامِ الْأُولَى وَمُعْجِزَتُهُ الْكُبْرَى كَذَلِكَ وَلَكِنْ هَذَا التَّوْجِيهُ يَرِدُ هَكَذَا - تَعْقِيبًا عَلَى حَادِثٍ فَرْدِيٍّ - عَلَى طَرِيقَةِ الْقُرْآنِ الْإِلَهِيَّةِ فِي اتِّخَاذِ الْحَادِثِ الْمُفْرَدِ وَالْمُنَاسَبَةِ الْمَحْدُودَةِ فُرْصَةً لِتَقْرِيرِ الْحَقِيقَةِ الْمُطْلَقَةِ وَالْمَنْهَجِ الْمُطَّرِدِ

اس معاملے سے عظیم تر ہے جو پہلی دفعہ ذہن میں آتا ہے یہ معجزہ ہے اور یہ اس حقیقت کا پیش خیمہ ہے۔ جسے اللہ تعالی اس زمین میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور انسانی زندگی پر اس کے قیام کے عملی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور شاید یہ اسلام کا پہلا معجزہ ہے بلکہ بڑا (معنوی) معجزہ ہے۔ لیکن یہ راہنمائی الوہی قرآن کے انداز بیان کے مطابق ایک انفرادی واقعہ کے بارے میں وارد ہوئی ہے اس طرح کے راہنما اصولوں کے بارے میں قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ وہ انفرادی اور محدود موقع و محل کے قصے کو بنیاد بنا کر بین الاقوامی نظام اور عالمگیر اصول قائم کر دیتا ہے۔

وَإِلَّا فَإِنَّ الْحَقِيقَةَ الَّتِي اسْتَهْدَفَ هَذَا التَّوْجِيهُ تَقْرِيرَهَا هُنَا وَالْآثَارَ الْوَاقِعِيَّةَ الَّتِي تَرَتَّبَتْ بِالْفِعْلِ عَلَى تَقْرِيرِهَا فِي حَيَاةِ الْأُمَّةِ الْمُسْلِمَةِ هِيَ الْإِسْلَامُ فِي صَمِيمِهِ. وَهِيَ الْحَقِيقَةُ الَّتِي أَرَادَ الْإِسْلَامُ - وَكُلُّ رِسَالَةٍ سَمَاوِيَّةٍ قَبْلَهُ - غَرْسَهَا فِي الْأَرْضِ.

ورنہ اس ربانی راہنمائی نے جس حقیقت کو یہاں برقرار رکھنا، اصلی مقصد ٹھہرایا ہے اور امت مسلمہ کی زندگی میں عملی طور پر اس حقیقت نے جو اثرات دکھائے ہیں وہ اپنی اصلیت کے اعتبار سے خالص اسلام ہے اور اسلام نے اپنے سے پہلے والے ہر سماوی پیغام کی طرح اس حقیقت کو زمین میں کاشت کرنے کا ارادہ کیا ہے (یعنی افراد کی قومی یا نسلی برتری کی بیخ کنی اور تقوی کی آبیاری)

هَذِهِ الْحَقِيقَةُ لَيْسَتْ هِيَ مُجَرَّدُ: كَيْفَ يُعَامِلُ فَرْدٌ مِنَ النَّاسِ؟ أَوْ كَيْفَ يُعَامِلُ صِنْفٌ مِنَ النَّاسِ؟ كَمَا هُوَ الْمَعْنَى الْقَرِيبُ لِلْحَادِثِ وَلِلتَّعْقِيبِ. إِنَّمَا هِيَ أَبْعَدُ مِنْ هَذَا جِدًّا وَأَعْظَمُ مِنْ

یہ حقیقت (ہدایت و راہنمائی) اس بات پر اکتفاء نہیں کرتی کہ لوگوں میں سے کسی ایک فرد یا کسی ایک صنف کے ساتھ برتاؤ کیسے کیا جائے۔ جیسا کہ واقعہ کے سیاق و سباق اور قریبی معنی سے ذہن میں آتا ہے۔

بلکہ اصل مقصود اس سے بہت آگے اور بہت عظیم ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگ زندگی کے تمام

عربی	اردو
هٰذَا جِدًّا . إِنَّهَا:كَيْفَ يَزِنُ النَّاسُ كُلَّ أُمُوْرِ الْحِيَاةِ؟ وَمِنْ أَيْنَ يَسْتَمِدُّوْنَ الْقِيَمَ الَّتِيْ يَزِنُوْنَ بِهَا وَيَقْدِرُوْنَ ؟	معاملات کو کس ترازو میں تولیں؟ اور وہ ایسے اقدار اور پیمانے کہاں سے حاصل کریں جس سے وہ امور زندگی کو تول سکیں؟
وَالْحَقِيْقَةُ الَّتِيْ اِسْتَهْدَفَ هٰذَا التَّوْجِيْهُ إِقْرَارَهَا هِيَ:أَنْ يَسْتَمِدَّ النَّاسُ فِي الْأَرْضِ قِيَمَهُمْ وَمَوَازِيْنَهُمْ مِنْ اِعْتِبَارَاتٍ سَمَاوِيَةٍ إِلٰـهِيَةٍ بَحْتَةٍ آتِيَةٌ لَهُمْ مِنَ السَّمَآءِ غَيْرُ مُقَيَّدَةٍ بِمُلَابَسَاتِ أَرْضِهِمْ وَلَا بِمَوَاضِعَاتِ حَيَاتِهِمْ وَلَا نَابِغَةٌ مِنْ تَصَوُّرَاتِهِمُ الْمُقَيَّدَةَ بِهٰذِهِ الْمَوَاضِعَاتِ وَتِلْكَ الْمُلَابَسَاتِ.	یہ ہدایت اس نظام کو قائم کرنا چاہتی ہے کہ لوگ اپنے دینی اور دنیاوی امور کو خالص آسمانی میزان اور ترازو میں تولیں۔ جو ان کے لیے آسمان سے آئے ہیں اور وہ ان کی زمینی آلودگیوں اور ان کی پست سوچوں سے مقید و مربوط نہ ہوں اور نہ ہی وہ ان کے مقید تصورات اور پست رجحانات سے پھوٹنے والے ہوں۔
وَهُوَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ جِدًّا كَمَا أَنَّهُ أَمْرٌ عَسِيْرٌ جِدًّا. عَسِيْرٌ أَنْ يَعِيْشَ النَّاسُ فِيْ الْأَرْضِ بِقِيَمٍ وَمَوَازِيْنَ آتِيَةٌ مِنَ السَّمَآءِ. مُطْلَقَةٌ مِنْ اِعْتِبَارَاتِ الْأَرْضِ. مُتَحَرَّرَةٌ مِنْ ضَغْطِ هٰذِهِ الْاِعْتِبَارَاتِ.	یہ بڑا کٹھن کام ہے مزید برآں دشوار بھی ہے اور انتہائی دشوار ہے کہ لوگ زمین پر ان قدروں اور پیمانوں سے زندگی بسر کریں جو آسمان سے آئے ہیں اور وہ زمینی تقاضوں اور ان کے دباؤ سے مطلقاً آزاد ہیں۔
نُدْرِكُ عَظْمَةَ هٰذَا الْأَمْرِ وَعُسْرَهُ حِيْنَ نُدْرِكُ ضَخَامَةَ الْوَاقِعِ الْبَشَرِيِّ وَثِقْلَهُ عَلَى الْمَشَاعِرِ وَضَغْطَهُ عَلَى النُّفُوْسِ وَصَعُوْبَةَ التَّخَلِّيْ عَنِ الْمُلَابَسَاتِ وَالضُّغُوْطِ النَّاشِئَةِ مِنَ الْحَيٰوةِ الْوَاقِعِيَّةِ لِلنَّاسِ الْمُنْبَثِقَةِ مِنْ أَحْوَالِ مَعَاشِهِمْ وَارْتِبَاطَاتِ حَيَاتِهِمْ وَمَوْرُوْثَاتِ بِيْئَتِهِمْ وَرَوَاسِبِ تَارِيْخِهِمْ وَسَائِرِ الظُّرُوْفِ الْأُخْرَى الَّتِيْ تَشُدُّهُمْ إِلَى الْأَرْضِ شَدًّا وَتَزِيْدُ مِنْ ضَغْطِ	ہم اس وقت اس نظام کی عظمت اور دشواری کا ادراک کر سکتے ہیں جب ہم بشری حالات کی ضخامت اور جذبات پر اس کے بوجھ اور نفوس پر اس کے دباؤ اور آلودگیوں سے دور رہنے کی صعوبت کا اندازہ کر لیں اور اس دباؤ کو سمجھ لیں جو لوگوں کی مجبوریوں کی وجہ سے سامنے آتا ہے اور پھر ان کے معاشی حالات اور ان کی زندگی کے باہمی ربط اور موروثی ماحول اور تاریخی اثرات اور دیگر عوامل جو اسے زمین سے جکڑے ہوئے ہیں کو پیش نظر رکھ لیں اور اندازہ کر لیں کہ انسانی نفوس پر اس

مَوَازِيْنِهَا وَقِيَمِهَا وَتَصَوُّرَاتِهَا عَلَى النُّفُوْسِ.	کے پیمانوں اور قدروں اور تصورات کا بوجھ کتنا بڑھ جائے گا۔
وَكَذٰلِكَ نُدْرِكُ عَظَمَةَ هٰذَا الْأَمْرِ وَعُسْرِهِ حِيْنَ نُدْرِكُ أَنَّ نَفْسَ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ (ﷺ) قَدِ احْتَاجَتْ - كَيْ تَبْلُغَهُ - إِلَى هٰذَا التَّوْجِيْهِ مِنْ رَبِّهِ، بَلْ إِلَى هٰذَا الْعِتَابِ الشَّدِيْدِ، اَلَّذِيْ يَبْلُغُ حَدَّ التَّعْجِيْبِ مِنْ تَصَرُّفِهِ.	اور اسی طرح ہم اس معیار کی عظمت اور اس کی دشواری کا ادراک کر سکتے ہیں جب ہم سمجھ لیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ بن عبداللہ کی ذات مبارک بھی اس معیار تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ربانی راہنمائی کی محتاج تھی بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ اس شدید (لطیف) عتاب کی طلب گار تھی جو اپنے تصرف کی حد درجہ حیرت انگیزی تک جا پہنچتا ہے۔
وَإِنَّهُ لَيَكْفِي لِتَصْوِيْرِ عَظْمَةِ أَيِّ أَمْرٍ فِيْ هٰذَا الْوَجُوْدِ أَنْ يُقَالَ فِيْهِ: إِنَّ نَفْسَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَدْ اِحْتَاجَتْ - كَيْ تَبْلُغَهُ - إِلَى تَنْبِيْهٍ وَتَوْجِيْهٍ! نَعَمْ! يَكْفِيْ هٰذَا. فَإِنَّ عَظَمَةَ هٰذِهِ النَّفْسِ وَسُمُوْهَا وَرِفْعَتِهَا تَجْعَلُ الْأَمْرَ الَّذِيْ يَحْتَاجُ مِنْهَا - كَيْ تَبْلُغَهُ - إِلَى تَنْبِيْهٍ وَتَوْجِيْهٍ، أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الْعَظَمَةِ وَأَرْفَعُ مِنَ الرِّفْعَةِ!	اور بیشک وہ اس معیار کی عظمت کا تصور کرنے کے لیے کافی ہے کہ اس کائنات کے کسی بھی مسئلے میں اس کو پیش نظر رکھا جائے اس سلسلے میں یہ کہنا مناسب ہے کہ اس معیار تک رسائی حاصل کرنے کے لیے حضرت محمد ﷺ بن عبداللہ کی ذات مبارک بھی ایک تنبیہ اور راہنمائی کی محتاج تھی ہاں نفس کی بلندی اور رفعت شان کے باوجود اس اس معیار کی عظمت تک رسائی کے لیے تنبیہ اور راہنمائی کی طلب گار ہے یہ معاملہ (یعنی معیار فضیلت) ہر عظمت سے بڑا اور ہر رفعت سے ارفع اور بلند ہے۔
وَهٰذِهِ هِيَ حَقِيْقَةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِيْ اِسْتَهْدَفَ التَّوْجِيْهُ الْإِلٰهِيُّ إِقْرَارَهُ فِي الْأَرْضِ بِمُنَاسَبَةِ هٰذَا الْحَادِثِ الْمُفْرَدِ. أَنْ يَسْتَمِدَّ النَّاسُ قِيَمَهُمْ	اور یہی اس انفرادی حادثے کو موضوع بحث بنانے کی حقیقت ہے جسے ربانی راہنمائی نے اس زمین میں قائم کرنے کو ہدف بنایا کہ لوگ اپنی قدریں اور ترازو آسمان سے حاصل کریں جو زمینی قدروں اور

وَمَوَازِيْنَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ، طَلْقَاءَ مِنْ قِيَمِ الْأَرْضِ وَمَوَازِيْنِهَا الْمُنْبَثِقَةَ مِنْ وَاقِعِهِمْ كُلِّهِ . . وَهٰذَا هُوَ الْأَمْرُ الْعَظِيْمُ.	ترازوؤں سے بالاتر ہیں۔ اور وہ لوگوں کی پوری عملی زندگی سے پھوٹنے والے معیارات سے مطلقاً آزاد ہیں یہ معاملہ واقعی ایک عظیم ہدف اور بلند ترین مقصد ہے۔
إِنَّ الْمِيْزَانَ الَّذِيْ أَنْزَلَهُ اللهُ لِلنَّاسِ مَعَ الرُّسُلِ، لِيُقَوِّمُوْا بِهِ الْقِيَمَ كُلَّهَا هُوَ: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ أَتْقَىٰكُمْ﴾ . . هٰذِهِ هِيَ الْقِيمَةُ الْوَحِيْدَةُ الَّتِيْ يَرْجِحُ بِهَا وَزْنُ النَّاسِ أَوْ يَشِيْلُ! وَهِيَ قِيمَةٌ سَمَاوِيَّةٌ بَحْتَةٌ، لَا عِلَاقَةَ لَهَا بِمُوَاضِعَاتِ الْأَرْضِ وَمُلَابِسَاتِهَا إِطْلَاقًا.	بیشک وہ ترازو جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس میزان اور ترازو کے ساتھ تمام قدروں کو تولیں وہ ہے: "بیشک تم میں سے اللہ کے ہاں معزز انسان وہ ہے جو اس سے خوف کھاتا ہو۔" یہ ہے وہ لاثانی قدر جس کا وجود لوگوں کا قد کاٹھ بڑھا دے گا یا انہیں گرادے گا اور یہ خالص آسمانی قدر ہے اس کا زمینی حالات اور اس کی آلودگیوں سے مطلقاً کوئی ربط نہیں۔
وَلٰكِنَّ النَّاسَ يَعِيْشُوْنَ فِي الْأَرْضِ، وَيَرْتَبِطُوْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ بِارْتِبَاطَاتٍ شَتَّى، كُلُّهَا ذَاتُ وَزْنٍ وَذَاتُ ثِقْلٍ وَذَاتُ جَاذِبِيَّةٍ فِيْ حَيَاتِهِمْ. وَهُمْ يَتَعَامَلُوْنَ بِقِيَمٍ أُخْرَى.. فِيْهَا النَّسَبُ، وَفِيْهَا الْقُوَّةُ، وَفِيْهَا الْمَالُ. وَفِيْهَا مَا يَنْشَأُ عَنْ تَوْزِيْعِ هٰذِهِ الْقِيَمِ مِنْ ارْتِبَاطَاتٍ عَمَلِيَّةٍ.. اقْتِصَادِيَّةٍ وَغَيْرُ اقْتِصَادِيَّةٍ.. تَتَفَاوَتُ فِيْهَا أَوْضَاعُ النَّاسِ بَعْضُهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِبَعْضٍ. فَيُصْبِحُ بَعْضُهُمْ أَرْجَحَ مِنْ بَعْضٍ فِيْ مَوَازِيْنِ الْأَرْضِ.	لیکن لوگ زمین میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ اپنے درمیان کئی طرح کے روابط قائم کرتے ہیں اور وہ ان کی زندگی میں سارے کے سارے وزن اور کشش اور جذبات رکھتے ہیں اور وہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ دیگر اقدار کو مد نظر رکھ کر لین دین کرتے ہیں۔ اس میں نسب بھی شامل ہے اور طاقت اور مال بھی اور پھر ان اقدار کی تقسیم کے تحت ان میں عملی رابطے وجود میں آتے ہیں خواہ اقتصادی ہوں یا غیر اقتصادی۔ اس طرح لوگوں کے حالات اپنی اپنی ضرورتوں کے تناسب کے مطابق متفاوت ہو جاتے ہیں اور زمینی پیمانوں اور ترازوؤں میں کوئی انسان صاحب حیثیت ہو جاتا ہے اور کوئی بے حیثیت۔

عربی	اردو
ثُمَّ يَجِيْءُ الْإِسْلَامُ لِيَقُوْلَ: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقٰكُمْ﴾.. فَيَضْرِبُ صَفْحًا عَنْ كُلِّ تِلْكَ الْقِيَمِ الثَّقِيْلَةِ الْوَزْنِ فِيْ حَيَاةِ النَّاسِ الْعَنِيْفَةِ الضَّغْطِ عَلَى مَشَاعِرِهِمِ الشَّدِيْدَةِ الْجَاذِبِيَّةِ إِلَى الْأَرْضِ.	پھر اسلام آجاتا ہے تاکہ وہ کہے کہ (تم میں سے اللہ کے ہاں معزز و مکرم وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ خوف خدا رکھتا ہے) وہ لوگوں کی زندگی میں گران اور وزنی اور ان کے جذبات پر شدید دباؤ رکھنے والی تمام اقدار کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور ان قدروں کو مسترد کر دیتا ہے جو زمین کی طرف شدید جذب رکھتی ہیں۔
وَيُبَدِّلُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ تِلْكَ الْقِيْمَةِ الْجَدِيْدَةِ الْمُسْتَمِدَّةِ مُبَاشِرَةً مِنَ السَّمَاءِ الْمُعْتَرِفُ بِهَا وَحْدَهَا فِيْ مِيْزَانِ السَّمَاءِ.	اور ان کی بجائے ایک جدید قدر پیش کرتا ہے جو براہ راست آسمان سے درآمد کی گئی ہے اور آسمان ترازو میں صرف اسی کو ہی معتبر قرار دیا گیا ہے۔
ثُمَّ يَجِيْءُ هٰذَا الْحَادِثُ لِتَقْرِيْرِ هٰذِهِ الْقِيْمَةِ فِيْ مُنَاسَبَةٍ وَاقِعِيَّةٍ مَحْدُوْدَةٍ. وَلِيُقَرِّرَ مَعَهَا الْمَبْدَأُ الْأَسَاسِيَّ: وَهُوَ أَنَّ الْمِيْزَانَ مِيْزَانُ السَّمَاءِ وَالْقِيْمَةُ قِيْمَةُ السَّمَاءِ. وَأَنَّ عَلَى الْأُمَّةِ الْمُسْلِمَةِ أَنْ تَدَعَ كُلَّ مَا تَعَارَفَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَكُلَّ مَا يَنْبَثِقُ مِنْ عَلَاقَاتِ الْأَرْضِ مِنَ قِيَمٍ وَتَصَوُّرَاتٍ ، وَمَوَازِيْنَ وَاعْتِبَارَاتٍ لِتَسْتَمِدَّ الْقِيَمَ مِنَ السَّمَاءِ وَحْدَهَا وَتَزِنُ بِمِيْزَانِ السَّمَاءِ وَحْدَهُ!	اس قدر اور روایات کو معاشرے میں مستحکم بنانے کے لیے مناسب وقت پر یہ محدود سا واقعہ رونما ہوتا ہے تاکہ اس کے بیان کے ساتھ ہی ایک بنیادی اصول قائم ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ حیثیت انسانی کو تولنے والا ترازو، آسمانی ترازو ہے اور کسی کی حیثیت و مرتبہ کو پہچاننے کی قدر، آسمانی قدر ہے اور امت مسلمہ پر فرض ہے کہ لوگوں کے درمیان معروف زمینی قدروں کو چھوڑ دے اور ایسی تمام اقدار اور تصورات اور ترازوؤں اور اعتبارات کو خیر باد کہہ دے جو زمینی رابطوں اور واسطوں سے پھوٹتے ہیں تاکہ آسمان سے حاصل کردہ لاثانی اقدار سے راہنمائی حاصل کرے اور لوگوں کو آسمان کے لاثانی میزان سے تول سکے۔
وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ الْأَعْمَى الْفَقِيْرُ.. اِبْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ.. إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ	ایک نابینا نادار آدمی (عبداللہ بن مالک حضرت خدیجہؓ کا پھوپھی زاد) ابن ام مکتوم حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف آتا ہے اور آپ اس وقت قریشی

مَشْغُوْلٌ بِأَمْرِ النَّفَرِ مِنْ سَادَةِ قُرَيْشٍ. عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ اِبْنَيْ رَبِيْعَةَ وَأَبِيْ جَهْلٍ عَمْرِو بْنُ هِشَامٍ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ وَالْوَلِيْدَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ وَمَعَهُمْ اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.. وَالرَّسُوْلُ ﷺ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَيَرْجُوْ بِإِسْلَامِهِمْ خَيْرًا لِلْإِسْلَامِ فِيْ عُسْرَتِهِ وَشِدَّتِهِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا بِمَكَّةَ، وَهٰؤُلَاءِ النَّفَرُ يَقِفُوْنَ فِيْ طَرِيْقِهِ بِمَالِهِمْ وَجَاهِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ، وَيَصُدُّوْنَ النَّاسَ عَنْهُ وَيَكِيْدُوْنَ لَهُ كَيْدًا شَدِيْدًا حَتّٰى لَيَجْمِدُوْهُ فِيْ مَكَّةَ تَجْمِيْدًا ظَاهِرًا. بَيْنَمَا يَقِفُ الْآخِرُوْنَ خَارِجَ مَكَّةَ لَا يَقْبَلُوْنَ عَلَى الدَّعْوَةِ الَّتِيْ يَقِفُ لَهَا أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَى صَاحِبِهَا وَأَشَدُّهُمْ عَصَبِيَّةً لَهُ فِيْ بِيْئَةٍ جَاهِلِيَّةٍ قَبَلِيَّةٍ تَجْعَلُ لِمَوْقِفِ الْقَبِيْلَةِ كُلَّ قِيْمَةٍ وَكُلَّ اِعْتِبَارٍ.	سرداروں کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے ان سرداروں میں عتبہ اور شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے، اور ابوجہل عمرو بن ہشام اور امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ شریک مجلس تھے اور ان کے ساتھ عباس بن عبدالمطلب بھی تھے۔ آپ انہیں اسلام کی دعوت دے رہے تھے ان کے قبول اسلام سے اسلام کے لیے خیر اور بہتری کی امید رکھے ہوئے تھے کیونکہ مکہ میں دعوت اسلامی تنگیوں اور تکلیفوں میں گھری ہوئی تھی اور یہ سردار اپنے مال اور وجاہت اور قوت کے بل بوتے پر اس کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے اور لوگوں کو قبول حق سے روکتے تھے اور اس کے خلاف شدید تدابیر کرتے تھے تاکہ یہ دعوت مکہ میں ہی منجمد ہو جائے۔ جبکہ مکہ کے باہر کے لوگ ٹکٹکی باندھے کھڑے تھے۔ وہ اس وقت دعوت حق قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے جب تک اس کے پیغمبر کے قریبی رشتہ دار جو کہ قبائلی جاہلی ماحول میں اس کی خاطر مرمٹنے کے لیے تیار ہیں، وہ اسے قبول نہ کرلیں۔ کیونکہ جاہلیت کا ماحول قبیلے کے موقف کو ہر طرح کی حیثیت اور ہر طرح کا اعتبار عطا کرتا تھا۔
يَجِيْءُ هٰذَا الرَّجُلُ الْأَعْمَى الْفَقِيْرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مَشْغُوْلٌ بِأَمْرِ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ. لَا لِنَفْسِهِ وَلَا لِمَصْلِحَتِهِ، وَلٰكِنْ لِلْإِسْلَامِ وَلِمَصْلِحَةِ الْإِسْلَامِ. فَلَوْ أَسْلَمَ هٰؤُلَاءِ لَأَنْزَاحَتِ الْعَقَبَاتُ الْعَنِيْفَةُ وَالْأَشْوَاكُ الْحَادَّةُ مِنْ طَرِيْقِ	یہ نابینا فقیر آدمی حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف آتا ہے اور آپ اس وقت ایک گروہ کے ساتھ مصروف گفتگو ہیں۔ اپنی ذات یا اپنی مصلحت کے لیے نہیں بلکہ اسلام اور اسلام کی مصلحت کے لیے۔ تاکہ اگر یہ سردار اسلام قبول کرلیں تو اسلام کی دعوت کے سامنے یں دور ہو جائیں گی اور مکہ میں دعوت کے راستے سے تیز

الدَّعْوَةِ فِيْ مَكَّةَ، وَلَانْسَاحَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْإِسْلَامُ فِيْمَا حَوْلَهَا بَعْدَ إِسْلَامِ هٰؤُلَاءِ الصَّنَادِيْدِ الْكِبَارِ.	کانٹے ہٹ جائیں گے اور کفار کے سرداروں کے قبول یوں سے ارد گرد کے نشیبوں کی طرف بہہ پڑے گا۔
يَجِيْءُ هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَقْرِئْنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ... وَيُكَرِّرُ هٰذَا وَهُوَ يَعْلَمُ تَشَاغُلَ الرَّسُوْلِ ﷺ بِمَا هُوَ فِيْهِ. فَيَكْرَهُ الرَّسُوْلُ قَطْعَهُ لِكَلَامِهِ وَاهْتِمَامِهِ. وَتَظْهَرُ الْكَرَاهِيَةُ فِيْ وَجْهِهِ - الَّذِيْ لَا يَرَاهُ الرَّجُلُ - فَيَعْبَسُ وَيُعْرِضُ.	یہ آدمی آتا ہے اور حضرت رسول ﷺ سے کہتا ہے: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے پڑھائیے اور وہ چیز سکھائیے جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہے۔ اور اس بات کو بار بار دھراتا ہے اور وہ حضرت رسول ﷺ کی مشغولیت کو بھی جانتا ہے لہذا اللہ کے رسول ﷺ اپنی بات اور اپنے اہتمام کو اس سے مخاطب ہو کر ختم کرنا ناپسند کرتے ہیں اور یہ ناگواری آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ظاہر ہو رہی تھی لیکن وہ آدمی اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔ لہذا آپ اپنے ماتھے پر شکن ڈالتے ہیں اور اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔
يُعْرِضُ عَنِ الرَّجُلِ الْمُفْرَدِ الْفَقِيْرِ الَّذِيْ يُعَطِّلُهُ عَنِ الْأَمْرِ الْخَطِيْرِ. الْأَمْرُ الَّذِيْ يَرْجُوْ مِنْ وَرَائِهِ لِدَعْوَتِهِ وَلِدِيْنِهِ الشَّيْءَ الْكَثِيْرَ، وَالَّذِيْ تَدْفَعُهُ إِلَيْهِ رَغْبَتُهُ فِيْ نُصْرَةِ دِيْنِهِ وَإِخْلَاصِهِ لِأَمْرِ دَعْوَتِهِ وَحُبِّهِ لِمَصْلَحَةِ الْإِسْلَامِ وَحِرْصِهِ عَلَى انْتِشَارِهِ!	آپؐ اس آدمی سے منہ پھیر رہے ہیں جو تنہا اور فقیر ہے جو اسے اس گرانقدر کام سے روکنا چاہتا ہے۔ ایسے کام سے جس کے پیچھے آپ اپنی دعوت اور اپنے دین کے لیے بہت کچھ امید لگائے بیٹھے تھے اور جو جذبہ آپ کو اس مباحثے کے تسلسل کی طرف بڑھا رہا تھا وہ اپنے دین کی نصرت اور دعوتی کام میں اخلاص اسلام کی محبت اور اس کی مصلحت پر مبنی تھا اور اس حرص پر مبنی تھا کہ اسلام پھیل جائے۔
وَهُنَا تَتَدَخَّلُ السَّمَاءُ. تَتَدَخَّلُ لِتَقُوْلَ كَلِمَةَ الْفَصْلِ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ، وَلِتَضَعَ مَعَالِمَ الطَّرِيْقِ كُلِّهِ وَلِتُقَرِّرَ الْمِيْزَانَ الَّذِيْ تُوْزَنُ فِيْهِ الْقِيَمُ - بِغَضِّ النَّظَرِ عَنْ جَمِيْعِ الْمُلَابَسَاتِ	اس موقع پر آسمان والا دخل اندازی کرتا ہے اور اس لیے دخل اندازی کرتا ہے کہ اس معاملے میں فیصلہ کن اور دوٹوک بات کہہ دی جائے اور صراط مستقیم کے نقوش متعین ہو جائیں اور ایک ایسا ترازو مقرر ہو جائے جس میں اقدار تولی جا سکیں اور ہر طرح کی مصلحتیں اور منافع بالائے طاق رکھ دیے جائیں خواہ انسان بلکہ انسانوں

وَالْاِعْتِبَارَاتِ. بِمَا فِيْ ذٰلِكَ اِعْتِبَارُ مَصْلِحَةِ الدَّعْوَةِ كَمَا يَرَاهَا الْبَشَرُ. بَلْ كَمَا يَرَاهَا سَيِّدُ الْبَشَرِ ﷺ.

کے سردار حضرت محمد ﷺ کی نظر میں دعوت کی مصلحت کتنی بھی ہو اس معیار اور ترازو کے مقابلے میں اسے مد نظر نہ رکھا جائے۔

وَهُنَا يَجِيْءُ الْعِتَابُ مِنَ اللهِ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى لِنَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ صَاحِبُ الْخُلْقِ الْعَظِيْمِ فِيْ أُسْلُوْبٍ عَنِيْفٍ شَدِيْدٍ. وَلِلْمَرَّةِ الْوَحِيْدَةِ فِيْ الْقُرْآنِ كُلِّهِ يُقَالُ لِلرَّسُوْلِ الْحَبِيْبِ الْقَرِيْبِ: ﴿كَلَّا!﴾ وَهِيَ كَلِمَةُ رَدْعٍ وَزَجْرٍ فِي الْخِطَابِ! ذٰلِكَ أَنَّهُ الْأَمْرُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ يَقُوْمُ عَلَيْهِ هٰذَا الدِّيْنُ!

اس موقع پر اللہ تعالیٰ جو کہ بلند و بزرگ تر ہے کی جانب سے اپنے نبی کریم اور صاحب خالق عظیم پر سخت اسلوب میں عتاب نازل ہوتا ہے اور پورے قرآن میں ایسا پہلی اور آخری دفعہ ہی ہوا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو کلمہ زجر سے خطاب کیا گیا ہے کہ "کلا" ہرگز نہیں، کیونکہ معاملہ بڑا عظیم ہے اور اس پر ہی یہ دین قائم ہے۔

وَالْأَسْلُوْبُ الَّذِيْ تَوَلَّى بِهِ الْقُرْآنُ هٰذَا الْعِتَابَ الْإِلٰهِيَّ أُسْلُوْبٌ فَرِيْدٌ، لَا يُمْكِنُ تَرْجَمَتُهُ فِيْ لُغَةِ الْكِتَابَةِ الْبَشَرِيَّةِ. فَلُغَةُ الْكِتَابَةِ لَهَا قُيُوْدٌ وَأَوْضَاعٌ وَتَقَالِيْدُ تَغُضُّ مِنْ حَرَارَةِ هٰذِهِ الْمُوْحِيَاتِ فِيْ صُوْرَتِهَا الْحَيَّةِ الْمُبَاشِرَةِ.

وَيَنْفَرِدُ الْأَسْلُوْبُ الْقُرْآنِيُّ بِالْقُدْرَةِ عَلَى عَرْضِهَا فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فِيْ لَمَسَاتٍ سَرِيْعَةٍ. وَفِيْ عِبَارَاتٍ مُتَقَطِّعَةٍ وَفِيْ تَعْبِيْرَاتٍ كَأَنَّهَا اِنْفِعَالَاتٌ وَنَبَرَاتٌ وَسِمَاتٌ وَلَمَحَاتٌ حَيَّةٌ!

قرآن کریم نے اس خداوندی عتاب کو جس اسلوب میں بیان کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے انسانی انداز کتابت کی لغت میں اس کا ترجمہ کرنا ممکن نہیں کیونکہ تحریر کی لغت کے قواعد و ضوابط اور اسلوب نگارش کی چند پابندیاں ہیں۔ جو بالواسطہ کسی زندہ حقیقت کی حرارت کو واضح کرنے کی بجائے مترجم اشارات میں گل کر دیتی ہیں۔

جبکہ قرآن کا اسلوب بیان بے مثال اور لاثانی ہے اس میں یہ قدرت ہے کہ وہ اس ناگوار صورتحال کو ایسے تیز رو الفاظ اور مختصر فقرات اور مؤثر تعبیرات میں بیان کرے کہ گویا وہ احساسات اور خطیبانہ لہجات اور نمایاں جہات اور زندہ لمحات ہوں۔

﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝١ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢﴾

"اس نے ماتھے پر شکن ڈالا اور منہ پھیر لیا۔" اس وجہ سے کہ اس کے پاس ایک نابینا آدمی آیا، ان صیغوں

بِصِيْغَةِ الْحِكَايَةِ عَنْ أَحَدٍ آخَرَ غَائِبٌ غَيْرُ الْمُخَاطَبِ! وَفِيْ هٰذَا إِيْحَاءٌ بِأَنَّ الْأَمْرَ مَوْضُوْعَ الْحَدِيْثِ مِنَ الْكَرَاهَةِ عِنْدَ اللهِ بِحَيْثُ لَا يُحِبُّ - سُبْحَانَهُ - أَنْ يُوَاجِهَ بِهِ نَبِيَّهُ وَحَبِيْبَهُ. عَطْفًا عَلَيْهِ وَرَحْمَةً بِهِ وَإِكْرَامًا لَهُ عَنِ الْمُوَاجِهَةِ بِهٰذَا الْأَمْرِ الْكَرِيْهِ!	سے یوں معلوم ہو رہا ہے کہ گویا کسی غیر موجود آدمی کی حکایت حال بیان کی جا رہی ہے۔ اس انداز عتاب میں اس ادب کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ گفتگو کا موضوع اللہ سبحانہ کے ہاں ناگوار ہے اور وہ نہیں پسند کرتا کہ اپنے نبی اور اپنے پیارے رسول ﷺ کو ایسے صیغوں سے مخاطب کرے جو اس پر اپنی شفقت اور رحمت اور اپنے ہاں اس کے رتبہ و مقام اور اس کے اکرام کے منافی ہوں۔
ثُمَّ يَسْتَدِيْرُ التَّعْبِيْرُ- بَعْدَ مُوَارَاةِ الْفِعْلِ الَّذِيْ نَشَأَ عَنْهُ الْعِتَابُ - يَسْتَدِيْرُ إِلَى الْعِتَابِ فِيْ صِيْغَةِ الْخِطَابِ. فَيَبْدَأُ هَادِئًا شَيْئًا مَا: ﴿وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝﴾؟ مَا يُدْرِيْكَ أَنْ يَتَحَقَّقَ هٰذَا الْخَيْرُ الْكَبِيْرُ. أَنْ يَتَطَهَّرَ هٰذَا الرَّجُلُ الْأَعْمَى الْفَقِيْرُ - الَّذِيْ جَاءَكَ رَاغِبًا فِيْمَا عِنْدَكَ مِنَ الْخَيْرِ - وَأَنْ يَتَيَقَّظَ قَلْبُهُ فَيَتَذَكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرَى.	پھر اس فعل کو جس سے عتاب الٰہی نازل ہوا، اسے غائب کے صیغوں میں چھپانے کے بعد اظہار بیان گھوم کر خطاب کے صیغوں کی طرف آ جاتا ہے۔ چنانچہ وہ قدرے نرم لہجے سے شروع ہوتا ہے اور آپ ﷺ کو کیا پتہ شاید کہ وہ پاک ہو جائے یا وہ نصیحت حاصل کرے اور وہ نصیحت اسے فائدہ دے۔ اور آپ ﷺ کو کیا معلوم کہ یہ خیر کثیر جو آپ ﷺ کے پاس ہے وہ اس نابینے فقیر کے دل میں ثابت ہو جائے اور وہ پاک ہو جائے وہ تو اس خیر کی رغبت لے کر تیرے پاس آیا ہے اور اس کا دل بیدار ہو جاتا ہے اور نصیحت حاصل ہو جو اسے نفع دیتی۔
وَمَا يُدْرِيْكَ أَنْ يَّشْرُقَ هٰذَا الْقَلْبُ بِقَبَسٍ مِنْ نُوْرِ اللهِ فَيَسْتَحِيْلَ مَنَارَةً فِي الْأَرْضِ تَسْتَقْبِلُ نُوْرَ السَّمَاءِ؟ اَلْأَمْرُ الَّذِيْ يَتَحَقَّقُ كُلَّمَا تَفَتَّحَ قَلْبٌ لِلْهُدٰى وَتَمَّتْ حَقِيْقَةُ الْإِيْمَانِ فِيْهِ. وَهُوَ الْأَمْرُ	اور آپ ﷺ کو کیا معلوم کہ اس کا دل اللہ کے نور کے شعلے سے روشن ہو جاتا؟ اور آسمان کے نور کو اخذ کرنے کے لیے زمین کے منارے میں تبدیل ہو جاتا ہے جب کوئی دل ہدایت کے لیے واضح ہو جائے اور اس میں حقیقت ایمان مکمل ہو جائے تو اس کے بارے میں یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ وہ شعلہ نور بن جائے گا

الْعَظِيمُ الثَّقِيلُ فِي مِيزَانِ اللهِ .	اور اللہ کے ترازو میں یہ عمل بڑا عظیم اور وزنی ہے۔
ثُمَّ تَعْلُوْ نَبْرَةُ الْعِتَابِ وَتَشْتَدُّ لَهْجَتُهُ وَيَنْتَقِلُ إِلَى التَّعْجِيبِ مِنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ مَحَلِّ الْعِتَابِ: ﴿ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ ﴾	پھر اسلوب عتاب بلند ہو جاتا ہے اور لہجہ سخت ہو جاتا ہے لیکن اس کا رخ تعجب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن جو شخص پروا نہیں کرتا۔ آپ ﷺ اس کے درپے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ پاک نہیں ہونا چاہتا تو آپ ﷺ پر کوئی گرفت نہیں، لیکن جو آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور وہ ڈرتا بھی ہے۔ آپ ﷺ اس سے بے رخی برت رہے ہیں۔
أَمَّا مَنْ أَظْهَرَ الْاِسْتِغْنَاءَ عَنْكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَمَّا عِنْدَكَ مِنَ الْهُدٰى وَالْخَيْرِ وَالنُّوْرِ وَالطَّهَارَةِ... أَمَّا هٰذَا فَأَنْتَ تَتَصَدّٰى لَهُ وَتَحْفِلُ أَمْرَهُ وَتَجْهَدُ لِهِدَايَتِهِ وَتَتَعَرَّضُ لَهُ وَهُوَ مُعْرِضٌ! ﴿ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ ﴾ وَمَا يُضِيْرُكَ أَنْ يَظَلَّ فِيْ رِجْسِهِ وَدَنَسِهِ؟ وَأَنْتَ لَا تُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ. وَأَنْتَ لَا تُنْصَرُ بِهِ. وَأَنْتَ لَا تَقُوْمُ بِأَمْرِهِ.	یعنی جو شخص آپ ﷺ سے لاپرواہی برتتا ہے اور اسے آپ ﷺ کے دین اور آپ کے پاس موجود ہدایت اور خیر اور نور اور طہارت کا طالب نہیں ہے آپ ﷺ اس کی فکر میں ہیں اور اس کے معاملے (قبول حق) کو بڑا اہم سمجھ رہے ہیں اور اس کی ہدایت کے لیے کوشاں اور اس کی فکر میں ہیں اور اس کا حال یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ سے منہ پھیرے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ پر کوئی گرفت اور نہ آپ ﷺ کا کوئی نقصان ہے کہ اپنی پلیدگی اور میل میں لت پت رہے اور آپ ﷺ سے اس کے گناہ کے متعلق بازپرس نہیں ہو گی اور نہ آپ ﷺ اس کے ذریعے مدد نہیں کیے جائیں گے اور نہ آپ ﷺ اس کے معاملے کے ذمہ دار ہیں۔
﴿ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ ﴾ طَائِعًا مُخْتَارًا ﴿ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ ﴾ وَيَتَوَقّٰى ﴿ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ ﴾ وَيُسَمَّى الْاِنْشِغَالَ عَنِ الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ الرَّاغِبِ	"اور جو شخص آپ ﷺ کے پاس دوڑتا ہوا آیا۔" برضا ورغبت سے "اور وہ ڈرتا بھی ہے" کسی کھائی میں گرنے سے بچنا چاہتا ہے۔ "آپ ﷺ اس سے لاپرواہی برت رہے ہیں" یہاں ایک مومن آدمی سے جو خیر حاصل کرنے کی رغبت لے کر آیا اس سے منہ

فِي الْخَيْرِ اِلتَقي تَلَهِّيًا . . وَهُوَ وَصْفٌ شَدِيْدٌ .	پھیرنے کو ﴿تَلَهّٰی﴾ "تغافل" سے تعبیر کیا ہے اور یہ بڑی سخت توصیف ہے۔
ثُمَّ تَرْتَفِعُ نَبْرَةُ الْعِتَابِ حَتّٰى لَتَبْلُغَ حَدَّ الرَّدْعِ وَالزَّجْرِ: ﴿ كَلَّآ ﴾.. لَا يَكُنْ ذٰلِكَ أَبَدًا . . وَهُوَ خِطَابٌ يَسْتَرْعِي النَّظَرَ فِي هٰذَا الْمَقَامِ .	پھر عتاب کا اسلوب بیان ذرا اور بلند ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ زجر و توبیخ تک پہنچ جاتا ہے یعنی (کلا) یعنی ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ اس مقام پر ایسا اسلوب تخاطب غور طلب ہے۔
ثُمَّ يُبَيِّنُ حَقِيقَةَ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ وَكَرَامَتِهَا وَعَظَمَتِهَا وَرِفْعَتِهَا وَاسْتِغْنَاءَهَا عَنْ كُلِّ أَحَدٍ. وَعَنْ كُلِّ سَنَدٍ وَعِنَايَتِهَا فَقَطْ لِمَنْ يُرِيْدُهَا لِذَاتِهَا كَائِنًا مَا كَانَ وَضْعُهُ وَوَزْنُهُ فِيْ مَوَازِيْنِ الدُّنْيَا:	پھر وہ اس دعوت کی حقیقت اور بزرگی اور عظمت اور رفعت شان کو واضح کرتا ہے اور پھر اس دعوت کی ہر ایک شخص اور ہر کسی قسم کی سپورٹ اور پشت پناہی سے بے نیازی بیان کرتا ہے اور اس آدمی کے لطف و کرم کا مستحق گرداناتا ہے جو اس کی ذاتی خوبی کی وجہ سے اسے سننا چاہتا ہے خواہ دنیا کے ترازوؤں میں اس کا کتنا ہی مقام ہو اور وہ اسے کسی بھی مقام کا مستحق سمجھتی ہو۔
﴿ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝ ﴾	بے شک یہ صحیفہ تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اسے یاد کرے یہ قابل احترام صحیفوں میں ایک صحیفہ ہے جو بلند اور پاکیزہ ہے، ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے جو نہایت مکرم اور نیکوکار ہیں۔
فَهِيَ كَرِيْمَةٌ فِيْ كُلِّ اِعْتِبَارٍ. كَرِيْمَةٌ فِيْ صُحُفِهَا الْمَرْفُوْعَةُ الْمُطَهَّرَةُ الْمُوَكَّلُ بِهَا السُّفَرَآءُ مِنَ الْمَلَاِ الْأَعْلٰى يَنْقُلُوْنَهَا إِلَى الْمُخْتَارِيْنَ فِي الْأَرْضِ لِيُبَلِّغُوْهَا.	پس یہ صحیفہ ہر اعتبار سے قابل احترام ہے، صحیفوں میں صحیفہ (بلکہ ان کا خلاصہ) ہونے کے اعتبار سے بھی اور بلند و بالا اور پاکیزہ ہونے کے اعتبار سے ان پر ملک اعلیٰ (فرشتوں کی پارلیمنٹ) سے مقرر کردہ فرشتے مقرر ہیں جن کا کام آیات کو صحیفوں سے نقل کر کے زمین میں اللہ تعالیٰ کے چنیدہ رسولوں تک پہنچانا ہے۔

وَهُمْ كَذٰلِكَ كِرَامٌ بَرَرَةٌ ..فَهِيَ كَرِيمَةٌ طَاهِرَةٌ فِي كُل مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا وَمَا يَمُسُّهَا مِنْ قَرِيبٍ أَوْ مِنْ بَعِيدٍ . وَهِيَ عَزِيزَةٌ لَا يُتَصَدّٰى بِهَا لِلْمُعْرِضِينَ الَّذِينَ يُظْهِرُوْنَ الْإِسْتِغْنَآءَ عَنْهَا، فَهِيَ فَقَطْ لِمَنْ يَعْرِفُ كِرَامَتِهَا وَيَطْلُبُ التَّطَهُّرَ بِهَا.	مزید برآں وہ فرشتے بزرگ اور نیکوکار ہیں چنانچہ یہ صحیفہ اپنے متعلقات (اوراق سیاہی، غلاف) سمیت قابل احترام ہے۔ کوئی قریب ہو یا دور اسے (پاک ہوئے بغیر) چھو نہیں سکتا اور یہ اس قدر محترم و مکرم ہے کہ اسے بے نیازوں اور لاپرواہوں کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو صرف ان کے لیے ہے جو اس کی بزرگی کو پہچانتا ہو اور اس کے ذریعے پاک ہونا چاہتا ہو۔
هٰذَا هُوَ الْـمِيْزَانُ. مِيْزَانُ اللهِ. اَلْـمِيْزَانُ الَّذِي تُوْزَنُ بِهِ الْقِيَمُ وَالْإِعْتِبَارَاتُ، وَيُقَدَّرُ بِهِ النَّاسَ وَالْأَوْضَاعُ.. وَهٰذِهِ هِيَ الْكَلِمَةُ . كَلِمَةُ اللهِ . اَلْكَلِمَةُ الَّتِيْ يَنْتَهِيْ إِلَيْهَا كُلُّ قَوْلٍ، وَكُلُّ حُكْمٍ وَكُلُّ فَصْلٍ.	یہ ہے وہ ترازو، اللہ کا ترازو، جس ترازو سے اقدار اور اعتبارات کو تولا جاتا ہے اور لوگوں اور حالات کو ماپا جاتا ہے۔ یہ کلمہ ہے، اللہ کا کلمہ۔ جس کلمہ کی طرف ہر قول، ہر حکم اور ہر فیصلہ منتہی ہوتا ہے اور تمام اقوال و احکام اور فیصلہ جات اس کے سامنے ہیچ ہیں خواہ ان کے کہنے اور کرنے والے کوئی بھی ہوں۔
وَأَيْنَ هَذَا؟ وَمَتٰى؟ فِيْ مَكَّةِ وَالدَّعْوَةِ مُطَارِدَةٌ وَالْـمُسْلِمُوْنَ قِلَّةٌ. وَالتَّصَدِّيْ لِلْكُبَرَآءِ لَا يَنْبَعِثُ مِنْ مَصْلِحَةٍ ذَاتِيَةٍ، وَالْإِنْشِغَالُ عَنِ الْأَعْمَى الْفَقِيْرِ لَا يَنْبَعِثُ مِنْ إِعْتِبَارٍ شَخْصِيٍّ. إِنَّمَـا هِيَ الدَّعْوَةُ أَوَّلًا وَأَخِيْرًا. وَلٰكِنِ الدَّعْوَةُ إِنَّمَـا هِيَ هٰذَا الْـمِيْزَانُ وَإِنَّمَا هِيَ هَذِه الْقِيَمُ وَجَآءَتْ لِتُقَرِّرَ هٰذَا الْـمِيْزَانِ وَهٰذِهِ الْقِيَمِ فِيْ حَيَاةِ الْبَشَرِ .فَهِيَ لَا تُعِزُّ وَلَا تُقَوِّيْ وَلَا تُنْصَرُ إِلَّا بِإِقْرَارِ هٰذَا الْـمِيْزَانِ وَهَذِه الْقِيَمِ	یہ ترازو اور پیمانہ کہاں اور کب متعارف کروایا جا رہا ہے؟ مکہ مکرمہ میں جہاں دعوت پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے اور مسلمان قلت میں ہیں اور بڑوں کو دعوت کی فکر کا جذبہ کسی ذاتی مصلحت کا تقاضہ نہیں اور نہ ہی نابینے فقیر سے منہ پھیر لینا شخصی اعتبار کا باعث ہے بلکہ وہ تو اول تا آخر دعوت ہے اور وہ دعوت، ترازو اور اقرار کی دعوت ہے اور وہ آئی ہی اس لیے ہے کہ انسان کی زندگی میں اس میزان اور ان اقدار کو قائم کیا جائے چنانچہ اس میزان اور ان اقدار کے بغیر یہ دعوت نہ تو عزت حاصل کر سکتی ہے نہ قوت اور نہ نصرت۔
ثُمَّ إِنَّ الْأَمْرَ - كَمَا تَقَدَّمَ - أَعْظَمُ وَأَشْمَلُ مِنَ الْحَادِثِ الْـمُفْرَدِ وَمِنْ	پھر جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ معاملہ ایک انفرادی واقعے سے زیادہ عظیم اور عام ہے اس معاملے کا

عربی	اردو
مَوْضُوْعِهِ الْـمُبَاشِرِ. إِنَّمَا هُوَ أَنْ يَتَلَقَّى النَّاسُ الْـمَوَازِيْنَ وَالْقِيَمَ مِنَ السَّمَـآءِ لَا مِنَ الْأَرْضِ وَمِنَ الْاِعْتِبَارَاتِ السَّمَاوِيَّةِ لَا مِنَ الْاِعْتِبَارَاتِ الْأَرْضِيَّةِ.. ﴿ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ﴾	براہ راست تعلق اس بات سے ہے کہ لوگ، آسمانوں سے ترازو اور اقدار حاصل کریں نہ کہ زمینی اور شخصی اعتبارات سے کہ ”تم میں سے اللہ کے ہاں وہ عزت دار ہے جو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ خوف رکھنے والا ہو۔“
وَالْأَكْرَمُ عِنْدَ اللهِ هُوَ الَّذِي يَسْتَحِقُّ الرِّعَايَةَ وَالْاِهْتِمَامَ وَالْاِحْتِفَالَ وَلَوْ تَجَرَّدَ مِنْ كُلِّ الْـمُوَّمَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ الْأُخْرَى الَّتِي يَتَعَارَفُ عَلَيْهَا النَّاسُ تَحْتَ ضَغْطِ وَاقِعِهِمُ الْأَرْضِيِّ وَمُوَاضِعَاتِهِمُ الْأَرْضِيَّةِ. اَلنَّسَبُ وَالْقُوَّةُ وَالْـمَالُ.. وَسَائِرُ الْقِيَمِ الْأُخْرَى لَا وَزْنَ لَـهَا حِيْنَ تَتَعَرَّى عَنِ الْإِيْمَانِ وَالتَّقْوَى. وَالْحَالَةُ الْوَحِيْدَةُ الَّتِي يَصِحُّ لَـهَا فِيهَا وَزْنٌ وَاعْتِبَارٌ هِيَ حَالَةُ مَا إِذَا أُنْفِقَتْ لِحِسَابِ الْإِيْمَانِ وَالتَّقْوَى.	اللہ تعالیٰ کے ہاں اکرام و رتبہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس کی پاسداری کی جائے اور وہی لائق اہتمام و اکرام ہے اور وہی حق دار ہے کہ اس کے لیے تقاریب منعقد کی جائیں اگرچہ وہ لوگوں میں معروف و متعارف معیار زندگی سے تہی دست ہو مثلاً زمینی ضروریات اور حالات اور نسب، قوت اور مال و دولت اور دیگر قدریں جن کا کوئی وزن نہیں اگر وہ ایمان اور تقویٰ سے تہی دست ہوں ان کے وزن اور اعتبار کی صرف ایک صحیح صورت ہے کہ انہیں ایمان اور تقویٰ کے حساب سے خرچ کیا جائے۔
هٰذِهِ هِيَ الْـحَقِيْقَةُ الْكَبِيْرَةُ الَّتِي اِسْتَهْدَفَ التَّوْجِيْهُ الْإِلٰـهِيُّ إِقْرَارَهَا فِي هٰذِهِ الْـمُنَاسَبَةِ عَلَى طَرِيْقَةِ الْقُرْآنِ فِي اِتِّخَاذِ الْـحَادِثِ الْـمُفْرَدِ وَالْـمُنَاسَبَةِ الْـمَحْدُوْدَةِ وَسِيْلَةً لِإِقْرَارِ الْـحَقِيْقَةِ الْـمُطْلَقَةِ وَالْـمَنْهَجِ الْـمَطَّرِدِ.	یہ ہے بڑی حقیقت جس کو ربانی راہنمائی نے اس واقعے کے ضمن میں زمین پر قائم کرنا ہدف ٹھہرایا اور اس کے لیے وہی اسلوب اختیار کیا جو قرآن نے دیگر مواقع پر کیا ہے کہ ایک انفرادی واقعے اور وقتی حالت کی مناسبت سے مطلق حقیقت اور کثیر الاستعمال طریق کار اور اصول بنا دیا جائے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ عبس میں وارد کلمات کی لغوی، صرفی نحوی تشریح

عِتَابًا شَدِیْدًا: شدید خفگی اور اظہار ناراضگی ۔ یہ عَاتَبَ یُعَاتِبُ عِتَابًا سے مصدر ہے۔اس پر ناراضگی کا اظہار کرنا جس سے اچھا تعلق ہو۔

اَلْقِیَمْ: قدریں۔روایات۔خوبیاں اور کمالات اس کا واحد قیمۃ ہے۔

حَاسِمٌ: قطعی۔فیصلہ کن۔از باب حَسَمَ یَحْسِمُ حَسْمًا سے اسم فاعل مذکر۔

طَبِیْعَۃٌ: مزاج۔اصل حالت۔فطرت۔از باب طَبَعَ یَطْبَعُ طَبْعًا

اَلْمَقْطَعُ: حصہ۔پیرا،ہر چیز کا آخر کہا جاتا ہے۔شراب لذیذ المقطع وہ مشروب جس کا آخری حصہ لذیذ ہو۔

مَصْدَرٌ: نکلنے اور صادر ہونے کی جگہ۔صَدَرَ یَصْدُرُ سے مصدر۔

تَوْجِیْہٌ: راہنمائی۔ہدایت، نصیحت۔ذہن سازی از وَجَّہَ یُوَجِّہُ تَوْجِیْھًا ۔

یَذْھَلُ: غافل ہو جانا۔ہکا بکارہ جانا۔از باب ذَھَلَ یَذْھَلُ ذُھُوْلًا سے غافل یا حواس باختہ ہو جانا۔

دَھَا: دَھَا یَدْھُوْ دَھْوًا سے فعل مذکر ماضی۔اس نے مصیبت میں ڈالا یا وہ مصیبت میں پڑا۔

اِسْتِعْرَاضٌ: پیش کرنا اس کا مادہ عرض ہے از باب استفعال بروزن استفعل۔ استعرض

یَسْکُبُ: بہادیتا ہے۔از باب سَکَبَ یَسْکُبُ سے فعل مذکر مضارع۔

یں۔ ٹیسیں ضربیں۔

آمَادٌ: مدتیں۔کہا جاتا ہے فلان بعید الآماد وہ بلند رتبے والا ہے واحد آمد۔

اَلْمَنْھَجُ: راستہ۔از باب نَھَجَ یَنْھُجُ نَھْجًا وَمِنْھَاجًا۔اصول

اَلْمَطْرَدُ: عام۔آزاد۔بے قید۔قیود سے آزاد۔کثیر الاستعمال۔

صَمِیْمٌ: اصل۔تہہ۔کہا جاتا ہے۔من صمیم القلب: دل کی گہرائیوں سے بدن وہ ہڈی یا عضو جس پر بدن کی بنیاد ہو۔

سَمَاوِیَۃٌ: آسمانی۔سَمَا یَسْمُوْ سَمُوًا سے بلندی۔آسمان سے نازل ہونے والا دین۔

تَعْقِیْبٌ: پیچھے آنے والا۔عقب۔ایڑی اس کی جمع أَعْقَابٌ پاؤں کا پچھلا حصہ۔

یَسْتَمِدُّوْنَ: حاصل کرتے ہیں۔اِسْتَمَدَّ یَسْتَمِدُّ سے فعل مضارع جمع مذکر

اِسْتَھْدَفَ: اس کا مادہ ھَدَفَ ہے۔ہدف اور نشانہ بنانا۔

بَحْتَۃٌ: خاص از باب بَحُتَ یَبْحُتُ بَحْتًا سے کہا جاتا ہے رَجُلٌ بَھت شریف النسل آدمی

مَلَابِسَاتٌ: حالات۔ متعلقات۔ پیچیدگیاں۔

مَوَاضِعَاتٌ: گنجائش، جگہیں، وضع کے مادہ سے۔

نَابِغَةٌ: نَبَغَ يَنْبُغُ نَبْغًا سے۔ پھوٹنا۔ نکلنا۔ پھوٹنے والی۔

مُطْلَقَةٌ: آزاد۔ عام۔ بے قید۔

مُتَحَرِّرَةٌ: آزاد۔ تَحَرَّرَ يَتَحَرَّرُ تَحَرُّرًا سے۔

ضَغْطٌ: دباؤ اس کی جمع ضغوط ہے۔

بِيْئَةٌ: ماحول

رَوَاسِبُ: دلوں کی تہیوں میں رچے بسے ہوئے نظریات۔ تاریخی بنیادیں۔

اِرْتِبَاطَاتٌ: ارتباطات۔ ربط۔ تعلقات

اَلْمُنْبَثِقَةُ: اِنْبَثَقَ يَنْبَثِقُ سے۔ بہنے والے۔ پھوٹنے والے۔

مَشَاعِرُ: جذبات۔ یہ مِشْعَرَةٌ کی جمع ہے۔

تَجْمِيْدًا: جَمَدَ يَجْمِدُ تَجْمِيْدًا سے جامد اور بخ کر دینا۔ بریک کر دینا۔ روک دینا۔

اِنْزَاحَتْ: دور کر دینا۔ رکاوٹ دور کرنا۔ اس کا مادہ نَزَحَ ہے فعل ماضی واحد مونث۔

اَشْوَاكٌ: (کانٹے) اس کا واحد شَوْكَةٌ ہے۔ ذَاتِ الشَّوْكَةِ۔ مسلح ہتھیاروں والی جماعت

حَادَّةٌ: تیز۔ نوکیلے۔ حَدَّ يَحِدُّ حِدَّةً: تیز دھار ہونا اس کا مادہ حدد ہے حَادَدَ يُحَادِدُ حَادَةً

لَمَسَاتٌ: تشخیصات۔ چھونا۔ نبض کو چھونا اور بیماری بتا دینا۔

اِنْفِعَالَاتٌ: اثرات۔ تاثرات۔ اِنْفَعَلَ يَنْفَعِلُ اِنْفِعَالٌ سے مشتعل ہونا۔ اثر قبول کرنا۔

نَبَرَاتٌ: لہجے۔ آوازوں کا اتار چڑھاؤ۔ ٹون کا اونچا نیچا ہونا۔

لَمَحَاتٌ: عرصہ بہت تھوڑا عرصہ۔

اَلْمَوَاجِهَةُ: سامنے کھڑا کرنا، براہ راست خطاب کرنا۔

مَوَارَاةٌ: پردے کے پیچھے۔ وَارَى يُوَارِي مَوَارَاتٌ چھپانا۔

قَبَسٌ: شعلہ۔ کسی کتاب سے مواد نقل کرنے کو اقتباس کہتے ہیں اس سے لفظ قَابُوْسٌ نکلا ہے۔ خوبصورت

اِنْشِغَالٌ: مشغول ہونا اس کا مادہ شغل ہے۔

رَدْعٌ: جھڑکنا۔ رَدَعَ يَرْدِعُ رَدْعًا سے روکنا۔

تَلَهِّيًا: غفلت برتنا۔ تَلَهَّى يَتَلَهَّى تَلَهِّيًا سے

وَلَقَدْ اِنْفَعَلَتْ نَفْسُ الرَّسُوْلِ ﷺ لِـهٰذَا التَّوْجِيْهِ، وَلِذٰلِكَ الْعِتَابِ. اِنْفَعَلَتْ بِقُوَّةٍ وَحَرَارَةٍ وَانْدَفَعَتْ إِلَى إِقْرَارِ هٰذِهِ الْـحَقِيْقَةِ فِيْ حَيَاتِهِ كُلِّهَا وَفِيْ حَيَاةِ الْـجَمَاعَةِ الْـمُسْلِمَةِ. بِوَصْفِهَا هِيَ حَقِيْقَةُ الْإِسْلَامِ الْأُوْلٰى.	حضرت رسول کریم ﷺ کی ذات مبارکہ نے اس عتاب اور اس راہنمائی کا اثر قبول کیا اور بڑی قوت اور حرارت اور کشادہ دلی سے قبول کیا اور اپنی اور امت مسلمہ کی زندگی میں اس حقیقت کو نافذ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو گئے کیونکہ یہ اسلام کی پہلی اور اصلی حقیقت ہے۔
وَكَانَتِ الْـحَرْكَةُ الْأُوْلٰى لَهُ ﷺ هِيَ إِعْلَانُ مَا نَزَلَ لَهُ مِنَ التَّوْجِيْهِ وَالْعِتَابِ فِيْ الْـحَادِثِ وَهٰذَا الْإِعْلَانُ أَمْرٌ عَظِيْمٌ رَائِعٌ حَقًّا. أَمْرٌ لَا يَقْوىٰ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُوْلٌ مِنْ أَيِّ جَانِبٍ نَظَرْنَا إِلَيْهِ فِيْ حِيْنِهِ.	اس حقیقت کو نافذ کرنے کے لیے پہلا کام حضرت رسول اللہ ﷺ کے ذمہ یہ تھا کہ وہ عتاب کا سبب بننے والے واقعے اور اس کے بارے میں ربانی رہنمائی کا اعلان کریں اور یہ اعلان کرنا بڑے دل گردے والے انسان کا کام تھا یہ ایسا کام تھا جس کا حوصلہ فقط اللہ کے سچے رسول ہی کو حاصل تھا۔ اس ماحول میں کسی بھی پہلو سے دیکھیں تو آپ کو یہی حقیقت نظر آئے گی، ہاں اس بات کی طاقت فقط رسول اللہ ﷺ کو ہی حاصل تھی کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں کہ وہ اس شدید عتاب کے مستحق قرار پائے ہیں۔
نَعَمْ لَا يَقْوىٰ إِلَّا رَسُوْلٌ عَلَى أَنْ يُعْلِنَ لِلنَّاسِ أَنَّهُ عُوْتِبَ هٰذَا الْعِتَابُ الشَّدِيْدُ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ الْفَرِيْدَةِ فِيْ خَطَاءٍ أَتَاهُ. وَكَانَ يَكْفِيْ لِأَيِّ عَظِيْمٍ - غَيْرَ الرَّسُوْلِ - أَنْ يَعْرِفَ هٰذَا الْـخَطَاءَ وَأَنْ يَتَلَافَاهُ فِيْ الْـمُسْتَقْبَلِ. وَلٰكِنَّهَا النُّبُوَّةُ. أَمْرٌ آخَرُ وَآفَاقٌ أُخْرىٰ!	اور وہ بھی اس بھول کے سبب (جو لاثانی مصلحت پر مبنی تھی) حضرت رسول کریم ﷺ کے علاوہ کسی بھی شخصیت کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ زمانہ مستقبل میں اپنی تلافی اور اصلاح کر لیتا (لیکن اپنی بھول کا اعلان کرنا اور اس عتاب نازل ہونے کا اعلان کرنا) نبوت کا خاصہ ہے اور دیگر آفاقی حقائق بھی ہیں۔
لَا يَقْوىٰ إِلَّا رَسُوْلٌ ﷺ عَلَى أَنْ يَقْذِفَ بِهٰذَا الْأَمْرِ هٰكَذَا فِيْ وُجُوْهِ كُبَرَاءِ قُرَيْشٍ فِيْ مِثْلِ تِلْكَ الظُّرُوْفِ	اس اعتبار اور توجیہ کو منّ وعنّ (یعنی حرف بحرف) قریش کے سرداروں کے سامنے بیان کرنا حضرت رسول کریم ﷺ کا ہی حوصلہ تھا خصوصاً ان حالات میں کہ

الَّتِيْ كَانَتْ فِيهَا الدَّعْوَةُ. مَعَ هٰؤُلَآءِ الْمُعْتَزِّيْنَ بِنَسَبِهِمْ وَجَاهِهِمْ وَمَالِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ.	دعوت اسلام مختلف مشکلات میں گھری ہوئی تھی اور پھر ان لوگوں کے سامنے اس کا اعلان جو اپنے نسب اور چودھراہٹ اور مال و دولت اور طاقت و قوت کے نشے سے چور تھے۔
فِيْ بِيئَةٍ لَا مَكَانَ فِيهَا لِغَيْرِ هٰذِهِ الْاِعْتِبَارَاتِ اِلَى حَدٍّ أَنْ يُقَالَ فِيهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ: ﴿لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ﴾.. هٰذَا نَسَبُهُ فِيهِمْ، لِمُجَرَّدِ أَنَّهُ هُوَ شَخْصِيًّا لَمْ تَكُنْ لَهُ رِيَاسَةٌ فِيهِمْ قَبْلَ الرِّسَالَةِ!	اور اس ماحول میں کہ جس میں سوائے ان اعتبارات کے اور کسی چیز کو معتبر ہی نہیں سمجھا جاتا اور یہ اعتبارات اس حد تک ان میں رچے بسے تھے کہ انہوں نے اپنے میں شریف النسب حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم کو نبوت کے منصب کا اہل نہ سمجھا اور کہا "یہ قرآن ان دو بستیوں کے عظیم سرداروں پر کیوں نازل نہیں کیا گیا۔" وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے اعلان نبوت سے قبل آپ ﷺ کے پاس ریاست نہ تھی۔
ثُمَّ إِنَّهُ لَا يَكُوْنُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْبِيئَةِ إِلَّا مِنْ وَحْيِ السَّمَآءِ. فَمَا يَنْبَثِقُ هٰذَا مِنَ الْأَرْضِ وَمِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ بِذَاتِهَا فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ!!	اور پھر اس قسم کے ماحول میں (جہاں معیارات انسانیت مال و دولت اور چودھراہٹ ہی قرار پاتے ہیں) سوائے آسمانی وحی کے اور کوئی چیز انقلاب برپا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس دور میں زمین اور اہل زمین میں اس طرح کی انقلاب انگیز بات کرنے کا حوصلہ ہی نہ تھا۔
وَهِيَ قُوَّةُ السَّمَآءِ الَّتِيْ دَفَعَتْ مِثْلَ هٰذَا الْأَمْرِ فِيْ طَرِيقِهِ فَإِذَا هُوَ يَنْفُذُ مِنْ خِلَالِ نَفْسِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْبِيئَةِ مِنْ حَوْلِهِ فَيَتَقَرَّرُ فِيهَا بِعُمْقٍ وَقُوَّةٍ وَانْدِفَاعٍ يَطَّرِدُ بِهِ أَزْمَانًا طَوِيلَةً فِيْ حَيَاةِ الْأُمَّةِ الْمُسْلِمَةِ.	(اور معیار فضیلت و شرافت کو تقویٰ سے مربوط کرنے والی قوت) آسمان کی قوت ہی تھی جس نے اس کام کو اپنے راستے کی مشعل بنایا چنانچہ یہ حقیقت حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات سے ماحول کی طرف منتقل ہوئی اور امت مسلمہ کی زندگی میں صدیوں تک گہرائی اور قوت اور تسلسل کے ساتھ برقرار رہی۔
لَقَدْ كَانَ مِيلَادًا جَدِيْدًا لِلْبَشَرِيَّةِ كَمِيلَادِ الْإِنْسَانِ فِيْ طَبِيعَتِهِ. وَأَعْظَمُ	یہ انقلاب انسانی دنیا کی جدید پیدائش تھا جیسا کہ

مِنْهُ خَطَرًا فِيْ قِيْمَتِهِ..أَنْ يَنْطَلِقَ الْإِنْسَانُ حَقِيْقَةً - شُعُوْرًا وَوَاقِعًا - مِنْ كُلِّ الْقِيَمِ الْمُتَعَارَفِ عَلَيْهَا فِيْ الْأَرْضِ إِلَى قِيَمٍ أُخْرَى تَتَنَزَّلُ لَهُ مِنَ السَّمَاءِ مُنْفَصِلَةً مُنْعَزِلَةً عَنْ كُلِّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ قِيَمٍ وَمَوَازِيْنَ وَتَصَوُّرَاتٍ وَاِعْتِبَارَاتٍ وَمَلَابِسَاتٍ عَمَلِيَّةٍ وَارْتِبَاطَاتٍ وَاقِعِيَّةٍ ذَاتَ ضَغْطٍ وَثِقْلٍ، وَوَشَائِجَ مُتَلَبِّسَةٍ بِاللَّحْمِ وَالدَّمِ وَالْأَعْصَابِ وَالْمَشَاعِرِ. ثُمَّ أَنْ تُصْبِحَ الْقِيَمُ الْجَدِيْدَةُ مَفْهُوْمَةً مِنَ الْجَمِيْعِ مُسَلَّمًا بِهَا مِنَ الْجَمِيْعِ.	انسان فطرتاً پیدا ہوا تھا بلکہ اس سے بھی عظیم اور اپنی قدر و قیمت کے اعتبار سے پہلی پیدائش سے بھی زیادہ شاندار کہ انسان شعوری اور واقعاتی طور پر اپنے آپ کو حقیقی طور زمین میں ہر طرح کی متعارف اقدار سے آزاد سمجھے اور اپنے آپ کو ان اقدار سے آراستہ کرے جو اس کے لیے آسمان سے نازل ہوئی ہیں اور وہ زمینی اقدار اور پیمانوں اور سوچوں اور معیاروں اور عملی بندشوں اور رابطوں سے آزاد ہیں جبکہ زمینی اقدار، گوشت، خون، عصبیت اور شہوانی جذبات جیسے ناقابل برداشت بوجھ تلے مدفون ہیں اور پھر یہ بھی معجزہ رونما ہوتا ہے کہ جدید (اسلامی) اقدار تمام لوگوں کی سمجھ میں آگئی ہیں اور سب لوگوں نے ان کی قدر و قیمت کو تسلیم کر لیا ہے۔
وَأَنْ يَسْتَحِيْلَ الْأَمْرُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اِحْتَاجَتْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَيْ تَبْلُغَهُ إِلَى التَّنْبِيْهِ وَالتَّوْجِيْهِ أَنْ يَسْتَحِيْلَ هٰذَا الْعَظِيْمُ بَدِيْهَةُ الضَّمِيْرِ الْمُسْلِمِ وَشَرِيْعَةُ الْمُجْتَمَعِ الْمُسْلِمِ وَحَقِيْقَةُ الْحَيٰوةِ الْأُوْلَى فِي الْمُجْتَمَعِ الْإِسْلَامِيْ لِآمَادٍ طَوِيْلَةٍ فِيْ حَيَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ.	اور مزید برآں وہ عظیم کام جس کی تبلیغ کے لیے حضرت محمد ﷺ کی ذات بھی تنبیہ اور راہنمائی کی محتاج تھی وہ مسلمان کے ضمیر کی بدیہی حقیقت بن گئی وہ اسلامی معاشرے کی شریعت بن گئی جو مسلمانوں کی زندگی میں صدیوں تک جاری وساری رہی۔
إِنَّنَا لَا نَكَادُ نُدْرِكُ حَقِيْقَةَ ذٰلِكَ الْمِيْلَادِ الْجَدِيْدِ. لِأَنَّنَا لَا نَتَمَثَّلُ فِيْ	ہم اس نئی پیدائش کی حقیقت کا ادراک اس لیے نہیں کر پا رہے کہ ہم اپنے دلوں میں اس آزادی کی

ضَمَآئِرِنَا حَقِيْقَةَ هٰذَا الْإِنْطِلَاقِ مِنْ كُلِّ مَا تُنْشِئُهُ أَوْضَاعُ الْأَرْضِ وَارْتِبَاطَاتِهَا مِنْ قِيَمٍ وَمَوَازِيْنَ وَاعْتِبَارَاتٍ سَاحِقَةِ الثِّقَلِ إِلَى الْحَدِّ الَّذِي يُخَيِّلُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ "اَلتَّقَدُّمِيَّةِ" !	حقیقت کا عملی نمونہ نہیں دیکھ رہے کیونکہ ہمارے سامنے اس دور اور اس ماحول کے پیدا کردہ حالات اور اس کے روابط کا ماڈل موجود نہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں انسان کی قدر و قیمت کو ماپنے والے پیمانے اور روایات اور اعتبارات اس حد تک وزنی تھے کہ بعض ترقی یافتہ حضرات اس کے ایک پہلو کو تسلیم کر گئے
أَنَّ جَانِبًا وَاحِدًا مِّنْهَا - هُوَ الْأَوْضَاعُ الْإِقْتِصَادِيَّةُ - هُوَ الَّذِيْ يُقَرِّرُ مَصَآئِرَ النَّاسِ وَعَقَآئِدِهِمْ وَفُنُوْنِهِمْ وَآدَابِهِمْ وَقَوَانِيْنِهِمْ وَعُرْفِهِمْ وَتَصَوُّرِهِمْ لِلْحَيٰوةِ! كَمَا يَقُوْلُ أَصْحَابُ مَذْهَبِ التَّفْسِيْرِ الْمَادِيِّ لِلتَّارِيْخِ فِيْ ضَيْقِ أُفُقٍ وَفِيْ جَهَالَةٍ طَاغِيَةٍ بِحَقَائِقِ النَّفْسِ وَحَقَائِقِ الْحَيٰوةِ! إِنَّهَا الْمُعْجِزَةُ. مُعْجِزَةُ الْمِيْلَادِ الْجَدِيْدِ لِلْإِنْسَانِ عَلَى يَدِ الْإِسْلَامِ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ.	کہ اس دور میں اقتصادی حالات ہی لوگوں کے مراتب، عقاید، فنون، آداب، قوانین دستور اور تصورات زندگی مقرر کرتے تھے اس طرح تاریخ کی مادی تفسیر کرنے والے کیمونسٹ جو زندگی اور نفس انسانی کے حقائق سے بے خبر ہیں کہتے ہیں کہ یہ اس دور میں زمینی اقدار کا ذہنوں پر بڑا اثر تھا (وہ اس دور کے حالات کی جو بھی توجیہ پیش کریں) لیکن یہ مان گئے (کہ زمینی پیمانوں کے بجائے آسمانی پیمانوں سے معیار فضیلت قائم کرنا) معجزہ ہے۔ جی ہاں اس دور میں اسلام کے ہاتھوں انسان کی جدید پیدائش واقعی معجزہ ہے۔
وَمُنْذُ ذٰلِكَ الْمِيْلَادِ سَادَتِ الْقِيَمُ الَّتِيْ صَاحَبَتْ ذٰلِكَ الْحَادِثَ الْكَوْنِيَّ الْعَظِيْمَ.. وَلٰكِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَمْ تَكُنْ هَيِّنَةً وَلَا يَسِيْرَةً فِي الْبِيْئَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَلَا فِي الْمُسْلِمِيْنَ أَنْفُسِهِمْ.. غَيْرَ أَنَّ الرَّسُوْلَ ﷺ قَدِ اسْتَطَاعَ - بِإِرَادَةِ اللهِ وَبِتَصَرُّفَاتِهِ هُوَ وَتَوْجِيْهَاتِهِ	اس عظیم تکوینی واقعے کے بعد انسان کی جدید پیدائش کے ساتھ آسمانی اقدار کی سیادت اور برتری مسلم ہو گئی لیکن ان اقدار کو معیار فضیلت بنانا کوئی آسان اور معمولی کام نہ خصوصاً عربی ماحول بلکہ خود مسلمانوں کے دلوں میں بھی لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے ارادے اور اس کے تصرف اور اس کی راہنمائی میں یہ

الْـمُنْبَعِثَةِ مِنْ حَرَارَةِ انْفِعَالِهِ بِالتَّوْجِيْهِ الْقُرْآنِي الثَّابِتِ - أَنْ يَزْرَعَ هٰذِهِ الْحَقِيقَةَ فِي الضَّمَآئِرِ وَفِي الْحَيٰوةِ وَأَنْ يَحْرُسَهَا وَيَرْعَاهَا حَتّٰى تَتَاصَلَ جُذُوْرُهَا وَتَـمْتَدَّ فُرُوْعُهَا وَتُظَلِّلَ حَيَاةَ الْجَمَاعَةِ الْـمُسْلِمَةِ قُرُوْنًا طَوِيْلَةً.. عَلَى الرَّغْمِ مِنْ جَمِيْعِ عَوَامِلِ الْإِنْتِكَاسِ الْأُخْرٰى ..	کارنامہ سرانجام دیا جو قرآن کی مضبوط راہنمائی کے تاثر کی حرارت سے پھوٹا تھا اور آپ ﷺ نے اس حقیقت کا بیج (ایمان سے سیراب) دلوں اور زندگیوں میں بو دیا اور اس کی نگرانی اور اس کی آبیاری کرتے رہے یہاں تک کہ اس کی جڑیں مضبوط اور گہری ہو گئیں اور اس ثمر آور درخت کی شاخیں ارد گرد سایہ فگن ہو گئیں اور مسلم امت کی زندگی کو صدیوں تک سایہ فراہم کرتی رہیں باوجود اس کے کہ دیگر تمام عوامل اسے سرنگوں کرنے کے لیے زور لگاتے رہے۔
كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذَا الْحَادِثِ يَهُشُّ لِابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَيَرْعَاهُ، وَيَقُوْلُ لَهُ كُلَّمَا لَقِيَهُ: "أَهْلًا بِمَنْ عَاتَبَنِي فِيْهِ رَبِّي" وَقَدْ اِسْتَخْلَفَهُ مَرَّتَيْنِ بَعْدَ الْـهِجْرَةِ عَلَى الْـمَدِيْنَةِ..	اس واقعہ کے بعد حضرت محمد ﷺ حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم کو خندہ پیشانی سے ملتے اور ان کا پاس ولحاظ کرتے اور جب کبھی اس سے ملاقات کرتے تو فرماتے۔ اس شخص کا آنا مبارک ہو جس کے بارے میں میرے رب نے مجھے عتاب فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد ان کو دو مرتبہ مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔
وَلِكَيْ يُحَطِّمَ مَوَازِيْنَ الْبِيْئَةِ وَقِيَمَهَا الْـمُنْبَثِقَةَ مِنْ اِعْتِبَارِ الْأَرْضِ وَمَوَاضِعَاتِهَا زَوَّجَ بِنْتَ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ الْأَسَدِيَّةَ لِـمَوْلَاهُ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ. وَمَسْأَلَةُ الْـمَصَاهَرَةِ مَسْأَلَةٌ حَسَّاسِيَّةٌ شَدِيْدَةُ الْـحَسَاسِيَّةِ. وَفِي الْبِيْئَةِ الْعَرَبِيَّةِ خَاصَّةً.	اور آپ ﷺ نے زمین کے اعتبارات اور حالات سے جنم لینے والے معاشرتی پیمانوں اور اقداروں پر کاری ضرب لگانے کے لیے اپنی پھوپھی زاد زینب بنت جحش اسدیہ قریشیہ کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ سے کر دیا۔ شادی اور مصاہرت (کسی کو داماد یا بہنوئی بنانا) بڑا حساس اور نازک مسئلہ ہے اور خاص کر عربی ماحول میں تو

	اور بھی نازک ہے۔
وَقَبْلَ ذٰلِكَ حِيْنَمَا آخَى بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ أَوَّلِ الْهِجْرَةِ جَعَلَ عَمَّهُ حَمْزَةَ وَمَوْلَاهُ زَيْدًا أَخَوَيْنِ. وَجَعَلَ خَالِدُ بْنُ رُوَيْحَةَ الْخَثْعَمِيِّ وَبِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ أَخَوَيْنِ!	اور اس سے قبل جب آپ نے ہجرت سے قبل مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا تو اپنے چچا حمزہ اور اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید کو اور حضرت خالد بن رویحہ خثعمی اور حضرت بلال بن رباح حبشی کو بھائی بھائی بنا دیا۔
وَبَعَثَ زَيْدًا أَمِيْرًا فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ، وَجَعَلَهُ الْأَمِيْرُ الْأَوَّلُ يَلِيْهِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ثُمَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَلَى ثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فِيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ.	اور آپ ﷺ نے جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کو سپہ سالار اور پہلا امیر مقرر کیا اور ان کے بعد جعفر بن ابی طالب ہاشمی قریشی اور اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن رواحہ انصاری کو یکے بعد دیگرے مہاجرین اور انصار پر مشتمل تین ہزار لشکر کا امیر بنایا۔
وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَفْسِهِ يُشَيِّعُهُمْ. وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِيْ إِسْتَشْهَدَ فِيْهَا الثَّلَاثَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.	اور حضرت رسول اللہ ﷺ بذات خود انہیں الوداع کرنے گئے اور اس جنگ میں یہ تینوں ہی شہید ہو گئے۔
وَكَانَ آخِرُ عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِهِ ﷺ أَنَّ أَمَّرَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَى جَيْشٍ لِغَزْوِ الرُّوْمِ يَضُمُّ كَثْرَةً مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَزِيْرَاهُ وَصَاحِبَاهُ وَالْخَلِيْفَتَانِ بَعْدَهُ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَفِيْهِمْ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَرِيْبُهُ ﷺ وَمَنْ أَسْبَقِ قُرَيْشٍ إِلَى الْإِسْلَامِ وَقَدْ تَمَلْمَلَ بَعْضُ النَّاسِ مِنْ	اور آپ کے آخری اقدامات میں ایک اقدام یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید کو رومیوں سے جنگ کرنے والے اس لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا جس میں بہت سے مہاجرین اور انصار بھی تھے ان میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ بھی تھے جو آپ ﷺ کے وزیر اور صحابی تھے اور آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں کے اجماع سے آپکے خلیفہ بنے اور ان میں حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے جو آپ ﷺ کے قریبی رشتہ دار (کم عمر ماموں) تھے اور قریش کے ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے قبول اسلام میں پہل کی اور لوگوں میں سے کسی نے حضرت اسامہ کی نو

إِمَارَةِ أُسَامَةَ وَهُوَ حَدَثٌ.	خیزی کی بناء پر ان کی سپہ سالاری پر رنجیدگی کا اظہار کیا۔
وَفِيْ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْثًا أَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ. وَأَيْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ. وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.	اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ان پر سپہ سالار مقرر کیا تو لوگوں میں سے کسی نے ان کی سپہ سالاری پر ناگواری کا اظہار کیا تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم اس کی سپہ سالاری پر اعتراض کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے باپ کی سپہ سالاری پر اعتراض کر چکے ہو اور اللہ کی قسم وہ یقیناً سپہ سالاری کا مستحق تھا اور وہ مجھے تمام لوگوں سے پیارا تھا اور یہ بھی مجھے تمام لوگوں سے پیارا ہے (اللہ اکبر یہ نبوت ہے نسب اس کے مقابلے میں کیا چیز ہے)
وَلَمَّا لَغَطَتْ أَلْسِنَةٌ بِشَأْنِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَتَحَدَّثُوْا عَنِ الْفَارِسِيَّةِ وَالْعَرَبِيَّةِ بِحُكْمِ إِيْحَاءَاتِ الْقَوْمِيَّةِ الضَّيِّقَةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ضَرْبَتُهُ الْحَاسِمَةُ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ: "سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ" فَتَجَاوَزَ بِهِ - بِقِيَمِ السَّمَاءِ وَمِيْزَانِهَا - كُلَّ آفَاقِ النَّسَبِ الَّذِيْ يَسْتَعِزُّوْنَ بِهِ وَكُلَّ حُدُوْدِ الْقَوْمِيَّةِ الضَّيِّقَةِ الَّتِيْ يَتَحَمَّسُوْنَ لَهَا. وَجَعَلَهُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ رَأْسًا!	اور جب کچھ زبانیں حضرت سلمان فارسی کی شان میں لغزش کھا گئیں اور انہوں نے تنگ قسم کے قومی ظروف کے تحت فارسی اور عربی قومیت کے مابین امتیاز کی باتیں شروع کی تو آں حضرت ﷺ نے اس معاملے میں فیصلہ کن ضرب لگائی اور فرمایا: سلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں۔ اور آپ ﷺ آسمانی اقدار اور پیمانوں کو لے کر ہر طرح کے نسبی گوشوں سے اوپر چلے گئے جن پر اہل عرب ناز کرتے تھے اور ہر طرح کی تنگ قومی حدود کو پار کر گئے جس کے لیے وہ بہادری دکھایا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے ان کو اپنے اہل بیت کا فرد قرار دیا۔

عربی	اردو
وَلَمَّا وَقَعَ بَيْنَ أَبِيْ ذَرٍّ الْغَفَّارِيِّ وَبِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - مَا أَفْلَتَتْ مَعَهُ لِسَانُ أَبِيْ ذَرٍّ بِكَلِمَةٍ "يَا بْنَ السَّوْدَآءِ". غَضِبَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَأَلْقَاهَا فِيْ وَجْهِ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِيْفَةً مُخِيْفَةً: يَا أَبَا ذَرٍّ طَفَّ الصَّاعُ لَيْسَ لِابْنِ الْبَيْضَآءِ عَلَى ابْنِ السَّوْدَآءِ فَضْلٌ (أَخْرَجَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِيْ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ مَعَ اخْتِلَافٍ) فَفَرَّقَ فِيْ الْأَمْرِ إِلَى جُذُوْرِهِ الْبَعِيْدَةِ. إِمَّا إِسْلَامٌ فَهِيَ قِيَمُ السَّمَآءِ وَمَوَازِيْنُ السَّمَآءِ. وَإِمَّا جَاهِلِيَّةٌ فَهِيَ قِيَمُ الْأَرْضِ وَمَوَازِيْنُ الْأَرْضِ!	اور جب حضرت ابوذر الغفاری اور حضرت بلال بن رباح (حبشی) رضی اللہ عنہما کے درمیان وقتی سا نزاع ہوا تو حضرت ابوذر کی زبان بے قابو ہو کر ایک فقرہ (اے کالی کے بیٹے) کہہ بیٹھی تو حضرت رسول اللہ ﷺ اس کے لیے شدید غصے میں آ گئے اور ابوذر کے منہ پر ڈرا دینے والا اور سخت جوابی فقرہ کہہ ڈالا "اے ابوذر پیمانہ برابر ہو گیا گوری کے بیٹے کو کالی کے بیٹے پر کوئی برتری نہیں۔" (حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے اس روایت کو باب البر وصلۃ میں بیان کیا ہے) چنانچہ آپ ﷺ نے اس معاملہ میں دور دراز کی جڑوں تک تفریق کر دی کہ (فضیلت کا معیار) یا تو اسلام ہے جو آسمانی قدروں اور پیمانوں سے انسان کو ماپتا ہے یا جاہلیت کی پستی ہے جو انسان کو زمینی قدروں اور پیمانوں سے ماپتی ہے۔
وَوَصَلَتِ الْكَلِمَةُ النَّبَوِيَّةُ بِحَرَارَتِهَا إِلَى قَلْبِ أَبِيْ ذَرٍّ الْحَسَّاسِ، فَانْفَعَلَ لَهَا أَشَدَّ الْإِنْفِعَالِ فَوَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ يُقْسِمُ أَلَّا يَرْفَعَهَا حَتّٰى يَطَأَهَا بِلَالٌ. تَكْفِيْرًا عَنْ قَوْلَتِهِ الْكَبِيْرَةِ!	اور نبی کریم ﷺ کا یہ جملہ اپنی حرارت کے ساتھ ابوذر کے حساس دل میں اتر جاتا ہے اور اس کا شدید اثر قبول کرتا ہے۔ چنانچہ ابوذر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے اور قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ وہ اس وقت اسے اٹھائے گا نہیں یہاں تک بلال اپنے پاؤں سے اسے روند نہیں لیتے تاکہ یہ عمل ان کے منہ سے بڑی بات نکلنے کا کفارہ بن جائے۔
وَكَانَ الْمِيْزَانُ الَّذِيْ ارْتَفَعَ بِهِ بِلَالٌ هُوَ مِيْزَانُ السَّمَآءِ. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: " يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِيْ الْإِسْلَامِ	اور جس میزان سے حضرت بلال بلند ہو گئے وہ آسمانی میزان ہے حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ عمل بتا جو تو نے اسلام میں کیا ہے اور وہ تیرے لیے منفعت کے اعتبار

عربی	اردو
مَنْفَعَةً عِنْدَكَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ". فَقَالَ: مَا عَمِلْتُ فِي الْإِسْلَامِ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ. (أخرجه الشيخان)	سے بڑا امید افزا ہو؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال نے عرض کی کہ میں نے اسلام میں کوئی اتنا امید افزا عمل نہیں کیا جو میرے لیے منفعت کے اعتبار سے بڑا ہو، جتنا میرا یہ عمل ہے کہ میں دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں مکمل طہارت کرتا ہوں تو میں اس طہارت کے فوراً بعد مقدور بھر نفل ادا کرتا ہوں (صحیح بخاری، صحیح مسلم)
وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَقَدْ اِسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ:"اِئْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ". وَقَالَ عَنْهُ:" مُلِئَ عَمَّارٌ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- إِيْمَانًا إِلَى مَشَاشِهِ.	حضرت رسول اللہ ﷺ حضرت عمار بن یاسر کے متعلق اس وقت یوں فرماتے ہیں جب اس نے آپ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ اسے اجازت دو۔ خوش گوار اور پاک باز کا آنا مبارک ہو اور ان کے متعلق فرمایا: عمار سر تا پاؤں ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔
وَعَنْ حُذَيْفَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي - وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا- وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ. وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ.	حضرت حذیفہ راوی ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے اندر کتنی دیر زندہ رہوں پس تم میرے بعد ان لوگوں کی پیروی کرنا اور آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی طرف اشارہ کیا اور عمار کے طرز عمل کو مشعل راہ سمجھو اور جو کچھ ابن مسعود بیان کریں ان کی تصدیق کرو۔
وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَحْسَبُهُ الْغَرِيْبُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ..عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ مِنَ	اور حضرت ابن مسعود کو مدینہ منورہ آنے والا مسافر اہل بیت رسول ﷺ ہی سمجھتا تھا حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے مدینہ آئے اور ہم

الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا وَمَا نَرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلُزُوْمِهِمْ لَهُ. (أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالتِّرْمِذِيُّ)	چند روز آپ ﷺ کے پاس ٹھہرے اور ہم ابن مسعود اور ان کی ماں کو اہل بیت رسول ﷺ ہی سمجھتے رہے کیونکہ وہ کثرت سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ میل جول رکھا کرتے تھے (بخاری ومسلم، ترمذی)
وَجُلَيْبِيْبُ- وَهُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ - كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ لَهُ بِنَفْسِهِ لِيُزَوِّجَهُ اِمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ. فَلَمَّا تَأْبَى أَبْوَاهَا قَالَتْ هِيَ: أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَرُدُّوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَمْرَهُ؟ إِنْ كَانَ قَدْ رَضِيَهُ لَكُمْ فَأَنْكِحُوْهُ . فَرَضِيَا وَزَوَّجَاهَا. (مسند الإمام أحمد)	اور حضرت جلیبیب آزاد کردہ غلاموں میں سے تھے حضرت رسول اللہ ﷺ بذات خود ان کے لیے رشتہ طلب کرتے ہیں تاکہ کسی انصاری دوشیزہ سے ان کی شادی کریں پس جب اس کے والدین انکار کرتے ہیں تو انکی دوشیزہ گویا ہوتی ہے کہ کیا تم حضرت رسول اللہ ﷺ کو رشتہ سے جواب دینا چاہتے ہو؟ اگر حضرت رسول اللہ ﷺ نے اسے تمہارے لیے پسند کر لیا ہے تو اس سے نکاح کر دو چنانچہ وہ دونوں میاں بیوی راضی ہو گئے اور انہوں نے اس سے اپنی بیٹی بیاہ دی (مسند امام احمد بروایت حضرت انس)
وَقَدْ اِفْتَقَدَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ الْوَقْعَةِ الَّتِيْ اُسْتُشْهِدَ فِيْهَا بَعْدَ فَتْرَةٍ قَصِيْرَةٍ مِنْ زَوَاجِهِ... عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ مَغْزًى لَهُ، فَأَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا. ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَفْقِدُوْنَ	حضرت رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک جنگ میں گم پایا جس میں وہ شہید ہوا تھا اور وہ جنگ اس کی شادی کے تھوڑے عرصے بعد ہوئی تھی ۔ حضرت ابو برزہ اسلمی فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگ میں جس میں آپکو اللہ نے مال فئ عطاء فرمایا تھا، اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا تم اس مجلس میں کسی کو غیر موجود بھی پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں ہم فلاں اور فلاں اور فلاں کو (آپ کی اس مجلس میں) موجود نہیں پا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا تم (اس مجلس میں) کسی کو غیر موجود بھی پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں ہم فلاں

مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ أَحَدٍ؟ فَقَالُوْا: لَا. قَالَ: "لٰكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا" فَطَلَبُوْهُ، فَوَجَدُوْهُ إِلَىٰ جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ. فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ. هٰذَا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ. هٰذَا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ. ثُمَّ وَضَعَهُ عَلَىٰ سَاعِدَيْهِ. لَيْسَ لَهُ سَرِيْرٌ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غُسْلًا. (مسلم)

اور فلاں اور فلاں کو (اس مجلس میں) موجود نہیں پارہے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا تم (اپنی اس مجلس میں) کسی کو غیر موجود بھی پارہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میں جلیبیب کو موجود نہیں پارہا۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تلاش شروع کردی تو انہوں نے اس کو سات مشرک مقتولوں کے درمیان شہید پایا جنہیں اس نے قتل کیا تھا پھر دیگر مشرکوں نے اسے شہید کردیا چنانچہ آپ ﷺ اس کی لاش پر تشریف لائے اور فرمایا: اس نے مشرکین کے سات جنگجوؤں کو قتل کیا پھر دیگر مشرکوں نے اسے شہید کرڈالا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے بازوؤں پر رکھا اور اس کے لیے حضرت رسول اللہ ﷺ کے بازوؤں کے علاوہ کوئی چار پائی نہ تھی۔ راوی بیان کرتا ہے کہ پھر اس کی قبر کھودی گئی اور اسے اس میں دفن کیا گیا۔ راوی نے غسل دینے کا ذکر نہیں کیا۔ (مسلم)

بِذَالِكَ التَّوْجِيْهِ الْإِلٰهِيِّ وَبِهٰذَا الْهَدْيِ النَّبَوِيِّ كَانَ الْمِيْلَادُ لِلْبَشَرِيَّةِ عَلَىٰ هٰذَا النَّحْوِ الْفَرِيْدِ. وَنَشَأَ الْمُجْتَمَعُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يَتَلَقَّى قِيَمَهُ وَمَوَازِيْنَهُ مِنَ السَّمَآءِ، طَلِيْقًا مِنْ قُيُوْدِ الْأَرْضِ، بَيْنَمَا هُوَ يَعِيْشُ عَلَى الْأَرْضِ.. وَكَانَتْ هٰذِهِ هِيَ الْمُعْجِزَةُ الْكُبْرٰى لِلْإِسْلَامِ. اَلْمُعْجِزَةُ الَّتِيْ لَا تَتَحَقَّقُ إِلَّا بِإِرَادَةِ

اس ربانی راہنمائی اور اس نبوی طرز عمل سے اور اس لاثانی طریقے سے انسانیت کی نئی پیدائش ہوئی۔

اور ایسا ربانی معاشرہ وجود میں آیا جو اپنی قدریں اور پیمانے آسمان سے حاصل کرتا تھا، جو زمینی پابندیوں سے آزاد تھا حالانکہ وہ معاشرہ زمین پر ہی بستا تھا۔ اور یہ اسلام کا بڑا معجزہ تھا ایسا معجزہ جو اللہ کے ارادے اور اس کے رسول ﷺ کے عمل کے بغیر متحقق نہیں ہو سکتا تھا اور جو بذات خود اس

إِلٰهٖ وَبِعَمَلِ رَسُوْلٍ. وَالَّتِيْ تَدُلُّ بِذَاتِهَا عَلَى أَنَّ هٰذَا الدِّيْنُ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ لِلنَّاسِ رَسُوْلٌ.	بات کی دلیل تھا کہ یہ دین اللہ کی طرف سے ہے اور جو اسے لوگوں کی طرف لیکر آیا ہے وہ رسول ہے۔
وَكَانَ مِنْ تَدْبِيْرِ اللهِ لِهٰذَا الْأَمْرِ أَنْ يَلِيَهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَاحِبُهُ الْأَوَّلُ أَبُوْ بَكْرٍ وَصَاحِبُهُ الثَّانِيْ عُمَرُ.. أَقْرَبُ اثْنَيْنِ لِإِدْرَاكِ طَبِيْعَةِ هٰذَا الْأَمْرِ.. وَأَشَدُّ اثْنَيْنِ اِنْطِبَاعًا بِهَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ، وَأَعْمَقُ حُبًّا لِرَسُوْلِ اللهِ وَحِرْصًا عَلَى تَتَبُّعِ مَوَاضِعِ حُبِّهٖ وَمَوَاقِعِ خُطَاهُ.	اور اس معاملے میں اللہ کی تدبیر یوں پڑی کہ اس کے رسول کے بعد اس دین کا پاسبان ان کا پہلا وزیر ابو بکر اور ان کا دوسرا وزیر عمر فاروق ٹھہریں۔ ابو بکر جو ان دونوں خلفائے رسول (بلا فصل) میں سے اس دین کے مزاج کا زیادہ ادراک رکھنے والے، اور رسول اللہ کے سانچے میں زیادہ ڈھلنے والے تھا اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں گہرائی تک جانے والے اور آپ ﷺ کی محبت کی جگہوں کی تلاش میں رہنے والے اور آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے والا تھا۔
حَفِظَ أَبُوْ بَكْرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنْ صَاحِبِهٖ ﷺ مَا أَرَادَهُ فِيْ أَمْرِ أُسَامَةَ. فَكَانَ أَوَّلُ عَمَلٍ لَهُ بَعْدَ تَوَلِّيْهِ الْخِلَافَةَ هُوَ إِنْفَاذُهُ بَعْثَ أُسَامَةَ عَلَى رَأْسِ الْجَيْشِ الَّذِيْ أَعَدَّهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَسَارَ يُوَدِّعُهُ بِنَفْسِهٖ إِلَى ظَاهِرِ الْمَدِيْنَةِ. أُسَامَةُ رَاكِبٌ وَأَبُوْ بَكْرٍ الْخَلِيْفَةُ رَاجِلٌ. فَيَسْتَحْيِيْ أُسَامَةُ الْفَتَى الْحَدَثُ أَنْ يَرْكَبَ وَالْخَلِيْفَةُ الشَّيْخُ يَمْشِيْ. فَيَقُوْلُ: "يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ لَتَرْكَبَنَّ أَوْ لَأَنْزِلَنَّ" . فَيُقْسِمُ الْخَلِيْفَةُ. وَاللهِ لَا تَنْزِلُ. وَوَاللهِ لَا أَرْكَبُ. وَمَا عَلَيَّ أَنْ أُغَبِّرَ	حضرت ابو بکر نے اپنے ہادی و مرشد ﷺ کے ارادے کو حضرت اسامہ کے معاملے میں یاد رکھا لہٰذا انہوں نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد جو پہلا کام کیا وہ اس لشکر کی روانگی تھا جس کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ کی کمان تیار کیا تھا۔ چنانچہ خلیفہ رسول ﷺ بنفس نفیس اسے الوداع کرنے کے لیے مدینہ سے باہر تک گئے حضرت اسامہ سوار تھے اور حضرت ابو بکر پیدل چل رہے تھے نوخیز جوان اسامہ شرماجاتا ہے کہ وہ سوار ہو اور کبیر السن بزرگ پیدل چل رہے ہوں وہ کہتا ہے " اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ سوار ہو جائیں ورنہ میں سواری سے اتر پڑتا ہوں " آپ قسم اٹھا کر فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! نہ آپ اتریں گے نہ میں سوار ہوں گا۔ اس میں میرا کیا حرج ہے میں گھڑی بھر اللہ کی راہ میں اپنے قدم غبار آلود کرلوں۔

عربی	اردو
قَدَمِيَّ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ سَاعَةً؟	
ثُمَّ يَرَى أَبُوْ بَكْرٍ أَنَّهُ فِيْ حَاجَةٍ إِلَى عُمَرَ. وَقَدْ حَمَلَ عَبْءَ الْخِلَافَةِ الثَّقِيْلِ. وَلٰكِنْ عُمَرَ هُوَ جُنْدِيٌّ فِيْ جَيْشِ أُسَامَةَ. وَأُسَامَةُ هُوَ الْأَمِيْرُ. فَلَا بُدَّ مِنْ اِسْتِئْذَانِهِ فِيْهِ .فَإِذَا الْخَلِيْفَةُ يَقُوْلُ:"إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُعِيْنَنِيْ بِعُمَرَ فَافْعَلْ" .. يَاللهُ! إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُعِيْنَنِيْ فَافْعَلْ.. إِنَّهَا آفَاق عَوَالٍ لَا يَرْتَقِيْ إِلَيْهَا النَّاسُ إِلَّا بِإِرَادَةِ اللهِ، عَلَى يَدَيْ رَسُوْلٍ مِّنْ عِنْدِ اللهِ!	پھر حضرت ابو بکر محسوس کرتے ہیں کہ انہیں حضرت عمر کی ضرورت ہے کیونکہ انہوں نے خلافت کا بھاری بوجھ اٹھایا ہے لیکن حضرت عمر تو لشکر اسامہ کے سپاہی ہیں اور اسامہ سپہ سالار ان سے اس بارے میں اجازت لینا ضروری ٹھہرا۔ چنانچہ خلیفہ رسول ﷺ درخواست کرتے ہیں (اگر آپ مناسب سمجھیں تو حضرت عمر کے ذریعے میری اعانت کریں) اللہ اکبر (اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری مدد کریں) یہ انداز طلب آفاقی انکساری ہے اس مرتبے پر کوئی آدمی اللہ کے ارادے اور اس کی طرف سے مبعوث کیے گئے رسول کے ہاتھوں تربیت کے بغیر کیسے پہنچ سکتا ہے۔
ثُمَّ تَمْضِيْ عَجَلَةُ الزَّمَنِ فَنَرَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَلِيْفَةً يُوَلِّيْ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ عَلَى الْكُوْفَةِ وَيَقِفُ بِبَابِ عُمَرَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُوْ سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ وَجَمَاعَةٌ مِنْ كُبَرَآءِ قُرَيْشٍ مِنَ الطُّلَقَآءِ فَيَأْذَنُ قَبْلَهُمْ لِصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ لِأَنَّهُمَا كَانَا مِنَ السّٰبِقِيْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَتَوَرَّمَ أَنْفُ أَبِيْ سُفْيَانَ وَيَقُوْلُ بِانْفِعَالِ الْجَاهِلِيَّةِ:"لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ. يَأْذَنُ لِهٰؤُلَآءِ الْعَبِيْدِ وَيَتْرُكُنَا عَلَى بَابِهِ" فَيَقُوْلُ لَهُ صَاحِبُهُ	پھر کچھ عرصہ گذرتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو کوفہ پر گورنر مقرر کر دیتے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب کے دروازے پر حضرت سہیل بن عمرو اور ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما اور فتح مکہ کے دن معافی پانے والے قریشی سرداروں کی ایک جماعت موجود کھڑی ہے لیکن آپ حضرت صہیب رومی اور بلال حبشی رضی اللہ عنہما کو ان سے پہلے ملاقات کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ وہ دونوں اسلام کو سب سے پہلے قبول کرنے والوں اور جنگ بدر میں حصہ لینے والوں میں سے تھے۔ اس موقعہ پر سیدنا ابو سفیان بن حرب اموی کی ناک سوج جاتی ہے اور وہ قبل از اسلام کے دور والے جذبے سے کہہ بیٹھتے ہیں کہ میں نے آج کے دن جیسا دن کبھی نہیں دیکھا کہ امیر المومنین ان غلاموں کو اجازت

وَقَدْ اِسْتَقَرَّتْ فِيْ حِسِّهِ حَقِيْقَةُ الْإِسْلَامِ: "أَيُّهَا الْقَوْمُ إِنِّي وَاللهِ أَرَى الَّذِيْ فِيْ وُجُوْهِكُمْ. إِنْ كُنْتُمْ غِضَابًا فَاغْضِبُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ . دُعِيَ الْقَوْمُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَدُعِيتُمْ. فَأَسْرَعُوْا وَأَبْطَأْتُمْ. فَكَيْفَ بِكُمْ إِذَا دُعُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَتُرِكْتُمْ (العدالة الاجتماعية في الإسلام)	دے رہے ہیں اور ہمیں اپنے دروازے پر کھڑا کیے ہوئے ہیں ۔ تو ان کا ساتھی، جس کے دل میں حقیقت اسلام جاگزیں تھی ، بول کر کہتا ہے اے قوم قریش ! اللہ کی قسم میں تمہارے چہروں کو سرخ دیکھتا ہوں۔ اگر تم غصے میں ہو تو اپنی جانوں پر غصہ کرو ان لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی گئی اور تمہیں بھی۔ سو انہوں نے جلدی سے اسلام قبول کیا اور تم نے دیر کر دی۔ جب قیامت کے دن انہیں پہلے بلا لیا گیا اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا گیا تو تمہارا حال کیسا ہو گا۔ (ماخوذ از عدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام)
وَيُفْرِضُ عُمَرُ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَكْبَرَ مِمَّا يُفْرِضُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. حَتّٰى إِذَا سَأَلَهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ سِرِّ ذٰلِكَ قَالَ لَهُ: "يَا بُنَيَّ كَانَ زَيْدٌ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَبِيْكَ ! وَكَانَ أُسَامَةُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْكَ فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى حُبِّيْ" يَقُوْلُهَا عُمَرُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِنَّمَا كَانَ مُقَوَّمًا بِمِيْزَانِ السَّمَاءِ...	حضرت عمر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا وظیفہ حضرت عبداللہ اپنے باپ حضرت عمر سے اس کا راز پوچھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا" اے میرے پیارے بیٹے ! (اسامہ کا باپ) زید تیرے باپ سے حضرت رسول ﷺ کو زیادہ پیارا تھا اور اسامہ تجھ سے حضرت رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیارے تھے سو میں نے حضرت رسول ﷺ کے پیارے کو اپنے پیارے پر ترجیح دی حضرت عمر جب یہ فرما رہے تھے تو وہ جانتے تھے کہ حضرت رسول اللہ کا ان دونوں سے زیادہ پیار کرنا آسمانی میزان میں تولے جانے کی وجہ سے تھا۔
وَيُرْسِلُ عُمَرُ عَمَّارًا لِيُحَاسِبَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ- اَلْقَائِدُ الْمُظَفَّرُ صَاحِبُ النَّسَبِ الْعَرِيْقِ- فَيُلَبِّبُهُ بِرِدَائِهِ.. وَيُرْوَى أَنَّهُ أَوْثَقَهُ بِشَالِ عِمَامَتِهِ حَتّٰى يَنْتَهِيَ مِنْ حِسَابِهِ فَتَظْهَرَ	حضرت عمر حضرت عمار بن یاسر کو فاتح سپہ سالار سیدنا خالد بن ولید جیسے عالی نسب کا احتساب کرنے کے لیے بھیجتے ہیں چنانچہ وہ ان کی چادر انکے گلے میں ڈال کر اور بعض روایات کے مطابق ان کا عمامہ (پگڑی) لیکر ان کی مشکیں باندھ لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے حساب سے فارغ ہوں

بَرَأْتُهُ فَيَفُكُّ وِثَاقَهُ وَيُعَمِّمُهُ بِيَدِهِ.. وَخَالِدٌ لَا يَرَى فِيْ هٰذَا كُلِّهِ بَأْسًا. فَإِنَّمَا هُوَ عَمَّارٌ (بَلْ هُوَ بِلَالٌ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ) صَاحِبُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَلسَّابِقُ إِلَى الْإِسْلَامِ الَّذِيْ قَالَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ:	اور ان کی بے گناہی آشکار ہو جائے تو وہ ان کی مشکیں کھول کر اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر عمامہ باندھیں اور خالد اس کارروائی میں ذرہ برابر حرج نہیں سمجھتے کیونکہ ایسا کرنے والے عمار ہیں (یا اصحاب مغازی کے مطابق بلال ہیں) حضرت رسول کے صحابی، اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں جو کچھ فرمایا:
وَعُمَرُ هُوَ الَّذِيْ يَقُوْلُ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - هُوَ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا. يَعْنِي بِلَالًا. اَلَّذِيْ كَانَ مَمْلُوْكًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ. وَكَانَ يُعَذِّبُهُ عَذَابًا شَدِيْدًا. حَتّٰى اِشْتَرَاهُ مِنْهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَأَعْتَقَهُ.. وَعَنْهُ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ بِلَالٍ سَيِّدُنَا وَعُمَرُ هُوَ الَّذِيْ قَالَ: "وَلَوْ كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ حَيًّا لَاسْتَخْلَفْتُهُ" يَقُوْلُ هٰذَا، وَهُوَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ عُثْمَانَ وَلَا عَلِيًّا، وَلَا طَلْحَةَ وَلَا الزُّبَيْرَ.. إِنَّمَا جَعَلَ الشُّوْرٰى فِي السِّتَّةِ بَعْدَهُ وَلَمْ يَسْتَخْلِفْ أَحَدًا بِذَاتِهِ!	وہ سب مسلمان جانتے ہیں اور حضرت عمر، حضرت ابو بکر کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ ہمارے سردار ہیں انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا حضرت بلال بن رباح حبشی امیہ بن خلف کے غلام تھے اور وہ بد بخت انہیں قبول اسلام کی وجہ سے سخت سزا دیا کرتا تھا۔ یہاں تک حضرت ابو بکر نے اس سے انکو خرید کر آزاد کر دیا اور حضرت عمر ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے فرمایا: ''اگر حضرت سالم جو ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے وہ زندہ ہوتے تو میں انہیں اپنے بعد ضرور خلیفہ نامزد کر دیتا۔ یہ بات وہ کہہ رہا ہے جس نے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر کو خلیفہ نامزد نہیں کیا بلکہ انہوں نے چھ آدمیوں کی مجلس شوریٰ مقرر کردی کہ وہ اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر لیں لیکن بذات خود کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا۔

وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ - يُرْسِلُ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا- إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فِي الْأَمْرِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا- فَيَقُوْلُ: "إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلٰكِنِ اللهُ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ أَوْ تَتَّبِعُوْهَا"...	اور حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، حضرت عمار اور حضرت حسن کو اپنے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان (شہید مظلوم کے قصاص کے) معاملے میں حمایت حاصل کرنے کے لیے کوفہ بھیجتے ہیں اور فرماتے ہیں میں جانتا ہوں کہ وہ تمہارے نبی ﷺ کی بیوی ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، لیکن اللہ نے تمہیں آزمایا ہے کہ تم امیر المومنین کی پیروی کرتے ہو یا ان کی۔
فَسَمِعَ لَهُ النَّاسُ فِي شَأْنِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَبِنْتَ الصِّدِّيْقِ أَبِيْ بَكْرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ جَمِيْعًا.	تمام لوگ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم کی شان میں یہ کلمات سن لیتے ہیں۔
وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ يَرْجُوْهُ أَخُوْهُ فِي الْإِسْلَامِ أَبُوْ رُوَيْحَةَ الْخَثْعَمِيُّ أَنْ يَتَوَسَّطَ لَهُ فِي الزَّوَاجِ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ. فَيَقُوْلُ لَهُمْ: "أَنَا بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ وَهٰذَا أَخِيْ أَبُوْ رُوَيْحَةَ، وَهُوَ امْرُؤٌ سُوْءٌ فِي الْخُلُقِ وَالدِّيْنِ. فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تُزَوِّجُوْهُ فَزَوِّجُوْهُ وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَدَعُوْا فَدَعُوْا" .. فَلَا يُدَلِّسُ عَلَيْهِمْ، وَلَا يُخْفِي مِنْ أَمْرِ أَخِيْهِ شَيْئًا، وَلَا يَذْكُرُ أَنَّهُ وَسِيْطٌ وَيَنْسَى أَنَّهُ مَسْؤُوْلٌ أَمَامَ اللهِ فِيْمَا يَقُوْلُ.. فَيَطْمَئِنُّ الْقَوْمُ إِلَى هٰذَا	حضرت بلال بن رباح حبشی کے سامنے ان کا دینی بھائی ابورویحہ خالد الخثعمی درخواست پیش کرتا ہے کہ وہ ان کے اس رشتہ کے معاملے میں رابطہ کار بنیں جو اس نے یمن کے کسی قبیلے کی عورت سے کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت بلال اہل یمن سے کہتے ہیں میں بلال بن رباح ہوں اور یہ میرا بھائی ابورویحہ ہے یہ خلق اور دین کے اعتبار سے گھٹیا انسان ہے اگر تم ان سے اپنی لڑکی بیاہنا چاہتے ہو تو بیاہ دو، اگر تم اسے جواب دینا چاہتے ہو تو صاف جواب دے دو۔ وہ لوگ اس سچائی پر مطمئن ہو جاتے ہیں اور ان کے بھائی سے اپنی لڑکی بیاہ دیتے

الصِّدْقِ.. وَيُزَوِّجُوْنَ أَخَاهُ. وَحَسْبُهُمْ - وَهُوَ الْعَرَبِيُّ ذُوْ النَّسَبِ - أَنْ يَكُوْنَ بِلَالُ الْمَوْلَى الْحَبْشِيُّ وَسِيطَهُ!	ہیں۔ انہیں اتنا ہی کافی تھا کہ ان کا ہونے والا داماد خالص نسب والا عربی ہے اور رابطہ کار حضرت بلال بن رباح حبشی ہیں۔
وَاسْتَقَرَّتْ تِلْكَ الْحَقِيقَةُ الْكَبِيْرَةُ فِي الْمُجْتَمَعِ الْإِسْلَامِيِّ، وَظَلَّتْ مُسْتَقِرَّةً بَعْدَ ذٰلِكَ آمَادًا طَوِيْلَةً عَلَى الرَّغْمِ مِنْ عَوَامِلِ الْاِنْتِكَاسِ الْكَثِيْرَةِ "وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ وَيُذْكَرُ مَعَهُ مَوْلَاهُ عِكْرِمَةُ. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ يُذْكَرُ وَيُذْكَرُ مَعَهُ مَوْلَاهُ نَافِعٌ. وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَعَهُ مَوْلَاهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ. وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ مَوْلَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزٍ. وَفِي الْبَصْرَةِ كَانَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ. وَفِي مَكَّةَ كَانَ مُجَاهِدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءُ بْنُ رَبَاحٍ، وَطَاوُوْسُ بْنُ كَيْسَانَ هُمُ الْفُقَهَاءُ.	اور اسلامی معاشرے میں یہ بڑی حقیقت جاگزیں رہی اور باوجود بہت سی الٹا دینے والی رکاوٹوں کے صدیوں تک جاری وساری رہی " چنانچہ جہاں کہیں حضرت عبداللہ بن عباس (ہاشمی قریشی) کا نام لیا جاتا ہے وہاں ان کے غلام حضرت عکرمہ کا نام بھی لیا جاتا ہے اور جہاں حضرت عبداللہ بن عمر (عدوی قریشی) کا نام لیا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی انکے غلام نافع کا نام لیا جاتا ہے اور جس جگہ حضرت انس بن مالک انصاری کا تذکرہ کیا جاتا ہے وہاں ان کے غلام محمد بن سیرین کا تذکرہ بھی کیا جاتا ہے اور حضرت ابوہریرہ دوسی کے ساتھ انکے غلام عبدالرحمن بن ہرمز کا تذکرہ بھی کیا جاتا ہے اور بصرہ میں حضرت حسن بصری اور مکۃ المکرمہ میں مجاہد بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح اور طاؤوس بن کیسان فقہائے اسلام مشہور ہیں۔
وَفِي مِصْرَ تَوَلَّى الْفُتْيَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ فِي أَيَّامِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ مَوْلَى أَسْوَدُ مِنْ دُنْقُلَةَ"	اور حضرت عمر بن عبدالعزیز اموی کے دور خلافت میں مصر میں فتوی کا منصب حضرت یزید بن ابی حبیب کے سپرد تھا اور وہ دنقلہ کے سیاہ فام غلام تھے۔
وَظَلَّ مِيْزَانُ السَّمَاءِ يَرْجَحُ بِأَهْلِ التَّقْوٰى وَلَوْ تَجَرَّدُوْا مِنْ قِيَمِ الْأَرْضِ كُلِّهَا.. وَفِي اِعْتِبَارِ أَنْفُسِهِمْ	اور آسمانی اقدار کا ترازو اہل تقوی کی گرانباری کے سبب جھکا رہا اگرچہ وہ تمام زمینی اقدار بلکہ اپنی ذات اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کے اعتبار سے تہی دامن تھے اور یہ

وَفِي اِعْتِبَارِ النَّاسِ مِنْ حَوْلِهِمْ. وَلَمْ يَرْفَعْ هٰذَا الْمِيْزَانُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا قَرِيْبًا جِدًّا بَعْدَ أَنْ طَغَتِ الْجَاهِلِيَّةِ طُغْيَانًا شَامِلًا فِي أَنْحَاءِ الْأَرْضِ جَمِيْعًا.	ترازو ماضی قریب تک زمین پر قائم رہا اور اس وقت اٹھایا نہیں گیا جب تک کہ جاہلیت کی بغاوت نے پوری زمین کے گوشوں کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیا۔
وَأَصْبَحَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بِرَصِيْدِهِ مِنَ الدُّوْلَارَاتِ فِي أَمْرِيْكَا زَعِيْمَةُ الدُّوَلِ الْغَرْبِيَّةِ. وَأَصْبَحَ الْإِنْسَانُ كُلَّهُ لَا يُسَاوِي الْآلَةَ فِي الْمَذْهَبِ الْمَادِيِّ الْمُسَيْطِرِ فِي رُوْسِيَا زَعِيْمَةُ الدُّوَلِ الشَّرْقِيَّةِ. أَمَّا أَرْضُ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ سَادَتْ فِيْهَا الْجَاهِلِيَّةُ الْأُوْلَى، الَّتِيْ جَآءَ الْإِسْلَامُ لِيَرْفَعَهَا مِنْ وَهْدَتِهَا، وَانْطَلَقَتْ فِيْهَا نَعَرَاتٌ كَانَ الْإِسْلَامُ قَدْ قَضِي عَلَيْهَا. وَحَطَمَتْ ذٰلِكَ الْمِيْزَانُ الْإِلٰهِيَّ وَارْتَدَّتْ إِلَى قِيَمٍ جَاهِلِيَّةٍ زَهِيْدَةٍ لَا تَمُتْ بِصِلَةٍ إِلَى الْإِيْمَانِ وَالتَّقْوٰى..	اور مغربی ممالک کے چیئر مین امریکا کے ترازو میں انسان کو ڈالروں میں تولا جانے لگا اور مشرقی ممالک کے سپر مین روس کے مادی نظام میں اس کی حیثیت مشین سے بھی زیادہ نہ رہی۔ جبکہ مسلم ممالک میں وہی جاہلیت اولی راج کرنے لگی جسے اسلام جڑ سے اکھاڑنے آیا تھا اور ان میں وہی نعرے بلند ہونے لگے جنہیں اسلام نے مٹا دیا تھا اور الٰہی ترازو ٹوٹ گیا اور مسلم ممالک جاہلی اقدار کی طرف پلٹ گئے جن کا ایمان اور تقوٰی سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔
وَلَمْ يَعُدْ هُنَالِكَ إِلَّا أَمَلٌ يُنَاطُ بِالدَّعْوَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ أَنْ تُنْقِذَ الْبَشَرِيَّةُ كُلَّهَا مَرَّةً أُخْرَى مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَنْ يَتَحَقَّقَ عَلَى يَدَيْهَا مِيْلَادٌ جَدِيْدٌ لِلْإِنْسَانِ كَالْمِيْلَادِ الَّذِيْ شَهِدَتْهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ، وَالَّذِيْ جَآءَ ذٰلِكَ الْحَادِثُ الَّذِيْ حَكَاهُ مَطْلَعُ هٰذِهِ السُّوْرَةِ لِيُعْلِنَهُ فِي تِلْكَ الْآيَاتِ	اب یہاں امید کی ایک کرن باقی رہ گئی ہے کہ اسلامی دعوت کو یاد دیگر لیکر اٹھا جائے تاکہ وہ عالم انسانیت کو جاہلیت سے نجات دلائے اور اس کے ہاتھ پر اسلامی اقدار کا عروج مسعود یقینی بن سکے۔ جس کا اس نے اس سے پہلی مرتبہ نظارہ کیا تھا اور جسے اس سورت کا ابتدائیہ ایک واقعے کے پس منظر میں بیان کر چکا ہے اور وہ ان قلیل اور عظیم اور فیصلہ کن آیات

الْقَلِيْلَةِ الْحَاسِمَةِ الْعَظِيْمَةِ..	میں پھر سے اسی دور کو لوٹانے کا اعلان کرے۔
وَبَعْدَ تَقْرِيْرِ تِلْكَ الْحَقِيْقَةُ الْكَبِيْرَةُ فِي ثَنَايَا التَّعْقِيْبِ عَلَى ذٰلِكَ الْحَادِثِ، فِي الْمَقْطَعِ الْأَوَّلِ مِنَ السُّوْرَةِ، يُعْجِبُ السِّيَاقُ فِي الْمَقْطَعِ الثَّانِي مِنْ أَمْرِ هٰذَا الْإِنْسَانُ، الَّذِيْ يُعْرِضُ عَنِ الْهُدٰى، وَيَسْتَغْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ، وَيَسْتَعْلِيْ عَلَى الدَّعْوَةِ إِلَى رَبِّهِ.. يُعْجِبُ مِنْ أَمْرِهِ وَكُفْرِهِ، وَهُوَ لَا يَذْكُرُ مَصْدَرَ وُجُوْدِهِ، وَأَصْلَ نَشْأَتِهِ، وَلَا يَرَى عِنَايَةَ اللهِ بِهِ وَهَيْمَنَتِهِ كَذٰلِكَ عَلَى كُلِّ مَرْحَلَةٍ مِنْ مَرَاحِلِ نَشْأَتِهِ فِي الْأُوْلَى وَالْآخِرَةِ، وَلَا يُؤَدِّيْ مَا عَلَيْهِ لِخَالِقِهِ وَكَافِلِهِ وَمُحَاسِبِهِ:	اس سورت کے پہلے پیراگراف میں اس واقعے کے ضمن میں اس حقیقت کبریٰ کے بیان وقیام کے بعد دوسرے پیراگراف میں اس انسان کے معاملے پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہے کہ یہ انسان ہدایت سے اعراض کرتا ہے اور اپنے آپکو ایمان کا ضرورت مند نہیں سمجھتا اور اپنے رب کی طرف دعوت دینے پر ناک بھوں چڑھاتا ہے اور اپنے معاملے اور کفر پر اتراتا ہے اور وہ اپنے وجود کے سرچشمے اور اپنی اصلی نشوونما اور اپنے اوپر اپنے رب کے لطف وکرم اور نگہبانی کی طرف نہیں دیکھتا اور اپنی پہلی اور دوسری پیدائش کے مراحل پر غور نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اپنے اوپر اپنے خالق اور کافل اور محاسب کے حقوق ادا کرتا ہے۔
﴿ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَآ أَكْفَرَهُ ۝ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهُ ۝ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنْشَرَهُ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُ ۝ ﴾	"انسان قتل کیا جائے یہ کس قدر ناشکرا ہے۔ اس (اللہ) نے اسے کس چیز سے پیدا کیا۔ ایک (حقیر) نطفے سے اسے پیدا کیا پھر اس کا اندازہ لگایا۔ پھر اس کے لیے راہ آسان کر دیا۔ پھر اسے مارا اور اسے قبر میں داخل کیا۔ پھر وہ جب چاہے گا اسے اٹھائے گا۔ ہرگز نہیں اس نے اب تک اللہ کے حکم کی فرمانبرداری نہیں کی۔"
﴿ قُتِلَ الْإِنْسَانُ ﴾.. فَإِنَّهُ لَيَسْتَحِقُّ الْقَتْلَ عَلَى عَجِيْبِ تَصَرُّفِهِ.. فَهِيَ صِيْغَةُ تَفْظِيْعٍ وَتَقْبِيْحٍ وَتَشْنِيْعٍ لِأَمْرِهِ وَإِفَادَةُ أَنَّهُ يَرْتَكِبُ مَا يَسْتَوْجِبُ الْقَتْلَ لِشُنَاعَتِهِ وَبُشَاعَتِهِ..	﴿ قُتِلَ الْإِنْسَانُ ﴾ قتل انسان سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے عجیب تصرف پر قتل کا مستحق ہے یہ صیغہ اس کے معاملے کی کراہت، قباحت اور شناعت کی بھیانک منظر کشی کرتا ہے اور اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ وہ ایسی شنیع اور بھیانک سرکشی کا ارتکاب کرتا ہے جو اسے قتل کرنے کا مستوجب

عربی	اردو
	قرار دیتی ہیں۔''
﴿ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ ﴾ مَآ أَشَدَّ كُفْرُهُ وَجُحُوْدِهِ وَنُكْرَانِهِ لِمُقْتَضِيَاتِ نَشْأَتِهِ وَخَلْقَتِهِ. وَلَوْ رَعَى هٰذِهِ الْمُقْتَضِيَاتِ لَشَكَرَ خَالِقَهُ وَلَتَوَاضَعَ فِيْ دُنْيَاهُ وِلَذَكَرَ آخِرَتَهُ.. وَإِلَّا فَعَلَامَ يَتَكَبَّرُ وَيَسْتَغْنِي وَيُعْرِضُ؟ وَمَا هُوَ أَصْلُهُ وَمَا هُوَ مَبْدَؤُهُ؟	﴿مَآ اَكْفَرَهٗ ۝﴾ یعنی اس کا کفر اور انکار اور اپنی نشوونما اور تخلیق کے تقاضوں کے پورا کرنے سے اسکا انکار کتنا بڑا کفر ہے اگر یہ ان تقاضوں کو ملحوظ رکھتا تو اپنے خالق کا شکر کرتا اور اپنی دنیا میں تواضع اختیار کرتا اور اپنی آخرت کو یاد کرتا اور اگر ایسا نہیں کر رہا تو یہ تکبر کس بات پر کرتا ہے اور سر کیوں پھیرتا ہے؟ اور اس کا اصل کیا ہے؟ اور مبداء کیا ہے۔
﴿مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝﴾ إِنَّهُ أَصْلُ مَتَوَاضِعِ زَهِيْدٍ يَسْتَمِدُّ كُلَّ قِيْمَتِهِ مِنْ فَضْلِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ، وَمِنْ تَقْدِيْرِهِ وَتَدْبِيْرِهِ:	﴿مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝﴾ اسے کس چیز سے پیدا کیا؟ وہ حقیقت میں بے وقعت اور بے قیمت ہے وہ اپنی تمام قدر و قیمت اللہ کے فضل اور اس کی نعمت اور اس کی تقدیر اور تدبیر سے حاصل کرتا ہے۔
﴿مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝﴾ مِنْ هٰذَا الشَّيْءِ الَّذِيْ لَا قِيْمَةَ لَهُ، وَمِنْ هٰذَا الْأَصْلِ الَّذِيْ لَا قِوَامَ لَهُ.. وَلٰكِنْ خَالِقَهُ هُوَ الَّذِيْ قَدَّرَهُ. قَدَّرَهُ. مِنْ تَقْدِيْرِ الصُّنْعِ وَإِحْكَامِهِ. وَقَدَّرَهُ: مِنْ مَنْحِهِ قَدْرًا وَقِيْمَةً فَجَعَلَهُ خَلْقًا سَوِيًّا وَجَعَلَهُ خَلْقًا كَرِيْمًا. وَارْتَفَعَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ الْأَصْلِ الْمُتَوَاضِعِ، إِلَى الْمَقَامِ الرَّفِيْعِ الَّذِيْ تُسَخَّرُ لَهُ فِيْهِ الْأَرْضُ وَمَا عَلَيْهَا.	﴿مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝﴾ اس نے نطفے سے پیدا کیا پس اسکا اندازہ کیا۔ اس چیز سے جس کی کوئی حیثیت نہیں اور اس اصل سے جسے قرار حاصل نہیں لیکن اس کے خالق نے ہی اس کا اندازہ کیا اور اس کا اندازہ اس کی بناوٹ اور ساخت اور اس کی پختگی سے متعلق ہے اور اس نے اپنی رحمت سے اس کی قدر و قیمت اس صورت میں بنائی کہ اسے متناسب الاعضاء اور سیدھا بنایا اور اسے عزت دار مخلوق بنایا اور اسے پست اصلیت سے نکال کر بلند مقام پر فائز کر دیا۔ اتنے بلند مقام پر فائز کیا کہ زمین اور جو کچھ اس پر ہے اس کے تابع کر دیا۔

﴿ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝٢٠﴾

فَمَهَّدَ لَهُ سَبِيلَ الْحَيٰوةِ. أَوْ مَهَّدَ لَهُ سَبِيلَ الْهِدَايَةِ. وَيَسَّرَهُ لِسُلُوكِهِ بِمَآ أَوْدَعَهُ مِنْ خَصَآئِصٍ وَاسْتِعْدَادَاتٍ. سَوَآءٌ لِرِحْلَةِ الْحَيٰوةِ أَوْ لِلْإِهْتِدَآءِ فِيهَا.

حَتّٰى إِذَا انْتَهَتِ الرِّحْلَةُ، صَارَ إِلَى النِّهَايَةِ الَّتِي يَصِيرُ إِلَيْهَا كُلُّ حَيٍّ بِلَا اخْتِيَارٍ وَلَا فِرَارٍ:

﴿ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝٢٠﴾

اس کے لیے زندگی کا راستہ ہموار کیا یا اس کے لیے ہدایت کا راستہ ہموار کیا اور اس کو آسان کیا تاکہ وہ اپنی فطرت میں رکھی گئی خصوصیتوں اور صلاحیتوں سے کام لیکر اس راستے پر چل سکے خواہ وہ راستہ زندگی کا ہو یا ہدایت کا۔ حتی کہ جب سفر زندگی ختم ہو گیا تو اس انجام اور انتہا کی طرف چل پڑا جو ہر زندہ مخلوق کی جائے مستقر ہے بغیر کسی اختیار کے اور بغیر فرار کے۔

﴿ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝٢١﴾

فَأَمْرُهُ فِي نِهَايَتِهِ كَأَمْرِهِ فِي بِدَايَتِهِ فِي يَدِ الَّذِي أَخْرَجَهُ إِلَى الْحَيٰوةِ حِينَ شَآءَ، وَأَنْهَى حَيَاتَهُ حِينَ شَآءَ، وَجَعَلَ مَثْوَاهُ جَوْفَ الْأَرْضِ، كِرَامَةً لَهُ وَرِعَايَةً، وَلَمْ يَجْعَلِ السُّنَّةَ أَنْ يُتْرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا لِلْجَوَارِحِ وَالْكَوَاسِرِ. وَأَوْدَعَ فِطْرَتَهُ الْحِرْصَ عَلَى مُوَارَاةِ مَيِّتِهِ وَقَبْرِهِ. فَكَانَ هٰذَا طَرَفًا مِنْ تَدْبِيرِهِ لَهُ وَتَقْدِيرِهِ.

حَتّٰى إِذَا حَانَ الْمَوْعِدُ الَّذِي اقْتَضَتْهُ مَشِيئَتُهُ أَعَادَهُ إِلَى الْحَيٰوةِ لِمَا يُرَادُ بِهِ مِنَ الْأَمْرِ:

﴿ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝٢١﴾

اس کی انتہا بھی اس کی ابتداء کی طرح ہے۔ اس ہاتھ میں جس نے اسے جب چاہا زندگی کی طرف نکالا اور جب چاہا اس کی زندگی ختم کر دی اور زمین کے پیٹ کو اس کا ٹھکانا بنایا۔ اس کی عزت اور پاسداری کے لیے اور اس عمل کو سنت بنایا کہ اسے زمین پر چھوڑ دیا جائے تاکہ اسے درندے اور مردار خوار چیلیں چیرتی پھاڑتی رہیں اور اس نے اس کی فطرت میں یہ بات رکھ دی کہ وہ اپنے میت کی لاش کو قبر کھود کر اس میں دبا دے یہ عمل بھی اس کی تدبیر اور تقدیر کا حصہ ہے۔ یہاں تک کہ جب قبروں سے اٹھنے کا مقرر کردہ وقت جو اس کی مشیئت سے متعلق ہے، آجائے گا تو اسے اس زندگی کی طرف لوٹا دے گا جو اس کے پیدا کرنے کے وقت مد نظر تھی۔

﴿ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنْشَرَهُ ۝٢٢﴾

فَلَيْسَ مَتْرُوكًا سُدًى، وَلَا ذَاهِبًا بِلَا حِسَابٍ وَلَا جَزَاءٍ... فَهَلْ تَرَاهُ

﴿ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنْشَرَهُ ۝٢٢﴾

پھر جب چاہے گا اسے اٹھائے گا سو اسے بیکار نہیں چھوڑا جائے گا اور نہ ہی اسے بغیر حساب و کتاب اور جزا و سزا کے کہیں جانے دیا جائے گا۔ سو کیا تم دیکھتے ہو کہ وہ اس

تَهَيَّأَ لِهٰذَا الْأَمْرِ وَاسْتَعَدَّ؟	معاملے کے لیے تیار ہے اور اس نے اس روز کے لیے کیا کچھ تیار کیا ہے؟
﴿كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُ ۝﴾ الْإِنْسَانُ عَامَّةً، بِأَفْرَادِهِ جُمْلَةً، وَبِأَجْيَالِهِ كَافَّةً.. لَـمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُ. إِلَى آخِرِ لَحْظَةٍ فِي حَيَاتِهِ. وَهُوَ الْإِيحَآءُ الَّذِي يُلْقِيهِ التَّعْبِيرُ بِلَمَّا. كَلَّا إِنَّهُ لَـمُقَصِّرٌ، لَـمْ يُؤَدِّ وَاجِبَهُ. لَمْ يَذْكُرْ أَصْلَهُ وَنَشْأَتَهُ حَقَّ الذِّكْرَى.. وَلَمْ يَشْكُرْ خَالِقَهُ وَهَادِيَهُ وَكَافِلَهُ حَقَّ الشُّكْرِ.	ہرگز نہیں۔ اس نے وہ کام مکمل نہیں کیا جسے کرنے کا (اللہ نے) اس کو حکم دیا ہے۔ بالعموم انسانی دنیا کے تمام افراد اور تمام نسلوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اللہ کے احکامات کی مکمل تعمیل نہیں کی۔ حرف لَـمَّا میں ان مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ یقیناً انسان کوتاہی کا مرتکب ہے اس نے ابھی تک اپنا فرض ادا نہیں کیا اور نہ ہی اس نے اپنی اصلیت اور اپنی نشوونما کو کما حقہ یاد کیا ہے اور نہ ہی اپنے خالق اور ہادی اور پروردگار کا کما حقہ شکر ادا کیا ہے۔
وَلَـمْ يَقْضِ هٰذِهِ الرِّحْلَةَ عَلَى الْأَرْضِ فِي الْاِسْتِعْدَادِ لِيَوْمِ الْـحِسَابِ وَالْـجَزَآءِ.. هُوَ هٰكَذَا فِي مَجْمُوعِهِ. فَوْقَ أَنَّ الْكَثْرَةَ تُعْرِضُ وَتَتَوَلَّى، وَتَسْتَغْنِي وَتَتَكَبَّرُ عَلَى الْـهُدَى	اور نہ ہی اس نے زمین پر اس مرحلے کو مکمل کیا ہے کہ وہ حساب و کتاب اور جزاء و سزا کے دن کے لیے تیاری کر لے بالعموم انسان کی یہی صورت حال ہے باقی رہا انسانوں کی اکثریت کا حق سے منہ موڑنے اور پیٹھ پھیرنے اور ہدایت سے بے اعتنائی اور تکبر کرنے کا معاملہ، وہ حد شمار سے اوپر ہے۔
وَيَنْتَقِلُ السِّيَاقُ إِلَى لَـمْسَةٍ أُخْرَى فِي مَقْطَعٍ جَدِيدٍ.. فَتِلْكَ هِيَ نَشْأَةُ هٰذَا الْإِنْسَانِ.. فَهَلَّا نَظَرَ إِلَى طَعَامِهِ وَطَعَامِ أَنْعَامِهِ فِي هٰذِهِ الرِّحْلَةِ؟ وَهِيَ شَيْءٌ وَاحِدٌ مِنْ أَشْيَآءِ يَسَّرَهَا لَهُ خَالِقُهُ؟	اب سیاق و سباق کلام جدید فکر کی طرف منتقل ہو جاتا ہے وہ ہے اس انسان کی نشوونما۔ بھلا اس نے اپنی زندگی کے مختصر دورانیے میں اپنے کھانے اور اپنے مویشیوں کے چارے کی طرف کبھی غور کیا؟ حالانکہ یہ ایک چیز ان تمام چیزوں میں سے ہے جو اس کے خالق نے اس کو میسر کی ہیں؟
﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۝ أَنَّا	چنانچہ انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے،

عربی	اردو
صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ۙ﴿۲۸﴾ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ۙ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۙ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ؕ﴿۳۲﴾﴾	بیشک ہم نے خوب مینہ برسایا، پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا، پھر ہم نے اس میں اناج اگایا، اور انگور اور سبزیاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور میوہ جات اور چارہ جات جو تمہارے اور تمہارے مویشیوں کا سامان زندگی ہے۔
هٰذِهِ هِيَ قِصَّةُ طَعَامِهِ. مُفَصَّلَةً مَرْحَلَةً مَرْحَلَةً. هٰذِهِ هِيَ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهَا، فَهَلْ لَهُ مِنْ يَدٍ فِيهَا؟ هَلْ لَهُ مِنْ تَدْبِيرٍ لِأَمْرِهَا؟ إِنَّ الْيَدَ الَّتِي أَخْرَجَتْهُ إِلَى الْحَيَاةِ وَأَبْدَعَتْ قِصَّتَهُ، هِيَ ذَاتُهَا الْيَدُ الَّتِي أَخْرَجَتْ طَعَامَهُ وَأَبْدَعَتْ قِصَّتَهُ..	یہ اس کے کھانے کا قصہ ہے جو مرحلہ وار تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ پس اسے چاہیے کہ اس کی طرف دیکھے، کیا اس (کی تیاری) میں اس کا کوئی ہاتھ ہے؟ اس کی تدبیر میں اس کا کوئی دخل ہے؟ بلاشبہ جس ہاتھ نے اس کو زندگی کی طرف نکالا اور اس کا قصہ بیان کیا، اسی ہاتھ نے بذات خود اس کا کھانا اور اس کا ہر قدم اور ہر مرحلہ اس دست قدرت کی حیرت انگیزی ہے۔
﴿فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۙ﴿۲۴﴾﴾ أَلْصَقُ شَيْءٍ بِهِ، وَأَقْرَبُ شَيْءٍ إِلَيْهِ، وَأَلْزَمُ شَيْءٍ لَهُ.. لِيَنْظُرَ إِلَى هٰذَا الْأَمْرِ الْمُيَسَّرِ الضَّرُورِيِّ الْحَاضِرِ الْمُكَرَّرِ. لِيَنْظُرْ إِلَى قِصَّتِهِ الْعَجِيبَةِ الْيَسِيرَةِ، فَإِنَّ يُسْرَهَا يُنْسِيهِ مَا فِيهَا مِنَ الْعَجَبِ. وَهِيَ مُعْجِزَةٌ كَمُعْجِزَةِ خَلْقِهِ وَنَشْأَتِهِ. وَكُلُّ خُطْوَةٍ مِنْ خُطُوَاتِهَا بِيَدِ الْقُدْرَةِ الَّتِي أَبْدَعَتْهُ:	”پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دھیان کرے۔“ کیونکہ یہ چیز انسان کے ساتھ لازم وملزوم اور اس کے قریب ترین ہے اور اس کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اس آسان اور ضروری اور بروقت باسہولت دستیاب چیز کی طرف دیکھے۔ جس نے اسے انوکھا اور نرالا وجود عطا کیا ہے۔
﴿اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ﴿۲۵﴾﴾ وَصَبُّ الْمَاءِ فِي صُورَةِ الْمَطَرِ حَقِيقَةٌ يَعْرِفُهَا كُلُّ إِنْسَانٍ فِي كُلِّ بِيئَةٍ، فِي أَيَّةِ	”بیشک ہم نے خوب مینہ برسایا۔“ بارش کی صورت میں پانی کا برسنا ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہر معاشرے کا ہر انسان جانتا ہے۔ خواہ وہ معرفت اور تجربے کے کسی بھی

دَرَجَةٍ كَانَ مِنْ دَرَجَاتِ الْمَعْرِفَةِ وَالتَّجْرِبَةِ. فَهِيَ حَقِيقَةٌ يُخَاطَبُ بِهَا كُلُّ إِنْسَانٍ. فَأَمَّا حِينَ تَقَدَّمَ الْإِنْسَانُ فِي الْمَعْرِفَةِ فَقَدْ عَرَفَ مِنْ مَدْلُوْلِ هٰذَا النَّصِّ مَا هُوَ أَبْعَدُ مَدًى، وَأَقْدَمُ عَهْدًا مِنْ هٰذَا الْمَطَرِ الَّذِيْ يَتَكَرَّرُ الْيَوْمَ وَيَرَاهُ كُلُّ أَحَدٍ. وَأَقْرَبُ الْفُرُوْضِ الْآنَ لِتَفْسِيْرِ وُجُوْدِ الْمُحِيْطَاتُ الْكَبِيْرَةُ الَّتِيْ يَتَبَخَّرُ مَاؤُهَا ثُمَّ يَنْزِلُ فِيْ صُوْرَةِ مَطَرٍ، أَقْرَبُ الْفُرُوْضِ أَنَّ هٰذِهِ الْمُحِيْطَاتِ تَكَوَّنَتْ أَوَّلًا فِي السَّمَآءِ فَوْقَنَا ثُمَّ صُبَّتْ عَلَى الْأَرْضِ صَبًّا!

درجے کا ہے پس یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے ہر انسان کو مخاطب کیا جاسکتا ہے اور پھر دور حاضر کے انسان نے انکشافات کے میدان میں ترقی حاصل کی تو اسے اس نص قرآنی کی نشاندہی میں وہ کچھ منظر دکھائی دیا جو آج کل بار بار برسنے والی بارش سے جسے ہر کوئی دیکھ رہا ہے سے بہت بعید اور قدیم منظر ہے ان کے قریب ترین قیاسات میں اس کا سبب بہت بڑے سمندروں کا وجود ہے جس سے بخارات اٹھتے ہیں اور پھر بارش کی صورت میں برستے ہیں اور یہ بھی اقرب ترین قیاس ہے کہ یہ سمندر پہلے تو ہمارے اوپر والے آسمان پر تھے پھر یہ زمین پر موسلا دھار بارش کی صورت میں زمین پر برس پڑے۔

وَفِيْ هٰذَا يَقُوْلُ أَحَدُ عُلَمَآءِ الْعَصْرِ الْحَاضِرِ: "إِذَا كَانَ صَحِيْحًا أَنَّ دَرَجَةَ حَرَارَةِ الْكُرَةِ الْأَرْضِيَّةِ وَقْتَ اِنْفِصَالِهَا عَنِ الشَّمْسِ كَانَتْ حَوَالَي 12000 دَرَجَةٍ. أَوْ كَانَتْ تِلْكَ دَرَجَةُ حَرَارَةِ سَطْحِ الْأَرْضِ. فَعِنْدَئِذٍ كَانَتْ كُلُّ الْعَنَاصِرِ حَرَّةً. وَلِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْإِمْكَانِ وُجُوْدُ أَيِّ تَرْكِيْبٍ كِيْمْيَائِيٍّ ذِيْ شَأْنٍ. وَلَمَّا أَخَذَتِ الْكُرَةُ الْأَرْضِيَّةُ، أَوِ الْأَجْزَاءُ الْمُكَوِّنَةُ لَهَا فِيْ أَنْ تَبَرَّدَ تَدْرِيْجِيًّا، حَدَثَتْ تَرْكِيْبَاتٍ، وَتَكَوَّنَتْ خُلِيَّةُ

اور اس بارے میں دور حاضر کے ایک سائنسدان نے ایک مفروضہ (قیاس) پیش کیا ہے (جب یہ بات صحیح ہے کہ کرہ ارضی کا درجہ حرارت سورج سے جدا ہوتے وقت 12،000 ڈگری تھا یا وہ سطح زمین کا درجہ حرارت تھا تو اس صورت میں تمام عناصر گرم تھے۔ اس وقت کسی طرح کی کیمیائی ترکیب کے وجود کا امکان بھی نہ تھا اور جب کرہ ارضی یا کرہ ارضی کی شکل اختیار کرنے والے اجزاء آہستہ آہستہ ٹھنڈے ہونا شروع ہو گئے تو وہ ایک ترکیب کی شکل اختیار کر گئے اور وہ کائنات کا خلیہ بن گئے جیسا کہ اب ہم اسے جاننے لگے ہیں۔ اور جب تک درجہ حرارت 4،000 ڈگری

الْعَالَـمِ كَمَا نَعْرِفُهُ. وَمَا كَانَ لِلْأَكْسِيْجِيْنِ وَالْـهَيْدُرُوْجِيْنِ أَنْ يَتَّحِدَا إِلَّا بَعْدَ أَنْ هَبَطَتْ دَرَجَةَ الْـحَرَارَةِ إِلَى 4000 دَرَجَةَ فَارَنْهَايْتَ. وَعِنْدَ هٰذِهِ النُّقْطَةِ إِنْدَفَعَتْ مَعًا تِلْكَ الْعَنَاصِرُ، وَكَوَّنَتِ الْـمَآءَ الَّذِيْ نَعْرِفُهُ الْآنَ أَنَّهُ هَوَآءُ الْكُرَةِ الْأَرْضِيَّةِ. وَلَا بُدَّ أَنَّهُ كَانَ هَآئِلًا فِيْ ذٰلِكَ الْـحِيْنِ: وَجَمِيْعُ الْـمُحِيْطَاتِ كَانَتْ فِي السَّمَآءِ. وَجَمِيْعُ تِلْكَ الْعَنَاصِرِ الَّتِيْ لَـمْ تَكُنْ قَدْ اتَّحَدَتْ كَانَتْ غَازَاتٍ فِي الْـهَوَآءِ. وَبَعْدَ أَنْ تَكُوْنَ الْـمَآءُ فِي الْجَوِّ الْـخَارِجِيِّ سَقَطَ نَحْوَ الْأَرْضِ. وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَسْتَطِعْ الْوُصُوْلَ إِلَيْهَا. إِذْ كَانَتْ دَرَجَةَ الْحَرَارَةِ عَلَى مَقْرَبَةٍ مِنَ الْأَرْضِ أَعْلَى مِمَّا كَانَتْ عَلَى مَسَافَةِ آلَافِ الْأَمْيَالِ. وَبِالطَّبْعِ جَآءَ الْوَقْتُ الَّذِيْ صَارَ الطُّوْفَانُ يَصِلُ فِيْهِ إِلَى الْأَرْضِ لِيَطِيْرَ مِنْهَا ثَانِيًا فِيْ شَكْلِ بُخَارٍ. وَلَـمَّا كَانَتِ الْـمُحِيْطَاتُ فِي الْـهَوَآءِ فَإِنَّ الْفَيْضَانَاتِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْدُثُ مَعَ تَقَدُّمِ التَّبْرِيْدِ كَانَتْ فَوْقَ الْحُسْبَانِ. وَتَمْشِي الْجَيَشَانِ مَعَ التَّفَتُّتِ.. الخ."

تک آ ہے اس وقت تک آکسیجن اور ہائیڈروجن متحد نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اس نقطہ تک درجہ حرارت کے گرتے وقت ہی دفعتہً یہ عناصر اکٹھے ہو گئے اور وہ پانی کی شکل اختیار کر گئے جسے اب ہم کرہ ارضی کی ہوا کا نام دیتے ہیں اور یقینی بات ہے کہ اس وقت کا یہ منظر بڑا ہولناک تھا اور تمام سمندر آسمان پر تھے اور وہ تمام عناصر جو اس وقت یکجا نہ تھے وہ گیسوں کی شکل میں ہوا میں موجود تھے اور جب انہوں نے فضاء میں پانی کی شکل اختیار کر لی تو وہ کرہ ارضی کی طرف گرا لیکن وہ زمین تک پہنچ نہ سکا کیونکہ زمین کا قریبی درجہ حرارت ہزاروں میلوں کی مسافت سے کہیں بلند تھا اور قدرتی طور پر وہ وقت آ گیا کہ وہ پانی طوفان بن کر زمین پر آ گیا تا کہ وہ بخارات کی شکل میں اس سے اڑے چونکہ سمندر ہوا میں تھے تو زمین کی شدید سردی کی وجہ سے اس کی طرف امڈ پڑے اور اس قدر بارشیں ہوئیں جو حد شمار سے باہر ہیں گویا وہ کوئی عساکر تھے جو جدا جدا ہونے کے باوجود ایک جگہ اکٹھے ہو گئے الخ۔

(دیکھیے کتاب "انسان قائم نہیں رہ سکتا" تالیف مسٹر کریسی مارسین۔ عربی ترجمہ صالح محمود)

عربی	اردو
وَهٰذَا الْفَرَضُ - وَلَوْ أَنَّنَا لَا نُعَلِّقُ بِهِ النَّصَّ الْقُرْآنِيَّ - يُوَسِّعُ مِنْ حُدُوْدِ تَصَوُّرِنَا نَحْنُ لِلنَّصِّ وَالتَّارِيْخِ الَّذِيْ يُشِيْرُ إِلَيْهِ. تَارِيْخِ صَبِّ الْمَاءِ صَبًّا. وَقَدْ يُصِحُّ هٰذَا الْفَرَضُ، وَقَدْ تَجِدُ فُرُوْضٌ أُخْرَى عَنْ أَصْلِ الْمَاءِ فِي الْأَرْضِ. وَيَبْقَى النَّصُّ الْقُرْآنِيُّ صَالِحًا لِأَنْ يُخَاطَبَ بِهِ كُلُّ النَّاسِ فِيْ كُلِّ بِيْئَةٍ وَفِيْ كُلِّ جِيْلٍ.	اور یہ ایک قیاس آرائی ہے اور ہم قرآنی نص کو اس سے منسلک نہیں کر رہے لیکن ہر قیاس آرائی پانی کے زمین پر امڈ پڑنے کے بارے میں ہمارے تصور کی حدود کو وسیع کرتی ہے اور اس کی تاریخ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ قیاس آرائی صحیح ہو اور زمین میں پانی کے اصل کے بارے دیگر قیاس آرائیاں بھی آپکو ملیں گی اور قرآنی نصوص میں یہ صلاحیت بہر حال باقی رہے گی کہ اس کے ساتھ ہر معاشرے اور ہر دور کے لوگوں کو مخاطب کیا جا سکے۔
ذٰلِكَ كَانَ أَوَّلُ قِصَّةِ الطَّعَامِ: ﴿أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝٢٥﴾.. وَلَا يَزْعَمُ أَحَدٌ أَنَّهُ أَنْشَأَ هٰذَا الْمَاءَ فِيْ أَيِّ صُوْرَةٍ مِّنْ صُوَرِهِ، وَفِيْ أَيِّ تَارِيْخٍ لِحُدُوْثِهِ، وَلَا أَنَّهُ صَبَّهُ عَلَى الْأَرْضِ صَبًّا، لِتَسِيْرُ قِصَّةَ الطَّعَامِ فِيْ هٰذَا الطَّرِيْقِ !	یہ (انسانی اور حیوانی) کھانے کے قصے کا آغاز ہے "ہم نے زمین پر خوب پانی برسایا۔" اور کوئی آدمی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے کسی بھی صورت میں اس پانی کو پیدا کیا ہے اور تاریخ کے کسی دور میں اسے وجود بخشا ہے، اور نہ ہی وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے اس پانی کو زمین کی طرف بڑھایا ہے تاکہ اس طریقے سے (انسانی اور حیوانی) کھانے کا معاملہ آسان ہو جائے۔
﴿ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝٢٦﴾.. وَهٰذِهِ هِيَ الْمَرْحَلَةُ التَّالِيَةُ لِصَبِّ الْمَاءِ. وَهِيَ صَالِحَةٌ لِأَنْ يُخَاطَبَ بِهَا الْإِنْسَانُ الْبَدَائِيُّ الَّذِيْ يَرَى الْمَاءَ يَنْصَبُّ مِنَ السَّمَاءِ بِقُدْرَةٍ غَيْرِ قُدْرَتِهِ، وَتَدْبِيْرٍ غَيْرِ تَدْبِيْرِهِ. ثُمَّ يَرَاهُ	"پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا۔" یہ مرحلہ پانی کے زمین پر برسنے سے متصل ہے اور اس انداز بیان میں یہ صلاحیت ہے کہ اس سے ابتدائی دور کے انسان کو مخاطب کیا جا سکے کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے کہ آسمان سے پانی کو وہ قدرت برسا رہی ہے جس میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں اور نہ ہی

يَشُقُّ الْأَرْضَ وَيَتَخَلَّلُ تُرْبَتَهَا. أَوْ يَرَى النَّبْتَ يَشُقُّ تُرْبَةَ الْأَرْضِ شَقًّا بِقُدْرَةِ الْخَالِقِ وَيَنْمُوْ عَلَى وَجْهِهَا، وَيَمْتَدُّ فِي الْهَوَآءِ فَوْقَهَا.. وَهُوَ نَحِيْلٌ نَحِيْلٌ، وَالْأَرْضُ فَوْقَهُ ثَقِيْلَةٌ ثَقِيْلَةٌ. وَلٰكِنِ الْيَدَ الْمُدَبِّرَةُ تَشُقُّ لَهُ الْأَرْضَ شَقًّا، وَتُعِينُهُ عَلَى النَّفَاذِ فِيْهَا وَهُوَ نَاحِلٌ لَيِّنٌ لَطِيْفٌ. وَهِيَ مُعْجِزَةٌ يَرَاهَا كُلُّ مَنْ يَتَأَمَّلُ اِنْبِثَاقَ النَّبْتَةِ مِنَ التُّرْبَةِ، وَيُحِسُّ مِنْ وَّرَآئِهِ اِنْطِلَاقَ الْقُوَّةِ الْخَفِيَّةِ الْكَامِنَةِ فِي النَّبْتَةِ الرَّخِيَّةِ.	وہ اس کی تدبیر میں دخیل ہے، پھر وہ یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ پودے کی نرم ونازک کونپل زمین کو پھاڑ رہی ہے اور اس کی جڑ زمین گہری ہوتی جارہی ہے یا وہ دیکھ رہا ہے پودا زمین کی مٹی کو خالق کائنات کی قدرت سے پھاڑ رہا ہے اور سیدھا اگ رہا ہے اور فضا کی طرف بڑھ رہا ہے حالانکہ وہ نرم ونازک کونپل ہے اور اس کے اوپر ڈھیروں من مٹی ہے لیکن تدبیر کرنے والا ہاتھ اس کے لیے زمین کو پھاڑ رہا ہے اور اسکی جڑوں کو زمین میں گہرا کرنے میں اس کی مدد کررہا ہے حالانکہ وہ جڑ نہایت نرم ونازک اور کمزور ہے اور اس معجزے کو ہر وہ انسان دیکھ رہا ہے جو مٹی سے پودے کے پھوٹنے کے عمل کو غور سے دیکھتا ہے اور وہ اس کے پس پردہ مخفی قوت کو محسوس کرلیتا ہے جو نرم پودے کو اگا رہی ہے۔
فَأَمَّا حِيْنَ تَتَقَدَّمُ مُعَارِفُ الْإِنْسَانِ فَقَدْ يُعِنُ لَهُ مُدًى آخَرَ مِنَ التَّصْوِيْرِ فِي هٰذَا النَّصِّ. وَقَدْ يَكُوْنُ شَقُّ الْأَرْضِ لِتُصْبِحَ صَالِحَةً لِلنَّبَاتِ أَقْدَمَ بِكَثِيْرٍ مِمَّا نَتَصَوَّرُ. إِنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ التَّفَتُّتِ فِي صُخُوْرِ الْقِشْرَةِ الْأَرْضِيَّةِ بِسَبَبِ الْفَيْضَانَاتِ الْهَائِلَةِ الَّتِيْ يُشِيْرُ إِلَيْهَا الْفَرَضُ الْعِلْمِيُّ السَّابِقُ. وَبِسَبَبِ الْعَوَامِلِ الْجَوِيَّةِ الْكَثِيْرَةِ الَّتِيْ يَفْتَرِضُ عُلَمَآءَ الْيَوْمِ أَنَّهَا تَعَاوَنَتْ لِتَفْتِيْتِ الصُّخُوْرِ	دور حاضر میں جب انسانی معلومات نے ترقی کی تو اس کے سامنے اس نص کے بارے میں تصور کی آخری حدود آشکار ہوئیں کہ زمین کو پھاڑ کر نباتات کے لیے موزوں بنانا ہمارے تصور سے کہیں آگے ہے وہ یہ کہ سطح زمین کے پتھر کو ریزہ ریزہ کرنے کا عمل پانی کے مسلسل بہاؤ، سے بھی ہوسکتا ہے جس کا گذشتہ سائنسی قیاس آرائی میں اشارہ موجود ہے اور موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کی قیاس آرائی کے مطابق زمین پر بہت سے فضائی عوامل نے ان پتھریلی چٹانوں کو ریزہ ریزہ کرنے میں مدد دی ہے جنہوں نے زمین کے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا اور وہ زمین کی سطح بن گئے تھے۔

الصُّلْبَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَكْسُوْ وَجْهَ الْأَرْضِ وَتَكُوْنُ قِشْرَتَهَا، حَتّٰى وَجَدَتْ طَبَقَةُ الطَّمِيُّ الصَّالِحَةُ لِلزَّرْعِ. وَكَانَ هٰذَا أَثَرًا مِنْ آثَارِ الْمَآءِ تَالِيًا فِيْ تَارِيْخِهِ لِصَبِّ الْمَآءِ صَبًّا. مِمَّا يَتَّسِقُ أَكْثَرَ مَعَ هٰذَا التَّتَابُعِ الَّذِيْ تُشِيْرُ إِلَيْهِ النُّصُوْصُ..	یہاں تک کہ زراعت کے لیے سازگار مٹی کا طبقہ وجود میں آگیا اور پانی کے زمین پر بہاؤ کی تاریخ کے قیاسات میں سے یہ قیاس اس حقیقت کے قریب ہے جس کی طرف نصوص قرآنی اشارہ کرتی ہیں۔
وَسَوَآءٌ كَانَ هٰذَا أَمْ ذَاكَ أَمْ سِوَاهُمَا هُوَ الَّذِيْ حَدَثَ، وَهُوَ الَّذِيْ تُشِيْرُ إِلَيْهِ الْآيَتَانِ السَّابِقَتَانِ فَقَدْ كَانَتِ الْمَرْحَلَةُ الثَّالِثَةُ فِي الْقِصَّةِ هِيَ النَّبَاتُ بِكُلِّ صُنُوْفِهِ وَأَنْوَاعِهِ. الَّتِيْ يُذْكَرُ مِنْهَا هُنَا أَقْرَبُهَا لِلْمُخَاطَبِيْنَ، وَأَعَمُّهَا فِيْ طَعَامِ النَّاسِ وَالْحَيَوَانِ:	خواہ یہ بات صحیح ہو یا وہ یا ان دونوں کے علاوہ کوئی اور بات ہو، ایسا کرنے والی ذات وہی ہے اور اسی کی طرف گذشتہ دونوں آیات اشارہ کرتی ہیں چنانچہ (انسانی وحیوانی غذا کی تیاری کے) قصے کا تیسرا مرحلہ بیان ہو رہا ہے اور وہ ہے مختلف انواع واقسام کی نباتات جن کا یہاں تذکرہ کرنا مخاطبین کی فہم کے قریب ہے اور یہی چیزیں عموماً انسان اور حیوان کی غذا ہیں۔
﴿ فَأَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴾.. وَهُوَ يَشْمَلُ جَمِيْعَ الْحُبُوْبِ. مَا يَأْكُلُهُ النَّاسُ فِيْ أَيَّةِ صُوْرَةٍ مِنْ صُوَرِهِ، وَمَا يَتَغَذّٰى بِهِ الْحَيَوَانُ فِيْ كُلِّ حَالَةٍ مِنْ حَالَاتِهِ.	”پس اگایا ہے ہم نے اس میں بیج۔“ یہ آیت ان تمام غذاؤں کے بیجوں کے تذکرے پر مشتمل ہے جنہیں تمام لوگ اور حیوانات کسی نہ کسی صورت میں کھاتے ہیں اور کسی نہ کسی حالت میں ان سے غذا حاصل کرتے ہیں۔
﴿ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴾.. وَالْعِنَبُ مَعْرُوْفٌ. وَالْقَضْبُ هُوَ كُلُّ مَا يُؤْكَلُ رَطْبًا غَضًّا مِنَ الْخُضَرِ الَّتِيْ تُقْطَعُ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرٰى..	”اور انگور اور سبزیاں۔“ انگور تو مشہور ہیں۔ اور قضب سے مراد تروتازہ ساگ پات اور سبزیاں ہیں جنہیں دوبارہ سہ بارہ کاٹ کر کھایا جاتا ہے۔

﴿ وَ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ۝ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۝ ﴾..	''اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور پھل اور سبزہ۔''
وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخْلَ مَعْرُوْفَانِ لِكُلِّ عَرَبِيٍّ وَالْحَدَآئِقُ جَمْعُ حَدِيْقَةٍ، وَهِيَ الْبَسَاتِيْنُ ذَاتَ الْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ الْمَسْوُرَةِ بِحَوَائِطِ تَحْمِيْهَا. وَ﴿غُلْبًا﴾ جَمْعُ غَلْبَآءَ. أَيْ ضَخْمَةٌ عَظِيْمَةٌ مُلْتَفَّةُ الْأَشْجَارِ. وَالْفَاكِهَةُ مِنْ ثِمَارِ الْحَدَائِقِ وَ "الْأَبُّ" أَغْلَبُ الظَّنِّ أَنَّهُ الَّذِيْ تَرْعَاهُ الْأَنْعَامُ. وَهُوَ الَّذِيْ سَأَلَ عَنْهُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ رَاجَعَ نَفْسَهُ فِيْهِ مَتَلَوِّمًا! كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ سُوْرَةِ النَّازِعَاتِ! فَلَا نَزِيْدُ نَحْنُ شَيْئًا!	زیتون اور کھجوریں عربوں کے ہاں مشہور ہیں اور حدائق، حدیقہ کی جمع ہے اور ان سے مراد وہ پھل دار باغات ہیں جن کے گرد محافظت کی غرض سے دیواریں بنائی جاتی ہیں اور غلبا، غلباء کی جمع ہے اس سے مراد عظیم تنوں والے پھل دار درختوں سے ڈھکے ہوئے باغات ہیں اور باغات کے پھلوں کو فاکھة کہتے ہیں۔ اور اب سے مراد غالباً وہ سبزہ مراد ہے جسے چوپائے چرتے ہیں اور اسی کے متعلق حضرت عمر بن خطاب نے پوچھا تھا اور پھر اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے تھے جیسا کہ سورۃ نازعات کی تفسیر میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے۔ اور ہم اس میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔
هٰذِهِ هِيَ قِصَّةُ الطَّعَامِ. كُلُّهَا مِنْ إِبْدَاعِ الْيَدِ الَّتِيْ اِبْدَعَتِ الْإِنْسَانَ. وَلَيْسَ فِيْهَا لِلْإِنْسَانِ يَدٌ يَدَّعِيْهَا، فِيْ أَيَّةِ مَرْحَلَةٍ مِنْ مَرَاحِلِهَا.. حَتّٰى الْحُبُوْبَ وَالْبُذُوْرَ الَّتِيْ قَدْ يُلْقِيْهَا هُوَ فِي الْأَرْضِ.. إِنَّهُ لَمْ يَبْدَعْهَا، وَلَمْ يَبْتَدِعْهَا. وَالْمُعْجِزَةُ فِيْ إِنْشَائِهَا اِبْتِدَآءً مِنْ وَّرَآءِ تَصَوُّرِ الْإِنْسَانِ وَإِدْرَاكِهِ.	یہ ہے (انسانی اور حیوانی غذا کی) کہانی یہ سب کا سب اس ہاتھ کا کمال ہے جس ہاتھ نے انسان کی تخلیق میں کمال دکھایا، اس میں انسان کا کوئی ہاتھ نہیں کہ اس کے کسی بھی مرحلے کے بارے میں دعویٰ کر سکے کہ یہ اس کی تخلیق ہے حتیٰ کہ اس دانے اور بیج کے بارے میں بھی جسے وہ زمین میں کاشت کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے نہ تو اسے وجود بخشا ہے اور نہ ہی اس میں ندرت کی ہے۔ اور یہ ابتداء سے ہی انسان کے ادراک اور تصور سے بالاتر معجزہ ہے۔ (دیکھیے)
وَالتُّرْبَةُ وَاحِدَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلٰكِنَّ الْبُذُوْرَ وَالْحُبُوْبَ مُنَوَّعَةٌ، وَكُلٌّ مِنْهَا يُؤْتِيْ أُكُلَهُ فِي الْقِطَعِ الْمُتَجَاوِرَاتِ	اس کے سامنے مٹی ایک ہی ہے لیکن بیج اور دانے جدا جدا ہیں اور ان میں سے ہر کوئی اپنا اپنا پھل دے رہا ہے زمین

مِنَ الْأَرْضِ. وَكُلُّهَا تُسْقَى بِمَاءٍ وَّاحِدٍ، وَلٰكِنَّ الْيَدَ الْمُبْدِعَةَ تَنَوَّعَ النَّبَاتُ وَتَنَوَّعُ الثِّمَارَ، وَتُحْفَظُ فِي الْبَذْرَةِ الصَّغِيْرَةِ خَصَائِصُ أُمِّهَا الَّتِيْ وَلَدَتْهَا فَتَنْقِلُهَا إِلَى بِنْتِهَا الَّتِيْ تَلِدُهَا..	کے اسی ٹکڑے میں جو ایک دوسرے کے پاس پاس ہیں اور سب کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے لیکن انوکھے ہاتھ نے مختلف پودے اور قسم قسم کے پھول پیدا کئے اور ہم چھوٹے سے بیج میں اس ماں کی خصوصیات دیکھتے ہیں جو اسے جن کر اپنی اس بیٹی کے سپرد کر دیتی ہے جسے اس نے خود ہی جنا ہے۔
كُلُّ أُولٰئِكَ فِيْ خُفْيَةٍ عَنِ الْإِنْسَانِ! لَا يَعْلَمُ سِرَّهَا وَلَا يَقْضِيْ أَمْرَهَا، وَلَا يَسْتَشَارُ فِيْ شَأْنٍ مِنْ شُؤُوْنِهَا..	یہ سب کچھ انسان کی نگاہ سے پوشیدہ ہے نہ تو وہ اس کا بھید جانتا ہے اور نہ وہ اس کے معاملے میں فیصلہ کرتا ہے اور نہ ہی اسکے معاملات میں اس سے کوئی مشورہ لیا جاتا ہے
هٰذِهِ هِيَ الْقِصَّةُ الَّتِيْ أَخْرَجَتْهَا يَدُ الْقُدْرَةِ: ﴿ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴾.. إِلَى حِيْنَ. يَنْتَهِيْ فِيْهِ هٰذَا الْمَتَاعُ، الَّذِيْ قَدَّرَهُ اللهُ حِيْنَ قَدَّرَ الْحَيٰوةَ. ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرٌ آخَرُ يَعْقُبُ الْمَتَاعَ. أَمْرٌ يُجْدِرُ بِالْإِنْسَانِ أَنْ يَتَدَبَّرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِيْءَ:	یہ ہے (انسانی و حیوانی غذا کا) کا قصہ جسے دست قدرت نے (زمین سے) نکالا ہے۔ "یہ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیے ہے" ... ایک وقت تک یہ فائدہ اس وقت مقررہ پر ختم ہو گا جو اللہ نے زندگی کی آفرینش کرتے وقت کیا تھا پھر اس کے بعد دیگر مراحل آئیں گے اس لیے انسان کی سمجھداری کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ان مراحل کے آنے سے قبل سوچ کہ اس نے اس افراتفری کے دن کی ہولناکی سے بچنے کے لیے کیا کیا ہے؟
﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾ ﴾	(پھر جب روز حشر و نشر) کان بہرے کرنے والی چنگھاڑ آئے گی اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اور اپنی ماں اور باپ سے بھی اور اپنی بیوی اور بیٹیوں سے بھی اس دن ہر شخص کی حالت اسے دوسروں سے لاپرواہ کر دے گی اس دن کئی چہرے چمکتے ہوں گے ہنستے مسکراتے اور شاداں و فرحاں اور کئی چہرے اس دن گرد و غبار سے اٹے ہوں گے

	ان پر سیاہی چھائی ہو گی یہی لوگ کافر اور فاجر ہیں۔
فَهٰذِهِ هِيَ خَاتِمَةُ الْمَتَاعِ. وَهٰذِهِ هِيَ الَّتِي تَتَّفِقُ مَعَ التَّقْدِيرِ الطَّوِيلِ وَالتَّدْبِيرِ الشَّامِلِ لِكُلِّ خُطْوَةٍ وَكُلِّ مَرْحَلَةٍ فِي نَشْأَةِ الْإِنْسَانِ. وَفِي هٰذَا الْمَشْهَدِ خِتَامٌ يَتَنَاسَقُ مَعَ الْمَطْلَعِ مَعَ الَّذِي جَاءَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى. وَالَّذِي اسْتَغْنٰى وَأَعْرَضَ عَنِ الْهُدٰى. ثُمَّ هٰذَانِ هُمَا فِي مِيزَانِ اللهِ.	یہ اس سامان زندگی کا اختتام ہے اور یہی کچھ اس طویل اندازے اور عمومی تدبیر کے ساتھ موزوں ہے، انسان کی پیدائش کے ہر قدم اور ہر مرحلے کے لیے اور اس منظر کا اختتام اس کی ابتداء سے جڑا ہوا ہے کہ ایک شخص ڈر اور خوف خدا سے لرزتا ہوا آتا ہے اور دوسرا ہدایت سے منہ پھیرتا ہے، پھر یہ دونوں اللہ کی میزان میں تولے جاتے ہیں۔
"وَالصَّاخَّةُ لَفْظٌ ذُو جَرْسٍ عَنِيفٍ نَافِذٍ يَكَادُ يَخْرِقُ صِمَاخَ الْأُذُنِ، وَهُوَ يَشُقُّ الْهَوَاءَ شَقًّا، حَتّٰى يَصِلَ إِلَى الْأُذُنِ صَاخًّا مُلِحًّا!	اور صاخہ ایک ایسا لفظ ہے جو آر پار گذر جانے والی سخت قسم کی چنگھاڑ پر بولا جاتا ہے جو قریب ہے کہ کانوں کے پردوں میں سوراخ کر دے اور (سماعت کا ذریعہ بننے والی) ہوا کو پھاڑ کر ڈائریکٹ کانوں تک جا پہنچے اور اپنی تیز ترین سیٹ دار آواز سے کانوں کو بہرا کر دے۔
"وَهُوَ يُمَهِّدُ بِهٰذَا الْجَرْسِ الْعَنِيفِ لِلْمَشْهَدِ الَّذِي يَلِيهِ: مَشْهَدِ الْمَرْءِ يَفِرُّ وَيَنْسَلِخُ مِنْ أَلْصَقِ النَّاسِ بِهِ: ﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ۝ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ۝﴾ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَرْبِطُهُمْ بِهِ وَشَائِجُ وَرَوَابِطُ لَا تَنْفَصِمُ، وَلٰكِنْ هٰذِهِ الصَّاخَّةُ تُمَزِّقُ هٰذِهِ الرَّوَابِطَ تَمْزِيقًا، وَتَقْطَعُ تِلْكَ الْوَشَائِجَ تَقْطِيعًا.	اور یہ لفظ اس سخت ترین چنگھاڑ کے متصل منظر کی تمہید بن رہا ہے، وہ منظر ہے انسان کے بھاگ پڑنے کا اور ان لوگوں سے کھسک جانے کا جو تمام لوگوں سے بڑھ کر اس سے پیوستہ تھے۔ ”اس دن انسان بھاگ اٹھے گا اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور باپ سے اور اپنی بیوی اور بچوں سے۔“ یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جن سے انسان کا کسی بھی صورت میں نہ ٹوٹنے والا رشتہ اور رابطہ تھا لیکن یہ چنگھاڑ ان تمام رشتوں کو پھاڑ ڈالے گی اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گی۔
"وَالْهَوْلُ فِي هٰذَا الْمَشْهَدِ هَوْلٌ نَفْسِيٌّ بَحْتٌ، يُفْزِعُ النَّفْسَ وَيَفْصِلُهَا عَنْ مُحِيطِهَا. وَيَسْتَبِدُّ بِهَا	اس منظر کی ہولناکی خالصتاً نفسیاتی ہو گی، انسانی جان کو گھبراہٹ میں مبتلا کر دے گی اور اسے اپنے گرد و پیش سے جدا کر دے گی اور اسے دوسروں سے کلیتہً بے پروا کر دے گی چنانچہ

إِسْتِبْدَادًا . فَلِكُلٍّ نَفْسِهِ وَشَأْنِهِ وَلَدَيْهِ الْكِفَايَةِ مِنَ الْهَمِّ الْخَاصِّ بِهِ الَّذِي لَا يَدَعُ لَهُ فَضْلَةَ مَنْ وَعَي أَوْ جَهْدَ: ﴿ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴾	ہر ایک کو اپنی جان کی فکر پڑی ہوگی اس کو خود اتنا غم ہوگا کہ اسے دوسروں کی یاد نہیں ہوگی اور انہیں چھڑوانے کی جدوجہد کی فرصت ہی نہ ہوگی۔ "ہر آدمی کو اپنی پڑی ہوگی جو اسے دوسروں سے بے پرواہ کردے گی۔"
"وَالظِّلَالُ الْكَامِنَةُ وَرَآءَ هٰذِهِ الْعِبَارَةِ وَفِي طَيَّاتِهَا ظِلَالٌ عَمِيقَةٌ سَحِيقَةٌ. فَمَا يُوجَدُ أَخْصَرُ وَلَا أَشْمَلَ مِنْ هٰذَا التَّعْبِيرِ لِتَصْوِيرِ الْهَمِّ الَّذِي يُشْغِلُ الْحِسَّ وَالضَّمِيرَ: ﴿ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴾	ان الفاظ کے پس پردہ اور ان کے تہوں میں ایسے گہرے اور دراز ترین مطالب اور مفاہیم ہیں کہ ان کے لیے ان الفاظ سے زیادہ مختصر اور جامع الفاظ کہیں نہ ملیں گے جو اس فکر کی منظر کشی کریں جو آدمی کے احساس اور دل پر چھا چکی ہوگی: "اس دن ہر آدمی کی حالت یہ ہوگی کہ اسے کسی کی فکر ہی نہ ہوگی۔"
ذٰلِكَ حَالُ الْخَلْقِ جَمِيعًا فِي هَوْلِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.. ﴿ فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴾ ثُمَّ يَأْخُذُ فِي تَصْوِيرِ حَالَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَالَ الْكَافِرِينَ بَعْدَ تَقْوِيمِهِمْ وَوَزْنِهِمْ بِمِيزَانِ اللهِ هُنَاكَ: ﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴾	یہ حال تو اس دن کی ہولناکی کی وجہ سے تمام لوگوں کا ہو "...جب خوفناک چنگھاڑ آئے گی..." اس کے بعد اللہ تعالی لوگوں کو اپنے میزان میں تولنے ماپنے کے بعد مومنوں اور کافروں کے حال کی منظر کشی کرتا ہے کہ "اس دن کئی چہرے روشن ہوں گے ہنستے مسکراتے اور شاداں و فرحاں۔"
فَهٰذِهِ وُجُوهٌ مُّسْتَنِيرَةٌ مُّنِيرَةٌ مُّتَهَلِّلَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ رَاجِيَةٌ فِي رَبِّهَا مُطْمَئِنَّةٌ بِمَا تَسْتَشْعِرُهُ مِنْ رِضَاهُ عَنْهَا. فَهِيَ تَنْجُو مِنْ هَوْلِ الصَّاخَةِ الْمُذْهِلِ لِتَتَهَلَّلَ وَتَسْتَنِيرُ وَتَضْحَكُ وَتَسْتَبْشِرُ. أَوْ هِيَ قَدْ عَرَفَتْ	یہ چہرے ضوءفشاں، چمکدار کھل کھلا کر ہنسنے مسکرانے والے ہوں گے اپنے رب سے پر امید ہوں گے اور اپنے بارے میں اپنے رب کی خوشنودی محسوس کر کے مطمئن ہوں گے۔ یہ چنگھاڑ کی سب کچھ بھلا دینے والی ہولناکی سے نجات پائیں گے تاکہ وہ چمکیں دمکیں اور ہنسیں مسکرائیں یا

مَصِيرَهَا وَتَبَيَّنَ لَهَا مَكَانُهَا فَتَهَلَّلَتْ وَاسْتَبْشَرَتْ بَعْدَ الْهَوْلِ الْمُذْهِلِ..	وہ سب کچھ بھلا دینے والی ہولناکی کے بعد اپنی کامیابی اور کامرانی دیکھ کر مسکرائیں گے اور ہنسیں گے۔
﴿ وَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ﴾	"اور اس دن کئی چہرے گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہوں گے ان پر سیاہی چھائی ہوگی وہ لوگ کافر اور فاجر ہیں۔"
فَأَمَّا هٰذِهِ فَتَعْلُوهَا غَبَرَةُ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَةِ وَيَغْشَاهَا سَوَادُ الذُّلِّ وَالْانْقِبَاضِ. وَقَدْ عَرَفَتْ مَا قَدَّمَتْ فَاسْتَيْقَنَتْ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ جَزَاءٍ. ﴿ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ﴾	ان پر غمناکی اور پشیمانی کی گرد چھا چکی ہوگی اور ان کو ذلت اور گھٹن نے ڈھانپ رکھا ہوگا کیونکہ انہوں نے جو کچھ آگے بھیجا اسے پہچان لیا اور انہیں اپنی کرتوتوں کے بدلے کا یقین ہو چکا: "یہی لوگ کافر اور فاجر ہیں۔"
اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَبِرِسَالَاتِهِ وَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا عَنْ حُدُوْدِهِ وَانْتَهَكُوْا حُرُمَاتِهِ..	جو نہ تو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ اس کے پیغامات پر یقین رکھتے ہیں اور وہ اس کی حدوں سے آگے بڑھ گئے اور اس کی قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کر چکے۔
وَفِيْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ وَتِلْكَ قَدْ ارْتَسَمَ مَصِيْرُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ. ارْتَسَمَ مَلَامِحُ وَسِمَاتٌ مِنْ خِلَالِ الْأَلْفَاظِ وَالْعِبَارَاتِ.. وَكَأَنَّمَا الْوُجُوْهُ شَاخِصَةٌ لِقُوَّةِ التَّعْبِيْرِ الْقُرْآنِيِّ وَدِقَّةِ لَمَسَاتِهِ.	اِن چہروں اور اُن چہروں پر ان کا انجام منقش ہوگا۔ الفاظ اور عبارتوں کے روزینوں میں ان کے نقش ایسے نظر آرہے ہیں کہ وہ چہرے اوپر اٹھے ہوئے ہیں یہ ہے قرآنی انداز بیان کی قوت اور اسکی دقیق تشخیص کا کمال۔
بِذٰلِكَ يَتَنَاسَقُ الْمَطْلَعُ وَالْخِتَامُ.. اَلْمَطْلَعُ يُقَرِّرُ حَقِيْقَةَ الْمِيْزَانِ. وَالْخِتَامُ يُقَرِّرُ نَتِيْجَةَ الْمِيْزَانِ. وَتَسْتَقِلُّ هٰذِهِ السُّوْرَةُ الْقَصِيْرَةُ بِهٰذَا الْحَشْدِ مِنَ الْحَقَائِقِ الضِّخَامِ وَالْمَشَاهِدِ وَالْمَنَاظِرِ وَالْإِيْقَاعَاتِ وَالْمُوْحِيَاتِ. وَتَفِيْ كُلُّهَا هٰذَا الْوَفَاءَ الْجَمِيْلَ الدَّقِيْقَ..	اسی کے ساتھ سورت کا آغاز اور اختتام مل جاتا ہے، آغاز میزان کی حقیقت مقرر کرتا ہے اور اختتام میزان کا رزلٹ مقرر کرتا ہے۔ یہ چھوٹی سی سورت بڑے بڑے حقائق اور مناظر اور مشاہد اور آگاہ کر دینے والی چوٹوں اور اشاروں کو سموئے ہوئے ہے اور بڑی دقیق خوبصورتی سے ان تمام حقائق کو پیش کرنے کا حق ادا کرتی ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ عبس میں وارد مشکل الفاظ کی لغوی، نحوی اور صرفی تحلیل

اَلتَّوْجِیْهُ الْإِلٰـهِيُّ: ربانی راہنمائی۔ وَجَّهَ یُوَجِّهُ تَوْجِیْهًا سے موصوف، صفت از باب تفعیل بروزن صَرَّفَ یُصَرِّفُ تصْرِیْفًا

اَلْـهَدْيُ النَّبَوِيْ: نبوی ہدایت۔ هَدَي یَهْدِيْ هَدْیًا وَهِدَایَةً سے موصوف صفت از باب فَعَلَ یَفْعِلُ فَعْلًا بروزن رَمٰی یَرْمِيْ رَمْیًا

اَلْـمُجْتَمَعُ الرَّبَّانِيُّ: ربانی معاشرہ۔ اِجْتَمَعَ یَجْتَمِعُ اِجْتِمَاعًا سے موصوف صفت از باب افتعال، سماج، سوسائٹی۔

طَلِیْقًا: آزاد۔ اسی سے نکلا ہے طَلِیْقُ اللِّسَانِ۔ شگفتہ و شیریں کلام، خود مختار، بلا جبر و اکراہ، اسلام میں داخل ہونے والا۔

اِنْطِبَاعًا: ڈھلا ہوا۔ یعنی نبوی سانچے میں ڈھلا انسان مراد حضرت ابو بکر صدیق۔

عَبءُ الْـخِلَافَةِ: خلافت کا بوجھ۔ لوڈ معنوی بوجھ۔ ذمہ داری، از باب عَبَأَ یَعْبَؤُا عَبْأً اسی عِبَایَةَ کا لفظ نکلا ہے گاؤں۔

آفَاقٌ عَوَّالٌ: آفاقی ذمہ داری، دنیا و آخرت کو مد نظر رکھ کر ذمہ داری ادا کرنا۔ بلند اخلاقی۔

اَلْقَائِدُ الْـمُظَفَّرُ: فاتح سپہ سالار۔ مراد حضرت خالد بن ولید جس نے جاہلیت اور اسلام میں کسی معرکے میں شکست نہیں کھائی۔

اَلنَّسَبُ الْعَرِیْقُ: گہرے حسب و نسب والا۔ عرق: جڑ، بنو مخزوم کے مالدار شخص ولید مخزومی قریشی۔

وِثَاقٌ: بیڑی، ہتھکڑی، مشکیں کس کر باندھنا۔ أَوْثَقَ یُوثِقُ وِثَاقًا

عَوَامِلُ الْإِنْتِکَاسِ: پلٹا دینے والے اسباب، اِنْتَکَسَ یَنْتَکِسُ اِنْتِکَاسًا الٹا لٹکا دینا، ترقی معکوس۔

قِیَمٌ جَاهِلِیَّةٌ زَهِیْدَةٌ: جاہلیت کی بے وقعت قدریں۔ گھٹیا معیار عزت و افتخار۔

حَاسِمَةٌ: فیصلہ کن۔ از باب حَسَمَ یَحْسِمُ حَسْمًا

اَلتَّعْقِیْبُ: پیچھے۔ ذیل۔ ضمناً۔

تَقْطِيعٌ: رسواکن۔ بِشَاعَةٌ: بھیانک۔ مُقْتَضَيَاتٌ: تقاضے۔ ضروریات۔

اَلْجَوَارِحُ: درندے۔ زخمی کر دینے والے جنگلی جانور شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ۔

اَلْكَوَاسِرُ: مردار خور پرندے جیسے باز، چیل، کوا وغیرہ کہا جاتا ہے عقاب کاسر: حملہ آور باز۔

لَمْسَةٌ أُخْرٰى: دوسرا مرحلہ لَمَسَ يَلْمِسُ لَمْسًا کا معنٰی ہے چھونا۔

اِنْدَفَعَتْ: اکٹھے ہو گئے۔ اَلْفَيَضَانَاتُ: پانیوں کا موسلا دھار برسنا۔ پانیوں کا بہاؤ۔

تَبْرِيْدٌ: ٹھنڈا اور یخ بستہ ہونا۔ برف بن جانا۔ اَلتَّفَتُّتُ: پھٹنا، جدا اور ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

اَلْقُوَّةُ الْخُفْيَةُ الْكَامِنَةُ: پوشیدہ اور نظر نہ آنے والی طاقت۔

اَلنَّبْتَةُ الرُّخْيَةُ: نرم دخستہ یا ملائم اور نازک پودا۔

اِنْبِثَاقُ النَّبْتَةِ: پودے کا پھوٹنا۔ اَلصُّخُوْرُ: پتھر صَخْرَةٌ کی جمع۔

طَبَقَةُ الطَّمِيُّ: مٹی کا طبقہ۔ جو کاشت کاری کے لیے موزوں ہو۔

اَلْقِشْرَةُ: چھلکا۔ مراد سطح زمین کی پتھریلی سطح۔

وُجُوْهٌ: چہرے۔ مُسْتَنِيْرَةٌ: روشن۔ چمکدار۔ ضَاحِكَةٌ: ہنسنے والے۔ مُسْتَبْشِرَةٌ: بشارت حاصل کرنے والے۔

اَلْإِيْقَاتُ: معمولی سی چوٹیں یا چوکیں جو بیدار کرنے کی غرض سے لگائیں یا سر میں دھنیں۔

مُوْحِيَاتٌ: اشارے۔ دَقِيْقٌ: باریک ترین آٹے کی طرح مہین باریک۔

سورۃ الانفطار

اِذَا	السَّمَآءُ	انْفَطَرَتْ ۝۱	وَ	اِذَا
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	جب
الْكَوَاكِبُ	انْتَثَرَتْ ۝۲	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ
تارے	بکھر جائیں گے	اور	جب	سمندر
فُجِّرَتْ ۝۳		وَ اِذَا	الْقُبُوْرُ	بُعْثِرَتْ ۝۴
پھاڑ دیے جائیں گے		اور جب	قبریں	اکھیڑ دی جائیں گی
عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ وَ اَ	
(تو) جان لے گا	ہر نفس	جو کچھ	اس نے آگے بھیجا اور	
خَّرَتْ ۝۵	يٰۤاَيُّهَا	الْاِنْسَانُ	مَا غَرَّكَ	
(جو) پیچھے چھوڑا	اے انسان!	کس چیز نے	دھوکے میں ڈالا تجھے	
بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶	الَّذِيْ	خَلَقَكَ	فَسَوّٰىكَ	فَعَدَلَكَ ۝۷
اپنے رب کریم کی بابت	وہ جس نے	تجھے پیدا کیا	پھر تجھے ٹھیک ٹھاک کیا پھر تجھے معتدل بنایا	
فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ	مَّا شَآءَ	رَكَّبَكَ ۝۸	كَلَّا	بَلْ
جس صورت میں	اس نے چاہا	تجھے جوڑ دیا	ہر گز نہیں!	بلکہ
تُكَذِّبُوْنَ	بِالدِّيْنِ ۝۹	وَ اِنَّ	عَلَيْكُمْ	لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰
تم جھٹلاتے ہو	جزا کو	جبکہ بلاشبہ	تم پر	البتہ نگران ہیں
كِرَامًا	كَاتِبِيْنَ ۝۱۱	يَعْلَمُوْنَ	مَا	تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲
معزز	لکھنے والے	وہ جانتے ہیں	جو کچھ	تم کرتے ہو

إِنَّ	الْأَبْرَارَ	لَفِي نَعِيمٍ ﴿۱۳﴾		وَإِنَّ
بلاشبہ	نیک لوگ	البتہ نعمت (جنت) میں ہوں گے		اور بلاشبہ
الْفُجَّارَ	لَفِي جَحِيمٍ ﴿۱۴﴾		يَصْلَوْنَهَا	
بدکار لوگ	البتہ جہنم میں ہوں گے		وہ داخل ہوں گے اس میں	
يَوْمَ	الدِّينِ ﴿۱۵﴾	وَمَا هُمْ	عَنْهَا	بِغَائِبِينَ ﴿۱۶﴾
یوم	جزا کو	اور نہ	وہ اس سے	غائب ہوں گے
وَمَا	أَدْرَاكَ	مَا	يَوْمُ	الدِّينِ ﴿۱۷﴾
اور کس چیز نے	خبر دی آپ کو	(کہ) کیا ہے	یوم	جزا؟
ثُمَّ مَا	أَدْرَاكَ	مَا	يَوْمُ	الدِّينِ ﴿۱۸﴾
پھر کس چیز نے	خبر دی آپ کو	(کہ) کیا ہے	یوم	جزا؟
يَوْمَ لَا	تَمْلِكُ	نَفْسٌ	لِنَفْسٍ شَيْئًا	
اس دن نہیں	اختیار رکھے گا	کوئی نفس	کسی نفس کے لیے کچھ بھی	
وَ	الْأَمْرُ	يَوْمَئِذٍ	لِلَّهِ ﴿۱۹﴾	
اور	حکم	اس دن	(صرف) اللہ ہی کا ہو گا	

سلیس ترجمہ: جب آسمان پھٹ جائے گا اور تارے بکھر جائیں گے اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی تو جان لے ہر جان جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا۔ اے انسان تجھے کس چیز نے تیرے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟ جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر تجھے متناسب اور معتدل بنایا اس نے جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ہرگز نہیں! بلکہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو جبکہ یقیناً تم پر نگران مقرر ہیں معزز لکھنے والے وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو یقیناً نیک لوگ نعمت میں ہوں گے اور بیشک بدکار لوگ جہنم میں ہوں گے۔ وہ روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے اور وہ اس سے غائب نہ ہو سکیں گے اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے؟ پھر آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے، اس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور اس دن حکم صرف اللہ کا ہی ہو گا۔

تفسیر سورۃ الانفطار

عبارت	ترجمہ
تَتَحَدَّثُ هٰذِهِ السُّوْرَةُ الْقَصِيْرَةُ عَنِ الْاِنْقِلَابِ الْكَوْنِيِّ الَّذِيْ تَتَحَدَّثُ عَنْهُ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرُ وَلٰكِنَّهَا تَتَّخِذُ لَهَا شَخْصِيَّةً أُخْرٰى وَسَمْتًا خَاصًّا بِهَا وَتَتَّجِهُ إِلَى مَجَالَاتٍ خَاصَّةٍ بِهَا تُطَوِّفُ بِالْقَلْبِ الْبَشَرِيِّ فِيْهَا. وَإِلَى لَمَسَاتٍ وَإِيْقَاعَاتٍ مِنْ لَوْنٍ جَدِيْدٍ هَادِئٍ عَمِيْقٍ لَمَسَاتٌ كَأَنَّهَا عِتَابٌ وَإِنْ كَانَ فِيْ طَيَّاتِهِ وَعِيْدٌ !	یہ چھوٹی سی سورت اسی عالمی انقلاب کو بیان کرتی ہے جسے سورت تکویر نے بیان کیا ہے، لیکن اس نے اسلوب بیان کا دوسرا ڈھنگ اختیار کیا ہے اور خاص رخ دیا ہے اور ایسی جولان گاہ کی طرف اسے گامزن کر دیا ہے جس میں انسانی دل گھوم رہا ہے اور اس پر جدید طرز کی ایسی یں لگائیں ہیں جو گہری اور پر سکون ہونے کے باوجود عتاب (ناراضی) معلوم ہوتی ہیں جن کی تہہ میں وعید (دھمکی) پوشیدہ ہے۔
وَمِنْ ثُمَّ فَإِنَّهَا تَخْتَصِرُ فِيْ مَشَاهِدِ الْاِنْقِلَابِ فَلَا تَكُوْنُ هِيَ طَابِعُ السُّوْرَةِ الْغَالِبِ ــ كَمَا هُوَ الشَّأْنُ فِيْ سُوْرَةِ التَّكْوِيْرِ ــ لِأَنَّ جَوَّ الْعِتَابِ أَهْدَأُ وَإِيْقَاعُ الْعِتَابِ أَبْطَأُ.	علاوہ ازیں وہ انقلاب کے مشاہدے بیان کرنے میں اختصار بنائے ہوئے ہیں مزید برآں وہ سورہ تکویر کے اندر بیان شدہ حالت کا مکمل پر تو نہیں ہیں کیونکہ اس سورت یں ست ہیں اور یہی حال سورت کی نغمگی کی خفیف سی چوٹوں کا ہے وہ بھی اسی رنگ میں رنگی ہوئی ہیں اس طرح سورت کا نرالے اسلوب اور موافقت (معانی) میں ربط پورا ہو جاتا ہے۔
إِنَّهَا تَتَحَدَّثُ فِي الْمَقْطَعِ الْأَوَّلِ عَنْ اِنْفِطَارِ السَّمَآءِ وَانْتِشَارِ الْكَوَاكِبِ وَتَفْجِيْرِ الْبِحَارِ وَبَعْثَرَةِ الْقُبُوْرِ كَحَالَاتٍ مَصَاحِبَةٍ لَعَلِمَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الْخَطِيْرِ وَفِي الْمَقْطَعِ الثَّانِيْ تَبْدَأُ لَمْسَةُ الْعِتَابِ الْمُبْطِنَةِ بِالْوَعِيْدِ	اس سورت کے پہلے حصے میں آسمان کے پھٹنے اور ستاروں کے بکھرنے اور سمندروں کے پھوٹنے اور قبروں کے اکھڑنے جیسے حالات کا ذکر ہے تاکہ ہر انسان جان لے کہ اس نے اس خطرناک دن کے لیے کیا کچھ آگے بھیجا ہے اور کیا کچھ پیچھے چھوڑا ہے اور اس کا دوسرا حصہ وعید بھرے خفیف سے عتاب سے شروع ہوتا ہے وہ اس طرح کہ انسان اپنی ذات اور اپنی تخلیق میں اپنے

لِهٰذَا الْإِنْسَانِ الَّذِيْ يَتَلَقَّى مِنْ رَبِّهِ فُيُوْضُ النِّعْمَةِ فِي ذَاتِهِ وَخَلْقَتِهِ وَلٰكِنَّهُ لَا يَعْرِفُ لِلنِّعْمَةِ حَقَّهَا وَلَا يَعْرِفُ لِرَبِّهِ قَدْرَهُ وَلَا يَشْكُرُ عَلَى الْفَضْلِ ۔ وَالنِّعْمَةِ وَالْكَرَامَةِ: ﴿ يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۗ ﴾	رب کی نعمتوں کا فیض حاصل کر رہا ہے لیکن ان نعمتوں کا حق نہیں پہچان رہا اور نہ ہی اپنے رب کی قدر پہچانتا ہے اور نہ ہی اس کے فضل اور نعمت اور تکریم پر اس کا شکر ادا کرتا ہے (ارشاد ربانی ہے) "اے انسان کس چیز نے تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھاک کیا اور برابر کیا؟ پھر جس صورت میں تجھے چاہا جوڑ دیا۔"
وَفِي الْمَقْطَعِ الثَّالِثِ يُقَرِّرُ عِلَّةَ هٰذَا الْجُحُوْدِ وَالْإِنْكَارِ فَهِيَ التَّكْذِيْبُ بِالدِّيْنِ ـ أَيْ بِالْحِسَابِ وَعَنِ التَّكْذِيْبِ يَنْشَأُ كُلُّ سُوْءٍ وَكُلُّ جُحُوْدٍ وَمِنْ ثُمَّ يُؤَكِّدُ هٰذَا الْحِسَابَ. تَوْكِيْدًا وَيُؤَكِّدُ عَاقِبَتَهُ وَجَزَاءَهُ الْمَحْتُوْمَ: ﴿ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۚ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۚ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۗ ﴾	اور تیرے حصے میں اس ہٹ دھرمی اور انکار کی وجہ بیان کرتا ہے اور وہ ہے روز جزا کی تکذیب اور اسی تکذیب سے ہر برائی اور ہر طرح کی ہٹ دھرمی جنم لیتی ہے اور اسی لیے باری تعالی اس حساب کی پوری تاکید بیان کرتا ہے اور اسکا حتمی انجام اور اسکی حتمی جزا کو تاکید سے بیان کرتا ہے "ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو اور بیشک تم پر نگہبان مقرر ہیں وہ معزز ہیں لکھنے والے وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو بیشک نیکوکار نعمت میں ہوں گے اور بلاشبہ فاجر لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ قیامت کو اس میں داخل ہوں گے اور وہ وہاں سے فرار نہ ہو سکیں گے۔"
فَأَمَّا الْمَقْطَعُ الْأَخِيْرُ فَيُصَوِّرُ ضَخَامَةَ يَوْمِ الْحِسَابِ وَهَوْلَهُ وَتَجَرُّدِ النُّفُوْسِ مِنْ كُلِّ حَوْلٍ فِيْهِ وَتَفَرُّدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ بِأَمْرِهِ الْجَلِيْلِ: ﴿ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا	جبکہ اس سورت کا آخری حصہ روز حساب کی ضخامت اور ہولناکی کی منظر کشی کرتا ہے اور جانوں کی ہر طرح سے تہہ دامنی بیان کرتا ہے اور جلالت شان والے امور فقط اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاتھ میں ہوں گے "اور تمہیں کیا پتہ کہ روز جزا کیا ہے؟ پھر تمہیں کیا پتہ کہ یوم حساب کیا ہے؟ اس دن کوئی جان کسی جان کے نفع کی مالک

تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۱۹﴾	نہ ہوگی اور حکم صرف اللہ کا ہی ہوگا۔"
فَالسُّوْرَةُ فِي مَجْمُوْعِهَا حَلْقَةٌ فِي سِلْسِلَةِ الْإِيقَاعَاتِ وَالطَّرْقَاتِ الَّتِي يَتَوَلَّاهَا هٰذَا الْجُزْءُ كُلُّهُ بِشَتَّى الطُّرُقِ وَالْأَسَالِيْبِ.	چنانچہ یہ صورت مجموعی اعتبار سے انسانی دلوں پر چوٹوں اور ایسے اسالیب بیان کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جو اس پورے پارے میں مختلف طریقوں اور اسالیب میں بیان ہوا ہے۔
﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ۝﴾	اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب تارے بکھر جائیں گے اور جب سمندر پھوٹ پڑیں گے اور جب قبریں اکھاڑی جائیں گی تو ہر انسان جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا۔
وَقَدْ تَحَدَّثْنَا فِي السُّوْرَةِ الْمَاضِيَةِ عَنِ الْإِيْحَاءِ الَّذِي يَتَسَرَّبُ فِي الْحِسِّ مِنْ رُؤْيَةِ هٰذَا الْكَوْنِ تَتَنَاوَلُهُ يَدُ الْقُدْرَةِ بِالتَّغْيِيْرِ وَتَهُزُّهُ هَزَّةَ الْاِنْقِلَابِ الْمُثِيْرِ فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ عَلَى حَالِهِ فِي هٰذَا الْكَوْنِ الْكَبِيْرِ وَقُلْنَا:	اور ہم نے پچھلی سورت (تکویر) میں ان اشارات پر گفتگو کی تھی جو اس کائنات کے منظر کو دیکھ کر احساس میں سرایت کر جاتے ہیں جسے دست قدرت نے تغیر سے بچایا ہوا ہے اور وہ اسے انقلاب انگیز حرکت دیتے ہیں۔ اس بڑی کائنات میں کوئی چیز اپنی حالت پر باقی نہ رہے گی اور ہم نے کہا تھا:
إِنَّ هٰذَا الْإِيْحَاءَ يَتَّجِهُ إِلَى خَلْعِ النَّفْسِ مِنْ كُلِّ مَا تَرْكَنُ إِلَيْهِ فِي هٰذَا الْوُجُوْدِ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ خَالِقَ هٰذَا الْوُجُوْدِ الْبَاقِي بَعْدَ أَنْ يَفْنَى كُلُّ مَوْجُوْدٍ وَالْإِتِّجَاهُ بِالْقَلْبِ إِلَى الْحَقِيْقَةِ الْوَحِيْدَةِ الثَّابِتَةِ الدَّائِمَةِ الَّتِي لَا تَحُوْلُ وَلَا تَزُوْلُ لِيَجِدَ عِنْدَهَا الْأَمَانَ	بیشک یہ اشارہ نفس انسانی کو ہر ایسی چیز سے دست بردار ہونے کی راہنمائی کرتا ہے جس کی طرف اس وجود میں بھروسا کیا جاتا ہے سوائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جو اس وجود کا خالق ہے اور ہر وجود کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا ہے اور دل کو اس پائیدار اور دائمی حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہے جو نہ بدلنے والی ہے اور نہ زائل ہونے والی۔ تاکہ وہ انقلاب، اضطراب اور زلزلہ اور تباہی

عربی	اردو
وَالْإِسْتِقْرَارُ فِيْ مَوَاجِهَةِ الْإِنْقِلَابِ وَالْإِضْطِرَابِ وَالزَّلْزَلَةِ وَالْإِنْهِيَارُ فِيْ كُلِّ مَا كَانَ يَعْهَدُهُ ثَابِتاً مُسْتَقِرًّا مُنْتَظِمًا اِنْتِظَامًا يُوْحِيْ بِالْخُلُوْدِ وَلَا خُلُوْدَ إِلَّا لِلْخَالِقِ الْمَعْبُوْدِ!	کے آنے پر اس کے ہاں امان اور قرار حاصل کرے اور کسی ایسی چیز پر اعتماد نہ کرے جسے وہ مدت دراز سے اپنی جگہ ثابت اور برقرار اور ایک نظام میں پرویا ہوا دیکھ رہا ہے اور سمجھ رہا ہے یہ سب کچھ ہمیشہ ہی رہے گا حالانکہ سوائے خالق اور معبود حقیقی کے کسی کو دوام حاصل نہیں۔
وَيَذْكُرُ هُنَا مِنْ مَظَاهِرِ الْإِنْقِلَابِ اِنْفِطَارِ السَّمَآءِ.. أَيْ اِنْشِقَاقُهَا وَقَدْ ذَكَرَ اِنْشِقَاقُ السَّمَآءِ فِيْ مَوَاضِعِ أُخْرٰى قَالَ فِيْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ: ﴿فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ﴾	اللہ سبحانہ نے یہاں انقلاب کے مظاہر میں سے آسمان کے پھٹنے کا ذکر کیا ہے اور اس نے دیگر مقامات پر بھی آسمان کے پھٹنے کا ذکر کیا ہے سورت رحمن میں فرمایا" پس جب آسمان پھٹ جائے گا اور وہ گلابی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا۔"
وَقَالَ فِيْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ: ﴿وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ الْوَاقِعَةُ﴾ وَقَالَ فِيْ سُوْرَةِ الْإِنْشِقَاقِ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾	اور سورہ حاقہ میں فرمایا: "اس روز آسمان پھٹ جائے گا اور بوسیدہ ہو جائے گا۔" اور سورہ انشقاق میں فرمایا: "جب آسمان پھٹ جائے گا۔"
فَانْشِقَاقُ السَّمَآءِ حَقِيْقَةٌ مِنْ حَقَائِقِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الْعَصِيْبِ أَمَّا الْمَقْصُوْدُ بِانْشِقَاقِ السَّمَآءِ عَلَى وَجْهِ التَّحْدِيْدِ فَيَصْعَبُ الْقَوْلُ بِهِ كَمَا يَصْعَبُ الْقَوْلُ عَنْ هَيْئَةِ الْإِنْشِقَاقِ الَّتِيْ تَكُوْنُ وَكُلُّ مَا يَسْتَقِرُّ فِي الْحِسِّ هُوَ مَشْهَدُ التَّغَيُّرِ الْعَنِيْفِ فِيْ هَيْئَةِ الْكَوْنِ الْمَنْظُوْرِ وَانْتِهَآءُ نِظَامِهِ هٰذَا الْمَعْهُوْدِ وَانْفِرَاطِ عُقْدَةِ الَّذِيْ يُمْسِكُ فِيْ هٰذَا النِّظَامِ الدَّقِيْقِ.	آسمان کا پھٹ جانا اس سخت دن کے حقائق میں سے ایک حقیقت ہے لیکن آسمان کے پھٹنے کی محدود وجہ بیان کرنے کے مقصد کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے مزید برآں اس کے پھٹنے کی کیفیت کے متعلق بھی کچھ کہنا مشکل ہے۔ البتہ جو چیز وجدان میں قرار پکڑ رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس نظر آنے والی کائنات کے ڈھانچے میں سخت قسم کا تغیر رونما ہوگا اور طویل مدت اسے نظروں میں رہنے والے اس نظام کی انتہا ہو جائے گی اور اس رسی کی گرہ کھل جائے گی جس کے ساتھ یہ دقیق نظام تھما ہوا ہے۔

وَيُشَارِكُ فِي تَكْوِينِ هٰذَا الْمَشْهَدِ مَا يُذْكَرُ عَنِ انْتِشَارِ الْكَوَاكِبِ بَعْدَ تَمَاسُكِهَا هٰذَا الَّذِي تَجْرِي مَعَهُ فِي أَفْلَاكِهَا بِسُرْعَاتِ هَائِلَةٍ مُرْعِبَةٍ وَهِيَ مُمْسِكَةٌ فِي دَاخِلِ مَدَارَاتِهَا لَا تَتَعَدَّاهَا وَلَا تَهِيمُ عَلَى وَجْهِهَا فِي هٰذَا الْفَضَاءِ الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ لَهُ نِهَايَةً وَلَوْ انْتَثَرَتْ كَمَا سَيَقَعُ لَهَا يَوْمَ يَنْتَهِي أَجَلُهَا ــ وَأَفْلَتَتْ مِنْ ذٰلِكَ الرِّبَاطِ الْوَثِيقِ ــ غَيْرِ الْمَنْظُورِ الَّذِي يَشُدُّهَا وَيَحْفَظُهَا لَذَهَبَتْ هِيَ الْفَضَاءِ بِدَدًا كَمَا تَذْهَبُ الذَّرَّةُ الَّتِي تَنْفَلِتُ مِنْ عِقَالِهَا !

اور اس منظر میں ان ستاروں کا بکھر جانا بھی شامل ہو جائے گا، جواب نہایت مضبوطی سے جکڑے ہونے کی وجہ سے اپنے مدار میں خوفناک اور مرعوب کن تیزی کے ساتھ گھومتے ہوئے چل رہے ہیں۔ اور وہ اپنے اپنے مدار میں اتنے جکڑے ہوئے ہیں کہ ذرا برابر اس سے آگے نکل نہیں سکتے اور نہ ہی وہ اس فضا میں جس کی انتہا کو (اللہ کے سوا) کوئی نہیں جانتا، جدھر منہ ہو گیا اس طرف جا سکتے ہیں۔ اور اگر وہ بکھر جائیں۔ جس طرح کہ انہوں نے اپنی مدت مقررہ کے بعد بکھرنا ہے۔ اور اس مربوط نظام سے جو نظروں سے اوجھل ہے اور انہیں باندھے ہوئے اور نگرانی کیے ہوئے ہے۔ تو یہ فضا میں اس طرح تتر بتر ہو جائیں گے جس طرح بورے میں بندھے ذرات تتر بتر ہو جاتے ہیں

وَتَفْجِيرُ الْبِحَارِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هُوَ امْتِلَاؤُهَا وَغَمْرُهَا لِلْيَابِسَةِ وَطُغْيَانُهَا عَلَى الْأَنْهَارِ كَمَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هُوَ تَفْجِيرُ مَائِهَا إِلَى عُنْصُرَيْهِ : الْأَكْسُوجِينَ وَالْهَيْدَرُوجِينَ فَتَتَحَوَّلَ مِيَاهُهَا إِلَى هٰذَيْنِ الْغَازَيْنِ كَمَا كَانَتْ أَنْ يَأْذَنَ اللّٰهُ بِتَجْمِيعِهِمَا وَتَكْوِينِ الْبِحَارِ مِنْهُمَا كَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هُوَ تَفْجِيرُ ذَرَّاتِ هٰذَيْنِ الْغَازَيْنِ كَمَا يَقَعُ فِي تَفْجِيرِ الْقَنَابِلِ الذُّرِّيَّةِ وَالْهَيْدَرُوجِينِيَّةِ الْيَوْمِ فَيَكُونُ هٰذَا التَّفْجِيرُ مِنَ الضَّخَامَةِ وَالْهَوْلِ بِحَيْثُ تُعْتَبَرُ هٰذِهِ الْقَنَابِلُ الْحَاضِرَةُ الْمُرَوِّعَةُ لُعَبُ أَطْفَالِ

اور سمندر کے پھٹنے سے ان کا بھر جانا اور خشکی کو ڈبو دینا اور ان کا دریاؤں میں امڈ آنا بھی ہو سکتا ہے۔ اس بات کا احتمال بھی ہے ان کا پانی اپنے پہلے والے عنصر آکسیجن اور ہائیڈروجن کی صورت بن جائے اور ان کا پانی ان دونوں گیسوں میں پہلے کی طرح تبدیل ہو جائے جیسا کہ اللہ نے ان دونوں کو یکجا ہونے کا حکم دیا تھا اور ان سے سمندر بنے تھے۔ اس طرح اس بات کا احتمال بھی ہے کہ ان دونوں گیسوں کے ذرات اس طرح پھٹ پڑیں جس طرح آج کل ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم پھٹ پڑتے ہیں اور اس وقت ان کا پھٹنا اس قدر دہشت ناک اور ہولناک ہو گا کہ آج کل کے بم ان کے سامنے سادہ مزاج بچوں کے

العربية	اردو
سَاذِجَةٍ! أَوْ أَنْ يَكُوْنَ بَهِيْئَةٍ أُخْرَى غَيْرَ مَا يَعْرِفُ الْبَشَرُ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنَّمَا هُوَ الْهَوْلُ الَّذِي لَمْ تَعْهَدْهُ أَعْصَابُ الْبَشَرِ فِيْ حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ! وَبَعْثَرَةُ الْقُبُوْرِ إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ بِسَبَبٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَحْدَاثِ السَّابِقَةِ وَإِمَّا أَنْ تَكُوْنَ حَادِثًا بِذَاتِهِ يَقَعُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الطَّوِيْلِ الْكَثِيْرِ الْمُشَاهِدِ وَالْأَحْدَاثِ فَتَخْرُجُ مِنْهَا الْأَجْسَادُ الَّتِيْ أَعَادَ اللهُ إِنْشَاءَهَا ـ كَمَا أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ـ لِتَتَلَقّٰى حِسَابَهَا وَجَزَاءَهَا	کھلونے ثابت ہوں گے۔ یاان کے علاوہ کوئی اور شکل ہو گی جسے انسان کسی حال میں بھی جان نہیں سکتا۔ بلا شبہ اس دن کی ہولناکی ایسی ہو گی کہ انسانی اعصاب نے کسی حالت میں بھی اسکا سامنا نہ کیا ہو گا۔ اور قبروں کا اکھڑنا... یا تو گذشتہ حادثات کے سبب ہو گا یا وہ بذات خود اس طویل دن کا حادثہ ہو گا جس میں کئی مناظر اور حادثات دیکھنے میں آئیں گے تو ان سے وہ اجسام نکل آئیں گے جنہیں اللہ نے دوبارہ پیدا کیا ہو گا بالکل اسی طرح جس طرح اس نے پہلے پیدا کیا تھا تاکہ وہ اپنے اعمال کا حساب و کتاب اور جزاو سزا پا سکیں۔
يُؤَيِّدُ هٰذَا وَيَتَنَاسَقُ مَعَهُ قَوْلُهُ بَعْدَ عَرْضِ هٰذِهِ الْمُشَاهِدِ وَالْأَحْدَاثِ: ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝﴾	ان مناظر اور حادثات کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی اسی کی تائید کرتا اور موزونیت رکھتا ہے کہ "ہر انسان جان لے گا کہ اس نے کیا کچھ آگے بھیجا اور کیا کچھ پیچھے چھوڑا۔"
أَيْ مَا فَعَلْتُهُ أَوَّلًا وَمَا فَعَلْتُهُ أَخِيْرًا أَوْ مَا فَعَلْتُهُ فِي الدُّنْيَا وَمَا تَرَكْتُهُ وَرَاءَهَا مِنْ أَثَارِ فِعْلِهَا أَوْ مَا اسْتَمْتَعَتْ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَحْدَهَا وَمَا ادَّخَرَتْهُ لِلْآخِرَةِ بَعْدَهَا. عَلٰى أَيَّةِ حَالٍ سَيَكُوْنُ عِلْمَ كُلِّ نَفْسٍ بِهٰذَا مَصَاحِبًا لِتِلْكَ الْأَهْوَالِ الْعِظَامِ وَوَاحِدًا مِّنْهَا مُرَوِّعًا لَهَا كَتَرْوِيْعِ هٰذِهِ الْمَشَاهِدِ وَالْأَحْدَاثِ كُلِّهَا !	یعنی اس نے اوائل عمری میں کیا کیا اور آخری عمر میں کیا کیا؟ یا اس نے دنیا میں کیا کیا؟ اور اپنے مرنے کے بعد اپنی تگ و دو کے کیا نشانات چھوڑے؟ یا اس نے اپنی عمر عزیز سے ناپائیدار دنیا میں کیا فائدہ حاصل کیا اور آخرت کی (ہمیشہ رہنے والی زندگی) کے کیا کچھ جمع کیا۔ (ان میں سے) خواہ کوئی بھی حالت ہو گی ہر انسانی جان ان عظیم ہولناکیوں سے منسلک حالات کو جان لے گی اور ان میں ہر کوئی واقعہ اتنا ہی ہوش ربا ہو گا جتنے یہ سارے واقعات ہوش ربا ہوں گے۔
وَالتَّعْبِيْرُ الْقُرْآنِيُّ الْفَرِيْدُ يَقُوْلُ:	قرآن کا منفرد اسلوب بیان کہتا ہے کہ

﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ﴾.. وَهُوَ يُفِيدُ مِنْ جِهَةِ الْـمَعْنَى: كُلُّ نَفْسٍ. وَلَكِنَّهُ أَرْشَقُ وَأَوْقَعُ.. كَمَا أَنَّ الأَمْرَ لَا يَقِفُ عِنْدَ حُدُودِ عِلْمِهَا بِمَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ. فَلِهٰذَا الْعِلْمُ وَقْعُهُ الْعَنِيفُ الَّذِيْ يَشْبَهُ عَنْفُ تِلْكَ الْـمَشَاهِدِ الْكَوْنِيَّةِ الْـمُتَقَلِّبَةِ. وَالتَّعْبِيْرُ يُلْقِيْ هٰذَا الظِّلَّ دُوْنَ أَنْ يَذْكُرَهُ نَصًّا. فَإِنَّهُ هُوَ أَرْشَقُ كَذٰلِكَ وَأَوْقَعُ!

عَلِمَتْ نَفْسٌ یہ كُلُّ نَفْسٍ کا معنی بھی ادا کرتا ہے لیکن عَلِمَتْ نَفْسٌ کے الفاظ زیادہ عمدہ اور اثر انداز ہیں علاوہ معاملہ محض آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے اعمال کے جاننے پر محدود نہ ہوگا بلکہ اس (عین الیقین) علم کا اثر بھی اتنا ہی شدید ہوگا جتنا انقلاب کائنات کے مشاہدے کا ہوگا۔ اور یہ مفہوم قرآن کے ان الفاظ میں نہیں بلکہ ان کے پردے کے پیچھے سے نظر آرہا ہے اگرچہ لفظوں میں اس کا ذکر نہیں لہٰذا یہ انداز بیان بڑا عمدہ اور دل پر اثر کرنے والا ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ انفطار میں وارد مشکل الفاظ کی لغوی صرفی اور نحوی تحلیل

اِنْفَطَرَتْ۔ پھٹ جائے گا۔ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف از باب اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا۔ پھٹنا

اَلْكَوَاكِبُ۔ ستارے یہ کوکب کی جمع ہے اس سے مراد وہ بڑے بڑے سیارے ہیں جو افلاک میں گردش کر رہے ہیں

اِنْتَثَرَتْ۔ بکھر جائیں گے۔ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم از باب اِنْتَثَرَ يَنْتَثِرُ اِنْتِثَارًا۔ بکھرنا

بُعْثِرَتْ۔ اکھاڑ دی جائے گی۔ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول از باب بعثر یبعثر بعثرۃ۔ اکھاڑنا

غَرَّ۔ دھوکے میں ڈال دیا۔ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب غَرَّ يَغُرُّ غُرُوْرًا۔ دھوکہ دینا۔

سَوّٰكَ۔ تجھے برابر کیا۔ سَوّٰى يُسَوِّيْ تَسْوِيَةً۔ سے فعل ماضی معلوم اس میں کَ اسم ضمیر مفعول بہ ہے۔

كَاتِبِيْنَ۔ لکھنے والے۔ جمع مذکر اسم فاعل از باب كَتَبَ يَكْتُبُ كِتَابًا۔ لکھنا۔

اَلْفُجَّارُ۔ بدکار لوگ۔ یہ فَاجِرٌ کی جمع ہے حق سے انحراف کرنے والے۔ علی الاعلان بدکاریاں کرنے والے از باب فَجَرَ يَفْجُرُ۔

يَصْلَوْنَ۔ داخل ہوں گے۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب صَلٰى يَصْلُوْا صَلْيًا۔ آگ میں داخل ہو کر کوئلہ بننا۔

اَدْرٰى۔ اس نے واقف کرایا۔ صیغہ واحد مذکر غائب از باب اَدْرٰى يُدْرِيْ اِدْرَآءً۔ خبر دار کرنا۔ آگاہ کرنا۔

اَلْقَصِيْرَةُ۔ چھوٹی۔ واحد مؤنث اسم فاعل از باب قَصُرَ يَقْصُرُ قَصْرًا۔ لمبائی میں چھوٹا ہوا۔

مَجَالَاتٌ۔ جولان گاہیں یہ جمع مَجَالٌ۔ کی از باب جَالَ يَجُوْلُ جَوْلَةً۔

هَادِئٌ عَمِيْقٌ۔ پر سکون، گہرا۔ از باب هَدَأَ يَهْدَأُ هَادِئٌ موصوف عَمِيْقٌ صفت ہے۔

لَمَسَاتٌ۔ چھونا۔ ذرا سی چوبھ لگانا، زیادہ نہ دبانا از باب لَمَسَ يَلْمَسُ لَمْسًا سے جمع

طَيَّاتٌ۔ اندرونی حصے از باب طَوٰى يَطْوِيْ طَيًّا۔ لپیٹنا۔ ضمن میں لینا۔

طَابَعٌ۔ سانچہ، نمونہ، مزاج، رنگ۔ از باب طَبَعَ يَطْبَعُ طَبْعًا۔

اَلْجَوُّ۔ فضا۔ اَھْدَأُ۔ زیادہ پر سکون، اَبْطَأُ۔ سست رفتار۔ اَلتَّنَاسُقُ۔ جوڑنا۔ منسلک کرنا۔

تَفْجِیرٌ۔ پھاڑنا۔ از باب فَجَّرَ یُفَجِّرُ تَفْجِیْرًا ۔ پھٹنا پھوٹنا۔

جُحُوْدٌ۔ انکار کرنا۔ از باب جَحَدَ یَجْحَدُ جُحُوْدًا۔ انکار کرنا بغیر کسی دلیل کے۔

اَلْمَخْتُوْم۔ حتمی، لازمی۔ ضَخَامَۃٌ۔ موٹائی تَجَرُّدٌ۔ تہی دست ہونا، ننگا ہونا، بے لباس ہونا۔

اَلْاَسَالِیْبُ۔ اسلوب کی جمع معنی ہے طریقے۔ ڈھنگ، طرز بیان۔

یَتَسَرَّبُ۔ جذب ہو جاتا ہے۔ ھَزَّۃٌ۔ ہل جانا، جڑوں سے پتوں تک۔ اَلْمُثِیْرُ۔ جوش زن

اَلْاِیْحَاءُ۔ اشارہ کرنا۔ اَوْحٰی یُوْحِیْ اِیْحَاءً۔ سے مصدر۔

اَلْاِتِّجَاہُ۔ متوجہ ہونا۔ از باب اِتَّجَہَ یَتَّجِہُ اِتِّجَاہً۔ سے اَلْاِضْطِرَابُ۔ مضطرب ہونا۔ لرزنا۔ پریشان ہونا۔

اَلْاِنْھِیَازُ۔ بے سوچے سمجھے بھاگنا۔ اَنْھَزَ یَنْھِزُ اِنْھِیَازُ۔ سے مصدر

اَلْعَصِیْبُ۔ سخت۔ مضبوط از باب عَصَبَ یَعْصِبُ عَصْبًا۔

اَلْعَنِیْفُ۔ سخت، درشت۔ اَلْمَعْھُوْدُ۔ (روزانہ کا دیکھا بھالا منظر)

اِنْفِرَاطٌ۔ کھل جانا۔ اَنْفَرَطَ یَنْفَرِطُ اِنْفِرَاطٌ۔ سے مصدر

اِمْتِلَاءٌ۔ بھر جانا۔ باب اِمْتَلَاءَ یَمْتَلِئُ اِمْتِلَاءً۔ سے مصدر

اَلْقَنَابِلُ الذَّرِیَّۃُ وَالْھَیْدَرُوْجِنِیَّۃُ۔ ایٹم اور ہیڈروجن بم۔ لُعَبُ اَطْفَالٍ سَاذِجَۃٍ۔ سادہ لوح بچوں کے کھلونے

اَلْاَحْدَاثُ السَّابِقَۃُ۔ گزشتہ حادثات۔ موصوف صفت

اِسْتَمْتَعَتْ۔ اس نے لطف اٹھایا۔ صیغہ واحد مونث فعل ماضی معلوم از باب اِسْتَمْتَعَ یَسْتَمْتِعُ اِسْتِمْتَاعًا۔ (فائدہ اٹھانا)

اِدَّخَرَتْ۔ اس نے سٹاک کیا۔ فعل ماضی معلوم واحد مونث از باب اِدَّخَرَ یَدَّخِرُ اِدِّخَارًا (ذخیرہ کرنا، اسٹاک کرنا)

مُرَوِّعًا۔ خوف زدہ کر دینے والا۔ اسم فاعل از باب رَوَّعَ یُرَوِّعُ تَرْوِیْعًا۔ (خوف زدہ کرنا)

اَلْفَرِیْدُ۔ لاثانی۔ منفرد۔ فَرَدَ یَفْرُدُ فَرْدًا فَرِیْدًا سے اسم مصدر ہے۔

اَرْشَقُ۔ بڑا خوش نما۔ یہ رَشَقَ یَرْشُقُ رَشْقًا، رَشِیْقَۃٌ سے اسم تفضیل

اَوْقَعُ۔ زیادہ اثر انداز۔ پیوست ہونے والا۔ وَقَعَ یَقَعُ وَقْعًا۔ سے اسم تفضیل

وَبَعْدَ هٰذَا الْمَطْلَعِ الْمُوْقِظِ الْمُنَبِّهِ لِلْحَوَاسِ وَالْمَشَاعِرِ وَالْعُقُوْلِ وَالضَّمَائِرِ، يَلْتَفِتُ إِلَى وَاقِعِ الْإِنْسَانِ الْحَاضِرِ، فَإِذَا هُوَ غَافِلٌ لَاهٍ سَادِرٍ.. هُنَا يَلْمِسُ قَلْبَهُ لَمْسَةً فِيهَا عِتَابٌ رَضِيٌّ، وَفِيهَا وَعِيْدٌ خَفِيٌّ، وَفِيهَا تَذْكِيْرُ بِنِعْمَةِ اللهِ الْأُوْلَى عَلَيْهِ:نِعْمَةُ خُلْقِهِ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ السَّوِيَّةِ عَلَى حِيْنَ يَمْلِكُ رَبُّهُ أَنْ يَرْكَبَهُ فِيْ أَيِّ صُوْرَةٍ تَتَّجِهُ إِلَيْهَا مَشِيْئَتُهُ، وَلٰكِنَّهُ إِخْتَارَ لَهُ هٰذِهِ الصُّوْرَةُ السَّوِيَّةُ الْمُعْتَدِلَةُ الْجَمِيْلَةُ.. وَهُوَ لَا يَشْكُرُ وَلَا يَقْدُرُ:

اس حواس اور جذبات اور عقلوں اور بھیدوں کو بیدار اور تنبیہ کر دینے والے پیرائے کے بعد اللہ تعالی انسان کی موجودہ حالت کی طرف توجہ فرماتا ہے۔کہ وہ غافل،لا پرواہ اور بھٹکا ہوا ہے۔ یہاں وہ اس کے دل کو خفیف سا ٹچ لگاتا ہے جس میں خوش گوار سا عتاب (ناراضگی) ہے اور اس میں پوشیدہ وعید (دھمکی) بھی ہے۔اور اس میں اللہ کی نعمت کی یاد دھانی بھی ہے جو اول نمبر پر اس پر کی ہے۔

وہ ہے اسکی معتدل اور متوازن اور تناسب صورت تخلیق حالانکہ اگر اللہ چاہتا تو اپنی منشت کے مطابق اسے کسی اور صورت میں جوڑ دیتا، لیکن اس نے اس کے لیے یہ تناسب ، معتدل اور حسین و جمیل صورت پسند کی اور وہ پھر بھی شکر کرتا نہ قدر کرتا ہے۔

﴿ يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ ۝ ﴾

"اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔ جس نے تجھے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھاک پس برابر کیا۔ پھر جس صورت میں اس نے چاہا تجھے جوڑ دیا۔"

إِنَّ هٰذَا الْخِطَابُ: ﴿ يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ ﴾ يُنَادِيْ فِيْ الْإِنْسَانِ أَكْرَمَ مَا فِيْ كِيَانِهِ، وَهُوَ "إِنْسَانِيَّتُهُ" الَّتِيْ بِهَا تَمَيَّزَ عَنْ سَائِرِ الْأَحْيَاءِ، وَارْتَفَعَ إِلَى أَكْرَمِ مَكَانٍ، وَتَجَلّٰى فِيْهَا إِكْرَامُ اللهِ لَهُ، وَكَرَمُهُ الْفَائِضُ عَلَيْهِ.

بیشک یہ خطاب ﴿ يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ ﴾ انسان کے وجود میں محترم ترین چیز کو پکارتا ہے اور وہ ہے اس کی انسانیت جسکی وجہ سے وہ تمام جان داروں سے امتیاز رکھتا ہے اور معزز ترین مقام پر فائز ہے اور اس میں وہ احترام اور عزت جلوہ افروز ہے جو اللہ نے اسے عطاء کیا ہے اور اس کی تکریم ملحوظ ہے جس کا اس پر فیضان ہے۔

ثُمَّ يُعْقِبُهُ ذٰلِكَ الْعِتَابُ الْجَمِيْلُ الْجَلِيْلُ: ﴿ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ ﴾؟ يَاَيُّهَا

(اس خطاب کے بعد) ایک خوبصورت اور جلیل الشان عتاب آ رہا ہے کہ "تجھے رب کریم کے متعلق کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے" جس نے تجھے تکریم

الإِنْسَانُ الَّذِيْ تَكَرَّمَ عَلَيْكَ رَبُّكَ، رَاعِيْكَ وَمُرَبِّيْكَ بِإِنْسَانِيَّتِكَ الْكَرِيْمَةُ الْوَاعِيَةُ الرَّفِيْعَةُ.. يَاأَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا الَّذِيْ غَرَّكَ بِرَبِّكَ، فَجَعَلَكَ تَقْصُرُ فِيْ حَقِّهِ، وَتَتَهَاوَنَ فِيْ أَمْرِهِ، وَيَسُوْءُ أَدَبُكَ فِيْ جَانِبِهِ؟ وَهُوَ رَبُّكَ الْكَرِيْمُ، اَلَّذِيْ أَغْدَقَ عَلَيْكَ مِنْ كَرَمِهِ وَفَضْلِهِ وَبِرِّهِ، وَمِنْ هٰذَا الإِغْدَاقِ إِنْسَانِيَّتِكَ الَّتِيْ تُمَيِّزُكَ عَنْ سَائِرِ خَلْقِهِ، وَالَّتِيْ تُمَيِّزُ بِهَا وَتَعْقِلُ وَتُدْرِكُ مَا يَنْبَغِيْ وَمَا لَا يَنْبَغِيْ فِيْ جَانِبِهِ؟

عطا کی اور وہ تیرا نگہبان اور پالنہار ہے۔ اس نے تجھے باشعور اور محترم انسانیت عطا کی۔ "اے انسان! تجھے کس چیز نے تیرے رب کے بارے میں دھوکہ دیا ہے کہ تو اس کے حق میں تقصیر کر رہا ہے اور اس کے حکم کی تعمیل میں سستی دکھا رہا ہے اور اس بارگاہ میں بے ادبی کا ارتکاب کر رہا ہے؟ حالانکہ وہ تیرا رب کریم ہے جس نے تجھ پر اپنے فضل و کرم اور احسانات کی فراوانی کر رکھی ہے اور اس کی تجھ پر نعمتوں کی فراوانیوں میں سے ایک تیری انسانیت ہے جس نے تجھے ساری مخلوق سے ممتاز کر رکھا ہے اور اس کے ساتھ ہی تو تمیز کر سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے اور اس چیز کا ادراک کر سکتا ہے جو اس کی ذات کے متعلق لائق ہے یا نہیں ہے؟"

ثُمَّ يُفَصِّلُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا الْكَرَمِ الإِلٰهِيِّ، اَلَّذِيْ أَجْمَلَهُ فِي النِّدَاءِ الْمُوْحِي الْعَمِيْقِ الدَّلَالَةِ، اَلْمُشْتَمِلِ عَلَى الْكَثِيْرِ مِنَ الإِشَارَاتِ الْمُضْمَرَةِ فِيْ التَّعْبِيْرِ، يُفَصِّلُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا الْكَرَمِ الإِلٰهِيِّ الْمُغْدَقِ عَلَى الإِنْسَانِ الْمُتَمَثِّلِ فِيْ إِنْسَانِيَّتِهِ الَّتِيْ نَادَاهُ بِهَا فِيْ صَدْرِ الآيَةِ، فَيُشِيْرُ فِيْ هٰذَا التَّفْصِيْلِ إِلَى خَلْقِهِ وَتَسْوِيَتِهِ وَتَعْدِيْلِهِ، وَهُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يُرَكِّبُهُ فِيْ أَيِّ صُوْرَةٍ وَفْقَ مَشِيْئَتِهِ. فَاخْتِيَارُهُ هٰذِهِ الصُّوْرَةَ لَهُ مُنْبَثِقٌ مِنْ كَرَمِهِ وَحْدَهُ، وَمِنْ فَضْلِهِ وَحْدَهُ، وَمِنْ فَيْضِهِ الْمُغْدَقِ عَلَى هٰذَا الإِنْسَانِ الَّذِيْ لَا يَشْكُرُ وَلَا يَقْدُرُ. بَلْ يَغْتَرُّ وَيَسْدِرُ!

پھر قرآن کریم اس کرم الٰہی کی کچھ تفصیل بیان کرتا ہے اس میں اسے اشارے سے بڑی گہری حقیقت کا اطلاق دیتا ہے جو انداز بیان میں بہت سے پوشیدہ اشاروں پر مشتمل ہے وہ اس کرم الٰہی کی کچھ تفصیل بیان کرتا ہے جو انسان اس کی انسانیت کی صورت میں جلوہ گر ہے اور اسی کو مد نظر رکھ کر اسے آیت کے ابتدائی الفاظ میں خطاب کیا ہے چنانچہ یہ تفصیل اس کی تخلیق، تناسب و تعدیل اعضاء جسمانی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ اپنی مشیئت کے موافق اسے کسی بھی صورت دیتا لیکن انسان کے لیے اس کی موجودہ صورت منتخب کرنا اس اکیلی ذات کا کرم اور فضل اور فیض ہے جس نے انسان کو ان چیزوں سے مالامال کر دیا لیکن یہ انسان پھر نہ شکر کرتا ہے نہ قدر کرتا ہے بلکہ دھوکہ کھا

عربی	اردو
	جاتا ہے اور لاپرواہ بن جاتا ہے۔
﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ ۝ ٱلَّذِى خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ۝ ﴾ ... إِنَّهُ خِطَابٌ يَهُزُّ كُلَّ ذَرَّةٍ فِي كِيَانِ الإِنْسَانِ حِينَ تَسْتَيْقِظُ إِنسَانِيَّتُهُ، وَيَبْلُغُ مِنَ الْقَلْبِ شِغَافَهُ وَأَعْمَاقَهُ، وَرَبُّهُ الْكَرِيمُ يُعَاتِبُهُ هٰذَا الْعِتَابَ الْجَلِيلَ، وَيُذَكِّرُهُ هٰذَا الْجَمِيلَ، بَيْنَمَا هُوَ سَادِرٌ فِي التَّقْصِيرِ، سَيِّءُ الأَدَبِ فِي حَقِّ مَوْلَاهُ الَّذِي خَلَقَهُ فَسَوَّاهُ فَعَدَلَهُ..	"اے انسان تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا۔" بیشک یہ خطاب انسانی جسم میں موجود ہر رگ و ریشے کو ہلا دیتا ہے بشرطیکہ اس کی انسانیت بیدار ہو، اور اس کے دل کے غلاف کے اندر داخل ہو کر اس کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔ اور اس کا ربّ کریم اسے جلیل الشان ملامت کرتا ہے اور اسے اسکا جمال و کمال یاد دلاتا ہے حالانکہ وہ اس کے حق میں قصور کا مرتکب ہے اور جس مولائے کریم نے اسے بیدار کیا متناسب (الاعضاء) اور معتدل (القامہ) بنایا اس کے حق میں بے ادبی کرتا ہے۔
إِنَّ خَلْقَ الإِنْسَانِ عَلَى هٰذِهِ الصُّورَةِ الْجَمِيلَةِ السَّوِيَّةِ، الْمُعْتَدِلَةِ، الْكَامِلَةِ الشَّكْلِ وَالْوَظِيفَةِ، أَمْرٌ يَسْتَحِقُّ التَّدَبُّرَ الطَّوِيلَ، وَالشُّكْرَ الْعَمِيقَ، وَالأَدَبَ الْجَمَّ، وَالْحُبَّ لِرَبِّهِ الْكَرِيمِ، الَّذِي أَكْرَمَهُ بِهٰذِهِ الْخِلْقَةِ، تَفَضُّلًا مِّنْهُ وَرِعَايَةً وَمِنَّةً. فَقَدْ كَانَ قَادِرًا أَنْ يُرَكِّبَهُ فِي أَيَّةِ صُورَةٍ أُخْرَى يَشَاؤُهَا. فَاخْتَارَ لَهُ هٰذِهِ الصُّورَةَ السَّوِيَّةَ الْمُعْتَدِلَةَ الْجَمِيلَةَ.	بیشک انسان کی یہ صورت تخلیق جو حسن و جمال اور تناسب و اعتدال کامل خدوخال کا مرقع ہے اور اسکا ہر عضو مصروفیت کار ہے بذات خود ایک ایسا کارنامہ ہے جو طویل غور و فکر گہرے شکر مکمل ادب کا اور رب کریم سے محبت کا تقاضہ کرتا ہے۔ وہ ذات باری تعالیٰ جس نے انسان کو اس تخلیق کے ذریعے عزت بخشی اور وہ بھی اپنے خصوصی فضل و کرم اور نگہبانی میں وہ اس بات پر قادر تھی کہ وہ اپنی مشیئت کے مطابق اسے کسی دیگر ڈھانچے میں جوڑ دیتی، لیکن اس نے اس کے لیے یہ متناسب معتدل اور حسین صورت پسند کی۔
وَإِنَّ الإِنْسَانَ لَمَخْلُوقٌ جَمِيلُ التَّكْوِينِ، سَوِيُّ الْخِلْقَةِ، مُعْتَدِلُ التَّصْمِيمِ، وَإِنَّ عَجَائِبَ الإِبْدَاعِ فِي خَلْقِهِ لَأَضْخَمُ مِنْ	اور بیشک انسان خوبصورت خدوخال اور متناسب تخلیق اور معتدل گرفت والی مخلوق ہے اور اس کی تخلیق میں عجیب و غریب ندرتیں اس کی سمجھ بوجھ سے کہیں عظیم ترین اور اسے دکھائی دینے والے ماحول سے کہیں

إدْرَاكِهِ هُوَ، وَأَعْجَبُ مِنْ كُلِّ مَا يَرَاهُ حَوْلَهُ.	زیادہ تعجب انگیز ہیں۔
وَإِنَّ الْجَمَالَ وَالسَّوَاءَ وَالْإِعْتِدَالَ لِتَبْدُوْ فِي تَكْوِينِهِ الْجَسَدِيِّ، وَفِي تَكْوِينِهِ الْعَقْلِيِّ، وَفِي تَكْوِينِهِ الرُّوحِيِّ سَوَاءً، وَهِيَ تَتَنَاسَقُ فِي كِيَانِهِ فِي جَمَالٍ وَاسْتِوَاءٍ!	اور انسان کا حسن وجمال اور توازن واعتدال اسکی جسمانی اور عقلی اور روحانی بناوٹ وسجاوٹ میں برابر جلوہ افروز ہے اور وہ اس کے وجود میں خوبصورتی اور برابری کو باہم مربوط کئے ہوئے ہے۔
وَهُنَاكَ مُؤَلَّفَاتٌ كَامِلَةٌ فِي وَصْفِ كَمَالِ التَّكْوِينِ الْإِنْسَانِيِّ الْعُضْوِيِّ وَدِقَّتِهِ وَإِحْكَامِهِ وَلَيْسَ هُنَا مَجَالُ التَّوَسُّعِ الْكَامِلِ فِي عَرْضِ عَجَائِبِ هٰذَا التَّكْوِينِ. وَلٰكِنَّا نَكْتَفِيْ بِالْإِشَارَةِ إِلَى بَعْضِهَا..	اور انسانی اعضاء کی ساخت میں کمال درجے کی باریکی اور پختگی کے متعلق تالیفات طبع ہو چکی ہیں یہاں انسانی وجود کے مکمل عجائبات بیان کرنے کی گنجائش نہیں تاہم ہم ان میں سے کچھ عجائب کی طرف اشارات پر اکتفاء کرتے ہیں۔
هٰذِهِ الْأَجْهِزَةُ الْعَامَّةُ لِتَكْوِينِ الْإِنْسَانِ الْجَسَدِيِّ.. اَلْجِهَازُ الْعَظْمِيُّ. وَالْجِهَازُ الْعُضَلِيُّ. وَالْجِهَازُ الْجِلْدِيُّ. وَالْجِهَازُ الْهَضْمِيُّ. وَالْجِهَازُ الدَّمَوِيُّ. وَالْجِهَازُ التَّنَفُّسِيُّ .وَالْجِهَازُ التَّنَاسُلِيُّ. وَالْجِهَازُ اللِّمْفَاوِيُّ.وَالْجِهَازُ الْعَصَبِيُّ. وَالْجِهَازُ الْبَوْلِيُّ. وَأَجْهِزَةُ الذَّوْقِ وَالشَّمِّ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ.. كُلٌّ مِنْهَا عَجِيبَةٌ لَا تُقَاسُ إِلَيْهَا كُلُّ الْعَجَائِبِ الصِّنَاعِيَّةِ الَّتِي يَقِفُ الْإِنْسَانُ مَدْهُوْشًا أَمَامَهَا. وَيَنْسَى عَجَائِبَ ذَاتِهِ وَهِيَ أَضْخَمُ وَأَعْمَقُ وَأَدَقُّ بِمَا لَا يُقَاسُ!	انسان کے جسمانی ڈھانچے کا جنرل نظام مثلا ہڈیوں کا نظام، عضلاتی نظام، جلدی نظام، ہضمی نظام، خونی نظام، تنفسی نظام، تناسلی نظام، منہ اور حلق کا نظام ،اعصابی نظام مثانوی نظام چکھنے، سونگنے، سننے، دیکھنے کا نظام۔ ان میں سے ہر نظام اس قدر عجیب وغریب ہے کہ اس کے مقابلے میں ہر قسم کی کاریگری کے عجائبات کوئی وزن ہی نہیں رکھتے اور آدمی ان (ربانی) عجائبات کے سامنے مبہوت کھڑا رہ جاتا ہے اور وہ اپنی ذات کے عجائبات کو بھی بھول جاتا ہے جو اس قدر مضبوط، گہرے اور باریک ترین ہیں کہ ان کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔
تَقُوْلُ مَجَلَّةُ الْعُلُوْمِ الْإِنْجِلِيْزِيَّةِ: إِنَّ يَدَ الْإِنْسَانِ فِيْ مُقَدِّمَةِ الْعَجَائِبِ الطَّبِيعِيَّةِ	یورپی علوم پر مشتمل ایک سائنسی میگزین (میں ایک سائنسدان) لکھتا ہے کہ نادر قسم کے فطرتی

الْفَذَّةِ، وَإِنَّهُ مِنَ الصَّعْبِ جِدًّا- بَلْ مِنَ الْـمُسْتَحِيْلُ - أَنْ تَبْتَكِرَ اٰلَةُ تُضَارِعُ الْيَدَ الْبَشَرِيَّةَ مِنْ حَيْثُ الْبَسَاطَةِ وَالْقُدْرَةِ وَسُرْعَةِ التَّكْيِيفِ. فَحِيْنَمَا تُرِيْدُ قِرَاءَةَ كِتَابِ تَتَنَاوَلُهُ بِيَدِكَ ثُمَّ تُثَبِّتُهُ فِي الْوَضْعِ الْـمَلَائِمِ لِلْقِرَاءَةِ. وَهٰذِهِ الْيَدِ هِيَ الَّتِي تُصَحِّحُ وَضْعَهُ تِلْقَائِيًّا. وَحِيْنَمَا تُقَلِّبُ إِحْدَى صَفْحَاتِهِ تَضَعُ أَصَابِعَكَ تَحْتَ الْوَرَقَةِ وَتَضْغَطُ عَلَيْهَا بِالدَّرَجَةِ الَّتِيْ تُقَلِّبُهَا بِهَا ثُمَّ يَزُوْلُ الضَّغْطُ بِقَلْبِ الْوَرَقَةِ. وَالْيَدُ تُمْسِكُ الْقَلَمَ وَتَكْتُبُ بِهِ. وَتَسْتَعْمِلُ كَافَّةِ الْآلَاتِ الَّتِيْ تَلْزَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ مِلْعَقَةِ إِلَى سِكِّيْنٍ، إِلَى آلَةِ الْكِتَابَةِ. وَتَفْتَحُ النَّوَافِذَ وَتُغْلِقُهَا وَتَحْمِلُ كُلَّ مَا يُرِيْدُهُ الْإِنْسَانُ.. وَالْيَدَانِ تَشْتَمِلَانِ عَلَى سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ عَظْمَةِ وَتِسْعَ عَشَرَةَ مَجْمُوْعَةِ مِنَ الْعَضُلَاتِ لِكُلِّ مِنْهُمَا.

عجائبات کے اولین درجے میں انسان کے ہاتھ پر غور کیجیے کہ یہ بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا آلہ وجود میں آسکے جو سادگی، طاقت اور تیز ترین تبدیلی پیدا کرنے میں اس کا مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ جب تم پڑھنے کے لیے کتاب کو اپنے ہاتھ سے پکڑو گے پھر اسے پڑھنے کی موزوں جگہ رکھنا چاہو گے تو یہ ہاتھ ہی اسے صحیح سمت پر آپ کے سامنے رکھے گا اور جب تم اس کے کسی صفحے کو پلٹنے کا ارادہ کرو گے تو اپنی انگلیوں کو ورق کے نیچے رکھو گے اور اس پر اتنا ہی دباؤ رکھو گے جتنا اسے پلٹنے کے لیے درکار ہے پھر ورک کے پلٹتے ہی دباؤ زائل ہو جائے گا اور ہاتھ قلم کو پکڑتا ہے اور اس کے ساتھ لکھتا ہے اور اسی ہاتھ کو انسان کے لیے ہر طرح ضروری آلات کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے چمچ پکڑنے سے لیکر چاقو چھری پکڑنے اور لکھنے والے تمام آلات (کمپوزنگ، ٹائپنگ وغیرہ) تک اور یہ ہاتھ ہی کھڑکیوں کو کھولتا اور بند کرتا ہے اور یہ اس چیز کو اٹھاتا ہے جسے انسان اٹھانا چاہتا ہے۔ اور دونوں ہاتھ ستائیس 27 ہڈیوں اور مجموعی طور پر انیس 19 پٹھوں پر مشتمل ہیں (بحوالہ کتاب اللہ اور جدید سائنس)

وَ"إِنَّ جَزْءًا مِنْ أُذُنِ الْإِنْسَانِ (الْأُذُنُ الْوُسْطَى) هُوَ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَحْوِ أَرْبَعَةِ آلَافِ حَنِيَّةٍ (قَوْسٍ) دَقِيْقَةٍ مُعَقَّدَةٍ مُتَدَرِّجَةٍ بِنِظَامٍ بَالِغٍ فِي الْحُجْمِ وِالشَّكْلِ وَيُمْكِنُ الْقَوْلُ بِأَنَّ هٰذِهِ الْحَنِيَاتُ تَشْبَهُ

انسان کے کان کا درمیانی جزء تقریباً چار ہزار کمانوں جیسے باریک اور پیچیدہ پردوں پر مشتمل ہے جو حجم اور شکل میں بتدریج انتہائی نظام شنوائی تک پہنچتا ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کمانیں پیانوں اور سارنگیوں کے مشابے ہیں اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ

آلَةَ مُوسِيقِيَّةٍ . وَيَبْدُو أَنَّهَا مُعِدَّةٌ بِحَيْثُ تَلْتَقِطُ وَتَنْقُلُ إِلَى الْمُخِّ بِشَكْلٍ مَا، كُلَّ وَقْعِ صَوْتٍ أَوْ ضَجَّةٍ مِنْ قَصْفِ الرَّعْدِ إِلَى حَفِيفِ الشَّجَرِ. فَضْلًا عَنِ الْمَزِيجِ الرَّائِعِ مِنْ أَنْغَامِ كُلِّ أَدَاةٍ مُوسِيقِيَّةٍ فِي الْأَرْكَسْتْرَا وَوَحْدَتِهَا الْمُنْسَجِمَةِ..	یہ آوازوں کو اخذ کر کے دماغ تک منتقل کرتی ہیں خواہ وہ دھیمی کھٹک کی آواز ہو یا بلند و بالا شور و شغب کی، بادل کی زوردار گرج ہو یا درخت کی سنسناہٹ کی، علاوہ اس کے ان میں ہر آلہ موسیقی کے آلات کی طرح ہے جو گیتوں کو کھینچ کر سازینوں کی تاروں کی وحدت کا جزء بنتا ہے۔
"وَمَرْكَزُ حَاسَّةِ الْإِبْصَارِ فِي الْعَيْنِ الَّتِي تَحْتَوِي عَلَى مِائَةٍ وَثَلَاثِينَ مِلْيُونًا مِنْ مُسْتَقْبِلَاتِ-- الضَّوْءِ وَهِيَ أَطْرَافُ الْأَعْصَابِ وَيَقُومُ بِحِمَايَتِهَا الْجَفْنُ ذُو الْأَهْدَابِ الَّذِي يَقِيهَا لَيْلًا وَنَهَارًا، وَالَّذِي تُعْتَبَرُ حَرَكَتُهُ لَاإِرَادِيَّةً الَّذِي يَمْنَعُ عَنْهَا الْأَتْرِبَةَ وَالذَّرَّاتِ وَالْأَجْسَامَ الْغَرِيبَةَ كَمَا يُكَسِّرُ مِنْ حِدَّةِ الشَّمْسِ بِمَا تُلْقِي الْأَهْدَابُ عَلَى الْعَيْنِ مِنْ ظِلَالٍ. وَحَرَكَةُ الْجَفْنِ عَلَاوَةٌ عَلَى هٰذِهِ الْوِقَايَةِ تَمْنَعُ جَفَافَ الْعَيْنِ أَمَّا السَّائِلُ الْمُحِيطُ بِالْعَيْنِ وَالَّذِي يُعْرَفُ بِاسْمِ الدُّمُوعِ، فَهُوَ أَقْوَى مُطَهِّرٍ..."	اور آنکھوں کے پپوٹوں (کا غیر ارادی طور پر) بند ہونا اور کھلنا انہیں مضرات سے بچانے کے علاوہ خشک ہونے سے بھی روکتا ہے اور آنکھوں کے ارد گرد سیال مواد جسے ہم آنسوؤں کے نام سے جانتے ہیں یہ انہیں صاف کرنے والا طاقتور مواد ہے۔ سارنگیوں اور پیانوں پر گائے جانے والے گیتوں اور ان سے ہم آہنگ سروں کی آوازیں جو حد شمار سے باہر ہیں اور آنکھوں میں بصارت کا حاسہ (دیکھنے کی قوت) کا مرکز، روشنی کا سامنا کرنے والے ایک سو تیس 130 ملین پٹھوں پر مشتمل ہے اور ان کے مامور ہیں جو انہیں اپنے غیر ارادی طور پر سے کھلنے اور بند ہونے کے عمل سے مضر اشیاء سے بچاتے ہیں وہ ان کو گرد و غبار اور ذرات اور انوکھی جسمانی مخلوق سے محفوظ رکھتے ہیں مزید برآں وہ آنکھوں پر پڑنے والی سورج کی تپش کو اپنی پلکوں کے سائے سے توڑتے ہیں۔ اس بچاؤ کے علاوہ آنکھوں کو خشک ہونے سے بچاتے ہیں اور وہ سیال مادہ جو آنسو کہلاتا ہے وہ انھیں صاف کرنے کا طاقتور آلہ ہے۔
"وَجِهَازُ الذَّوْقِ فِي الْإِنْسَانِ هُوَ اللِّسَانُ، وَيَرْجِعُ عَمَلُهُ إِلَى مَجْمُوعَاتٍ	"انسانی بدن کے اندر ذائقہ معلوم کرنے والا آلہ زبان ہے اور اس کا کردار ان ذوقی خلیوں کے مجموعے کی

مِنَ الْخَلَايَا الذَّوْقِيَّةِ الْقَائِمَةِ فِيْ حَلَمَاتِ غِشَائِهِ الْمُخَاطِيْ. وَلِتِلْكَ الْحُلَمَاتِ أَشْكَالٌ مُخْتَلِفَةٌ، فَمِنْهَا الْخَيْطِيَّةُ وَالْفِطْرِيَّةُ وَالْعَدَسِيَّةُ وَيُغَذِّيْ الْحَلَمَاتِ فُرُوْعٌ مِنَ الْعَصَبِ اللِّسَانِيِ الْبَلْعُوْمِيِّ وَالْعَصَبِ الذَّوْقِيِّ. وَتَتَأَثَّرُ عِنْدَ الْأَكْلِ الْأَعْصَابِ الذَّوْقِيَّةِ فَيَنْتَقِلُ الْأَثَرُ إِلَى الْمُخِّ. وَهٰذَا الْجِهَازُ مَوْجُوْدٌ فِيْ أَوَّلِ الْفَمِّ حَتّٰى يُمْكِنُ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَّلْفِظَ مَا يُحِسُّ أَنَّهُ ضَارٌّ بِهِ وَبِهِ يُحِسُّ الْمَرْءُ الْمَرَارَةَ وَالْحَلَاوَةَ، وَالْبُرُوْدَةَ وَالسُّخُوْنَةَ وَالْحَامِضَ وَالْمِلْحِ وَاللَّاذِعَ وَنَحْوِهِ. وَيَحْتَوِي اللِّسَانُ عَلَى تِسْعَةِ آلَافٍ مِنْ نُتُوْءَاتِ الذَّوْقِ الدَّقِيْقَةِ يَتَّصِلُ كُلُّ نَتُوْءٍ مِنْهَا بِالْمُخِّ بِأَكْثَرَ مِنْ عَصَبٍ. فَكَمْ عَدَدُ الْأَعْصَابِ؟ وَمَا حُجْمُهَا؟ وَكَيْفَ تَعْمَلُ مُنْفَرِدَةً وَتَتَجَمَّعُ بِالْإِحْسَاسِ عِنْدَ الْمُخِّ؟"

طرف جاتا ہے جو اس کے روغنی پردوں میں یکجا کیے ہوئے سوراخوں کی بدولت قائم ہیں اور ان سوراخوں کی مختلف شکلیں ہیں ان میں سے کچھ تو باریک ترین دھاگوں کی شکل کے ہیں اور کچھ فطرتی اور کچھ محدب شیشہ (پیالہ نمالینز) کی شکل رکھتے ہیں اور ان سوراخوں کو خوراک نگلنے والے زبان کے پٹھوں اور ذوقی اعصاب کی رگیں غذا فراہم کرتی ہیں اور کھانا کھاتے وقت ذوقی اعصاب متاثر ہوتے ہیں تو وہ اس اثر کو دماغ کی طرف منتقل کرتے ہیں اور چکھنے کا آلہ منہ کے پہلے حصے میں موجود ہے تاکہ انسان کے لیے ممکن ہو سکے کہ وہ جس چیز کو نقصان دہ سمجھ کر اگلنا چاہے تو اگل سکے اور اس آلے کے ذریعے انسان کسی چیز کا میٹھا کڑوا، سرد، گرم، کھٹا، نمکین، چٹخارہ وغیرہ ہونا معلوم کر لیتا ہے اور انسان کی زبان نو ہزار باریک ترین ذوقی رگوں پر مشتمل ہے اور ہر رگ پٹھوں کی نسبت دماغ سے زیادہ متصل ہے تو پٹھوں کی تعداد کتنی ہو گی؟ اور ان کا سائز کتنا باریک ہو گا؟ اور وہ انفرادی طور پر کس طرح کام کرتے ہیں؟ اور احساس کے وقت وہ دماغ کے پاس کس طرح جمع ہو جاتے ہیں؟"

"وَيَتَكَوَّنُ الْجِهَازُ الْعَصَبِيُّ الَّذِيْ يَسِيْطِرُ عَلَى الْجِسْمِ سَيْطَرَةً تَامَّةً مِنْ شُعَيْرَاتٍ دَقِيْقَةٍ تَمُرُّ فِيْ كَافَّةِ أَنْحَاءِ الْجِسْمِ. وَتَتَّصِلُ بِغَيْرِهَا أَكْبَرُ مِنْهَا. وَهٰذِهِ

انسان کا اعصابی نظام جو انسانی جسم کو مکمل طور پر کنٹرول کیے ہوئے ہے یہ جسم کے تمام گوشوں میں باریک ترین ریشوں سے گذر کر ان سے بڑے پٹھوں سے مل جاتا ہے اور یہ اعصابی نظام کا دفاقی سیکرٹریٹ ہے جب کبھی انسانی جسم کا کوئی حصہ متاثر ہوتا ہے خواہ

بِالْجِهَازِ الْمَرْكَزِيِّ الْعَصَبِيِّ. فَإِذَا مَا تَأَثَّرَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ الْجِسْمِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لِتَغَيُّرٍ بَسِيطٍ فِي دَرَجَةِ الْحَرَارَةِ بِالْجَوِّ الْمُحِيطِ، نَقَلَتِ الشُّعَيْرَاتُ الْعَصَبِيَّةُ هٰذَا الْإِحْسَاسَ إِلَى الْمَرَاكِزِ الْمُنْتَشِرَةِ فِي الْجِسْمِ. وَهٰذِهِ تُوْصِلُ الْإِحْسَاسَ إِلَى الْمُخِّ حَيْثُ يُمْكِنُهُ أَنْ يَتَصَرَّفَ. وَتَبْلُغُ سُرْعَةُ سَرَيَانِ الْإِشَارَاتِ وَالتَّنْبِيهَاتِ فِي الْأَعْصَابِ مِائَةَ مِتْرٍ فِي الثَّانِيَةِ."

وہ ارد گرد کی فضا کی سادہ سی تبدیلی سے ہی ہو، تو وہ اعصابی ریشے اس تاثر کو جسم میں پھیلے ہوئے مراکز کی طرف منتقل کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس تاثر کو دماغ تک پہنچا دیتے ہیں تاکہ وہ ممکن حد تک اس میں تبدیلی لا سکے اور انسانی پٹھوں میں ان اشارات اور تنبیہات کی رفتار سو میٹر فی سیکنڈ ہے۔

وَنَحْنُ إِذَا نَظَرْنَا إِلَى الْهَضْمِ عَلَى أَنَّهُ عَمَلِيَّةٌ فِي مَعْمَلٍ كِيمَاوِيٍّ وَإِلَى الطَّعَامِ الَّذِي نَأْكُلُهُ عَلَى أَنَّهُ مَوَادٌّ غُفْلٌ، فَإِنَّنَا نُدْرِكُ تَوًّا أَنَّهُ عَمَلِيَّةٌ عَجِيبَةٌ. إِذْ تَهْضِمُ تَقْرِيبًا كُلَّ شَيْءٍ يُؤْكَلُ مَا عَدَا الْمِعْدَةَ نَفْسَهَا!

اور جب ہم نظام ہضم کی طرف دیکھتے ہیں تو وہ کیمیائی کارخانے کا سا کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور جب ہم کچے مواد جیسے کھانے کی طرف دیکھتے ہیں جو ہم کھاتے ہیں تو ہم مکمل طور پر ایک عجیب وغریب عمل کا ادراک کر لیتے ہیں کہ وہ کیمیائی کارخانہ سوائے معدہ کے باقی کھائی جانے والی ہر چیز کو تقریباً ہضم کر لیتا ہے۔

فَأَوَّلًا نَضَعُ فِي هٰذَا الْمَعْمَلِ أَنْوَاعًا مِنَ الطَّعَامِ كَمَادَةٍ غُفْلٍ دُوْنَ أَيِّ مُرَاعَاةٍ لِلْمَعْمَلِ نَفْسِهِ، أَوْ تَفْكِيرٍ فِي كَيْفِيَّةِ مُعَالَجَةِ كِيمْيَاءِ الْهَضْمِ لَهُ! فَنَحْنُ نَأْكُلُ شَرَائِحَ اللَّحْمِ وَالْكُرُنْبَ وَالْحِنْطَةَ وَالسَّمَكَ الْمَقْلِيَّ وَنَدْفَعُهَا بِأَيِّ قَدْرٍ مِنَ الْمَاءِ..

چنانچہ پہلے تو ہم اس فارمیسی (معدہ) میں مختلف اقسام کے کھانے ڈالتے ہیں بغیر اس بات کی پروا کیے کہ فارمیسی اس خام مواد کو کس طرح پیسے گی یا اس بات کی فکر کیے بغیر کہ اس غذا کو ہضم کرنے کا کیمیائی عمل کس طرح مکمل ہوگا، چنانچہ ہم گوشت کی بوٹیاں، بند گوبھی کا سالن گیہوں کی روٹی، بھنی تلی مچھلی ایک دفعہ کھا جاتے ہیں اور اسے مناسب مقدار پانی کے ساتھ معدے میں دھکیل دیتے ہیں۔

وَمِنْ بَيْنَ هٰذَا الْخَلِيْطِ تَخْتَارُ الْمِعْدَةُ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ هِيَ ذَاتُ فَائِدَةٍ وَذٰلِكَ بِتَخْطِيْمِ كُلِّ صِنْفٍ مِنَ الطَّعَامِ إِلَى أَجْزَائِهِ الْكِيْمَاوِيَّةِ دُوْنَ مَرَاعَاةٍ لِلْفَضَلَاتِ وَتُعِيْدُ تَكْوِيْنَ الْبَاقِيْ إِلَى بَرُوْتِيْنَاتٍ جَدِيْدَةٍ تُصْبِحُ غِذَاءً لِمُخْتَلِفِ الْخَلَايَا. وَتَخْتَارُ أَدَاةُ الْهَضْمِ الْجِيْرَ وَالْكِبْرِيْتَ وَالْيُوْدَ وَالْحَدِيْدَ وَكُلَّ الْمَوَادِ الْأُخْرَى الضَّرُوْرِيَّةِ وَتَعْنِيْ بِعَدْمِ ضِيَاعِ الْأَجْزَاءِ الْجَوْهَرِيَّةِ وَبِإِمْكَانِ إِنْتَاجِ الْهَرْمُوْنَاتِ وَبِأَنْ تَكُوْنَ جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ الْحَيَوِيَّةِ لِلْحَيٰوةِ حَاضِرَةً فِيْ مَقَادِيْرِ مُنْتَظَمَةٍ، وَمُسْتَعِدَّةٍ لِمَوَاجِهَةِ كُلِّ ضَرُوْرَةٍ.	اور ان مخلوط غذاؤں میں سے معدہ ان اجزاء کو پسند کر لیتا ہے جو فائدہ مند ہوتی ہیں اور یہ اس طرح کرتا ہے کہ وہ کھانے کی تمام انواع واوصاف کو فضلات کی رعایت کیے بغیر کیمیاوی اجزاء میں تحلیل کر دیتا ہے اور (پھر فضلات کو ایک طرف کر کے) مفید جوہر کو جدید پروٹین کی صورت میں لوٹا دیتا ہے اور وہ مختلف خلیوں کی غذا بن جاتا ہے اور آلات ہضم ان خلیوں سے کیلشیم، فاسفورس، آیوڈین اور فولاد اور دیگر ضروری مواد منتخب کر لیتے ہیں اور وہ جوہری اجزا کو ضائع نہیں ہونے دیتے اور وہ ہارمونز کی پیداوار ممکن بناتے ہیں اور تاکہ لوازمات زندگی کی ضرورتیں منظم مقدار میں موجود رہیں اور ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تیار رہیں۔
وَهِيَ تَخْزُنُ الدُّهْنَ وَالْمَوَادِ الْإِحْتِيَاطِيَّةِ الْأُخْرَى لِلْقَاءِ كُلِّ حَالَةٍ طَارِئَةٍ مِثْلَ الْجُوْعِ وَتَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّهُ بِالرَّغْمِ مِنْ تَفْكِيْرِ الْإِنْسَانِ أَوْ تَعْلِيْلِهِ.	چنانچہ وہ روغن اور دیگر احتیاطی مواد کو ذخیرہ کر لیتا ہے تاکہ بھوک جیسی ہنگامی ضرورت کے لیے تیار رہے اور وہ معدہ یہ تمام امور سرانجام دیتا رہا ہے حالانکہ انسان کا اس کیمیاوی عمل کے اسباب وعلل کی طرف دھیان ہی نہیں ہوتا۔
إِنَّنَا نَصُبُّ هٰذِهِ الْأَنْوَاعِ الَّتِيْ لَا تُحْصَى مِنَ الْمَوَادِ فِيْ هٰذَا الْمَعْمَلِ الْكِيْمَاوِيِّ بِصَرْفِ النَّظْرِ كُلِّيَةً تَقْرِيْبًا عَمَّا نَتَنَاوَلُهُ مُعْتَمِدِيْنَ عَلَى مَا نَحْسَبُهُ عَمَلِيَّةً ذَاتِيَةً (أَوْتُوْمَاتِيْكِيَّةِ) لِإِبْقَائِنَا عَلَى الْحَيٰوةِ.	ہم اس کیمیاوی فارمیسی میں ان تمام انواع کا بے شمار مواد ڈالتے رہتے ہیں اور ہم اپنی خوراک تناول کرتے ہوئے تقریباً پوری طرح بے فکر ہو جاتے ہیں اور ہم اس بات پر اعتماد کر لیتے ہیں کہ ہماری زندگی کی بقا کے لیے یہ خودکار عمل ہے۔
وَحِيْنَ تَتَحَلَّلُ هٰذِهِ الْأَطْعِمَةِ وَتُجَهَّزُ مِنْ جَدِيْدٍ تَقَدَّمَ بِاسْتِمْرَارٍ إِلَى كُلِّ خُلِّيَةٍ	اور جب یہ کھانے معدے میں تحلیل ہو کر نئے سرے سے مفید پروٹین کی صورت میں تسلسل کے

مِنْ بَلَايِيْنَ الْخَلَايَا الَّتِيْ تَبْلُغُ مِنَ الْعَدَدِ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ الْجِنْسِ الْبَشَرِيِّ كُلِّهِ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ. وَيَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ التَّوْرِيْدُ إِلَى كُلِّ خُلَيَّةٍ فَرْدِيَّةٍ مُسْتَمِرًّا وَأَلَّا يُوْرِدُ سِوَى تِلْكَ الْمَوَادِ الَّتِيْ تَحْتَاجُ إِلَيْهَا تِلْكَ الْخُلَيَّةُ الْمُعَيَّنَةُ لِتَحْوِيْلِهَا إِلَى عِظَامٍ وَأَظَافِرَ وَلَحْمٍ وَشَعْرٍ وَعَيْنَيْنِ وَأَسْنَانٍ كَمَا تَتَلَقَّاهَا الْخُلَيَّةُ الْمُخْتَصَّةُ!

ساتھ کھربوں خلیوں کی غذا بن جاتے ہیں اور ان خلیوں کی تعداد سطح زمین پر موجود انسانی دنیا سے کہیں زیادہ ہے اور انفرادی طور پر ہر خلیے کو اس غذا کا پہنچنا ضروری ہے اور یہ کہ اس معین خلیے میں اس کے ضروری مواد کے سوا کوئی دیگر مواد پہنچنے نہ پائے تاکہ خلیہ اس مواد کو ہڈیوں، ناخنوں، گوشت اور بالوں اور آنکھوں اور دانتوں کی صورت دینے میں معاون ثابت ہو سکے مزید برآں ہر خلیے کو اس کی مختص غذا کی فراہمی جاری رہنی چاہیے۔

فَهَا هُنَا إِذَنْ مَعْمَلٌ كِيمَاوِيٌّ يَنْتِجُ مِنَ الْمَوَادِ أَكْثَرَ مِمَّا يُنْتِجُهُ أَيُّ مَعْمَلٍ اِبْتَكَرَهُ ذَكَاءُ الْإِنْسَانِ! وَهَا هُنَا نِظَامٌ لِلتَّوْرِيْدِ أَعْظَمُ مِنْ أَيِّ نِظَامٍ لِلنَّقْلِ أَوِ التَّوْزِيْعِ عَرَفَهُ الْعَالَمُ! وَيَتِمُّ كُلُّ شَيْءٍ فِيْهِ بِمُنْتَهَى النِّظَامِ .!

اس اعتبار سے یہ کیمیائی فارمیسی (ربانی مشینری) اتنی زیادہ مقدار میں مواد پیدا کر رہی ہے کہ اس کے مقابلے میں انسان کی ذہانت سے کام کرنے والی فارمیسی کی مقدار بہت کم ہے اور یہاں ایک ایسا ایکسپورٹڈ نظام ہے جو دنیا کے کسی بھی جانے پہچانے ایکسپورٹڈ نظام سے کہیں بڑا ہے اور اس میں ہر چیز کے نظام کی اخیر ہو جاتی ہے۔

وَكُلُّ جِهَازٍ مِنْ أَجْهِزَةِ الْإِنْسَانِ الْأُخْرَى يُقَالُ فِيْهِ الشَّيْءُ الْكَثِيْرُ. وَلٰكِنْ هٰذِهِ الْأَجْهِزَةَ -عَلَى إِعْجَازِهَا الْوَاضِحِ- قَدْ يُشَارِكُهُ فِيْهَا الْحَيَوَانُ فِيْ صُوْرَةٍ مِنَ الصُّوَرِ. إِنَّمَا تَبْقَى لَهُ هُوَ خَصَائِصُهُ الْعَقْلِيَّةُ وَالرُّوْحِيَّةُ الْفَرِيْدَةُ الَّتِيْ هِيَ مَوْضِعُ الْاِمْتِنَانِ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ. بِصِفَةٍ خَاصَّةٍ: ﴿الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝﴾ بَعْدَ نِدَائِهِ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الْإِنْسَانُ﴾ هٰذَا الْإِدْرَاكُ

انسان کے دیگر جسمانی آلات کے بارے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے البتہ اس روشن اعجاز کو نظام ہضم جیسے آلات میں کسی نہ کسی صورت میں حیوان بھی شریک ہیں لیکن اس سورت میں بطور خاص انسان پر جس نعمت کا ذکر موجود ہے وہ ہے اسکی منفرد اور لاثانی عقلی اور روحانی خصوصیت جس کا تذکرہ ﴿يٰٓأَيُّهَا الْإِنْسَانُ﴾ کی ندائے دلنواز کے بعد کیا گیا کہ ﴿الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝﴾ یہ خاص عقلی ادراک، جس کی تہہ کو ہم نہیں جانتے کیونکہ عقل تو ہمارا وہ آلہ ہے جس کے

الْعَقْلِيُّ الْخَاصِ الَّذِيْ لَا نَدْرِيْ كُنْهَهُ. إِذْ أَنَّ الْعَقْلَ هُوَ أَدَاتُنَا لِإِدْرَاكِ مَا نُدْرِكُ. وَالْعَقْلُ لَا يُدْرِكُ ذَاتَهُ وَلَا يُدْرِكُ كَيْفَ يُدْرِكُ!!	ذریعے ہم کسی چیز کی حقیقت کا ادراک (جان پہچان) کر لیتے ہیں اور عقل اپنی ذلت کا ادراک نہیں کر سکتی اور نہ یہ جانتی ہے کہ وہ اپنی ذات کا ادراک کیسے کرے۔
هٰذِهِ الْمُدْرَكَاتُ.. نُفْرِضُ أَنَّهَا كُلُّهَا تَصِلُ إِلَى الْمُخِّ عَنْ طَرِيْقِ الْجِهَازِ الْعَصَبِيِّ الدَّقِيْقِ. وَلٰكِنْ أَيْنَ يَخْتَزِنُهَا! إِنَّهُ لَوْ كَانَ هٰذَا الْمُخُّ شَرِيْطًا مُسَجَّلًا لِاحْتَاجَ الْإِنْسَانِ فِيْ خِلَالِ السِّتِّيْنَ عَامًا الَّتِيْ هِيَ مُتَوَسِّطُ عُمْرُهُ إِلَى الْآلَافِ الْمَلَايِيْنَ مِنَ الْأَمْتَارِ لِيُسَجِّلَ عَلَيْهَا هٰذَا الْحَشْدِ مِنَ الصُّوَرِ وَالْكَلِمَاتِ وَالْمَعَانِيْ وَالْمَشَاعِرِ وَالتَّأَثُّرَاتِ، لِكَيْ يَذْكُرُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، كَمَا يَذْكُرُهَا فِعْلًا بَعْدَ عَشَرَاتِ السِّنِيْنَ!	یہ مدرکات (یعنی وہ چیزیں جن کی ہمیں سمجھ ہے) مثال کے طور پر ہم فرض کر لیں کہ یہ باریک ترین پٹھوں کے ذریعے دماغ تک پہنچتی ہیں لیکن وہ انہیں کہاں جمع کرتا ہے؟ اگر وہ (ٹیپ میں ریکارڈ کیا جانے والا) فیتہ ہوتا، تو بھی انسان ساٹھ سال جو کہ اس کی عمر کا درمیانی تخمینہ ہے تک (دیکھی گئی) تصویروں اور (بولے سنے ہوئے) الفاظ اور انکے معانی اور احساسات اور تاثرات کا جم غفیر اس پر ریکارڈ کرنا چاہتا تو اسے لاکھوں میٹر فیتہ درکار ہوتا تاکہ وہ اسے بعد میں یاد کر سکے جیسا کہ وہ اب عملی طور پر دسیوں سالوں کے واقعات کو یاد کر لیتا ہے۔
ثُمَّ كَيْفَ يُؤَلِّفُ بَيْنَ الْكَلِمَاتِ الْمُفْرَدَةِ وَالْمَعَانِي الْمُفْرَدَةِ، وَالْحَوَادِثِ الْمُفْرَدَةِ، وَالصُّوَرِ الْمُفْرَدَةِ، لِيَجْعَلَ مِنْهَا ثَقَافَةً مُجْمَعَةً. ثُمَّ لِيَرْتَقِيْ مِنَ الْمَعْلُوْمَاتِ إِلَى الْعِلْمِ؟ وَمِنَ الْمُدْرَكَاتِ إِلَى الْإِدْرَاكِ؟ وَمِنَ التَّجَارُبِ إِلَى الْمَعْرِفَةِ؟	پھر وہ الفاظ، مفرد معانی اور مفرد حوادث اور مفرد تصویروں کو کمپوز کیسے کرتا، تاکہ اس طرح وہ معلومات کا صاف ستھرا مجموعہ تیار کر سکے پھر وہ معلومات سے علم تک ترقی کر سکے اور مدرکات (سمجھی بوجھی گئی چیزوں) سے ان کی حقیقت تک رسائی حاصل کر سکے اور تجربات سے معرفت تک پہنچ سکے؟
هٰذِهِ هِيَ إِحْدَى خَصَائِصِ الْإِنْسَانِ الْمُمَيِّزَةِ.. وَهِيَ مَعَ هٰذَا لَيْسَتْ أَكْبَرُ خَصَائِصِهِ، وَلَيْسَتْ أَعْلَى مُمَيِّزَاتِهِ. فَهُنَالِكَ ذٰلِكَ الْقَبَسُ الْعَجِيْبُ مِنْ رُوْحِ اللهِ.. هُنَالِكَ الرُّوْحُ الْإِنْسَانِيُّ الْخَاصُّ الَّذِيْ يَصِلُ هٰذَا	یہ تو انسان کے امتیازی خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے باوجودیکہ یہ اس کے خصائص میں سے بڑی خصوصیت نہیں ہے اور نہ ہی یہ اس کے اعلیٰ امتیازات میں سے ہے کیونکہ وہ اس دنیا میں اللہ کے روح کا عجیب پرتو ہے اور اس کائنات میں خاص انسانی روح ہے

الْكَائِنِ بِجَمَالِ الْوُجُوْدِ، وَجَمَالُ خَالِقِ الْوُجُوْدِ، وَيَمْنَحُهُ تِلْكَ اللَّحْظَاتِ الْمُجَنَّحَةُ الْوَضِيْئَةُ مِنَ الْإِتِّصَالِ بِالْمُطْلَقِ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ حُدُوْدٌ. بَعْدَ الْإِتِّصَالِ بِوَمَضَاتِ الْجَمَالِ فِي هٰذَا الْوُجُوْدِ.	جو اس کائنات کو موجودات کے حسن و جمال اور وجود کے خالق کے جمال تک رسائی عطاء کرتی ہے اور جمال کے روشن لمحات اسے اس وجود میں خوبصورتی کی جھلک سے متصل کر کے ایسی مطلق ذات کے ساتھ ملا دیتے ہیں جو حدود و قیود کا پابند نہیں۔
هٰذَا الرُّوْحُ الَّذِيْ لَا يَعْرِفُ الْإِنْسَانُ كُنْهَهُ- وَهَلْ هُوَ يَعْلَمُ مَا هُوَ أَدْنٰى وَهُوَ إِدْرَاكُهُ لِلْمُدْرِكَاتِ الْحِسِّيَّةِ؟! - وَالَّذِيْ يَمْتَعُهُ بِوَمَضَاتٍ مِنَ الْفَرَحِ وَالسَّعَادَةِ الْعَلَوِيَّةِ حَتّٰى وَهُوَ عَلٰى هٰذِهِ الْأَرْضِ. وَيَصِلُهُ بِالْمَلَأِ الْأَعْلٰى. وَيُهَيِّئُهُ لِلْحَيٰوةِ الْمَرْسُوْمَةِ بِحَيَاةِ الْجِنَانِ وَالْخُلُوْدِ. وَلِلنَّظَرِ إِلَى الْجَمَالِ الْإِلٰهِيِّ فِي ذٰلِكَ الْعَالَمِ السَّعِيْدِ!	اور یہ روح جس کی حقیقت کو انسان نہیں جانتا اور کیا وہ اس سے ادنیٰ چیزوں کو جانتا ہے اور وہ ہے اس کا جسمانی وجود والی چیزوں کی حقیقت کو جان لینا۔ اور یہ روح وہ چیز ہے جو اسے خوشی اور آسمانی سعادت کی جھلکیوں سے لطف اندوز کرتی ہے حالانکہ وہ زمین پر ہے اور اسے ملاء الاعلیٰ سے ملا دیتی ہے۔ اور وہ اسے اس زندگی کے لیے تیار کرتی ہے جسے دائمی اور جنتی زندگی قرار دیا گیا ہے اور وہ اسے اس سعادت مند جہاں میں جمال الٰہی کا نظارہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔
هٰذَا الرُّوْحُ هُوَ هِبَةُ اللّٰهِ الْكُبْرٰى لِهٰذَا الْإِنْسَانِ. وَهُوَ الَّذِيْ بِهِ صَارَ إِنْسَانًا. وَهُوَ الَّذِيْ يُخَاطِبُهُ بِإِسْمِهِ ﴿يٰٓأَيُّهَا الْإِنْسَانُ﴾ ..وَيُعَاتِبُهُ ذٰلِكَ الْعِتَابِ الْمُخَجِّلِ ﴿مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ؟﴾ هٰذَا الْعِتَابُ الْمُبَاشِرُ مِنَ اللّٰهِ لِلْإِنْسَانِ. حَيْثُ يُنَادِيْهِ- سُبْحَانَهُ- فَيَقِفُ أَمَامَهُ مُقَصِّرًا مُذْنِبًا مُغْتَرًّا غَيْرُ مُقَدِّرٍ لِجَلَالِ اللّٰهِ وَلَا مُتَأَدِّبٌ فِيْ جَنَابِهِ.. ثُمَّ يُوَاجِهُهُ بِالتَّذْكِيْرِ بِالنِّعْمَةِ الْكُبْرٰى. ثُمَّ بِالتَّقْصِيْرِ وَسُوْءُ الْأَدَبِ وَالْغُرُوْرِ!	یہ روح اس انسان کے لیے اللہ کا بہت بڑا تحفہ ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ انسان بنا ہے اور وہ يٰٓأَيُّهَا الْإِنْسَانُ کہہ کر اس کے نام سے ہی اسے مخاطب کرتا ہے اور اسے شرمندہ کرنے والی ملامت کرتا ہے: ﴿مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ؟﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو بلا واسطہ ملامت ہے۔ اس حیثیت میں کہ اللہ اسے ندا دے رہا ہے اور وہ اس کے سامنے قصور وار، گناہگار اور اللہ کی بزرگی کا اندازہ نہ کر کے دھوکہ کھانے والا بن کر کھڑا ہے۔ پھر وہ اسے نعمت کبریٰ یاد دلا کر مخاطب کرتا ہے پھر وہ اس کی تقصیر

	اور بے ادبی اور فریب خوردگی کا تذکرہ کرتا ہے۔
إِنَّهُ عِتَابٌ مُذِيبٌ.. حِينَ يَتَصَوَّرُ "الْإِنْسَانُ" حَقِيقَةَ مَصْدَرِهِ، وَحَقِيقَةَ مُخْبِرِهِ، وَحَقِيقَةُ الْمَوْقِفِ الَّذِي يَقِفُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِ، وَهُوَ يُنَادِيهِ ذَلِكَ النِّدَاءَ، ثُمَّ يُعَاتِبُهُ هَذَا الْعِتَابَ﴿ يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝﴾	بیشک یہ پگھلا دینے والی ملامت ہے۔۔۔ جب انسان اپنی (جسمانی ساخت کی) ابتداء کی حقیقت اس حقیقت کی خبر دینے والی ہستی کی حقیقت کا تصور کرے اور اس حقیقت کا بھی تصور کرے کہ وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہے اور وہ اسے دل نواز نداء سے پکار رہا ہے، پھر اسے ان الفاظ میں ملامت کرر ہا ہے: ﴿ يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝﴾
ثُمَّ يَكْشِفُ عَنْ عِلَّةِ الْغُرُوْرِ وَالتَّقْصِيْرِ - وَهِيَ التَّكْذِيْبُ - بِيَوْمِ الْحِسَابِ - وَيُقَرِّرُ حَقِيْقَةَ الْحِسَابِ، وَاخْتِلَافِ الْجَزَاءِ، فِيْ تَوْكِيْدٍ وَتَشْدِيْدٍ:	پھر وہ فریب خوردگی اور تقصیر کے سبب کی نقاب کشائی کرتا ہے اور وہ ہے حساب والے دن کو جھٹلانا اور وہ حساب کی حقیقت اور جزا کے اختلاف کو شدت اور تاکید سے بیان کرتا ہے۔
﴿ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىِٕبِيْنَ ۝﴾	"ہرگز نہیں بلکہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو جبکہ یقیناً تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے، وہ جانتے ہیں جو کہ تم کرتے ہو بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے اور بے شک فاجر لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ اس میں روز حساب داخل ہوں گے اور وہ اس سے غائب ہو کر بھاگ نہ سکیں گے۔"
وَكَلَّا كَلِمَةُ رَدْعٍ وَزَجْرٍ عَمَّا هُمْ فِيْهِ. وَبَلْ كَلِمَةُ إِضْرَابٍ عَمَّا مَضَى مِنَ الْحَدِيْثِ. وَدُخُوْلٌ فِيْ لَوْنٍ مِنَ الْقَوْلِ جَدِيْدٌ. لَوْنُ الْبَيَانِ وَالتَّقْرِيْرِ وَالتَّوْكِيْدِ. وَهُوَ غَيْرُ الْعِتَابِ	اور لفظ "کلا" اس حال سے روکنے اور ڈانٹنے کے لیے جس میں وہ لگے ہوئے تھے اور 'بل' لفظ اضراب ہے یہ ان باتوں سے رخ موڑنے کے لیے جو پہلے ہو رہی تھیں۔ اور نئے رنگ کی باتوں میں داخل ہونے کے لیے ہے یعنی بیان، تقریر اور تاکید کے رنگ میں اور وہ ملامت، یاددہانی اور منظر کشی کے سوا باتوں کے لیے ہے۔

وَالتَّذْكِيرِ وَالتَّصْوِيرِ..

﴿ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝ ﴾

"ہر گز نہیں بلکہ تم روز حساب کو جھٹلاتے ہو۔"

تُكَذِّبُونَ بِالْحِسَابِ وَالْمُؤَاخَذَةِ وَالْجَزَاءِ. وَهٰذِهِ هِيَ عِلَّةُ الْغُرُورِ، وَعِلَّةُ التَّقْصِيرِ. فَمَا يُكَذِّبُ الْقَلْبُ بِالْحِسَابِ وَالْجَزَاءِ ثُمَّ يَسْتَقِيمُ عَلَى هُدًى وَلَا خَيْرٍ وَلَا طَاعَةٍ. وَقَدْ تَرْتَفِعُ الْقُلُوبُ وَتَشِفُّ، فَتُطِيعُ رَبَّهَا وَتَعْبُدُهُ حُبًّا فِيهِ، لَا خَوْفًا مِنْ عِقَابِهِ، وَلَا طَمَعًا فِي ثَوَابِهِ. وَلٰكِنَّهَا تُؤْمِنُ بِيَوْمِ الدِّينِ وَتَخْشَاهُ، وَتَتَطَلَّعُ إِلَيْهِ، لِتَلْقَى رَبَّهَا الَّذِي تُحِبُّهُ وَتَشْتَاقُ لِقَاءَهُ وَتَتَطَلَّعُ إِلَيْهِ. فَأَمَّا حِينَ يُكَذِّبُ الْإِنْسَانُ تَكْذِيبًا بِهٰذَا الْيَوْمِ، فَلَنْ يَشْتَمِلَ عَلَى أَدَبٍ وَلَا طَاعَةٍ وَلَا نُورٍ وَلَنْ يَحْيَا فِيهِ قَلْبٌ ، وَلَنْ يَسْتَيْقِظَ فِيهِ ضَمِيرٌ.

تم حساب اور مواخذے اور جزاء کے دن کو جھٹلاتے ہو، یہ ہے سبب فریب خوردگی اور تقصیر (کوتاہی) کا، جو تسائل حساب اور اور جزا کو جھٹلاتے ہو اور پھر وہ سیدھی راہ پر قائم رہے اور خیر واطاعت پر کاربند رہے، یہ نہیں ہو سکتا، اور بسا اوقات دل بلند اور شفاف ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی اطاعت اور عبادت اس سے محبت کی وجہ سے کرتے ہیں۔ نہ تو وہ عذاب الٰہی کا ڈر رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ اس سے ثواب کا لالچ رکھتے ہیں لیکن وہ روز حساب پر یقین رکھتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اس کی طرف سر اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں تاکہ وہ اپنے رب سے ملاقات کریں جس سے انہیں محبت ہے اور وہ اس کی ملاقات کے مشتاق ہیں اور اس کی طرف جھانکتے ہیں۔ لیکن جب کوئی انسان اس دن کی تکذیب کرتا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں ادب اور اطاعت اور نور (ہدایت) کو خاطر میں نہ لائے گا اور نہ اس کے بدن میں دل زندہ رہ سکے گا اور نہ ہی اس میں ضمیر بیدار ہو سکے گا۔

تُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ.. وَأَنْتُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ، وَكُلُّ مَا عَمِلْتُمْ مَحْسُوبٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ. لَا يَضِيعُ مِنْهُ شَيْءٌ، وَلَا يُنْسَى مِنْهُ شَيْءٌ:

"تم روز حساب کو جھٹلاتے ہو۔" اور تم اس کی طرف لوٹنے والے ہو، اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو وہ تمہارے کھاتے میں شمار کیا جا رہا ہے، اس میں سے کچھ بھی ضائع نہیں ہو گا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی بھول چوک ہو گی۔

﴿ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ ﴾

"اور بے شک تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔"

هٰؤُلَاءِ الحَافِظُوْنَ هُمُ الْأَرْوَاحُ الْمُوَكَّلَةُ بِالْإِنْسَانِ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ الَّتِيْ تُرَافِقُهُ، وَتُرَاقِبُهُ، وَتُحْصِيْ عَلَيْهِ كُلَّ مَا يَصْدُرُ عَنْهُ.. وَنَحْنُ لَا نَدْرِيْ كَيْفَ يَقَعُ هٰذَا كُلُّهُ، وَلَسْنَا بِمُكَلَّفِيْنَ أَنْ نَعْرِفَ كَيْفِيَّتَهُ. فَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّنَا لَمْ نُوْهَبِ الْإِسْتِعْدَادَ لِإِدْرَاكِهَا. وَأَنَّهُ لَا خَيْرَ لَنَا فِيْ إِدْرَاكِهَا. لِأَنَّهَا غَيْرُ دَاخِلَةٍ فِيْ وَظِيْفَتِنَا وَفِيْ غَايَةِ وُجُوْدِنَا. فَلَا ضَرُوْرَةَ لِلْخَوْضِ فِيْمَا وَرَاءَ الْمَدَى الَّذِيْ كَشَفَهُ اللّٰهُ لَنَا مِنْ هٰذَا الْغَيْبِ. وَيَكْفِيْ أَنْ يَشْعَرَ الْقَلْبُ الْبَشَرِيُّ أَنَّهُ غَيْرُ مَتْرُوْكٍ سُدًى. وَأَنَّ عَلَيْهِ حَفَظَةً كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا يَفْعَلُهُ، لِيَرْتَعِشَ وَيَسْتَيْقِظَ، وَيَتَأَدَّبَ! وَهٰذَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ!	اور یہ نگہبان وہ ملائکہ کرام ہیں جو انسان پر مقرر ہیں وہ اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس پر نگاہ رکھتے ہیں اور جو کچھ اس سے صادر ہوتا ہے اسے شمار کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ یہ سب کچھ ایسے واقع ہوتا ہے اور نہ ہی ہم پر اس کی کیفیت جاننے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ لٰہذا اللہ جانتا ہے کہ ان کے ادراک کی صلاحیت ہمیں عطا ہی نہیں کی گئی اور نہ اس کے ادراک میں ہماری بہتری ہے کیونکہ وہ ہماری ڈیوٹی اور ہمارے لیے وجود کی غرض وغایت میں داخل ہی نہیں اور ہمیں اس انتہاء سے آگے بڑھنے اور اس میں غور وخوض کی ضرورت بھی نہیں ہمارے لیے وہی کافی ہے جو اللہ نے غیب کے خزانوں میں سے ہم پر منکشف کردیے ہیں۔ انسانی دل کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھ لے کہ وہ شتر بے مہار نہیں ہے اور اس کے اوپر معزز لکھنے والے مقرر ہیں اور وہ ان اعمال کو جانتے ہیں جو وہ کرتا ہے تاکہ وہ لرز پڑے اور بیدار ہو جائے اور باادب رہے یہ اس آگاہی کا اصل مقصد ہے۔
وَلَمَّا كَانَ جَوُّ السُّوْرَةِ جَوُّ كَرَمٍ وَكَرَامَةٍ، فَإِنَّهُ يَذْكُرُ مِنْ صِفَةِ الْحَافِظِيْنَ كَوْنَهُمْ.. ﴿كِرَامًا﴾. لِيَسْتَجِيْشَ فِي الْقُلُوْبِ إِحْسَاسُ الْخَجَلِ وَالتَّجَمُّلِ بِحَضْرَةِ هٰؤُلَاءِ الْكِرَامِ. فَإِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَحْتَشِمُ وَيَسْتَحِيِيْ وَهُوَ بِمَحْضَرِ الْكِرَامِ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَسِفَّ أَوْ يَتَبَذَّلَ فِيْ لَفْظٍ أَوْ حَرَكَةٍ أَوْ تَصَرُّفٍ.. فَكَيْفَ بِهِ حِيْنَ يَشْعُرُ وَيَتَصَوَّرُ أَنَّهُ فِيْ كُلِّ لَحَظَاتِهِ وَفِيْ كُلِّ حَالَاتِهِ فِيْ حَضْرَةِ حَفَظَةٍ	چونکہ سورت کی فضا جود و کرم اور بزرگی کی ہے اس لیے اس نے نگرانوں کی صفت میں ان کا کراماً (عزت دار) ہونا بیان کیا ہے۔ تاکہ دلوں میں ان معزز فرشتوں کی موجودگی کی بناپر شرمندگی اور تجمل (اچھائی) کا احساس جوش مارنے لگے۔ کیونکہ انسان عزت دار لوگوں کی موجودگی میں فضول لفظ یا حرکت یا ہیرا پھیری سے حیا کرتا ہے۔ توجب وہ شعور حاصل کرے اور تصور کرے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر حالت میں فرشتوں کی نگرانی میں ہے تو وہ

مِنَ الْمَلٰئِكَةِ ﴿كِرَامٌ﴾ لَا يَلِيْقُ أَنْ يَطَّلِعُوْا مِنْهُ إِلَّا عَلَى كُلِّ كَرِيْمٍ مِنَ الْخِصَالِ وَالْفِعَالِ؟!	معزز فرشتوں سے کیوں نہ حیا کرے گا۔ کیونکہ وہ یہ مناسب نہ سمجھے گا کہ فرشتے اس کو کریمانہ خصال اور افعال کے کسی اور حال میں پائیں۔
إِنَّ الْقُرْآنَ لَيَسْتَجِيْشُ فِي الْقَلْبِ أَرْفَعُ الْمَشَاعِرِ بِإِقْرَارِ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةِ فِيْهِ بِهٰذَا التَّصَوُّرِ الْوَاقِعِيِّ الْحَيِّ الْقَرِيْبِ إِلَى الْإِدْرَاكِ الْمَأْلُوْفِ.. ثُمَّ يُقَرِّرُ مَصِيْرُ الْأَبْرَارِ وَمَصِيْرُ الْفُجَّارِ بَعْدَ الْحِسَابِ، الْقَائِمُ عَلَى مَا يَكْتُبُهُ الْكِرَامُ الْكَاتِبُوْنَ:	بیشک قرآن انسانی دل میں اس حقیقت کے اقرار کے ساتھ اسے بلند جذبات و احساسات پر جلوہ افروز ہونے کا جو صلہ بخشتا ہے اور یہ اصلی اور زندہ تصور لوگوں کو ایسی صورت حال کے قریب کردینے والا ہے جو لوگوں میں مألوف (دل کو بھا جانے والا) ہے۔ پھر وہ حساب و کتاب کے بعد، جو کراماً کاتبین کی لکھی ہوئی ڈائری پر قائم ہوگا۔ ابرار اور فجار کے انجام کا تعین کرتا ہے:
﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِيْنَ ﴿١٦﴾﴾	"بیشک نیکوکار یقیناً نعمتوں میں ہوں گے اور فاجر لوگ یقیناً دوزخ میں ہوں گے اور وہ اس میں روز حساب داخل ہوں اور وہ وہاں سے غائب نہ ہو سکیں گے۔"
فَهُوَ مَصِيْرٌ مُؤَكَّدٌ، وَعَاقِبَةٌ مُقَرَّرَةٌ. أَنْ يَنْتَهِي الْأَبْرَارَ إِلَى النَّعِيْمِ. وَأَنْ يَنْتَهِي الْفُجَّارَ إِلَى الْجَحِيْمِ. وَالْبَرُّ هُوَ الَّذِيْ يَأْتِي أَعْمَالَ الْبِرِّ حَتَّى تُصْبِحَ لَهُ عَادَةٌ وَصِفَةٌ مُلَازِمَةٌ. وَأَعْمَالُ الْبِرِّ هِيَ كُلُّ خَيْرٍ عَلَى الْإِطْلَاقِ. وَالصِّفَةُ تَتَنَاسَقُ فِيْ ظِلِّهَا مَعَ الْكَرَمِ وَالْإِنْسَانِيَّةِ. كَمَا أَنَّ الصِّفَةَ الَّتِيْ تُقَابِلُهَا: ﴿الْفُجَّارِ﴾ فِيْهَا سُوْءُ الْأَدَبِ وَالتَّوَقُّحِ فِيْ مَقَارَفَةِ الْإِثْمِ وَالْمَعْصِيَةِ. وَالْجَحِيْمِ هِيَ كُفْءٌ لِلْفُجُوْرِ! ثُمَّ يَزِيْدُ حَالُهُمْ فِيْهَا ظُهُوْرًا.. ﴿يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾﴾ .. وَيَزِيْدُهَا تَوْكِيْدًا وَتَقْرِيْرًا: ﴿وَ	یہ ان کا یقینی ٹھکانا اور طے شدہ انجام ہے کہ نیکوکاروں کی انتہا نعمتوں کی طرف اور بدکاروں کی انتہا دوزخ کی طرف ہوگی۔ بِرّ ایسی صفت ہے جو نیک اعمال کی بجاآوری کو اتنا آسان کردیتی ہے کہ وہ آدمی کی عادت اور لازمی صفت بن جاتی ہے اور نیک اعمال سراسر خیر ہی ہیں اور صفت اپنے پرتو میں کرم اور انسانیت کے ساتھ مماثلت اور جوڑ رکھتی ہے جبکہ اس کی متضاد صفت "بدکاری" میں بے ادبی ہے اور جانتے بوجھتے گناہ اور نافرمانی کا ارتکاب کرنا ہے اور جہنم اور بدکاری جوڑا اور کفو ہے۔ پھر ان کا حال اس میں مزید آشکارا ہونا ہے کہ "وہ قیامت کے روز اس میں داخل ہوں گے۔" اور

مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ﴾ لَا فِرَارًا ابْتِدَاءً. وَلَا خَلَاصًا بَعْدَ الْوُقُوْعِ فِيْهَا وَلَوْ إِلَى حِيْنٍ!	مزید تاکید اور قطعیت کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے کہ وہ نہ تو اس میں داخل ہونے سے بھاگ سکیں گے اور نہ بعد میں۔
فَيَتِمُّ التَّقَابُلُ بَيْنَ الْأَبْرَارِ وَالْفُجَّارِ. وَبَيْنَ النَّعِيْمِ وَالْجَحِيْمِ. مَعَ زِيَادَةِ الْإِيْضَاحِ وَالتَّقْرِيْرِ لِحَالَةِ رُوَّادِ الْجَحِيْمِ! وَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدِّيْنِ هُوَ مَوْضِعُ التَّكْذِيْبِ،	اس طرح ابرار اور فجار کے درمیان اور نعیم اور جحیم کے درمیان تقابل پورا ہو گیا اور ساتھ ساتھ جحیم میں داخل ہونے والوں کی حالت میں مزید وضاحت ہو گئی اور (ان کا دخول فی النار) محقق ہو گیا۔ جب مکذبین کے (کفران نعمت) کا سبب ہی قیامت کی تکذیب ٹھہرا تو قرآنی اسلوب بیان اس دن کو برحق ثابت کرنے کے بعد
فَإِنَّهُ يَعُوْدُ إِلَيْهِ بَعْدَ تَقْرِيْرِ مَا يَقَعُ فِيْهِ. يَعُوْدُ إِلَيْهِ لِيُقَرِّرَ حَقِيْقَتَهُ الذَّاتِيَةَ فِي تَضْخِيْمٍ وَتَهْوِيْلٍ بِالتَّجْهِيْلِ وَبِمَا يُصِيْبُ النُّفُوْسَ فِيْهِ مِنْ عَجْزٍ كَامِلٍ وَتَجَرُّدٍ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ فِي عَوْنٍ أَوْ تَعَاوُنٍ. وَلِيُقَرِّرَ تَفَرُّدَ اللهِ بِالْأَمْرِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ الْعَصِيْبِ:	اس دن رونما ہونے والے احوال دہرا رہا ہے اور اس لیے دہرا رہا ہے تاکہ اس دن کی ذاتی حقیقت اور اس دن کی عظمت اور ہولناکی کو بذریعہ تجہیل یقینی قرار دے۔ اور اس سے نفسوں کو کامل عاجزی اور ہر قسم کی مواد اور تعاون کے شائبہ سے خالی ہاتھ ہونے کا احساس لاحق ہوتا ہے اور اس انداز بیان سے اس حقیقت کو ثابت کرنا مقصود ہے کہ اس سخت دن میں فقط اللہ سبحانہ کا حکم ہی چلے گا۔
﴿وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝﴾	"اور کس چیز نے آپ کو آگاہ کیا کہ روز جزا کیا ہے؟ پھر کس چیز نے آپ کو آگاہ کیا ہے، اس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور اس دن حکم صرف اللہ ہی کا چلے گا۔"
وَالسُّؤَالُ لِلتَّجْهِيْلِ مَأْلُوْفٌ فِي التَّعْبِيْرِ الْقُرْآنِيِّ. وَهُوَ يُوْقِعُ فِي الْحِسِّ أَنَّ الْأَمْرَ أَعْظَمُ جِدًّا وَأَهْوَلُ جِدًّا مِنْ أَنْ يُحِيْطَ بِهِ إِدْرَاكُ الْبَشَرِ الْمَحْدُوْدِ. فَهُوَ فَوْقَ كُلِّ تَصَوُّرٍ وَفَوْقَ كُلِّ تَوَقُّعٍ وَفَوْقَ كُلِّ مَأْلُوْفٍ. وَتَكْرَارُ السُّؤَالِ يَزِيْدُ فِي الْاِسْتِهْوَالِ..	قرآنی اسلوب بیان میں کسی کو ناواقف ٹھہرا کر سوال کرنا مقبول اور پسندیدہ طریقہ ہے اور یہ حس میں یہ بات ڈالتا ہے کہ معاملہ اتنا عظیم اور ہولناک ہے کہ انسان کا محدود ادراک اس کا احاطہ نہیں کر سکتا ہے۔ سو وہ ہر تصور اور ہر توقع اور ہر مالوف (مانوس) سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ اور سوال کو دھرانے کا مقصد مزید ہولناکی بیان کرنا ہے۔

ثُمَّ يَجِيْءُ الْبَيَانُ بِمَا يَتَنَاسَقُ مَعَ هٰذَا التَّصْوِيْرِ: ﴿ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ﴾ فَهُوَ الْعَجْزُ الشَّامِلُ. وَهُوَ الشَّلَلُ الْكَامِلُ. وَهُوَ الْإِنْحِسَارُ وَالْإِنْكِمَاشُ وَالْإِنْفِصَالُ بَيْنَ النُّفُوْسِ الْمَشْغُوْلَةِ بِهَمِّهَا وَحَمْلِهَا عَنْ كُلِّ مَنْ تَعَرَّفَ مِنَ النُّفُوْسِ! ﴿ وَ الْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴾ يَتَفَرَّدُ بِهِ سُبْحَانَهُ. وَهُوَ الْمُتَفَرِّدُ بِالْأَمْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَلٰكِنْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ يَوْمَ الدِّيْنِ تَتَجَلّٰى هٰذِهِ الْحَقِيْقَةُ الَّتِيْ قَدْ يَغْفُلُ عَنْهَا فِي الدُّنْيَا الْغٰفِلُوْنَ الْمَغْرُوْرُوْنَ.

پھر وہ بیان میں آتا ہے جو اس منظر کے عین مطابق ہے ''اس دن کوئی جان کسی جان پر اختیار نہ رکھے گی'' یہ عمومی عاجزی اور مکمل بے بسی بیان ہورہی ہے اور یہ انسانی نفوس کے پردے کھلنے اور ان کے سکڑنے اور ایک دوسرے سے بیگانہ ہوکر اپنی اپنی فکر میں ڈوبنے کا منظر ہے اور جن انسانوں سے اس کا تعارف ہے ان سے ہاتھ کھینچ لینے والی حالت کی منظر کشی ہے۔ ''اس دن حکم فقط ذات باری تعالیٰ کا ہوگا۔'' اس میں صرف اللہ سبحانہ کا حکم نافذ ہونے کا بیان ہے۔ دراصل دنیا و آخرت میں بھی اللہ سبحانہ کا حکم چلتا ہے لیکن اس دن یعنی روز جزا کے دن تو یہ حقیقت آشکارا ہوجائے گی جس سے مغرور اور غافل لوگ دنیا میں بے خبر تھے۔

فَلَا يَعُوْدُ بِهَا خِفَاءٌ، وَلَا تَغِيْبُ عَنْ مَخْدُوْعٍ وَلَا مَفْتُوْنٍ! وَيَتَلَاقٰى هٰذَا الْهَوْلُ الصَّامِتُ الْوَاجِمُ الْجَلِيْلُ فِيْ نِهَايَةِ السُّوْرَةِ، مَعَ ذٰلِكَ الْهَوْلِ الْمُتَحَرِّكِ الْهَائِجِ الْمَائِجِ فِيْ مَطْلَعِهَا. وَيَنْحَصِرُ الْحِسُّ بَيْنَ الْهَوْلَيْنِ.. وَكِلَاهُمَا مُذْهِلٌ مُهِيْبٌ رَعِيْبٌ! وَبَيْنَهُمَا ذٰلِكَ الْعِتَابُ الْجَلِيْلُ الْمُخْجِلُ الْمُذِيْبُ!

چنانچہ اس میں نہ تو کوئی پردہ داری ہوگی اور وہ نہ کسی فریب خوردہ اور ورغلائے جانے والے انسان سے پوشیدہ ہوگی۔ اس سورت کی انتہا میں یہ خاموش اور غمناک ہولناکی، اس سورت کی ابتدا میں موجزن ہولناکی سے مل جاتی ہے اور احساس دو ہولناکیوں میں گھر جاتا ہے اور دونوں (ابتدائی اور انتہائی) مناظر حواس باختہ، خوفناک اور پاؤں تلے زمین نکال دینے والے ہوں گے اور ان دونوں کے درمیان شرمندہ کرنے اور پگھلا دینے والی جلیل القدر ملامت بھی ہے۔

تفسیر في ظلال القرآن سورۃ انفطار میں وارد مشکل الفاظ کی لغوی صرفی اور نحوی تحلیل

اَلْمُنَبِّهُ۔ تنبیہ کرنے والا۔ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب نَبَّهَ يُنَبِّهُ تَنْبِيْهًا۔ (آگاہ کرنا، خبردار کرنا)

اَلْمَشَاعِرُ۔ قوت حاسہ کے ذریعے شعور میں آنے والے حقائق۔ شَعَرَ يَشْعُرُ شِعَارًا شُعُوْرًا۔
لَاهٍ۔ لاپروا۔ سَادِرٌ۔ جدھر مرضی ہوئی اُدھر چلنے پھرنے والا۔ گمراہی میں حیران وپریشان پھرنے والا۔
لَمْسَةٌ۔ چھونا، ٹٹولنا، جھنجھوڑنا۔ از باب لَمَسَ يَلْمِسُ لَمْسًا۔
رَضِيٌّ۔ پسندیدہ۔ خَفِيٌّ۔ پوشیدہ۔ تَذْكِيْرٌ۔ یاددہانی۔ اَلصُّوْرَةُ السَّوِيَّةُ۔ سیدھی صورت۔
اِغْدَاقٌ۔ وافر مقدار۔ غَدَقَ يَغْدُقُ غَدَقًا اصل میں مال ودولت، صحت وعافیت سب پر اِغْدَاقٌ۔ بولا جاتا ہے۔
شِغَافًا۔ دل کے اندر کے خانے۔ جَمِيْلُ التَّكْوِيْنِ۔ خوبصورت سانچہ۔ مُعْتَدِلُ التَّصْمِيْمِ۔ برابر کے جوڑ والا
كِيَانٌ۔ ہستی۔ وجود۔ ڈھانچہ۔ اَلْاَجْهِزَةُ الْعَامَّةُ۔ عمومی اعضاء انسانی۔ مشینری۔ سامان
اَلْجِهَازُ الْعَظَمِيْ۔ ہڈیوں کا نظام۔ اَلْجِهَازُ الْعَضَلِيْ۔ پٹھوں کا نظام۔ اَلْجِهَازُ الْجِلْدِيْ۔ جلد کا نظام
اَلْجِهَازُ الْهَضْمِيْ۔ ہضم کا نظام۔ اَلْجِهَازُ الدَّمَوِيُّ۔ خون کا نظام۔ اَلْجِهَازُ التَّنَاسُلِيُّ۔ نسل بڑھانے کا
نظام۔ اَلْجِهَازُ اللمفاوِی۔ منہ کا نظام۔ اَلْجِهَازُ الْبَوْلِيْ۔ مثانے کا نظام۔ اَجْهِزَةُ الذَّوْقِ
وَالشَّمِّ۔ چکھنے اور سونگھنے کا نظام۔
اَلْعَجَائِبُ الصِّنَاعِيَّةُ۔ کاریگرانہ عجائبات۔ اَلْمُسْتَحِيْلُ۔ ناممکن۔ ذُو الْاَهْدَابِ۔ پلکوں والا۔
اَلضَّغْطُ۔ دباؤ۔ پریشر۔ اَلْآلَةُ الْكَاتِبَةُ (ٹائپ رائٹر) حُلَيْمَاتٌ۔ باریک ترین رگوں کا سربند (گھنڈی۔ سرپستان)
اَلْمَرَارَةُ۔ کڑواہٹ۔ اَلْحَلَاوَةُ۔ مٹھاس۔ اَلْبُرُوْدَةُ۔ ٹھنڈا۔ اَلسُّخُوْنَةُ۔ گرم۔ اَلْحَامِضُ۔ کھٹا
اَلْمِلْحُ۔ کھاری۔ نمکین۔ اَللَّاذِعُ۔ چٹ پٹا۔ چٹخارے دار۔ نَتْوءَاتٌ۔ رگیں۔
مَعْمَلٌ كِيْمِيَاوِيٌّ۔ کیمیائی کارخانہ۔ اَلْجِيْرُ۔ کیلشیم۔ اَلْكِبْرِيْتُ۔ فاسفورس۔ گندھک۔ اَلْيُوْدُ۔ آیوڈین
اَلْحَدِيْدُ۔ فولاد۔ وَ مَضَاتٌ۔ خوبصورت روشن۔ اَلْمجنة الوَضِيْئَةُ۔ گوری جلد۔ گورا چمڑا۔
اَلْعِتَابُ الْمُخْجِلُ۔ شرمندہ کرنے والی ملامت۔ يَسْتَجِيْشُ۔ جرأت دلاتا ہے۔
وَرَآءَ الْمُدٰی۔ انتہا کے پیچھے۔ اَلْاِدْرَاكُ الْمَأْلُوْفُ۔ مانوس ادراک، جسے روزانہ دیکھ کر انسان، اس سے
مانوس ہو جاتا ہے۔ مُقَارَفَةُ الْاِثْمِ۔ گناہ کا ارتکاب کرنا۔ اَلتَّجْهِيْلُ۔ ناواقف ٹھہرانا
اَلْاِنْحِسَارُ۔ منکشف ہونا۔ اَلْاِنْكِمَاشُ۔ سکڑنا۔ اَلْاِنْفِصَالُ۔ جدا جدا ہونا۔
اَلْمَخْدُوْعُ۔ فریب خوردہ۔ مَفْتُوْنٌ۔ ورغلایا ہوا۔ فتنہ میں پھنسا ہوا۔
اَلصَّامِتُ الْوَاجِمُ۔ خاموش غمناک۔ اَلْمُتَحَرِّكُ الْهَائِجُ الْمَائِجُ۔ ہیجان خیز، موجزن حرکت کرنے والی فضاء۔
اَلْمُذْهِلُ۔ ہوش اڑا دینے اور حواس باختہ کرنے والا۔ مُهِيْبٌ۔ ڈرانے والا۔ رَعِيْبٌ۔ مرعوب کر دینے والا
اَلْمُذِيْبُ۔ پگھلا دینے والا۔

سورۃ الفیل

اَ	لَمْ	تَرَ	كَيْفَ
کیا	نہیں	آپ نے دیکھا	کیا (سلوک)
فَعَلَ	رَبُّكَ	بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١	
کیا	آپ کے رب نے	ہاتھی والوں کے ساتھ؟	
اَ	لَمْ	يَجْعَلْ	كَيْدَهُمْ
کیا	نہیں	کر دیا تھا اس نے	ان کی چال کو
فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢	وَّ	اَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ
بے کار؟	اور	اس نے بھیجے	ان پر
طَيْرًا	اَبَابِيْلَ ۝٣	تَرْمِيْهِمْ	بِحِجَارَةٍ
پرندے	جھنڈ کے جھنڈ	وہ پھینکتے تھے ان پر	کنکریاں
مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤	فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ		مَّاْكُوْلٍ ۝٥
کھنگر کی	سو اس (اللہ) نے کر دیا انہیں (ایسے) جیسے بھوسا		کھایا ہوا

سلیس ترجمہ:

"اے نبی! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اس نے ان کی چال کو بے کار نہیں کر دیا؟ اور اس نے ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے۔ جو ان پر کھنگر (پتھریلی مٹی) کی کنکریاں پھینک رہے تھے۔ پھر اللہ نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔"

تفسیر سورۃ الفیل

ترجمہ	عبارت
یہ سورت ایک مشہور و معروف حادثے کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو (حضرت رسول اللہ ﷺ کی) بعثت سے پہلے جزیرۃ العرب کی سرزمین میں رونما ہوا تھا، یہ حادثہ اس مقدس قطعہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر کرم پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قطعہ کو پسند فرمایا تاکہ یہ آخری نور کا مرکز اور جدید عقیدے کا گہوارہ بن جائے اور ایسا جی ایچ کیو بن جائے جس سے ایسی مقدس افواج روانہ ہوں جو زمین کے گوشوں سے جاہلیت کو بھگادیں اور اس میں ہدایت، خیر اور حق کو ٹھہرادیں۔	تُشِيْرُ هٰذِهِ السُّوْرَةُ إِلَى حَادِثٍ مُسْتَفِيْضِ الشُّهْرَةِ فِيْ حَيَاةِ الْجَزِيْرَةِ الْعَرَبِيَّةِ قَبْلَ الْبِعْثَةِ، عَظِيْمِ الدَّلَالَةِ عَلَى رِعَايَةِ اللهِ لِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُقَدَّسَةِ الَّتِيْ اِخْتَارَهَا اللهُ لِتَكُوْنَ مُلْتَقَى النُّوْرِ الْأَخِيْرِ، وَمُحْضَنَ الْعَقِيْدَةِ الْجَدِيْدَةِ وَالنُّقْطَةَ الَّتِيْ تَبْدَأُ مِنْهَا زَحْفُهَا الْمُقَدَّسُ لِمَطَارَدَةِ الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ أَرْجَاءِ الْأَرْضِ وَإِقْرَارِ الْهُدٰى وَالْحَقِّ وَالْخَيْرِ فِيْهَا..
اس حادثے کی طرف اشارہ کرنے والی متعدد روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن پر فارسی (ایرانی) حکومت کے خاتمے اور حبشی حکومت کے قبضے کے عرصے کے دوران حبشی نائب السلطنت (جس کا نام روایات نے "ابرہہ بن اشرم" بتایا ہے) نے حبشہ (افریقہ) کے فرماں روا کے نام پر ایک چرچ تعمیر کرایا اور اس پر اس نیت سے ہر طرح کے ذرائع شان و شوکت خرچ کرڈالے کہ وہ عربوں کو مکہ والے بیت الحرام سے اس کی طرف مائل کردے، کیونکہ اس نے اپنے زیر سلطنت یمنیوں کو دیکھا کہ وہ بھی جزیرۃ العرب کے درمیان اور شمال میں بسنے والے باقی عربوں کی طرح کعبہ شریف سے انتہاء درجے کی دلی عقیدت	وَجُمْلَةُ مَا تُشِيْرُ إِلَيْهَا الرِّوَايَاتُ الْمُتَعَدِّدَةُ عَنْ هٰذَا الْحَادِثِ أَنَّ الْحَاكِمَ الْحَبَشِيَّ لِلْيَمَنِ - فِي الْفَتْرَةِ الَّتِيْ خَضَعَتْ فِيْهَا الْيَمَنُ لِحُكْمِ الْحَبَشَةِ بَعْدَ طَرْدِ الْحُكْمِ الْفَارِسِيِّ مِنْهَا- وَتُسَمِّيْهِ الرِّوَايَاتُ: "أَبْرَهَة" كَانَ قَدْ بَنَى كَنِيْسَةً فِي الْيَمَنِ بِاسْمِ مَلِكِ الْحَبَشَةِ وَجَمَعَ لَهَا كُلَّ أَسْبَابِ الْفَخَامَةِ عَلَى نِيَّةٍ أَنْ يَصْرِفَ بِهَا الْعَرَبَ عَنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ فِيْ مَكَّةَ وَقَدْ رَأَى مَبْلَغَ اِنْجِذَابِ أَهْلِ الْيَمَنِ الَّذِيْنَ يَحْكُمُهُمْ إِلَى هٰذَا الْبَيْتِ شَأْنُهُمْ شَأْنُ بَقِيَّةِ الْعَرَبِ فِيْ وَسْطِ الْجَزِيْرَةِ

عربی	اردو
وَشَمَالِيْهَا كَذٰلِكَ.وَكَتَبَ إِلٰى مَلِكِ الْحَبَشَةِ بِهٰذِهِ النِّيَّةِ..	رکھتے ہیں۔ اور اس نے حبشہ (افریقہ) کے حکمران کو اس نیت پر مبنی مراسلہ بھی لکھا۔
وَلٰكِنَّ الْعَرَبَ لَمْ يَنْصَرِفُوْا عَنْ بَيْتِهِمُ الْـمُقَدَّسِ فَقَدْ كَانُوْا يَعْتَقِدُوْنَ أَنَّهُمْ أَبْنَاءُ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ صَاحِبَيْ هٰذَا الْبَيْتِ وَكَانَ هٰذَا مَوْضِعُ اِعْتِزَازِهِمْ عَلٰى طَرِيْقَتِهِمْ بِالْفَخْرِ وَالْأَنْسَابِ . وَكَانَتْ مُعْتَقَدَاتُهُمْ - عَلٰى تَهَافُتِهَا- أَفْضَلُ فِيْ نَظَرِهِمْ مِنْ مُعْتَقَدَاتِ أَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ حَوْلِـهِمْ وَهُمْ يَرَوْنَ مَا فِيْهَا مِنْ خَلَلٍ وَاضْطِرَابٍ وَتَهَافُتٍ كَذٰلِكَ.	لیکن عرب اپنے مقدس گھر سے نہ پھرے کیونکہ وہ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ اس گھر کے مؤسسین حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں اور یہ ان کے نسبی فخر کے طور طریق کے مطابق ان کی عزت کی جگہ ہے اور وہ اپنے 'بودے' مذہبی معتقدات کو اپنی نظر میں اپنے گرد و پیش کے عیسائیوں اور یہودیوں کے معتقدات سے افضل سمجھتے تھے۔ کیونکہ وہ ان کے عقیدے میں خرابی اور بے اطمینانی اور پراگندگی دیکھتے تھے۔
عِنْدَئِذٍ صَحَّ عَزْمُ "أَبْرَهَةَ" عَلٰى هَدْمِ الْكَعْبَةِ لِيَصْرِفَ النَّاسَ عَنْهَا، وَقَادَ جَيْشًا جَرَّارًا تُصَاحِبُهُ الْفِيْلَةُ، وَفِيْ مُقَدِّمَتِهَا فِيْلٌ عَظِيْمٌ ذُوْ شُهْرَةٍ خَاصَّةٍ عِنْدَهُمْ . فَتَسَامَعَ الْعَرَبُ بِهِ وَبِقَصْدِهِ. وَعَزَّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَوَجَّهَ لِهَدْمِ كَعْبَتِهِمْ. فَوَقَفَ فِيْ طَرِيْقِهِ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَمُلُوْكِهِمْ يُقَالُ لَهُ ذُوْ نَفَرٍ فَدَعَا قَوْمَهُ وَمَنْ أَجَابَهُ مِنْ سَائِرِ الْعَرَبِ إِلٰى حَرْبِ أَبْرَهَةَ وَجِهَادِهِ عَنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ فَأَجَابَهُ إِلٰى ذٰلِكَ مَنْ أَجَابَهُ. ثُمَّ عَرَضَ لَهُ فَقَاتَلَهُ ،وَلٰكِنَّهُ هَزَمَ وَأَخَذَهُ أَبْرَهَةُ	اس وقت ابرہ کا یہ پختہ ارادہ بنا کہ وہ لوگوں کو اس کعبہ سے پھیرنے کے لیے اسے گرادے اور اس نے اپنی قیادت میں ہاتھی سوار لشکر جرار لیا اور اس کے آگے اپنے ہاں کے مشہور و معروف عظیم الجثہ ہاتھی کو رکھا۔ عربوں نے اس لشکر اور اس کے ارادے کے بارے میں گفتگو کی تو یہ بات ان پر شاق گزری کہ وہ ان کے کعبے کو گرائے۔ چنانچہ اس کے راستے میں یمن کے (سابقہ) بادشاہوں اور سرداروں کی اولاد میں سے ایک ذو نفر نامی سردار کھڑا ہوا اور اس نے اپنی قوم اور اپنی دعوت پر لبیک کہنے والے تمام عربوں کو ابرہ سے جنگ کرنے اور بیت الحرام (کعبہ شریف) کی طرف سے اپنے جہاد کرنے پر ساتھ دینے کی دعوت دی۔ تو اس کی قوم اور اس کی دعوت کو قبول کرنے والوں نے اس کا ساتھ دیا پھر وہ ابرہہ کے مقابلے میں آیا

أَسِيْرًا.	اور لڑائی کی لیکن وہ شکست کھا گیا اور اسے ابرہہ نے قید کر لیا۔
ثُمَّ وَقَفَ لَهُ فِي الطَّرِيْقِ كَذٰلِكَ نَفِيْلُ ابْنُ حَبِيْبِ الْخَثْعَمِيُّ فِي قَبِيْلَتَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَمَعَهُمَا عَرَبٌ كَثِيْرٌ فَهَزَمَهُمْ كَذٰلِكَ وَأَسَرَ نَفِيْلًا الَّذِيْ قَبِلَ أَنْ يَكُوْنَ دَلِيْلَهُ فِيْ أَرْضِ الْعَرَبِ.	پھر اسی طرح اس کی راہ میں نفیل بن حبیب اپنے دو عرب قبیلوں اور بہت سے عربوں کو لیکر کھڑا ہوا۔ لیکن ابرہہ نے اسے بھی شکست دے دی اور نفیل کو قید کر لیا اور اس نے سرزمین عرب میں اس کی راہنمائی کا وعدہ قبول کر لیا۔
حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِالطَّآئِفِ خَرَجَ إِلَيْهِ رِجَالٌ مِنْ ثَقِيْفٍ فَقَالُوْا لَهُ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ يَقْصُدُهُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ إِنَّمَا هُوَ فِيْ مَكَّةَ. وَذٰلِكَ لِيَدْفَعُوْهُ عَنْ بَيْتِهِمِ الَّذِيْ بَنَوْهُ لِلَّاتِ! وَبَعَثُوْا مَعَهُ مَنْ يَدُلُّهُ عَلَى الْكَعْبَةِ!	جب وہ طائف کے پاس سے گزرا تو اس کی طرف بنو ثقیف نکلے اور اس سے کہا کہ بیشک وہ گھر جس کے گرانے کا تو ارادہ کر کے آیا ہے وہ ہمارے پاس نہیں بلکہ وہ مکہ میں ہے اور انہوں نے یہ بات اس لیے کہی کہ وہ اسے اپنے اس معبد سے پرے پرے رکھیں جو انہوں نے اپنے دیوتا، لات (ستوشاہ) کے لیے بنایا تھا اور انہوں نے اس کے ساتھ ایک آدمی بھی بھیجا جو اسے مکہ تک جانے کا راستہ بتائے۔
فَلَمَّا كَانَ أَبْرَهَةُ بِالْمُغَمَّسِ بَيْنَ الطَّآئِفِ وَمَكَّةَ بَعَثَ قَآئِدًا مِنْ قُوَادِهِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَكَّةَ فَسَاقَ إِلَيْهِ أَمْوَالَ تِهَامَةَ مِنْ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ فَأَصَابَ فِيْهَا مَائَتَيْ بَعِيْرٍ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ كَبِيْرُ قُرَيْشٍ وَسَيِّدُهَا. فَهَمَّتْ قُرَيْشٌ وَكِنَانَةُ وَهُذَيْلٌ وَمَنْ كَانَ بِذٰلِكَ الْحَرَمِ بِقِتَالِهِ. ثُمَّ عَرَفُوْا أَنَّهُمْ لَا طَاقَةَ لَهُمْ بِهِ فَتَرَكُوْا ذٰلِكَ.	چنانچہ جب ابرہہ طائف اور مکہ کے درمیان واقع مغمس مقام پر پہنچا تو اس نے اپنے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار کو مکہ کی طرف روانہ کیا۔ جب وہ سرزمین میں داخل ہوا تو اس نے مکہ کے تہامہ (نشیبی علاقے) سے قریش وغیرہم قبائل کے مویشی ہانک کر ابرہہ کی طرف روانہ کر دیے ان مویشیوں میں جناب عبدالمطلب بن ہاشم کے دو سو اونٹ بھی تھے اور آنجناب ان دنوں قریش کے سردار اور جہاندیدہ بزرگ تھے۔ بنو قریش، بنو کنانہ، بنو ہذیل اور حرم شریف کے گردو پیش رہنے والے لوگوں نے مقابلے کا ارادہ کیا۔ پھر وہ اس نتیجے

	پر پہنچے کہ ان میں اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے لہٰذا انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔
وبعث أبرهة رسولًا إلى مكة يسأل عن سيد هذا البلد ويبلغه أن الملك لم يأت لحربهم وإنما جاء لهدم هذا البيت فإن لم يتعرضوا له فلا حاجة له في دمائهم! فإذا كان سيد البلد لا يريد الحرب جاء به إلى الملك.. فلما كلم عبد المطلب فيما جاء به قال له: والله ما نريد حربه وما لنا بذلك من طاقة. هذا بيت الله الحرام. وبيت خليله إبراهيم عليه السلام. فإن يمنعه منه فهو بيته وحرمه وإن يخل بينه وبينه فوالله ما عندنا دفع عنه.. فانطلق معه إلى أبرهة..	اور ابرہہ نے اپنا ایک قاصد مکہ کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ اس شہر کے سردار کے متعلق دریافت کرے اور اسے مطلع کرے کہ گورنر یمن ان سے لڑنے نہیں آیا وہ اس گھر (کعبہ) کو گرانے آیا ہے اگر وہ اس کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں تو اسے ان (ساکنان مکہ) کا خون بہانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر اس شہر کا سردار لڑائی نہیں کرنا چاہتا تو وہ (قاصد) اسے لیکر گورنر یمن کے پاس لے آئے۔ چنانچہ قاصد نے عبدالمطلب سے اس بارے میں گفتگو کی تو آپ نے اسے جواب دیا کہ اللہ کی قسم نہ تو ہم لڑائی کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ ہی ہم میں سے اس سے لڑنے کی طاقت ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حرمت والا اور اس کے خلیل ابراہیم کا تعمیر کردہ گھر ہے اگر وہ (خود ہی) اس کا دفاع کرے تو اس کا اپنا ہی گھر اور حرم ہے اور اگر وہ گورنر یمن کو اپنے گھر پر مسلط کرنا چاہتا ہے تو کرلے۔ اللہ کی قسم! ہم میں اس کے دفاع کی ہمت نہیں ہے۔ چنانچہ آپ اس کے ساتھ ابرہہ کی طرف چلے گئے۔
قال ابن إسحاق: وكان عبد المطلب أوسم الناس وأجملهم وأعظمهم. فلما رآه أبرهة أجله وأعظمه، وأكرمه عن أن يجلسه تحته، وكره أن تراه الحبشة يجلس معه على سرير ملكه. فنزل أبرهة عن سريره فجلس على بساطه وأجلسه معه إلى	امام (محمد) بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جناب عبدالمطلب تمام لوگوں سے حسین و جمیل اور بارعب شخص تھے جب ابرہہ نے اسے دیکھا تو اسے جلیل القدر اور عظیم شخصیت سمجھا اور اس کی عزت کی اور اسے اپنی جگہ سے نیچے بٹھانا گوارہ نہ کیا۔ اور اس بات کو بھی نامناسب سمجھا کہ حبشی لشکر اس کو اپنے گورنر کے پلنگ پر برابر بیٹھا دیکھے۔ لہٰذا وہ اپنے پلنگ سے نیچے اتر پڑا اور قالین پر بیٹھ گیا اور اسے اپنے

جَانِبِهِ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقَالَ: حَاجَتِيْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ الْمَلِكُ مِائَتَيْ بَعِيْرٍ أَصَابَهَا لِيْ.

برابر بٹھالیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے اس کی حاجت کے متعلق پوچھ؟ اس نے جواب دیا کہ میری حاجت یہ ہے کہ گورنر اپنے قبضے میں لیے ہوئے میرے دو سو اونٹ مجھے واپس کردے۔

فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ أَبْرَهَةُ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: قَدْ كُنْتَ أَعْجَبْتَنِيْ حِيْنَ رَأَيْتُكَ ثُمَّ قَدْ زَهِدْتُ فِيْكَ حِيْنَ كَلَّمْتَنِيْ! أَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ مِئَتَيْ بَعِيْرٍ أَصَبْتُهَا لَكَ وَتَتْرُكُ بَيْتًا هُوَ دِيْنُكَ وَدِيْنُ آبَائِكَ قَدْ جِئْتُ لِهَدْمِهِ لَا تُكَلِّمُنِيْ فِيْهِ؟ قَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: إِنِّيْ أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ. وَإِنَّ لِلْبَيْتِ رَبًّا سَيَمْنَعُهُ. قَالَ: مَا كَانَ لِيَمْتَنِعَ مِنِّيْ. قَالَ: أَنْتَ وَذَاكَ!.. فَرَدَّ عَلَيْهِ إِبِلَهُ.

ابرہہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے بتا کہ جب تو آیا تھا تو تو نے مجھے اپنے درشن سے حیران کردیا تھا جب تو نے مجھ سے بات کی تو میرے دل میں تیری عزت گھٹ گئی۔ تو میرے قبضے میں آئے ہوئے اپنے دو سو اونٹ مانگتا ہے اور اس گھر کو چھوڑتا ہے جو تیرا اور تیرے آباؤ اجداد کا دین ہے اور میں اسے گرانے آیا ہوں اور تو اس کے بارے میں مجھ سے گفتگو نہیں کررہا۔ عبدالمطلب نے جواب دیا کہ میں اونٹوں کا مالک ہوں۔ اور اس گھر کا ایک مالک رب ہے جو اس کا دفاع کرے گا۔ اس نے کہا کہ وہ مجھ سے اسے بچا نہ سکے گا۔ عبدالمطلب نے کہا: تو جانے اور وہ۔ چنانچہ اس نے اونٹ واپس کردیے۔

ثُمَّ انْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلٰى قُرَيْشٍ فَأَخْبَرَهُمُ الْخَبَرَ وَأَمَرَهُمْ بِالْخُرُوْجِ مِنْ مَكَّةَ وَالتَّحَرُّزِ فِيْ شَعَفِ الْجِبَالِ. ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَقَامَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَدْعُوْنَ اللهَ وَيَسْتَنْصِرُوْنَهُ. وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ أَنْشَدَ:

لَاهُمَّ إِنَّ الْعَبْدَ يَمْنَعُ رَحْلَهُ فَامْنَعْ رِحَالَكَ

پھر عبدالمطلب قریش کی طرف واپس مڑے اور انہیں معاملے سے آگاہ کیا اور انہوں نے مکہ سے نکلنے اور یوں میں پناہ حاصل کرنے کا حکم دیا پھر وہ کھڑا ہوا اور کعبہ شریف کے دروازے کے کنڈے کو پکڑ لیا اور اس کے ساتھ قریشیوں کی ایک جماعت بھی تھی۔

یہ اللہ سے دعا کرنے لگے اور اس سے مدد مانگنے لگے اور عبدالمطلب کے متعلق مروی ہے کہ اس نے درج ذیل اشعار پڑھے:

"اے اللہ ہر انسان اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے لہٰذا تو بھی اپنے گھر کی حفاظت فرما۔ ان کی صلیب اور

عربی	اردو
لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ وَمِحَالُهُمْ أَبَدًا مِحَالَكَ إِنْ كُنْتَ تَارِكَهُمْ وَقِبْلَتَنَا فَأَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ	تدبیر، تیری تدبیر پر کبھی غالب نہ آنے پائے۔ اگر تو ان کو اور ہمارے قبلہ کو چھوڑنے والا ہے تو معاملہ تیرے سامنے ہے جو تو کرنا چاہتا ہے کر دے۔"
فَأَمَّا أَبْرَهَةُ فَوَجَّهَ جَيْشَهُ وَفِيْلَهُ لِمَا جَاءَ لَهُ. فَبَرَكَ الْفِيْلُ دُوْنَ مَكَّةَ لَا يَدْخُلُهَا، وَجَهَدُوْا فِي حَمْلِهِ عَلَى اقْتِحَامِهَا فَلَمْ يُفْلِحُوْا. وَهٰذِهِ الْحَادِثَةُ ثَابِتَةٌ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهُ الْقَصْوَاءَ دُوْنَ مَكَّةَ فَقَالُوْا: خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ (أَيْ حَرَنَتْ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ «مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ..»	چنانچہ ابرہہ اپنے ہاتھی سوار لشکر کو لے کر اس کام کی طرف متوجہ ہوا جو وہ کرنے آیا تھا۔ لیکن اس کا ہاتھی مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی بیٹھ گیا۔ انہوں نے اسے اٹھانے اور اسے مکہ میں داخل کرنے کے لیے بڑے جتن کیے لیکن ناکام رہے اور اس واقعے کی تصدیق حضرت رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جو آپ نے حدیبیہ والے دن اپنی اونٹنی قصواء کے مکہ کے باہر ہی بیٹھتے وقت فرمایا تھا۔ صحابہؓ نے کہا، قصواء جم کر بیٹھ گئی آپؐ نے فرمایا قصواء جم کر نہیں بیٹھی اور نہ یہ اس کی عادت ہے لیکن اسے ہاتھی کو روکنے والے نے روک لیا۔ (بخاری)
وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّهُ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَهِيَ حَادِثَةٌ ثَابِتَةٌ أَنَّهُ قَدْ حَبَسَ الْفِيْلَ عَنْ مَكَّةَ فِيْ يَوْمِ الْفِيْلِ..	اور صحیحین میں ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ "کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھی کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا اور اس نے اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر تسلط عطاء فرمایا ہے، اور اس کی حرمت بھی وہی ہے جو کل تھی۔ اس بات سے آگاہ رہنا اور جو موجود ہے، وہ غیر موجود آدمی کو میری یہ بات پہنچا دے۔ لہٰذا یہ واقعہ ثابت ہے کہ اس نے ہاتھی والے دن اس ہاتھی کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔"
ثُمَّ كَانَ مَا أَرَادَهُ اللهُ مِنْ إِهْلَاكِ الْجَيْشِ وَقَائِدِهِ فَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ جَمَاعَاتٌ مِنَ الطَّيْرِ	پھر وہ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا کہ وہ لشکر اور اس کے سپہ سالار کو ہلاک کر دے۔ چنانچہ اس نے ان پر

تَحْصِبُهُمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ طِيْنٍ وَحَجَرٍ، فَتَرَكَتْهُمْ كَأَوْرَاقِ الشَّجَرِ الْجَافَّةِ الْمُمَزَّقَةِ. كَمَا يَحْكِيْ عَنْهُمُ الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ..	پرندوں کے جھنڈ بھیجے جو ان پر مٹی اور پتھروں کے کنکر پھینکتے تھے۔ انہوں نے اس لشکر کو درخت کے خشک پتوں کی طرح ریزہ ریزہ کردیا جیسا کہ قرآن نے ان کے متعلق بیان فرمایا ہے۔
وَأُصِيْبَ أَبْرَهَةُ فِيْ جَسَدِهِ وَخَرَجُوْا بِهِ مَعَهُمْ يَسْقُطُ أَنْمِلَةً أَنْمِلَةً حَتّٰى قَدِمُوْا بِهِ صَنْعَاءَ فَمَا مَاتَ حَتّٰى انْشَقَّ صَدْرُهُ عَنْ قَلْبِهِ كَمَا تَقُوْلُ الرِّوَايَاتُ..	اور ابرہہ اپنے بدن کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اور وہ حبشی لوگ اسے اس حال میں اپنے ساتھ لے کر سرزمین مکہ سے نکلے کہ اس کا پور پور اس کے جسم سے گر رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ صنعاء (یمنی دارالامارت) تک لے آئے اور روایات میں ہے کہ وہ اس وقت نہ مرا جب تک کہ اس کا سینہ پھٹ کر اس کا دل باہر نہ آگیا۔
وَتَخْتَلِفُ الرِّوَايَاتُ هُنَا فِيْ تَحْدِيْدِ نَوْعِ هٰذِهِ الْجَمَاعَاتِ مِنَ الطَّيْرِ وَأَشْكَالِهَا وَأَحْجَامِهَا وَأَحْجَامِ هٰذِهِ الْحِجَارَةِ وَنَوْعِهَا وَكَيْفِيَّةِ فِعْلِهَا. كَمَا أَنَّ بَعْضَهَا يَرْوِيْ أَنَّ الْجُدَرِيَّ وَالْحَصْبَةَ ظَهَرَا فِيْ هٰذَا الْعَامِ فِيْ مَكَّةَ.	پرندوں کے ان جھنڈوں کی نوع کی تعیین کے بارے میں روایات مختلف ہیں کہ ان کی شکلیں کیسی تھیں؟ اور ان کا جسمانی حجم کیسا تھا؟ اور ان پتھروں کا حجم اور ان کی نوع کس قسم کی تھی؟ اور ان کے کام کرنے کی کیفیت کیا تھی؟ مزید برآں بعض (مفسرین) نے بیان کیا ہے کہ اس سال مکہ میں چیچک اور خسرے کی وباء منظر عام پر آئی تھی۔
وَيَرَى الَّذِيْنَ يَمِيْلُوْنَ إِلٰى تَضْيِيْقِ نِطَاقِ الْخَوَارِقِ وَالْغَيْبِيَّاتِ وَإِلٰى رُؤْيَةِ السُّنَنِ الْكَوْنِيَّةِ الْمَأْلُوْفَةِ تَعْمَلُ عَمَلَهَا أَنْ تَفْسِيْرَ الْحَادِثِ بِوُقُوْعِ وَبَاءِ الْجُدَرِيِّ وَالْحَصْبَةِ أَقْرَبُ وَأَوْلٰى. وَأَنَّ الطَّيْرَ قَدْ تَكُوْنُ هِيَ الذُّبَابُ وَالْبَعُوْضُ الَّتِيْ تَحْمِلُ الْمِيْكُرُوْبَاتِ فَالطَّيْرُ هُوَ كُلُّ مَا	اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے تکوینی قانون کے برخلاف وقوع پذیر ہونے والے امور اور مغیبات کے دائرے کو تنگ کرنے کا میلان رکھتے ہیں وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ کے فطری قوانین ہی اپنا کام سرانجام دیتے ہیں اس بناء پر اس واقعہ کی تفسیر میں چیچک اور خسرے کی وباء کے پھوٹنے کو سبب قرار دینا ہی قریب الفہم ہے اور (ذہنوں کو قبول کرانے کے لیے) اولیٰ ہے۔ اور یہ پرندے مکھیاں اور مچھر بھی ہو سکتے ہیں جو

يَطِيْرُ.	جراثیم اٹھائے ہوتے ہیں اور ہر اڑنے والی چیز کو طیر کہا جاتا ہے۔
قَالَ الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ عَبْدُهُ فِيْ تَفْسِيْرِهِ لِلسُّوْرَةِ فِيْ جُزْءِ عَمَّ: وَفِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَشَا فِيْ جُنْدِ الْجَيْشِ دَآءُ الْجُدَرِيِّ وَالْحَصبَةِ.. قَالَ عِكْرِمَةُ: وَهُوَ أَوَّلُ جُدَرِيٍّ ظَهَرَ بِبِلَادِ الْعَرَبِ. وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ عُتْبَةَ فِيْمَا حَدَّثَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا رُؤِيَتِ الْحَصبَةُ وَالْجُدَرِيُّ بِبِلَادِ الْعَرَبِ ذٰلِكَ الْعَامَ. وَقَدْ فَعَلَ الْوَبَآءُ بِأَجْسَامِهِمْ مَا يُنْدَرُ وُقُوْعُ مِثْلِهِ. فَكَانَ لَحْمُهُمْ يَتَنَاثَرُ وَيَتَسَاقَطُ فَذَعُرَ الْجَيْشُ وَصَاحِبُهُ وَوَلَّوْا هَارِبِيْنَ وَأُصِيْبَ الْجَيْشُ وَلَمْ يَزَلْ يَسْقُطُ لَحْمُهُ قِطْعَةً قِطْعَةً وَأَنْمِلَةً أَنْمِلَةً حَتّٰى انْصَدَعَ صَدْرُهُ وَمَاتَ فِيْ صَنْعَآءَ.	استاذ امام محمد عبدہ (مصری) سورۃ الفیل کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اور دوسرے دن (حبشی) لشکر کے سپاہیوں میں چیچک اور خسرے کی وباء پھوٹ پڑی۔" عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ اس دن چیچک کی وباء پہلی مرتبہ سرزمین عرب میں ظاہر ہوئی۔ یعقوب بن عتبہ کا کہنا ہے کہ پہلی مرتبہ خسرے اور چیچک کی وباء اس سال سرزمین عرب میں دیکھی گئی اور اس وباء نے ان کے اجسام میں وہ کام کیا جس کی مثال شاذ و نادر ملتی ہے۔ ان کا گوشت بکھرنے اور گرنے لگا اور (حبشی) لشکر اور اس کا سپہ سالار خوفزدہ ہو گیا اور وہ (یمن کی طرف) بھاگنے لگے اور لشکر کو بیماری لگ گئی اور اس کے سپہ سالار کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے اور پور پور ہو کر گرتا رہا حتی کہ اس کا سینہ پھٹ گیا اور وہ صنعاء میں مر گیا۔
هٰذَا مَا اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الرِّوَايَاتُ وَيُصِحُّ الْاِعْتِقَادُ بِهِ. وَقَدْ بَيَّنَتْ لَنَا هٰذِهِ السُّوْرَةُ الْكَرِيْمَةُ أَنَّ ذٰلِكَ الْجُدَرِيَّ أَوْ تِلْكَ الْحَصبَةَ نَشَأَتْ مِنْ حِجَارَةٍ يَابِسَةٍ سَقَطَتْ عَلٰى أَفْرَادِ الْجَيْشِ بِوَاسِطَةِ فِرَقٍ عَظِيْمَةٍ مِنَ الطَّيْرِ مِمَّا يُرْسِلُهُ اللّٰهُ مَعَ الرِّيْحِ.	یہ وہ تاویل ہے جس پر سب روایات متفق ہیں اور اس پر اعتقاد رکھنا صحیح ہے اور ہمارے لیے اس سورت کریمہ نے واضح کر دیا کہ وہ خسرہ خشک سنگ ریزوں کے ذریعے پیدا ہوا جو اللہ کی بھیجی ہوئی ہوا میں اڑنے والے پرندوں کے ذریعے لشکر کے افراد پر گرے۔

فَيَجُوْزُ لَكَ أَنْ تَعْتَقِدَ أَنَّ هٰذَا الطَّيْرَ مِنْ جِنْسِ الْبَعُوْضِ أَوِ الذُّبَابِ الَّذِيْ يَحْمِلُ جَرَاثِيْمَ بَعْضِ الْأَمْرَاضِ. وَأَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْحِجَارَةُ مِنَ الطِّيْنِ الْمَسْمُوْمِ الْيَابِسِ الَّذِيْ تَحْمِلُهُ الرِّيَاحُ فَيَعْلَقُ بِأَرْجُلِ هٰذِهِ الْحَيْوَانَاتِ فَإِذَا اتَّصَلَ بِجَسَدٍ دَخَلَ فِيْ مَسَامِهِ فَأَثَارَ فِيْهِ تِلْكَ الْقُرُوْحُ الَّتِيْ تَنْتَهِيْ بِإِفْسَادِ الْجِسْمِ وَتُسَاقِطُ لَحْمَهُ. وَأَنَّ كَثِيْرًا مِنْ هٰذِهِ الطُّيُوْرِ الضَّعِيْفَةِ يُعَدُّ مِنْ أَعْظَمِ جُنُوْدِ اللهِ فِيْ إِهْلَاكِ مَنْ يُرِيْدُ إِهْلَاكَهُ مِنَ الْبَشَرِ.	لہٰذا تمہارے لیے اس بات پر اعتقاد رکھنا جائز ہے کہ یہ پرندے مچھر یا مکھیوں کی صورت میں ہوں جو بعض بیماریوں کے جراثیم اٹھائے پھرتے ہیں۔ اور یہ سنگریزے زہریلی خشک مٹی کے ہوں جو ان جانوروں کے پاؤں سے چمٹی ہوتی ہے اور ہوائیں اسے اٹھائے پھرتی ہیں۔ جب وہ بدن سے لگ جاتی ہے تو اس کے مسام میں داخل ہو جاتی ہے اور اس میں ایسے زخم پھوٹ پڑتے ہیں جو جسم کو خراب کر دیتے ہیں اور اس کا گوشت گرنے لگتا ہے۔ اور اس طرح کے کمزور پرندے اللہ کے ایسے عظیم لشکروں میں شمار کیے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جنہیں وہ ہلاک کرنا چاہتا ہے۔
وَأَنَّ هٰذَا الْحَيْوَانَ الصَّغِيْرَ - الَّذِيْ يُسَمُّوْنَهُ الْآنَ بِالْمَكْرُوْبِ - لَا يَخْرُجُ عَنْهَا. وَهُوَ فِرَقٌ وَجَمَاعَاتٌ. لَا يُحْصِي عَدَدُهَا إِلَّا بَارِئُهَا.. وَلَا يَتَوَقَّفُ ظُهُوْرُ أَثَرِ قُدْرَةِ اللهِ تَعَالَى فِيْ قَهْرِ الطَّاغِيْنَ عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ الطَّيْرُ فِيْ ضَخَامَةِ رُؤُوْسِ الْجِبَالِ وَلَا عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ مِنْ نَوْعِ عَنْقَاءَ مُغْرَبٍ وَلَا عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَلْوَانٌ خَاصَّةٌ بِهِ وَلَا عَلٰى مَعْرِفَةِ مَقَادِيْرِ الْحِجَارَةِ وَكَيْفِيَّةِ تَأْثِيْرِهَا.. فَلِلّٰهِ جُنْدٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.... وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ الْوَاحِدُ.	اور یہ چھوٹا سا حیوان جسے آج کل کے سائنسدان مکروب کا نام دیتے ہیں وہ بھی اس سے خارج نہیں ہے اور اس کی اتنی ٹولیاں اور جماعتیں ہیں کہ ان کی تعداد سوائے ان کے پیدا کرنے والے کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور حد سے گزرنے والے ظالموں کی تباہی میں اللہ کی قدرت کے اثر کا ظہور اس بات پر موقوف ہے کہ وہ عنقاء پرندے کی طرح عجیب و غریب ہوں اور ان کے خاص رنگ ہوں اور نہ وہ ان پتھروں کے سائز اور تاثیر کی کیفیت پر موقوف ہے۔ کیونکہ ہر چیز میں اللہ کے لشکر ہیں اور ہر چیز میں اللہ کی نشانی ہے جو اس عقیدے پر دلالت کرتی ہے۔ کہ وہ ایک ہے۔

وَلَيْسَتْ فِي الْكَوْنِ قُوَّةٌ إِلَّا وَهِيَ خَاضِعَةٌ لِقُوَّتِهِ. فَهٰذَا الطَّاغِيَةُ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَهْدِمَ الْبَيْتَ، أَرْسَلَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ مَا يُوْصِلُ إِلَيْهِ مَادَّةَ الْجُدْرِيِّ أَوِ الْحَصْبَةِ فَأَهْلَكَتْهُ وَأَهْلَكَتْ قَوْمَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ. وَهِيَ نِعْمَةٌ غَمَرَ اللهُ بِهَا أَهْلَ حَرَمِهِ - عَلٰى وَثْنِيَّتِهِمْ - حِفْظًا لِبَيْتِهِ حَتّٰى يُرْسِلَ مَنْ يَحْمِيْهِ بِقُوَّةِ دِيْنِهِ ﷺ وَإِنْ كَانَتْ نِعْمَةً مِنَ اللهِ حَلَّتْ بِأَعْدَائِهِ أَصْحَابِ الْفِيْلِ الَّذِيْنَ أَرَادُوا الْإِعْتِدَاءَ عَلَى الْبَيْتِ دُوْنَ جُرْمٍ اجْتَرَمَهُ وَلَا ذَنْبٍ اِقْتَرَفَهُ	اور کائنات میں ایسی کوئی طاقت نہیں جو اللہ کی طاقت کے سامنے جھکی ہوئی نہ ہو۔ یہ طاغوت (ابرہہ) جس نے بیت اللہ کو گرانے کا ارادہ کیا تو اللہ نے اس پر وہ پرندے بھیجے جو اس کی طرف چیچک یا خسرے کا مادہ پھیلا گئے اور اس مادے نے اسے اور اس کی قوم کو ہلاک کر دیا، قبل اس کہ وہ مکہ میں داخل ہو اور یہ ایک ایسی نعمت ثابت ہوا جس سے اللہ نے اپنے حرم کے باشندوں کو باوجود ان کی بت پرستی کے سرور سے لبالب کر دیا تاکہ اس کے گھر کی حفاظت ہو یہاں تک کہ اس ہستی (حضرت محمد ﷺ) کو بھیجے جو اپنے دین کی قوت سے اس کی حفاظت کرے۔ اگرچہ وہ اس نعمت کی صورت میں ہو جو اس کے ہاتھی والے دشمنوں پر عذاب کی صورت میں نازل ہوئی جنہوں نے اسے بغیر کسی طرح کے ارتکاب جرم اور گناہ کے ڈھانے کا قصد کیا۔
"هٰذَا مَا يَصِحُّ الْإِعْتِمَادُ عَلَيْهِ فِيْ تَفْسِيْرِ السُّوْرَةِ. وَمَا عَدَا ذٰلِكَ فَهُوَ مِمَّا لَا يُصِحُّ قُبُوْلُهُ إِلَّا بِتَأْوِيْلٍ، إِنْ صَحَّتْ رِوَايَتُهُ. وَمِمَّا تَعْظُمُ بِهِ الْقُدْرَةُ أَنْ يُّؤْخَذَ مِنَ اسْتَعَزَّ بِالْفِيْلِ - وَهُوَ أَضْخَمُ حَيَوَانٍ مِنْ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ جِسْمًا - وَيُهْلِكُ بِحَيَوَانٍ صَغِيْرٍ لَا يَظْهَرُ لِلنَّظَرِ وَلَا يُدْرَكُ بِالْبَصَرِ حَيْثُ سَاقَهُ الْقَدْرُ. لَا رَيْبَ عِنْدَ الْعَاقِلِ أَنَّ هٰذَا أَكْبَرُ وَأَعْجَبُ وَأَبْهَرُ "!!	اس سورۃ کی تفسیر میں اس توجیہ پر اعتماد صحیح ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ مروی ہے وہ سوائے تاویل کے قابل قبول نہیں اگرچہ وہ روایات صحیح بھی ہوں، اور اس سے قدرت الٰہی کی عظمت بڑھ جاتی ہے کہ چوپایوں میں سے بڑے ترین حیوان پر فخر کرنے والوں کو اس جانور سے ہلاک کرے جو آنکھوں کو نظر نہیں آتا اور جہاں تقدیر اسے لے چلے وہ وہاں کے لوگوں کی آنکھوں کو دکھائی بھی نہ دے۔ عقل مند کے نزدیک بلاشبہ یہ صورت بڑی عجیب اور محیر العقول ہے!
وَنَحْنُ لَا نَرٰى أَنَّ هٰذِهِ الصُّوْرَةَ الَّتِيْ	اور ہم اس مفروضے سے متفق نہیں ہیں جو

عربی	اردو
اِفْتَرَضَهَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ - صُوْرَةُ الْجُدْرِيِّ أَوِ الْحَصْبَةِ مِنْ طِيْنٍ مُلَوَّثٍ بِالْجَرَاثِيْمِ - أَوْ تِلْكَ الَّتِيْ جَآءَتْ بِهَا بَعْضُ الرِّوَايَاتِ مِنْ أَنَّ الْحِجَارَةَ ذَاتَهَا كَانَتْ تَخْرِقُ الرُّؤُوْسَ وَالْأَجْسَامَ وَتَنْفُذُ مِنْهَا وَتُمَزِّقُ الْأَجْسَادَ فَتَدَعُهَا كَفُتَاتٍ وَرَقِ الشَّجَرِ الْجَافِّ وَهُوَ (الْعَصْفُ)..	استاذ امام (محمد عبدہ) نے پیش کیا ہے کہ اس (حبشی لشکر کی تباہی) کی صورت زہریلے جراثیم سے آلودہ مٹی سے جنم لینے والے خسرے یا چیچک کی سی تھی یا یہ کہ وہ پتھر سروں اور جسموں کو پھاڑ ڈالتے تھے اور ان میں گھس جاتے تھے۔ اور جسموں کو پھاڑ پھاڑ کر درخت کے خشک پتوں کی طرح ریزہ کر ڈالتے تھے جسے عصف کہتے ہیں۔
لَا نَرٰى أَنَّ هٰذِهِ الصُّوْرَةَ أَوْ تِلْكَ أَدَلُّ عَلٰى قُدْرَةِ اللهِ وَلَا أَوْلٰى بِتَفْسِيْرِ الْحَادِثِ. فَهٰذِهِ كَتِلْكَ فِيْ نَظَرِنَا مِنْ حَيْثُ إِمْكَانِ الْوُقُوْعِ . وَمِنْ حَيْثُ الدَّلَالَةِ عَلٰى قُدْرَةِ اللهِ وَتَدْبِيْرِهِ وَيَسْتَوِيْ عِنْدَنَا أَنْ تَكُوْنَ السُّنَّةُ الْمَأْلُوْفَةُ لِلنَّاسِ، الْمَعْهُوْدَةُ الْمَكْشُوْفَةُ لِعِلْمِهِمْ هِيَ الَّتِيْ جَرَتْ فَأَهْلَكَتْ قَوْمًا أَرَادَ اللهُ إِهْلَاكَهُمْ أَوْ أَنْ تَكُوْنَ سُنَّةَ اللهِ قَدْ جَرَتْ بِغَيْرِ الْمَأْلُوْفِ لِلْبَشَرِ وَغَيْرِ الْمَعْهُوْدِ الْمَكْشُوْفِ لِعِلْمِهِمْ فَحَقَّقَتْ قَدْرَهُ ذٰلِكَ.	جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ صورت یا وہ صورت اللہ کی قدرت پر زیادہ دلالت کرنے والی ہے اور نہ ہی یہ ایک واقعے کی تفسیر کے زیادہ مناسب ہے ہماری نظر میں انکی تباہی کے امکان کے اعتبار سے یہ صورت (تباہی) بھی اس صورت (تباہی) کی طرح ہی ہے اور اللہ کی قدرت اور تدبیر پر دلالت کرنے کے اعتبار سے دونوں صورتیں برابر ہیں اور ہمارے نزدیک لوگوں کے لیے اللہ کا عام دستور جو ان کے علم کی حد تک روزانہ آشکار ہوتا ہے اور اسی دستور کے موافق اللہ نے ان کو ہلاک کیا۔ جنہیں ہلاک کرنے کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ یا اللہ کا وہ دستور، جو انسانوں کے ہاں غیر مانوس اور ان کے علم کی حد تک انوکھا اور پوشیدہ ہو اور وہ لوگوں پر جاری ہو اور اس حقیقت پر منحصر نہیں کہ لوگوں کے ہاں مانوس ہو اور وہ اسے جانتے ہوں۔
إِنَّ سُنَّةَ اللهِ لَيْسَتْ فَقَطْ هِيَ مَا عَهِدَهُ الْبَشَرُ وَمَا عَرَفُوْهُ. وَمَا يَعْرِفُ الْبَشَرُ مِنْ سُنَّةِ اللهِ إِلَّا طَرَفًا يَسِيْرًا	اور لوگ اللہ کے دستور کے بارے میں جو تھوڑا سا علم رکھتے ہیں وہ فقط اتنا ہی ہے جو اللہ نے ان کی طاقت کے مطابق ان پر ظاہر فرمایا ہے اور وہ اتنی

يَكْشِفُهُ اللّٰهُ لَـهُمْ بِمِقْدَارِ مَا يَطِيْقُوْنَ وَبِمِقْدَارِ مَا يَتَهَيَّأُوْنَ لَهُ بِتِجَارِبِهِمْ وَمَدَارِكِهِمْ فِي الزَّمَنِ الطَّوِيْلِ فَهٰذِهِ الْخَوَارِقُ - كَمَا يُسَمُّوْنَهَا - هِيَ مِنْ سُنَّةِ اللهِ. وَلٰكِنَّهَا خَوَارِقُ بِالْقِيَاسِ إِلٰى مَا عَهِدُوْهُ وَمَا عَرَفُوْهُ!

مقدار کے برابر جس کے لیے وہ مدت دراز سے اپنے تجربات اور ادراکات سے تیاری کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اللہ کے ایسے دستور کو مافوق الفطرت (خوارق) کا نام دیتے ہیں۔ لیکن یہ خوارق (اللہ کے دستور کے برخلاف امور) اس حد تک ہیں جس حد تک لوگوں نے ان کا علم حاصل کیا اور اس کا روزانہ مشاہدہ کیا۔

وَمِنْ ثَمَّ فَنَحْنُ لَا نَقِفُ أَمَامَ الْخَارِقَةِ مُتَرَدِّدِيْنَ وَلَا مُؤَوِّلِيْنَ لَهَا- مَتَى صَحَّتِ الرِّوَايَةُ-أَوْ كَانَ فِي النُّصُوْصِ وَفِيْ مَلَابَسَاتِ الْحَادِثِ مَا يُوْحِي بِأَنَّهَا جَرَتْ خَارِقَةً وَلَمْ تَجْرِ عَلٰى مَأْلُوْفِ النَّاسِ وَمَعْهُوْدِهِمْ. وَفِي الْوَقْتِ ذَاتِهُ لَا نَرَى أَنَّ جَرَيَانَ الْأَمْرِ عَلَى السُّنَّةِ الْـمَأْلُوْفَةِ أَقَلُّ وَقْعًا وَلَا دَلَالَةً مِنْ جَرْيَانِهِ عَلَى السُّنَّةِ الْخَارِقَةِ لِلْمَأْلُوْفِ. فَالسُّنَّةُ الْـمَأْلُوْفَةِ هِيَ فِيْ حَقِيْقَتِهَا خَارِقَةٌ بِالْقِيَاسِ إِلٰى قُدْرَةِ الْبَشِرِ..

اس کے باوجود ہم اس وقت تک خوارق کے سامنے متردد کھڑے ہونے یا ان کی تاویل کرنے والے نہیں اگر اس کے بارے میں صحیح روایت ہو یا ایسی نص ہو جو واقعے کی تہہ میں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہو کہ یہ چیز خرق عادت (اللہ کے دستور کے برخلاف) رونما ہوئی ہے اور وہ لوگوں کے ہاں مانوس اور معروف عادات کے مطابق وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ لیکن فی الوقت ہم نہیں سمجھتے کہ مانوس دستور کے مطابق کسی حادثے کا رونما ہونا، اس کے خرق عادت دستور کے رونما ہونے سے کم اثر انگیز اور کم دلالت کرنے والا ہو۔ درحقیقت مانوس دستور کے موافق کسی حادثے کا رونما ہونا، انسانی قدرت کے لحاظ سے خارق ہے۔

إِنَّ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَهَا خَارِقَةٌ- وَهِيَ مَعْهُوْدَةٌ كُلَّ يَوْمٍ - وَإِنَّ وِلَادَةَ كُلِّ طِفْلٍ خَارِقَةٌ - وَهِيَ تَقَعُ كُلَّ لَحْظَةٍ وَإِلَّا فَلْيُجَرِّبْ مَنْ شَآءَ أَنْ يُجَرِّبَ! وَإِنَّ تَسْلِيْطَ طَيْرٍ - كَائِنًا مَا كَانَ - يَحْمِلُ حِجَارَةً مَسْحُوْقَةً مُلَوَّثَةً بِمَيْكَرُوْبَاتِ الْجُدَرِيِّ وَالْحَصْبَةِ وَإِلْقَائِهَا فِيْ هٰذِهِ

دیکھیے سورج کا طلوع و غروب ہونا مافوق قدرۃ البشر مشاہداتی عمل ہے اور اسی طرح ہر بچے کی ولادت مافوق قدرۃ البشر عمل ہے اور یہ ہر لمحے رونما ہوتا ہے اگر کوئی اسے نہ مانے تو تجربہ کرکے دیکھ لے۔ اس طرح پرندے کا خواہ وہ کوئی بھی ہو، چیچک اور خسرے کے جراثیم سے آلودہ سنگریزوں کو اٹھانا اور انہیں اس زمین پر گرانا اور وہ بھی بر وقت اور لشکر میں وباء کا پھیلانا

الْأَرْضِ، فِيْ هٰذَا الْأَوَانِ، وَإِحْدَاثِ هٰذَا الْوَبَآءِ فِي الْجَيْشِ، فِي اللَّحْظَةِ الَّتِيْ يَهُمُّ فِيْهَا بِاقْتِحَامِ الْبَيْتِ . . إِنَّ جَرْيَانَ قَدَرِ اللهِ عَلٰى هٰذَا النَّحْوِ خَارِقَةٌ بَلْ عِدَّةُ خَوَارِقَ كَامِلَةِ الدَّلَالَةِ عَلَى الْقُدْرَةِ وَعَلَى التَّقْدِيْرِ. وَلَيْسَتْ بِأَقَلَّ دَلَالَةٍ وَلَا عَظَمَةٍ مِنْ أَنْ يُرْسِلَ اللهُ طَيْرًا خَاصًّا يَحْمِلُ حِجَارَةً خَاصَّةً تَفْعَلُ بِالْأَجْسَامِ فِعْلًا خَاصًّا فِي اللَّحْظَةِ الْمُقَرَّرَةِ.هٰذِهِ مِنْ تِلْكَ.. هٰذِهِ خَارِقَةٌ وَتِلْكَ خَارِقَةٌ عَلَى السَّوَآءِ..

اور وہ بھی اس وقت کہ وہ لشکر بیت اللہ میں داخل ہونے کا عزم مصمم کر چکا تھا اور اس طریقے سے اللہ کی تقدیر کا جاری ہونا خرق عادت معاملہ ہے بلکہ بہت سے خوارق جو اللہ کی قدرۃ اور تقدیر پر مکمل دلالت کرتے ہیں، وہ اس دلالت اور عظمت کے اعتبار سے ان خاص قسم کے پرندوں کے بھیجنے سے کم نہیں ہیں جنہیں اللہ نے خاص قسم کے پتھر اور مقررہ وقت پر انہیں اجسام پر خاص فعل کرنے کے لیے بھیجا تھا یہ وقتی خرق عادت حادثہ اور (وہ روزانہ خرق عادت) معاملہ (اللہ تعالی کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ پر دلالت کرنے کے لحاظ سے برابر ہے)

فَأَمَّا فِيْ هٰذَا الْحَادِثِ بِالذَّاتِ، فَنَحْنُ أَمِيْلُ إِلٰى اِعْتِبَارِ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ جَرٰى عَلٰى أَسَاسِ الْخَارِقَةِ غَيْرَ الْمَعْهُوْدَةِ وَأَنَّ اللهَ أَرْسَلَ طَيْرًا أَبَابِيْلَ غَيْرَ مَعْهُوْدَةٍ-وَإِنْ لَمْ تَكُنْ هُنَاكَ حَاجَةٌ إِلٰى قُبُوْلِ الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ تَصِفُ أَحْجَامَ الطَّيْرِ وَأَشْكَالَهَا وَصْفًا مُثِيْرًا، نَجِدُ لَهُ نَظَائِرَ فِيْ مَوَاضِعَ أُخْرٰى تَشِيْرُ بِأَنَّ عُنْصَرَ الْمُبَالَغَةِ وَالتَّهْوِيْلِ مُضَافٌ إِلَيْهَا! تَحْمِلُ حِجَارَةً غَيْرَ مَعْهُوْدَةٍ، تَفْعَلُ بِالْأَجْسَامِ فِعْلًا غَيْرَ مَعْهُوْدٍ..

لیکن اس خاص حادثے کے بارے میں، ہم اس اعتبار کی طرف مائل ہیں کہ (پرندوں کو بھیجنے کا) معاملہ (کائنات کے بارے میں) اللہ کے عام دستور سے ہٹ کر رونما ہوا اور اللہ نے پرندوں کے جھنڈ اپنے عام دستور کے بر خلاف بھیجے تھے۔اور اگرچہ اس بارے میں ان روایات کو قبول کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جو ان پرندوں کے حجم اور شکل وصورت کی حیرت انگیزیوں کے بیان پر مشتمل ہیں ہمیں دیگر جگہوں میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔جو اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ان کے وصف میں مبالغے اور ہولناکی کا عنصر شامل کیا گیا ہے۔(البتہ یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ) ان پرندوں نے مخصوص قسم کے پتھر اٹھا رکھے تھے اور وہ جسموں میں مخصوص اثر کرتے تھے۔

نَحْنُ أَمِيْلُ إِلٰى هٰذَا الْإِعْتِبَارِ. لَا لِأَنَّهُ أَعْظَمُ دَلَالَةً وَلَا أَكْبَرُ حَقِيْقَةً.

ہم اس واقعہ کے غیر مالوف ومعہود (لوگوں کے تجربہ شدہ اور روزانہ کے دیکھے بھالے واقعات کے

وَلٰكِنْ لِأَنَّ جَوَّ السُّوْرَةِ وَمَلَابِسَاتِ الْحَادِثِ تَجْعَلُ هٰذَا الْإِعْتِبَارَ هُوَ الْأَقْرَبُ. فَقَدْ كَانَ اللهُ-سُبْحَانَهُ- يُرِيْدُ بِهٰذَا الْبَيْتِ أَمْرًا. كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَحْفَظَهُ لِيَكُوْنَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا، وَلِيَكُوْنَ نُقْطَةَ تَجَمُّعِ لِلْعَقِيْدَةِ الْجَدِيْدَةِ.	برخلاف) ہونے کی طرف میلان رکھتے ہیں، اس لیے نہیں کہ واقعہ کو غیر مالوف و معہود مان لینا قدرت الٰہی پر زیادہ دلالت کرنے والا ہے اور حقیقت کے اعتبار سے بڑا ہے بلکہ اس لیے کہ سورت کی فضاء اور متعلقات واقعہ اس (واقعہ کو غیر معمولی تسلیم) کرنے کے قریب ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس گھر کے بارے میں ایسے معاملے کا ارادہ رکھتا تھا کہ وہ اس کی حفاظت کرے تاکہ وہ لوگوں کے ٹھکانا اور امن کی جگہ قرار پائے۔ اور تاکہ یہ گھر جدید عقیدے کا نقطہ آغاز بنے۔
تَزْحَفُ مِنْهُ حُرَّةً طَلِيْقَةً، فِيْ أَرْضٍ حُرَّةٍ طَلِيْقَةٍ، لَا يُهَيْمِنُ عَلَيْهَا أَحَدٌ مِنْ خَارِجِهَا، وَلَا تُسَيْطِرُ عَلَيْهَا حَكُوْمَةٌ قَاهِرَةٌ تُحَاصِرُ الدَّعْوَةَ فِيْ مَحْضَنِهَا. وَيَجْعَلُ هٰذَا الْحَادِثَ عِبْرَةً ظَاهِرَةً مَكْشُوْفَةً لِجَمِيْعِ الْأَنْظَارِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَجْيَالِ، حَتّٰى لَيَمْتَنَّ بِهَا عَلٰى قُرَيْشٍ بَعْدَ الْبِعْثَةِ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، وَيَضْرِبُهَا مَثَلًا لِرِعَايَةِ اللهِ لِحُرُمَاتِهِ وَغَيْرَتِهِ عَلَيْهَا.. فَمِمَّا يَتَنَاسَقُ مَعَ جَوِّ هٰذِهِ الْـمَلَابِسَاتِ كُلِّهَا أَنْ يَجِيْءَ الْحَادِثُ غَيْرَ مَأْلُوْفٍ وَلَا مَعْهُوْدٍ، بِكُلِّ مُقَوِّمَاتِهِ وَبِكُلِّ أَجْزَائِهِ.وَلَا دَاعِيَ لِلْمُحَاوَلَةِ فِيْ تَغْلِيْبِ صُوْرَةِ الْـمَأْلُوْفِ مِنَ الْأَمْرِ فِيْ حَادِثٍ هُوَ فِيْ ذَاتِهِ وَبِمَلَابِسَاتِهِ مُفْرِدٌ فَذٌّ..	جس سے آزاد سرزمین میں مطلقاً آزاد لشکر نکلے۔ جس پر کوئی باہر کا آدمی نگران نہ ہو اور نہ ہی اس پر حکومت قاہرہ مسلط ہو جو اس کی دعوت اس کے گہوارا میں گھیرے اور تاکہ (اللہ تعالیٰ) اس حادثے کو تمام نسلوں کے افراد کی نگاہوں میں ظاہری عبرت بنادے۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس سورت میں بعثت نبوی کے بعد قریش پر احسان جتلایا اور اس نے حرمات الٰہیہ اور ان پوت مہیا کردیا اور وہ واقعہ ضرب المثل بن گیا۔ ان متعلقات واقعہ کی فضاء اس واقعے کو غیر مالوف اور معہود قرار دے کر اس واقعے سے جوڑ دیا ہے۔ اور وہ بھی اپنے تمام مقومات (موازین) کے اور اپنے تمام اجزاء کے ساتھ۔ لہٰذا لوگوں کے تجربات اور مشاہدات میں مشہور صورت کو خرق عادت کے برخلاف ثابت کرنے کی کوشش بے سود ہے۔ اپنی ذات کے اعتبار سے بھی اور اپنے الگ الگ متعلقات کے اعتبار سے بھی۔
وَبِخَاصَّةٍ أَنَّ الْـمَأْلُوْفَ فِيْ	اور خصوصاً چیچک یا خسرے کے اثرات لوگوں

الجُدَرِيُّ أَوِ الحَصبَةِ لَا يَتَّفِقُ مَعَ مَا رُوِيَ مِنْ آثَارِ الحَادِثِ بِأَجْسَامِ الجَيْشِ وَقَائِدِهِ، فَإِنَّ الجُدَرِيَّ أَوِ الحَصبَةَ لَا يُسْقِطُ الجِسْمَ عُضْوًا عُضْوًا وَأَنمِلَةً أَنمِلَةً، وَلَا يُشِقُّ الصَّدرَ عَنِ القَلْبِ..

وَهٰذِهِ الصُّورَةُ هِيَ الَّتِي يُوحِي بِهَا النَّصُّ القُرْآنِيُّ: ﴿ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝ ﴾... إِيحَاءً مُبَاشِرًا قَرِيبًا.

کے مالوف و معہود تجربات و مشاہدات سے متفق بھی نہیں۔ خصوصاً جب ان اثرات کو مد نظر رکھا جاتا ہے کہ لشکر کے اجسام اور اس کے سپہ سالار کے جسم پر ظاہر ہوئے تھے۔ کیونکہ چیچک یا خسرے کی بیماری جسم کے اعضاء اور پوروں کو نہیں گراتی اور نہ ہی وہ سینے کو دل تک پھاڑتی ہے اور یہ صورت جس کی طرف قرآنی نص اشارہ کر رہی ہے کہ ! اس نے ان کو" جگالی کئے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا" یہ ان کی براہ راست تباہی کی طرف قریب الفہم اشارہ ہے۔

وَرِوَايَةُ عِكْرِمَةَ وَمَا حَدَّثَ بِهِ يَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ لَيْسَتْ نَصًّا فِي أَنَّ الجَيْشَ أُصِيبَ بِالجُدَرِيِّ . فَهِيَ لَا تَزِيدُ عَلَى أَنْ تَقُولَ: إِنَّ الجُدَرِيَّ ظَهَرَ فِي الجَزِيرَةِ فِي هٰذَا العَامِ لِأَوَّلِ مَرَّةٍ. وَلَمْ تَرِدْ فِي أَقْوَالِهَا أَيَّةُ إِشَارَةٍ لِأَبْرَهَةَ وَجَيْشِهِ خَاصَّةً بِالإِصَابَةِ بِهٰذَا المَرَضِ..ثُمَّ إِنَّ إِصَابَةَ الجَيْشِ عَلَى هٰذَا النَّحْوِ وَعَدَمُ إِصَابَةِ العَرَبِ القَرِيبِينَ بِمِثْلِهِ فِي حِينِهِ تَبْدُو خَارِقَةً إِذَا كَانَ الطَّيْرُ تَقْصِدُ الجَيْشَ وَحْدَهُ بِمَا تَحْمِلُ.وَمَا دَامَتِ المَسْأَلَةُ خَارِقَةً فَعَلَامَ العَنَاءُ فِي حَصْرِهَا فِي صُورَةٍ مُعَيَّنَةٍ لِمُجَرَّدِ أَنَّ هٰذِهِ الصُّورَةَ مَأْلُوفَةٌ لِمَدَارِكِ البَشَرِ!وَجَرَيَانُ الأَمْرِ عَلَى غَيْرِ المَأْلُوفِ أَنْسَبُ لِجَوِّ الحَادِثِ كُلِّهِ؟

(باقی رہی) عکرمہ کی روایت اور یعقوب بن عتبہ کی بیان کردہ تادیل تو وہ اس بارے نص نہیں کہ (حبشی) لشکر چیچک میں مبتلا ہوا، اس خبر کی بناء پر آپ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جزیرۃ العرب میں اس سال پہلی مرتبہ چیچک کی بیماری منظر عام پر آئی۔ اور ان کے اقوال میں کوئی اشارہ بھی موجود نہیں کہ ابرہ اور اس کا لشکر خاص طور پر اسی مرض میں مبتلا ہوا ہو، پھر اس طور پر لشکر کا اس وباء میں مبتلا ہونا اور ان کے گرد و پیش عربوں کا اس میں مبتلا نہ ہونا، یہ بھی تو اس واقعے کا خرق عادت ہونا ظاہر کرتا ہے کہ پرندے اپنے ساتھ اٹھائی ہوئی مٹی کو لیکر صرف اسی لشکر کا قصد کرتے تھے اور جب تک یہ مسئلہ ہر اعتبار سے خرق عادت نظر آتا ہے تو پھر اسے اس بناء پر اسے معین صورت میں محصور کر دینے کی کوفت کیوں کی جائے کہ یہ صورت لوگوں کی دیدہ شنیدہ ہے!(در حقیقت) اس حادثہ کا خرق عادت تسلیم کرنا ہی اس کی فضاء کے

عربی	اردو
	مناسب تر ہے۔
إِنَّنَا نُدْرِكُ وَنَقْدِرُ دَوَافِعَ الْمَدْرَسَةِ الْعَقْلِيَةِ الَّتِيْ كَانَ الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ - رَحِمَهُ اللهُ -- عَلَى رَأْسِهَا فِيْ تِلْكَ الْحِقْبَةِ..نُدْرِكُ وَنَقْدِرُ دَوَافِعَهَا إِلَى تَضْيِيْقِ نِطَاقِ الْخَوَارِقِ وَالْغَيْبِيَّاتِ فِي تَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَأَحْدَاثِ التَّارِيْخِ، وَمُحَاوَلَةَ رَدِّهَا إِلَى الْمَأْلُوْفِ الْمَكْشُوْفِ مِنَ السُّنَنِ الْكَوْنِيَّةِ..	ہم اس دور کے عقلی مکتب فکر کی مجبوریوں سے خوب آگاہ ہیں جس کی سربراہی استاذ امام محمد عبدہ مرحوم کررہے تھے اور اس کی قدر بھی کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی تعبیر اور تاریخی واقعات میں بیان شدہ خوارق اور مغیبات کے دائرے کو تنگ کرنے کے محرکات و اسباب سے بھی آگاہ ہیں اور ان کی اس کوشش کہ، خوارق کو اللہ تعالیٰ کے اس کائناتی دستور کی طرف موڑا جائے جو لوگوں کے سامنے آشکار اور مالوف ہے، کی قدر کرتے ہیں۔
فَلَقَدْ كَانَتْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةُ تُوَاجِهُ النَّزْعَةَ الْخُرَافِيَّةَ الشَّائِعَةَ الَّتِيْ تُسَيْطِرُ عَلَى الْعَقْلِيَّةِ الْعَامَّةِ فِيْ تِلْكَ الْفَتْرَةِ، كَمَا تُوَاجِهُ سَيْلَ الْأَسَاطِيْرِ وَالْإِسْرَائِيْلِيَّاتِ الَّتِيْ حُشِيَتْ بِهَا، كُتُبُ التَّفْسِيْرِ وَالرِّوَايَةِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ وَصَلَتْ فِيْهِ الْفِتْنَةُ بِالْعِلْمِ الْحَدِيْثِ إِلَى ذَرْوَتِهَا، وَمَوْجَةُ ؟ الشَّكِّ فِي مَقُوْلَاتِ الدِّيْنِ إِلَى قِمَّتِهَا. فَقَامَتْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةُ تُحَاوِلُ أَنْ تَرُدَّ إِلَى الدِّيْنِ اعْتِبَارَهُ عَلَى أَسَاسِ أَنَّ كُلَّ مَا جَاءَ بِهِ مُوَافِقٌ لِلْعَقْلِ. وَمِنْ ثَمَّ تَجْتَهِدُ فِيْ تَنْقِيَتِهِ مِنَ الْخُرَافَاتِ وَالْأَسَاطِيْرِ. كَمَا تُحَاوِلُ أَنْ تُنْشِئَ عَقْلِيَّةً دِيْنِيَّةً تَفْقَهُ السُّنَنَ الْكَوْنِيَّةَ، وَتُدْرِكُ ثَبَاتَهَا وَاطِّرَادَهَا، وَتَرُدُّ إِلَيْهَا الْحَرَكَاتُ الْإِنْسَانِيَّةُ كَمَا تَرُدُّ إِلَيْهَا	کیونکہ یہ مکتب اس دور میں عام عقلوں پر مسلط خرافاتی دباؤ کا سامنا کررہا تھا۔ علاوہ ازیں وہ افسانوں اور اسرائیلیات کے اس طوفان کے سامنے بند باندھ رہا تھا جس سے کتب تفسیر و آثار بھری ہوئی تھیں اور اس پر مستزاد یہ کہ اسے اس جدید علوم کے فتنے کا سامنا کرنا پڑرہا تھا جو اس وقت عروج پر تھا اور وہ دینی معتقدات میں شکوک پیدا کرنے کی سرتوڑ کوشش میں تھا۔ چنانچہ اس مکتب فکر نے کوشش کی کہ وہ اس بنیاد پر دین کی طرف اس کا اعتبار لوٹا دے کہ اس نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ عقل کے عین مطابق ہے۔ مزید برآں وہ کوشش کرنے لگا کہ وہ ایسا عقل پسند ماحول پیدا کرے جو اللہ کے کائناتی دستور کو سمجھنے اور اس کے استحکام اور ہمہ جہتی ہونے کا ادراک کرے اور وہ انسانی حرکات کو بھی اس طرح قانون فطرت کی طرف لوٹا دے جس طرح اجرام و اجسام فلکی کو تکوینی قانون کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور قرآنی عقلیات بھی دراصل اس کا تقاضا کرتی

الْحَرَكَاتُ الْكَوْنِيَّةُ فِي الْأَجْرَامِ وَالْأَجْسَامِ - وَهِيَ فِيْ صَمِيْمِهَا الْعَقْلِيَّةُ الْقُرْآنِيَّةُ - فَالْقُرْآنُ يُرَدُّ النَّاسَ إِلَى سُنَنِ اللهِ الْكَوْنِيَّةِ بِاعْتِبَارِهَا الْقَاعِدَةَ الثَّابِتَةَ الْمُطَّرِدَةَ الْمُنَظِّمَةَ لِمُفْرَدَاتِ الْحَرَكَاتِ وَالظَّوَاهِرِ الْمُتَنَاثِرَةِ.

ہیں۔ چنانچہ قرآن لوگوں کو اللہ کے کائناتی قوانین کی طرف لوٹاتا ہے، اس اعتبار سے کہ جدا جدا تکوینی حرکات اور بکھرے ہوئے ظواہر (درحقیقت) عام اور مستحکم قانون فطرت کے تحت منظم ہیں اور دستور الٰہی کے پابند ہیں۔

وَلٰكِنَّ مُوَاجَهَةَ ضَغْطِ الْخُرَافَةِ مِنْ جِهَةٍ وَضَغْطِ الْفِتْنَةِ بِالْعِلْمِ مِنْ جِهَةٍ أُخْرٰى تَرَكَتْ آثَارَهَا فِيْ تِلْكَ الْمَدْرَسَةِ. مِنَ الْمُبَالَغَةِ فِي الْاِحْتِيَاطِ، وَالْمَيْلِ إِلٰى جَعْلِ مَأْلُوْفِ السُّنَنِ الْكَوْنِيَّةِ هُوَ الْقَاعِدَةُ الْكُلِّيَّةُ لِسُنَّةِ اللهِ. فَشَاعَ فِيْ تَفْسِيْرِ الْأُسْتَاذِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ - كَمَا شَاعَ فِيْ تَفْسِيْرِ تِلْمِيْذَيْهِ الْأُسْتَاذِ الشَّيْخِ رَشِيْد رِضَا وَالْأُسْتَاذِ الشَّيْخِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْمَغْرِبِيِّ - رَحِمَهُمُ اللهُ جَمِيْعًا - شَاعَ فِيْ هٰذَا التَّفْسِيْرِ الرَّغْبَةُ الْوَاضِحَةُ فِيْ رَدِّ الْكَثِيْرِ مِنَ الْخَوَارِقِ إِلٰى مَأْلُوْفِ سُنَّةِ اللهِ دُوْنَ الْخَارِقِ مِنْهَا، وَإِلٰى تَأْوِيْلِ بَعْضِهَا بِحَيْثُ يُلَائِمُ مَا يُسَمُّوْنَهُ "الْمَعْقُوْلُ" ! وَإِلَى الْحَذَرِ وَالْاِحْتِرَاسِ الشَّدِيْدِ فِيْ تَقَبُّلِ الْغَيْبِيَّاتِ.

لیکن ایک طرف سے خرافات کے دباؤ اور دوسری طرف جدید (سائنسی) علوم کے فتنہ کے دباؤ کا سامنا کرنے کی کوشش نے اس مکتب فکر میں مبالغے کی حد تک احتیاط کے اثرات چھوڑ دیے اور اسے اس طرف مائل کر دیا کہ وہ لوگوں کے مشاہداتی کائناتی قوانین کو اللہ کی سنت کا قاعدہ کلیہ بنادیں۔ چنانچہ استاذ محمد عبدہ اور ان کے شاگردان رشید علامہ رشید رضا مصری اور علامہ عبدالقادر مغربی رحمہم اللہ کی تفاسیر میں یہ فکر (آفتاب نصف النہار کی طرح) آشکارا ہے۔ ان کی تفاسیر میں یہ میلان نظر آتا ہے کہ وہ بہت سے خوارق کو اللہ کے مالوف قانون کی طرف لوٹاتے ہیں اور ان میں بعض خوارق کی ایسی تاویل کرتے ہیں کہ وہ ان کے اس نظریے کے مطابق ہو جائے جسے وہ معقول کا نام دیتے ہیں۔ اور غیبی امور کو قبول کرنے میں شدید احتیاط اور بچاؤ سے کام لیتے ہیں۔

وَمَعَ إِدْرَاكِنَا وَتَقْدِيْرِنَا لِلْعَوَامِلِ الْبِيْئِيَّةِ الدَّافِعَةِ لِمِثْلِ هٰذَا الْاِتِّجَاهِ، فَإِنَّنَا

اور ہمارے ادراک اور اندازے کے باوجود کہ انہیں ماحول کے اثرات نے اس طرف موڑا ہے، ہم ان کی

عربی	اردو
نُلَاحِظُ عَنصَرَ الْمُبَالَغَةِ فِيهِ، وَإِغْفَالُ الْجَانِبِ الْآخَرِ لِلتَّصَوُّرِ الْقُرْآنِيِّ الْكَامِلِ. وَهُوَ طَلَاقَةُ مَشِيئَةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ وَرَاءِ السُّنَنِ الَّتِي اخْتَارَهَا - سَوَاءٌ الْمَأْلُوفُ مِنْهَا لِلْبَشَرِ أَوْ غَيْرُ الْمَأْلُوفِ - هٰذِهِ الطَّلَاقَةُ الَّتِي لَا تَجْعَلُ الْعَقْلَ الْبَشَرِيَّ هُوَ الْحَاكِمُ الْأَخِيرُ. وَلَا تَجْعَلُ مَعْقُولَ هٰذَا الْعَقْلِ هُوَ مَرَدُّ كُلِّ أَمْرٍ بِحَيْثُ يَتَحَتَّمُ تَأْوِيلُ مَا لَا يُوَافِقُهُ - كَمَا يَتَكَرَّرُ هٰذَا الْقَوْلُ فِي تَفْسِيرِ أَعْلَامِ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ.	طرز فکر میں مبالغے کا اثر دیکھتے ہیں اور دوسری طرف وہ قرآن کے کامل تصور سے غفلت میں رہے ہیں اور (کامل تصور قرآن یہ ہے) کہ اللہ نے (انسانوں کے ہاں مالوف یا غیر مالوف قوانین) کو پسند فرمایا ہے ان کے پیچھے اللہ کی مشئیت اور قدرت کار فرما ہے اور یہ مشیئت مطلقہ جو انسانی عقل کو چیف آف سپریم کورٹ نہیں بننے دیتی اور نہ ہی وہ ہر معاملہ میں اس عقل کے معقول کو آخری اتھارٹی سمجھتی ہے کہ ہر اس چیز کی لازی طور تاویل کر دی جائے جو اس کے موافق نہ ہو۔ اور اس مکتب فکر کے سربرآوردہ علماء کرام کی تفاسیر میں اسی نظریئے کو بار بار دھرایا گیا ہے۔
هٰذَا إِلَى جَانِبِ أَنَّ الْمَأْلُوفَ مِنْ سُنَّةِ اللهِ لَيْسَ هُوَ كُلُّ سُنَّةِ اللهِ. إِنَّمَا هُوَ طَرَفٌ يَسِيرٌ لَا يُفَسِّرُ كُلَّ مَا يَقَعُ مِنْ هٰذِهِ السُّنَنِ فِي الْكَوْنِ. وَأَنَّ هٰذِهِ كَتِلْكَ دَلِيلٌ عَلَى عَظَمَةِ الْقُدْرَةِ وَدِقَّةِ التَّقْدِيرِ	در حقیقت یہ رجحان کہ لوگوں کے تجربات اور مشاہدات، اللہ کے تکوینی قوانین میں سے ہیں۔ لیکن اللہ کے تکوینی قوانین مالوف پر ختم نہیں ہو جاتے بلکہ یہ تو اس کی قدرت کا تھوڑا سا حصہ ہیں یہ کائنات میں اس کے واقع ہونے والے تمام قوانین کی تعبیر نہیں کرتے۔ اور یہ مالوفات اور غیر مالوفات (ماتحت قدرۃ البشر یا فوق قدرۃ البشر) امور یکساں طور پر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی باریک ترین تدبیر کی عظمت پر دلالت کرتے ہیں۔
وَكُلُّ ذٰلِكَ مَعَ الْاِحْتِيَاطِ مِنَ الْخُرَافَةِ وَنَفْيِ الْأُسْطُورَةِ فِي اعْتِدَالٍ كَامِلٍ، غَيْرُ مُتَأَثِّرٍ بِإِيحَاءِ بِيئَةٍ خَاصَّةٍ، وَلَا مُوَاجَهَةِ عُرْفٍ تَفْكِيرِيٍّ شَائِعٍ فِي عَصْرٍ مِنَ الْعُصُورِ!!!	خوارق کے بارے میں خرافات سے احتیاط اور داستان کی نفی مکمل اعتدال سے کرنی چاہیے اور اس بارے میں خاص ماحول کا اثر قبول نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی دور کے مشہور و معروف نظریئے کا سامنا کرنے کا تاثر خاطر میں لانا چاہیے۔
إِنَّ هُنَالِكَ قَاعِدَةً مَأْمُونَةً فِي	قرآنی نصوص کے آئینے میں کسی چیز کو پرکھنے کے

مُوَاجِهَةِ النُّصُوْصِ الْقُرْآنِيَّةِ، لَعَلَّ هُنَا مَكَانَ تَقْرِيْرِهَا.. إِنَّهُ لَا يَجُوْزُ لَنَا أَنْ نُوَاجِهَ النُّصُوْصَ الْقُرْآنِيَّةَ بِمُقَرَّرَاتٍ عَقْلِيَّةٍ سَابِقَةٍ. وَلَا مُقَرَّرَاتٍ عَامَّةٍ.، وَلَا مُقَرَّرَاتٍ فِي الْمَوْضُوْعِ الَّذِيْ تُعَالِجُهُ النُّصُوْصُ. بَلْ يَنْبَغِيْ أَنْ نُوَاجِهَ هٰذِهِ النُّصُوْصِ لِنَتَلَقَّى مِنْهَا مُقَرَّرَاتَنَا.فَمِنْهَا نَتَلَقَّى مُقَرَّرَاتَنَا الْإِيْمَانِيَّةَ، وَمِنْهَا نَكَوِّنُ قَوَاعِدَ مَنْطِقِنَا وَتَصَوُّرَاتِنَا جَمِيْعًا، فَإِذَا قَرَّرَتْ لَنَآ أَمْرًا فَهُوَ الْمُقَرَّرُ كَمَا قَرَّرَتْهُ ! ذٰلِكَ أَنْ مَا نُسَمِّيْهِ "اَلْعَقْلَ" وَنُرِيْدُ أَنَّ نُحَاكِمَ إِلَيْهِ مُقَرَّرَاتُ الْقُرْآنِ عَنِ الْأَحْدَاثِ الْكَوْنِيَّةِ وَالتَّارِيْخِيَّةِ وَالْإِنْسَانِيَّةِ وَالْغَيْبِيَّةِ هُوَ إِفْرَازُ وَاقِعِنَا الْبَشَرِيِّ الْمَحْدُوْدِ، وَتَجَارُبِنَا الْبَشَرِيَّةِ الْمَحْدُوْدَةِ.

لیے یہاں ایک مامون و محفوظ قاعدہ بیان کیا جاتا ہے اور شاید اس کی وضاحت کرنے کا مقام بھی یہی ہے وہ یہ کہ ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم قرآنی نصوص کو گزشتہ عقلی تصورات کی کسوٹی پر پرکھیں خواہ وہ تمام تصورات ہوں یا اس موضوع کے متعلق جسے نصوص نے حل کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے بلکہ ہمارے لیے مناسب طریقہ یہ ہے کہ ہم ان نصوص کو سامنے رکھ کر اپنے تصورات کی سمت متعین کر لیں، انہیں سے ہم اپنے ایمانی تصورات اخذ کریں اور انہیں سے اپنی منطق اور اپنے تمام تصورات کے قواعد وضع کر لیں۔ چنانچہ جس امر کو وہ ہمارے لیے اصول قرار دیں وہی ہمارا اصول ٹھہرے۔ اور جس تصور کو ہم عقل کا نام دیتے ہیں اور ہم اسے کائناتی اور تاریخی اور انسانی اور غیبی واقعات کے بارے میں قرآنی تصورات پر حاکم بناتے ہیں وہ تو ہمارے محدود بشری صورتحال اور محدود بشری تجربوں کی چھنائی ہے۔

وَهٰذَا الْعَقْلُ وَإِنْ يَكُنْ فِي ذَاتِهِ قُوَّةٌ مُطْلَقَةٌ لَا تَتَقَيَّدُ بِمُفْرَدَاتِ التَّجَارُبِ وَالْوَقَائِعِ بَلْ تَسْمُوْ عَلَيْهَا إِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ وَرَآءِ ذَوَاتِهَا، إِلَّا أَنَّهُ فِي النِّهَايَةِ مَحْدُوْدٌ بِحُدُوْدِ وُجُوْدِنَا الْبَشَرِيِّ. وَهٰذَا الْوُجُوْدُ لَا يُمَثِّلُ الْمُطْلَقَ كَمَا هُوَ عِنْدَ اللهِ. وَالْقُرْآنُ صَادِرٌ عَنْ هٰذَا الْمُطْلَقِ فَهُوَ الَّذِيْ يَحْكُمُنَا. وَمُقَرَّرَاتُهُ هِيَ الَّتِيْ نَسْتَقِيْ مِنْهَا مُقَرَّرَاتِنَا الْعَقْلِيَّةَ ذَاتَهَا.

اور یہ عقل جو اگرچہ فی ذاتہ آزاد ہے اور انفرادی تجربات اور واقعات کی پابند نہیں بلکہ وہ ان پر بلند ہو کر ان کے پیچھے (کارفرما) حقیقت تک رسائی حاصل کر لیتی ہے، مگر بالآخر وہ محدود ہے اور ہمارے بشری وجود تک محدود ہے اور یہ وجود، اس مطلق وجود کی طرح نہیں ہو سکتا جو اللہ کے پاس ہے اور قرآن اس مطلق وجود سے صادر ہوا ہے اور وہی ہم پر حاکم ہے اور ہم اسی کے تصورات سے اپنے ذاتی اور عقلی تصورات کو سیراب کرتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ کہنا درست نہیں کہ اس نص قرآنی کا مدلول، عقل کے ساتھ ٹکراتا ہے۔

عربی	اردو
وَمِنْ ثَمَّ لَا يَصْلُحُ أَنْ يُقَالَ: إِنَّ مَدْلُوْلَ هٰذَا النَّصِّ يَصْطَدِمُ مَعَ الْعَقْلِ فَلَا بُدَّ مِنْ تَأْوِيْلِهٖ - كَمَا يَرِدُ كَثِيْرًا فِيْ مُقَرَّرَاتِ أَصْحَابِ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ. وَلَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا هُوَ الْإِسْتِسْلَامُ لِلْخَرَافَةِ.	لہٰذا اس کی تاویل ضروری ہے جس طرح کہ اس مکتب فکر کے مفکرین بہت سے تصوّرات سے ایسا معاملہ کرتے ہیں ، ہماری اس بحث کا یہ مطلب نہیں کہ خرافات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جائے۔
وَلٰكِنَّ مَعْنَاهُ أَنَّ الْعَقْلَ لَيْسَ هُوَ الْحُكْمُ فِيْ مُقَرَّرَاتِ الْقُرْآنِ. وَمَتٰى كَانَتِ الْمَدْلُوْلَاتُ التَّعْبِيْرِيَّةُ مُسْتَقِيْمَةً وَاضِحَةً فَهِيَ الَّتِيْ تُقَرِّرُ كَيْفَ تَتَلَقَّاهَا عُقُوْلُنَا، وَكَيْفَ تَصُوْغُ مِنْهَا قَوَاعِدَ تَصَوُّرِهَا وَمَنْطِقِهَا تُجَاهَ مَدْلُوْلَاتِهَا، وَتُجَاهَ الْحَقَائِقِ الْكَوْنِيَّةِ الْأُخْرٰى.. وَنَعُوْدُ مِنْ هٰذَا الْإِسْتِطْرَادِ إِلٰى سُوْرَةِ الْفِيْلِ، وَإِلٰى دَلَالَةِ الْقِصَّةِ..	لیکن اس کا معنی یہ ہے کہ قرآن کے تصوّرات کے بارے میں عقل، فیصلہ کن اتھارٹی نہیں۔اور جب نصوص قرآنیہ کے بیان کردہ مدلولات سیدھے اور واضح ہوں گے تو وہ ایسا طریق کار بتائیں گے کہ ہماری عقلوں نے ان سے کس طرح (مفاہیم و مطالب) اخذ کرنے ہیں اور نص کے مدلولات کی روشنی میں کس طرح قرآنی عقائد و نظریات اور منطق کے قواعد بنانے ہیں اور دیگر تکوینی حقائق کے سامنے رکھنا ہے۔ اس طویل بحث کے بعد ہم سورۃ الفیل کی طرف لوٹتے ہیں اور اس قصے سے جو ہدایت اور راہنمائی ملتی ہے اسے بیان کرتے ہیں۔
﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ ﴾؟ .. وَهُوَ سُؤَالٌ لِلتَّعْجِيْبِ مِنَ الْحَادِثِ، وَالتَّنْبِيْهِ إِلٰى دَلَالَتِهِ الْعَظِيْمَةِ. فَالْحَادِثُ كَانَ مَعْرُوْفًا لِلْعَرَبِ وَمَشْهُوْرًا عِنْدَهُمْ، حَتّٰى لَقَدْ جَعَلُوْهُ مَبْدَأَ تَارِيْخٍ. يَقُوْلُوْنَ حَدَثَ كَذَا عَامَ الْفِيْلِ، وَحَدَثَ كَذَا قَبْلَ عَامِ الْفِيْلِ بِعَامَيْنِ، وَحَدَثَ كَذَا بَعْدَ عَامِ الْفِيْلِ	’’کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟‘‘ یہ واقعہ کی تعجب انگیزی اور اس سے ملنے والی عظیم راہنمائی کے بارے میں سوال ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ عرب میں مشہور و معروف تھا حتیٰ کہ انہوں نے اسے اپنی تاریخ کا نقطہ آغاز قرار دیا اور وہ کہنے لگے کہ فلاں واقعہ ہاتھی والے سال واقعہ ہوا۔ اور فلاں واقعہ ہاتھی والے سال سے دو سال قبل پیش آیا، اور فلاں واقعہ ہاتھی والے سال سے دس سال بعد رونما ہوا اور یہ بات تو مشہور ہے کہ حضرت رسول

بِعَشَرِ سَنَوَاتٍ.. وَالْمَشْهُوْرُ أَنَّ مَوْلِدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ فِيْ عَامِ الْفِيْلِ ذَاتِهِ. وَلَعَلَّ ذٰلِكَ مِنْ بَدَآئِعِ الْمُوَافَقَاتِ الْإِلٰهِيَّةِ الْمُقَدَّرَةِ!	کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہاتھی والے سال ہوئی تھی اور شاید یہ موافقت، قدرت الٰہی کے انوکھے اور لاثانی رازوں میں سے ایک راز ہو۔
وَإِذَنْ فَلَمْ تَكُنِ السُّوْرَةُ لِلْإِخْبَارِ بِقِصَّةٍ يَجْهَلُوْنَهَا، إِنَّمَا كَانَتْ تَذْكِيْرًا بِأَمْرٍ يَعْرِفُوْنَهُ، اَلْمَقْصُوْدُ بِهِ مَا وَرَآءَ هٰذَا التَّذْكِيْرِ..ثُمَّ أَكْمَلَ الْقِصَّةَ بَعْدَ هٰذَا الْمَطْلَعِ فِيْ صُوْرَةِ الْإِسْتِفْهَامِ التَّقْرِيْرِيِّ كَذٰلِكَ:	بہر حال یہ سورت کسی واقعے کو بتانے کے لیے نازل نہیں ہوئی، جسے وہ جانتے نہ ہوں بلکہ یہ انہیں اس قصے کی یاد دہانی کے لیے نازل ہوئی ہے جسے وہ جانتے تھے اور اس کے پیچھے یاد دہانی کا مقصد کار فرما ہے۔ پھر اس نے استفہام تقریری کے انداز میں اس کا آغاز کر کے قصہ مکمل کیا:
﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾ ﴾..أَيْ أَلَمْ يُضِلَّ مَكْرَهُمْ فَلَا يَبْلُغُ هَدْفَهُ وَغَايَتَهُ، شَأْنُ مَنْ يُضِلُّ الطَّرِيْقَ فَلَا يَصِلُ إِلٰى مَا يَبْتَغِيْهِ.. وَلَعَلَّهُ كَانَ بِهٰذَا يَذْكُرُ قُرَيْشًا بِنِعْمَتِهِ عَلَيْهِمْ فِيْ حِمَايَةِ هٰذَا الْبَيْتِ وَصِيَانَتِهِ، فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ عَجَزُوْا هُمْ عَنِ الْوُقُوْفِ فِيْ وَجْهِ أَصْحَابِ الْفِيْلِ الْأَقْوِيَآءِ.	"کیا ہم نے ان کی تدبیر کو ناکام نہیں کیا؟ یعنی کیا اس نے ان کی تدبیر کو ناکام نہیں بنایا کہ وہ اپنے ہدف اور مقصد و مراد تک نہ پہنچ سکے، جس طرح کہ کوئی راستے سے بھٹک جائے اور اس چیز تک پہنچ سکے جس کی اسے تلاش تھی اور شاید کہ وہ اس قصے سے قریش کو اپنی وہ نعمت یاد دلانا چاہتا ہو جو اس نے ان پر اس گھر کی حفاظت اور بچاؤ کی صورت میں کی تھی اور وہ بھی اس وقت کی تھی جب وہ طاقتور ہاتھیوں والے لشکر کے سامنے ٹھہرنے سے عاجز ہو گئے تھے۔
لَعَلَّهُمْ بِهٰذِهِ الذِّكْرٰى يَسْتَحُوْنَ مِنْ جُحُوْدِ اللهِ الَّذِيْ تَقَدَّمَتْ يَدُهُ عَلَيْهِمْ فِيْ ضَعْفِهِمْ وَعَجْزِهِمْ، كَمَا يُطَامِنُوْنَ مِنْ إِغْتِرَارِهِمْ بِقُوَّتِهِمُ الْيَوْمَ فِيْ مُوَاجَهَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالْقِلَّةِ الْمُؤْمِنَةِ مَعَهُ. فَقَدْ حَطَمَ اللهُ الْأَقْوِيَآءَ حِيْنَمَا شَآءُوْا	شاید کہ وہ اس یاد دہانی کے سبب، اللہ کی (توحید کے) انکار سے حیاء کریں۔ جس نے ان کی کمزوری اور عاجزی کے وقت اپنا ہاتھ بڑھایا تھا (اور انہیں ابرہہ کے لشکر سے بچایا تھا) مزید برآں وہ حضرت محمد ﷺ اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے مومنین کے قلیل گروہ کے مقابلے میں اپنی قوت کے گھمنڈ میں کسی بات

الِاعْتِدَآءَ عَلٰى بَيْتِهٖ وَحُرْمَتِهٖ، فَلَعَلَّهٗ يَحْطِمُ الْأَقْوِيَآءَ الَّذِيْنَ يَقِفُوْنَ لِرَسُوْلِهٖ وَدَعْوَتِهٖ.	کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ چنانچہ اللہ نے طاقتوروں کو اس وقت ریزہ ریزہ کردیا جب انہوں نے اس کے گھر اور اس کی حرمت پر دست درازی کا قصد کیا تھا، پس یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ان طاقتوروں کو ریزہ ریزہ کردے جو اس کے رسول ﷺ اور اس کی دعوت کے سامنے خم ٹھونک کر کھڑے تھے۔
فَأَمَّا كَيْفَ جَعَلَ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ فَقَدْ بَيَّنَهٗ فِيْ صُوْرَةٍ وَصْفِيَّةٍ رَائِعَةٍ: ﴿وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝﴾	(باقی رہی یہ بات کہ) اس نے ان کی تدبیر کو کس طرح ناکام کیا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے بڑے عمدہ اسلوب میں بیان کیا ہے: "اس نے ان پر پرندوں کے جھنڈ بھیجے جو ان پر پتھر پھینکتے تھے۔ سو اس نے انہیں جگالے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا"۔
وَالْأَبَابِيْلُ: اَلْجَمَاعَاتُ وَسِجِّيْلٌ كَلِمَةٌ فَارِسِيَّةٌ مُرَكَّبَةٌ مِنْ كَلِمَتَيْنِ تُفِيْدَانِ: حَجَرٌ وَطِيْنٌ. أَوْ حِجَارَةٌ مُلَوَّثَةٌ بِالطِّيْنِ. وَالْعَصْفُ: اَلْجَافُّ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ. وَوَصْفُهٗ بِأَنَّهٗ مَأْكُوْلٌ: أَيْ فَتِيْتٌ طَحِيْنٌ! حِيْنَ تَأْكُلُهُ الْحَشَرَاتُ وَتُمَزِّقُهٗ، أَوْ حِيْنَ يَأْكُلُهُ الْحَيَوَانُ فَيَمْضَغُهٗ وَيَطْحِنُهٗ! وَهِيَ صُوْرَةٌ حِسِّيَّةٌ لِلتَّمْزِيْقِ الْبَدَنِيِّ بِفِعْلِ هٰذِهِ الْأَحْجَارِ الَّتِيْ رَمَتْهُمْ بِهَا جَمَاعَاتُ الطَّيْرِ. وَلَا ضَرُوْرَةَ لِتَأْوِيْلِهَا بِأَنَّهَا تَصْوِيْرٌ لِحَالِ هَلَاكِهِمْ بِمَرَضِ الْجُدَرِيِّ أَوِ الْحَصْبَةِ. فَأَمَّا دَلَالَةُ هٰذَا الْحَادِثِ وَالْعِبَرُ الْمُسْتَفَادَةُ مِنَ التَّذْكِيْرِ بِهٖ فَكَثِيْرَةٌ..	ابابیل: کا معنی ہے جماعتیں۔ جھنڈ کے جھنڈ۔ اور "سجیل" کا لفظ فارسی کے دو لفظوں سنگ اور گل سے مرکب ہے۔ یعنی پتھر اور مٹی یا مٹی سے آلودہ پتھر اور عصف۔ درخت کے خشک پتوں کو کہتے ہیں (بلکہ سورۃ رحمان میں چھلکوں کو عصف کہا گیا ہے جن کے اندر دانے ہوتے ہیں) اور اسے کھائے ہوئے بھوسے یعنی تھریش کیے ہوئے خشک پتوں کی طرح کردیا۔ جسے کیڑے کھا کر گھن کردیتے ہیں یا اسے مویشی چبا کر پیس ڈالتے ہیں اور یہ بدن کے ٹکڑے ہونے کی حسی تصویر ہے جو ان پتھروں کے اثر سے ہوئی جنہیں پرندوں کی جماعتوں نے پھینکا تھا اور اس کی تاویل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ ان کے ہلاک ہونے کی حالت کی منظر کشی ہے جو چیچک یا خسرے کی وباء سے مرے تھے۔

	اس حادثے کی یاد دہانی سے حاصل شدہ رشد وہدایت اور عبرتوں کی تعداد بہت سی ہے۔
وَأَوَّلُ مَا تُوحِي بِهِ أَنَّ اللهَ - سُبْحَانَهُ - لَمْ يُرِدْ أَنْ يَكِلَ حِمَايَةَ بَيْتِهِ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، وَلَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَعْتَزُّونَ بِهٰذَا الْبَيْتِ، وَيَحْمُونَهُ وَيَحْتَمُونَ بِهِ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَصُونَهُ وَيَحْرُسَهُ وَيُعْلِنَ حِمَايَتَهُ لَهُ وَغَيْرَتَهُ عَلَيْهِ تَرَكَ الْمُشْرِكِينَ يَهْزِمُونَ أَمَامَ الْقُوَّةِ الْمُعْتَدِيَةِ. وَتَدَخَّلَتِ الْقُدْرَةُ سَافِرَةً لِتَدْفَعَ عَنْ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ، حَتَّى لَا تَكُونَ لِلْمُشْرِكِينَ يَدٌ عَلَى بَيْتِهِ وَلَا سَابِقَةٌ فِي حِمَايَتِهِ، بِحَمِيَّتِهِمِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَلَعَلَّ هٰذِهِ الْمُلَابَسَةَ تُرَجِّحُ تَرْجِيحًا قَوِيًّا أَنَّ الْأَمْرَ جَرَى فِي إِهْلَاكِ الْمُعْتَدِينَ مَجْرَى السُّنَّةِ الْخَارِقَةِ - لَا السُّنَّةِ الْمَأْلُوفَةِ الْمَعْهُودَةِ - فَهٰذَا أَنْسَبُ وَأَقْرَبُ..	اس حادثے سے پہلی عبرت کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس بات کا ارادہ نہیں کیا کہ وہ اپنے گھر کی حفاظت مشرکین کے سپرد کردے۔ اگرچہ وہ اس گھر کی وجہ سے فخر کرتے تھے اور اس کی حفاظت کے سبب اپنا تحفظ بھی کرتے تھے۔ جب اللہ نے اسے بچانے اور اس کی نگہبانی کرنے اور علی الاعلان اس کی حفاظت اور اس پر غیرت کھانے کا ارادہ کیا تو اس نے مشرکین کو دست درازی کرنے والی قوت کے مقابلے ہزیمت دی اور قدرت الٰہی نے اس گھر کا دفاع کرنے کے لیے براہ راست مداخلت کی تاکہ قدیم جاہلی دستور حمیت وغیرت کا اس کے گھر پر احسان نہ رہے اور شاید اسی مناسبت کی وجہ سے یہ رائے بڑی ترجیح رکھتی ہے کہ دست درازی کرنے والوں کی ہلاکت خرق عادت طریقے سے ہوئی تاکہ مالوف طریقے سے لہٰذا ان کی ہلاکت کا خرق عادت نظریہ مناسب اور اقرب الی الفہم ہے۔
وَلَقَدْ كَانَ مِنْ مُقْتَضَى هٰذَا التَّدَخُّلِ السَّافِرِ مِنَ الْقُدْرَةِ الْإِلٰهِيَّةِ لِحِمَايَةِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ أَنْ تُبَادِرَ قُرَيْشٌ وَيُبَادِرَ الْعَرَبُ إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِ اللهِ حِينَمَا جَاءَهُمْ بِهِ الرَّسُولُ ﷺ وَأَلَّا يَكُونَ اعْتِزَازُهُمْ بِالْبَيْتِ وَسِدَانَتِهِ وَمَا صَاغُوا حَوْلَهُ مِنْ وَثَنِيَّةٍ هُوَ الْمَانِعُ لَهُمْ مِنَ الْإِسْلَامِ! وَهٰذَا التَّذْكِيرُ بِالْحَادِثِ عَلَى	بیت اللہ الحرام کو بچانے کے لیے قدرت الٰہی کی براہ راست مداخلت کا تقاضا یہ تھا کہ قریش اور عرب باشندے حضرت رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین الٰہی میں داخل ہونے میں پہل کریں اور اس گھر کے متولی اور خادم ہونے کا فخر اور اس کے ارد گرد بت پرستی کا تانا بانا ان کے اسلام میں داخل ہونے میں رکاوٹ نہ بنے۔ اس طرز پر انہیں حادثے کی یاد دہانی ان پر ایک طرح کی چوٹ اور

هٰذَا النَّحْوِ هُوَ طَرَفٌ مِنَ الْحَمْلَةِ عَلَيْهِمْ، وَالتَّعْجِيْبِ مِنْ مَوْقِفِهِمُ الْعَنِيْدِ!	اسلام کے خلاف ان کے معاندانہ رویے پر اظہار تعجب ہے۔
كَذٰلِكَ تُوْحِيْ دَلَالَةُ هٰذَا الْحَادِثِ بِأَنَّ اللهَ لَمْ يُقَدِّرْ لِأَهْلِ الْكِتٰبِ - أَبْرَهَةَ وَجُنُوْدِهِ - أَنْ يَحْطِمُوْا الْبَيْتَ الْحَرَامَ أَوْ يُسَيْطِرُوْا عَلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ. حَتّٰى وَالشِّرْكُ يُدَنِّسُهُ، وَالْمُشْرِكُوْنَ هُمْ سَدَنَتُهُ. لِيَبْقَى هٰذَا الْبَيْتُ عَتِيْقًا مِنْ سُلْطَانِ الْمُتَسَلِّطِيْنَ، مَصُوْنًا مِنْ كَيْدِ الْكَائِدِيْنَ.	اس حادثے سے دوسری عبرت کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب یعنی عیسائی ابرہہ اور اس کے لشکر کے مقدر میں نہ لکھا تھا کہ وہ بیت الحرام کو شہید کریں اور مقدس سرزمین پر حکومت کریں، حالانکہ شرک نے اسے میلا کر رکھا اور مشرکین اس کے مجاور اور خادم تھے تاکہ یہ گھر مطلق العنان حکمران ان کے تسلّط سے آزاد اور منصوبہ سازوں کی ریشہ دوانیوں سے بچا رہے۔
وَلِيَحْفَظَ لِهٰذِهِ الْأَرْضِ حُرِّيَّتَهَا حَتّٰى تَنْبُتَ فِيْهَا الْعَقِيْدَةُ الْجَدِيْدَةُ حُرَّةً طَلِيْقَةً، لَا يُهَيْمِنُ عَلَيْهَا سُلْطَانٌ، وَلَا يَطْغَى فِيْهَا طَاغِيَةٌ، وَلَا يُهَيْمِنُ عَلٰى هٰذَا الدِّيْنَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُهَيْمِنَ عَلَى الْأَدْيَانِ وَعَلَى الْعِبَادِ، وَيَقُوْدُ الْبَشَرِيَّةَ وَلَا يُقَادُ. وَكَانَ هٰذَا مِنْ تَدْبِيْرِ اللهِ لِبَيْتِهِ وَلِدِيْنِهِ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ أَحَدٌ أَنَّ نَبِيَّ هٰذَا الدِّيْنَ قَدْ وُلِدَ فِيْ هٰذَا الْعَامِ!	اور تاکہ وہ اس سرزمین کی آزادی کا تحفظ کرے یہاں تک کہ اس میں جدید اور آزاد عقیدہ نشو ونما پائے اور اس پر کوئی بادشاہ اس کی نگہبانی نہ کرے اور نہ کوئی طاغوت اس پر چڑھائی کرے اور نہ ہی کوئی اس دین کی نگہبانی کرے جو تمام ادیان و مذاہب اور بندوں کی نگہبانی کرے اور وہ انسانیت کی قیادت کرے اور کسی کے پیچھے نہ چلے اور یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے گھر اور اپنے دین کی تدبیر تھی۔ قبل اس کے کہ کسی کو پتہ چلے کہ اس دین کا نبی اس سال پیدا ہو چکا ہے۔
وَنَحْنُ نَسْتَبْشِرُ بِإِيْحَاءِ هٰذِهِ الدَّلَالَةِ الْيَوْمَ وَنَطْمَئِنُّ، إِزَاءَ مَا نَعْلَمُهُ مِنْ أَطْمَاعٍ فَاجِرَةٍ مَاكِرَةٍ تُرَفُّ حَوْلَ الْأَمَاكِنِ الْمُقَدَّسَةِ مِنَ الصَّلِيْبِيَّةِ الْعَالَمِيَّةِ وَالصَّهْيُوْنِيَّةِ الْعَالَمِيَّةِ، وَلَا تَنِيْ أَوْ تَهْدَأُ	اور ہم اس بات کی نشاندہی پر آج خوش ہیں اور مطمئن ہیں۔ اس کے بالمقابل ہم انٹرنیشنل صلیبیت اور صیہونیت کے مقدس مقامات کے بارے میں پرفریب سازشوں کو جانتے ہیں اور وہ اپنی پرفریب اور ناپاک گھٹیا، پوشیدہ سازشوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سستی اور کاہلی نہیں دکھا رہے۔ پس

فِي التَّمْهِيدِ الْخَفِيِّ اللَّئِيمِ لِـهٰذِهِ الْأَطْمَاعِ الْفَاجِرَةِ الْـمَاكِرَةِ. فَاللهُ الَّذِيْ حَمَى بَيْتَهُ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَسَدَنَتُهُ مُشْرِكُوْنَ، سَيَحْفَظُهُ إِنْ شَآءَ اللهُ، وَيَحْفَظُ مَدِيْنَةَ رَسُوْلِهِ مِنْ كَيْدِ الْكَآئِدِيْنَ وَمَكْرِ الْـمٰكِرِيْنَ!	اللہ نے اپنے گھر کو اہل کتاب (عیسائیوں) کی دست درازی سے بچایا تھا جبکہ اس کے خدام اور مجاور مشرک تھے، ان شاء اللہ وہ اپنے اور اپنے رسول کریم ﷺ کے شہر کو مکاروں اور ناپاک منصوبہ سازوں کی شرانگیزی سے محفوظ رکھے گا۔
وَالْإِيْحَآءُ الثَّالِثُ هُوَ أَنَّ الْعَرَبَ لَـمْ يَكُنْ لَـهُمْ دَوْرٌ فِي الْأَرْضِ. بَلْ لَّـمْ يَكُنْ لَـهُمْ كِيَانٌ. قَبْلَ الْإِسْلَامِ. كَانُوْا فِي الْيَمَنِ تَحْتَ حُكْمِ الْفُرْسِ أَوِ الْحَبَشَةِ. وَكَانَتْ دَوْلَتُهُمْ حِيْنَ تَقُوْمُ هُنَاكَ أَحْيَانًا تَقُوْمُ تَحْتَ حِمَايَةِ الْفُرْسِ. وَفِي الشَّمَالِ كَانَتِ الشَّامُ تَحْتَ حُكْمِ الرُّوْمِ إِمَّا مُبَاشَرَةً وَإِمَّا بِقِيَامِ حُكُوْمَةٍ عَرَبِيَّةٍ تَحْتَ حِمَايَةِ الرُّوْمَانِ..وَلَـمْ يَنْجُ إِلَّا قَلْبُ الْجَزِيْرَةِ مِنْ تَحَكُّمِ الْأَجَانِبِ فِيْهِ. وَلٰكِنَّهُ ظَلَّ فِيْ حَالَةِ بَدَاوَةٍ أَوْ فِيْ حَالَةِ تَفَكُّكٍ لَا تَجْعَلُ مِنْهُ قُوَّةً حَقِيْقِيَّةً فِيْ مَيْدَانِ الْقُوَى الْعَالَـمِيَّةِ.	اور اس حادثے سے تیسری عبرت کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ عربوں کا دنیا میں کوئی کردار نہ تھا بلکہ اسلام سے قبل ان کا کوئی منظم وجود نہ تھا وہ یمن اور ایرانیوں یا حبشیوں کے ماتحت ہوتے تھے اور اگر کبھی ان کی حکومت قائم ہوتی تھی تو وہ بھی ایرانیوں کی حکومت کے زیر سایہ ہوتی تھی اور شمال میں ملک شام براہِ راست سلطنت روما کے زیر انتظام ہوتا تھا اور کبھی اس کی ماتحتی میں، بدیسی حکومتوں کے تسلط سے اگر کوئی علاقہ بچا ہوا تھا تو وہ جزیرۃ العرب کے قلب میں واقع صحراء تھا لیکن وہ بدوی حالت میں تھا یا منتشر تھا جو بین الاقوامی پاور کے مقابلے میں حقیقی قوت بنانے سے قاصر تھا۔
وَكَانَ يُمْكِنُ أَنْ تَقُوْمَ الْحُرُوْبُ بَيْنَ الْقَبَآئِلِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلٰكِنْ لَـمْ تَكُنْ هٰذِهِ الْقَبَآئِلُ مُتَفَرِّقَةٍ وَلَا مُجْتَمِعَةٍ ذَاتَ وَزْنٍ عِنْدَ الدُّوَلِ الْقَوِيَّةِ الْـمُجَاوِرَةِ. وَمَا حَدَثَ فِيْ عَامِ الْفِيْلِ كَانَ مِقْيَاسًا	اور یہ ممکن بات تھی کہ قبیلوں کے درمیان چالیس سال تک لڑائیاں چھڑی رہتیں لیکن یہ قبائل طاقتور پڑوسی حکومتوں کے سامنے اجتماعی اور انفرادی طور پر کوئی وزن نہ رکھتے تھے اور عام الفیل میں رونما ٹیسٹ کیس تھا جب اسے بدیسی لشکر کا سامنا کرنا پڑا (وہ حبشی لشکر جرار کو دیکھ کر مکہ خالی کر گئے تھے)

لِحَقِيقَةِ هٰذِهِ الْقُوَّةِ حِيْنَ تَتَعَرَّضُ لِغَزْوِ أَجْنَبِيٍّ.	
وَتَحْتَ رَايَةِ الْإِسْلَامِ وَلِأَوَّلِ مَرَّةٍ فِيْ تَارِيْخِ الْعَرَبِ أَصْبَحَ لَهُمْ دَوْرٌ عَالَمِيٌّ يُؤَدُّوْنَهُ. وَأَصْبَحَتْ لَهُمْ قُوَّةٌ دَوْلِيَّةٌ يُحْسَبُ لَهَا حِسَابٌ. قُوَّةٌ جَارِفَةٌ تَكْتَسِحُ الْمَمَالِكَ وَتُحَطِّمُ الْعُرُوْشَ، وَتَتَوَلّٰى قِيَادَةَ الْبَشَرِيَّةِ، بَعْدَ أَنْ تُزِيْحَ الْقِيَادَاتِ الْجَاهِلِيَّةَ الْمُزَيَّفَةَ الضَّالَّةَ..	اسلام کے جھنڈے تلے عربوں نے اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ عالمی کردار ادا کیا اور انہیں بین الاقوامی قوت حاصل ہوئی جو کسی حساب میں شمار ہونے لگی اور ایسی قوت جو ملکوں اور سلطنتوں کو خس وخاشاک کی طرح بہالے گئی اور اس نے گمراہ جاہلی اور جعلی قیادت کو منصب قیادت سے ہٹا کر انسانیت کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لی۔
وَلَكِنِ الَّذِيْ هَيَّأَ لِلْعَرَبِ هٰذَا لِأَوَّلِ مَرَّةٍ فِيْ تَارِيْخِهِمْ هُوَ أَنَّهُمْ نَسُوْا أَنَّهُمْ عَرَبٌ ! نَسُوْا نَعْرَةَ الْجِنْسِ، وَعَصَبِيَّةَ الْعُنْصُرِ، وَذَكَرُوْا أَنَّهُمْ مُسْلِمُوْنَ. وَ مُسْلِمُوْنَ فَقَطْ. وَرَفَعُوْا رَايَةَ الْإِسْلَامِ، وَرَايَةَ الْإِسْلَامِ وَحْدَهَا. وَحَمَلُوْا عَقِيْدَةً ضَخْمَةً قَوِيَّةً يَهْدُوْنَهَا إِلَى الْبَشَرِيَّةِ رَحْمَةً وَبِرًّا بِالْبَشَرِيَّةِ، وَلَمْ يَحْمِلُوْا قَوْمِيَّةً وَلَا عُنْصُرِيَّةً وَلَا عَصَبِيَّةً. حَمَلُوْا فِكْرَةً سَمَاوِيَّةً يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ بِهَا لَا مَذْهَبًا أَرْضِيًّا يُخْضِعُوْنَ النَّاسَ لِسُلْطَانِهِ.	لیکن جس چیز نے عربوں کی تاریخ میں انہیں پہلی مرتبہ اس منصب پر فائز ہونے کے لیے تیار کیا وہ یہ تھی کہ انہوں نے اس بات کو بھلا دیا کہ وہ عرب ہیں اور عربی قومیت اور عنصر کو بھول گئے اور انہوں نے ایک ہی بات یاد رکھی کہ وہ مسلمان ہیں اور صرف مسلمان، اور انہوں نے اسلام کا جھنڈا اٹھالیا اور فقط اسلام کا جھنڈا ہی اٹھایا۔ اور انہوں نے انسانیت کے ساتھ رحم اور نیکی کرتے ہوئے اس کے سامنے شاندار اور طاقتور عقیدہ پیش کیا اور انہوں نے قومیت، رنگ ونسل اور عصبیت کا بار گراں زمین پر دے مارا اور انہوں نے آسمانی نظریئے کا سبک بار اٹھایا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینا شروع کی، انہوں نے زمینی مذہب کی تعلیم نہیں دی جس سے لوگ اس کی بادشاہت کے سامنے سرنگوں کردیں۔
وَخَرَجُوْا مِنْ أَرْضِهِمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَحْدَهُ، وَلَمْ يَخْرُجُوْا لِيُؤَسِّسُوْا	وہ فقط جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے اپنی سرزمین سے نکلے تھے وہ ایک عربی شہنشاہیت قائم

إِمْبَرَاطُوْرِيَّةٌ عَرَبِيَّةٌ يَنْعِمُوْنَ وَيَرْتَعُوْنَ فِيْ ظِلِّهَا، وَيَشْمَخُوْنَ وَيَتَكَبَّرُوْنَ تَحْتَ حِمَايَتِهَا، وَيُخْرِجُوْنَ النَّاسَ مِنْ حُكْمِ الرُّوْمِ وَالْفُرْسِ إِلَى حُكْمِ الْعَرَبِ وَإِلَى حُكْمِهِمْ أَنْفُسِهِمْ ! إِنَّمَا قَامُوْا لِيُخْرِجُوا النَّاسَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ جَمِيْعًا إِلَى عِبَادَةِ اللهِ وَحْدَهُ، كَمَا قَالَ رَبْعِيُّ بْنُ عَامِرٍ رَسُوْلُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ مَجْلِسِ يَزْدَجَرْدَ: "اللهُ ابْتَعَثَنَا لِنُخْرِجَ النَّاسَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللهِ وَحْدَهُ، وَمِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا إِلَى سَعَةِ الْآخِرَةِ، وَمِنْ جَوْرِ الْأَدْيَانِ إِلَى عَدْلِ الْإِسْلَامِ"	کرنے کے لیے نہیں نکلے تھے کہ اس کے سائے میں ناز و نعمت سے پلیں بڑھیں اور اس کی چھتری کے سائے تلے تکبر سے ناک اونچی کریں۔ اور وہ لوگوں کو روم اور ایران کی حکومتوں سے نکال کر عربوں اور اپنی شخصیتوں کی حکومتوں میں داخل کر دیں وہ تو اس لیے اٹھے تھے کہ وہ تمام لوگوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر ایک اللہ کی بندگی میں داخل کر دیں۔ جس طرح مسلمانوں کے قاصد حضرت ربعیؓ بن حراش نے شاہ ایران یزد گرد کی محفل میں کہا تھا کہ اللہ نے ہمیں اس لیے بھیجا ہے کہ ہم لوگوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر ایک اللہ کی بندگی میں داخل کریں اور انہیں دنیا کی تنگی سے آخرت کی وسعت اور ادیان کے ظلم و ستم سے نکال کر اسلام کے عدل میں لے آئیں۔
عِنْدَئِذٍ فَقَطْ كَانَ لِلْعَرَبِ وُجُوْدٌ، وَكَانَتْ لَهُمْ قُوَّةٌ، وَكَانَتْ لَهُمْ قِيَادَةٌ. وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ كُلُّهَا لِلّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ. وَقَدْ ظَلَّتْ لَهُمْ قُوَّتُهُمْ. وَظَلَّتْ لَهُمْ قِيَادَتُهُمْ مَا اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ. حَتّٰى إِذَا انْحَرَفُوْا عَنْهَا وَذَكَرُوْا عُنْصُرِيَّتَهُمْ وَعَصَبِيَّتَهُمْ، وَتَرَكُوْا رَايَةَ اللهِ لِيَرْفَعُوْا رَايَةَ الْعَصَبِيَّةِ نَبَذَتْهُمُ الْأَرْضُ وَدَاسَتْهُمُ الْأُمَمُ، لِأَنَّ اللهَ قَدْ تَرَكَهُمْ حَيْثُمَا تَرَكُوْهُ، وَنَسِيَهُمْ مِثْلَمَا نَسُوْهُ!	اس وقت صرف عربوں کا وجود تھا اور انہی کی قوت و شوکت تھی اور انہی کے پاس قیادت تھی لیکن وہ سب کچھ اللہ کے لیے اور اس کی راہ کے لیے تھی اور ان کی قوت اور قیادت اس وقت تک قائم رہی جب تک وہ اللہ کے راستے پر قائم رہے۔ جب انہوں نے اللہ سے منہ موڑا اور انہیں اپنی نسل اور عصبیت کو یاد کیا اور انہوں نے عصبیت کے جھنڈے کو اٹھانے کے لیے اللہ کے جھنڈے کو چھوڑ دیا تو زمین نے انہیں اوندھا گرا دیا اور اقوام عالم نے انہیں پاؤں تلے روند ڈالا۔ کیونکہ جہاں انہوں نے اللہ کو چھوڑا وہیں سے اللہ نے ان کو چھوڑ دیا اور ان کو ایسے ہی بھلا دیا جیسے انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تھا۔

وَمَا الْعَرَبُ بِغَيْرِ الْإِسْلَامِ؟ مَا الْفِكْرَةُ الَّتِيْ قَدَّمُوْهَا لِلْبَشَرِيَّةِ أَوْ يَمْلِكُوْنَ تَقْدِيْمَهَا إِذَا هُمْ تَخَلَّوْا عَنْ هٰذِهِ الْفِكْرَةِ؟ وَمَا قِيْمَةُ أُمَّةٍ لَا تُقَدِّمُ لِلْبَشَرِيَّةِ فِكْرَةً؟ إِنَّ كُلَّ أُمَّةٍ قَادَتِ الْبَشَرِيَّةَ فِيْ فَتْرَةٍ مِنْ فَتَرَاتِ التَّارِيْخِ كَانَتْ تُمَثِّلُ فِكْرَةً. وَالْأُمَمُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ تُمَثِّلُ فِكْرَةً كَالتَّتَارِ الَّذِيْنَ اجْتَاحُوْا الشَّرْقَ، وَالْبَرَابِرَةُ الَّذِيْنَ اجْتَاحُوْا الدَّوْلَةَ الرُّوْمَانِيَّةَ فِي الْغَرْبِ لَمْ يَسْتَطِيْعُوْا الْحَيٰوةَ طَوِيْلًا، إِنَّمَا ذَابُوْا فِي الْأُمَمِ الَّتِيْ فَتَحُوْهَا.	عرب، اسلام کے بغیر کیا ہیں؟ انہوں نے اسلام کا نظریہ چھوڑ کر قوموں کے سامنے کیا نظریہ پیش کیا ہے؟ یا وہ کیا نظریہ پیش کرنے کی پوزیشن میں ہیں؟ اور اس قوم کی انسانیت میں کیا حیثیت ہے جو اس کے سامنے کوئی نظریہ پیش نہیں کر سکتی؟ تاریخ کے عرصے میں جس قوم نے انسانیت کی قیادت کی ہے وہ کسی نہ کسی نظریے کی حامل تھی اور جن قوموں کا کوئی نظریہ ہی نہیں ہوتا جیسے تاتاری قوم جس نے مشرق کو تاخت اور تاراج کیا اور بربر قوم جس نے سلطنت روما کو ملیامیٹ کر دیا وہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکیں بلکہ وہ مفتوحہ قوموں میں پگھل گئیں۔
وَالْفِكْرَةُ الْوَحِيْدَةُ الَّتِيْ تَقَدَّمَ بِهَا الْعَرَبُ لِلْبَشَرِيَّةِ كَانَتْ هِيَ الْعَقِيْدَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ، وَهِيَ الَّتِيْ رَفَعَتْهُمْ إِلٰى مَكَانِ الْقِيَادَةِ، فَإِذَا تَخَلَّوْا عَنْهَا لَمْ تَعُدْ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَظِيْفَةٌ، وَلَمْ يَعُدْ لَهُمْ فِي التَّارِيْخِ دَوْرٌ.. وَهٰذَا مَا يَجِبُ أَنْ يَذْكُرَهُ الْعَرَبُ جَيِّدًا إِذَا هُمْ أَرَادُوا الْحَيٰوةَ، وَأَرَادُوا الْقُوَّةَ، وَأَرَادُوا الْقِيَادَةَ.. وَاللهُ الْهَادِيْ مِنَ الضَّلَالِ	عربوں نے انسانیت کے سامنے صرف ایک نظریہ پیش کیا اور وہ تھا اسلامی عقیدہ اور اسی نے انہیں قیادت کے منصب پر فائز کر دیا اور جب وہ اس سے تہی دامن ہو گئے تو زمین میں ان کو کوئی کام نہ ملا اور نہ وہ تاریخ میں کوئی کردار ادا کرنے کے قابل رہے۔ اگر عرب زندہ رہنا چاہتے ہیں اور قوت حاصل کرنے کی چاہت رکھتے ہیں اور قیادت کے منصب پر فائز ہونا چاہتے ہیں تو ان کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنا ہو گی۔ اور اللہ گمراہی سے ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ الفیل میں وارد مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی، نحوی تحلیل و ترجمہ

مُسْتَفِيْضٌ: مشہور و معروف۔ یہ اِسْتَفَاضَ يَسْتَفِيْضُ اِسْتِفَاضَةً اسم فاعل واحد مذکر ہے اس کا مادہ ”فیض“ ہے۔

عَظِيْمُ الدَّلَالَةِ: بڑی راہنمائی والا۔ دَلَالَةٌ: راہنمائی وہدایت۔ بولے جانے والے لفظ سے صَرَاحَتًا سمجھ میں آنے والے مفہوم کو دلالت کہتے ہیں۔

بُقْعَةُ الْمُقَدَّسَةُ: زمین کا مقدس ٹکڑا۔ اَلْبُقْعَةُ مَوْصُوْفُ الْمُقَدَّسَةُ صفت۔ یہ بَقَعَ يَبْقَعُ بَقْعًا سے اسم مصدر ہے۔

مُلْتَقٰى: سنگم، اجتماع: مختلف راستوں کا جنکشن، چوراہا یہ لَقِيَ يَلْقٰى سے مصدر میمی ہے۔

مِحْضَنٌ: آشیانہ۔ پرندوں کے انڈے سینے کی جگہ، گہوارہ۔ یہ حَضَنَ يَحْضُنُ حَضْنًا سے مصدر میمی ہے۔ حَضَانَةٌ پرورش کرنا۔

زَحْفٌ: لشکر جرار۔ یہ زَحَفَ يَزْحَفُ زَحْفًا سے مصدر ہے۔ رینگنا۔ آہستہ چلنا، پیش قدمی کرنا۔

اَلْمَطَارَدَةُ: پیچھا کرنا، بھگانا، یہ طَارَدَ يُطَارِدُ مُطَارَدَةً سے مصدر ہے۔

أَرْجَاءُ الْأَرْضِ: زمین کے گوشے، کنارے یہ اَرْجٰى يُرْجِي اَرْجًا سے نکلا ہے جیسے اِرْجَاءُ الْبِلَادِ ملک کے کونے گوشے۔

فَخَامَةٌ: شان وشوکت۔ یہ فَخُمَ يَفْخُمُ فَخَامَةٌ سے مصدر ہے۔ عظیم الشان، شاندار، عظمت اس کے معانی ہیں۔

مُعْتَقِدَاتٌ: عقائد۔ یہ اِعْتَقَدَ يَعْتَقِدُ اِعْتِقَادً سے مُعْتَقِدٌ کی جمع ہے، رائے پر پختگی، یقین، تصدیق، ایمان

تِهَافَةٌ: کمزوری، بوسیدگی، یہ هَفَتَ يَهْفِتُ هَفْتًا سے تَهَافَتَ يَتَهَافَتُ تِهَافَةً ہے۔

اَلْفِيَلَةُ: ہاتھیوں کا لشکر۔ یہ فِيْلٌ کی جمع ہے اور ہاتھی کی مادہ کو بھی فِيْلَةٌ ہے اور اَفْيَالٌ بھی فِيْلٌ کی جمع ہے۔

تَسَامَعَ: تبادلہ خیال کیا، ایک دوسرے کی بات سنی۔ اس کا مادہ سمع ہے تَسَامَعَ النَّاسُ بِالْكَلَامِ لوگوں نے ایک دوسرے کی بات سنی۔

اَللَّاتُ: ستو گھولنے والا۔ یہ ایک بزرگ عرب تھا جو حاجیوں کو جو کے ستو پلایا کرتا تھا جب وہ فوت ہوا تو لوگوں نے اس کی قبر پر قبہ تعمیر کر دیا اور اس کا نام بابا لات (ستو شاہ) رکھ دیا اور اسے حاجت روا مشکل سمجھ لیا۔ (صحیح بخاری)

اَلْمُغَمَّسُ: ڈبونے والا۔ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے۔ غالباً آج کل اسے سیل کبیر کہتے ہیں۔

بَسَاطٌ: قالین، غالیچہ، دری، بَعِيْرٌ: اونٹ جو سواری اور بار برداری کے قابل ہو۔ اس کی جمع أَبَاعِرُ أَبَاعِيْرُ ہے۔

إِبِلٌ: اونٹ اور اونٹنیاں۔ اس کی جمع آبَالٌ ہے یہ لفظ ابل سورۃ غاشیہ میں آیا ہے اور یہ مذکر و مونث دونوں پر بولا جاتا ہے۔ شَعَفٌ: پہاڑوں کی چوٹیاں اور غاریں۔

اِقْتِحَامٌ: دھاوا بولنا۔ زبردستی گھسنا۔ عبور کرنا۔ از باب اِقْتَحَمَ يَقْتَحِمُ اِقْتِحَامًا

خَلَأَتْ: اڑ گئی، جگہ سے آگے پیچھے نہ ہٹنا۔ از باب خَلَأَ يَخْلَؤُ خُلُوْءًا

اَلْجَافَةُ الْمُمَزَّقَةُ: خشک ریزہ ریزہ۔ از باب جَفَّ يَجُفُّ جَفًّا وَمَزَّقَ يُمَزِّقُ تَمْزِيْقًا ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ کرنا۔

اَلْجُدْرِيُّ: چیچک۔ از باب جَدُرَ يَجْدُرُ جَدْرًا۔ اَلْجُدْرِيُّ فِي الْبَدَنِ بدن میں چیچک کی پھنسیاں نکلنا۔

اَلْحَصْبَةُ: خسرہ۔ از باب حَصِبَ يَحْصِبُ حَصْبًا۔ حَصِبَ الطِّفْلُ حَصْبًا بچے کا خسرہ میں مبتلا ہونا۔

اَلسُّنَنُ الْكَوْنِيَّةُ: کائناتی قوانین۔ یعنی اللہ کے قوانین جو اس نے تمام مخلوقات کے لیے بنائے اور ہر مخلوق اس کی پابند ہے۔

اَلْمَأْلُوْفَةُ: جن امور سے دل شناسا ہو چکے ہیں اور وہ اسے انوکھا خیال نہیں کرتے۔

اَلْخَارِقَةُ: جن امور سے دل و نگار آشنا نہ ہوں اور وہ ان کے تجربات سے خارج اور محیر العقول ہوں (خرق عادت) اَلْبَعُوْضُ: مچھر، اَلذُّبَابُ: مکھیاں، اَلْقُرُوْحُ: زخم، اَبْهَرُ: حیرت انگیز

اَلْبِيْئَةُ: ماحول، اَلْإِتِّجَاهُ: سامنا کرنا۔ أُسْطُوْرَةٌ: داستان، خود ساختہ کہانی۔

اَلْإِسْتِيْرَادُ: لمبی گفتگو۔ طویل بحث۔ اَلْإِكْتِسَاحُ: بہا لے جانا۔ إِمْبَرَاطِيَّةُ: شہنشاہت

سورۃ القریش

لِاِيْلٰفِ	قُرَيْشٍ ۝١	اٖلٰفِهِمْ	رِحْلَةَ	الشِّتَآءِ
بوجہ مانوس ہونے کے قریش کے		مانوس ہونا ان کا	سفر سے	سردی
وَالصَّيْفِ ۝٢	فَلْيَعْبُدُوْا	رَبَّ	هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣	الَّذِيْٓ
اور گرمی کے	لہٰذا چاہیے کہ وہ عبادت کریں مالک کی		اس گھر (کعبہ) کے	وہ ذات جس نے
اَطْعَمَهُمْ	مِّنْ جُوْعٍ	وَّ	اٰمَنَهُمْ	مِّنْ خَوْفٍ ۝٤
کھانا کھلایا ان کو	بھوک میں	اور	امن دیا ان کو	خوف سے

سلیس ترجمہ:

”قریش کے مانوس ہونے کی وجہ سے۔ (یعنی) ان کے سردی اور گرمی کے سفر سے مانوس ہونے کی وجہ سے۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ اس گھر (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور انہیں خوف سے امن دیا۔“

تفسیر سورۃ القریش

عبارت	ترجمہ
اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَةَ خَلِيْلِهِ إِبْرٰهِيْمَ، وَهُوَ يَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ عَقِبَ بِنَاءِ الْبَيْتِ وَتَطْهِيْرِهِ: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ﴾ فَجَعَلَ هٰذَا الْبَيْتَ اٰمِناً، وَجَعَلَهُ عَتِيْقاً مِنْ سَلْطَةِ الْمُتَسَلِّطِيْنَ وَجَبَرُوْتِ الْجَبَّارِيْنَ، وَجَعَلَ مَنْ يَأْوِيْ إِلَيْهِ آمِناً وَالْمَخَافَةُ مِنْ حَوْلِهِ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ..	اللہ تعالٰی نے اپنے خلیل ابراہیم کی دعا قبول فرمائی، آپ نے بیت اللہ بنانے اور اسے صاف ستھرا کرنے کے بعد اللہ تعالٰی سے دعا کی "اے میرے رب اس گھر کو امن والا بنادے اور اسے آباد رکھنے والوں کو پھلوں سے روزی عطاء فرما" چنانچہ اس نے اس گھر کو امن والا بنایا اور اسے مطلق العنان حکمرانوں کے تسلط اور جابر بادشاہوں کی سطوت سے آزاد رکھا اور اس نے اس شخص کو امن عطاء فرمایا جو اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی بدامنی کے ڈر سے اس طرف امن حاصل کرنے کی غرض سے آیا۔
حَتّٰى حِيْنَ انْحَرَفَ النَّاسُ وَأَشْرَكُوْا بِرَبِّهِمْ وَعَبَدُوْا مَعَهُ الْأَصْنَامَ.. لِأَمْرٍ يُرِيْدُهُ سُبْحَانَهُ بِهٰذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ. وَلَمَّا تَوَجَّهَ أَصْحَابُ الْفِيْلِ لِهَدْمِهِ كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ مَا كَانَ، مِمَّا فَصَّلَتْهُ سُوْرَةُ الْفِيْلِ، وَحَفِظَ اللّٰهُ لِلْبَيْتِ أَمْنَهُ، وَصَانَ حُرْمَتَهُ، وَكَانَ مَنْ حَوْلَهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ:	باوجود اس کے کہ وہ لوگ راہ حق سے منحرف ہو چکے تھے اور اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے تھے اور اس کی پرستش کے ساتھ ساتھ بتوں کی پرستش بھی شروع کر رکھی تھی، کیونکہ اللہ اس حرمت والے گھر کے ساتھ کوئی معاملہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اور جب ہاتھی والے اسے شہید کرنے کے لیے لاؤ لشکر لے کر آئے تو ان کے ساتھ وہ کچھ ہوا جو ہوا اور سورۃ فیل نے اسے تفصیل سے بیان کیا ہے اور اللہ نے بیت اللہ کے امن کی حفاظت کی اور اس کی حرمت کو بچایا، اور اس کے چاروں طرف بدامنی کا حال ایسا ہی تھا۔ جیسے اللہ نے فرمایا:
﴿اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾؟ وَقَدْ كَانَ	کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے (حدود) حرم کو امن والی جگہ بنایا جبکہ اس کے چاروں طرف

لِحَادِثِ الْفِيلِ أَثَرٌ مُضَاعَفٌ فِي زِيَادَةِ حُرْمَةِ الْبَيْتِ عِنْدَ الْعَرَبِ فِي جَمِيعِ أَنْحَاءِ الْجَزِيرَةِ، وَزِيَادَةُ مَكَانَةِ أَهْلِهِ وَسَدَنَتِهِ مِنْ قُرَيْشٍ، مِمَّا سَاعَدَهُمْ عَلَى أَنْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ آمِنِينَ، حَيْثُمَا حَلُّوا وَجَدُوا الْكِرَامَةَ وَالرِّعَايَةَ، وَشَجَّعَهُمْ عَلَى إِنْشَاءِ خَطَّيْنِ عَظِيمَيْنِ مِنْ خُطُوطِ التِّجَارَةِ عَنْ طَرِيقِ الْقَوَافِلِ إِلَى الْيَمَنِ فِي الْجُنُوبِ، وَإِلَى الشَّامِ فِي الشَّمَالِ. وَإِلَى تَنْظِيمِ رِحْلَتَيْنِ تِجَارِيَّتَيْنِ ضَخْمَتَيْنِ: إِحْدَاهُمَا إِلَى الْيَمَنِ فِي الشِّتَاءِ، وَالثَّانِيَةُ إِلَى الشَّامِ فِي الصَّيْفِ.	لوگ اغواء کر لیے جاتے تھے۔اور ہاتھی والوں کے انجام نے ان عربوں کے دلوں میں بیت اللہ کی حرمت اور زیادہ بڑھادی جو اس کے گوشوں میں بستے تھے اور اس کے خدام اور مجاور قریشیوں کا احترام بھی بڑھ گیا اور اس احترام نے انہیں قوت عطاء کی کہ زمین میں امن وسلامتی سے چلیں پھریں اور وہ جہاں پڑاؤ کریں وہاں عزت وآبرو پائیں اور انہیں اپنے تجارتی قافلوں کے لیے جنوب میں یمن تک اور شمال میں شام تک شاہراہیں بنانے کا حوصلہ بخشا اور دو عظیم تجارتی قافلے منظم کرنے کی سہولت فراہم کی کہ سردیوں میں ایک قافلہ یمن اور گرمیوں میں ایک قافلہ شام کی طرف لے جائیں۔
وَمَعَ مَا كَانَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ الْأَمْنِ فِي شِعَابِ الْجَزِيرَةِ مِنْ سُوءٍ؛ وَعَلَى مَا كَانَ شَائِعًا مِنْ غَارَاتِ السَّلْبِ وَالنَّهْبِ، فَإِنْ حُرْمَةَ الْبَيْتِ فِي أَنْحَاءِ الْجَزِيرَةِ قَدْ كَفَلَتْ لِجِيرَتِهِ الْأَمْنَ وَالسَّلَامَةَ فِي هٰذِهِ التِّجَارَةِ الْمُغْرِيَةِ، وَجَعَلَتْ لِقُرَيْشٍ بِصِفَةٍ خَاصَّةٍ مِيزَةً ظَاهِرَةً، وَفَتَحَتْ أَمَامَهَا أَبْوَابَ الرِّزْقِ الْوَاسِعِ الْمَكْفُولِ، فِي أَمَانٍ وَسَلَامٍ وَطَمَأْنِينَةٍ. وَأَلِفَتْ نُفُوسُهُمْ هَاتَيْنِ الرِّحْلَتَيْنِ الْآمِنَتَيْنِ الرَّابِحَتَيْنِ، فَصَارَتَا لَهُمْ عَادَةً وَإِلْفًا!	جزیرۃ العرب کے صحراؤں اور پہاڑی راستوں میں امن وامان کی ابتر صورتحال اور چاروں طرف لوٹ مار کے باوجود بیت اللہ کی حرمت نے جزیرہ کے گوشوں میں اپنے خدام اور پڑوسیوں کو اس قابل رشک تجارت کے لیے امن وسلامتی عطاء کی اور قریش کو بطور خاص امتیازی شان عطاء کی اور اس کے سامنے وسیع اور یقینی رزق کے دروازے کھول دیئے اور وہ بھی امن وسلامتی اور سکون کے ساتھ اور ان کے دل ان دونوں کے منافع بخش اور پر امن تجارتی قافلوں سے مالوف ہو گئے اور (شام ویمن کی طرف تجارتی سفر کرنا) ان کی من پسند خو اور عادت بن گیا۔

هٰذِهِ هِيَ الْمِنَّةُ الَّتِي يُذَكِّرُهُمُ اللهُ بِهَا بَعْدَ الْبِعْثَةِ كَمَا ذَكَرَهُمْ مِنَّةَ حَادِثِ الْفِيلِ فِي السُّوْرَةِ السَّابِقَةِ، مِنَّةُ إِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ، وَمِنَّةُ الرِّزْقِ الَّذِي أَفَاضَهُ عَلَيْهِمْ بِهَاتَيْنِ الرِّحْلَتَيْنِ وَبِلَادُهُمْ قَفْرَةٌ جَفْرَةٌ وَهُمْ طَاعِمُوْنَ هَانِئُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللهِ.. وَمِنَّةُ أَمْنِهِمُ الْخَوْفَ. سَوَاءٌ فِي عُقْرِ دَارِهِمْ بِجَوَارِ بَيْتِ اللهِ، أَمْ فِي أَسْفَارِهِمْ وَتَرْحَالِهِمْ فِي رِعَايَةِ حُرْمَةِ الْبَيْتِ الَّتِي فَرَضَهَا اللهُ وَحَرَسَهَا مِنْ كُلِّ اعْتِدَآءٍ.	یہی وہ احسان ہے جو اللہ تعالیٰ ان کو بعثت نبوی کے بعد یاد دلاتا ہے جس طرح کہ اس نے گزشتہ سورت میں ہاتھی والوں کے حملے سے بچانے کا احسان یاد دلایا، یہ (سردیوں میں یمن) اور (گرمیوں میں) شام کی طرف تجارتی قافلوں سے مالوف ہونے کا احسان ہے اور ان دونوں قافلوں کے ذریعے ان پر رزق کی فراوانی کا احسان ہے اور ان کا ملک بے آب و گیاہ اور ناہموار سطح پر واقع ہے اور وہ اس میں خوشگواری اور اطمینان کی حالت میں اللہ کا رزق کھاتے ہیں اور انہیں خوف سے امن بخشنے کا احسان ہے۔ خواہ وہ بیت اللہ کے پڑوس میں اپنے گھر میں ہوں یا اپنے تجارتی سفروں میں ہوں وہ بیت اللہ کی نگہبانی میں ہوتے ہیں جس کی حرمت کو اس نے فرض ٹھہرایا ہے اور ہر قسم کی دست درازی سے اس کی حفاظت کی ہے۔
يُذَكِّرُهُمْ بِهٰذِهِ الْمِنَنِ لِيَسْتَحْيُوْا مِمَّا هُمْ فِيهِ مِنْ عِبَادَةِ غَيْرِ اللهِ مَعَهُ، وَهُوَ رَبُّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي يَعِيْشُوْنَ فِي جِوَارِهِ آمِنِيْنَ طَاعِمِيْنَ، وَيَسِيْرُوْنَ بِاسْمِهِ مُرْعَيِيْنَ وَيَعُوْدُوْنَ سَالِمِيْنَ..	اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں یہ احسانات یاد دلا رہا ہے تاکہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی بندگی سے حیاء کریں حالانکہ (بندگی کے لائق تو وہ رب ہے) جو اس گھر کا مالک ہے جس کے پڑوس میں وہ امن و سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور وہ اسی کے نام سے رعایت اور پاسداری حاصل کرتے ہیں اور صحیح سلامت واپس لوٹتے ہیں۔
يَقُوْلُ لَهُمْ: مِنْ أَجْلِ إِيْلَافِ قُرَيْشٍ: رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي كَفَلَ لَهُمُ الْأَمْنَ فَجَعَلَ نُفُوْسَهُمْ تَأْلَفُ	اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں کہتا ہے کہ قریش کے مانوس و مالوف ہونے کی وجہ سے، ان تجارتی قافلوں سے جو سردیوں اور گرمیوں میں جاتے ہیں۔ انہیں

الرِّحْلَةَ، وَتَنَالُ مِنْ وَرَآئِهَا مَا تَنَالُ ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْٓ أَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ﴾.. وَكَانَ الْأَصْلُ بِحَسْبِ حَالَةِ أَرْضِهِمْ أَنْ يَجُوْعُوْا، فَأَطْعَمَهُمُ اللّٰهُ وَأَشْبَعَهُمْ مِنْ هٰذَا الْجُوْعِ ﴿وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ وَكَانَ الْأَصْلُ بِحَسْبِ مَا هُمْ فِيْهِ مِنْ ضُعْفٍ وَبِحَسْبِ حَالَةِ الْبِيْئَةِ مِنْ حَوْلِهِمْ أَنْ يَكُوْنُوْا فِي خَوْفٍ فَآمَنَهُمْ مِنْ هٰذَا الْخَوْفِ!	چاہیے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں امن کی ضمانت دی اور ان کے دلوں کو تجارتی قافلوں سے مانوس کر دیا اور وہ اس کی بدولت وہ کچھ حاصل کرتے ہیں جو وہ کرتے ہیں انہیں اس کے گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا کیونکہ ان کی زمین کا اصل حال تو یہ ہے کہ وہ بھوکے مرتے۔ لیکن اللہ نے ان کو اس بھوک میں کھانا کھلا کر خوب سیر کیا اور انہیں خوف میں امن عطاء کیا۔ کیونکہ وہ اپنے معاشرتی ماحول کے اعتبار سے اس حال میں ہوتے کہ انہیں ہر وقت خوف لاحق رہتا۔ لیکن اللہ نے انہیں خوف سے امن میں رکھا۔
وَهُوَ تَذْكِيْرٌ يَسْتَجِيْشُ الْحَيَآءَ فِي النُّفُوْسِ. وَيُثِيْرُ الْخَجَلَ فِي الْقُلُوْبِ. وَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَجْهَلُ قِيْمَةَ الْبَيْتِ وَأَثَرَ حُرْمَتِهِ فِي حَيَاتِهَا. وَمَا كَانَتْ فِي سَاعَةِ الشِّدَّةِ وَالْكُرْبَةِ تَلْجَأُ إِلَّا إِلَى رَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ وَحْدَهُ. وَهَا هُوَ ذَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَا يُوَاجِهُ أَبْرَهَةَ بِجَيْشٍ وَلَا قُوَّةٍ. إِنَّمَا يُوَاجِهُهُ بِرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْ يَتَوَلَّى حِمَايَةَ بَيْتِهِ! لَمْ يُوَاجِهْهُ بِصَنَمٍ وَلَا وَثَنٍ، وَلَمْ يَقُلْ لَهُ.. إِنَّ الْآلِهَةَ سَتَحْمِيْ بَيْتَهَا. إِنَّمَا قَالَ لَهُ: أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ وَإِنَّ لِلْبَيْتِ رَبًّا سَيَمْنَعُهُ..	اور یہ ایک ایسی یاد دہانی ہے جو دلوں میں شرم و حیاء کا داعیہ پیدا کرتی ہے اور ان میں شرمندگی کو موجزن کرتی ہے۔ اور قریش مکہ، بیت اللہ کی قدر و قیمت اور اس کی حرمت کا اثر اپنی زندگی میں بھولے ہوئے نہ تھے، اور وہ سختیوں اور اذیت ناک گھڑیوں میں اس گھر کے وحدہ لاشریک رب کے علاوہ کسی کا آسرا نہ لیتے تھے۔ سردار قریش عبدالمطلب۔ ابرہہ حبشی کا سامنا کسی لشکر اور طاقت سے نہیں کرتے بلکہ وہ اس کا سامنا اس گھر کے رب کے ساتھ کرتے ہیں جو اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ انہوں نے اس کا سامنا کسی (ہستی کے) مجسمے یا (اس کے علامتی) نشان سے نہیں کیا اور نہ ہی یہ کہا کہ ہمارے دیوتا (لات، منات، ہبل، عزیٰ) اس کے گھر کو بچائیں گے بلکہ اس سے

	صرف یہی کہا کہ میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا ایک رب ہے وہ اسے بچالے گا۔
وَلٰكِنْ اِنْحِرَافُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَقِفُ عِنْدَ مَنْطِقٍ، وَلَا يَثُوْبُ إِلٰى حَقٍّ، وَلَا يَرْجِعُ إِلٰى مَعْقُوْلٍ.	پڑھی سوچ کسی منطق کے پاس نہیں رکتی اور نہ حق کی طرف رجوع کرتی ہے اور نہ وہ معقولیت کی طرف لوٹتی ہے بلکہ وہ (اپنے مشائخ سے اندھی عقیدت کی بناء پر روشن دن کو سیاہ رات ہی کہتی رہتی ہے۔)
وَهٰذِهِ السُّوْرَةُ تَبْدُوْ اِمْتِدَادًا لِسُوْرَةِ الْفِيْلِ قَبْلَهَا مِنْ نَاحِيَةِ مَوْضُوْعِهَا وَجَوِّهَا. وَاِنْ كَانَتْ سُوْرَةً مُسْتَقِلَّةً مَبْدُوْءَةً بِالْبَسْمَلَةِ، وَالرِّوَايَاتُ تَذْكُرُ أَنَّهُ يَفْصِلُ بَيْنَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْفِيْلِ وَسُوْرَةِ قُرَيْشٍ تِسْعُ سُوَرٍ. وَلٰكِنْ تَرْتِيْبَهُمَا فِي الْمُصْحَفِ مُتَوَالِيَتَيْنِ يَتَّفِقُ مَعَ مَوْضُوْعِهِمَا الْقَرِيْبِ..	یہ سورت اپنے موضوع اور اپنی فضاء کے اعتبار سے گزشتہ سورۃ فیل کا تسلسل ہی نظر آتی ہے اگرچہ یہ مستقل سورت ہے اور اس کی ابتداء بسم اللہ سے ہوئی ہے اور روایات میں آیا ہے کہ سورہ فیل اور سورہ قریش کے درمیان نو سورتوں کا فاصلہ ہے لیکن مصحف شریف میں ان کا یکے بعد دیگرے درج ہونا ان کے قریبی موضوع کے اعتبار سے موزوں ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن، سورۃ قریش میں وارد ہونے والے مشکل الفاظ کی لغوی صرفی نحوی تحلیل

سُلْطَةٌ: غلبہ اور قبضہ۔ از باب سَلَّطَ يُسَلِّطُ تَسْلِيطًا وَسُلْطَةً۔ مسلط ہونا۔ اقتدار حاصل کرنا۔

جَبَرُوْتٌ: قدرت، طاقت، زور از باب جَبَرَ يَجْبُرُ جَبْرٌ وَجُبُوْرٌ حدیث میں ہے سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ

اَلْجَبَّارِيْنَ: زور آور۔ مغرورین متکبرین۔ عَتِيْقًا: آزاد، خود مختار، عَتِيْقٌ: آزادی، رِقٌّ: غلامی

يَأْوِي: پناہ حاصل کرنا، أَوٰى يَأْوِيْ: فعل مضارع واحد مذکر غائب۔

اَلْأَصْنَام: مجسمے۔ بت، پتھر، لکڑ، دھاتوں سے بنائے گئے مجسمے جن میں روح نہیں ہوتی۔ مشرک لوگ جس شخصیت سے عقیدت رکھتے تھے اس شخص کے مجسمے بنالیتے تھے۔

صَانَ: اس نے بچایا۔ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم۔ از باب صَانَ يَصُوْنُ صَوْنًا

يُتَخَطَّفُ: اچک لیے جاتے ہیں یا اغوا کیے جاتے ہیں۔ تَخَطَّفَ يَتَخَطَّفُ خَطْفًا سے فعل مضارع مجہول واحد مذکر۔

اِنْحَاءٌ: گوشے، کنارے، اطراف ملک، نَاحِيَةٌ: کی جمع ہے۔

حَيْثُمَا: جہاں کہیں قیام کریں۔ كِرَامَةٌ: عزت و تکریم، آؤ بھگت۔ اَلرِّعَايَةُ: پاس داری، لحاظ

شَجَّعَ: حوصلہ مند بنایا۔ دلیری عطاء کی۔ فعل ماضی معلوم واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اسی سے شجاعت کا لفظ نکلا ہے۔

اَلْقَوَافِلُ: قافلے۔ یہ قَافِلَةٌ کی جمع ہے۔ کاروان۔ خُطُوْطُ التِّجَارَةِ: تجارتی شاہراہیں، سڑکیں۔

شِعَابٌ: پہاڑوں کے درمیان گزرنے والے راستے۔ پہاڑی درّے۔

اَلسَّلْبُ: چھین لینا۔ از باب سَلَبَ يَسْلُبُ سَلْبًا سے اسم مصدر۔

اَلنَّهَبُ: لوٹنا۔ ڈاکوؤں کا یورش کر کے مال و اسباب لوٹ لینا از باب نَهَبَ يَنْهَبُ نَهْبًا

جِيْرَةٌ: پڑوس۔ اس کی جمع جِيْرَانٌ ہے۔

مَكْفُوْلٌ: ضمانت دیا گیا، گارنٹڈ، از باب كَفَلَ يَكْفُلُ كَفْلًا سے اسم مفعول واحد مذکر۔

اَلْمُغْرِيَةُ: اشتیاق انگیز۔ از باب أَغْرٰى يُغْرِيْ سے اسم فاعل مؤنث۔

مِيزَةٌ: امتیازی شان، فوقیت، فضیلت۔

رَابِحَتَيْنِ: نفع بخش، از باب رَبِحَ يَرْبَحُ رِبْحًا سے اسم فاعل تثنیہ مذکر۔

إِلْفًا: مالوف۔ من پسند۔ مانوس۔ از باب أَلِفَ يَأْلِفُ إِلْفًا حدیث پاک میں ہے اَلْمُؤْمِنُ مَأْلِفٌ مومن ہر دلعزیز ہوتا ہے۔

مِنَّةٌ: احسان۔ اظہار احسان۔ انعام از باب مَنَّ يَمُنُّ مَنًّا

قَفْرَةٌ: بنجر بے آب وگیاہ، ویران، غیر آباد زمین از باب قَفِرَ يَقْفَرُ قَفْرًا

جُفْرَةٌ: کسی چیز کا بڑا درمیانی حصہ، مراد جزیرہ کا نشیبی اور درمیانی علاقہ جہاں دور دور تک آب وگیاہ نظر نہیں آتا۔

عُقْرٌ: گھر کا درمیانی حصہ۔

يَسْتَجِيْشُ: دلیری اور شجاعت پیدا کرتا ہے۔ از باب اِسْتِجَاش يَسْتَجِيْشُ اِسْتِيْجَاشًا

اَلْخَجِلُ: شرمندگی۔ اَلْكُرْبَةُ: درماندگی، لاچاری، شدید تکلیف

اَلْآلِهَةُ: دیوتے، جنہیں مشرک لوگ اپنے اور اپنے رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کے درمیان واسطہ سمجھ کر پوجتے تھے۔

اَلْمُصْحَفُ: قرآن کریم۔ لکھے ہوئے الفاظ کا مجموعہ از باب أَصْحَفَ يُصْحِفُ سے اسم مفعول۔

اَلْمُتَوَالِيَتَيْنِ: یکے بعد دیگرے۔ لگاتار، مسلسل، از باب تَوَالَى يَتَوَالَى مُتَوَالِيًا اسم فاعل تثنیہ کا صیغہ ہے۔

سورۃ الماعون

أَرَءَيْتَ	الَّذِي	يُكَذِّبُ	بِالدِّينِ ۝	فَذَٰلِكَ
بھلا دیکھا آپ نے	اس شخص کو جو	جھٹلاتا ہے	روزِ جزاء کو؟	تو یہ
الَّذِي	يَدُعُّ	الْيَتِيمَ ۝	وَلَا	يَحُضُّ
وہ (شخص) ہے جو	دھکے دیتا ہے	یتیم کو	اور نہیں	وہ شوق دلاتا
عَلَىٰ طَعَامِ	الْمِسْكِينِ ۝	فَوَيْلٌ	لِّلْمُصَلِّينَ ۝	
کھانا کھلانے پر	مسکین کو	چنانچہ ہلاکت ہے	ان نمازیوں کے لیے	
الَّذِينَ	هُمْ	عَن صَلَاتِهِمْ	سَاهُونَ ۝	الَّذِينَ
وہ جو	وہ	اپنی نماز سے	غفلت کرتے ہیں	وہ جو
هُمْ	يُرَاءُونَ ۝	وَيَمْنَعُونَ	الْمَاعُونَ ۝	
وہ	دکھلاوا کرتے ہیں	اور وہ روکتے ہیں	استعمال کی معمولی چیزیں بھی	

سلیس ترجمہ:

- "اے نبی ﷺ! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روزِ جزاء وسزا کو جھٹلاتا ہے؟ تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کا شوق نہیں دلاتا۔ چنانچہ تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں وہ جو دکھلاوا کرتے ہیں۔ اور (لوگوں کو) استعمال کی معمولی چیزیں بھی دینے سے انکار کرتے ہیں۔"

تفسیر سورۃ الماعون

عبارت	ترجمہ
هٰذِهِ السُّوْرَةُ مَكِّيَّةٌ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ، وَمَكِّيَّةٌ مَدَنِيَّةٌ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ (اَلثَّلَاثُ الْآيَاتُ الْأُوْلٰى مَكِّيَّةٌ وَالْبَاقِيَاتُ مَدَنِيَّةٌ) وَهٰذِهِ الْأَخِيْرَةُ هِيَ الْأَرْجَحُ. وَإِنْ كَانَتِ السُّوْرَةُ كُلُّهَا وَحْدَةً مُتَمَاسِكَةً، ذَاتَ اِتِّجَاهٍ وَاحِدٍ، لِتَقْرِيْرِ حَقِيْقَةٍ كُلِّيَّةٍ مِنْ حَقَائِقِ هٰذِهِ الْعَقِيْدَةِ، مِمَّا يَكَادُ يَمِيْلُ بِنَا إِلٰى اِعْتِبَارِهَا مَدَنِيَّةً كُلَّهَا، إِذْ أَنَّ الْمَوْضُوْعَ الَّذِيْ تُعَالِجُهُ هُوَ مِنْ مَوْضُوْعَاتِ الْقُرْآنِ الْمَدَنِيِّ وَهُوَ فِيْ جُمْلَتِهِ يَمُتُّ إِلَى النِّفَاقِ وَالرِّيَاءِ مِمَّا لَمْ يَكُنْ مَعْرُوْفًا فِي الْجَمَاعَةِ الْمُسْلِمَةِ فِيْ مَكَّةَ.	بعض روایات کے مطابق یہ مکی سورت ہے اور بعض روایات کے مطابق مکی اور مدنی ہے۔ یعنی پہلی تین آیات مکی ہیں اور باقی مدنی ہیں اور یہ آخری بات راجح ہے اگرچہ پوری سورت ایک مربوط اکائی ہے اور ایک ہی رخ والی ہے اور اس عقیدے کے حقائق میں سے کلی حقیقت کو برقرار رکھتی ہے جس کی بناء پر اس نے ہمیں اپنے مدنی سورت ہونے کی طرف تقریباً مائل کر دیا ہے۔ کیونکہ اس سورت نے جس معاملے کو موضوع بحث بنایا ہے وہ قرآن کے مدنی موضوعات ہی ہیں اور وہ نفاق اور دکھاوے کے ساتھ مکمل طور پر منسلک ہیں جو کہ مکہ میں مسلمان جماعت کے بارے میں مشہور نہ تھے۔
وَلٰكِنْ قُبُوْلُ الرِّوَايَاتِ الْقَائِلَةِ بِأَنَّهَا مَكِّيَّةٌ مَدَنِيَّةٌ لَا يَمْتَنِعُ لِاحْتِمَالِ تَنْزِيْلِ الْآيَاتِ الْأَرْبَعِ الْأَخِيْرَةِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَإِلْحَاقِهَا بِالْآيَاتِ الثَّلَاثِ الْأُوْلٰى لِمُنَاسَبَةِ التَّشَابُهِ وَالْاِتِّصَالِ فِي الْمَوْضُوْعِ.. وَحَسْبُنَا هٰذَا لِنَتَخَلَّصَ إِلٰى مَوْضُوْعِ السُّوْرَةِ وَإِلَى الْحَقِيْقَةِ الْكَبِيْرَةِ الَّتِيْ تُعَالِجُهَا..	لیکن ان روایات کو قبول کرنا جو انہیں مکی اور مدنی قرار دیتی ہیں وہ اس احتمال کے سامنے رکاوٹ نہیں ہیں کہ آخری چار آیات کا نزول مدینہ میں ہوا ہو اور ان کو موضوع سے مشابہت اور ربط کی وجہ سے پہلی تین آیات سے ملا دیا گیا ہو، اور ہمیں اس بارے اتنا کچھ ذکر کرنا ہی کافی ہے تاکہ ہم سورت کے موضوع اور اس بڑی حقیقت (کے بیان) کے لیے فارغ ہو سکیں جس کو اس سورت نے موضوع بحث بنایا ہے۔
إِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الصَّغِيْرَةَ ذَاتَ	یہ چھوٹی سی سورت جو مختصر سی سات آیات پر

الْآيَاتِ السَّبْعِ الْقَصِيرَةِ تُعَالِجُ حَقِيقَةً ضَخْمَةً تَكَادُ تُبَدِّلُ الْمَفْهُومَ السَّائِدَ لِلْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ تَبْدِيلاً كَامِلاً. فَوْقَ مَا تَطْلُعُ بِهِ عَلَى النَّفْسِ مِنْ حَقِيقَةٍ بَاهِرَةٍ لِطَبِيعَةِ هٰذِهِ الْعَقِيدَةِ، وَلِلْخَيْرِ الْهَائِلِ الْعَظِيمِ الْمَكْنُونِ فِيهَا لِهٰذِهِ الْبَشَرِيَّةِ، وَلِلرَّحْمَةِ السَّابِغَةِ الَّتِي أَرَادَهَا اللهُ لِلْبَشَرِ وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بِهٰذِهِ الرِّسَالَةِ الْأَخِيرَةِ..

مشتمل ہے یہ ایک اتنی بڑی حقیقت کو بیان کر رہی ہے جو قریب تھا کہ ایمان اور کفر کے عام مفہوم کو مکمل طور پر تبدیل کر دیتی۔ کیونکہ یہ سورت انسانی دنیا کو اس عقیدے کے مزاج سے روشن حقیقت سے بھی بڑھ کر آگاہ کرتی ہے اور اس انسانی دنیا کے لیے اس میں پوشیدہ حیران کن اور عظیم خیر سے آشنا کرتی ہے اور اس عمومی رحمت کا پتہ دیتی ہے جس کا اللہ نے انسان کے لیے ارادہ کیا ہے کیونکہ وہ انسانیت کی طرف اپنا یہ آخری پیغام بھیج رہا ہے۔

إِنَّ هٰذَا الدِّينَ لَيْسَ دِينُ مَظَاهِرِ وَطُقُوسٍ، وَلَا تُغْنِي فِيهِ مَظَاهِرُ الْعِبَادَاتِ وَالشَّعَائِرِ، مَا لَمْ تَكُنْ صَادِرَةً عَنْ إِخْلَاصِ لله وَتَجَرُّدِهِ، مُؤَدِّيَةٌ بِسَبَبِ هٰذَا الْإِخْلَاصِ إِلَى آثَارٍ فِي الْقَلْبِ تَدْفَعُ إِلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ، وَتَتَمَثَّلُ فِي سُلُوكٍ تَصْلُحُ بِهِ حَيَاةُ النَّاسِ فِي هٰذِهِ الْأَرْضِ وَتَرْقَى.

بے شک یہ دین ظاہری عبادات اور رسومات والا دین نہیں ہے اور اس میں عبادات اور مذہبی رسومات کے مظاہر کچھ وزن نہیں رکھتے جب تک وہ خالصتاً اللہ کی خوشنودی کے لیے نہ ہوں اور (شرک و ریاء کاری) کے میل سے (مثل آئینہ) صاف و شفاف نہ ہوں اور وہ اس اخلاص کے سبب دل میں ایسے اثرات تک نہ پہنچائیں جو اسے نیک عمل کی طرف دھکیل دیں اور ایسا آئیڈیل چال چلن پیش کریں جن سے سرزمین میں لوگوں کی زندگی سنور جائے اور وہ ترقی کی جانب گامزن ہو جائیں۔

كَذٰلِكَ لَيْسَ هٰذَا الدِّينُ أَجْزَاءً وَتَفَارِيقَ مُوَزَّعَةً مُنْفَصِلَةً، يُؤَدِّي مِنْهَا الْإِنْسَانُ مَا يَشَاءُ، وَيَدَعُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ.. إِنَّمَا هُوَ مَنْهَجٌ مُتَكَامِلٌ، تَتَعَاوَنُ عِبَادَاتُهُ وَشَعَائِرُهُ، وَتَكَالِيفُهُ الْفَرْدِيَّةُ وَالْاِجْتِمَاعِيَّةُ، حَيْثُ تَنْتَهِي كُلُّهَا إِلَى غَايَةٍ

اسی طرح یہ دین متفرق اور جدا جدا ٹکڑوں اور حصوں والا دین نہیں ہے کہ انسان ان میں سے جس حصے پر چاہے عمل کرے اور جسے چاہے چھوڑ دے یہ تو کامل منہج ہے اور اس کی عبادات اور مذہبی رسومات اور اس کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریاں باہم ایک دوسری کی معاون ہیں، اس اعتبار سے کہ وہ ساری کی ساری ایک ہی غرض و غایت یعنی

تَعُوْدُ كُلُّهَا عَلَى الْبَشَرِ.. غَايَةٌ تَتَطَهَّرُ مَعَهَا الْقُلُوْبُ، وَتَصْلُحُ الْحَيٰوةُ، وَيَتَعَاوَنُ النَّاسُ وَيَتَكَافَلُوْنَ فِي الْخَيْرِ وَالصَّلَاحِ وَالنَّمَآءِ.. وَتَتَمَثَّلُ فِيْهَا رَحْمَةُ اللهِ السَّابِغَةُ بِالْعِبَادِ.	انسانیت کی بہبود و فلاح کی طرف لوٹتی ہیں اور یہ غرض و غایت ایسی ہے کہ اس کے ساتھ دل پاک ہوتے ہیں، زندگی سنورتی ہے اور لوگ باہم ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں اور خیر و فلاح اور نشوونما میں ایک دوسرے کی کفالت کرتے ہیں اور ان میں بندوں پر اللہ کے بے پایاں رحمت کا نمونہ اور ماڈل نظر آتا ہے۔
وَلَقَدْ يَقُوْلُ الْإِنْسَانُ بِلِسَانِهِ: إِنَّهُ مُسْلِمٌ وَإِنَّهُ مُصَدِّقٌ بِهٰذَا الدِّيْنِ وَقَضَايَاهُ. وَقَدْ يُصَلِّيْ، وَقَدْ يُؤَدِّيْ شَعَآئِرَ أُخْرٰى غَيْرَ الصَّلَاةِ وَلٰكِنْ حَقِيْقَةُ الْإِيْمَانِ وَحَقِيْقَةُ التَّصْدِيْقِ بِالدِّيْنِ تُظَلُّ بَعِيْدَةً عَنْهُ وَيُظَلُّ بَعِيْدًا عَنْهَا،	انسان اپنی زبان سے کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور وہ اس دین اور اس کے تقاضوں کی تصدیق کرتا ہے اور کبھی نماز بھی ادا کرتا ہے اور بسا اوقات نماز کے علاوہ دیگر رسومات بھی ادا کرتا ہے لیکن ایمان کی حقیقت اور دین کی حقیقت کی تصدیق، اس سے دور رہتی ہے اور دور ہوتی جاتی ہے۔
لِأَنَّ لِهٰذِهِ الْحَقِيْقَةِ عَلَامَاتٌ تَدُلُّ عَلَى وُجُوْدِهَا وَتَحَقُّقِهَا. وَمَا لَمْ تُوْجَدْ هٰذِهِ الْعَلَامَاتِ فَلَا إِيْمَانَ وَلَا تَصْدِيْقَ مَهْمَا قَالَ اللِّسَانُ، وَمَهْمَا تَعَبَّدُ الْإِنْسَانُ!	کیونکہ اس حقیقت کی علامات ہیں جو اس کے وجود اور تحقیق اصل پر دلالت کرتی ہیں۔ اور جب یہ علامات ہی نہ پائی جائیں تو نہ ایمان ہوتا ہے اور نہ تصدیق قلبی ہوتی ہے اگرچہ زبان کہتی رہے اور انسان عبادت کرتا رہے۔
إِنَّ حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ حِيْنَ تَسْتَقِرُّ فِي الْقَلْبِ تَتَحَرَّكُ مِنْ فَوْرِهَا (كَمَا قُلْنَا فِيْ سُوْرَةِ الْعَصْرِ) لِكَيْ تُحَقِّقَ ذَاتَهَا فِيْ عَمَلٍ صَالِحٍ. فَإِذَا لَمْ تَتَّخِذْ هٰذِهِ الْحَرَكَةَ فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى عَدَمِ وُجُوْدِهَا أَصْلًا. وَهٰذَا مَا تُقَرِّرُهُ هٰذِهِ السُّوْرَةُ نَصًّا.. ﴿أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ ۝١ فَذَٰلِكَ ٱلَّذِى يَدُعُّ ٱلْيَتِيمَ ۝٢ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ ۝٣﴾..	کیونکہ جب دل میں حقیقت ایمان جڑ پکڑتی ہے تو وہ فوراً حرکت میں آجاتی ہے تاکہ وہ عمل صالح کی صورت اختیار کرے۔ اگر یہ حقیقت حرکت میں نہ آئے تو یہ بنیادی طور پر ایمان کے عدم وجود کی دلیل ہے۔ اس سورت نے نص کے ذریعے اس کو اصول مقرر کیا ہے۔ "کیا تو نے دیکھا ہے اس شخص کو جو روز جزاء کو جھٹلاتا ہے؟ یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔"

عربی	اردو
إِنَّهَا تَبْدَأُ بِهٰذَا الْاِسْتِفْهَامِ الَّذِيْ يُوَجِّهُ كُلَّ مَنْ تَتَأَتّٰى مِنْهُ الرُّؤْيَةُ لِيَرَى: ﴿أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ﴾؟ وَيَنْتَظِرُ مَنْ يَسْمَعُ هٰذَا الْاِسْتِفْهَامِ لِيَرَى أَيْنَ تَتَّجِهُ الْإِشَارَةُ وَإِلٰى مَنْ تَتَّجِهُ؟ وَمَنْ هُوَ هٰذَا الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ، وَالَّذِيْ يُقَرِّرُ الْقُرْآنُ أَنَّهُ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ. وَإِذَا الْجَوَابُ: ﴿فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ﴾ وَقَدْ تَكُوْنُ هٰذِهِ مَفَاجَأَةٌ بِالْقِيَاسِ إِلٰى تَعْرِيْفِ الْإِيْمَانِ التَّقْلِيْدِيِّ..	اس سورت کا آغاز حرف استفہام سے ہوتا ہے جو ہر اس شخص کو متوجہ کرتا ہے جو ایسے شخص کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہے "کیا دیکھا تو نے اس شخص کو جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے۔" اور اس استفہام کو سننے والا انتظار کرتا ہے کہ وہ دیکھے کہ اشارہ کس طرف رخ کر رہا ہے؟ یا کس شخص کی طرف ہے؟ اور کیوں ہو سکتا ہے جو روز جزاء کو جھٹلاتا ہے اور قرآن کریم کس کی تعیین کر رہا ہے کہ وہ روز جزاء کو جھٹلاتا ہے؟ اور یہ جواب ملتا ہے۔ 'وہی جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا۔" رسمی ایمان کی تعریف کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس سوال کا فوری خواب ہے (جو لمبی چوڑی تمہید نہیں رکھتا)۔
وَلٰكِنْ هٰذَا هُوَ لُبَابُ الْأَمْرِ وَحَقِيْقَتُهُ.. إِنَّ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ هُوَ الَّذِي يَدْفَعُ الْيَتِيْمَ دَفْعًا بِعُنْفٍ أَيِ الَّذِيْ يُهِيْنُ الْيَتِيْمَ وَيُؤْذِيْهِ. وَالَّذِي لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ وَلَا يُوْصِيْ بِرِعَايَتِهِ.. فَلَوْ صَدَّقَ بِالدِّيْنِ حَقًّا، وَلَوْ اِسْتَقَرَّتْ حَقِيْقَةُ التَّصْدِيْقِ فِي قَلْبِهِ مَا كَانَ لِيَدَعَّ الْيَتِيْمَ، وَمَا كَانَ لِيَقْعُدَ عَنِ الْحَضِّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ.	لیکن دین اسلام کا خلاصہ اور اس کی حقیقت۔ ہے کہ جو شخص روز جزاء کو جھٹلاتا ہے (اس کی علامت یہ ہے) کہ وہ یتیم کو سختی سے دھکے دے کر اس کی توہین کرتا ہے اور اسے تکلیف دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا اور نہ اس کا خیال رکھنے کی وصیت کرتا ہے، اگر وہ سچے دل سے روز جزاء کو مانتا ہوتا اور اس کے دل میں دین کی حقیقت جاگزیں ہوتی تو وہ یتیم کو دھکے نہ دیتا اور نہ وہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب سے پیچھے ہٹتا ہے۔
. إِنَّ حَقِيْقَةَ التَّصْدِيْقِ بِالدِّيْنِ لَيْسَتْ كَلِمَةٌ تُقَالُ بِاللِّسَانِ، إِنَّمَا هِيَ تَحَوُّلٌ فِي الْقَلْبِ يَدْفَعُهُ إِلَى الْخَيْرِ وَالْبِرِّ بِإِخْوَانِهِ فِي الْبَشَرِيَّةِ، الْمُحْتَاجِيْنَ إِلَى الرِّعَايَةِ	دین کی حقیقت کی تصدیق، کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو زبان سے کہہ دیا جائے۔ بلکہ یہ حقیقت تو دل میں داخل ہوتی ہے اور اسے اپنے انسان بھائیوں سے نیکی اور احسان پر ابھارتی ہے اور اسے محتاجوں کا خیال اور ان کی پاسداری و نگہبانی کی طرف دھکیلتی ہے۔ اور اللہ لوگوں سے الفاظ کی

وَالْحِمَايَةِ. وَاللهُ لَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ كَلِمَاتٍ. إِنَّمَا يُرِيدُ مِنْهُمْ مَعَهَا أَعْمَالًا تُصَدِّقُهَا، وَإِلَّا فَهِيَ هَبَاءٌ، لَا وَزْنَ لَهَا عِنْدَهُ وَلَا اعْتِبَارَ.	اد ائیگی کا مطالبہ نہیں کرتا، بلکہ وہ ان سے ایسے اعمال کا صدور چاہتا ہے جو اس حقیقت کی تصدیق کریں ورنہ وہ الفاظ اڑتے ہوئے ذرات ثابت ہوں جن کا اس کے پاس نہ کوئی وزن ہوگا اور نہ اعتبار۔
وَلَيْسَ أَصْرَحُ مِنْ هٰذِهِ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ فِيْ تَقْرِيرِ هٰذِهِ الْحَقِيقَةِ الَّتِيْ تُمَثِّلُ رُوْحَ هٰذِهِ الْعَقِيْدَةِ وَطَبِيْعَةَ هٰذَا الدِّيْنِ أَصْدَقَ تَمْثِيْلٍ.	ان تینوں آیات سے زیادہ صریح اور واضح آیات نہیں ہیں جو اس حقیقت کو اجاگر کر کے اس عقیدے کی روح اور اس دین کے مزاج کی سچی تصویر پیش کرتی ہوں۔
وَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدْخُلَ هُنَا فِيْ جَدَلٍ فِقْهِيٍّ حَوْلَ حُدُوْدِ الْإِيْمَانِ وَحُدُوْدِ الْإِسْلَامِ. فَتِلْكَ الْحُدُوْدُ الْفِقْهِيَّةُ إِنَّمَا تَقُوْمُ عَلَيْهَا الْمُعَامَلَاتُ الشَّرْعِيَّةُ. فَأَمَّا هُنَا فَالسُّوْرَةُ تُقَرِّرُ حَقِيْقَةَ الْأَمْرِ فِيْ اعْتِبَارِ اللهِ وَمِيْزَانِهِ. وَهٰذَا أَمْرٌ آخَرُ غَيْرُ الظَّوَاهِرِ الَّتِيْ تَقُوْمُ عَلَيْهَا الْمُعَامَلَاتُ!!	اور ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ہم یہاں ایمان اور اسلام کی حدود کے فقہی تنازعے میں داخل ہوں کیونکہ یہ فقہی حدود ہیں اور ان پر شرعی معاملات قائم ہیں۔ جبکہ اس مقام پر یہ سورت اللہ کے اعتبار اور اس کے ترازو میں ایمان کی حقیقت کی وضاحت کر رہی ہے اور یہ دوسرا معاملہ ان ظاہری معاملات سے ہٹ کر ہے جن پر (دینی اور دنیاوی) معاملات قائم ہیں۔
ثُمَّ يُرَتِّبُ عَلَى هٰذِهِ الْحَقِيْقَةِ الْأُوْلَى صُوْرَةً تَطْبِيْقِيَّةً مِنْ صُوَرِهَا: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝﴾ إِنَّهُ دُعَاءٌ أَوْ وَعِيْدٌ بِالْهَلَاكِ لِلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ.. فَمَنْ هُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ! إِنَّهُمْ ﴿الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝﴾	پھر اس پہلی حقیقت پر عملی صورت منقش ہوتی ہے اور (درج ذیل صورت) ان صورتوں میں سے ہے "پس ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے، جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں، وہ لوگ جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزوں سے روکتے ہیں" یہ ان نمازیوں کے لیے ہلاکت کی دعا یا وعید ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ سو وہ لوگ کون سے ہیں جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں؟ وہ جو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں اور عام برتنے کی چیزوں سے روکتے ہیں۔
إِنَّهُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ، وَلٰكِنَّهُمْ لَا يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ. الَّذِيْنَ	وہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن نمازیں قائم نہیں کرتے، وہ لوگ (رکوع و سجود، قیام و قعود جیسے) ارکان نماز

يُؤَدُّوْنَ حَرَكَاتُ الصَّلَاةِ، وَيَنْطِقُوْنَ بِأَذْعِيَتِهَا، وَلٰكِنْ قُلُوْبُهُمْ لَا تَعِيْشُ مَعَهَا، وَلَا تَعِيْشُ بِهَا، وَأَرْوَاحُهُمْ لَا تَسْتَحْضِرُ حَقِيْقَةَ الصَّلَاةِ وَحَقِيْقَةُ مَا فِيْهَا مِنْ قِرَآءَاتٍ وَدَعْوَاتٍ وَتُسْبِيْحَاتٍ. إِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ رِيَاءَ النَّاسِ لَا إِخْلَاصًا لله. وَمِنْ ثُمَّ هُمْ سَاهُوْنَ عَنْ صَلَاتِهِمْ وَهُمْ يُؤَدُّوْنَهَا. سَاهُوْنَ عَنْهَا لَمْ يُقِيْمُوْهَا. وَالْمَطْلُوْبُ هُوَ إِقَامَةُ الصَّلَاةِ لَا مُجَرَّدُ أَدَائِهَا. وَإِقَامَتُهَا لَا تَكُوْنُ إِلَّا بِاسْتِحْضَارِ حَقِيْقَتِهَا وَالْقِيَامُ لله وَحْدَهُ بِهَا.	تو ادا کرتے ہیں اور دعاؤں (کے الفاظ) مونہوں سے بولتے ہیں لیکن ان کے دل ان کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے اور ان کے ساتھ زندہ رہتے ہیں۔ ان کی روحیں نماز اور اس کے اندر پڑھی جانے والی آیات اور دعوات اور تسبیحات کی حقیقت کو دل میں جگہ نہیں دیتیں، وہ لوگوں کے دکھانے کے لیے نمازیں پڑھتے ہیں۔ خالصتاً اللہ کے لیے نہیں پڑھتے پھر وہ اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ حالانکہ وہ ادا بھی کرتے ہیں۔ وہ ان سے غافل اس لیے قرار پائے کہ ان سے مطالبہ تو یہ تھا کہ وہ نماز قائم کریں نہ فقط ادا کریں اور اس کا قیام اور اس کی حقیقت کو دل میں حاضر کیے بغیر ممکن نہیں، اور نہ ہی وہ فقط اللہ وحدہ لاشریک کے لیے قیام کے بغیر ممکن ہے۔
وَمِنْ هُنَا لَا تُنْشِئُ الصَّلَاةُ آثَارَهَا فِيْ نُفُوْسِ هٰؤُلَاءِ الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ. فَهُمْ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ. يَمْنَعُوْنَ الْمَعُوْنَةَ وَالْبِرَّ وَالْخَيْرَ عَنْ إِخْوَانِهِمْ فِي الْبَشَرِيَّةِ. يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ عَنْ عِبَادِ الله. وَلَوْ كَانُوْا يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ حَقًّا لله مَا مَنَعُوْا الْعَوْنَ عَنْ عِبَادِهِ، فَهٰذَا هُوَ مِحَكُّ الْعِبَادَةِ الصَّادِقَةِ الْمَقْبُوْلَةِ عِنْدَ الله..	اسی لیے نماز ان لوگوں کے دلوں میں اپنے اثرات پیدا نہیں کرتی وہ اس کے قیام سے غافل ہیں سو وہ عام برتنے والی چیزوں سے روکتے ہیں اور وہ اپنے انسان بھائیوں سے خیر اور نیکی کے کاموں میں معاونت کے سامنے رکاوٹ بنتے ہیں اور اللہ کے بندوں سے عام استعمال کی چیزوں کو روک لیتے ہیں اگر وہ حقیقتاً اللہ کے لیے نمازیں قائم کرتے تو اس کے بندوں سے معاونت سے ممانعت نہ کرتے سو یہ اللہ کے ہاں مقبول عبادت کی سچی کسوٹی قرار پائی۔
وَهٰكَذَا نَجِدُ أَنْفُسَنَا مَرَّةً أُخْرَى أَمَامَ حَقِيْقَةِ هٰذِهِ الْعَقِيْدَةِ، وَأَمَامَ طَبِيْعَةِ هٰذَا الدِّيْنِ. وَنَجِدُ نَصًّا قُرْآنِيًّا يُنْذِرُ مُصَلِّيْنَ بِالْوَيْلِ. لِأَنَّهُمْ لَمْ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ حَقًّا. إِنَّمَا	اور اسی طرح ہم اپنے آپ کو دوسری مرتبہ اس عقیدے کی حقیقت کے سامنے اور اس دین کے مزاج سامنے موجود پاتے ہیں اور ہم قرآنی نص کو پاتے ہیں کہ وہ نمازیوں کو خرابی اور ہلاکت سے ڈرا رہی ہے کیونکہ وہ اسے حقیقی طور پر قائم نہیں کر رہے، بلکہ وہ تو ایسی حرکات (قیام،

أَدَّوْا حَرَكَاتٍ لَا رُوْحَ فِيهَا. وَلَمْ يَتَجَرَّدُوْا لله فِيهَا. إِنَّمَا أَدَّوْهَا رِيَاءً. وَلَمْ تَتْرُكُ الصَّلَاةُ أَثَرَهَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ فَهِيَ إِذَنْ هَبَاءٌ. بَلْ هِيَ إِذَنْ مَعْصِيَةٌ تَنْتَظِرُ سُوْءَ الْجَزَاءِ!	قعود، رکوع و سجود) ادا کر رہے ہیں جن میں روح نماز نہیں ہے اور نہ وہ اسے خالصتاً للہ ادا کر رہے ہیں بلکہ وہ تو دکھاوا کرتے ہیں اور نماز ان کے دلوں اور عملوں میں اثر نہیں چھوڑتی اسی لیے وہ اڑتے ہوئے ذرات کی شکل بن جاتی ہے بلکہ وہ ایسی نافرمانی و معصیت بن جاتی ہے جو برے انجام کا انتظار کر رہی ہے۔
وَنَنْظُرُ مِنْ وَرَاءِ هٰذِهِ وَتِلْكَ إِلَى حَقِيقَةِ مَا يُرِيْدُهُ الله مِنَ الْعِبَادِ، حِيْنَ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بِرِسَالَاتِهِ لِيُؤْمِنُوْا بِهِ وَلِيَعْبُدُوْهُ..	اور ہم اس اور اس حقیقت کے پردے کے پیچھے سے دیکھ رہے ہیں کہ اللہ سبحانہ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے کیونکہ اس نے ان کی طرف اپنے پیغامات بھیجے تاکہ وہ اس پر ایمان لائیں اور اس کی عبادت کریں۔
إِنَّهُ لَا يُرِيْدُ مِنْهُمْ شَيْئًا لِذَاتِهِ سُبْحَانَهُ فَهُوَ الْغَنِيُّ إِنَّمَا يُرِيْدُ صَلَاحَهُمْ هُمْ أَنْفُسَهُمْ. يُرِيْدُ الْخَيْرَ لَهُمْ. يُرِيْدُ طَهَارَةَ قُلُوْبِهِمْ وَيُرِيْدُ سَعَادَةَ حَيَاتِهِمْ. يُرِيْدُ لَهُمْ حَيَاةً رَفِيْعَةً قَائِمَةً عَلَى الشُّعُوْرِ النَّظِيْفِ، وَالتَّكَافُلِ الْجَمِيلِ، وَالْأَرْيَحِيَّةِ الْكَرِيْمَةِ وَالْحُبِّ وَالْإِخَاءِ وَنَظَافَةِ الْقَلْبِ وَالسُّلُوْكِ.	وہ ان سے اپنی ذات کے لیے کچھ نہیں مانگتا کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی ذات ہے، وہ تو اپنے بندوں کی اصلاح اور فلاح چاہتا ہے وہ ان کے لیے خیر، ان کے دلوں کی طہارت، ان کی زندگی کی سعادت چاہتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ ان کو ایسی معیاری اور شاندار زندگی نصیب ہو جو صاف ستھرے شعور پر قائم ہو اور وہ خوبصورت امداد باہمی، آبرومندانہ فیاضی و سخاوت اور محبت واخوت اور دل اور چال ڈھال میں صفائی کا مرقع ہو۔
أَيْنَ تَذْهَبُ الْبَشَرِيَّةُ بَعِيْدًا عَنْ هٰذَا الْخَيْرِ؟ وَهٰذِهِ الرَّحْمَةِ؟ وَهٰذَا الْمُرْتَقَى الْجَمِيلِ الرَّفِيعِ الْكَرِيْمِ؟ أَيْنَ تَذْهَبُ لِتَتَخَبَّطَ فِيْ مَتَاهَاتِ الْجَاهِلِيَّةِ الْمُظْلِمَةِ النَّكِدَةِ وَأَمَامَهَا هٰذَا النُّوْرُ فِيْ مَفْرَقِ الطَّرِيْقِ؟	انسانیت، اس خیر و برکت اور رحمت و رافت، خوبصورت، بلند شان اور آبرومندانہ رفعت سے بھاگ کے کہاں جا رہی ہے۔ کیا وہ جاہلیت کے تاریک ترین اور ناہموار اور بے فیض میدانوں کی طرف بھاگ رہی ہے۔ حالانکہ اس کے چوراہے میں اس کے سامنے یہ نور دمک رہا ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ الماعون میں وارد شدہ مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی، نحوی تحلیل وتشریح

ذَاتُ اِتِّجَاهٍ وَاحِدٍ: ایک سمت والی۔ تقریر: وضاحت از باب قَرَّرَ يُقَرِّرُ تَقْرِيْرًا سے اسم مصدر۔

تُعَالِجُ: موضوع بحث بناتی ہے۔ معاملے کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ از باب عَالَجَ يُعَالِجُ عِلَاجًا وَمُعَالَجَةً

يَمُتُّ: تعلق پیدا کرتا ہے از باب مَتَّ يَمُتُّ مَتًّا سے فعل مضارع واحد مذکر غائب۔

اَلصَّغِيْرَةُ: چھوٹی۔ اس کا متضاد ہے اَلْكَبِيْرَةُ، اَلْقَصِيْرَةُ: اس کا متضاد ہے اَلطَّوِيْلَةُ۔

اَلسَّآئِدُ: عام رائج الوقت، اَلسَّابِغَةُ: سرتاپا ڈھانپنے والی۔ از باب اَسْبَغَ يُسْبِغُ اِسْبَاغًا سے اسم فاعل مؤنث۔

طُقُوْسٌ: مذہبی رسومات۔ اس کا واحد طَقْسٌ ہے یہ لفظ عموماً عیسائیوں کی مذہبی رسومات پر بولا جاتا ہے۔

مَنْهَجٌ: راستہ۔ دستور العمل، غَايَةٌ: مقصد، غرض وغایت، انتہاء

قَضَايَا: مسائل، تقاضے، اس کا واحد قَضِيَّةٌ ہے۔ اَلرُّؤْيَةُ: دیکھنا۔ رَأَى يَرٰى ءَ رُؤْيَةً سے

جَدَلٌ فِقْهِيٌّ: فقہی جھگڑے۔ جو فقہائے کرام کے اختلاف رائے سے پیدا ہوتے ہیں۔

اِسْتِحْضَارٌ: حاضر کرنا، از باب اِسْتَحْضَرَ يَسْتَحْضِرُ اِسْتِحْضَارًا سے اسم مصدر

مِحَكٌّ: کسوٹی، جس پر سنار سونے کو رگڑ کر پرکھتے ہیں کہ یہ کھوٹا ہے یا کھرا۔

هَبَآءٌ: ذرات جو فضاء میں اڑتے رہتے ہیں۔

اَلْأَرِيْحَةُ: خوش حالی، آرام دہ اور پرسکون زندگی۔

اَلْإِخَآءُ: بھائی چارہ مودّت واخوت۔ اَلْمُرْتَقٰى: بلندی، مَتَاهَاتٌ: چٹیل میدان

اَلْمُظْلِمَةُ: تاریک ترین۔ از باب أَظْلَمَ يُظْلِمُ: اسم فاعل مؤنث

اَلنَّكِدَةُ: بے ثمر، بے فیض، پراگندہ حال۔ قرآن میں ہے: ﴿وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا﴾

مَفْرَقُ الطَّرِيْقِ: چوراہا۔

سورۃ الکوثر

اِنَّآ	اَعْطَيْنٰكَ	الْكَوْثَرَ ①	فَصَلِّ
یقیناً ہم نے	عطاء کی آپ کو	کوثر	تو آپ نماز پڑھیں
لِرَبِّكَ	وَانْحَرْ ②	اِنَّ	شَانِئَكَ هُوَ
اپنے رب کے لیے	اور قربانی کریں	بلاشبہ	آپ کا دشمن ہی
الْاَبْتَرُ ③			
بے نام ونشان رہے گا			

سلیس ترجمہ:

"(اے نبی ﷺ!) یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطاء کی۔ تو آپ اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔"

تفسیر سورۃ الکوثر

ترجمہ	عبارت
یہ سورۃ، سورۃ ضحیٰ اور سورۃ الم نشرح کی طرح خالصتاً حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہے اس میں آپ کا رب آپ سے غم دور کررہا ہے اور آپ سے خیر کا وعدہ کررہا ہے اور آپ کے دشمنوں کو بے نام ونشان ہونے کی وعید سنا رہا ہے اور آپ کو شکر کی راہ کی طرف متوجہ کررہا ہے۔	هٰذِهِ السُّوْرَةُ خَالِصَةٌ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَسُوْرَةِ الضُّحٰى، وسُوْرَةِ الشَّرْحِ. يُسَرِّي عَنْهُ رَبُّهُ فِيْهَا، وَيَعِدُهُ بِالْخَيْرِ، وَيُوْعِدُ أَعْدَآءَهُ بِالْبَتْرِ، وَيُوَجِّهُهُ إِلٰى طَرِيْقِ الشُّكْرِ.
علاوہ ازیں یہ سورت عکس پیش کرتی ہے۔دعوت کی زندگی کا، مکہ میں داعی (الی اللہ) کی ابتدائی زندگی کا، حضرت نبی کریم ﷺ کے خلاف مکروفریب اور ایذاء رسانی کا، اللہ کی دعوت کا جس کی کامیابی کی وہ بشارت دے رہا ہے، اور اللہ کی براہ راست نگاہ کا، جو وہ اپنے بندے اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے چند مومنوں پر رکھے ہوئے ہے (اس طرح) یہ سورت حضرت رسول اللہ ﷺ کو تسلی دینے اور انہیں مطمئن رہنے اور اس کے خوبصورت صلے کا عکس پیش کررہی ہے۔اور ان کے دشمنوں کو ڈرانے والی دھمکی کا تذکرہ کررہی ہے۔	وَمِنْ ثَمَّ فَهِيَ تُمَثِّلُ صُوْرَةً مِنْ حَيَاةِ الدَّعْوَةِ، وَحَيَاةِ الدَّاعِيَةِ فِيْ أَوَّلِ الْعَهْدِ بِمَكَّةَ. صُوْرَةً مِّنَ الْكَيْدِ وَالْأَذٰى لِلنَّبِيِّ ﷺ وَدَعْوَةَ اللهِ الَّتِيْ يُبَشِّرُ بِهَا، وَصُوْرَةً مِّنْ رِعَايَةِ اللهِ الْمُبَاشِرَةِ لِعَبْدِهِ وَلِلْقِلَّةِ الْمُؤْمِنَةِ مَعَهُ، وَمِنْ تَثْبِيْتِ اللهِ وَتَطْمِيْنِهِ وَجَمِيْلِ وَعْدِهِ لِنَبِيِّهِ وَمَرْهُوْبِ وَعِيْدِهِ لِشَانِئِهِ.
اسی طرح یہ سورت ہدایت، خیر اور ایمان کی حقیقت اور گمراہی، شر اور کفران کی حقیقت کا نمونہ دکھارہی ہے کہ پہلی حقیقت کو کثرت، فیض اور دیرپائی نصیب ہے اور دوسری حقیقت کو قلت، حسرت اور نام و نشان کا مٹنا نصیب ہوگا اگرچہ غافل لوگ خلاف واقعہ مفہوم لیں۔	كَذٰلِكَ تُمَثِّلُ حَقِيْقَةَ الْهُدٰى وَالْخَيْرِ وَالْإِيْمَانِ. وَحَقِيْقَةَ الضَّلَالِ وَالشَّرِّ وَالْكُفْرَانِ.. الْأُوْلٰى كَثْرَةٌ وَفَيْضٌ وَامْتِدَادٌ. وَالثَّانِيَةُ قِلَّةٌ وَانْحِسَارٌ وَانْبِتَارٌ. وَإِنْ ظَنَّ الْغٰفِلُوْنَ غَيْرَ هٰذَا وَذَاكَ.

وَرَدَ أَنَّ سُفَهَآءَ قُرَيْشٍ مِمَّنْ كَانُوْا يُتَابِعُوْنَ الرَّسُوْلَ ﷺ وَدَعْوَتَهُ بِالْكَيْدِ وَالْمَكْرِ وَإِظْهَارِ السُّخْرِيَّةِ وَالِاسْتِهْزَاءِ. لِيُصْرِفُوْا جَمْهَرَةَ النَّاسِ عَنِ الْإِسْتِمَاعِ لِلْحَقِّ الَّذِي جَآءَهُمْ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ، مِنْ أَمْثَالِ الْعَاصِ ابْنِ وَآئِلٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَأَبِي لَهَبٍ، وَأَبِي جَهْلٍ، وَغَيْرِهِمْ، كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ أَبْتَرُ. يُشِيْرُوْنَ بِهٰذَا إِلَى مَوْتِ الذُّكُوْرِ مِنْ أَوْلَادِهِ. وَقَالَ أَحَدُهُمْ: دَعُوْهُ فَإِنَّهُ سَيَمُوْتُ بِلَا عَقَبٍ وَيَنْتَهِي أَمْرُهُ!

روایات میں آیا ہے کہ قریش کے احمق لوگ جو حضرت رسول اللہ ﷺ اور آپ کی دعوت کا پیچھا مکر و فریب اور تمسخر اور استہزاء (ٹھٹھ، مخول) سے کرتے تھے وہ دراصل عوام کی اکثریت کو اللہ کی طرف سے لائے ہوئے حق سے پھیرنا چاہتے تھے جیسے عاص بن وائل، عقبہ بن ابی معیط، ابو لہب، ابو جہل وغیرہم یہ بدبخت حضرت رسول کریم ﷺ کو ابتر کہتے تھے وہ اشارہ کرتے تھے کہ آپ کی نرینہ اولاد فوت ہوگئی ہے یہاں تک کہ ایک بدبخت نے یہ بھی کہہ دیا کہ اسے چھوڑ دو کہ عنقریب یہ بے اولاد فوت ہوجائے گا اور اس کی دعوت کا معاملہ از خود ختم ہوجائے گا۔

وَكَانَ هٰذَا اللَّوْنُ مِنَ الْكَيْدِ اللَّئِيْمِ الصَّغِيْرِ يَجِدُ لَهُ فِي الْبِيْئَةِ الْعَرَبِيَّةِ الَّتِيْ تَتَكَاثَرُ بِالْأَبْنَآءِ صَدًى وَوَقْعًا. وَتَجِدُ هٰذِهِ الْوَخْزَةُ الْهَابِطَةُ مَنْ يَهُشُّ لَهَا مِنْ أَعْدَآءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَشَانِئِيْهِ، وَلَعَلَّهَا أَوْجَعَتْ قَلْبَهُ الشَّرِيْفَ وَمَسَّتْهُ بِالْغَمِّ أَيْضًا.

یہ بے کمینے پن کا ایک رخ ہے جس کا عرب معاشرے میں جو بیٹوں کی کثرت پر ناز و غرور کرتا تھا، بڑا اثر تھا اور یہ گھٹیا قسم کی چبھن حضرت رسول ﷺ کے دشمنوں کے لیے خوشی کا سبب بن رہی تھی اور شاید اس گھٹیا طعنے نے آپ کے دل مبارک پر اثر کیا ہو اور آپ کو غم بھی لاحق ہوا ہو۔

وَمِنْ ثَمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ تَمْسَحُ عَلَى قَلْبِهِ ﷺ بِالرَّوْحِ وَالنَّدَى، وَتُقَرِّرُ حَقِيْقَةَ الْخَيْرِ الْبَاقِي الْمُمْتَدِّ الَّذِي اخْتَارَهُ لَهُ رَبُّهُ، وَحَقِيْقَةَ الْإِنْقِطَاعِ وَالْبَتْرِ الْمُقَدَّرِ لِأَعْدَآئِهِ.

اس موقعہ پر یہ سورت آپ کے قلب مبارک پر ٹھنڈا اور خوشبودار ہاتھ پھیرنے کے لیے نازل ہوئی۔ کہ آپ کے رب نے پائیدار اور طویل المدت خیر کی حقیقت آپ کے لیے مقدر کی ہے اور انقطاع خیر اور دم بریدگی اور بے فیض آپ کے دشمنوں کے مقدر میں ہے۔

﴿إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝﴾.. وَالْكَوْثَرُ صِيْغَةٌ مِنَ الْكَثْرَةِ.. وَهُوَ مُطْلَقٌ غَيْرُ

"بے شک ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطاء کیا۔"

کوثر، کثرت سے مبالغے کا صیغہ ہے اور یہ عام

مَحْدُوْدٍ. يُشِيْرُ إِلَى عَكْسِ الْمَعْنَى الَّذِيْ أَطْلَقَهُ هٰؤُلَآءِ السُّفَهَآءُ.. إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ مَا هُوَ كَثْرٌ فَائِضٌ غَزِيْرٌ. غَيْرُ مَمْنُوْعٍ وَلَا مَبْتُوْرٍ.. فَإِذَا أَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَتَتَبَّعَ هٰذَا الْكَوْثَرَ الَّذِيْ أَعْطَاهُ اللهُ لِنَبِيِّهِ فَهُوَ وَاجِدُهُ حَيْثُمَا نَظَرَ أَوْ تَصَوَّرَ.	ہے، محدود نہیں یہ اس مفہوم کے متضاد کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ان احمقوں نے سمجھ رکھا تھا۔ بیشک ہم نے آپ کو وہ کچھ عطاء کیا ہے جو بہت زیادہ ہے اور فیض سے بھرپور ہے نہ وہ ممنوع ہے اور نہ مبتور جو کوئی شخص اس کوثر کا جو اللہ نے اپنے نبی کو عطا کیا ہے، نظارہ کرنا چاہے تو جس طرف نظر یا تصور کرے گا اسے پالے گا۔
هُوَ وَاجِدُهُ فِي النُّبُوَّةِ. فِيْ هٰذَا الْإِتِّصَالِ بِالْحَقِّ الْكَبِيْرِ، وَالْوُجُوْدِ الْكَبِيْرِ. اَلْوُجُوْدُ الَّذِيْ لَا وُجُوْدَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْءَ فِي الْحَقِيْقَةِ سِوَاهُ. وَمَاذَا فَقَدَ مَنْ وَجَدَ اللهَ؟ هُوَ وَاجِدُهُ فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ الَّذِيْ نَزَلَ عَلَيْهِ. وَسُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُ كَوْثَرٌ لَا نِهَايَةَ لِكَثْرَتِهِ، وَيَنْبُوْعٌ ثَرٌّ لَا نِهَايَةَ لِفَيْضِهِ وَغَزَارَتِهِ! وَهُوَ وَاجِدُهُ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ، وَيُصَلِّيْ عَلَى مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ فِي الْأَرْضِ، حَيْثُ يَقْتَرِنُ اِسْمُهُ بِاسْمِ اللهِ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَآءِ. وَهُوَ وَاجِدُهُ فِيْ سُنَّتِهِ الْمُمْتَدَّةِ عَلَى مَدَارِ الْقُرُوْنِ، فِيْ أَرْجَآءِ الْأَرْضِ. وَفِي الْمَلَايِيْنَ بَعْدَ الْمَلَايِيْنَ السَّآئِرَةِ عَلَى أَثَرِهِ، وَمَلَايِيْنَ الْمَلَايِيْنَ مِنَ الْأَلْسِنَةِ وَالشِّفَاهِ الْهَاتِفَةِ	وہ اسے نبوت میں پالے گا جو حق کبیر اور وجود کبیر سے متصل و مربوط ہے، ایسے وجود حقیقی اور ذاتی سے جس کے سوا کوئی حقیقی اور ذاتی وجود نہیں اور حقیقت میں اس کے سواء باقی سب فانی ہیں اور جس نے اللہ کو پالیا اس نے کیا کچھ گنوایا؟ وہ اسے اس قرآن میں پائے گا جو اس پر نازل ہوا ہے اور اس کی ایک سورت بھی کوثر ہے جس کی کثرت کی انتہاء نہیں، وہ موجزن چشمہ ہے جس کے فیض اور گہرائی کی انتہاء نہیں ہے وہ اسے ملاء اعلیٰ (عالی مرتبہ فرشتوں) میں پائے گا جو اس پر درود بھیجتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو اس زمین میں اس پر درود بھیجتے ہیں اور پھر اس اعتبار سے بھی کہ اس نے زمین اور آسمان میں اس کا نام اپنے سے ملا دیا ہے (جہاں أشهد أن لا إله إلا الله ہے وہاں أشهد أن محمد رسول الله ہے) وہ اسے آپؐ کے اسوہ حسنہ میں پائے گا جو صدیاں گزرنے کے باوجود زمین کے تمام گوشوں میں موجود ہے اور کروڑھا مسلمان نسل در نسل اس پر عمل پیرا ہیں اور کروڑھا زبانیں اور ہونٹ اس کے ذکر سے تر ہوتے رہیں گے اور اس کی سیرت

بِاسْمِهِ، وَمَلَايِيْنَ الْـمَلَايِيْنَ مِنَ الْقُلُوْبِ الْـمُحِبَّةِ لِسِيْرَتِهِ وَذِكْرَاهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.	اور یاد سے لگاؤ رکھنے والے کروڑوں دل، قیامت تک ان کی محبت سے سرشار ہوتے رہیں گے۔
وَهُوَ وَاجِدُهُ فِي الْخَيْرِ الَّذِيْ فَاضَ عَلَى الْبَشَرِيَّةِ فِيْ جَمِيْعِ أَجْيَالِـهَا بِسَبَبِهِ وَعَنْ طَرِيْقِهِ. سَوَاءٌ مَنْ عَرَفُوْا هٰذَا الْخَيْرَ فَآمَنُوْا بِهِ، وَمَنْ لَـمْ يَعْرِفُوْهُ وَلٰكِنَّهُ فَاضَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا فَاضَ! وَهُوَ وَاجِدُهُ فِي مَظَاهِرِ شَتّٰى، مُحَاوَلَةُ إِحْصَائِهَا ضَرْبٌ مِنْ تَقْلِيْلِهَا وَتَصْغِيْرِهَا! إِنَّهُ الْكَوْثَرُ، الَّذِيْ لَا نِهَايَةَ لِفَيْضِهِ، وَلَا إِحْصَاءَ لِعَوَارِفِهِ، وَلَا حَدَّ لِـمَدْلُوْلِهِ. وَمِنْ ثُمَّ تَرَكَهُ النَّصُّ بِلَا تَحْدِيْدٍ، يَشْمُلُ كُلَّ مَا يَكْثُرُ مِنَ الْخَيْرِ وَيَزِيْدُ..	اور وہ اسے پالے گا اس خیر کثیر میں جو انسانی دنیا کے تمام معاشروں میں آپؐ کے سبب اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے ذریعے برس رہی ہے خواہ اس خیر کو پہچان کر آپؐ پر ایمان لائے ہوں یا نہ پہچان سکے ہوں۔ لیکن وہ اسے مختلف شکلوں اور صورتوں میں پالے گا اور ان کو شمار کرنا ایک طرح سے انہیں تھوڑا اور چھوٹا کرنے کے مترادف ہے۔ بیشک وہ کوثر ہے، جس کے فیض کی انتہاء نہیں اور اس کے معارف کو شمار کرنا ممکن نہیں اور اس کے مدلولات کی کوئی حد نہیں، اسی لیے نص نے اسے بلاتحدید چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ وہ ہر طرح کی خیر کی کثرت اور بڑھوتی کو اپنے عموم میں شامل کر لے۔
وَقَدْ وَرَدَتْ رِوَايَاتٌ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَةٍ أَنَّ الْكَوْثَرَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ أُوْتِيَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلٰكِنِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَجَابَ بِأَنَّ هٰذَا النَّهْرَ هُوَ مِنْ بَيْنِ الْخَيْرِ الْكَثِيْرِ الَّذِيْ أُوْتِيَهُ الرَّسُوْلُ. فَهُوَ كَوْثَرٌ مِنَ الْكَوْثَرِ! وَهٰذَا هُوَ الْأَنْسَبُ فِيْ هٰذَا السِّيَاقِ وَفِيْ هٰذِهِ الْـمُلَابَسَاتِ.	بہت سی اسناد سے مروی احادیث میں آیا ہے کہ کوثر، جنت میں ایک نہر کا نام ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ کو عطاء کی گئی ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس جواب دیتے ہیں کہ یہ نہر تو اس خیر کثیر کا ایک حصہ ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ کو عطاء ہوئی ہے یعنی وہ حوض کوثر تو کوثروں میں سے ایک کوثر ہے اور یہی قول اس سیاق وسباق اور اس کے متعلقات کے مناسب ہے۔
﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾ بَعْدَ تَوْكِيْدِ هٰذَا الْعَطَاءِ الْكَثِيْرِ الْفَائِضِ الْكَثْرَةِ، عَلَى غَيْرِ مَا أَرْجَفَ الْـمُرْجِفُوْنَ وَقَالَ	”پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“ اللہ نے تخریب اور فریب کاروں کی

الْكَائِدُوْنَ، وَجَّهَ الرَّسُوْلَ ﷺ إِلَى شُكْرِ النِّعْمَةِ بِحَقِّهَا الْأَوَّلِ. حَقَّ الْإِخْلَاصِ وَالتَّجَرُّدِ لِلّٰهِ فِي الْعِبَادَةِ وَفِي الْإِتِّجَاهِ.. فِي الصَّلَاةِ وَفِي ذَبْحِ النُّسُكِ خَالِصًا لِلّٰهِ: .	شرانگیزیوں کے برخلاف حضرت رسول اللہ ﷺ کو کثرت فیض والی عطاء کثیر کی خوشخبری سنانے کے بعد شکر نعمت کے پہلے حق کی طرف متوجہ کیا ہے اور وہ ہے حق اخلاص اور بندگی اور توجہ میں تجرد ویک رخی ، نماز میں بھی اور قربانی کرنے میں بھی کہ وہ خالصتاً اللہ کے لیے ہو۔
﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾.. غَيْرَ مُلْقٍ بِالًا إِلَى شِرْكِ الْمُشْرِكِيْنَ، وَغَيْرَ مُشَارِكٍ لَهُمْ فِي عِبَادَتِهِمْ أَوْ فِي ذِكْرِ غَيْرِ اسْمِ اللهِ عَلَى ذَبَائِحِهِمْ.	"اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔" مشرکین کے شرک کو خاطر میں بھی نہ لانا اور نہ ہی ان کی عبادت اور ان کے ذبیحوں میں شریک ہونا ہے جو وہ غیر اللہ کے لیے کرتے ہیں۔
وَفِي تَكْرَارِ الْإِشَارَةِ إِلَى ذِكْرِ اسْمِ اللهِ عَلَى الذَّبَائِحِ، وَتَحْرِيْمِ مَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ، وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ.. مَا يَشِيْ بِعِنَايَةِ هٰذَا الدِّيْنِ بِتَخْلِيْصِ الْحَيَاةِ كُلِّهَا مِنْ عَقَابِيْلِ الشِّرْكِ وَآثَارِهِ. لَا تَخْلِيْصِ التَّصَوُّرِ وَالضَّمِيْرِ وَحْدَهُمَا. فَهُوَ دِيْنُ الْوَحْدَةِ بِكُلِّ مَعْنًى مِنْ مَعَانِيْهَا، وَكُلِّ ظِلٍّ مِنْ ظِلَالِهَا، كَمَا أَنَّهُ دِيْنُ التَّوْحِيْدِ الْخَالِصِ الْمُجَرَّدِ الْوَاضِحِ. وَمِنْ ثَمَّ فَهُوَ يَتَتَبَّعُ الشِّرْكَ فِي كُلِّ مَظَاهِرِهِ، وَفِي كُلِّ مَكَامِنِهِ، وَيُطَارِدُهُ مُطَارَدَةً عَنِيْفَةً دَقِيْقَةً سَوَاءٌ اِسْتَكَنَّ فِي الضَّمِيْرِ، أَمْ ظَهَرَ فِي الْعِبَادَةِ، أَمْ تَسَرَّبَ إِلَى تَقَالِيْدِ الْحَيٰوةِ فَالْحَيٰوةُ وَحْدَةٌ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَالْإِسْلَامُ يَأْخُذُهَا كُلًّا لَا	ذبیحوں پر صرف اللہ کا نام لینے اور اس کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح ہونے یا اللہ کے نام کے بغیر ذبح ہونے والے جانوروں کے حرام ہونے کو تکرار کے ساتھ بیان کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دین خاص نگہبانی کا مستحق ہے کہ اسے شرک کی میل اور داغ دھبوں سے پاک رکھا جائے اسلام محض تصور اور ضمیر کے خلوص کو پسند نہیں کرتا بلکہ اپنے معانی میں سے ہر معنی میں اور اپنے سایوں میں سے ہر سائے کے اعتبار سے وحدت کا دین ہے (وہ ہڈی اور گودے کی مثال نہیں جیسا گمراہ مشائخ اپنے جاہل مریدوں کو ازبر کراتے ہیں بلکہ انجیر کی مثال ہے) مزید برآں وہ کھوٹ سے پاک اور خالص اور واضح توحید کا دین ہے اسی وجہ سے وہ شرک کے ہر روپ کا پیچھا کرتا ہے اور اس کی ہر کمین گاہ کا کھوج لگاتا ہے اور اسے سختی سے بھگا دیتا ہے خواہ وہ ضمیر میں چھپا ہو یا عبادت میں عیاں ہو یا وہ زندگی کی رسومات

يَتَجَزَّأُ، وَيُخْلِصُهَا مِنْ شَوَآئِبِ الشِّرْكِ جَمِيْعاً، وَيَتَّجِهُ بِهَآ إِلَى اللهِ خَالِصَةً وَاضِحَةً نَاصِعَةً، كَمَا نَرَى فِيْ مَسْأَلَةِ الذَّبَآئِحِ وَفِيْ غَيْرِهَا مِنْ شَعَآئِرِ الْعِبَادَةِ أَوْ تَقَالِيْدِ الْحَيٰوةِ.	میں گھس گیا ہو۔ زندگی وحدت ہے ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی اسلام اسے اپنی گرفت میں لیتا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرتا وہ زندگی کو ہر طرح کے شرک کی گندگی سے پاک کرتا ہے اور اسے خالص واضح، روشن کر کے اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانور ذبح کرنے کا مسئلہ اور اس کے علاوہ بندگی کے آداب وغیرہ میں دیکھتے ہیں یا زندگی کی رسومات میں۔
﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ فِي الْآيَةِ الْأُوْلَى قَرَّرَ أَنَّهُ لَيْسَ أَبْتَرُ بَلْ هُوَ صَاحِبُ الْكَوْثَرِ. وَفِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ يَرُدُّ الْكَيْدَ عَلٰى كَآئِدِيْهِ، وَيُؤَكِّدُ سُبْحَانَهُ أَنَّ الْأَبْتَرَ لَيْسَ هُوَ مُحَمَّدٌ، إِنَّمَا هُمْ شَانِئُوْهُ وَكَارِهُوْهُ.	"بے شک تیرا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔" اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہلی آیت میں قرار دیا ہے کہ وہ ابتر (بے نام ونشان) نہیں ہے بلکہ وہ صاحب کوثر ہے اور اس آیت سے وہ فریب کاروں کے فریب کو انہیں کے سینے پر لوٹا رہا ہے اور ابتر تو اس کے دشمن اور اسے برا سمجھنے والے ہیں۔
وَلَقَدْ صَدَقَ فِيهِمْ وَعِيْدُ اللهِ. فَقَدْ اِنْقَطَعَ ذِكْرُهُمْ وَانْطَوَى. بَيْنَمَا اِمْتَدَّ ذِكْرُ مُحَمَّدٍ وَعَلَا. وَنَحْنُ نَشْهَدُ الْيَوْمَ مِصْدَاقَ هٰذَا الْقَوْلِ الْكَرِيمِ، فِيْ صُوْرَةٍ بَاهِرَةٍ وَاسِعَةِ الْمَدَى كَمَا لَمْ يَشْهَدْهُ سَامِعُوْهُ الْأَوَّلُوْنَ!	اور ان کے بارے میں اللہ کی وعید سچ ثابت ہوئی کہ ان کی یاد منقطع ہوگئی اور سکڑ گئی جبکہ حضرت محمد ﷺ کا ذکر پھیل گیا اور بلند ہو گیا اور ہم اس قول کریم کے مصداق کے آج عینی شاہد ہیں اور چار دانگ عالم خوبصورت الفاظ میں ان کے تذکرے کا ایسا مشاہدہ کر رہے ہیں جو پہلے سامعین نہیں کر سکے۔
إِنَّ الْإِيْمَانَ وَالْحَقَّ وَالْخَيْرَ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُوْنَ أَبْتَرَ. فَهُوَ مُمْتَدُّ الْفُرُوْعِ عَمِيْقُ الْجُذُوْرِ. وَإِنَّمَا الْكُفْرُ وَالْبَاطِلُ وَالشَّرُّ هُوَ	بلاشبہ ایمان، حق اور خیر کے بارے میں یہ کہنا کہ بے نام ونشان ہیں، ممکن نہیں۔ وہ لمبی لمبی شاخوں والا اور گہری جڑوں والا ہے۔ لیکن کفر، باطل

الْأَبْتَرُ مَهْمَا تَرَعْرَعَ وَ زَهَا وَتَجَبَّرَ.	اور شر ہی بے نام ونشان ہیں خواہ وہ وقتی طور پر کتنے ہی پھولیں پھلیں اور مضبوط دکھائی دیں۔
إِنَّ مَقَايِيْسَ اللهَ غَيْرَ مَقَايِيْسِ الْبَشَرِ. وَلٰكِنِ الْبَشَرُ يَنْخَدِعُوْنَ وَيَغْتَرُّوْنَ فَيَحْسَبُوْنَ مَقَايِيْسَهُمْ هِيَ الَّتِي تُقَرِّرُ حَقَائِقَ الْأُمُوْرِ! وَأَمَامَنَا هٰذَا الْمَثَلُ النَّاطِقُ الْخَالِدُ.. فَأَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَوْلَتَهُمُ اللَّئِيْمَةَ، وَيَنَالُوْنَ بِهَا مِنْ قُلُوْبِ الْجَمَاهِيْرِ، وَيَحْسَبُوْنَ حِيْنَئِذٍ أَنَّهُمْ قَدْ قَضَوْا عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَطَعُوْا عَلَيْهِ الطَّرِيْقَ؟ أَيْنَ هُمْ؟ وَأَيْنَ ذِكْرَاهُمْ، وَأَيْنَ آثَارُهُمْ؟ إِلَى جِوَارِ الْكَوْثَرِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، ذٰلِكَ الَّذِي أُوْتِيَهُ مَنْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ عَنْهُ: الْأَبْتَرُ؟!	بے شک اللہ کے پیمانے انسانوں کے پیمانوں سے جدا ہیں، لیکن انسان دھوکا کھا جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے پیمانے ہی معاملات کے حقائق مقرر کرتے ہیں جبکہ ہمارے سامنے یہ دائمی اور ناطق مثال ہے۔ سو وہ لوگ کہاں گئے جو حضرت محمد ﷺ کے متعلق گھٹیا بات کرتے تھے اور اس کے ذریعے عوام کی اکثریت کے دل جیت لیتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے حضرت محمد ﷺ کا قصہ تمام کر دیا ہے اور اس کے راستے بند کر دیے ہیں (بتاؤ) وہ کہاں ہیں؟ اور ان کی یادیں کہاں ہیں؟ اور ان کے نشانات کہاں ہیں؟ بمقابلہ ہر چیز کی کثرت کے جو آپ کو عطاء کی گئی۔
إِنَّ الدَّعْوَةَ إِلَى اللهِ وَالْحَقَّ وَالْخَيْرَ لَا يُمْكِنُ أَنْ تَكُوْنَ بَتْرَاءَ وَلَا أَنْ يَكُوْنَ صَاحِبُهَا أَبْتَرَ، وَكَيْفَ وَهِيَ مَوْصُوْلَةٌ بِاللهِ الْحَيِّ الْبَاقِي الْأَزَلِيِّ الْخَالِدِ؟ إِنَّمَا يَبْتُرُ الْكُفْرُ وَالْبَاطِلُ وَالشَّرُّ وَيَبْتُرُ أَهْلُهُ، مَهْمَا بَدَأَ فِي لَحْظَةٍ مِنَ اللَّحَظَاتِ أَنَّهُ طَوِيْلٌ مُمْتَدُّ الْجُذُوْرِ..وَصَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ. وَكَذَبَ الْكَائِدُوْنَ الْمَكِرُوْنَ..	بلاشبہ اللہ کی طرف دعوت، حق اور خیر کا ابتر ہونا ممکن نہیں اور نہ ہی حق والا ابتر ہو سکتا ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ چیز ابتر ہو جائے جس کا تعلق زندہ اور باقی اور ازلی ذات سے ہو؟ البتہ کفر، باطل اور شر ابتر ہوتا ہے اور اس کے علمبردار بھی خواہ وہ بادی النظر میں طویل المدت اور لمبی جڑوں والے نظر آئیں۔ اللہ نے سچ فرمایا اور فریب کاروں نے جھوٹ بولا۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ الکوثر میں وارد شدہ مشکل الفاظ کی لغوی صرفی اور نحوی تحلیل

يُسَرِّيْ: غم دور کرتا ہے۔ از باب سَرَّى يُسَرِّي صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم

يَعِدُ: وعدہ کرتا ہے۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع از باب وَعَدَ يَعِدُ وَعْدًا

يُوْعَدُ: دھمکی دیتا ہے۔ از باب أَوْعَدَ يُوْعِدُ وَعِيْدًا صیغہ واحد مذکر فعل مضارع معلوم

اَلْبَتْرُ: کاٹ دینا۔ از باب بَتَرَ يَبْتِرُ بَتْرًا سے اسم مصدر اسی سے نکلا: اَلصَّارِمُ الْبَتَّارُ کاٹنے والی تلوار

تُمَثِّلُ: نمونہ پیش کرتی ہے۔ از باب مَثَّلَ تُمَثِّلُ تَمْثِيْلًا سے صیغہ واحد مونث فعل مضارع۔

دَاعِيَةٌ: دعوت دینے والا۔ یہ اصل میں داعٍ سے ماخوذ ہے اس کے آخر میں "ۃ" مبالغہ کے لیے ہے جیسے عالم سے عَلَّامَةٌ

اَلْكَيْدُ وَالْأَذٰى: مکر و فریب اور دکھ۔ از باب كَادَ يَكِيْدُ كَيْدًا سے مصدر ہے۔ آذٰى يُؤْذِيْ إِيْذَاءً وَأَذًى

تَثْبِيْتُ: تسلی دینا۔ از باب ثَبَّتَ يُثَبِّتُ تَثْبِيْتًا سے اسم مصدر قرآن میں ہے: ﴿وَتَثْبِيْتًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ﴾

تَطْمِيْنٌ: اطمینان دلانا۔ از باب اِطْمَئَنَّ يَطْمَئِنُّ إِطْمِيْنَانًا وَتَطْمَئِيْنًا سے اسم مصدر۔

مَرْهُوْبٌ: ڈرایا گیا۔ از باب رَهِبَ يَرْهَبُ رَهْبًا وَرَهْبَةً سے اسم مفعول واحد مذکر۔

شَانِئٌ: دشمن۔ بدخواہ۔ از باب شَانَ يَشِيْنُ شَيْنًا سے اسم فاعل واحد مذکر۔ بدنما کرنا، عیب لگانا۔

اِنْبِتَارٌ: بے نام و نشان ہونا۔ دم بریدہ ہونا۔ از باب اِنْبَتَرَ يَنْبَتِرُ اِنْبِتَارًا سے اسم مصدر۔

جُمْهَرَةُ النَّاسِ: لوگوں کی اکثریت۔ جمہوریت کا لفظ اردو میں عربی سے آیا ہے۔ ڈیموکریسی۔

وَخْزَةٌ: چبھن۔ چرک لگانا، از باب وَخَزَ يَخِزُ وَخْزَةً سے اسم مصدر۔

اَلْهَابِطَةُ: گرنے والی۔ نیچے اترنے والی۔ از باب هَبَطَ يَهْبِطُ هَبْطًا: سے اسم فاعل مونث واحد

اَلرَّوْحُ: خوشبودار، ٹھنڈی ہوا۔ جس سے دل مسرور ہو جائے اور بدن خنکی محسوس کرے۔

اَلنَّدٰى: شبنم، سخاوت، فیاضی، پانی کے بخارات جو رات کو فضاء ٹھنڈی ہونے کی وجہ سے کثیف ہو کر قطرے بن کر گرتے ہیں۔

أَوْجَعَتْ: تکلیف دی۔ از باب اَوْجَعَ يُوْجِعُ وَجْعًا صیغہ واحد مونث فعل ماضی معلوم۔

يَنْبُوْعُ ثَرٌّ: موجزن چشمہ۔ يَنْبُوْعُ کا معنی چشمہ ہے ثَرًّا کا معنی موجزن تیز بہاؤ والا پانی از باب ثَرَّ يَثُرُّ ثَرًّا

مُحَاوَلَةُ إِحْصَاءٍ: گنتی کرنے کی کوشش۔ ضرب، قسم، نوع

اَلْمُرْجِفُوْنَ: سنسنی پھیلانے والے فسادی۔ دہشت انگیز

اَلْكَائِدُوْنَ: مکار اور فریب کار لوگ۔ غَيْرُ مُلْقٍ بَالًا: اپنے خیال کو کسی کے فعل کے قریب نہ لے جانا۔

عَقَابِيْلُ الشِّرْكِ: شرک کی گندگی اور میل کچیل۔ آفات و مصائب

اِسْتَكَنَّ: چھپا ہوا۔ از باب اِسْتَكَنَّ يَسْتَكِنُّ بروزن اِسْتَمَدَّ يَسْتَمِدُّ اِسْتِمْدَادًا

شَوَائِبُ: گندگی میل کچیل، ملاوٹ، کھوٹ کہا جاتا ہے: فُلَانٌ بَرِيٌّ مِنَ الشَّوَائِبِ وہ گندگی سے پاک ہے۔

نَاصِعَةٌ: روشن، صاف و شفاف از باب نَصَعَ يَنْصَعُ نَصْعًا، نکھرا ہوا ہونا۔ صیغہ اسم فاعل

تَرَعْرَعَ: نشو و نما پائے۔ از باب تَرَعْرَعَ يَتَرَعْرَعُ تَرَعْرُعًا

زَهَا: پھولنا پھلنا۔ از باب زَهَا يَزْهُوْ زَهْوًا سے فعل ماضی معلوم واحد مذکر غائب

مَقَايِيْسُ: پیمانے۔ اَلْجَمَاهِيْرُ: لوگوں کی اکثریت۔ فقہائے کرام کسی مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِتَّفَقَ عَلَيْهِ جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ

سورۃ الکافرون

قُلْ	يٰٓاَيُّهَا	الْكٰفِرُوْنَ ۝	لَآ	اَعْبُدُ
آپ کہہ دیجئے	اے	کافرو!	نہیں	میں عبادت کرتا
مَا	تَعْبُدُوْنَ ۝	وَلَآ اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	
جن (دیوتاؤں) کی تم عبادت کرتا ہو		اور نہ تم	عبادت کرنے والے ہو	
مَآ اَعْبُدُ ۝		وَلَآ	اَنَا عَابِدٌ	
(اسکی) جس کی میں عبادت کرتا ہوں		اور نہ	میں (ہی) عبادت کرنے والا ہوں	
مَّا عَبَدْتُّمْ ۝	وَلَآ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	مَآ
جسکی تم عبادت کرتے ہو	اور نہ	تم (ہی)	عبادت کرنے والے ہو (اس کی) جس کی	
اَعْبُدُ ۝	لَكُمْ	دِيْنُكُمْ	وَلِيَ	دِيْنِ ۝
میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لیے	تمہارا دین ہے	اور میرے لیے	میرا دین

سلیس ترجمہ:

”اے نبی! آپ کہہ دیجئے: اے کافرو! میں ان (دیوتاؤں) کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔“

تفسیر سورۃ الکافرون

ترجمہ	عبارت
عرب لوگ وجود باری تعالیٰ کا انکار نہیں کرتے تھے، لیکن وہ اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے جس سے اس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہے کہ وہ احد اور صمد ہے لہٰذا وہ اس کے ساتھ شرک کرتے اور اس طرح کی قدر نہیں کرتے تھے جس طرح انہیں کرنی چاہیے تھی اور نہ اس کی اس طرح عبادت کرتے تھے جس طرح عبادت کرنے کا حق تھا۔ وہ اللہ کی الوہیت (بندگی) میں ان بتوں کو بھی شریک کرتے تھے جو انہوں نے اپنے مشائخ یا بڑوں کی طرف منسوب کر رکھے تھے یا فرشتوں کی طرف منسوب کر رکھا تھا جنہیں وہ اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اور انہوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان رشتہ داری کا عقیدہ اختیار کر رکھا تھا یا وہ ان نسبتوں کو بھول چکے تھے اور ان کے خود ساختہ معبودوں کی بندگی کرتے تھے اور انہوں نے اِس یا اُس نظریے کے تحت انہیں اللہ کے ہاں قرب حاصل کرنے کے لیے درمیانی واسطہ بنا رکھا تھا جیسا کہ سورۃ زمر میں اللہ تعالیٰ نے ان کا قول بیان کیا ہے کہ "ہم تو ان کی بندگی اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔"	لَمْ يَكُنِ الْعَرَبُ يَجْحَدُوْنَ اللهَ وَلٰكِنْ كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَهُ بِحَقِيْقَتِهِ الَّتِيْ وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ. أَحَدٌ. صَمَدٌ. فَكَانُوْا يُشْرِكُوْنَ بِهِ وَلَا يَقْدُرُوْنَهُ حَقَّ قَدْرِهِ، وَلَا يَعْبُدُوْنَهُ حَقَّ عِبَادَتِهِ. كَانُوْا يُشْرِكُوْنَ بِهِ هٰذِهِ الْأَصْنَامَ الَّتِيْ يَرْمُزُوْنَ بِهَا إِلٰى أَسْلَافِهِمْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ أَوِ الْعُظَمَاءِ. أَوْ يَرْمُزُوْنَ بِهَا إِلَى الْمَلٰئِكَةِ.. وَكَانُوْا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ الْمَلٰئِكَةَ بَنَاتُ اللهِ، وَأَنَّ بَيْنَهُ سُبْحَانَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَباً، أَوْ يَنْسَوْنَ هٰذَا الرَّمْزَ وَيَعْبُدُوْنَ هٰذِهِ الْآلِهَةَ، وَفِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ أَوْ تِلْكَ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَهَا لِتَقَرُّبِهِمْ مِنَ اللهِ كَمَا حَكَى عَنْهُمُ الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ فِيْ سُوْرَةِ الزُّمَرِ قَوْلَهُمْ: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾
اور قرآن کریم نے ان کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ اعتراف کرتے تھے کہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق، اور سورج اور چاند کی تسخیر، اور پانی کا آسمان سے اتارنا، اللہ	وَلَقَدْ حَكَى الْقُرْآنُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَعْتَرِفُوْنَ بِخَلْقِ اللهِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ، وَتَسْخِيْرِهِ لِلشَّمْسِ

وَالْقَمَرِ، وَإِنْزَالِهِ الْمَاءَ مِنَ السَّمَاءِ كَالَّذِي جَاءَ فِي سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ: ﴿وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ﴾ ﴿وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ﴾ وَفِي أَيْمَانِهِمْ كَانُوا يَقُولُونَ: وَاللهِ. وَتَاللهِ. وَفِي دُعَائِهِمْ كَانُوا يَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ..الخ.

تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ عنکبوت میں آیا ہے: "اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور شمس وقمر کو کس نے مطیع و فرمانبردار کر رکھا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔" "اور آپ ﷺ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے اتارا، پھر زمین کو بنجر ہونے کے بعد کس نے زندہ کیا وہ یقیناً کہیں گے کہ اللہ نے۔" اور وہ اپنی قسموں میں یہ کہا کرتے تھے کہ، واللہ (اللہ کی قسم) تاللہ (اللہ کی قسم) اور اپنی دعاؤں میں کہا کرتے تھے، اے اللہ الخ،

وَلٰكِنَّهُمْ مَعَ إِيمَانِهِمْ بِاللهِ كَانَ هٰذَا الشِّرْكُ يُفْسِدُ عَلَيْهِمْ تَصَوُّرَهُمْ كَمَا كَانَ يُفْسِدُ عَلَيْهِمْ تَقَالِيدَهُمْ وَشَعَائِرَهُمْ، فَيَجْعَلُونَ لِلْآلِهَةِ الْمُدَّعَاةِ نَصِيبًا فِي زَرْعِهِمْ وَأَنْعَامِهِمْ وَنَصِيبًا فِي أَوْلَادِهِمْ. حَتّٰى لَيَقْتَضِي هٰذَا النَّصِيبُ أَحْيَانًا التَّضْحِيَةَ بِأَبْنَائِهِمْ. وَفِي هٰذَا يَقُولُ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ عَنْهُمْ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ.

لیکن ان کے اللہ پر ایمان رکھنے کے باوجود، شرک نے ان پر ان کا تصور خراب کر رکھا تھا جیسا کہ ان کی رسومات اور بندگی کی علامات نے ان کا تصور خراب کیا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے خود ساختہ دیوتاؤں کے لیے ہے اپنے کھیتوں اور مویشیوں اور اپنی اولادوں میں حصہ رکھتے تھے، یہاں تک کہ بسا اوقات معاملہ ان کے بیٹوں کی قربانی تک جا پہنچتا تھا۔ اور اس بارے میں ان کے طرز عمل کو بیان کیا ہے۔

﴿وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا لِشُرَكَآىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآىِٕهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى

اور انہوں نے اللہ کے لیے حصہ مقرر کیا ہے اپنے کھیتوں اور مویشیوں سے اور وہ (اپنے اعتقاد کے مطابق کہتے ہیں) یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ ہمارے دیوتاؤں کے لیے ہے، سو جو ان کے دیوتاؤں کے لیے وہ اللہ کے حصے میں شامل نہیں ہو سکتا اور جو اللہ کے لیے ہے وہ دیوتاؤں کے حصے میں شامل ہو سکتا ہے۔ برا ہے وہ جو فیصلہ کرتے ہیں!

شُرَكَآءِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

اور اسی طرح مشرکین کے دیوتاؤں نے بہت سے مشرکوں، ان کی اولاد کا قتل خوشنما بنادیا ہے تاکہ وہ انہیں دین (توحید سے) پھیر دیں اور ان کا دین ان پر خلط ملط کردیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے لہٰذا چھوڑ ان کو اور اس کو جو وہ بہتان باندھتے ہیں اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ مویشی اور کھیت ممنوع ہیں ان کو صرف وہی کھا سکتا ہے جسے ہم چاہیں۔ اپنے اعتقاد کے مطابق۔ اور کچھ مویشیوں (کے ذبح کرنے) پر سواری حرام ہے اور کچھ مویشیوں پر وہ اللہ پر افتراء باندھنے کی وجہ سے اس کا نام نہیں ذکر کرتے۔ عنقریب اللہ انہیں ان کے افتراء (جھوٹ باندھنا) کا بدلہ دے گا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان مویشیوں کے پیٹوں میں جو کچھ ہے وہ ہمارے مردوں کے لیے مختص ہے اور ہماری بیویوں پر حرام ہے اور اگر وہ مردہ پیدا ہو تو وہ اس میں برابر کے حصہ دار ہیں۔

عنقریب وہ انہیں ان کے کیے کا بدلہ دے گا۔ یقیناً وہ حکمت والا اور جاننے والا ہے۔ تحقیق خسارے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے کم عقلی کی بناء پر بغیر علم کے اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے اس کے عطاء کردہ رزق کو حرام ٹھہرایا، یقیناً وہ گمراہ ہوئے اور وہ ہدایت پانے والے نہ تھے۔

وَكَانُوْا يَعْتَقِدُوْنَ أَنَّهُمْ عَلَى دِيْنِ إِبْرٰهِيْمَ، وَأَنَّهُمْ أَهْدَى مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ، الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعِيْشُوْنَ مَعَهُمْ فِي الْجَزِيْرَةِ الْعَرَبِيَّةِ، لِأَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: عُزَيْرٌ ابْنُ اللهِ. وَالنَّصَارٰى كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: عِيْسَى ابْنُ اللهِ. بَيْنَمَا هُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْمَلٰئِكَةَ وَالْجِنَّ

اور وہ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ حضرت ابراہیم کے دین پر ہیں اور وہ ان یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں جو ان کے ساتھ جزیرۃ العرب میں زندگی بسر کرتے تھے، کیونکہ یہودی کہتے تھے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔ جبکہ یہ عرب فرشتوں اور جنوں کی پرستش کرتے تھے۔ یہ سمجھ

عَلٰی اِعْتِبَارِ قَرَابَتِهِمْ مِنَ اللهِ بِزَعْمِهِمْ فَكَانُوا يَعُدُّونَ أَنْفُسَهُمْ أَهْدَى. لِأَنَّ نِسْبَةَ الْمَلٰئِكَةِ إِلَى اللهِ وَنِسْبَةَ الْجِنِّ كَذٰلِكَ أَقْرَبُ مِنْ نِسْبَةِ عُزَيْرٍ وَعِيسَى.. وَكُلُّهُ شِرْكٌ. وَلَيْسَ فِي الشِّرْكِ خِيَارٌ. وَلٰكِنَّهُمْ هُمْ كَانُوا يَحْسَبُونَ أَنْفُسَهُمْ أَهْدَى وَأَقْوَمَ طَرِيقًا!	کر کہ وہ ان کی نسبت اللہ کے زیادہ قریب ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے آپ کو زیادہ ہدایت یافتہ سمجھتے کیونکہ فرشتوں اور جنوں کو اللہ سے قرب زیادہ حاصل ہے بہ نسبت عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کے۔ حالانکہ یہ سب شرک تھا اور شرک میں ذاتی چاہتوں کا کوئی وزن نہیں۔ لیکن وہ اپنے آپ کو زیادہ ہدایت یافتہ اور راست رو سمجھتے تھے۔
فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ دِينَهُ هُوَ دِينُ إِبْرٰهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا: نَحْنُ عَلَى دِينِ إِبْرٰهِيمَ فَمَا حَاجَتُنَا إِذَنْ إِلَى تَرْكِ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ وَاتِّبَاعِ مُحَمَّدٍ؟!	جب حضرت محمد ﷺ ان کے پاس من جانب اللہ رسول بن کر آئے اور ان سے کہا کہ میرا دین ہی ابراہیم کا دین ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ ہم (تو پہلے ہی) حضرت ابراہیم کے دین پر ہیں۔ لہٰذا ہمیں کیا پڑی کہ ہم اس دین کو ترک کر دیں اور محمد ﷺ کی اتباع کریں۔
وَفِي الْوَقْتِ ذَاتِهِ رَاحُوا يُحَاوِلُونَ مَعَ الرَّسُولِ ﷺ خُطَّةً وَسَطًا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، وَعَرَضُوا عَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَ لِآلِهَتِهِمْ مُقَابِلَ أَنْ يَسْجُدُوا هُمْ لِإِلٰهِهِ! وَأَنْ يَسْكُتَ عَنْ عَيْبِ آلِهَتِهِمْ وَعِبَادَتِهِمْ، وَلَهُ فِيهِمْ وَعَلَيْهِمْ مَا يَشْتَرِطُ!	اور اسی دوران وہ کوشش کرنے لگے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے اور اپنے درمیان کوئی درمیانی سمجھوتا کر لیں، اور انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ آپ ﷺ ہمارے دیوتاؤں کو سجدہ کریں اور ہم ان کے تبادلے میں آپ ﷺ کے خدا کو سجدہ کریں گے اور آپ ﷺ ہمارے دیوتاؤں کی عبادت اور ان پر تنقید کرنے سے خاموشی اختیار کریں اور اس سمجھوتے پر آپ ﷺ بھی اپنی شرائط پیش کر سکتے ہیں۔
وَلَعَلَّ اخْتِلَاطَ تَصَوُّرَاتِهِمْ، وَاعْتِرَافِهِمْ بِاللهِ مَعَ عِبَادَةِ آلِهَةٍ أُخْرَى مَعَهُ.. لَعَلَّ هٰذَا كَانَ يُشْعِرُهُمْ أَنَّ الْمَسَافَةَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ قَرِيبَةٌ،	اور شاید ان کے مخلوط تصورات نے اور دیگر دیوتاؤں کی بندگی کے ساتھ اللہ کے حاکم مطلق ہونے کے اعتراف نے انہیں یہ بات سوجھائی ہو کہ ان کے اور محمد ﷺ کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ ہے اور اس پر

يُمْكِنُ التَّفَاهُمُ عَلَيْهَا، بِقِسْمَةِ الْبَلَدِ بَلَدَيْنِ، وَالِالْتِقَاءِ فِي مُنْتَصَفِ الطَّرِيقِ، مَعَ بَعْضِ التَّرْضِيَاتِ الشَّخْصِيَّةِ!	سمجھوتہ ممکن ہے کہ (علی سبیل المثال) ایک شہر کو دو شہروں میں تقسیم کرکے ان کے درمیان آدھی مسافت پر ملاقات گاہ بنالی جائے اور اس پر چند ذاتی رضا مندیاں شامل کردی جائیں۔
وَلِحَسْمِ هٰذِهِ الشُّبْهَةِ، وَقَطْعِ الطَّرِيقِ عَلَى الْمُحَاوَلَةِ، وَالْمُفَاصَلَةِ الْحَاسِمَةِ بَيْنَ عِبَادَةٍ وَعِبَادَةٍ، وَمَنْهَجٍ وَمَنْهَجٍ، وَتَصَوُّرٍ وَتَصَوُّرٍ، وَطَرِيقٍ وَطَرِيقٍ.. نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ. بِهٰذَا الْجَزْمِ. وَبِهٰذَا التَّوْكِيدِ. وَبِهٰذَا التَّكْرَارِ. لِتَنْهِيَ كُلَّ قَوْلٍ، وَتُقْطَعَ كُلَّ مُسَاوَمَةٍ وَتُفَرِّقَ نِهَائِياً بَيْنَ التَّوْحِيدِ وَالشِّرْكِ، وَتُقِيمَ الْمَعَالِمَ وَاضِحَةً، لَا تَقْبَلُ الْمُسَاوَمَةَ وَالْجَدَلَ فِي قَلِيلٍ وَلَا كَثِيرٍ:	اور اس شبہے (کی چنگاری) کو بھسم کرنے اور اس کوشش کی راہ کو بند کرنے اور ایک بندگی اور دوسری بندگی اور ایک منہج اور دوسرے منہج، ایک تصور اور دوسرے تصور، ایک راہ اور دوسری راہ کے درمیان قطعی اور فیصلہ کن فرق واضح کرنے کے لیے یہ سورت نازل ہوئی، اس جزم، اس تاکید اور اس تکرار کے ساتھ کہ اس معاملے میں ہر طرح کی گفتگو سے روک دیا جائے اور ہر طرح کے بھاؤ تاؤ کو کاٹ دیا جائے اور توحید اور شرک کے درمیان آخری حد تک فرق کردیا جائے۔ اور ان کے واضح نشانات قائم کردیے جائیں جو کچھ لو اور کچھ دو اور تھوڑے اور زیادہ کے جھگڑے کا قصہ تمام کردیں۔
﴿ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ۝ ﴾.	”کہہ دیجیے اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو، جس کی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔“
نَفْيٌ بَعْدَ نَفْيٍ. وَجَزْمٌ بَعْدَ جَزْمٍ. وَتَوْكِيدٌ بَعْدَ تَوْكِيدٍ. بِكُلِّ أَسَالِيبِ النَّفْيِ وَالْجَزْمِ وَالتَّوْكِيدِ..	نفی کے بعد نفی، جزم کے بعد جزم، تاکید کے بعد تاکید۔ نفی اور جزم اور تاکید کے ہر اسلوب کے ساتھ ”قل“ سو یہ حکم ربانی ہے جو فیصلہ کن اور اشارہ کرنے

﴿قُلْ﴾ فَهُوَ الْأَمْرُ الْإِلٰهِيُّ الْحَاسِمُ الْمُوحِي بِأَنَّ أَمْرَ هٰذِهِ الْعَقِيدَةِ أَمْرُ اللهِ وَحْدَهُ. لَيْسَ لِمُحَمَّدٍ فِيهِ شَيْءٌ. إِنَّمَا هُوَ اللهُ الْآمِرُ الَّذِي لَا مَرَدَّ لِأَمْرِهِ، الْحَاكِمُ لَا رَادَّ لِحُكْمِهِ.	والا ہے کہ اس عقیدے کا معاملہ اللہ وحدہٗ کے ہاتھ میں ہے۔ محمد ﷺ کا اس میں کوئی اختیار نہیں۔ وہ اللہ ہی حکم دینے والا ہے جس کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔ اور وہ ایسا حاکم ہے جس کے فیصلے کو رد کرنے کی طاقت کسی کے پاس نہیں۔
﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ .. نَادَاهُمْ بِحَقِيقَتِهِمْ، وَوَصَفَهُمْ بِصِفَتِهِمْ.. إِنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى دِينٍ، وَلَيْسُوا بِمُؤْمِنِينَ وَإِنَّمَا هُمْ كَافِرُونَ. فَلَا الْتِقَاءَ إِذَنْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ فِي طَرِيقٍ.. وَهٰكَذَا يُوحِي مَطْلَعُ السُّورَةِ وَافْتِتَاحُ الْخِطَابِ، بِحَقِيقَةِ الْاِنْفِصَالِ الَّذِي لَا يُرْجَى مَعَهُ اتِّصَالٌ!	”کہہ دیجیے اے کافرو!“ قرآن نے ان کی حقیقت کو مد نظر رکھ کر انہیں (اے کافرو!) کہہ کر خطاب کیا اور انہیں ان کے اصلی وصف سے متصف کیا۔ کہ وہ کسی دین پر نہیں ہیں اور نہ وہ مومن ہیں بلکہ وہ کافر ہیں سو آپ کی اور ان کی راستے پر ملاقات نہیں ہو سکتی۔ ”میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم کرتے ہو“ سو میری عبادت، تمہاری عبادت سے جدا اور میرا معبود، تمہارے معبودوں سے جدا ہے۔
﴿لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾ .. فَعِبَادَتِي غَيْرُ عِبَادَتِكُمْ، وَمَعْبُودِي غَيْرُ مَعْبُودِكُمْ.. ﴿وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ﴾ فَعِبَادَتُكُمْ غَيْرُ عِبَادَتِي، وَمَعْبُودُكُمْ غَيْرُ مَعْبُودِي. ﴿وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ﴾ تَوْكِيدٌ لِلْفِقْرَةِ الْأُولَى فِي صِيغَةِ الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ وَهِيَ أَدَلُّ عَلَى ثَبَاتِ الصِّفَةِ وَاسْتِمْرَارِهَا.	”اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔“ سو تمہاری عبادت میری عبادت سے جدا ہے اور تمہارا معبود، میرے معبود سے جدا ہے۔ ”اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں اس کی جس کی تم کرتے ہو۔“ یہ جملہ اسمیہ کے سانچے میں پہلے جملے کی تاکید ہے بات اور استمرار پر زیادہ دلالت کرتی ہے۔
﴿وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ﴾ تَكْرَارٌ لِتَوْكِيدِ الْفِقْرَةِ الثَّانِيَةِ. كَيْ لَا	”اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔“ یہ دوسرے جملے کی تاکید کے لیے تکرار ہے تاکہ کسی طرح ظن و تخمین اور شک و شبہ کی

تَبْقِي مُظِنَّةٌ وَلَا شُبْهَةٌ، وَلَا مَجَالٌ لِمَظِنَّةٍ أَوْ شُبْهَةٍ بَعْدَ هٰذَا التَّوْكِيدِ الْمُكَرَّرِ بِكُلِّ وَسَائِلِ التَّكْرَارِ وَالتَّوْكِيدِ! ثُمَّ إِجْمَالُ لِحَقِيقَةِ الْإِفْتِرَاقِ الَّذِي لَا الْتِقَاءَ فِيهِ. وَالْإِخْتِلَافِ الَّذِي لَا تَشَابُهَ فِيهِ، وَالْإِنْفِصَالِ الَّذِي لَا اتِّصَالَ فِيهِ، وَالتَّمْيِيزِ الَّذِي لَا اخْتِلَاطَ فِيهِ:	گنجائش نہ رہے اور اس مکرر تاکید کے بعد جو ہر طرح کے اسالیب تکرار اور تاکید کو بروئے کار لانے کے بعد کی گئی، اس طرح کے سمجھوتے کی سوچ اور شبہ کی گنجائش بھی نہ چھوڑے (اس کے بعد والی آیت میں توحید اور شرک کے درمیان خط) افتراق کی حقیقت کو اجمالاً بیان کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ان کے درمیان کسی طرح کا لنک اور ربط و تعلق نہیں ہو سکتا۔ اور اس اختلاف کو بیان کیا گیا ہے جس میں التباس و اشتباہ کی گنجائش نہیں اور اس جداگانہ نظریے کو بیان کیا گیا ہے جس کے بعد لنک اور ربط کی کوئی صورت نہیں اور ایسے خط امتیاز کا ذکر ہے جس میں (توحید و شرک) خلط ملط نہیں۔
﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝﴾.. أَنَا هُنَا وَأَنْتُمْ هُنَاكَ، وَلَا مِعْبَرٌ وَلَا جِسْرٌ وَلَا طَرِيقٌ!!! مَفَاصِلَةٌ كَامِلَةٌ شَامِلَةٌ، وَتَمَيُّزٌ وَاضِحٌ دَقِيقٌ..	"تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔" میں یہاں اور تم وہاں، میرے اور تمہارے درمیان نہ کوئی دریائی گزر گاہ ہے نہ کوئی پل اور نہ کوئی راستہ۔ میری تم سے ہر اعتبار سے مکمل کٹی (لاتعلقی) ہے اور واضح اور باریک ترین فرق۔
وَلَقَدْ كَانَتْ هٰذِهِ الْمَفَاصَلَةُ ضَرُورِيَّةً لِإِيضَاحِ مَعَالِمِ الْإِخْتِلَافِ الْجَوْهَرِيِّ الْكَامِلِ، الَّذِي يَسْتَحِيلُ مَعَهُ اللِّقَاءُ عَلَى شَيْءٍ فِي مُنْتَصَفِ الطَّرِيقِ. الْإِخْتِلَافُ فِي جَوْهَرِ الْإِعْتِقَادِ، وَأَصْلِ التَّصَوُّرِ، وَحَقِيقَةِ الْمَنْهَجِ، وَطَبِيعَةِ الطَّرِيقِ. إِنَّ التَّوْحِيدَ مَنْهَجٌ، وَالشِّرْكُ مَنْهَجٌ	اور اختلاف کے مکمل جوہری نشانات کی وضاحت کے لیے (توحید اور شرک کے درمیان) فرق بیان کرنا ضروری تھا، کیونکہ (شرک کی نجاست کی موجودگی میں) کافروں سے کسی صورت میں بھی نصف راستے میں ملاقات ناممکن ہے۔ یہ اختلاف، اعتقاد کے جوہر میں، تصور کی اصلیت، منہج کی حقیقت میں، راستے کے مزاج میں موجود ہے۔ (یعنی توحید کا ہر پہلو سے شرک سے اختلاف ہے۔)

آخَرُ.. وَلَا يَلْتَقِيَانِ..	
اَلتَّوْحِيْدُ مَنْهَجٌ يَتَّجِهُ بِالْإِنْسَانِ مَعَ الْوُجُوْدِ كُلِّهِ إِلَى اللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. وَيُحَدِّدُ الْجِهَةَ الَّتِيْ يَتَلَقَّى مِنْهَا الْإِنْسَانُ، عَقِيْدَتَهُ وَشَرِيْعَتَهُ، وَقِيَمَهُ وَمَوَازِيْنَهُ، وَآدَابَهُ وَأَخْلَاقَهُ، وَتَصَوُّرَاتِهِ كُلَّهَا عَنِ الْحَيَاةِ وَعَنِ الْوُجُوْدِ. هٰذِهِ الْجِهَةَ الَّتِيْ يَتَلَقَّى الْمُؤْمِنُ عَنْهَا هِيَ اللهُ، اللهُ وَحْدَهُ بِلَا شَرِيْكٍ. وَمِنْ ثَمَّ تَقُوْمُ الْحَيٰوةُ كُلُّهَا عَلٰى هٰذَا الْأَسَاسِ. غَيْرُ مُتَلَبِّسَةٍ بِالشِّرْكِ فِيْ أَيَّةِ صُوْرَةٍ مِنْ صُوْرِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْخَفِيَّةِ.. وَهِيَ تَسِيْرُ.. وَهٰذِهِ الْمُفَاصِلَةُ بِهٰذَا الْوُضُوْحِ ضَرُوْرِيَّةٌ لِلدَّاعِيَةِ. وَضَرُوْرِيَّةٌ لِلْمَدْعُوِّيْنَ..	توحید ایک منہج ہے اور شرک ایک دوسرا منہج ہے، اور یہ دونوں کبھی نہیں مل سکتے، توحید ایک ایسا منہج ہے جو انسان کو اپنے وجود کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے اور اس کے لیے ایک سمت متعین کرتا ہے جس سے انسان اپنا عقیدہ اور اپنی شریعت اور اپنی اقدار اور اپنے پیمانے اور آداب اور اخلاق اور تصورات، زندگی کے بارے میں بھی اور وجود کے بارے میں بھی، اسی متعینہ سمت طرف کو دیکھتا ہے اور یہ سمت جس سے مؤمن یہ تمام اشیاء حاصل کرتا ہے وہ کسی صورت میں بھی شرک سے آلودہ نہیں ہے نہ ظاہری اعتبار کے ساتھ اور نہ باطنی اعتبار کے ساتھ (توحید اور شرک کے درمیان) فرق سمجھنا تمام داعیوں اور مدعوین پر فرض اور ضروری ہے۔
إِنَّ تَصَوُّرَاتِ الْجَاهِلِيَّةِ تَتَلَبَّسُ بِتَصَوُّرَاتِ الْإِيْمَانِ. وَبِخَاصَّةٍ فِي الْجَمَاعَاتِ الَّتِيْ عَرَفَتِ الْعَقِيْدَةَ مِنْ قَبْلُ ثُمَّ انْحَرَفَتْ عَنْهَا. وَهٰذِهِ الْجَمَاعَاتُ هِيَ أَعْصَى الْجَمَاعَاتِ عَلَى الْإِيْمَانِ فِيْ صُوْرَتِهِ الْمُجَرَّدَةِ مِنَ الْغَبَشِ وَالْإِلْتِوَاءِ وَالْإِنْحِرَافِ.	یقیناً جاہلی تصورات، ایمان کے تصورات کے ساتھ ملتبس (خلط ملط) ہو جاتے ہیں، خصوصاً ان جماعتوں میں جنہوں نے پہلے تو عقیدے کو پہچان لیا اور پھر اس سے منحرف ہو گئیں اور یہ جماعتیں، ایمان کے حق میں بہت ہی نافرمان ثابت ہوئیں کہ انہوں نے گدلے پن سے شفاف اور ہر طرف گھومنے اور کج روی سے پاک ایمان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یہ ان

أَعْصَى مِنَ الْجَمَاعَاتِ الَّتِيْ لَا تَعْرِفُ الْعَقِيْدَةَ أَصْلاً.	جماعتوں سے بھی زیادہ نافرمان ثابت ہوئیں جو بنیادی طور پر عقیدے کو جانتی ہی نہ تھیں۔
ذٰلِكَ أَنَّهَا تَظُنُّ بِنَفْسِهَا الْهُدٰى فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ تَتَعَقَّدُ اِنْحِرَافَاتُهَا وَتَتَلَوّٰى! وَاخْتِلَاطُ عَقَائِدِهَا وَأَعْمَالِهَا وَخَلْطُ الصَّالِحِ بِالْفَاسِدِ فِيْهَا، قَدْ يُغْرِيْ الدَّاعِيَةَ نَفْسَهُ بِالْأَمَلِ فِي اجْتِذَابِهَا إِذَا أَقَرَّ الْجَانِبَ الصَّالِحَ وَحَاوَلَ تَعْدِيْلَ الْجَانِبِ الْفَاسِدِ.. وَهٰذَا الْإِغْرَآءُ فِيْ مُنْتَهَى الْخُطُوْرَةِ!	کیونکہ وہ عین اس وقت بھی اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتی ہیں جبکہ ان کے انحرافات کی گرہیں پکی ہو چکی ہیں اور وہ چاروں طرف گھوم رہی ہوتی ہیں اور ان کے صالح اور فاسد عقائد و اعمال خلط ملط ہو چکے ہوتے ہیں اور بسا اوقات داعی بذات خود دل جیتنے کی امید پر دھوکہ کھا جاتا ہے اور وہ درست پہلو کو برقرار رکھتا ہے اور فاسد پہلو کو درست کرنے کی کوشش کرنے لگ جاتا ہے۔ اور یہ دھوکہ انتہائی خطرناک ہے۔
إِنَّ الْجَاهِلِيَّةَ جَاهِلِيَّةٌ. وَالْإِسْلَامُ إِسْلَامٌ. وَالْفَارِقُ بَيْنَهُمَا بَعِيْدٌ. وَالسَّبِيْلُ هُوَ الْخُرُوْجُ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ بِجُمْلَتِهَا إِلَى الْإِسْلَامِ بِجُمْلَتِهِ. هُوَ الْإِنْسِلَاخُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ بِكُلِّ مَا فِيْهَا وَالْهِجْرَةُ إِلَى الْإِسْلَامِ بِكُلِّ مَا فِيْهِ. وَأَوَّلُ خُطْوَةٍ فِي الطَّرِيْقِ هِيَ تَمَيُّزُ الدَّاعِيَةِ وَشُعُوْرِهِ بِالْإِنْعِزَالِ التَّامِّ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ: تَصَوُّرًا وَمَنْهَجاً وَعَمَلاً. اَلْإِنْعِزَالُ الَّذِيْ لَا يَسْمَحُ بِالْإِلْتِقَآءِ فِيْ مُنْتَصَفِ الطَّرِيْقِ. وَالْإِنْفِصَالُ الَّذِيْ يَسْتَحِيْلُ مَعَهُ التَّعَاوُنُ إِلَّا إِذَا انْتَقَلَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ جَاهِلِيَّتِهِمْ بِكُلِّيَّتِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ.	بیشک جاہلیت، جاہلیت ہے اور اسلام، اسلام ہے اور ان دونوں کے درمیان بُعد المشرقین کا فرق ہے اور راستہ صرف ایک ہی ہے وہ یہ کہ جاہلیت سے مکمل طور پر نکل کر اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جانا اور جاہلیت کے اندر موجود ہر چیز سے کلیتاً کنارہ کش ہو کر اسلام میں موجود ہر چیز کی طرف ہجرت کرنا۔ اس راستے کا پہلا قدم یہ ہے کہ داعی اسلام کے دماغ میں جاہلیت اور اسلام کے درمیان دقیق شناخت اور اسلام کی جاہلیت سے مکمل علیحدگی کا شعور پیدا ہو جائے، تصور کے اعتبار سے بھی اور منہج کے اعتبار سے اور عمل کے اعتبار سے بھی۔ اور ایسی علیحدگی جو درمیانی راستے پر ملاقات کی گنجائش نہ چھوڑے اور ایسی علیحدگی کہ جس سے جاہلیت کے ساتھ تعاون محال اور ناممکن ہو الا یہ کہ اہل جاہلیت اپنی جاہلیت سے کلیتاً دست بردار ہو کر اسلام کی طرف منتقل ہو جائیں۔

لَا تَرْقِيعٌ. وَلَا أَنْصَافُ حُلُوْلٌ. وَلَا اِلْتِقَاءٌ فِيْ مُنْتَصَفِ الطَّرِيْقِ.. مَهْمَا تَزَيَّتِ الْجَاهِلِيَّةُ بِزَيِّ الْإِسْلَامِ، أَوِ ادَّعَتْ هٰذَا الْعُنْوَانَ!

اس میں جاہلیت کی پیوندکاری اور نصف، نصف پر سمجھوتا اور نصف راستے پر ملاقات کی گنجائش نہیں، خواہ جاہلیت کتنا ہی اسلام کا لبادہ اوڑھ لے یا وہ اسی نام سے

وَتَمَيُّزُ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فِيْ شُعُوْرِ الدَّاعِيَةِ هُوَ حَجَرُ الْأَسَاسِ. شُعُوْرُهُ بِأَنَّهُ شَيْءٌ آخَرُ غَيْرَ هٰؤُلَاءِ. لَهُمْ دِيْنُهُمْ وَلَهُ دِيْنُهُ، لَهُمْ طَرِيْقُهُمْ وَلَهُ طَرِيْقُهُ. لَا يَمْلِكُ أَنْ يُسَايِرَهُمْ خُطْوَةً وَاحِدَةً فِيْ طَرِيْقِهِمْ. وَوَظِيْفَتِهِ أَنْ يَسِيْرَهُمْ فِيْ طَرِيْقِهِ هُوَ، بِلَا مَدَاهِنَةٍ وَلَا نُزُوْلٍ عَنْ قَلِيْلٍ مِنْ دِيْنِهِ أَوْ كَثِيْرٍ!

موسوم ہونے کا دعویٰ کرے داعی اسلام کے شعور میں اس تصور کی شناخت کرنا بنیادی پتھر ہے۔ اور اس کا یہ سمجھ لینا کہ وہ اور چیز ہے اور یہ لوگ اور چیز ہیں۔ ان کے لیے ان کا دین ہے اور اس (داعی) کے لیے اس کا دین ہے۔ ان کے لیے ان کا راستہ، اور اس کے لیے اس کا راستہ ہے وہ اس اختیار کا مالک نہیں کہ وہ ان کے راستے پر ان کے ساتھ ایک قدم بھی چلے۔ اس داعی کا فریضہ یہ ہے کہ وہ ان کو اپنے راستے پر چلائے بغیر کسی مداہنت (کمزوری) کے اور بغیر اس بات کے کہ وہ اپنے دین میں تھوڑی یا زیادہ لچک دکھائے۔

وَإِلَّا فَهِيَ الْبَرَآءَةُ الْكَامِلَةُ، وَالْمُفَاصِلَةُ التَّامَّةُ، وَالْحَسْمُ الصَّرِيْحُ..

﴿لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝﴾

(اور اگر وہ ان کے راستے پر نہ چلیں تو یہ لچک نہ دکھائے) بلکہ ان سے مکمل براءت اور مکمل علیحدگی اور صریح کٹی کا اظہار کرلے۔ ”تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔“

وَمَا أَحْوَجَ الدَّاعِيْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ إِلَى هٰذِهِ الْبَرَآءَةِ وَهٰذِهِ الْمُفَاصِلَةِ وَهٰذَا الْحَسْمِ.. مَا أَحْوَجَهُمْ إِلَى الشُّعُوْرِ بِأَنَّهُمْ يُنْشِئُوْنَ الْإِسْلَامَ مِنْ جَدِيْدٍ فِيْ بِيْئَةٍ جَاهِلِيَّةٍ مُنْحَرِفَةٍ، وَفِيْ أُنَاسٍ سَبَقَ لَهُمْ أَنْ عَرَفُوْا الْعَقِيْدَةَ، ثُمَّ طَالَ عَلَيْهِمُ

آج داعیان اسلام، اس براءت اور اس علیحدگی اور اس قطع تعلقی کے کس قدر حاجت مند ہیں اور اس شعور کے کس قدر محتاج ہیں کہ وہ اس جاہلی معاشرے میں نئے سرے سے اسلام کو زندہ کر رہے ہیں جو اسلام سے منحرف ہو چکا ہے اور ان لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں جو پہلے تو عقیدے کو پہچان چکے تھے۔ پھر ان پر مدت دراز گزری۔ ”تو ان کے دل سخت ہو گئے اور

الأمد ﴿فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ كَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ وَأَنَّهُ لَيْسَ هُنَاكَ أَنْصَافُ حُلُوْلٍ،	ان میں اکثریت فاسقوں کی ہے۔".... اور یہ کہ نصف نصف پر سمجھوتے اور آدھی راہ پر ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔
وَلَا الْتِقَاءٌ فِيْ مُنْتَصَفِ الطَّرِيْقِ، وَلَا إِصْلَاحُ عُيُوْبٍ، وَلَا تَرْقِيْعُ مَنَاهِجَ..	اور نہ ہی ان کے عیبوں کی اصلاح، اور ان کے مناہج کی پیوندکاری کی ضرورت ہے۔
إِنَّمَا هِيَ الدَّعْوَةُ إِلَى الْإِسْلَامِ كَالدَّعْوَةِ إِلَيْهِ أَوَّلَ مَا كَانَ، الدَّعْوَةُ بَيْنَ الْجَاهِلِيَّةِ. وَالتَّمِيْزُ الْكَامِلُ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ.. ﴿لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ﴾ .. وَهٰذَا هُوَ دِيْنِي: اَلتَّوْحِيْدُ الْخَالِصُ الَّذِيْ يَتَلَقَّى تَصَوُّرَاتِهِ وَقِيَمَهُ، وَعَقِيْدَتَهُ وَشَرِيْعَتَهُ.. كُلُّهَا مِنَ اللهِ.. دُوْنَ شَرِيْكٍ.. كُلُّهَا.. فِيْ كُلِّ نَوَاحِي الْحَيَاةِ وَالسُّلُوْكِ.	بلکہ یہ تو اسلام کی طرف دعوت ہے بالکل اسی طرح جیسے کبھی پہلے پہل دی گئی تھی۔ جاہلیت کے ماحول میں دعوت اور جاہلیت سے مکمل آگاہی (کہ اس کے اور خالص اسلام کے درمیان کتنی دوری ہے) "تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین" یہ ہے میرا دین (یعنی) توحید خالص جو اپنے تصورات اور اپنی اقدار اور اپنا عقیدہ اور اپنی شریعت اور سب کچھ، اللہ سے حاصل کرتا ہے بغیر کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے، زندگی کے تمام گوشوں میں اور چال چلن میں۔
وَبِغَيْرِ هٰذِهِ الْمُفَاصَلَةِ. سَيَبْقَى الْغَبَشُ وَتَبْقَى الْمُدَاهَنَةُ وَيَبْقَى اللَّبْسُ وَيَبْقَى التَّرْقِيْعُ.. وَالدَّعْوَةُ إِلَى الْإِسْلَامِ لَا تَقُوْمُ عَلَى هٰذِهِ الْأُسُسِ الْمَدْخُوْلَةِ الْوَاهِنَةِ الضَّعِيْفَةِ. إِنَّهَا لَا تَقُوْمُ إِلَّا عَلَى الْحَسْمِ وَالصَّرَاحَةِ وَالشَّجَاعَةِ وَالْوُضُوْحِ.. وَهٰذَا هُوَ طَرِيْقُ الدَّعْوَةِ الْأَوَّلِ: ﴿لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝﴾	اور اس علیحدگی کے بغیر۔ گدلاہٹ، مداہنت، کھوٹ اور پیوندکاری رہ جائے گی اور اسلام کی طرف دعوت ان شکستہ وریختہ اور بودی بنیادوں پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ وہ تو فقط قطع تعلقی اور صراحت اور شجاعت اور وضاحت پر قائم ہو سکتی ہے۔ پہلی دعوت کا بھی یہی طریق کار تھا کہ " تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔"

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ الکافرون میں وارد ہونے والے مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحلیل

صَمَدٌ: بے نیاز۔ جس کی طرف حاجت روائی و مشکل کشائی کے لیے رجوع کیا جائے۔ ٹھوس ولازوال از باب صَمَدَ يَصْمُدُ صَمْدًا۔

يَرْمُزُوْنَ: اشارہ کرتے تھے۔ منسوب کرتے تھے، باب رَمَزَ يَرْمُزُ رَمْزًا سے صیغہ جمع مذکر غائب۔

يَزْعَمُوْنَ: وہ گمان کرتے تھے۔ باب زَعَمَ يَزْعَمُ زَعْمًا سے فعل مضارع جمع مذکر۔

حَكَى: حکایت بیان کی۔ حَكَى يَحْكِيْ حِكَايَةً سے فعل ماضی معلوم صیغہ واحد مذکر غائب۔

زُلْفَى: درجہ، مرتبہ، قرب، نزدیکی، از باب زَلَفَ يَزْلُفُ زَلْفًا۔

إِلٰهٌ: معبود ہر وہ جن وملک، بشر، حجر، شجر جس کے متعلق کوئی اعتقاد رکھے اس کی پرستش کی جائے۔

اَلْآلِـهَةُ الْـمِدْعَاةُ: وہ ہستیاں جن کے متعلق اعتقاد وابستہ کرکے ان کی پرستش کی جائے اور ان کے نام پر نذر ونیاز دی جائے۔

اَلتَّضْحِيَةُ: قرباني۔ از باب ضَحّٰي يُضَحِّيْ تَضْحِيَةً: اسم مصدر ہے۔

ذَرَأَ: اس نے پیدا کیا ہے۔ ذَرَأَ يَزْرَأُ ذَرْأً سے فعل ماضی معلوم واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

سَفَهًا: بیوقوفی۔ سَفَهَ يَسْفَهُ سے اسم مصدر سَفِيْهٌ بے وقوف اس کا متضاد ہے فقیہ سمجھدار۔

اَلتَّرَضِيَّاتُ الشَّخْصِيَّةُ: ذاتی رضا مندیاں اور چاہتیں۔ حسم: کاٹنا۔ حَسَمَ يَحْسُمُ حَسْمًا: کاٹ دینا۔ ختم کر دینا۔ بھسم کر دیا اسی سے حَاسِمَةٌ ہے ختم اور بھسم کرنے والی۔

اَلْـمُحَاوَلَةُ: کوشش۔ حَاوَلَ يُحَاوِلُ مُحَاوَلَةً سے اسم مصدر

مُظَنَّةٌ: گمان کی کمین گاہ۔ گمان۔ ظَنٌّ وَتَـخْمِيْنٌ: خیال کرنا۔

اَلْـمُسَاوَمَةُ: مول تول۔ بھاؤ تاؤ۔ سَاوَمَ يُسَاوِمُ مُسَاوَمَةً سے اسم مصدر۔

اَلْـمُفَاصَلَةُ: جدائی۔ علیحدگی۔ فَاصَلَ يُفَاصِلُ مُفَاصَلَةً سے مصدر۔

مُنْتَصَفُ الطَّرِيْقِ: آدھا راستہ۔

جَوْهَرُ الْاِعْتِقَادِ: کھرا اعتقاد۔ اعتقاد کا اصل۔ گوہر۔

اَلدَّاعِیَۃُ: دعوت دینے والا۔ دَعَا یَدْعُوْا دَعْوَۃً سے اسم فاعل اصل میں اَلرَّاعِیْ ہے۔ مبالغہ کے لیے ۃ بڑھائی گئی ہے۔

اَلْاِنْسِلَاخُ: سانپ کا اپنی کھال اتارنا۔ اِنْسَلَخَ یَنْسَلِخُ سَلْخًا وَاِنْسِلَاخًا سے مصدر۔ کلّی طور الگ ہو جانا۔ لبادہ اتار دینا۔

اَلْاِنْعِزَالُ: الگ ہونا۔ اِنْعَزَلَ یَنْعَزِلُ اِنْعِزَالًا سے مصدر۔

حَجَرُ الْأَسَاسِ: بنیادی پتھر۔ فاؤنڈیشن۔ تَرْقِیْعٌ: پیوند کاری۔ اِلْتِقَاءٌ: ملاقات۔ اِلْتَقٰی یَلْتَقِي سے۔

أَنْصَافُ حُلُوْلٍ: آدھا اترنا یعنی دَاعِیْ اور مَدْعُوٌّ کا اپنے اپنے موصوف سے آدھا آدھا پیچھے ہٹنا۔

اَلْغَبَشُ: گدلاہٹ۔ رات کی تاریکی اور صبح کی سفیدی کا مل جانا، نہ خالص سفید، نہ خالص تاریکی۔

اَلْـمَدَاھَنَۃُ: حق پوشی کرنا۔ فریب کاری کے لیے چاپلوسی کرنا۔ دَاھَنَ یُدَاھِنُ مُدَاھَنَۃً سے مصدر۔

اَلْوَاھِنَۃُ: ناتوانی۔ کمزوری۔ یہ عَافِیَۃٌ کی طرح مصدر ہے۔

سورۃ النصر

اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَالْفَتْحُ ۝
جب	آجائے	اللہ کی مدد	اور فتح
وَرَاَيْتَ	النَّاسَ	يَدْخُلُوْنَ	
اور آپ دیکھیں	لوگوں کو	(کہ) وہ داخل ہو رہے ہیں	
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ	اَفْوَاجًا ۝	فَسَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ
اللہ کے دین میں	فوج در فوج	تو آپ تسبیح کیجئے	اپنے رب کی حمد کے ساتھ
وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ	اِنَّهٗ	كَانَ تَوَّابًا ۝	
اور اس سے بخشش مانگیے	بلاشبہ وہ	ہے بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا	

سلیس ترجمہ:

”اے نبی! جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے گی۔ اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہو رہے ہیں۔ تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے بخشش مانگیے، بلاشبہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

تفسیر سورۃ النصر

ترجمہ	عبارت
یہ مختصر سی سورت، حضرت رسول اللہ ﷺ کی اللہ کی نصرت، فتح اور لوگوں کے اسلام میں فوج در فوج داخل ہونے کی بشارت دینے پر مشتمل ہے اسی طرح وہ آپ کو اس طرف متوجہ بھی کرتی ہے کہ جب اللہ کی نصرت اور اس کی فتح اور لوگوں کے اس کے دین پر اکٹھے ہونے کی بشارت (آفتاب نیمروز) کی طرح آشکار ہو جائے تو وہ اپنے رب کی پاکیزگی، حمد اور استغفار میں مشغول ہو جائیں۔	هٰذِهِ السُّوْرَةُ الصَّغِيْرَةُ.. كَمَا تَحْمِلُ الْبُشْرٰى لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِنَصْرِ اللهِ وَالْفَتْحِ وَدُخُوْلِ النَّاسِ فِيْ دِيْنِ اللهِ أَفْوَاجاً، وَكَمَا تُوَجِّهُهُ ﷺ حِيْنَ يَتَحَقَّقُ نَصْرُ اللهِ وَفَتْحُهُ وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ عَلٰى دِيْنِهِ إِلَى التَّوَجُّهِ إِلٰى رَبِّهِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالْحَمْدِ وَالْإِسْتِغْفَارِ..
مزید برآں یہ سورت، آنحضرت ﷺ کو بشارت دینے اور آپ کو اپنے رب کی تسبیح و تحمید اور استغفار کی طرف متوجہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس عقیدے کے مزاج اور اس منہج کی حقیقت سے بھی آگاہ کرتی ہے اور بلندی، یوں کو بیان کرتی ہے جہاں یہ عقیدہ اور منہج اسے پہنچانا چاہتا ہے اور یہ چوٹیاں اس قدر بلند و بالا اور روشن ہیں کہ انسانیت ،اسلام کی چھتری کے بغیر وہاں پہنچ نہ سکی اور نہ ہی اس آبرو مندانہ اور بلند ہدف کو مقصود ٹھہرائے بغیر وہاں پہنچ سکتی ہے۔	كَمَا تَحْمِلُ إِلَى الرَّسُوْلِ ﷺ الْبُشْرٰى وَالتَّوْجِيْهِ.. تَكْشِفُ فِي الْوَقْتِ ذَاتِهِ عَنْ طَبِيْعَةِ هٰذِهِ الْعَقِيْدَةِ وَحَقِيْقَةِ هٰذَا الْمَنْهَجِ، وَمُدَى مَا يُرِيْدُ أَنْ يَبْلُغَ بِالْبَشَرِيَّةِ مِنَ الرِّفْعَةِ وَالْكَرَامَةِ وَالتَّجَرُّدِ وَالْخُلُوْصِ، وَالْإِنْطِلَاقِ وَالتَّحَرُّرِ.. هٰذِهِ الْقِمَّةُ السَّامِقَةُ الْوَضِيْئَةُ، الَّتِيْ لَمْ تَبْلُغْهَا الْبَشَرِيَّةُ قَطُّ إِلَّا فِيْ ظِلِّ الْإِسْلَامِ. وَلَا يُمْكِنُ أَنْ تَبْلُغَهَا إِلَّا وَهِيَ تُلَبِّي الْهَدَفَ الْعُلْوِيَّ الْكَرِيْمَ.
اور اس سورت کے شانِ نزول کے بارے میں چند احادیث مروی ہیں۔ ہم نے ان میں سے امام احمد کی روایت منتخب کی ہے جو انہوں نے محمد بن ابی عدی سے اور اس نے داؤد سے اور اس نے شعبی سے اور اس نے	وَقَدْ وَرَدَتْ رِوَايَاتٌ عِدَّةٌ عَنْ نُزُوْلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ نَخْتَارُ مِنْهَا رِوَايَةَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ

مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ فِيْ آخِرِ أَمْرِهِ مِنْ قَوْلِهِ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ» قَالَ: «إِنَّ رَبِّيْ كَانَ أَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ سَأَرَى عَلَامَةً فِيْ أُمَّتِيْ، وَأَمَرَنِيْ إِذَا رَأَيْتُهَا أَنْ أُسَبِّحَ بِحَمْدِهِ وَأَسْتَغْفِرَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً» فَقَدْ رَأَيْتُهَا	مسروق سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ﷺ اپنی عمر کے آخری حصے میں کثرت سے «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ» پڑھا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا: بیشک میرے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں علامت دیکھوں گا اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب میں اسے دیکھوں تو میں اس کی پاکیزگی، اس کی حمد کے ساتھ بیان کروں اور استغفار کروں، کیونکہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ چنانچہ میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے:
﴿ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ ﴾ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ طَرِيْقِ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ بِهٰذَا النَّصِّ.. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي التَّفْسِيْرِ: وَالْمُرَادُ بِالْفَتْحِ هَا هُنَا فَتْحُ مَكَّةَ. قَوْلاً وَاحِداً. فَإِنَّ أَحْيَاءَ الْعَرَبِ كَانَتْ تَتَلَوَّمُ (أَيْ تَنْتَظِرُ) بِإِسْلَامِهَا فَتْحَ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ: إِنْ ظَهَرَ عَلَى قَوْمِهِ فَهُوَ نَبِيٌّ، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ مَكَّةَ دَخَلُوْا فِيْ دِيْنِ اللهِ أَفْوَاجاً، فَلَمْ تَمْضِ سَنَتَانِ حَتَّى اسْتَوْسَقَتْ جَزِيْرَةُ الْعَرَبِ إِيْمَاناً، وَلَمْ يَبْقَ فِيْ سَائِرِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ إِلَّا مُظْهِرٌ لِلْإِسْلَامِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ،	﴿ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ ﴾ اور اسے مسلم نے داؤد بن ابی ہند کی سند سے انہیں الفاظ میں بیان کیا ہے۔ امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ فتح مراد یہاں فتح مکہ ہے اور سب مفسرین کا قول واحد پر اتفاق ہے کیونکہ عرب قبائل فتح مکہ تک اپنے اسلام کو موخر کیے ہوئے تھے اور کہتے تھے کہ اگر یہ اپنی قوم پر غالب آگیا تو یہ نبی ہے۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا تو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔ چنانچہ دو سال بھی نہ گزر پائے کہ جزیرۃ العرب ایمان پر پختہ ہو گیا اور تمام عرب قبائل میں کوئی ایسا قبیلہ باقی نہ رہا جس نے اسلام کا اظہار نہ کیا اللہ کے لیے حمد اور اسی کا احسان ہے۔
وَقَدْ رَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ	امام بخاری اپنی صحیح میں حضرت عمرو بن سلمہ سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْفَتْحُ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتِ الْأَحْيَاءُ تَتَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهَا فَتْحَ مِكَّةَ يَقُوْلُوْنَ: دَعُوْهُ وَقَوْمِهِ فَإِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ.. (الحديث)

روایت کرتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے کے لیے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہونے میں جلدی کی۔ اور تمام قبائل عرب اپنے قبول اسلام کو فتح مکہ تک مؤخر کئے ہوئے تھے اور وہ کہتے تھے کہ اس کو اور اس کی قوم کو چھوڑ دو اگر تو یہ نبی ہے یہ ان پر غالب آگیا۔

فَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ هِيَ الَّتِيْ تَتَّفِقُ مَعَ ظَاهِرِ النَّصِّ فِي السُّوْرَةِ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ ۝﴾ الخ.. هِيَ إِشَارَةٌ عِنْدَ نُزُوْلِ السُّوْرَةِ إِلَى أَمْرٍ سَيُجِيْءُ بَعْدَ ذٰلِكَ، مَعَ تَوْجِيْهِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَا يَعْمَلُهُ عِنْدَ تَحَقُّقِ هٰذِهِ الْبِشَارَةُ وَظُهُوْرِ هٰذِهِ الْعَلَامَةِ. وَهُنَاكَ رِوَايَةٌ أُخْرٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، لَا يَصْعُبُ التَّوْفِيْقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ الَّتِيْ اِخْتَرْنَاهَا..

یہ حدیث ہی سورت ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ ۝﴾ کے ظاہری الفاظ سے مطابقت رکھتی ہے۔ چنانچہ اس سورت کے نازل ہونے کے وقت ایسے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو اس کے بعد رونما ہوگا اس کے ساتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کو توجہ دلائی گئی کہ اس بشارت کے برحق ہونے اور اس کی علامت ظاہر ہونے پر آپ ﷺ نے وہ کام کرنا ہے (جو سورت میں مذکور ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دیگر روایت بھی ہے۔ اس میں اور ہماری منتخب روایت میں تطبیق مشکل مسئلہ نہیں ہے۔

قَالَ الْبُخَارِيُّ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ، فَكَأَنَّ بَعْضُهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ: لِمَ يَدْخُلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِمَّنْ عَلِمْتُمْ. فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَنِيْ مَعَهُمْ. فَمَا

امام بخاری حضرت ابو عوانہؒ سے اور وہ ابو بشر سے اور وہ حضرت سعید بن جبیرؒ سے اور وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے بدری بزرگوں کی مجلس میں داخل فرمایا کرتے تھے تو گویا بعض بزرگوں نے اپنے دلوں میں ناراضی کا اظہار کیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں داخل ہوتا ہے حالانکہ اس کی عمرؓ کے ہمارے بیٹے بھی ہیں؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں تم جانتے

رَأَيْتُ أَنَّهُ دَعَانِي فِيهِمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ فَقَالَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ ۝﴾؟

ہو۔ چنانچہ ایک دن آپ نے انہیں بلایا اور مجھے ان کے ساتھ داخل کرلیا اور میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے ان میں اس لیے بلایا کہ آپ ﷺ انہیں دکھا سکیں۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: اللہ کے اس قول ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ ۝﴾ کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَمَرَنَا أَنْ نَحْمَدَ اللهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نَصَرَنَا وَفَتَحَ عَلَيْنَا. وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً. فَقَالَ لِي: أَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ لَا. فَقَالَ: مَا تَقُوْلُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ لَهُ. قَالَ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ ۝﴾ فَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝﴾. فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: لَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُوْلُ (تفرّد به الْبُخَارِيُّ.)

کچھ بزرگوں نے کہا کہ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے اس کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کریں جب وہ ہماری مدد کرے اور ہم پر فتح کے دروازے کھول دے۔ اور کچھ بزرگ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا۔ اے ابن عباسؓ تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ آپؓ نے فرمایا: پھر تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: یہ اللہ کے رسول کی وفات کے بارے میں ہے، جس سے اس نے آپؐ کو آگاہ کیا۔ فرمایا: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ ۝﴾ سو یہ آپ کی وفات کی علامت ہے: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝﴾ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا۔ میں اس بارے میں یہی جانتا ہوں جو تو نے کہا ہے (امام بخاری اسے روایت کرنے میں منفرد ہیں)

فَلَا يَمْتَنِعُ أَنْ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ ﷺ حِيْنَ رَأَى عَلَامَةَ رَبِّهِ أَدْرَكَ أَنَّ وَاجِبَهُ فِي الْأَرْضِ قَدْ كَمُلَ، وَأَنَّهُ سَيَلْقَى رَبَّهُ قَرِيْباً. فَكَانَ هٰذَا مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ: هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ لَهُ.. الخ..

سو یہ بات ناممکن نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جب اپنے رب کی علامت دیکھ لی تو آپ ﷺ نے سمجھ لیا کہ زمین پر ان کا فریضہ مکمل ہوگیا اور وہ عنقریب اپنے رب کی ملاقات کریں گے۔ سو یہ حضرت ابن عباسؓ کے قول: هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللهِ. اعلمه له الخ کا معنی ہوا۔

وَلٰكِنْ هُنَاكَ حَدِيْثٌ رَوَاهُ الْحَافِظُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

لیکن یہاں ایک حدیث ہے جسے حافظ بیہقی نے اپنی

كَذٰلِكَ: قَالَ: لَـمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾.. دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ وَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي» فَبَكَتْ. ثُمَّ ضَحِكَتْ. وَقَالَتْ أَخْبَرَنِي: أَنَّهُ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسِهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ قَالَ: «اِصْبِرِيْ فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِيْ لُحُوْقاً بِيْ» فَضَحِكْتُ.	سند سے حضرت ابن عباس ؓ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ نازل ہوئی تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کو بلایا اور فرمایا: "مجھے میری موت کی اطلاع دی گئی ہے۔ تو وہ رو پڑیں اور پھر ہنس پڑیں اور فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ انہیں موت کی خبر دی گئی ہے تو میں رو پڑی اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرنا تم میرے گھرانے میں سے پہلی خاتون ہو گی جو مجھے ملو گی۔ تو میں مسکرا پڑی۔
فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحْدِيْدٌ لِنُزُوْلِ السُّوْرَةِ. فَكَأَنَّهَا نَزَلَتْ وَالْعَلَامَةُ حَاضِرَةٌ. أَيْ إِنَّهُ كَانَ الْفَتْحُ قَدْ تَمَّ وَدُخُوْلِ النَّاسِ أَفْوَاجًا قَدْ تَحَقَّقَ. فَلَمَّا نَزَلَتِ السُّوْرَةُ مُطَابِقَةً لِلْعَلَامَةِ عَلِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَجَلَهُ. إِلَّا أَنَّ السِّيَاقَ الْأَوَّلُ أَوْثَقُ وَأَكْثَرُ اِتِّسَاقاً مَعَ ظَاهِرِ النَّصِّ الْقُرْآنِيِّ. وَبِخَاصَّةِ أَنَّ حَدِيْثَ بُكَآءِ فَاطِمَةَ وَضَحِكَهَا قَدْ رُوِيَ بِصُوْرَةٍ أُخْرٰى تَتَّفِقُ مَعَ هٰذَا الَّذِيْ نُرَجِّحُهُ..	سو اس حدیث میں سورت کا شان نزول متعین ہو گیا۔ سو گویا یہ سورت نازل ہوئی تو علامت موجود تھی کہ فتح مکہ مکمل ہو گئی اور لوگوں کا اسلام میں داخلہ متحقق ہو گیا۔ سو جب سورت نازل ہوئی تو وہ علامت کے مطابق تھی تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے جان لیا کہ یہ ان کی وفات کی خبر ہے۔ **مگر پہلا سیاق کلام، قرآن کی نص کے ظاہر سے زیادہ مضبوط اور منسلک ہے اور خصوصاً حضرت فاطمہ ؓ کا رونا اور مسکرانا دوسری سند سے مروی ہے اور وہ ہمارے اس خیال کے مطابق ہے جسے ہم ترجیح دیتے ہیں۔**
عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ نَاجَاهَا فَضَحِكَتْ. قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَآئِهَا وَضَحِكَهَا. قَالَتْ: أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ	حضرت ام سلمہ ؓ سے مروی ہے کہ فتح مکہ والے سال حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کو بلایا اور ان سے راز داری کی بات کی تو وہ رو پڑیں اور پھر آپ ﷺ نے اس سے راز داری کی بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ جب حضرت رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو میں نے ان سے ان کے رونے اور مسکرانے کی بات پوچھی تو انہوں نے بتایا

عربی	اردو
يَمُوتُ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ. فَضَحِكْتُ.. أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ.	کہ مجھے رسول اللہ نے خبر دی کہ وہ فوت ہو جائیں گے تو میں رو پڑی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ میں سوائے حضرت مریم بن عمران کے سب خواتین جنت کی سردار ہوں گی تو میں مسکرا پڑی (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے)
فَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ تَتَّفِقُ مَعَ ظَاهِرِ النَّصِّ الْقُرْآنِي، وَمَعَ الْحَدِيْثِ الَّذِي رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ. مِنْ أَنَّهُ كَانَتْ هُنَاكَ عَلَامَةٌ بَيْنَ الرَّسُوْلِ ﷺ وَرَبِّهِ هِيَ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾	لہٰذا یہ روایت قرآنی نص کے ظاہر سے متفق ہے اور اس حدیث کے ساتھ جو امام احمدؒ نے روایت کی ہے اور اسے امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ وہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور ان کے رب کے درمیان علامت تھی۔ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝﴾
فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ عَرَفَ أَنْ قَدْ قَرُبَ لِقَاؤُهُ لِرَبِّهِ فَنَاجَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمَا رَوَتْهُ عَنْهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. وَنَخْلُصُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ إِلَى الْمَدْلُوْلِ الثَّابِتِ وَالتَّوْجِيْهِ الدَّائِمِ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ هٰذِهِ السُّوْرَةُ الصَّغِيْرَةُ.. فَإِلَى أَيِّ مُرْتَقَى يُشِيْرُ هٰذَا النَّصُّ الْقَصِيْرُ: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝﴾..	لہٰذا جب فتح مکہ پوری ہو گئی تو آپؐ نے جان لیا کہ ان کی اپنے رب سے ملاقات قریب ہے تو آپؐ نے حضرت فاطمہؓ سے رازداری کی وہ بات کی جسے حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا ہے۔ اب ہم ان تمام باتوں سے نکل کر اس سورت سے ثابت ہونے والے صریح مفہوم اور دائمی راہنمائی کی طرف آتے ہیں۔ جسے یہ چھوٹی سی سورت لے کر آئی ہے اور یہ مختصر سی نص کس قدر بلند مقام کی طرف اشارہ کرتی ہے" (اے نبی) جب اللہ کی مدد واضح ہو جائے گی اور آپ لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں، تو آپ ﷺ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے بخشش مانگیئے بلاشبہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔
فِي مَطْلَعِ الْآيَةِ الْأُوْلَى مِنَ السُّوْرَةِ، إِيْحَاءٌ مُعَيَّنٌ لِإِنْشَاءِ تَصَوُّرٍ خَاصٍّ، عَنْ حَقِيْقَةِ مَا يَجْرِيْ فِيْ هٰذَا الْكَوْنِ مِنْ	اس سورت کی پہلی آیت کی ابتداء میں ایک خاص تصور کو پیدا کرنے کا معین اشارہ ہے اور وہ ان واقعات اور حادثات کی حقیقت کے بارے میں ہے جو اس کائنات میں

عربی	اردو
أَحْدَاثٍ، وَمَا يَقَعُ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ مِنْ حَوَادِثٍ. وَعَنْ دَوْرِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَدَوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ. وَحَدِّهِمُ الَّذِيْ يَنْتَهُوْنَ إِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ.. هٰذَا الْإِيْحَاءُ يَتَمَثَّلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝﴾..	رونما ہوتے رہتے ہیں اور ان حادثات کے متعلق بھی جو اس زندگی میں واقع ہوتے ہیں اور اس دعوت کے سلسلے میں جا سکتے ہیں اور یہ اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی صورت میں سامنے آتا ہے: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝﴾..
فَهُوَ نَصْرُ اللّٰهِ يَجِيْءُ بِهِ اللّٰهُ: فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ يُقَدِّرُهُ. فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يُرِيْدُهَا. لِلْغَايَةِ الَّتِيْ يَرْسُمُهَا. وَلَيْسَ لِلنَّبِيِّ وَلَا لِأَصْحَابِهٖ مِنْ أَمْرِهٖ شَيْءٌ، وَلَيْسَ لَهُمْ فِيْ هٰذَا النَّصْرِ يَدٌ. وَلَيْسَ لِأَشْخَاصِهِمْ فِيْهِ كَسْبٌ. وَلَيْسَ لِذَوَاتِهِمْ مِنْهُ نَصِيْبٌ. وَلَيْسَ لِنُفُوْسِهِمْ مِنْهُ حَظٌّ! إِنَّمَا هُوَ أَمْرُ اللّٰهِ يُحَقِّقُهُ بِهِمْ أَوْ بِدُوْنِهِمْ. وَحَسْبُهُمْ مِنْهُ أَنْ يُجْرِيَهُ اللّٰهُ عَلٰى أَيْدِيْهِمْ، وَأَنْ يُقِيْمَهُمْ عَلَيْهِ حَرَاسًا، وَيَجْعَلَهُمْ عَلَيْهِ أُمَنَاءَ.. هٰذَا هُوَ كُلُّ حَظِّهِمْ مِنَ النَّصْرِ وَمِنَ الْفَتْحِ وَمِنْ دُخُوْلِ النَّاسِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا..	وہ اللہ کی نصرت ہے جسے اللہ تعالیٰ لائے گا، اور اس وقت لائے گا جو اس نے مقدر کیا ہے، اور اس صورت میں جیسے اس نے چاہا، اس انتہاء تک جو اس نے نقش کی ہے۔ اس میں اس کے نبی اور اس کے صحابہؓ کا کوئی کردار نہ ہو گا۔ اور نہ ہی اس نصرت میں ان کا ہاتھ ہو گا اور نہ ان کے شخصوں کا کوئی کسب و ہنر اور نہ ہی ان کی ذات کا کوئی حصہ اور نہ ان کی جانوں کے لیے حصہ۔ وہ تو صرف اللہ کا امر ہو گا جو اللہ ان کے ذریعے ان کے بغیر ثابت کر دکھائے گا اور ان کے لیے اس سے اتنا ہی کافی ہو گا کہ اللہ اِن کے ہاتھوں اس دین کا اجراء کرے گا اور انہیں اس پر نگران قائم کرے گا اور انہیں اس پر امین مقرر کرے گا، یہ ہے اس فتح و نصرت سے اور لوگوں کے فوج در فوج اسلام میں داخلے سے حصہ اور بس!
وَبِنَاءً عَلٰى هٰذَا الْإِيْحَاءِ وَمَا يُنْشِئُهُ مِنْ تَصَوُّرٍ خَاصٍّ لِحَقِيْقَةِ الْأَمْرِ يَتَحَدَّدُ شَأْنُ الرَّسُوْلِ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ بِإِزَاءِ تَكْرِيْمِ اللّٰهِ لَهُمْ، وَإِكْرَامِهِمْ بِتَحْقِيْقِ نَصْرِهٖ عَلٰى أَيْدِيْهِمْ. إِنْ شَأْنَهُ وَمَنْ مَعَهُ	اور (مکۃ المکرمہ کی فتح کے) اشارے کی وجہ سے اور اس معاملے کے وقوع پذیر ہونے کی وجہ سے جو خاص تصور پیدا ہوتا ہے اس بارے میں حضرت رسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھیوں کے شایانِ شان طرزِ عمل کو بیان کرنا مقصد ہے کہ اللہ نے (تعبیر جنگ کے فتح مکہ کی) جیسی نعمت سے آپ ﷺ کو نوازا اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے

هُوَ الْاِتِّجَاهُ إِلَى اللهِ بِالتَّسْبِيحِ وَبِالْحَمْدِ وَالْاِسْتِغْفَارِ فِي لَحْظَةِ الْاِنْتِصَارِ.	ہاتھوں اپنی نصرت کے رونما ہونے پر آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی شان یہ ہونی چاہیے کہ نصرت کے لمحات میں وہ اللہ کی طرف تسبیح، حمد اور استغفار کرتے ہوئے متوجہ ہوں۔
اَلتَّسْبِيحُ وَالْحَمْدُ عَلَى مَا أَوْلَاهُمْ مِنْ مِنَّةٍ بِأَنْ جَعَلَهُمْ أُمَنَاءَ عَلَى دَعْوَتِهِ حِرَاساً لِدِينِهِ. وَعَلَى مَا أَوْلَى الْبَشَرِيَّةَ كُلَّهَا مِنْ رَحْمَةٍ بِنَصْرِهِ لِدِينِهِ، وَفَتْحِهِ عَلَى رَسُولِهِ وَدُخُولِ النَّاسِ أَفْوَاجاً فِي هٰذَا الْخَيْرِ الْفَائِضِ الْعَمِيمِ، بَعْدَ الْعَمَى وَالضَّلَالِ وَالْخُسْرَانِ.	تسبیح اور حمد اس بناء پر ہونی چاہیے کہ اللہ نے انہیں اس منصب کا اہل ٹھہرایا کہ انہیں دعوت کا امین اور اپنے دین کا پاسباں ٹھہرایا اور انہیں اپنے دین کی نصرت اور اپنے رسول کی فتح اور پوری انسانیت کو اندھے پن اور گمراہی اور خسارے سے نکال کر خیر کے اس فیض عام میں فوج در فوج داخل کرنے جیسی رحمت کا شرف اول عطاء فرمایا۔
وَالْاِسْتِغْفَارُ لِمُلَابَسَاتٍ نَفْسِيَّةٍ كَثِيرَةٍ دَقِيقَةٍ لَطِيفَةِ الْمَدْخَلِ: اَلْاِسْتِغْفَارُ مِنَ الزَّهْوِ الَّذِي قَدْ يُسَاوِرُ الْقَلْبَ أَوْ يَتَدَسَّسُ إِلَيْهِ مِنْ سَكْرَةِ النَّصْرِ بَعْدَ طُولِ الْكِفَاحِ، وَفَرْحَةِ الظَّفَرِ بَعْدَ طُولِ الْعَنَاءِ. وَهُوَ مَدْخَلٌ يَصْعُبُ تَوَقِّيهِ فِي الْقَلْبِ الْبَشَرِيِّ. فَمِنْ هٰذَا يَكُونُ الْاِسْتِغْفَارُ. وَالْاِسْتِغْفَارُ مِمَّا قَدْ يَكُونُ سَاوَرَ الْقَلْبَ أَوْ تَدَسَّسَ إِلَيْهِ فِي فَتْرَةِ الْكِفَاحِ الطَّوِيلِ وَالْعَنَاءِ الْقَاسِي، وَالشِّدَّةِ الطَّاغِيَةِ وَالْكَرْبِ الْغَامِرِ.. مِنْ ضِيقٍ بِالشِّدَّةِ، وَاسْتِبْطَاءٍ لِوَعْدِ اللهِ بِالنَّصْرِ، وَزَلْزَلَةٍ كَالَّتِي قَالَ عَنْهَا فِي مَوْضِعٍ	اور استغفار کرنے کی طرف اس لیے متوجہ فرمایا کہ ایسے لمحات میں بہت سے دقیق اور لطیف نفسانی رجحانات انسان میں داخل ہو جاتے ہیں مثلاً اکڑ پن اور غرور، جو بسا اوقات دل پر غلبہ پالیتے ہیں یا طویل جدوجہد کے بعد فتح کا نشہ، دل میں گھس جاتا ہے اور مدت دراز کی مشقت کے بعد کامیابی کی خوشی کا رجحان یہ ایسے عوامل ہیں کہ قلب انسانی کا ان سے بچنا مشکل ہے لہٰذا ان رجحانات کی وجہ سے استغفار کرنا چاہیے (جو ان کا کفارہ ہے) اور استغفار اس لیے بھی کرنا چاہیے کہ بسا اوقات انسان کے دل میں طویل جدوجہد اور سخت تھکاوٹ اور حد سے بڑھی ہوئی سختی اور ڈبو دینے والی کربناکی اور سخت قسم کی تنگی اور اللہ کے وعدہ نصرت کی تاخیر کی وجہ سے وسواس غلبہ پالیتا ہے یا زبردستی گھس جاتا ہے اور (خصوصاً ایسے) زلزلے کی وجہ سے جس کا ذکر قرآن

آخَرَ: ﴿ اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ‌ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ‌ؕ اَلَآ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ ﴾ فَمِنْ هٰذَا يَكُوْنُ الْإِسْتِغْفَارُ.

وَالْإِسْتِغْفَارُ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حَمْدِ اللهِ وَشُكْرِهِ. فَجُهْدِ الْإِنْسَانِ، مَهْمَا كَانَ، ضَعِيْفٌ مَحْدُوْدٌ، وَآلَاءُ اللهِ دَائِمَةُ الْفَيْضِ وَالْهَمَلَانِ.. ﴿ وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ﴾ فَمِنْ هٰذَا التَّقْصِيْرِ يَكُوْنُ الْإِسْتِغْفَارُ..

وَهُنَاكَ لَطِيْفَةٌ أُخْرٰى لِلْإِسْتِغْفَارِ لَحْظَةَ الْإِنْتِصَارِ.. فَفِيْهِ إِيْحَاءٌ لِلنَّفْسِ وَإِشْعَارٌ فِيْ لَحْظَةِ الزَّهْوِ وَالْفَخْرِ بِأَنَّهَا فِيْ مَوْقِفِ التَّقْصِيْرِ وَالْعِجْزِ. فَأَوْلَى أَنْ تُطَامِنَ مِنْ كِبْرِيَآئِهَا، وَتَطْلُبُ الْعَفْوَ مِنْ رَبِّهَا. وَهٰذَا يُصَدُّ قَوِيُّ الشُّعُوْرِ بِالزَّهْوِ وَالْغُرُوْرِ..

ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ الشُّعُوْرِ بِالنَّقْصِ وَالْعِجْزِ وَالتَّقْصِيْرِ وَالْإِتِّجَاهِ إِلَى اللهِ طَلَبًا لِلْعَفْوِ وَالسَّمَاحَةِ وَالْمَغْفِرَةِ يَضْمَنُ كَذٰلِكَ عَدَمُ الطُّغْيَانِ عَلَى

میں دوسری جگہ ملتا ہے

"کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہارے پاس ان لوگوں کی مثال نہیں آئی جو تم سے پہلے گزر چکے۔ انہیں تنگیوں اور تکلیفوں نے اس قدر چھوا اور وہ اس قدر ہلائے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے بول اٹھے کہ اللہ کی نصرت کب آئے گی؟ آگاہ رہنا کہ اللہ کی نصرت قریب ہے۔"

اور اللہ کی حمد و شکر میں کوتاہی کی وجہ سے بھی استغفار ہونا چاہیے کیونکہ انسان خواہ کتنی بھی کوشش کرے وہ ضعیف اور محدود ہے اور اللہ کی نعمتیں دائمۃ الفیضان موسلہ دھار ہیں اور اگر تم انہیں شمار کرنا چاہو تو ہرگز نہ کر سکو گے اکڑ اور غرور کے شعور کو روکنا بڑا مضبوط ہتھیار ہے۔

یہاں ایک نقطہ یہ بھی ہے کہ فتح و نصرت کے لمحات میں استغفار کرنے میں نفس کو اشارہ اور اکڑفوں کے لمحہ میں شعور دلانا کہ وہ تقصیر اور عاجزی کے مقام پر کھڑا رہے یہ بات اطمینان بخش ہے اس سے کہ وہ کبریائی سے امن میں رہے اور اپنے رب سے معافی مانگے یہ نسخہ پھر (اس کے شکرانے میں) کمی اور عاجزی اور تقصیر کا شعور اور اللہ سے معافی و درگزر اور مغفرت کی طلب اس بات کی ضامن ہے کہ مقہورین اور مغلوبین پر زیادتی نہ ہو گی اور فاتح سپہ سالار ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے گا کیونکہ اسی نے اس کو

الْمَقْهُوْرِيْنَ الْمَغْلُوْبِيْنَ. لِيَرْقُبَ الْمُنْتَصِرُ اللهُ فِيهِمْ، فَهُوَ الَّذِي سَلَّطَهُ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ الْعَاجِزُ الْقَاصِرُ الْمُقْصِرُ. وَإِنَّمَا سَلَّطَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ تَحْقِيقاً لِأَمْرٍ يُرِيْدُهُ هُوَ. وَالنَّصْرُ نَصْرُهُ، وَالْفَتْحُ فَتْحُهُ، وَالدِّيْنُ دِيْنُهُ، وَإِلَى اللهِ تَصِيْرُ الْأُمُوْرِ.

ان پر تسلط عطاء کیا ہے ورنہ وہ (فاتح) تو عاجز، قاصر اور مقصر ہے اور اللہ نے اپنے ارادے کو پورا کرنے کے لیے اسے غلبہ عطاء کیا ہے اور در حقیقت، مدد تو اسی کی ہے اور فتح اسی کی ہے۔ اور دین اسی کا ہے اور تمام معاملات بالآخر اللہ ہی طرف لوٹتے ہیں۔

إِنَّهُ الْأُفُقُ الْوَضِيْءُ الْكَرِيْمُ، الَّذِيْ يَهْتِفُ الْقُرْآنِ بِالنَّفْسِ الْبَشَرِيَّةِ لَتَتَطَلَّعَ إِلَيْهِ، وَتَرَقَّى فِيْ مَدَارِجِهِ، عَلَى حَدَآئِهِ النَّبِيْلِ الْبَارِ. اَلْأُفُقُ الَّذِيْ يَكْبُرُ فِيْهِ الْإِنْسَانُ لِأَنَّهُ يُطَامِنُ مِنْ كِبْرِيَآئِهِ، وَتَرَفُّ فِيْهِ رَوْحُهُ طَلِيْقَةً لِأَنَّهَا تَعْنُوْ للهِ!

یہ ہے وہ چمکدار اور عزت دار گوشہ اور کنار، جس سے ہمکنار ہونے کے لیے قرآن، عالم انسانیت کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اس گوشے کی طرف نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھے اور وہ اس باوقار اور عمدہ اور نیک منصب پر فائز ہونے کے لیے اس کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھے۔ یہ وہ بلند مرتبہ گوشہ اور کنارہ جس میں انسان بڑا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی بڑائی اور نخوت سے دستبردار ہو جاتا ہے اور اس میں اس کی روح آزادی سے پھولتی پھلتی ہے کیونکہ وہ اللہ کے سامنے جھک جاتی ہے۔

إِنَّهُ الْإِنْطِلَاقُ مِنْ قُيُوْدِ الذَّاتِ لِيُصْبِحَ الْبَشَرُ أَرْوَاحًا مِنْ رَوْحِ اللهِ. وَلَيْسَ لَهَا حَظٌّ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا رِضَاهُ. وَمَعَ هٰذَا الْإِنْطِلَاقِ جِهَادٌ لِنُصْرَةِ الْخَيْرِ وَتَحْقِيْقِ الْحَقِّ، وَعَمَلٌ لِعِمَارَةِ الْأَرْضِ وَتَرْقِيَةُ الْحَيَاةِ، وَقِيَادَةٌ لِلْبَشَرِيَّةِ قِيَادَةٌ رَشِيْدَةٌ نَظِيْفَةٌ مَعْمَرَةٌ، بَانِيَةٌ عَادِلَةٌ خَيِّرَةٌ.. ، اَلْإِتِّجَاهُ فِيْهَا إِلَى اللهِ.

یہ اپنی ذات کے بندھنوں سے آزادی کا مقام ہے تاکہ انسان اللہ کی روحوں میں سے ایک روح بن جائے اور نیک اعمال کی بجا آوری میں اس کے دل میں اس کی خوشنودی کے سوا کوئی مقصد نہ ہو۔ اور اس آزادی کے ساتھ ساتھ خیر کی نصرت اور حق کے قیام و انصرام، اور زمین کی آبادی اور زندگی کی ترقی میں اس کی جدوجہد ہو اور وہ انسانیت کی ایسی دانشمندانہ اور صاف ستھری سرسبز وشاداب قیادت ثابت ہو جو عدل و انصاف اور خیر و فلاح کی بانی ہو اور اس میں اللہ کی طرف دھیان کرنے کا وصف موجود ہو۔

وَعَبَثًا يُحَاوِلُ الْإِنْسَانُ الْاِنْطِلَاقَ وَالتَّحَرُّرَ وَهُوَ مَشْدُوْدٌ إِلَى ذَاتِهِ، مُقَيَّدٌ بِرَغَبَاتِهِ، مُثَقَّلٌ بِشَهَوَاتِهِ. عَبَثًا يُحَاوِلُ مَا لَمْ يَتَحَرَّرْ مِنْ نَفْسِهِ، وَيَتَجَرَّدُ فِي لَحْظَةِ النَّصْرِ وَالْغُنْمِ مِنْ حَظِّ نَفْسِهِ لِيَذْكُرَ اللهَ وَحْدَهُ. وَهٰذَا هُوَ الْأَدَبُ الَّذِي اتَّسَمَتْ بِهِ النُّبُوَّةُ دَائِمًا، يُرِيْدُ اللهُ أَنْ تَرْتَفِعَ الْبَشَرِيَّةُ إِلَى آفَاقِهِ، أَوْ تَتَطَلَّعُ إِلَى هٰذِهِ الْآفَاقِ دَائِمًا..

یہ بے فائدہ بات ہے کہ انسان اپنی ذات کی ہتھکڑیوں اور اپنی مرغوبات کی بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہو، اور وہ اپنی خواہشات کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو، اور پھر وہ اپنی آزادروی کی کوشش کرے۔ اس وقت تک کی کوشش بے فائدہ ہے جب تک وہ اپنی نفسانیت سے آزادی حاصل نہ کرے اور وہ نصرت و فتح اور غنیمت کے لمحات میں اپنی انانیت کے خول سے باہر نہ نکلے تاکہ وہ اللہ وحدہ لاشریک کو یاد کرے۔

یہ ہے وہ ادب جس نبوت ہمیشہ سے متصف رہی ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ انسانیت بلندیوں کی سیڑھیوں پر چڑھتی رہے یا وہ ہمیشہ ان بلند گوشوں کی طرف جھانکتی رہے۔

كَانَ هٰذَا هُوَ أَدَبُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامِ فِي اللَّحْظَةِ الَّتِيْ تَمَّ لَهُ فِيْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَتَحَقَّقَتْ رُؤْيَاهُ: ﴿ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ٞ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾

یہ تھا ادب حضرت یوسف کا اس لمحے میں جب ان کے لیے ہر چیز مکمل ہو گئی اور ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گیا "اور انہوں نے اپنے ماں باپ کو تخت شاہی پر جلوہ افروز کر لیا تو وہ ان کی تعظیم کے لیے سجدہ میں گر پڑے اور آپ نے فرمایا: اے میرے ابا جان! یہ ہے میرے خواب کی تعبیر جو میں نے اس سے پہلے دیکھا تھا اور اسے میرے رب نے سچ کر دکھایا اور میرے ساتھ اللہ نے کس قدر احسان کیا جب اس نے مجھے جیل سے نکالا اور تمہیں کھلے جنگل یا دیہات سے یہاں لایا۔ بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان پھوٹ ڈال دی تھی بیشک میرا رب جو کچھ چاہتا ہے اس میں باریک بین ہے، بیشک وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔"

وَفِيْ هٰذِهِ اللَّحْظَةِ نَزَعَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامِ نَفْسَهُ مِنَ الصَّفَاءِ وَالْعِنَاقِ وَالْفَرْحَةِ وَالْاِبْتِهَاجِ لِيَتَّجِهَ إِلَى

اس لمحے میں یوسف نے اپنے آپ کو (روحانی آلائشوں سے) پاکیزگی اور ستھرائی اور خوشی و مسرت کے مظاہر سے دستبردار کر لیا تاکہ آپ شاکر اور ذاکر انسان کی

رَبِّهِ فِي تَسْبِيحِ الشَّاكِرِ الذَّاكِرِ. كُلَّ دَعْوَتِهِ وَهُوَ فِي أُبَّهَةِ السُّلْطَانِ وَفِي فَرْحَةِ تَحْقِيقِ الْأَحْلَامِ:	طرح تسبیح کرتے ہوئے اپنی تمام دعاؤں میں متوجہ ہوں اللہ کی طرف باوجودیکہ آپ اس وقت حکمران کی شان و شوکت سے آراستہ اور خواب کی تعبیر پوری ہونے کی خوشی سے سرشار تھے۔
﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝﴾.. وَهُنَا يَتَوَارَى الْجَاهُ وَالسُّلْطَانُ، وَتَتَوَارَى فَرْحَةُ اللِّقَاءِ وَتَجَمُّعُ الْأَهْلِ وَلَمَّةِ الْإِخْوَانِ، وَيَبْدُو الْمَشْهَدُ مَشْهَدَ إِنْسَانٍ فَرْدٍ يَبْتَهِلُ إِلَى رَبِّهِ أَنْ يَحْفَظَ لَهُ إِسْلَامَهُ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ إِلَيْهِ، وَأَنْ يُلْحِقَهُ بِالصّٰلِحِيْنَ عِنْدَهُ. مِنْ فَضْلِهِ وَمِنْهُ وَكَرَمِهِ..	”اے میرے رب! تو نے مجھے بادشاہی عطا فرمائی اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم عطاء فرمایا۔ تو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے تو میرا دنیا و آخرت میں والی ہے مجھے مسلمانی کی حالت میں فوت کرنا اور نیکوں سے ملا دینا۔“ یہاں جاہ و جلال اور شاہی طمطراق چھپ گیا اور اپنے کنبے قبیلے اور بھائیوں سے ملاقات کی خوشی چھپ جاتی ہے اور اس منظر کا اخیر اس کے لیے انسان کے روپ میں جلوہ گر ہوتا ہے جو اپنے رب کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ وہ فوت ہونے تک اس کے اسلام کی حفاظت کرے اور اپنے فضل و کرم سے اسے صالحین سے ملادے۔
وَكَانَ هٰذَا هُوَ أَدَبُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ رَأَى عَرْشَ مَلِكَةِ سَبَأٍ حَاضِرًا بَيْنَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْهِ طَرْفُهُ: ﴿فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝﴾	اور یہی تھا ادب سلیمان علیہ السلام کا۔ جب انہوں نے ملکہ سبا کا تخت سلطنت اپنی طرف اپنی نگاہ پلٹنے سے پہلے ہی موجود پایا: ”پس جب انہوں نے اس کو اپنے پاس لٹکا ہوا پایا تو کہا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ کیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرے تو اپنی جان کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے تو اللہ بے نیاز اور عزت دار ہے۔“
وَهٰذَا كَانَ أَدَبُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي	اور حضرت محمد ﷺ کا اپنی ساری زندگی میں یہی

حَيَاتِهِ كُلِّهَا، وَفِي مَوْقِفِ النَّصْرِ وَالْفَتْحِ الَّذِي جَعَلَهُ رَبُّهُ عَلَامَةً لَهُ.. اِنْحَنَى لله شَاكِرًا عَلَى ظَهْرِ دَابَّتِهِ وَدَخَلَ مَكَّةَ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ. مَكَّةَ الَّتِي آذَتْهُ وَأَخْرَجَتْهُ وَحَارَبَتْهُ وَوَقَفَتْ فِيْ طَرِيْقِ الدَّعْوَةِ تِلْكَ الْوَقْفَةِ الْعَنِيْدَةِ..	اور اب رہا، جس فتح و نصرت کو اللہ نے آپ ﷺ کے لیے (تکمیل فرنضہ کی) علامت بنایا اس موقع پر آپ ﷺ اپنے رب کی شکر گزاری کرتے ہوئے اپنی سواری کی پیٹھ پر ہی جھک گئے اور اسی صورت میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اسی مکہ معظمہ میں جس کے باشندوں نے آپ کو تکلیف سے دوچار رکھا اور آپ کو یہاں سے نکلنے پر مجبور کیا اور آپ ﷺ سے جنگیں لڑیں اور آپ ﷺ کی دعوت کے سامنے چٹان بن گئے۔
فَلَمَّا أَنْ جَاءَهُ نَصْرُ الله وَالْفَتْحِ، نَسِيَ فَرْحَةَ النَّصْرِ وَانْحَنَى اِنْحِنَاءَةَ الشُّكْرِ، وَسَبَّحَ وَحَمِدَ وَاسْتَغْفَرَ كَمَا لَقَنَّهُ رَبُّهُ، وَجَعَلَ يُكْثِرُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالْحَمْدِ وَالْاِسْتِغْفَارِ كَمَا وَرَدَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارِ. وَكَانَتْ هٰذِهِ سُنَّتُهُ فِيْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ.	پس جب ان کے ساتھ اللہ کی نصرت آئی اور آپ کو فتح نصیب ہوئی تو آپ نصرت الٰہی کی خوشی بھول گئے اور شکرانے کی عملی تصویر اختیار کرتے ہوئے جھک گئے اور اپنے رب کی تلقین کے مطابق تسبیح، تحمید اور استغفار کرنے لگے اور حسب روایات آپ ﷺ نے کثرت سے اللہ کی پاکیزگی، حمد اور استغفار شروع کر دیا اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ کرام میں بھی آپ کی یہ سنت جاری رہی۔ (بشمول سیدنا عثمان وسیدنا معاویہ وسید عمرو بن العاص وابو سفیان بن حرب اموی وغیرہم)
وَهٰكَذَا اِرْتَفَعَتِ الْبَشَرِيَّةُ بِالْإِيْمَانِ بِالله، وَهٰكَذَا أَشْرَقَتْ وَشَفَتْ وَرَفْرَفَتْ، وَهٰكَذَا بَلَغَتْ مِنَ الْعَظْمَةِ وَالْقُوَّةِ وَالْاِنْطِلَاقِ..	اور اسی طرح ایمان باللہ کی بدولت، انسانیت بلند ہوئی۔ اور اسی طرح وہ چمکی اور شفایاب ہوئی اور پھولی پھلی اور اسی طرح وہ عظمت اور قوت اور آزادی کے اوج ثریا پر پہنچی۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ النصر میں وارد مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحلیل

اَلْبُشْرٰی وَالتَّوْجِیْهُ: خوش خبری اور راہنمائی۔ بُشْرٰی: بروزن عظمٰی از باب بَشَّرَ یُبَشِّرُ تَبْشِیْرًا وَبِشَارَۃً

مُدًی: مسافت، انتہاء۔ رِفْعَۃٌ: بلندی۔ اَلْکَرَامَۃُ: بزرگی، اَلتَّجَرُّدُ: کھوٹ سے پاک۔

اِنْطِلَاقٌ: آزادروی۔ از باب اِنْطَلَقَ یَنْطَلِقُ اِنْطِلَاقٌ اپنی مرضی سے کہیں آنا جانا۔

اَلْقِمَّۃُ: چوٹی۔ اس کی جمع ہے قِمَمٌ جیسے قِمَمُ الْجِبَالِ پہاڑوں کی چوٹیاں۔

سَامِقَۃٌ: بلند و بالا۔ باب سَمَقَ یَسْمُقُ سُمُوْقًا سے اسم فاعل واحد مؤنث۔

وَضِیْئَۃٌ: روشن، چمکدار، باب وَضُؤَ یَوْضُؤُ وَضَاءَۃً سے اسم صفت۔

اِسْتَوْسَقَتْ: مضبوط ہونا۔ باب اِسْتَوْسَقَ یَسْتَوْثِقُ اِسْتِیْثَاقًا سے فعل واحد مؤنث ماضی معلوم۔

اَلْمَدْلُوْلُ الثَّابِتُ: الفاظ سے صراحت کے ساتھ سمجھ میں آنے والا مفہوم

مُرْتَقًی: اونچائی۔ بلندی۔ باب اِرْتَقٰی یَرْتَقِیْ اِرْتِقَاءً سے اسم مفعول۔

حَرَّاسًا: پاسبان۔ از باب حَرَسَ یَحْرُسُ حَرْسًا

أُمَنَاءُ: امانت دار۔ أَمِیْنٌ: کی جمع۔ اَلْاِتِّجَاهُ: متوجہ ہونا۔ از باب اِتَّجَهَ یَتَّجِهُ

اَلْفَائِضُ الْعَمِیْمُ: فیض عام۔ سَکْرَۃُ النَّصْرِ: نصرت کا نشہ۔

اَلْکِفَاحُ الطَّوِیْلُ: طویل جدوجہد۔ اَلْعَنَاءُ الْقَاصِیْ: سخت تھکاوٹ۔

اَلْکَرْفُ الْغَامِرُ: پاؤں سے سر تک ڈھانپ یاڈبو دینے والی اذیت اور کربناکی۔

دَائِمَۃُ الْفَیْضِ وَالْهِمْلَانِ: دائمی فیضان اور برسنے والی نعمتیں۔

اَلزَّهْوُ وَالْغُرُوْرُ: اکڑپن اور خود فریبی۔ اَلْمَقْهُوْرِیْنَ: جن پر قہر اور سختی نازل ہوئی ہو۔

یَرْقُبُ: وہ دھیان کرتا ہے باب رَقَبَ یَرْقُبُ سے فعل مضارع واحد مذکر۔

اَلْمُنْتَصِرُ: فاتح سپہ سالار۔ از باب اِنْتَصَرَ یَنْتَصِرُ اِنْتِصَارًا اسم مفعول۔

عِمَارَۃُ الْاَرْضِ: زمین کی آبادکاری۔ تَرْقِیَۃُ الْحَیٰوۃِ: زندگی کی ترقی۔

عَبَثًا: بے فائدہ۔ عَبَثَ یَعْبَثُ عَبَثًا

مَشْدُوْدٌ: بندھاہوا۔ از باب شَدَّ یَشُدُّ شَدًّا اسم مفعول۔

مُقَيَّدٌ: قید کیا ہوا۔ از باب قَيَّدَ يُقَيِّدُ قَيْدًا اسم مفعول۔

اَلْعِنَاقُ: لمبا ہوا۔ از باب عَنَقَ يَعْنِقُ عِنَاقًا۔

اَلْاِبْتِهَاجُ: خوش ہونا۔ پر رونق ہونا۔ از باب اِبْتَهَجَ يَبْتَهِجُ سے اسم مصدر۔

لَمَّةُ الْاِخْوَانِ: بھائیوں کا اجتماع۔ اَلْوَقْعَةُ الْعَنِيْدُ: سخت مزاحمت۔

اَلْاِنْحِنَاءُ: جھکنا۔ از باب اَنْحَى يُنْحِي سے مصدر۔

اَشْرَقَتْ: چمکی۔ از باب اَشْرَقَ يُشْرِقُ اِشْرَاقًا فعل ماضی واحد مؤنث۔

رَفْرَفَتْ: پھولی پھلی۔ از باب رَفْرَفَ يُرَفْرِفُ فعل ماضی واحد مؤنث۔

سورة اللّهب

تَبَّتۡ	يَدَآ	اَبِيۡ لَهَبٍ	وَّ تَبَّ ۝١
ٹوٹ جائیں	دونوں ہاتھ	ابولہب کے	اور وہ ہلاک ہوگیا
مَآ	اَغۡنٰى	عَنۡهُ	مَالُهٗ
نہ	فائدہ دیا	اس کو	اس کے مال نے
وَمَا كَسَبَ ۝٢	سَيَصۡلٰى	نَارًا	ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣
اور جو کچھ اس نے کمایا	وہ عنقریب داخل ہوگا	ایسی آگ میں	جو شعلوں والی ہے
وَّامۡرَاَتُهٗ	حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۝٤		فِىۡ جِيۡدِهَا
اور اس کی بیوی بھی	(جو) لکڑیاں ڈھونے والی ہے		اس کی گردن میں
حَبۡلٌ	مِّنۡ مَّسَدٍ ۝٥		
رسی ہوگی	چھال کی بٹی ہوئی		

سلیس ترجمہ:

"ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور وہ ہلاک ہوگیا۔ نہ اس کے مال نے اسے کوئی فائدہ دیا اور نہ اس کی کمائی نے۔ عنقریب وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔ اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے۔ اس کی گردن میں چھال کی بٹی ہوئی رسی ہوگی۔"

تفسیر سورۃ اللّھب

ترجمہ	عبارت
ابولہب یہ حضرت نبی کریم ﷺ کا چچا تھا(اس کا اصل نام عبدالعزٰی بن عبدالمطلب تھا) اس کا نام ابولہب اس لیے رکھا گیا کہ اس کا منہ چمکدار تھا، یہ اور اس کی بیوی (ام جمیل) حضرت رسول اللہ ﷺ کو سب لوگوں سے بڑھ کر اذیت میں مبتلا رکھنے والے لوگوں میں سے تھے اور اس دعوت کے بڑے دشمن تھے جو آپؐ لے کر آئے۔	أَبُوْ لَهَبٍ (وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ عَبْدِ الْـمُطَّلِبِ) هُوَ عَمُّ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّمَا سُمِّيَ أَبُوْ لَـهَبٍ لِإِشْرَاقِ وَجْهِهِ، وَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ أُمُّ جَمِيْلٍ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ إِيْذَاءً لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلِلدَّعْوَةِ الَّتِيْ جَآءَ بِهَا..
امام محمد بن اسحاق بن یسار روایت کرتے ہیں کہ مجھے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے بتایا کہ میں نے ربیعہ بن عباد دیلی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں جوان مرد تھا اور اپنے باپ کے ساتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ قبائل کے پاس جانے اور آپ کے پیچھے ایک کج نظر اور چمکدار چہرے اور گھنے بالوں والا شخص تھا جب حضرت رسول اللہ ﷺ کسی قبیلہ کے پاس کھڑے ہوتے اور کہتے کہ اے لوگو! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو اور میری تصدیق کرو اور میرا دفاع کرو یہاں تک کہ میں اللہ کے اس حکم کو نافذ کروں جو اس نے مجھے دیکر بھیجا ہے۔	قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِيْ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبَّادٍ الدِّيْلِيْ يَقُوْلُ: إِنِّي لَـمَعَ أَبِيْ رَجُلٌ شَابٌّ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتْبَعُ الْقَبَائِلَ، وَوَرَاءَهُ رَجُلٌ أَحْوَلُ، وَضِيْءَ الْوَجْهِ ذُوْ جُمَّةٍ، يَقِفُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى الْقَبِيْلَةِ فَيَقُوْلُ «يَا بَنِيْ فُلَانٍ. إِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ آمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئاً، وَأَنْ تُصَدِّقُوْنِيْ وَتَـمْنَعُوْنِي حَتّٰى أُنْفِذَ عَنِ اللهِ مَا بَعَثَنِيْ بِهِ»
اور جب آپ ﷺ اپنی بات سے فارغ ہوتے تو ان کے پیچھے ایک آدمی یہ کہتا۔ اے بنو فلاں! یہ شخص تم سے یہ چاہتا ہے کہ تم لات اور عزٰی اور بنو مالک بن اقمس	وَإِذَا فَرَغَ مِنْ مَقَالَتِهِ قَالَ الْآخَرُ مِنْ خَلْفِهِ: يَا بَنِيْ فُلَانٍ. هٰذَا يُرِيْدُ مِنْكُمْ أَنْ تَسْلُخُوْا اللَّاتِ وَالْعُزّٰى

وَحُلَفَاءَكُمْ مِنَ الْجِنِّ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ أَقْمُسٍ، إِلَى مَا جَاءَ بِهِ مِنَ الْبِدْعَةِ وَالضَّلَالَةِ، فَلَا تَسْمَعُوْا لَهُ، وَلَا تَتَّبِعُوْهُ. فَقُلْتُ لِأَبِيْ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ عَمُّهُ أَبُوْ لَهَبٍ. (وَرَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدَ وَالطَّبَرَانِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ.)	کے حلیف جنوں کو چھوڑ کر اس کی لائی ہوئی بدعت اور گمراہی کی طرف آ جاؤ۔ لہٰذا اس کی بات نہ سننا اور نہ ہی اس کی پیروی کرنا۔ (ربیعہ) نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ اس کا چچا ابولہب ہے۔ (اسے امام احمد اور طبرانی نے اس لفظ سے روایت کیا ہے)
فَهٰذَا نَمُوْذَجٌ مِنْ نَمَاذِجِ كَيْدِ أَبِيْ لَهَبٍ لِلدَّعْوَةِ وَلِلرَّسُوْلِ ﷺ، وَكَانَتْ زَوْجَتُهُ أُمُّ جَمِيْلٍ فِيْ عَوْنِهِ فِيْ هٰذِهِ الْحَمْلَةِ الدَّائِبَةِ الظَّالِمَةِ. (وَهِيَ أَرْوَى بِنْتُ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ أُخْتُ أَبِيْ سُفْيَانَ..)	حضرت رسول ﷺ اور آپ کی دعوت کے برخلاف ابولہب کی چالبازیوں کی مثالوں میں سے یہ ایک مثال ہے اور اس کی بیوی ام جمیل اس ظالمانہ اور معمول کے حملوں میں اس کی معاون تھی (اس کا نام اروٰی بن حرب تھا، یہ ابوسفیان کی بہن تھی)
وَلَقَدْ اتَّخَذَ أَبُوْ لَهَبٍ مَوْقِفَهُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُنْذُ الْيَوْمِ الْأَوَّلِ لِلدَّعْوَةِ. أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَصَعَدَ الْجَبَلَ فَنَادَى: «يَا صَبَاحَاهُ» فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيْكُمْ؟ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ».	حضرت رسول ﷺ کی دعوت کے روز اول سے ہی ابولہب نے یہ رویہ اختیار کیا تھا۔ امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ ایک دن کشادہ وادی کی طرف نکلے اور پہاڑ پر چڑھ کر باآواز بلند پکارا: اے صبح کے وقت! حملے کی تباہی۔ چنانچہ قبائل قریش آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے اوپر صبح کے وقت یا شام کے وقت دشمن حملہ آور ہوا چاہتا ہے تو کیا میری بات کی تصدیق کرو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو آپؐ نے فرمایا: "میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔" یہ سن کر ابولہب نے کہا: کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع

فَقَالَ أَبُوْ لَـهَبٍ. أَلِـهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ تَبًّا لَكَ. فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝۱﴾..الخ. وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَامَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ! أَلِـهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَأَنْزَلَ اللهُ السُّوْرَةَ.	کیا تھا؟ تیرے لیے ہلاکت ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝۱﴾ نازل فرمائی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ہاتھ جھاڑتا ہوا کھڑا ہوا اور کہنے لگا: سارا دن تیرے لیے ہلاکت ہو۔ کیا تو نے ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا؟ تو اللہ نے یہ سورت نازل کی۔
وَلَـمَّا أَجْمَعَ بَنُوْ هَاشِمٍ بِقِيَادَةِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلٰى حِمَايَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَوْ لَـمْ يَكُوْنُوْا عَلٰى دِيْنِهِ، تَلْبِيَةً لِدَافِعِ الْعَصَبِيَّةِ الْقَبَلِيَّةِ، خَرَجَ أَبُوْ لَـهَبٍ عَلٰى إِخْوَتِهِ، وَحَالَفَ عَلَيْهِمْ قُرَيْشًا، وَكَانَ مَعَهُمْ فِي الصَّحِيْفَةِ الَّتِيْ كَتَبُوْهَا بِمَقَاطَعَةِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَتَجْوِيْعِهِمْ كَيْ يُسَلِّمُوْا لَـهُمْ مُحَمَّدًا ﷺ.	اور جب بنو ہاشم ابو طالب کی قیادت میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی حمایت کے لیے جمع ہوئے۔ باوجودیکہ وہ آپ کے دین پر نہ تھے۔ لیکن قبائلی عصبیت کے سبب انہوں نے آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔ تو ابولہب نے اپنے بھائیوں سے بغاوت کی اور ان کے برخلاف قریشیوں کا حلیف بن گیا اور وہ ان کے ساتھ اس معاہدے میں شریک تھا جو انہوں نے بنو ہاشم سے سوشل بائیکاٹ اور انہیں بھوکا مارنے کے لیے (چمڑے کے) اوراق پر لکھا تھا تاکہ وہ (مجبور ہو کر) محمدؐ کو ان کے حوالے کر دیں۔
وَكَانَ قَدْ خَطَبَ بِنْتَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رُقَيَّةَ وَأُمَّ كَلْثُوْمٍ لِوَلَدَيْهِ قَبْلَ بِعْثَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَتِ الْبِعْثَةُ أَمَرَهُمَا بِتَطْلِيْقِهِمَا حَتّٰى يُثْقِلَ كَاهِلَ مُحَمَّدٍ بِهِمَا! وَهٰكَذَا مَضٰى هُوَ وَزَوْجَتُهُ أُمُّ جَمِيْلٍ يَثِيْرَانِهَا حَرْبًا شَعْوَاءَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى الدَّعْوَةِ، لَا هَوَادَةَ فِيْهَا	اور اس نے حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے آپؐ سے اپنے بیٹوں کے لیے آپؐ کی دو بیٹیوں رقیہ اور ام کلثوم کا رشتہ بھی طے کر رکھا تھا۔ لیکن جب آپ نے نبوت کا اعلان کیا تو اس نے اپنے بیٹوں (عتبہ اور عتیبہ) کو یہ رشتہ ختم کرنے کا حکم دے دیا تاکہ وہ آپؐ کے کندھوں کو ان کے بوجھ سے بھاری رکھے۔ اسی طرح وہ اور اس کی بیوی ام جمیل بھی حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کی دعوت کے برخلاف یورش برپا کرتے چلے گئے اور اس میں انہوں نے

Arabic	Urdu
وَلَا هُدْنَةَ. وَكَانَ بَيْتُ أَبِي لَهَبٍ قَرِيباً مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَانَ الْأَذَى أَشَدُّ. وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ أُمَّ جَمِيْلٍ كَانَتْ تَحْمِلُ الشَّوْكَ فَتَضَعُهُ فِيْ طَرِيْقِ النَّبِيِّ، وَقِيْلَ: إِنَّ حَمْلَ الْحَطَبِ كِنَايَةٌ عَنْ سَعْيِهَا بِالْأَذَى وَالْفِتْنَةِ وَالْوَقِيْعَةِ.	نرمی اور عارضی صلح کی گنجائش نہ رکھی۔ ابولہب کا گھر حضرت رسول اللہ ﷺ کے گھر کے قریب تھا، لہٰذا ان کی تکلیف بھی شدید تھی اور یہ بھی مروی ہے کہ ام جمیل کانٹے اٹھا کر حضرت نبی کریمؐ کے راستے پر ڈال دیتی تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایندھن کا اٹھانا اس کے درپے آزار رہنے اور فتنہ بھڑکانے اور بدکلامی کرنے سے کنایہ ہے۔
نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ تَرُدُّ عَلٰى هٰذِهِ الْحَرْبِ الْمُعْلَنَةِ مِنْ أَبِيْ لَهَبٍ وَامْرَأَتِهِ. وَتَوَلَّى اللهُ سُبْحَانَهُ عَنْ رَسُوْلِهِ ﷺ أَمْرَ الْمَعْرَكَةِ!	یہ سورت ابولہب اور اس کی بیوی کی اعلانیہ جنگ کے جواب میں نازل ہوئی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس معرکے کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی۔
﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١﴾.. وَالتَّبَابُ الْهَلَاكُ وَالْبَوَارُ وَالْقَطْعُ. ﴿وَتَبَّتْ﴾ الْأُوْلَى دُعَاءٌ. وَ﴿تَبَّ﴾ الثَّانِيَةُ تَقْرِيْرٌ لِوُقُوْعِ هٰذَا الدُّعَاءِ. فَفِيْ آيَةٍ قَصِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ مَطْلَعِ السُّوْرَةِ تَصْدُرُ الدَّعْوَةُ وَتَتَحَقَّقُ، وَتَنْتَهِي الْمَعْرِكَةُ وَيُسْدَلُ السِّتَّارُ! فَأَمَّا الَّذِيْ يَتْلُوْ آيَةَ الْمَطْلَعِ فَهُوَ تَقْرِيْرٌ وَوَصْفٌ لِمَا كَانَ. ﴿مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢﴾..	"ابولہب کے ہاتھ ہلاک ہوں اور وہ ہلاک ہوا" ہلاک ہونے، تباہ وبرباد ہونے اور کٹ جانے کو تباب کہتے ہیں۔ پہلے جو لفظ تبت آیا ہے یہ بددعا ہے اور دوسری مرتبہ "تب" پہلی بددعا کے لگ جانے کو قطعی بنانے کے لیے ہے۔ چنانچہ اس چھوٹی سی ایک ہی آیت میں جو سورت کی ابتداء میں ہے، بددعا صادر ہوتی ہے اور اس کا اثر متحقق ہو جاتا ہے اور معرکہ اختتام کو پہنچتا ہے اور پردہ گر جاتا ہے۔ سو جو الفاظ آیت کے مطلع (ابتداء) کے بعد ہیں وہ اس کے انجام کے وصف اور قطعیت کے بیان پر مشتمل ہیں جو ہو چکا ہے۔ "نہ کام آیا اس کے اس کا مال نہ ہی جو اس نے کمایا۔"
لَقَدْ تَبَّتْ يَدَاهُ وَهَلَكَتَا وَتَبَّ هُوَ وَهَلَكَ. فَلَمْ يُغْنِ عَنْهُ مَالُهُ وَسَعْيُهُ وَلَمْ يَدْفَعْ عَنْهُ الْهَلَاكَ وَالدَّمَارَ.	سو اس کے ہاتھ ٹوٹ گئے اور ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ڈھیر ہو گیا۔ اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آیا اور اس کی کدوکاوش رائیگاں ہو گئی اور اسے ہلاکت اور تباہی کو نہ ٹال

ذٰلِكَ كَانَ فِي الدُّنْيَا. أَمَّا فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ: ﴿سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝﴾.. وَيُذْكَرُ اللَّهَبُ تَصْوِيرًا وَتَشْخِيصًا لِلنَّارِ وَإِيحَاءً بِتَوَقُّدِهَا وَتَلَهُّبِهَا.

سکی یہ کچھ تو ہوا دنیا میں۔ جبکہ وہ آخرت میں ”عنقریب جلے گا شعلوں والی آگ میں“ (شعلوں) کے لفظ سے آگ کے شعلہ زن ہونے کی منظر کشی کی گئی ہے اور اس کے جلنے اور بھڑکنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

﴿وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝﴾.. وَسَتَصْلَاهَا مَعَهُ امْرَأَتُهُ حَالَةَ كَوْنِهَا حَمَّالَةً لِلْحَطَبِ.. وَحَالَةَ كَوْنِهَا: ﴿فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝﴾.. أَيْ مِنْ لِيفٍ.. تُشَدُّ هِيَ بِهِ فِي النَّارِ. أَوْ هِيَ الْحَبْلُ الَّذِي تَشُدُّ بِهِ الْحَطَبَ. عَلَى الْمَعْنَى الْحَقِيقِيِّ إِنْ كَانَ الْمُرَادُ هُوَ الشَّوْكُ. أَوِ الْمَعْنَى الْمَجَازِيِّ إِنْ كَانَ حَمْلُ الْحَطَبِ كِنَايَةً عَنْ حَمْلِ الشَّرِّ وَالسَّعْيِ بِالْأَذَى وَالْوَقِيعَةِ.

”اور اس کی بیوی جو ایندھن اٹھانے والی ہے۔“ وہ بھی اس کے ساتھ ایندھن سمیت جلے گی۔ اور اس حال میں کہ اس کے گلے میں مضبوطی سے بٹی ہوئی رسی ہوگی۔ یعنی وہ کھجور کے چھال کی ہوگی اس کے ساتھ اسے دوزخ میں باندھا جائے گا۔ اگر الفاظ کو حقیقی معنوں میں لیا جائے تو اس سے وہ رسی مراد ہوگی جس سے وہ کانٹے دار ایندھن باندھ کر لایا کرتی تھی یا مجازی معنی لیا جائے تو ایندھن اٹھانے سے کنایۃً مراد یہ ہوگا کہ وہ شر اور ایذاء رسانی کا ایندھن اٹھائے ہوئے ہے۔

وَفِي الْأَدَاءِ التَّعْبِيرِيِّ لِلسُّورَةِ تَنَاسُقٌ دَقِيقٌ مَلْحُوظٌ مَعَ مَوْضُوعِهَا وَجَوِّهَا، نَقْتَطِفُ فِي بَيَانِهِ سُطُورًا مِنْ كِتَابِ: مَشَاهِدُ الْقِيَامَةِ فِي الْقُرْآنِ نُمَهِّدُ بِهَا لِوَقْعِ هٰذِهِ السُّورَةِ فِي نَفْسِ أُمِّ جَمِيلٍ الَّتِي ذُعِرَتْ لَهَا. وَجُنَّ جُنُونُهَا:

سورت کا انداز بیان اپنے موضوع اور فضاء کے ساتھ دقیق اور باریک ترین موزونیت رکھتا ہے۔

ہم اس کی وضاحت کی غرض سے مشاہد القیامہ فی القرآن سے چند سطریں مستعار لیتے ہیں اور اس سورت کے زبان زد خاص وعام ہونے ام جمیل کے دل پر چوٹ لگنے کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے نزول سے وہ سہم گئی اور اسے جنون کے دورے پڑنے لگے:

أَبُو لَهَبٍ. سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ.. وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ. سَتَصْلَاهَا وَفِي عُنُقِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ..

”ابولہب (شعلہ رو) عنقریب ذات لہب (شعلوں والی) آگ میں جلے گا اور اس کی بیوی حمالۃ الحطب (ایندھن اٹھانے والی) عنقریب اس آگ میں جلائی جائے گی اور اس کی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی

تَنَاسُقٌ فِي اللَّفْظِ، وَتَنَاسُقٌ فِي الصُّورَةِ. فَجَهَنَّمُ هُنَا نَاراً ذَاتَ لَهَبٍ. يَصْلَاهَا أَبُوْ لَهَبٍ! وَامْرَأَتُهُ تَحْمِلُ الْحَطَبَ وَتُلْقِيهِ فِيْ طَرِيْقِ مُحَمَّدٍ لِإِيْذَآئِهِ (بِمَعْنَاهُ الْحَقِيْقِيُّ أَوِ الْمَجَازِيُّ) ..	ہو گی۔ ''لفظوں میں بھی موزونیت، منظر کی عکاسی میں بھی موزونیت۔'' چنانچہ جہنم جو یہاں ذات لہب (شعلے مارنے والی) ہے۔اس میں جلنے والا بھی ابولہب (شعلہ رو) ہے اور اس کی بیوی جو کہ حطب (ایندھن) اٹھاکر لاتی ہے اور حضرت محمد ﷺ کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے ان کے راستے میں بکھیرتی ہے (حقیقی معنوں کے اعتبار یا مجازی معنوں کے اعتبار سے)
وَالْحَطَبُ مِمَّا يُوْقَدُ بِهِ اللَّهَبُ. وَهِيَ تَحْزِمُ الْحَطَبَ بِحَبْلٍ. فَعَذَابُهَا فِي النَّارِ ذَاتَ اللَّهَبِ أَنْ تُغَلَّ بِحَبْلٍ مِنْ مَّسَدٍ. لِيَتِمَّ الْجَزَاءُ مِنْ جِنْسِ الْعَمَلِ، وَتُتِمَّ الصُّوْرَةُ بِمُحْتَوِيَاتِهَا السَّاذِجَةُ: اَلْحَطَبُ وَالْحَبْلُ. وَالنَّارُ وَاللَّهَبُ. يَصْلَى بِهِ أَبُوْ لَهَبٍ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ!	اور حطب (ایندھن) سے ہی لھب (آگ کا شعلہ بھڑکایا جاتا ہے اور وہ حطب (ایندھن) کو حبل (رسی) سے باندھتی ہے۔ سو ذات لھب (شعلے مارنے والی آگ) میں اس کا عذاب اس طرح ہوگا کہ اسے مضبوط بٹی ہوئی رسی سے باندھا جائے گا اس طرح الجزاء من جنس العمل کا منظر مکمل ہوگا۔ اور اپنے سادہ سے مشتملات کے ساتھ منظر نگاری مکمل ہوگئی ایندھن اور رسی، آگ اور شعلہ جس سے ابولہب اور اس کی بیوی حمالۃ الحطب کو جلایا جائے گا۔
وَتَنَاسُقٌ مِنْ لَوْنٍ آخَرَ. فِيْ جَرْسِ الْكَلِمَاتِ، مَعَ الصَّوْتِ الَّذِيْ يُحْدِثُهُ شَدُّ أَحْمَالِ الْحَطَبِ وَجَذْبِ الْعُنُقِ بِحَبْلٍ مِنْ مَّسَدٍ. اِقْرَأْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝١﴾ تَجِدُ فِيْهَا عَنْفَ الْحَزْمِ وَالشَّدِّ! اَلشَّبِيْهُ بِحَزْمِ الْحَطَبِ وَشَدِّهِ. وَالشَّبِيْهُ كَذٰلِكَ بِغَلِّ الْعُنُقِ وَجَذْبِهِ. وَالتَّشْبِيْهِ بِجَوِّ الْحَنَقِ وَالتَّهْدِيْدِ الشَّائِعِ فِي السُّوْرَةِ.	(مزید برآں) موزونیت کا ایک اور رنگ بھی ملحوظ خاطر رکھیے (وہ ہے) الفاظ کی گھنٹی جیسی آواز، جو ایندھن کے اٹھانے اور مضبوط بٹی ہوئی رسی سے گردن کے کھینچتے ہی پیدا ہوتی ہے۔پڑھیے ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝١﴾ اس کے الفاظ میں تم باندھنے اور کسنے کی سختی پاؤ گے جو ایندھن کو باندھنے اور کسنے کی آواز کے مشابہ ہے اور اسی طرح اس میں گردن میں رسی ڈال کر اسے کھینچنے کی آواز سے مشابہت ہے اور سورۃ میں گردن کے گھٹنے اور ڈانٹ کی عام فضاء سے مشابہت ہے۔
وَهٰكَذَا يَلْتَقِي تَنَاسُقُ الْجَرْسِ	اسی طرح عمل کی صوتی حرکت کے ساتھ آواز کی ہم

الْمُوسِيقِيِّ، مَعَ حَرَكَةِ الْعَمَلِ الصَّوْتِيَّةِ، بِتَنَاسُقِ الصُّوَرِ فِيْ جُزْئِيَّاتِهَا الْمُتَنَاسِقَةِ، بِتَنَاسُقِ الْجِنَاسِ اللَّفْظِيِّ وَمُرَاعَاةِ النَّظِيْرِ فِي التَّعْبِيْرِ، وَيَتَّسِقُ مَعَ جَوِّ السُّوْرَةِ وَسَبَبِ النُّزُوْلِ. وَيَتِمُّ هٰذَا كُلُّهُ فِيْ خَمْسِ فَقَرَاتٍ قصار، وَفِيْ سُوْرَةٍ مِنْ أَقْصَرِ سُوَرِ الْقُرْآنِ.	آہنگی مل جاتی ہے اور ربط و تعلق کی بہت سی صورتیں اپنی مربوط جزئیات سے مل جاتی ہیں۔(مثلاً) طرز ادا میں لفظوں کی جنس اور باہم تعلق رکھنے والی چیزوں کا یکے بعد دیگرے ذکر کرنا۔ اور سورۃ کی فضاء اور شان نزول کا باہم مربوط ہونا اس طرح یہ سب کچھ مختصر سی پانچ آیات میں آجاتا ہے جو قرآن کی مختصر سورتوں میں سے ایک سورت میں جمع ہو گئی ہیں۔
هٰذَا التَّنَاسُقُ الْقَوِيُّ فِي التَّعْبِيْرِ جَعَلَ أُمَّ جَمِيْلٍ تَحْسَبُ أَنَّ الرَّسُوْلَ ﷺ قَدْ هَجَاهَا بِشِعْرٍ. وَبِخَاصَّةٍ حِيْنَ اِنْتَشَرَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ وَمَا تَحْمِلُهُ مِنْ تَهْدِيْدٍ وَمَذَمَّةٍ. وَتَصْوِيْرٍ زَرِيٍّ لِأُمِّ جَمِيْلٍ خَاصَّةً. تَصْوِيْرٌ يُثِيْرُ السُّخْرِيَّةَ مِنْ اِمْرَأَةٍ مُعْجَبَةٍ بِنَفْسِهَا، مُدِلَّةٍ بِحَسَبِهَا وَنَسَبِهَا. ثُمَّ تَرْتَسِمُ لَهَا هٰذِهِ الصُّوْرَةُ: ﴿حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝﴾ فِيْ هٰذَا الْأُسْلُوْبِ الْقَوِيِّ الَّذِيْ يَشِيْعُ عِنْدَ الْعَرَبِ!	طرز ادا کے قوی ربط نے ام جمیل کو اس وہم میں ڈال دیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے شعروں میں اس کی ہجو (مذمت) بیان کی ہے اور خصوصاً اس وقت کہ جب یہ سورت اپنے اندر سموئی ہوئی دھمکی اور مذمت اور ام جمیل کی بھیانک منظر کشی کے ساتھ زبان زد خاص و عام ہو گئی اور منظر کشی بھی ایسی عورت کی جو خود پسند اور اپنے حسب و نسب پر فخر کرنے والی ہے اور پھر اس کے لیے ایسی تصویر منقش کرتی ہے "ایندھن اٹھانے والی، اس کی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی ہوگی" اس طاقتور اسلوب بیان میں (یہ سورت نازل ہوئی) جو عربوں میں پھیل جاتا ہے۔
قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَذُكِرَ لِيْ أَنَّ أُمَّ جَمِيْلٍ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ حِيْنَ سَمِعَتْ مَا نَزَلَ فِيْهَا وَفِيْ زَوْجِهَا مِنَ الْقُرْآنِ، أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، وَمَعَهُ أَبُوْ	امام محمد بن اسحاق (مدنی) کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حمالۃ الحطب ام جمیل نے جب اپنے اور اپنے شوہر کے بارے میں نازل شدہ قرآنی سورت سنی تو وہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ اس وقت کعبہ کے پاس مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اس کے ہاتھ میں

بَكْرِ الصِّدِّيْقِ، وَفِيْ يَدِهَا فِهْرٌ (أَيْ بِمِقْدَارِ مِلْءُ الْكَفِّ) مِنْ حِجَارَةٍ. فَلَمَّا وَقَفَتْ عَلَيْهِمَا أَخَذَ اللهُ بِبَصَرِهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَا تَرَى إِلَّا أَبَابَكْرٍ. فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ. أَيْنَ صَاحِبُكَ؟ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ يَهْجُوْنِيْ. وَاللهِ لَوْ وَجَدْتُّهُ لَضَرَبْتُ بِهٰذَا الْفِهْرِ فَاهُ. أَمَا وَاللهِ وَإِنِّيْ لَشَاعِرَةٌ! ثُمَّ قَالَتْ:

مُذَمَّماً عَصَيْنَا وَأَمْرَهُ أَبَيْنَا

مٹھی بھر کنکر تھے۔ جب وہ دونوں بزرگوں کے سر پر آن کھڑی ہوئی، اللہ نے اس کی بصارت کو حضرت رسول اللہ ﷺ سے پھیر دیا اور اسے حضرت ابو بکر کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ وہ کہنے لگی: اے ابو بکر! تیرا ساتھی کہاں ہے؟ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ میری ہجو بیان کرتا ہے، اللہ کی قسم اگر میں اسے پالوں تو یہ کنکر اس کے منہ پر مار دوں۔ اللہ کی قسم، میں بھی شاعرہ ہوں پھر اس نے شعر پڑھا۔

مُذَمَّمًا عَصَيْنَا وَأَمْرُهُ أَبَيْنَا

"کہ ہم نے مذمم کی نافرمانی کی اور اس کے حکم کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔"

ثُمَّ انْصَرَفَتْ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمَا تَرَاهَا رَأَتْكَ؟ فَقَالَ: «مَا رَأَتْنِيْ، لَقَدْ أَخَذَ اللهُ بِبَصَرِهَا عَنِّيْ.»

پھر وہ واپس مڑ گئی۔ تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے بھلا اس نے آپ کو دیکھا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اس نے مجھے نہیں دیکھا۔ اللہ نے اس کی بصارت کو مجھ سے پھیر دیا۔

وَرَوَى الْحَافِظُ أَبُوْ بَكْرٍ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ①﴾ جَاءَتِ امْرَأَةُ أَبِيْ لَهَبٍ. وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ. فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ: لَوْ تَنَحَّيْتَ لَا تُؤْذِيْكَ بِشَيْءٍ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ سَيُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا». فَأَقْبَلَتْ حَتّٰى وَقَفَتْ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ، هَجَانَا صَاحِبُكَ. فَقَالَ أَبُوْ

حافظ ابو بکر البزار اپنی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں کہ جب سورت ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ①﴾ نازل ہوئی تو ابو لہب کی بیوی آئی۔ اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر بھی تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ ایک طرف ہو جائیں مبادا کہ یہ آپ ﷺ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچائے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب میرے اور اس کے درمیان آڑ کر دی جائے گی۔ چنانچہ وہ آئی اور حضرت ابو بکر کے سر پر آن

بَكْرٍ: لَا وَرَبِّ هٰذِهِ الْبَنِيَّةِ مَا يَنطِقُ بِالشِّعْرِ وَلَا يَتَفَوَّهُ بِهِ، فَقَالَتْ: إِنَّكَ لَمُصَدَّقٌ. فَلَمَّا وَلَّتْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا رَأَتْكَ؟ قَالَ: «لَا. مَا زَالَ مَلَكٌ يَسْتُرُنِيْ حَتّٰى وَلَّتْ.»	کھڑی ہوئی اور کہا: اے ابو بکر! تیرے ساتھی نے ہماری ہجو (مذمت) کی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اس کعبہ کے رب کی قسم! نہ تو وہ شعر کہتا ہے، نہ شعر پڑھتا ہے۔ اس نے کہا ہے تو یقیناً سچا ہے۔ جب وہ واپس مڑ گئی تو حضرت ابو بکر نے پوچھا۔ کیا اس نے آپ کو دیکھا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، فرشتے نے مجھے اس وقت تک اس سے چھپائے رکھا جب تک وہ واپس چلی نہ گئی۔
فَهٰكَذَا بَلَغَ مِنْهَا الْغَيْظُ وَالْحَنَقُ، مِنْ سَيْرُوْرَةِ هٰذَا الْقَوْلِ الَّذِيْ حَسِبَتْهُ شِعْراً (وَكَانَ الْهِجَاءُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا شِعْراً) مِمَّا نَفَاهُ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ صَادِقٌ! وَلٰكِنِ الصُّوْرَةُ الزَّرِيَّةُ الْمُثِيْرَةُ لِلسُّخْرِيَّةِ الَّتِيْ شَاعَتْ فِيْ آيَاتِهَا، قَدْ سَجَّلَتْ فِي الْكِتٰبِ الْخَالِدِ، وَسَجَّلَتْهَا صَفْحَاتُ الْوُجُوْدِ أَيْضاً تَنْطِقُ بِغَضَبِ اللهِ وَحَرْبِهِ لِأَبِيْ لَهَبٍ وَامْرَأَتِهِ جَزَاءَ الْكَيْدِ لِدَعْوَةِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَالتَّبَابُ وَالْهَلَاكُ وَالسُّخْرِيَّةُ وَالزَّرَايَةُ جَزَاءَ الْكَائِدِيْنَ لِدَعْوَةِ اللهِ فِي الدُّنْيَا، وَالنَّارُ فِي الْآخِرَةِ جَزَاءً وِفَاقاً، وَالذُّلُّ الَّذِيْ يُشِيْرُ إِلَيْهِ الْحَبْلُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ جَمِيْعًا..	اس قول کی شہرت سے جسے اس نے شعر سمجھا۔ اس حد تک اسے غیظ و غضب میں مبتلا کر دیا تھا (اور ہجو، شعر کے بغیر ہو نہیں سکتی) اور ابو بکرؓ نے جس چیز کی نفی کی تھی اس میں آپ سچے تھے، لیکن وہ بھیانک منظر کشی جو تمسخر کو بھڑکانے والی تھی وہ ان آیات کی بدولت پھیل گئی اور اللہ کی دائمی کتاب میں رجسٹرڈ ہو گئی اور اسے کائنات کے صفحات نے بھی محفوظ کر لیا اور وہ غضب کو بیان کرتی رہے گی۔ جو ابو لہب اور اس کی بیوی پر ہوا، اور یہ بدلہ ہے اس چال کا جو انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کے خلاف چلی۔ دنیا میں اللہ کی دعوت کے خلاف تدبیریں کرنے والوں کا بدلہ، تباہی اور بربادی، استہزاء اور بدنامی ہے اور آخرت میں ان کے کئے ہوئے اعمال کا پورا پورا بدلہ نار دوزخ ہے اور دنیا و آخرت کی وہ رسوائی ہے جس کی طرف لفظ حبل نے اشارہ کیا ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ اللّٰھب میں وارد مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحلیل

لَـهَبٌ: آگ کا شعلہ۔ باب لَـهِبَ يَلْهَبُ لَـهْبًا سے اسم مصدر۔

اِشْرَاقٌ: چمکنا۔ روشن ہونا۔ باب اَشْرَقَ يُشْرِقُ اِشْرَاقًا سے اسم مصدر۔

أَحْوَلُ: کج نظری، بھینگا۔ وہ شخص جس کی ایک آنکھ کی پتلی آنکھ کے کنارے کی طرف ڈھلی ہوئی ہو اور اسے ایک کی بجائے دو چیزیں نظر آئیں۔

وَضِيءُ الْوَجْهِ: خوبصورت چہرے والا۔

ذُوْ جُـمَّةٍ: کندھوں تک لٹکی ہوئی زلفوں والا، گھنے بالوں والا۔ یہ ابو لہب کی وضع قطع کا بیان ہے کہ وہ خوبصورت، بھینگا، لمبی لمبی زلفوں والا تھا۔

تَسْلَخُوْا: اتار پھینکو۔ باب سَلَخَ يَسْلَخُ سَلْخًا سے فعل مضارع جمع مذکر سانپ کا کھال سے نکل آنا۔ چھوڑنا۔

عُزّٰی: بت کا نام۔ یہ ایک درخت تھا جس کے ساتھ بنو کنانہ اور قریش کے عقائد وابستہ تھے اس کے چاروں طرف عمارت بنی ہوئی تھی۔

اَلدَّآئِمَةُ الظَّالِـمَةُ: ظالمانہ یورش، حملہ۔ بَطْحَآءُ: کھلی وادی، ہموار زمین۔ کشادہ پہاڑی علاقہ۔

يَاصَبَاحَاهُ: وائے صبح سویرے یورش کی تباہی۔ خطرے کی گھنٹی کے طور پر یہ فقرہ بولا جاتا تھا۔

عَدُوٌّ: دشمن۔ مُصَبِّحُكُمْ: تم پر صبح صبح حملہ کرنے والا۔ مُـمَسِّيْكُمْ: شاموں شام حملہ کرنے والا۔

يَنْفُضُ: جھاڑتا ہے۔ باب نَفَضَ يَنْفُضُ سے فعل مضارع معلوم واحد مذکر۔

تَلْبِيَةٌ: حاضر ہونا۔ لبیک کہنا۔ یہ لفظ اصلا لَبٌّ (بمعنی موجود ہونا حاضر رہنا) سے 'كَ' تاکید کے لیے بڑھایا گیا ہے۔ گویا لَبَّيْكَ کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ! میں ایک دفعہ ہی نہیں بلکہ دو دفعہ حاضر و موجود ہوں تیری فرمانبرداری کے لیے۔

دَافِعُ الْعَصَبِيَّةُ الْقَبَلِيَّةُ: قبائلی تعصب کے سبب۔

اَلْـمَقَاطِعَةُ: بائیکاٹ۔ از باب قَاطَعَ يُقَاطِعُ مُقَاطَعَةً

تَجْوِيعٌ: بھوکا رکھنا۔ باب جَوَّعَ يُجَوِّعُ تَجْوِيعًا سے اسم مصدر۔

يَثِيْرَانِ: بھڑکاتے ہیں۔ ثَارَ يَثِيْرُ ثِيْرَانًا آگ بھڑکانا۔ فعل مضارع تثنیہ مذکر۔

اَلْوَقِيْعَةُ: برائی بیان کرنا۔ برا کہنا۔ پیٹھ پیچھے غیبت کرنا۔

اَلتَّبَابُ: ہلاکت، بربادی، ٹوٹے ہو جانا۔ از باب تَبَّ يَتُبُّ تَبًّا اسم مصدر۔

اَلدَّمَارُ: نیست و نابود کر دینا۔ دَمَّرَ يُدَمِّرُ تَدْمِيْرًا وَ دِمَارًا سے مصدر ہے۔

تَوَقُّدُ: جلانا۔ از باب وَقَّدَ يُوَقِّدُ تَوْقِيْدًا وَتَوَقُّدًا

اَلْأَدَاءُ التَّعْبِيْرِيُّ: طرز بیان۔ اظہار مافی الضمیر کا ڈھنگ۔

تَنَاسُقٌ دَقِيْقٌ: باریک ترین ربط۔ تَنَاسَقَ يَتَنَاسَقُ تَنَاسُقًا سے مصدر باہم مربوط ہونا۔

اَلْـمُحْتَوِيَاتُ السَّاذِجَةُ: سادہ سے مشتملات۔ موضوعات۔ مضامین۔

مَرَاعَاةُ النَّظِيْرِ: اہل بدیع کے مطابق ایک ہی جگہ یا چیز کے متعلقات کو بیان کرنا جو باہم متضاد نہ ہوں۔

اَلْفِهْرُ: کنکر۔ اَلزَّرَايَةُ: بھیانک۔ خراب۔ بدنما۔ اَلْكَائِدِيْنَ: منصوبہ ساز۔ مکر و فریب اور خفیہ تدبیریں کرنے والے۔

سورة الاخلاص

قُلْ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾
آپ کہہ دیجیے	وہ	اللہ	یکتا ہے
اَللّٰهُ	الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾	لَمْ	يَلِدْ ۙ
اللہ	بے نیاز ہے	نہیں	اس نے (کسی کو) جنا
وَ	لَمْ	يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾	وَ
اور	نہیں	وہ (خود) جنا گیا	اور
لَمْ	يَكُنْ	لَّهٗ	كُفُوًا اَحَدٌ ۚ﴿۴﴾
نہیں	ہے	اس کا	ہمسر کوئی بھی

سلیس ترجمہ:

"اے نبی! آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا۔ اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں۔"

تفسیر سورۃ الاخلاص

ترجمہ	عبارت
یہ چھوٹی سی سورت قرآن کریم کے تیسرے حصے (دس پاروں) کے برابر ہے جیسا کہ صحیح روایات میں آیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل نے اور ان سے مالک نے، عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعہ کے حوالے سے بیان کیا اور اس نے اپنے باپ کے حوالے سے اسے بتایا کہ ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے دوسرے صحابی کو (غالباً تہجد کی ہر رکعت میں) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١﴾ بار بار پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ حضرت نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو (اس شخص کے اس عمل کے بارے میں) بتایا۔ گویا اس صحابی نے اس عمل کو قلیل سمجھا۔ "حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ سورت قرآن کے تیسرے حصے (دس پاروں) کے برابر ہے۔"	هٰذِهِ السُّوْرَةُ الصَّغِيْرَةُ تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنُ كَمَا جَآءَ فِي الرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةِ. قَالَ الْبُخَارِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَعْدٍ، أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١﴾ يُرَدِّدُهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».
اس میں کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ نے اپنے رسول کو جس احدیت کے اعلان کرنے کا حکم دیا کہ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اللہ احد یعنی یکتا ہے، یہ یکتائیت، ضمیر (دل) کا عقیدہ اور وجود (باری تعالیٰ) کی تفسیر اور زندگی کا دستور ہے اور یہیں سے سورت نے اپنے پہلو میں اسلام کی حقیقت کبریٰ کے بنیادی خد و خال پیش کئے ہیں۔	وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا مِنْ غُرَابَةٍ. فَإِنَّ الْأَحَدِيَّةَ الَّتِيْ أَمَرَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُعْلِنَهَا: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١﴾ هٰذِهِ الْأَحَدِيَّةُ عَقِيْدَةٌ لِلضَّمِيْرِ، وَتَفْسِيْرٌ لِلْوُجُوْدِ، وَمَنْهَجٌ لِلْحَيٰوةِ.. وَقَدْ تَضَمَّنَتِ السُّوْرَةِ مِنْ ثَمَّ أَعْرَضَ الْخُطُوْطَ الرَّئِيْسِيَّةِ فِيْ حَقِيْقَةِ الْإِسْلَامِ الْكَبِيْرَةِ..
"کہہ دیجئے کہ اللہ احد ہے۔ کلمہ احد، واحد سے دقیق	﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١﴾ .. وَهُوَ لَفْظُ

أَدَقُّ مِنْ لَفْظِ وَاحِدٍ.. لِأَنَّهُ يُضِيفُ إِلَى مَعْنَى وَاحِدٌ أَنْ لَا شَيْءَ غَيْرَهُ مَعَهُ. وَأَنْ لَّيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

إِنَّهَا أَحَدِيَّةُ الْوُجُوْدِ.. فَلَيْسَ هُنَاكَ حَقِيْقَةٌ إِلَّا حَقِيْقَتُهُ. وَلَيْسَ هُنَاكَ وُجُوْدٌ حَقِيْقِيٌّ إِلَّا وُجُوْدُهُ. وَكُلُّ مَوْجُوْدٌ آخَرَ فَإِنَّمَا يَسْتَمِدُّ وُجُوْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْوُجُوْدُ الْحَقِيْقِيُّ، وَيَسْتَمِدُّ حَقِيْقَتَهُ مِنْ تِلْكَ الْحَقِيْقَةُ الذَّاتِيَّةُ.

ترین ہے کیونکہ وہ "واحد" کے معنی میں اضافہ کرتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی چیز اس کے ساتھ نہیں اور یہ کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔

بیشک وہ وجود میں یکتا ہے، وہاں اس کی حقیقت کے سوا کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی اس کے حقیقی وجود کے سوا کسی کا حقیقی وجود ہے۔ ہر دوسرا وجود اپنے وجود کو اس حقیقی وجود سے حاصل کرتا ہے اور اپنی حقیقت کو اس ذاتی حقیقت سے اخذ کرتا ہے۔

وَهِيَ مِنْ ثُمَّ أَحَدِيَّةُ الْفَاعِلِيَّةِ. فَلَيْسَ سِوَاهُ فَاعِلاً لِشَيْءٍ، أَوْ فَاعِلاً فِيْ شَيْءٍ، فِيْ هٰذَا الْوُجُوْدِ أَصْلاً. وَهٰذِهِ عَقِيْدَةٌ فِي الضَّمِيْرِ وَتَفْسِيْرٌ لِلْوُجُوْدِ أَيْضاً..

فَإِذَا اسْتَقَرَّ هٰذَا التَّفْسِيْرُ، وَوَضَحَ هٰذَا التَّصَوُّرُ، خَلَصَ الْقَلْبُ مِنْ كُلِّ غَاشِيَةٍ وَمِنْ كُلِّ شَائِبَةٍ، وَمِنْ كُلِّ تَعَلُّقٍ بِغَيْرِ هٰذِهِ الذَّاتِ الْوَاحِدَةِ الْمُتَفَرِّدَةِ بِحَقِيْقَةِ الْوُجُوْدِ وَحَقِيْقَةُ الْفَاعِلِيَّةِ.

اور یہاں سے تاثیر میں یکتائیت بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس کے سوا کوئی دوسرا کسی چیز میں مؤثر نہیں یا وہ اصلاً وجود کائنات میں ذرہ برابر مؤثر نہیں یہ ضمیر کے عقیدے اور وجود کی تفسیر بھی ہے۔ جب یہ تفسیر دل میں جگہ پکڑے اور یہ تصور واضح ہو جائے تو دل ہر طرح کے پردے اور ہر طرح کے شائبے سے خالص ہو جاتا ہے اور وہ حقیقی وجود اور حقیقی مؤثر ذات واحد اور منفرد کے علاوہ سب سے تعلق ختم کر لیتا ہے۔

خَلَصَ مِنَ التَّعَلُّقِ بِشَيْءٍ مِنْ أَشْيَاءِ هٰذَا الْوُجُوْدِ إِنْ لَمْ يَخْلُصْ مِنَ الشُّعُوْرِ بِوُجُوْدِ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَصْلًا! فَلَا حَقِيْقَةَ لِوُجُوْدِ إِلَّا ذٰلِكَ الْوُجُوْدُ الْإِلٰهِيُّ. وَلَا حَقِيْقَةَ لِفَاعِلِيَّةِ الْإِرَادَةِ الْإِلٰهِيَّةِ. فَعَلَامَ يَتَعَلَّقُ الْقَلْبُ بِمَا لَا

وہ اس وجود (کائنات) کی ہر چیز سے تعلق رکھنے سے خالص اور پاک ہو جاتا ہے۔ اگر وہ بنیادی طور پر چیزوں کے وجود کے شعور سے خالص نہ ہو۔ کیونکہ اس وجود الٰہی کے علاوہ کسی چیز کا حقیقی وجود ہے ہی نہیں اور الٰہی ارادے کے سوا، کسی چیز کی حقیقی تاثیر ہی نہیں۔ تو پھر دل کو اس چیز سے تعلق کا کیا فائدہ جو اپنے وجود اور تاثیر کی حقیقت ہی نہیں

حَقِيْقَةَ لِوُجُوْدِهِ وَلَا لِفَاعِلِيَّتِهِ!

رکھتی۔

وَحِيْنَ يَخْلُصُ الْقَلْبُ مِنَ الشُّعُوْرِ بِغَيْرِ الْحَقِيْقَةِ الْوَاحِدَةِ، وَمِنَ التَّعَلُّقِ بِغَيْرِ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةِ.. فَعِنْدَئِذٍ يَتَحَرَّرُ مِنْ جَمِيْعِ الْقُيُوْدِ، وَيَنْطَلِقُ مِنْ كُلِّ الْأَوْهَاقِ. يَتَحَرَّرُ مِنَ الرَّغْبَةِ وَهِيَ أَصْلُ قُيُوْدٍ كَثِيْرَةٍ، وَيَتَحَرَّرُ مِنَ الرَّهْبَةِ وَهِيَ أَصْلُ قُيُوْدٍ كَثِيْرَةٍ. وَفِيْمَ يَرْغَبُ وَهُوَ لَا يَفْقِدُ شَيْئاً مَتَى وَجَدَ اللهَ؟ وَمَنْ ذَا يَرْهَبُ وَلَا وُجُوْدَ لِفَاعِلِيَّةٍ إِلَّا لله؟

اور جب دل، واحد حقیقت کے سوا ہر شعور سے خالص اور اس حقیقت کے علاوہ ہر چیز سے لا تعلق ہو جاتا ہے تو اس وقت ہر طرح کی پابندیوں اور ہر طرح کے پھندوں سے آزاد ہو جاتا ہے اور وہ رغبتوں سے بھی آزاد ہو جاتا ہے جو بہت سی پابندیوں کی بنیاد ہے اور وہ ہر چیز کے ڈر سے آزاد ہو جاتا ہے جو بہت سی پابندیوں کی جڑ ہے اور جب اس نے اللہ کو پالیا تو اس کے ہاتھ سے کچھ بھی نہ گیا۔ تو وہ کس چیز کی رغبت کرے گا؟ اور جب اس نے سمجھ لیا کہ اللہ کے سوا کسی چیز کی تاثیر کا وجود ہی نہیں تو وہ کس سے ڈرے گا۔

وَمَتَى اسْتَقَرَّ هٰذَا التَّصَوُّرُ الَّذِيْ لَا يَرَى فِي الْوُجُوْدِ إِلَّا حَقِيْقَةَ اللهِ، فَسَتَصْحَبُهُ رُؤْيَةُ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةِ فِيْ كُلِّ وُجُوْدٍ آخَرَ انْبَثَقَ عَنْهَا- وَهٰذِهِ دَرَجَةٌ يَرَى فِيْهَا الْقَلْبُ يَدَ اللهِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يَرَاهُ. وَوَرَاءَهَا الدَّرَجَةُ الَّتِيْ لَا يَرَى فِيْهَا شَيْئاً فِي الْكَوْنِ إِلَّا اللهَ. لِأَنَّهُ لَا حَقِيْقَةَ هُنَاكَ يَرَاهَا إِلَّا حَقِيْقَةَ اللهِ.

اور جب یہ تصورات میں جگہ پکڑ گیا کہ اسے وجود (کائنات) میں اللہ کے حقیقی وجود کے سوا کسی چیز کا حقیقی وجود نظر نہ آئے تو اس حقیقت سے ہر چیز کے وجود میں ایک چیز دکھائی دے گی۔

جو اس سے پھوٹی ہے اور اس درجے کو ہر دکھائی والی چیز میں اللہ کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے اور اس سے آگے ایک اور درجہ ہے کہ وہ اس کائنات میں اللہ کے سوا کچھ نہیں دیکھتا کیونکہ اسے یہاں اللہ کے حقیقی وجود کے سوا کسی چیز کا حقیقی وجود نظر نہیں آتا۔

كَذٰلِكَ سَيَصْحَبُهُ نَفْيُ فَاعِلِيَّةِ الْأَسْبَابِ. وَرَدُّ كُلِّ شَيْءٍ وَكُلِّ حَدَثٍ وَكُلِّ حَرَكَةٍ إِلَى السَّبَبِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ مِنْهُ صَدَرَتْ، وَبِهِ تَأَثَّرَتْ.. وَهٰذِهِ هِيَ

اسی طرح اسباب کی تاثیر کی نفی بھی اس کے ساتھ ہوگی۔ اور ہر چیز اور ہر حادثے اور ہر حرکت کو پہلے سبب کی طرف لوٹنے کا تصور نصیب ہوگا جس کی مشیئت سے وہ چیز صادر ہوئی اور اس میں تاثیر پیدا ہوئی۔ قرآن نے ایمانی

الحَقِيقَةُ الَّتِيْ عَنِيَ الْقُرْآنُ عِنَايَةً كَبِيْرَةً بِتَقْرِيْرِهَا فِي التَّصَوُّرِ الْإِيْمَانِيِّ. وَمِنْ ثَمَّ كَانَ يَنْحِي الْأَسْبَابَ الظَّاهِرَةَ دَآئِماً وَيَصِلُ الْأُمُوْرَ مُبَاشِرَةً بِمَشِيْئَةِ اللهِ: ﴿ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ﴾، ﴿ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴾، ﴿ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ﴾ وَغَيْرِهَا كَثِيْرٌ..

تصور میں اس حقیقت کو ٹھہرانے میں بڑا رول ادا کیا ہے۔ اور یہاں سے وہ ظاہری اسباب کو ہمیشہ ایک طرف رکھتا ہے اور معاملات کو براہ راست اللہ کی مشیئت سے ملا دیتا ہے "اور جب تو نے پھینکا تو" "تو نے نہیں پھینکا تھا بلکہ اللہ نے پھینکا تھا۔ اور نہیں ہے مدد مگر اللہ کی ہی۔ اور نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ چاہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں۔

وَبِتَنَحِّيَةِ الْأَسْبَابِ الظَّاهِرَةِ كُلِّهَا، وَرَدُّ الْأَمْرِ إِلَى مَشِيْئَةِ اللهِ وَحْدَهَا، تَنْسَكِبُ فِي الْقَلْبِ الطُّمَأْنِيْنَةُ، وَيَعْرِفُ الْـمُتَجِّهُ الْوَحِيْدُ الَّذِيْ يَطْلُبُ عِنْدَهُ مَا يَرْغَبُ، وَيَتَّقِي عِنْدَهُ مَا يَرْهَبُ، وَيَسْكُنُ تِجَاهُ الْفَوَاعِلِ وَالْـمُؤَثِّرَاتِ وَالْأَسْبَابِ الظَّاهِرَةِ الَّتِيْ لَا حَقِيْقَةَ لَهَا وَلَا وُجُوْدَ!

اور تمام ظاہری اسباب کو ایک طرف رکھنا اور معاملہ کو ایک اللہ کی مشیئت کی طرف لوٹانا دل میں طمانیت ڈال دیتا ہے اور خواہشمند انسان اس واحد ہستی کو پہچان لیتا ہے۔ جس میں وہ اپنی من پسند چیز طلب کرتا ہے اور ہر ڈرانے والی چیز سے اک ہستی کے ہاں پناہ حاصل کرتا ہے اور وہ مؤثر کارکردگی دکھانے والے ظاہری اسباب کے سامنے پر سکون کھڑا ہو جاتا ہے جن کی نہ اصلی حقیقت ہوتی ہے اور نہ اصلی وجود۔

وَهٰذِهِ هِيَ مَدَارِجُ الطَّرِيْقِ الَّتِي حَاوَلَهَا الْـمُتَصَوِّفَةُ، فَجَذَبَتْهُمْ إِلَى بَعِيْدٍ! ذٰلِكَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يُرِيْدُ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَّسْلُكُوا الطَّرِيْقَ إِلَى هٰذِهِ الْحَقِيْقَةِ وَهُمْ يُكَابِدُوْنَ الْحَيٰوةَ الْوَاقِعِيَّةَ بِكُلِّ خَصَائِصِهَا، وَيُزَاوِلُوْنَ الْحَيٰوةَ الْبَشَرِيَّةَ، وَالْخَلَافَةَ الْأَرْضِيَّةَ بِكُلِّ مُقَوَّمَاتِهَا،

لوگوں کو فریب دینے والے صوفیوں نے راستے کے ان مدارج پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن ان کی (فریب خوردہ) کوشش انہیں (منزل مقصود سے) ہٹا کر دور کی طرف لے گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام، لوگوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس حقیقت کی طرف ایک راستے (سنت مصطفی ﷺ) پر چلیں اور زندگی کے فطری تقاضوں کو اس کی خصوصیات سمیت پورا کرنے کے لیے محنت کریں اور انسانی زندگی اور زمینی خلافت کے تمام تقاضے پورے کرنے

شَاعِرِيْنَ مَعَ هٰذَا أَنْ لَا حَقِيْقَةَ إِلَّا اللهُ. وَأَنْ لَا وُجُوْدَ إِلَّا وُجُوْدُهُ. وَأَنَّ لَا فَاعِلِيَّةَ إِلَّا فَاعِلِيَّتُهُ.. وَلَا يُرِيْدُ طَرِيْقاً غَيْرَ هٰذَا الطَّرِيْقِ!	کے تجربات کریں۔اوراس حقیقت کو مدنظر رکھیں کہ اللہ کے سوا کسی چیز کا حقیقی وجود نہیں،اور حقیقی وجود صرف اللہ کا ہی ہے اور تاثیر صرف اسی کی ہے اور وہ اس راستے کے سوا اور کسی راستے کا ارادہ نہ کرے۔
مِنْ هُنَا يَنْبَثِقُ مَنْهَجٌ كَامِلٌ لِلْحَيَاةِ، قَائِمٌ عَلٰى ذٰلِكَ التَّفْسِيْرِ وَمَا يُشِيْعُهُ فِي النَّفْسِ مِنْ تَصَوُّرَاتٍ وَمَشَاعِرَ وَاتِّجَاهَاتٍ: مَنْهَجٌ لِعِبَادَةِ اللهِ وَحْدَهُ. اَلَّذِي لَا حَقِيْقَةَ لِوُجُوْدٍ إِلَّا وُجُوْدُهُ، وَلَا حَقِيْقَةَ لِفَاعِلِيَّةٍ إِلَّا فَاعِلِيَّتُهُ، وَلَا أَثَرَ لِإِرَادَةٍ إِلَّا إِرَادَتُهُ.	یہیں سے مکمل دستور حیات برآمد ہوتا ہے جو اس تفسیر کی بنیاد پر قائم ہے اور نفس میں جتنے تصورات، جذبات اور رجحانات پیدا ہوتے ہیں وہ اسی دستور اور منہج کے پابند ہیں صرف یکتا ولاثانی ذات کی عبادت کا دستور۔ کہ اس کے وجود کے علاوہ کسی کا حقیقی وجود نہیں اور نہ ہی اس کی تاثیر کے علاوہ کسی کی حقیقی تاثیر ہے اور نہ اس کے ارادے کے اثر کے علاوہ کسی کے ارادے کا اثر ہے۔
وَمَنْهَجٌ لِلِاتِّجَاهِ إِلَى اللهِ وَحْدَهُ فِي الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ. فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ. فِي النُّعْمَآءِ وَالْبَأْسَآءِ. وَإِلَّا فَمَا جَدْوَى التَّوَجُّهُ إِلٰى غَيْرِ مَوْجُوْدٍ وُجُوْدًا حَقِيْقِيًّا، وَإِلٰى غَيْرِ فَاعِلٍ فِي الْوُجُوْدِ أَصْلاً؟!	اللہ وحدہ لاشریک کی طرف رجحان کرنے کا دستور، رغبت ورہبت میں، خوش حالتوں اور بدحالتوں میں، نعمتوں اور سختیوں میں (بلکہ ہر حال میں) کیونکہ حقیقی وجود (رکھنے والے باری تعالی) کے سوا کسی موجود (جن وانس اور ملک) کی طرف اور بنیادی طور پر کسی وجود میں تاثیر نہ رکھنے والے کی طرف متوجہ ہونے کا کوئی فائدہ؟
وَمَنْهَجٌ لِلتَّلَقِّيْ عَنِ اللهِ وَحْدَهُ. تَلَقِّي الْعَقِيْدَةِ وَالتَّصَوُّرِ وَالْقِيَمِ وَالْمَوَازِيْنِ، وَالشَّرَآئِعِ وَالْقَوَانِيْنِ وَالْأَوْضَاعِ وَالنُّظُمِ، وَالْآدَابِ وَالتَّقَالِيْدِ. فَالتَّلَقِّيْ لَا يَكُوْنُ إِلَّا عَنِ الْوُجُوْدِ الْوَاحِدِ وَالْحَقِيْقَةِ الْمُفْرَدَةِ فِي الْوَاقِعِ وَفِي الضَّمِيْرِ.	اور اللہ وحدہ سے راہنمائی حاصل کرنے کا دستور، عقیدہ اور تصور کے بارے میں ، قدروں اور پیمانوں کے بارے میں ، شرائع اور قوانین کے بارے میں، طور واطوار اور نظم ونسق کے بارے میں، اور آداب ورسومات کے بارے میں، کیونکہ راہنمائی اسی ذات سے حاصل کی جاتی ہے۔جو حقیقی طور پر بھی اور ضمیر میں بھی واحد وجود اور واحد حقیقت ہو (یعنی وہ اپنے وجود کے قیام کے لیے کسی سہارے کی محتاج نہ ہو)

وَمَنْهَجٌ لِلتَّحَرُّكِ وَالْعَمَلِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ.. اِبْتِغَاءَ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِيقَةِ، وَتَطَلُّعاً إِلَى الْخَلَاصِ مِنَ الْحَوَاجِزِ الْمُعَوِّقَةِ وَالشَّوَائِبِ الْمُضَلِّلَةِ. سَوَاءٌ فِي قَرَارَةِ النَّفْسِ أَوْ فِيمَا حَوْلَهَا مِنَ الْأَشْيَاءِ وَالنُّفُوسِ. وَمِنْ بَيْنِهَا حَاجِزُ الذَّاتِ، وَقَيْدُ الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ لِشَيْءٍ مِنْ أَشْيَاءِ هٰذَا الْوُجُودِ!	اللہ وحدہ کے لیے حرکت اور عمل کرنے کا دستور، حقیقی وجود والے کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور پیچیدہ رکاوٹوں اور گمراہ کن شبہات سے رہائی پانے کی آرزو کے لیے۔ خواہ وہ دل کی گہرائی میں ہو یا اس کے ارد گرد چیزوں اور انسانی نفوس سے ہو۔ ان رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ خود پرستی بھی ہے اور اس وجود (کائنات کی چیزوں میں کسی چیز کی رغبت اور اس کی رہبیت کی قید سے رہائی پانا بھی ہے۔
وَمَنْهَجٌ يَرْبُطُ مَعَ هٰذَا بَيْنَ الْقَلْبِ الْبَشَرِيِّ وَبَيْنَ كُلِّ مَوْجُودٍ بِرِبَاطِ الْحُبِّ وَالْأُنْسِ وَالتَّعَاطُفِ وَالتَّجَاوُبِ. فَلَيْسَ مَعْنَى الْخَلَاصِ مِنْ قُيُودِهَا هُوَ كَرَاهِيَتُهَا وَالنُّفُورُ مِنْهَا وَالْهُرُوبُ مِنْ مَزَاوَلَتِهَا.. فَكُلُّهَا خَارِجَةٌ مِنْ يَدِ اللّٰهِ، وَكُلُّهَا تَسْتَمِدُّ وُجُودَهَا مِنْ وُجُودِهِ، وَكُلُّهَا تَفِيضُ عَلَيْهَا أَنْوَارَ هٰذِهِ الْحَقِيقَةُ. فَكُلُّهَا إِذَنْ حَبِيبٌ، إِذْ كُلُّهَا هَدِيَّةٌ مِنَ الْحَبِيبِ!	اس کے ساتھ ساتھ انسانی دل اور ہر موجود چیز سے محبت، انس، ہمدردی اور تعلقات قائم کرنے کا دستور بھی ہے۔ پابندیوں سے رہائی کا معنی ان سے نفرت کرنا اور ان مصروفیت کار سے بھاگنا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ کے ہاتھ سے نمودار ہوئی ہیں اور یہ ساری کی ساری اپنا عارضی اس کے ذاتی وجود سے حاصل کرتی ہیں۔ اور ان پر اسی حقیقت ذاتیہ کا نور برستا ہے اس بناء پر یہ پیاری ہیں، کیونکہ یہ سب کی سب پیارے کی طرف سے ہدیہ ہیں۔
وَهُوَ مَنْهَجٌ رَفِيعٌ طَلِيقٌ.. اَلْأَرْضُ فِيهِ صَغِيرَةٌ، وَالْحَيٰوةُ الدُّنْيَا قَصِيرَةٌ، وَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا زَهِيدٌ، وَالْإِنْطِلَاقُ مِنْ هٰذِهِ الْحَوَاجِزِ وَالشَّوَائِبِ غَايَةٌ وَأُمْنِيَةٌ.. وَلٰكِنِ الْإِنْطِلَاقُ عِنْدَ الْإِسْلَامِ لَيْسَ مَعْنَاهُ الْإِعْتِزَالُ وَلَا الْإِهْمَالُ، وَلَا	اور وہ رفیع الشان اور خندہ رو دستور (زندگی) ہے (اس کی آفاقیت کے سامنے) زمین چھوٹی ہے اور دنیا کی زندگی مختصر ہے اور دنیاوی زندگی کا سامان معمولی ہے اور ان رکاوٹوں اور شبہات سے آزادی سے حاصل کرنا غرض و غایت ہے لیکن اسلام میں آزادی کا معنی دنیا سے کنارا کشی

الْكَرَاهِيَةُ وَلَا الْهُرُوْبُ.. إِنَّمَا مَعْنَاهُ الْمُحَاوَلَةُ الْمُسْتَمِرَّةُ، وَالْكِفَاحُ الدَّائِمُ لِتَرْقِيَةِ الْبَشَرِيَّةِ كُلِّهَا، وَإِطْلَاقُ الْحَيَاةِ الْبَشَرِيَّةِ جَمِيْعِهَا.. وَمِنْ ثَمَّ فَهِيَ الْخِلَافَةُ وَالْقِيَادَةُ بِكُلِّ أَعْبَآئِهِمَا، مَعَ التَّحَرُّرِ وَالْاِنْطِلَاقِ بِكُلِّ مُقَوِّمَاتِهِمَا. كَمَا أَسْلَفْنَا.	اور ذمہ داریوں سے سبکدوشی اور اس سے نفرت اور بھاگنا نہیں ہے بلکہ اس کا معنی جہد مسلسل اور عمل پیہم ہے، پوری انسانیت کی ترقی کے لیے پوری انسانی زندگی کی آزادی کے لیے بلکہ ہر طرح کے پریشر کے باوجود خلافت اور قیادت کا منصب سنبھالنے اور ہر طرح کے لوازمات سمیت (خود ساختہ بندھنوں سے) آزادی اور خلاصی کے لیے۔
إِنَّ الْخَلَاصَ عَنْ طَرِيْقِ الصَّوْمَعَةِ سَهْلٌ يَسِيْرٌ. وَلٰكِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يُرِيْدُهُ. لِأَنَّ الْخِلَافَةَ فِي الْأَرْضِ وَالْقِيَادَةِ لِلْبَشَرِ طَرَفٌ مِنَ الْمَنْهَجِ الْإِلٰـهِيِّ لِلْخَلَاصِ. إِنَّهُ طَرِيْقٌ أَشَقُّ، وَلٰكِنَّهُ هُوَ الَّذِيْ يُحَقِّقُ إِنْسَانِيَّةَ الْإِنْسَانِ. أَيْ يُحَقِّقُ اِنْتِصَارَ النَّفْخَةِ الْعُلْوِيَّةِ فِي كِيَانِهِ.. وَهٰذَا هُوَ الْاِنْطِلَاقُ. اِنْطِلَاقُ الرُّوْحِ إِلٰى مَصْدَرِهَا الْإِلٰـهِيِّ، وَتَحْقِيْقُ حَقِيْقَتِهَا الْعُلْوِيَّةِ. وَهِيَ تَعْمَلُ فِي الْمَيْدَانِ الَّذِيْ اِخْتَارَهُ لَهَا خَالِقُهَا الْحَكِيْمُ..	خانقاہ کے راستے سے (علائق دنیا سے) چھٹکارا حاصل کرنا آسان ہے لیکن اسلام اس کا خواہاں نہیں۔ کیونکہ زمین میں خلافت کا قیام اور انسانیت کی قیادت کرنا (دنیاوی علائق سے) چھٹکارا حاصل کرنا دستور الٰہی کا ایک حصہ ہے اور یہ راستہ بڑا کٹھن ہے۔ لیکن یہ انسان کی انسانیت کو مضبوط کر دیتا ہے یعنی اس کے ڈھانچے میں اوپر کی جانب کیے جانے والی پھونک کو یقینی بنانے میں مدد بہم پہنچاتا ہے۔ یہ ہے آزادی یعنی روح کا اپنے الٰہی مصدر کی جانب پرواز کرنا اور اس کی بلند حقیقت کو یقینی بنانا اس حال میں کہ وہ اس میدان میں کام کرے جو اس کے دانا خالق نے اس کے لیے پسند کیا ہے۔
مِنْ أَجْلِ هٰذَا كُلِّهِ كَانَتِ الدَّعْوَةُ الْأُوْلٰى قَاصِرَةٌ عَلٰى تَقْرِيْرِ حَقِيْقَةِ التَّوْحِيْدِ بِصُوْرَتِهَا هٰذِهِ فِي الْقُلُوْبِ، لِأَنَّ التَّوْحِيْدَ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ عَقِيْدَةٌ لِلضَّمِيْرِ، وَتَفْسِيْرٌ لِلْوُجُوْدِ، وَمَنْهَجٌ لِلْحَيٰوةِ. وَلَيْسَ كَلِمَةٌ تُقَالُ بِاللِّسَانِ أَوْ	(مذکورہ بالا) تمام مقاصد کے لیے پہلی دعوت، توحید کی حقیقت کو اس کی اصلی صورت میں دلوں میں بٹھانے تک محدود تھی۔ کیونکہ اس صورت میں توحید، ضمیر کا عقیدہ اور وجود (حقیقی) کی تفسیر اور زندگی کا دستور بن جاتی ہے اور یہ کوئی ایسا جملہ نہیں ہے جو زبان سے ادا کر دیا جائے یا اسے دل میں ٹھہرا لیا جائے۔ بلکہ سارا معاملہ توحید ہی ہے اور یہی

عربی	اردو
حَتّٰى صُوْرَةً تَسْتَقِرُّ فِي الضَّمِيْرِ. إِنَّمَا هُوَ الْأَمْرُ كُلُّهُ، وَالدِّيْنُ كُلُّهُ، وَمَا بَعْدَهُ مِنْ تَفْصِيْلَاتٍ وَتَفْرِيْعَاتٍ لَا يَعْدُوْ أَنْ يَكُوْنَ الثَّمَرَةُ الطَّبِيْعِيَّةُ لِاسْتِقْرَارِ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةِ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ فِي الْقُلُوْبِ.	مکمل دین ہے اس کے بعد جو کچھ ہے وہ اس کی تفصیلات اور فروعات ہیں جو اس حقیقت (توحید) کے اصلی صورت میں دلوں میں جگہ پکڑنے کے فطری پھل سے زیادہ نہیں ہیں۔
وَالْإِنْحِرَافَاتُ الَّتِيْ أَصَابَتْ أَهْلَ الْكِتٰبِ مِنْ قَبْلُ، وَالَّتِيْ أَفْسَدَتْ عَقَائِدُهُمْ وَتَصَوُّرَاتِهِمْ وَحَيَاتَهُمْ، نَشَأَتْ أَوَّلُ مَا نَشَأَتْ عَنْ اِنْطِمَاسِ صُوْرَةِ التَّوْحِيْدِ الْخَالِصِ. ثُمَّ تَبِعَ هٰذَا الْاِنْطِمَاسَ مَا تَبِعَهُ مِنْ سَائِرِ الْاِنْحِرَافَاتِ.	اور وہ انحرافات جو اس سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں میں گھس چکے تھے اور انہوں نے ان کے عقائد اور تصورات اور زندگی کو خراب کر دیا تھا وہ توحید خالص کی صورت میں مٹ جانے سے پیدا ہوئے تھے اس کے مٹنے کے بعد ان میں انحرافات کے طوفان چل پڑے۔
عَلٰى أَنَّ الَّذِيْ تَمْتَازُ بِهِ صُوْرَةُ التَّوْحِيْدِ فِي الْعَقِيْدَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ هُوَ تَعَمُّقُهَا لِلْحَيَاةِ كُلِّهَا، وَقِيَامُ الْحَيَاةِ عَلٰى أَسَاسِهَا، وَاتِّخَاذُهَا قَاعِدَةً لِلْمَنْهَجِ الْعَمَلِيِّ الْوَاقِعِيِّ فِي الْحَيَاةِ، تَبْدُوْ آثَارُهُ فِي التَّشْرِيْعِ كَمَا تَبْدُوْ فِي الْاِعْتِقَادِ سَوَاءً.	البتہ اسلامی عقیدے میں توحید کی صورت اس لیے فوقیت رکھتی ہے کہ یہ پوری زندگی میں رچ بس جاتی ہے اور زندگی اس کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے اور اسے زندگی کے حقیقی عملی دستور کے لیے اصول قرار دیا گیا ہے اور اس کے اثرات قانون اور اعتقاد میں یکساں نمودار ہوتے ہیں:
وَأَوَّلُ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنْ تَكُوْنَ شَرِيْعَةُ اللّٰهِ وَحْدَهَا هِيَ الَّتِيْ تَحْكُمُ الْحَيٰوةُ. فَإِذَا تَخَلَّفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ فَإِنَّ عَقِيْدَةَ التَّوْحِيْدِ لَا تَكُوْنَ قَائِمَةٌ، فَإِنَّهَا لَا تَقُوْمُ إِلَّا وَمَعَهَا آثَارُهَا مُحَقَّقَةٌ فِيْ كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْحَيَاةِ..	اور ان اثرات میں پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ صرف اللہ کا قانون ہی زندگی میں نافذ ہوتا ہے، جب یہ اثرات پیچھے رہ جائیں تو عقیدہ توحید قائم نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ عقیدہ جب بھی قائم ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے اثرات بھی، زندگی کے ہر رکن میں مضبوط ہو جاتے ہیں۔
وَمَعْنٰى أَنَّ اللّٰهَ أَحَدٌ: أَنَّهُ الصَّمَدُ، وَأَنَّهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا	اللہ احد ہے کا معنی یہ ہے کہ وہ صمد ہے اور اس نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی مماثل اور

أَحَدٌ.. وَلٰكِنِ الْقُرْآنُ يُذْكَرُ هٰذِهِ التَّفْرِيْعَاتِ لِزِيَادَةِ التَّقْرِيْرِ وَالْإِيْضَاحِ.	ہم رتبہ ہے۔ لیکن قرآن نے مزید استحکام اور وضاحت کے لیے یہ فروعات بیان کی ہیں۔
﴿اللَّهُ الصَّمَدُ ۝﴾.. وَمَعْنَى الصَّمَدُ اللُّغَوِيِّ: اَلسَّيِّدُ الْمَقْصُوْدُ الَّذِيْ لَا يُقْضَى أَمْراً إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَاللهُ سُبْحَانَهُ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِيْ لَا سَيِّدٌ غَيْرَهُ، فَهُوَ أَحَدٌ فِي أُلُوْهِيَتِهِ وَالْكُلُّ لَهُ عَبِيْدٌ. وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ وَحْدَهُ بِالْحَاجَاتِ، اَلْمُجِيْبُ وَحْدَهُ لِأَصْحَابِ الْحَاجَاتِ. وَهُوَ الَّذِيْ يَقْضِيْ فِيْ كُلِّ أَمْرٍ بِإِذْنِهِ، وَلَا يُقْضِي أَحَدٌ مَعَهُ.. وَهٰذِهِ الصِّفَةُ مُتَحَقِّقَةٌ اِبْتِدَاءً مِنْ كَوْنِهِ الْفَرْدُ الْأَحَدُ.	﴿اللَّهُ الصَّمَدُ ۝﴾ صمد کا لغوی معنی یہ ہے کہ وہ مقصود بادشاہ جس کی اطاعت کے بغیر کسی قضیے کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ اور اللہ سبحانہ وہ بادشاہ جس کے سوا کوئی (حقیقی) بادشاہ نہیں وہ اپنی الوہیت (پرستش) میں احد ہے اور ساری مخلوقات اس کی مملوک ہیں اور حاجات برآری کے لیے صرف اسی کا قصد کیا جاتا ہے اور وہ اکیلا ہی ضرورت مندوں کی حاجتیں پوری کرنے والا ہے۔ وہ ہر معاملے کا فیصلہ اپنے اذن کے موافق کرتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص فیصلہ نہیں کرتا۔ اور یہ صفت ابتداءً ہی اس کے مفرد اور یکتا ہونے سے ثابت اور متحقق ہے۔
﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝﴾.. فَحَقِيْقَةُ اللهِ ثَابِتَةٌ أَبَدِيَّةٌ أَزَلِيَّةٌ، لَا تَعْتَوِرُهَا حَالٌ بَعْدَ حَالٍ. صِفَتُهَا الْكَمَالُ الْمُطْلَقُ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ. وَالْوِلَادَةُ اِنْبِثَاقٌ وَامْتِدَادٌ، وَوُجُوْدٌ زَائِدٌ بَعْدَ نَقْصٍ أَوْ عَدَمٍ، وَهُوَ عَلَى اللهِ مُحَالٌ. ثُمَّ هِيَ تَقْتَضِيْ زَوْجِيَّةً. تَقُوْمُ عَلَى التَّمَاثُلِ. وَهٰذِهِ كَذٰلِكَ مُحَالٌ. وَمِنْ ثَمَّ فَإِنَّ صِفَةَ ﴿أَحَدٌ﴾ تَتَضَمَّنُ نَفْيَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ..	"نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا" اللہ کی حقیقت ازلی اور ابدی اور ثابت ہے اسے ایک سے دوسرے حال میں آنے جانے کا عارضہ لاحق نہیں ہوسکتا۔ اس کی صفت کمال تمام احوال میں عام ہے اور ولادت، پھوٹنے اور نشوونما پانے اور نقص اور عدم کے بعد زائد وجود کا معنی رکھتی ہے اور یہ اللہ کے حق میں محال ہے۔ پھر وہ ایسی بیوی کا تقاضا کرتی ہے جو اس کے مماثل ہو، جبکہ اللہ کے حق میں یہ محال ہے اور پھر صفت احد، والد اور اولاد کی نفی پر مشتمل ہے۔
﴿وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝﴾ أَيْ لَمْ يُوْجَدْ لَهُ مُمَاثِلٌ أَوْ مُكَافِئٌ. لَا فِيْ حَقِيْقَةِ الْوُجُوْدِ، وَلَا فِيْ حَقِيْقَةِ الْفَاعِلِيَّةِ، وَلَا فِيْ	"اور اس کا کوئی مماثل اور ہم رتبہ نہیں" یعنی اس کا کوئی مماثل اور ہم رتبہ نہیں، نہ وجود کی حقیقت میں اور نہ

أَيَّةِ صِفَةٍ مِنَ الصِّفَاتِ الذَّاتِيَةِ. وَهٰذَا كَذٰلِكَ يَتَحَقَّقُ بِأَنَّهُ ﴿أَحَدٌ﴾ وَلٰكِنْ هٰذَا تَوْكِيْدٌ وَتَفْصِيْلٌ.	تاثیر کی حقیقت میں اور نہ ہی اس کی ذاتی صفات میں سے کسی صفت میں اور یہ بھی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ وہ "احد" ہے لیکن یہ تاکید اور تفصیل ہے۔
وَهُوَ نَفْيٌ لِلْعَقِيْدَةِ الثَّنَائِيَّةِ الَّتِيْ تَزْعَمُ أَنَّ اللهَ هُوَ إِلٰهُ الْخَيْرِ وَأَنَّ لِلشَّرِّ إِلٰـهًا يُعَاكِسُ اللهُ بِزَعْمِهِمْ وَيَعْكِسُ عَلَيْهِ أَعْمَالَهُ الْخَيْرَةَ وَيَنْشُرُ الْفَسَادُ فِي الْأَرْضِ. وَأَشْهَرُ الْعَقَائِدُ الثَّنَائِيَّةُ كَانَتْ عَقِيْدَةُ الْفُرْسِ فِي إِلٰهِ النُّوْرِ وَإِلٰهِ الظُّلَامِ، وَكَانَتْ مَعْرُوْفَةً فِي جُنُوْبِي الْجَزِيْرَةِ الْعَرَبِيَّةِ حَيْثُ لِلْفُرْسِ دَوْلَةٌ وَسُلْطَانٌ!!	اور یہ ثنویت کے عقیدے کی نفی کرتی ہے جس کے مطابق اللہ خیر کا الہ ہے اور شر کا الہ دوسرا ہے جو اس کے برخلاف کرتا ہے اور ان کے گمان کے مطابق وہ اس کے برخلاف خیر کا کام کرتا ہے اور وہ زمین میں فساد برپا کرتا ہے اور ثنویت کا مشہور عقیدہ ایرانی مجوسیوں میں رائج تھا کہ روشنی کا خدا اور ہے اور اندھیرے کا خدا اور ہے اور یہ جزیرۃ العرب کے جنوب میں مشہور تھا جہاں ایرانیوں کی حکومت اور سلطنت تھی۔
هٰذِهِ السُّوْرَةُ إِثْبَاتٌ وَتَقْرِيْرٌ لِعَقِيْدَةِ التَّوْحِيْدِ الْإِسْلَامِيَّةِ، كَمَا أَنَّ سُوْرَةَ الْكٰفِرُوْنَ نَفْيٌ لِأَيِّ تَشَابَهٍ أَوْ الْتِقَاءٍ بَيْنَ عَقِيْدَةِ التَّوْحِيْدِ وَعَقِيْدَةِ الشِّرْكِ.. وَكُلٌّ مِنْهُمَا تُعَالِجُ حَقِيْقَةَ التَّوْحِيْدِ مِنْ وَجْهٍ. وَقَدْ كَانَ الرَّسُوْلُ ﷺ يَسْتَفْتِحُ يَوْمَهُ فِي صَلَاةِ سُنَّةِ الْفَجْرِ بِالْقِرَاءَةِ بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ.. وَكَانَ لِهٰذَا الْإِفْتِتَاحِ مَعْنَاهُ وَمَغْزَاهُ..	یہ سورت اسلامی عقیدہ توحید کو ثابت کرتی ہے اور اس کی وضاحت کرتی ہے جس طرح کہ سورۃ کافرون میں عقیدہ توحید اور عقیدہ شرک میں مشابہت، اور ادھاپے پن کی نفی کرتی ہے اور ان دونوں میں سے ہر سورت اپنے اپنے انداز میں عقیدہ توحید کو موضوع بحث بناتی ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ سنت فجر میں اپنے دن کا آغاز ان دونوں سورتوں کے پڑھنے سے کرتے تھے اور اس افتتاح میں اس کی معنویت اور خلاصہ موجود ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ الاخلاص میں وارد ہونے والے مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحلیل

يَتَقَالُّ: کم سمجھتا ہے۔ باب تَقَالَّ يَتَقَالُّ بروزن تَمَادَّى يَتَمَادُّ واحد مذکر فعل مضارع معروف۔

تَعْدِلُ: برابر ہے۔ باب عَدَلَ يَعْدِلُ عَدْلًا سے صیغہ واحد مؤنث فعل مضارع معروف۔

غُرَابَةٌ: انوکھاپن۔ عجیب غیر مانوس، از باب غَرَبَ يَغْرِبُ غَرْبًا وَغَرَابَةً

اَلْأَحَدِيَّةُ: یکتائیت، لاثانیت۔ اَلْخُطُوْطُ الرَّئِيْسِيَّةُ: بنیادی خدوخال۔ ڈیزائن۔ نقشے۔

يُضِيْفُ: اضافہ کرتا ہے۔ از باب أَضَافَ يُضِيْفُ إِضَافَةً صیغہ واحد مذکر فعل مضارع۔

يَسْتَمِدُّ: حاصل کرتا ہے۔ از باب اِسْتَمَدَّ يَسْتَمِدُّ اِسْتِمْدَادًا صیغہ واحد مذکر فعل مضارع معروف۔

غَاشِيَةٌ: ڈھانپنے والی۔ از باب غَشِيَ يَغْشَى غِشَاوَةً پردہ دینا ڈھانپنا۔ اسم فاعل مؤنث۔

فَاعِلِيَّةٌ: تاثیر۔ کارکردگی۔ علام: کس وجہ سے۔ کس بناء پر یہ اصل میں (عَلَى مَا) تھا۔

مَدَارِجُ: اوپر لے جانے والے راستے۔ مَدْرَجٌ کی جمع ہے۔ ایک کتاب کا نام مَدَارِجُ السّٰلِكِيْنَ بھی ہے۔

عِنَايَةٌ: اہمیت دینا۔ عَنَا يَعْنِيْ عِنَايَةً

يُكَابِدُوْنَ: از باب كَابَدَ يُكَابِدُ مُكَابَدَةً

يُزَاوِلُوْنَ: تجربات کریں، مشق کریں۔ زَاوَلَ يُزَاوِلُ مَزَاوَلَةً سے صیغہ جمع مذکر فعل مضارع۔

مُقَوِّمَاتٌ: لوازمات، اسباب، ذرائع، از باب قَوَّمَ يُقَوِّمُ قِوَامًا مَقْوَمَةً جمع مؤنث اسم فاعل

اَلْإِتِّجَاهَاتُ: رجحانات، اِتِّجَاهٌ کی جمع از باب اِتَّجَهَ يَتَّجِهُ اِتِّجَاهًا

اَلرَّغْبَةُ: رغبت کرنا۔ اَلرَّهْبَةُ: ڈرنا۔ اَلسَّرَّآءُ: خوش حالیوں۔ اَلضَّرَّآءُ: بدحالیاں اور تنگیاں

جَدْوَى: فائدہ، ضرورت۔ اَلْقِيَمُ: اقدار، روایات، عادات۔ اَلْمَوَازِيْنُ: پیمانے۔

پڑھی، پیچیدہ۔ اَلشَّوَآئِبُ: بدنمائیاں۔

قَرَارَةُ النَّفْسِ: دل کی گہرائی۔ اَلتَّعَاطُفُ: نرم روی، لطف وکرم۔

اَلتَّجَاوُبُ: آنا جانا۔ آپس میں گفتگو کرنا۔ رفیع: بلند شان والا۔

اَلْمُحَاوَلَةُ الْمُسْتَمِرَّةُ: جہد مسلسل، اَلْكِفَاحُ الدَّآئِمُ: عمل پیہم۔

اَلصَّعُوْمَةُ: عیسائی راہب کا گرجے کے اندر چھوٹا سا کمرہ جس میں وہ گوشہ نشیں ہوتا ہے۔ خانقاہ۔

قَاصِرَةٌ: محدود۔ از باب قَصُرَ يَقْصُرُ، اسم فاعل واحد مؤنث۔

اَلثَّمَرَةُ الطَّبِيْعِيَّةُ: طبعی پھل۔ فطری نتیجہ۔

اِنْحِرَافَاتٌ: راہ راست سے ہٹنا۔ اِنْحَرَفَ يَنْحَرِفُ اِنْحِرَافًا۔ دریا کے کنارے پر بیٹھنا۔

اِنْطِمَاسٌ: مٹنا او جھل ہونا۔ نشانات کا مٹ جانا۔

يُعَاكِسُ: برخلاف کرتا ہے۔ الٹ کرتا ہے، الٹاتا ہے از باب عَاكَسَ يُعَاكِسُ مُعَاكَسَةً

ثَنَائِيَّةٌ: ثنویت۔ دو خداؤں۔ یزدان اور اہرمن۔ یعنی روشنی اور اندھیرے کے الگ الگ خداؤں کا اعتقاد رکھنا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے قبل ایرانی مجوسیوں کا یہی عقیدہ تھا۔ مسلمانوں کے جہاد کی برکت سے مجوسیوں کو اسلام میں داخل ہونا پڑا۔

مَغْزَاهُ: خلاصہ۔ ماحاصل۔ حاصل نتیجہ

سورۃ الفلق

قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾	مِنْ شَرِّ
کہہ دیجیے	میں پناہ میں آتا ہوں	صبح کے رب کی	(ہر) اس چیز کے شر سے
مَا	خَلَقَ ﴿۲﴾	وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ	
جو	اس نے پیدا کی	اور اندھیری رات کے شر سے	
اِذَا	وَقَبَ ﴿۳﴾	وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ	
جب	وہ چھا جائے	اور پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے	
فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾	وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ		اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾
گرہوں میں	اور حسد کرنے والے کے شر سے		جب وہ حسد کرے

سلیس ترجمہ:

"اے نبی! کہہ دیجیے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ (ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔"

تفسیر سورۃ الفلق

عبارت	ترجمہ
هٰذِهِ السُّوْرَةُ وَالَّتِيْ بَعْدَهَا تَوْجِيْهٌ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى لِنَبِيِّهِ ﷺ اِبْتِدَاءً وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بَعْدِهِ جَمِيْعاً، لِلْعِيَاذِ بِكَنَفِهِ، وَاللِّيَاذِ بِحِمَاهُ، مِنْ كُلِّ مُخَوِّفٍ: خَافٍ وَظَاهِرٍ، مَجْهُوْلٍ وَمَعْلُوْمٍ، عَلٰى وَجْهِ الْإِجْمَالِ وَعَلٰى وَجْهِ التَّفْصِيْلِ..	اس سورت اور اس کے بعد والی سورت (الناس) میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ابتداءً تو اپنے نبی ﷺ کے لیے اور ان کے بعد تمام مومنین کے لیے راہنمائی ہے کہ وہ خوف زدہ کرنے والی ہر چیز سے خواہ وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر، مجہول ہو یا معلوم، تحفظ حاصل کرنے کے لیے اس کے حصار اور اس کی حفاظت میں آجائیں۔ یہ بات اختصار کے ساتھ بھی کہی گئی ہے اور تفصیل سے بھی۔
وَكَأَنَّمَا يَفْتَحُ اللهُ سُبْحَانَهُ لَهُمْ حِمَاهُ، وَيَبْسُطُ لَهُمْ كَنَفَهُ، وَيَقُوْلُ لَهُمْ، فِيْ مَوَدَّةٍ وَعَطْفٍ: تَعَالَوْا إِلٰى هُنَا. تَعَالَوْا إِلَى الْحِمَى. تَعَالَوْا إِلٰى مَأْمَنِكُمُ الَّذِيْ تَطْمَئِنُّوْنَ فِيْهِ. تَعَالَوْا فَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّكُمْ ضِعَافٌ وَأَنَّ لَكُمْ أَعْدَاءٌ وَأَنَّ حَوْلَكُمْ مَخَاوِفُ وَهُنَا.. هُنَا الْأَمْنُ وَالطُّمَأْنِيْنَةُ وَالسَّلَامُ..	گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے لیے اپنے قلعے کے چاروں دروازے کھول دیتا ہے اور ان کے لیے اپنا سائبان پھیلا دیتا ہے اور انہیں محبت اور شفقت سے کہتا ہے کہ یہاں آجاؤ، اس قلعے میں داخل ہو جاؤ، اس امن والی جگہ میں آجاؤ جہاں تم اطمینان و سکون سے رہو گے، آؤ میں خوب جانتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور تمہارے دشمن ہیں اور تمہارے ارد گرد خطرات ہی خطرات ہیں اور یہاں... یہاں تمہارے لیے امن وسکون اور سلامتی ہے۔
وَمِنْ ثَمَّ تَبْدَأُ كُلٌّ مِنْهُمَا بِهٰذَا التَّوْجِيْهِ. ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١﴾.. ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١﴾	اس بناء پر دو سورتوں کی ابتداء اس راہنمائی سے ہوتی ہے ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١﴾.. ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١﴾
وَفِيْ قِصَّةِ نُزُوْلِهَا وَقِصَّةِ تَدَاوُلِهَا وَرَدَتْ عِدَّةُ آثَارٍ، تَتَّفِقُ كُلُّهَا مَعَ هٰذَا	ان کے شان نزول اور ان کے مشہور ہونے کے سلسلے میں بہت سی روایات آئی ہیں وہ سب اس مفہوم سے متفق

عربی	اردو
الظِّلِّ الَّذِيْ اِسْتَرْوَحْنَاهُ، وَالَّذِيْ يَتَّضِحُ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ أَنْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِسْتَرْوَحَهُ فِيْ عُمْقٍ وَفَرْحٍ وَانْطِلَاقٍ:	ہیں جسے ہم نے پیش کیا اور (محدثین کرام کی) بیان کردہ روایات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے دلی گہرائی اور فرحت وسرور اور خندہ روئی سے انہیں قبول کیا۔
عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ: أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ: أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.»	حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اس رات ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی آیات کبھی دیکھی نہیں گئیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾.. ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (اسے امام مالک، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد امام نسائی نے روایت کیا ہے)
وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأْ يَا جَابِرُ. قُلْتُ مَاذَا بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ؟ قَالَ: اقْرَأْ. قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ» فَقَرَأْتُهُمَا. فَقَالَ: «اِقْرَأْ بِهِمَا فَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا.» وَعَنْ ذَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ. قُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا (وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يُثْبِتُهُمَا فِيْ مُصْحَفِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى رَأْيِ الْجَمَاعَةِ وَقَدْ أَثْبَتَهُمَا فِي الْمُصْحَفِ) فَقَالَ:	حضرت جابر سے مروی ہے کہ مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! پڑھ۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾.. ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ تو میں نے یہ دونوں سورتیں پڑھ کر سنادیں۔ آپؐ نے فرمایا: انہیں پڑھتے رہنا کیونکہ تو ان دونوں سورتوں جیسی اور کوئی سورتیں نہ پڑھے گا۔ (اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے) حضرت ذر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے معوذتین کے بارے میں پوچھا: میں نے کہا: اے ابوالمنذر آپکا بھائی عبداللہ بن مسعود ایسا ایسا کہتا ہے (اور حضرت ابن مسعود پہلے ان دونوں سورتوں کو اپنے مصحف میں شامل نہیں کرتے تھے پھر تمام صحابہ کرام کی رائے پر متفق ہوگئے اور ان کو اپنے مصحف میں شامل کرلیا تھا) تو آپ نے جواباً فرمایا کہ میں نے حضرت

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «قِيْلَ لِيْ: قُلْ. فَقُلْتُ» فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكُلُّ هٰذِهِ الْآثَارِ تَشِيْ بِتِلْكَ الظِّلَالِ الْحَانِيَةِ الْحَبِيْبَةِ.. وَهُنَا فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ يُذْكَرُ اللهُ سُبْحَانَهُ نَفْسَهُ بِصِفَتِهِ الَّتِيْ بِهَا يَكُوْنُ الْعِيَاذُ مِنْ شَرِّ مَا ذُكِرَ فِي السُّوْرَةِ. ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ ﴾.. اَلْفَلَقُ مِنْ مَعَانِيْهِ الصُّبْحُ، وَمِنْ مَعَانِيْهِ الْخَلْقُ كُلُّهُ. بِالْإِشَارَةِ إِلٰى كُلِّ مَا يُفْلِقُ عَنْهُ الْوُجُوْدُ وَالْحَيٰوةُ، كَمَا قَالَ فِي الْأَنْعَامِ:

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا: مجھے کہا گیا ہے: قل۔ تو کہہ سو میں نے کہہ دیا'' سو ہم بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا (اسے بخاری نے روایت کیا ہے) اور یہ سب روایات ان مشفقانہ اور پیارے پس منظر (شیڈ) کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یہاں اس سورت میں اللہ سبحانہ اپنی ذات کی وہ صفت بیان کرتا ہے جس کے ذریعے ان چیزوں سے پناہ حاصل کی جاسکتی ہے جن کا اس سورت میں بیان ہے۔

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝﴾ فلق کے معنی میں صبح بھی ہے اور ساری مخلوق بھی ہے اور اشارۃً ہر وہ چیز جس سے وجود اور زندگی پھوٹتی ہے جیسا کہ سورۃ الانعام میں ہے کہ

﴿ إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ﴾ وَكَمَا قَالَ: ﴿ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ﴾ وَسَوَاءٌ كَانَ هُوَ الصُّبْحُ فَالْاِسْتِعَاذَةُ بِرَبِّ الصُّبْحِ الَّذِيْ يُؤَمِّنُ بِالنُّوْرِ مِنْ شَرِّ كُلِّ غَامِضٍ مَسْتُوْرٍ، أَوْ كَانَ هُوَ الْخَلْقُ فَالْاِسْتِعَاذَةُ بِرَبِّ الْخَلْقِ الَّذِيْ يُؤَمِّنُ مِنْ شَرِّ خَلْقِهِ، فَالْمَعْنَى يَتَنَاسَقُ مَعَ مَا بَعْدِهِ.

''بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔'' اور جیسا کہ اس نے فرمایا: ''وہ صبح کو پھاڑنے والا ہے اور اس نے رات کو عرصہ سکون بنایا اور سورج اور چاند کو حساب کا ذریعہ بنایا'' اور ان دونوں معنوں میں کوئی فرق نہیں۔ اگر صبح مراد ہو تو صبح کے رب سے پناہ حاصل کرنا مراد ہے جو روشنی کے ذریعے ہر چھپی ہوئی اور ڈھانپی شر سے امن عطاء کرتا ہے یا اس سے مخلوق مراد ہو تو اس کے رب سے پناہ حاصل کرنا مقصود ہے جو اپنی مخلوق کی شر سے امن دیتا ہے۔ چنانچہ معنی کا اپنے بعد والے جملے سے ربط ہے۔

﴿ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ ﴾.. أَيْ مِنْ شَرِّ خَلْقِهِ إِطْلَاقًا وَإِجْمَالًا.

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝﴾ یعنی اس کی مخلوق کے شر سے مطلقاً اور مجملاً پناہ مانگتا ہوں۔ بعض حالات میں مخلوقات کے

وَلِلْخَلَائِقِ شُرُوْرٍ فِي حَالَاتِ اِتِّصَالِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ. كَمَا أَنَّ لَهَا خَيْرًا وَنَفْعاً فِيْ حَالَاتٍ أُخْرَى. وَالْاِسْتِعَاذَةُ بِاللهِ هُنَا مِنْ شَرِّهَا لِيَبْقَى خَيْرُهَا. وَاللهُ الَّذِيْ خَلَقَهَا قَادِرٌ عَلَى تَوْجِيْهِهَا وَتَدْبِيْرِ الْحَالَاتِ الَّتِيْ يَتَّضِحُ فِيْهَا خَيْرُهَا لَا شَرُّهَا!	ایک دوسرے سے ربط کی وجہ سے شرارتیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ دیگر حالات میں ان سے خیر اور نفع بھی حاصل ہو جاتا ہے اور یہاں اللہ سے اس کی مخلوق کے شر سے پناہ حاصل کرنا مقصود ہے تاکہ اس کی خیر باقی رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جس نے اسے پیدا کیا ہے وہ اس کی ہدایت پر قادر ہے اور ان کے حالات کی تدبیر پر قادر ہے جس سے خیر نمودار ہو اور شر دبی رہے۔
﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ﴾ وَالْغَاسِقُ فِي اللُّغَةِ الدَّافِقُ، وَالْوَقْبُ النَّقْرَةُ فِي الْجَبَلِ يَسِيْلُ مِنْهَا الْمَاءُ. وَالْمَقْصُوْدُ هُنَا غَالِباً هُوَ اللَّيْلُ وَمَا فِيْهِ. اَللَّيْلُ حِيْنَ يَتَدَفَّقُ فَيَغْمُرُ الْبَسِيْطَةَ. وَاللَّيْلُ حِيْنَئِذٍ مُخَوِّفٌ بِذَاتِهِ. فَضْلاً عَلَى مَا يُثِيْرُهُ مِنْ تَوَقُّعٍ لِلْمَجْهُوْلِ الْخَافِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: مِنْ وَّحْشٍ مُفْتَرِسٍ يَهْجُمُ. وَمُتَلَصِّصٍ فَاتِكٍ يَقْتَحِمُ. وَعَدُوٍّ مُخَادِعٍ يَتَمَكَّنُ. وَحَشْرَةٍ سَامَّةٍ تَزْحَفُ. وَمِنْ وَسَاوِسٍ وَهَوَاجِسٍ وَهُمُوْمٍ وَأَشْجَانٍ تَتَسَرَّبُ فِي اللَّيْلِ، وَتَخْنُقُ الْمَشَاعِرَ وَالْوِجْدَانَ، وَمِنْ شَيْطَانٍ تُسَاعِدُهُ الظُّلْمَةُ عَلَى الْاِنْطِلَاقِ وَالْاِيْحَاءِ. وَمِنْ شَهْوَةٍ تَسْتَيْقِظُ فِي	﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ﴾ لغت میں غاسق سے مراد دافق یعنی کودنا ہے اور وقب سے مراد پہاڑ کا وہ سوراخ جس سے پانی بہتا ہے اور غالباً یہاں اس سے مراد رات اور اس میں واقع ہونے والے خطرات ہیں۔ (علی سبیل المثال) جب رات یکدم زمین کو اندھیرے میں ڈھانپ لے تو وہ اس وقت بذات خود خوف ناک نظر آتی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اس میں ہر جنس کی مخفی اور نامعلوم چیز کا شر متوقع رہتا ہے کہ کہیں سے چیر پھاڑنے والا درندہ نہ آدھمکے اور کوئی سفاک ڈاکو نہ گھس آئے دھوکے باز دشمن موقعہ نہ پالے۔ اور رینگتا ہوا زہریلا جانور نہ ڈس لے اور اس طرح کے وسوسے اور اندیشے اور رنج و کلفتیں، اور اندھناکیاں جو رات میں مخفی راستے سے گھس آتی ہیں اور جذبات اور وجدان کا گلا گھونٹ دیتی ہیں اور اس شیطان کا خطرہ بھی ہوتا ہے جو اندھیرے میں آزادی اور اشاروں سے ان کا ہاتھ بٹاتا ہے اور اس شہوت کا بھی خطرہ ہوتا ہے جو تنہائی اور اندھیرے میں بیدار ہو جاتی ہے (اور اس طرح کے مزید خطرات)

الْوَحْدَةِ وَالظَّلَامِ. وَمِنْ ظَاهِرٍ وَخَافٍ يَدُبُّ وَيَثِبُ، فِي الْغَاسِقِ إِذَا وَقَبَ!	جو ظاہر بھی ہیں اور مخفی بھی، زمین پر رینگنے والے بھی ہیں اور کودنے والے بھی، یہ سب اس وقت اثر دیکھاتے ہیں جب رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے۔
﴿وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝﴾.. وَالنَّفّٰثٰتُ فِي الْعُقَدِ: اَلسَّوَاحِرُ السَّاعِيٰتُ بِالْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ خُدَاعِ الْحَوَاسِ، وَخُدَاعِ الْأَعْصَابِ، وَالْإِيْحَاءِ إِلَى النُّفُوْسِ وَالتَّأْثِيْرِ وَالْمَشَاعِرِ. وَهُنَّ يَعْقِدْنَ الْعُقَدَ فِي نَحْوِ خَيْطٍ أَوْ مِنْدِيْلٍ وَيَنْفُثْنَ فِيْهَا كَتَقْلِيْدٍ مِنْ تَقَالِيْدِ السِّحْرِ وَالْإِيْحَاءِ!	﴿وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝﴾ گرہوں میں پھونک مارنے والیوں سے مراد وہ جادو گرنیاں ہیں جو حواس اور اعصاب کو دھوکے ذریعے تکلیف پہنچانے میں کوشاں رکھتی ہیں اور وہ نفوسِ انسانی اور انفعال اور جذبات کو اشاروں سے متاثر کرتی ہیں۔ اور وہ دھاگے اور رومال جیسی اشیاء کو گرہیں دے کر جادو اور شعبدہ بازی کی روایات کے مطابق ان پر پھونکتی ہیں۔
وَالسِّحْرُ لَا يُغَيِّرُ مِنْ طَبِيْعَةِ الْأَشْيَاءِ، وَلَا يُنْشِئُ حَقِيْقَةً جَدِيْدَةً لَهَا. وَلٰكِنَّهُ يُخَيِّلُ لِلْحَوَاسِ وَالْمَشَاعِرِ بِمَا يُرِيْدُهُ السَّاحِرُ. وَهٰذَا هُوَ السِّحْرُ كَمَا صَوَّرَهُ الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ فِي قِصَّةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: سُوْرَةُ طٰهٰ	اور جادو والی چیزوں کی حقیقت کو تبدیل نہیں کرتا اور نہ ہی وہ جدید حقیقت پیدا کرتا ہے۔ لیکن وہ جادوگر کے ارادے کے موافق حواس اور جذبات پر تخیل ڈالتا ہے اور اسی تخیلاتی اثر کو جادو کہتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم نے موسیٰ کے قصہ میں اس کی تصویر پیش کی ہے۔ سورۃ طہ میں ہے کہ
﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝﴾ وَهٰكَذَا لَمْ تَنْقَلِبْ حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ حَيَاتٍ	انہوں نے کہا: اے موسیٰؑ تو اپنا عصا ڈالے گا یا ہم پہلے ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم ہی ڈالو۔ تو ان کے جادو کی وجہ سے ان کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتی ہوئی معلوم ہوئیں۔ تو موسیٰؑ نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا۔ ہم نے کہا کہ تو نہ ڈر۔ بیشک تو ہی فاتح ہے اور جو کچھ تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اسے پھینک دے وہ ان کے سوانگ کو نگل جائے گا کیونکہ انہوں نے جادو کیا ہے اور جادوگر خواہ جہاں سے بھی آئے وہ فلاح نہیں پا سکتا۔ اس طرح ان کی رسیاں اور لاٹھیاں حقیقتاً سانپ نہیں

فِعلاً، وَلٰكِنْ خُيِّلَ إِلَى النَّاسِ وَمُوسَى مَعَهُمْ أَنَّهَا تَسْعَى إِلَى حَدٍّ أَنْ أَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً، حَتَّى جَاءَهُ التَّثْبِيتُ. ثُمَّ انْكَشَفَتِ الْحَقِيقَةُ حِينَ انْقَلَبَتْ عَصَا مُوسَى بِالْفِعْلِ حَيَّةً فَلَقَفَتِ الْحِبَالَ وَالْعِصِيَّ الْمُزَوَّرَةَ الْمَسْحُورَةَ.

بنی تھیں۔ لیکن حضرت موسیٰ سمیت تمام لوگوں کے تخیل میں وہ دوڑتی ہوئی نظر آئیں۔ اس حد تک کہ حضرت موسیٰ کے دل میں بھی خوف پیدا ہو گیا حتیٰ کہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے دل جمعی آ گئی پھر حقیقت سے اس وقت پردہ اٹھا جب حضرت موسیٰ کا عصا حقیقتاً سانپ بن گیا اور وہ مسحور اور مصنوعی (سانپ نظر آنے) والی رسیوں اور لاٹھیوں کو نگل گیا۔

وَهٰذِهِ هِيَ طَبِيعَةُ السِّحْرِ كَمَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نُسَلِّمَ بِهَا. وَهُوَ بِهٰذِهِ الطَّبِيعَةِ يُؤَثِّرُ فِي النَّاسِ، وَيُنْشِئُ لَهُمْ مَشَاعِرَ وَفْقَ إِيحَائِهِ.. مَشَاعِرَ تُخِيفُهُمْ وَتُؤْذِيهِمْ وَتُوَجِّهُهُمُ الْوِجْهَةَ الَّتِي يُرِيدُهَا السَّاحِرُ، وَعِنْدَ هٰذَا الْحَدِّ نَقِفُ فِي فَهْمِ طَبِيعَةِ السِّحْرِ وَالنَّفْثِ فِي الْعُقَدِ.. وَهِيَ شَرٌّ يُسْتَعَاذُ مِنْهُ بِاللهِ، وَيُلْجَأُ مِنْهُ إِلَى حِمَاهُ.

یہ ہے جادو کی فطرت اور اس کا مزاج، ہمیں اسے تسلیم کرنا چاہیے اور وہ اس حد تک لوگوں میں مؤثر ہے اور وہ اس کے اشارے کے موافق ان میں ایسے اثرات پیدا کرتا ہے جو انہیں ڈرا دیتے ہیں اور انہیں تکلیف دیتے اور انہیں اس طرف مائل کر دیتے ہیں۔ جس طرف جادوگر مائل کرنا چاہتا ہے اور ہم جادو اور گرہوں میں پھونک کے خاصے، کو اس حد تک مؤثر سمجھ کر ٹھہر جاتے ہیں اور یہ شر ہے اس لیے اس سے اللہ کی پناہ طلب کی جاتی ہے اور اس کے قلعے میں چھپا جاتا ہے۔

وَقَدْ وَرَدَتْ رِوَايَاتٌ بَعْضُهَا صَحِيحٌ وَلٰكِنَّهُ غَيْرُ مُتَوَاتِرٍ أَنَّ لَبِيدَ بْنَ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيَّ سَحَرَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ قِيلَ أَيَّاماً، وَقِيلَ أَشْهُراً.. حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَهُوَ لَا يَأْتِيهِنَّ فِي رِوَايَةٍ، وَحَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَلَمْ يَفْعَلْهُ فِي رِوَايَةٍ، وَأَنَّ السُّورَتَيْنِ نَزَلَتَا رُقْيَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَحْضَرَ السِّحْرَ الْمَقْصُودَ كَمَا أَخْبَرَ فِي رُؤْيَاهُ وَقَرَأَ السُّورَتَيْنِ

اور اس کے متعلق احادیث بھی مروی ہیں اور ان میں سے بعض صحیح بھی ہیں لیکن وہ متواتر نہیں ہیں اور ان میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے حضرت نبی کریم ﷺ کو مدینہ میں جادو کر دیا تھا اور اس کا اثر چند دن یا چند ماہ رہا جس کی بنا پر آپ کو خیال گزرتا کہ آپؐ اپنی بیویوں کے پاس گئے ہیں لیکن گئے نہیں ہوتے تھے، ایک اور روایت میں یہ ہے کہ آپؐ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کام کیا نہیں ہوتا تھا اور یہ دونوں سورتیں حضرت رسول اللہ ﷺ کے دم کرنے کے لیے نازل ہوئی تھیں۔ جب آپؐ کو اپنے خواب میں بتایا گیا جادو حاضر کیا گیا اور آپؐ نے دونوں سورتیں پڑھیں تو اس کی گرہیں کھل گئیں اور آپؐ

عربی	اردو
إنحلّتِ العقدُ، وذهبَ عنهُ السُّوءُ.	سے تکلیف دور ہو گئی۔
ولكنْ هذهِ الرِّواياتُ تخالفُ أصلَ العصمةِ النبويّةِ في الفعلِ والتبليغِ، ولا تستقيمُ مع الاعتقادِ بأنَّ كلَّ فعلٍ من أفعالِهِ ﷺ وكلَّ قولٍ من أقوالِهِ سُنّةٌ وشريعةٌ، كما أنَّها تصطدمُ بنفي القرآنِ عنِ الرّسولِ ﷺ أنَّهُ مسحورٌ، وتكذيبِ المشركينَ فيما كانوا يدّعونَهُ من هذا الإفكِ. ومن ثَمَّ تُستبعدُ هذهِ الرِّواياتُ..	لیکن یہ روایات حضرت رسول اللہ ﷺ کے کام اور تبلیغ میں آپ کی عصمت کے خلاف ہیں اور یہ اس اعتقاد کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتیں کہ آپ ﷺ افعال میں سے ہر فعل اور اقوال میں سے ہر قول سنت اور شریعت ہے اور پھر یہ قرآن کی اس نفی سے بھی ٹکراتی ہیں کہ آپؐ مسحور ہوں اور مشرکین کی تکذیب کے بھی خلاف ہیں جس کا وہ اس بہتان کے ذریعے دعویٰ کرتے تھے اور اس بناء پر یہ روایات مستند ہیں۔
والأحاديثُ الآحادِ لا يُؤخذُ بها في أمرِ العقيدةِ. والمرجعُ هو القرآنُ. والتواترُ شرطٌ للأخذِ بالأحاديثِ في أصولِ الاعتقادِ. وهذهِ الرِّواياتُ ليستْ من المتواترِ. فضلاً على أنَّ نزولَ هاتينِ السّورتينِ في مكّةَ هو الرّاجحُ. ممّا يوهنُ أساسَ الرِّواياتِ الأخرى.	اور عقیدے کے سلسلے میں واحد اسناد والی احادیث کو قبول نہیں کیا جاتا، اس سلسلے میں قرآن ہی مرجع ہے اور اصولِ اعتقاد میں احادیث قبول کرنے میں شرط یہ ہے کہ وہ متواتر ہوں اور یہ روایات متواتر نہیں ہیں اور اس پر مستزاد یہ کو ان دونوں سورتوں کا نزول راجح قول کے مطابق مکہ میں ہوا یہ بات اس طرح کی روایات کی بنیاد کو کمزور کر دیتی ہیں (اس سلسلے میں سید قطب کا موقف قبول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سید مودودی نے ان کو تسلیم کیا ہے)
﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ والحسدُ انفعالٌ نفسيٌّ إزاءَ نعمةِ اللهِ على بعضِ عبادِهِ مع تمنّي زوالِها. وسواءٌ أتبعَ الحاسدُ هذا الانفعالَ بسعيٍ منهُ لإزالةِ النِّعمةِ	﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ اور حسد ایک نفسیاتی تاثیر ہے جو اللہ کے بعض بندوں کو عطاء ہونے والی نعمت کے مقابلے میں نمودار ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس نعمت کے زوال کی آرزو بھی شامل ہوتی ہے اور برابر ہے کہ حاسد انسان اپنے اندر کینہ توزی اور غیظ و غضب کی تاثیر کی وجہ سے اس نعمت

تحت تأثير الحقد والغيظ، أو وقف عند حد الانفعال النفسي، فإن شرا يمكن أن يعقب هذا الانفعال.	کے زوال میں عملاً کردار ادا کرے یا اپنے آپ کو نفسیاتی تاثیر کی حد تک محدود رکھے۔ بہر حال اس تاثیر کے پیچھے شر کا واقع ہونا ممکن ہے۔
ونحن مضطرون أن نطامن من حدة النفي لما لا نعرف من أسرار هذا الوجود، وأسرار النفس البشرية، وأسرار هذا الجهاز الإنساني. فهنالك وقائع كثيرة تصدر عن هذه الأسرار، ولا نملك لها حتى اليوم تعليلا.. هنالك مثلا ذلك التخاطر على البعد. وفيه تتم اتصالات بين أشخاص متباعدين. اتصالات لا سبيل إلى الشك في وقوعها بعد تواتر الأخبار بها	اور ہم اس تاثیر کی سختی سے تردید نہ کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ ہم اس وجود کے بھیدوں کو نہیں جانتے (مثلاً) نفس انسانی کے بھید اور اس انسانی مشینری کے بھید، اور ان بھیدوں میں سے بہت سے واقعات صادر بھی ہوتے ہیں اور ہم آج تک ان کی علت معلوم کرنے پر قادر نہیں ہو سکے (علی سبیل المثال) مسافت کے باوجود خیالات میں یکسانیت۔ دو شخص ایک دوسرے سے دور بیٹھے ہیں اور ان میں مکمل رابطہ رہتا ہے اور ان رابطوں کے اثرات متواتر خبروں سے ثابت ہیں اور اس میں شک کی گنجائش بھی نہیں۔
وقيام التجارب الكثيرة المثبتة لها. ولا سبيل كذلك لتعليلها بما بين أيدينا من معلومات. وكذلك التنويم المغناطيسي. وقد أصبح الآن موضعا للتجربة المتكررة المثبتة. وهو مجهول السر والكيفية.. وغير التخاطر والتنويم كثير من أسرار الوجود وأسرار النفس وأسرار هذا الجهاز الإنساني..	اور بہت سے "تجربات بھی سامنے آئے ہیں جو اس رابطے کو ثابت کرتے ہیں اور ہمارے سامنے جو معلومات ہیں وہ ان کی علت تلاش کرنے قاصر ہیں۔ اور اسی طرح مسمریزم (بیہوش کر دینے والا عمل) اور آج کل تو یہ مثبت تجربات کا اکھاڑا بن چکا ہے اور وہ اپنے راز اور کیفیت کے اعتبار سے مجہول ہے علاوہ ازیں کائنات کے بہت سے مسمریزم اور خیالات کے پوشیدہ اسرار اور بھید۔ اور نفسیاتی اسرار و رموز بھی اس میں شامل ہیں۔
فإذا حسد الحاسد، ووجه	جب حاسد، حسد کرتا ہے اور اپنی نفسیاتی تاثیر کو

عربی	اردو
اِنْفِعَالاً نَفْسِيًّا مُعِيْناً إِلَى الْمَحْسُوْدِ. فَلَا سَبِيْلَ لِنَفْيِ أَثَرِ هٰذَا التَّوْجِيْهِ لِمُجَرَّدِ أَنَّ مَا لَدَيْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَأَدْوَاتِ الْاِخْتِبَارِ، لَا تَصِلُ إِلٰى سِرِّ هٰذَا الْأَثَرِ وَكَيْفِيَّتِهِ. فَنَحْنُ لَا نَدْرِي إِلَّا الْقَلِيْلَ فِي هٰذَا الْمَيْدَانِ. وَهٰذَا الْقَلِيْلُ يُكْشِفُ لَنَا عَنْهُ مُصَادِفَةً فِي الْغَالِبِ، ثُمَّ يَسْتَقِرُّ كَحَقِيْقَةٍ وَاقِعَةٍ بَعْدَ ذٰلِكَ!	محسود انسان کی طرف پھیرتا ہے تو ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ ہم اس کے اثر کی نفی کریں محض اس بناء پر کہ ہمارے پاس اسے آزمانے والے ایسے ذرائع اور ایسا علم نہیں ہے جو اس تاثیر اور اس کی کیفیت کے راز کو پا سکے۔ ہم اس سلسلے میں جو کچھ معلومات رکھتے ہیں وہ بہت قلیل ہیں اور اتفاق سے اس قلیل علم نے بھی ہمارے لیے کچھ چیزیں منکشف کر دیں اور پھر اس کے بعد وہ واقعی حقیقت بن کر برقرار ہو گئیں۔
فَهُنَا شَرٌّ يَسْتَعَاذُ مِنْهُ بِاللهِ، وَيُسْتَجَارُ مِنْهُ بِحِمَاهُ.	سو یہاں (حاسد کے حسد کا) شر ہی مراد ہے اور اس شر سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور اس کے حصار کی آڑ لینی چاہیے
وَاللهُ بِرَحْمَتِهِ وَفَضْلِهِ هُوَ الَّذِيْ يُوَجِّهُ رَسُوْلَهُ ﷺ وَأُمَّتَهُ مِنْ وَّرَائِهِ إِلَى الْاِسْتِعَاذَةِ بِهِ مِنْ هٰذِهِ الشُّرُوْرِ. وَمِنَ الْمَقْطُوْعِ بِهِ أَنَّهُمْ مَتَى اسْتَعَاذُوْا بِهِ وَفْقَ تَوْجِيْهِهِ أَعَاذَهُمْ. وَحَمَاهُمْ مِنْ هٰذِهِ الشُّرُوْرِ إِجْمَالًا وَتَفْصِيْلاً.	اور اللہ اپنی رحمت اور فضل سے بذات خود ہی اپنے رسول اللہ ﷺ اور ان کے پیچھے ان کی امت اور شرارتوں سے پناہ مانگنے کی ہدایت کرتا ہے اور یہ قطعی بات ہے کہ وہ اس کی ہدایت کے مطابق اس سے جب بھی پناہ طلب کریں گے تو وہ انہیں مختصراً اور تفصیلاً ان شرارتوں سے اپنی پناہ اور حفاظت عطاء فرمائے گا۔
وَقَدْ رَوَى الْبُخَارِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ «كَانَ إِذَا آوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا، وَقَرَأَ فِيْهِمَا، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝﴾ و ﴿قُلْ اَعُوْذُ	حضرت امام بخاری اپنی سند سے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر کی طرف آتے تو ہر رات اپنی ہتھیلیوں کو باہم ملا کر ان پر پھونکتے اور ان میں پڑھتے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝﴾

﴿بِرَبِّ النَّاسِ ①﴾. ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ. وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.. »وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ..	اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ①﴾ پھر آپ ﷺ ان دونوں ہتھیلیوں کو بقدر طاقت اپنے جسم پر پھیرتے، اپنے سر مبارک اور چہرہ انور سے ابتداء کرتے اور اپنے بدن کے اگلے حصہ پر پھیرتے اور تین مرتبہ ایسا ہی کرتے۔ اصحاب سنن (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نے ایسے روایت کیا ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ الفلق میں وارد شدہ مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی نحوی تحلیل

اَلْعِيَاذُ: پناہ۔ عرب لوگ کسی شخص سے کہتے ہیں: اَلْعِيَاذُ بِاللهِ مِنْكَ از باب عَاذَ يَعُوْذُ عِيَاذًا۔ مصدر ہے۔

كَنَفٌ: احاطہ، حفاظت گاہ۔ از باب كَنَفَ يَكْنُفُ كَنْفًا مصدر ہے پرندوں کے گھونسلوں یا کچی دیواروں میں چونچوں سے کھودے گئے بلوں کو۔ اَكْنَافُ الطُّيُوْرِ کہتے ہیں کیونکہ پرندے ان میں پناہ لیتے ہیں۔

اَللِّيَاذُ: قلعہ بند ہونا۔ باب لَاذَ يَلُوْذُ لِيَاذً سے مصدر ہے۔ پہاڑ کی غار میں چھپنے کو بھی لِيَاذٌ کہتے ہیں۔

حَـمَى: محفوظ کی گئی چراگاہ۔ باب حَـمَى يَحْمِيْ حَمْيًا سے مصدر۔ حدیث میں إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ہر مالک کی محفوظ چراگاہ ہوتی ہے۔

مَوَدَّةٌ: دوستی اور محبت۔ باب وَدَّ يُوَدُّ وَدًّا وَمَوْدُوْدَةٌ سے مصدر ہے۔ غالباً سید ابوالاعلیٰ بھی اپنے بڑے بزرگ جن کا نام مودود تھا ان کی طرف نسبت سے اپنی کنیت کے آگے مودودی لکھا کرتے تھے اور اس نسبت کی برکت انہیں ہر مسلمان کی مودت نصیب ہوئی۔

عَطَفٌ: مہربانی۔ شفقت۔ باب عَطَفَ يَعْطِفُ عَطْفًا سے مصدر ہے۔

تَعَالَوْا: آؤ، ادھر آؤ۔ از باب تَعَالَ يَتَعَالُ سے فعل امر جمع مذکر ہے۔

ضِعَافٌ: کمزور۔ ناتواں۔ یہ ضعیف کی جمع ہے از باب ضَعُفَ يَضْعُفُ ضُعْفًا

اِسْتَرَوْحَ: سکون حاصل کرنا۔ اِسْتَرَحَ يَسْتَرِحُ اِسْتِرْوَاحًا سے فعل ماضی واحد مذکر۔

اَلْحَانِيَةُ: مہربان ہونے والی۔ باب حَنَا يَحْنُوْا حُنُوًّا سے اسم فاعل مونث، مرکب توصیفی واقع ہوا ہے۔

غَامِضٌ: چھپنے والا۔ پوشیدہ۔ باب غَمَضَ يَغْمِضُ غَمْضًا سے اسم فاعل واحد مذکر۔

مَسْتُوْرٌ: چھپا اور ڈھکا ہوا۔ باب سَتَرَ يَسْتُرُ سَتْرًا سے اسم مفعول واحد مذکر۔

تَصْطَدِمُ: ٹکراتی ہے۔ اصْطَدَمَ يَصْطَدِمُ سے فعل مضارع مونث۔

تَسْتَبْعِدُ: دور سمجھنا۔ اِسْتَبْعَدَ يَسْتَبْعِدُ اِسْتِبْعَادًا صیغہ واحد مونث فعل مضارع۔

أَحَادِيْثُ الْآحَادِ: وہ احادیث جو حضرت نبی کریم ﷺ سے صحیح اسناد سے مروی ہوں لیکن راویوں کی غالباً تعداد دس سے کم ہو۔

اَلتَّخَاطُرُ: خیالات۔ کہا جاتا ہے فُلَانٌ سَرِیْعُ الْخَاطِرِ کہ وہ زود رنج ہے۔
تَنْوِیْمٌ: خواب آور عمل مسمریزم۔ إِنْفِعَالًا نَفْسِیًّا : نفسیاتی اثر۔ أدوات: ذرائع
مَحْسُوْدٌ: جس سے حسد کیا جائے۔ از باب حَسَدَ یَحْسُدُ حَسْدًا فَھُوَ حَاسِدٌ وَ مَحْسُوْدٌ
مَصَادَفَۃً: اچانک۔ صَادَفَ یُصَادِفُ مَصَادَفَۃً
اَلْـمَقْطُوْعُ: قطعی طور پر فیصلہ کن از باب قَطَعَ یَقْطَعُ سے اسم مفعول

سورة الناس

قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ۝١	
کہہ دیجئے	میں پناہ میں آتا ہوں	انسانوں کے رب کی	
مَلِكِ النَّاسِ ۝٢	اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣	مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ	
انسانوں کے بادشاہ	انسانوں کے معبود	وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے	
الْخَنَّاسِ ۝٤		الَّذِىْ	يُوَسْوِسُ
وہ جو (ذکر اللہ سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔		وہ جو	وسوسہ ڈالتا ہے
فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥	مِنَ الْجِنَّةِ	وَ	النَّاسِ ۝٦
لوگوں کے سینے میں	جنوں میں سے	اور	انسانوں میں سے

سلیس ترجمہ:

"اے نبی! کہہ دیجئے: میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔ انسانوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے (اللہ کے ذکر کو سن کر) پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔"

تفسیر سورۃ الناس

ترجمہ	عبارت
اس سورت میں لوگوں کے رب کی، جو ان کا مالک بھی ہے اور معبود بھی، پناہ طلب کی گئی ہے اور جس چیز سے تحفظ و پناہ کا سوال کیا گیا ہے وہ ہے خناس کے وسوسوں کے شر سے جو وہ لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور (وہ خناس) جنوں میں سے بھی ہیں اور انسانوں میں بھی رب کی پناہ طلب کرنا جو (ان کا) مالک (بھی ہے) اور معبود (بھی) یہ مبارک کلمات اللہ کی ان صفات کو (دل میں) حاضر کرتے ہیں جن سے عام شر کو بھی ہٹایا جاتا ہے اور خناس کے وسوسے کے شر کو خصوصاً ہٹایا جاتا ہے۔	اَلْإِسْتِعَاذَةُ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ بِرَبِّ النَّاسِ، مَلِكِ النَّاسِ، إِلٰهِ النَّاسِ. وَالْمُسْتَعَاذُ مِنْهُ هُوَ: شَرُّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ، الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ. وَالْإِسْتِعَاذَةُ بِالرَّبِّ، اَلْمَلِكُ، اَلْإِلٰهُ، تَسْتَحْضِرُ مِنْ صِفَاتِ اللهِ سُبْحَانَهُ مَا بِهِ يَدْفَعُ الشَّرُّ عَامَّةً، وَشَرَّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ خَاصَّةً.
چنانچہ رب جو پروردگار بھی ہے اور ہدایت دینے والا بھی، وہ نگہبان بھی ہے اور محافظ بھی۔ اور (وہ ایسا) مالک (بھی ہے) جو حاکم متصرف (یعنی اپنے ارادے کے موافق چیزوں میں رد و بدل کرنے والا) ہے اور وہ (ایسا) معبود (بھی ہے) جو سب سے بلند مرتبہ اور سب پر قابض اور سب پر غالب ہے اور ان کے صفات کے ذریعے اس شر سے حفاظت ملتی ہے جو سینوں میں غیر محسوس طریقے سے گھس جاتی ہے اور انسانی جان نہیں جانتی کہ اسے کیسے دور ہٹائے: کیونکہ وہ شر پوشیدہ ہے۔	فَالرَّبُّ هُوَ الْمُرَبِّيْ وَالْمُوَجِّهُ وَالرَّاعِيْ وَالْحَامِيْ. وَالْمَلِكُ هُوَ الْمَالِكُ الْحَاكِمُ الْمُتَصَرِّفُ. وَالْإِلٰهُ هُوَ الْمُسْتَعْلِيُّ الْمُسْتَوْلِيُّ الْمُتَمَلِّطُ.. وَهٰذِهِ الصِّفَاتُ فِيْهَا حِمَايَةٌ مِّنَ الشَّرِ الَّذِيْ يَتَدَسَّسُ إِلَى الصُّدُوْرِ.. وَهِيَ لَا تَعْرِفُ كَيْفَ تَدْفَعُهُ لِأَنَّهُ مَسْتُوْرٌ.
اور اللہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر چیز کا مالک ہے اور ہر چیز کا الٰہ ہے لیکن یہاں خصوصی طور پر لوگوں (کے رب ہونے کے تذکرے نے انہیں پناہ اور تحفظ کے موقع پر اللہ	وَاللهُ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَلِكُ كُلِّ شَيْءٍ، وَإِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ. وَلٰكِنْ تَخْصِيْصُ ذِكْرُ النَّاسِ هُنَا يَجْعَلُهُمْ يَحُسُّوْنَ بِالْقُرْبٰى فِيْ مَوْقِفِ الْعِيَاذِ

وَالِاخْتِمَاءِ.	کے ہاں قرب محسوس کرنے والا بنا دیا
وَاللهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ يُوَجِّهُ رَسُوْلَهُ ﷺ وَأُمَّتَهُ إِلَى الْعِيَاذِ بِهِ وَالِالْتِجَاءِ إِلَيْهِ، مَعَ اسْتِحْضَارِ مَعَانِيْ صِفَاتِهِ هَذِهِ، مِنْ شَرِّ خَفِيِّ الدَّبِيْبِ، لَا قِبَلَ لَـهُمْ بِدَفْعِهِ إِلَّا بِعَوْنٍ مِنَ الرَّبِّ الْـمَلِكِ الْإِلٰهِ. فَهُوَ يَأْخُذُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ، وَيَأْتِيْهِمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُوْنَ. وَالْوَسْوَسَةُ: اَلصَّوْتُ الْخَفِيُّ. وَالْخُنُوْسُ: اَلِاخْتِبَاءُ وَالرُّجُوْعُ. وَالْخَنَّاسُ هُوَ الَّذِيْ مِنْ طَبْعِهِ كَثْرَةُ الْخُنُوْسِ.	اور اللہ اپنی رحمت سے اپنے رسول ﷺ اور اس کی امت کو اپنی پناہ اور آڑ لینے کی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ وہ اس کی ان صفات کریمہ کے معنوں کو دل میں رکھ کر دبے پاؤں گھس آنے والے شر سے اس کی پناہ حاصل کریں کیونکہ رب جو ان کا مالک اور معبود بھی ہے، کی مدد کے بغیر اس کا سامنا نہیں کر سکتے۔ وہ ان کے ہاتھ ایسے طریقے سے تھام لیتا ہے جس کی انہیں سمجھ ہی نہیں آتی اور ان کی مدد کے لیے وہاں سے آتا ہے جہاں وہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔ اور وسوسہ سے مراد، وہ آواز جو سنائی نہ دے اور خنوس سے مراد، چھپنا اور پلٹنا ہے اور خناس کی طبع یہ ہے کہ وہ بار بار وسوسہ اندازی کرنے سے باز نہیں آتا۔
وَقَدْ أَطْلَقَ النَّصُّ الصِّفَةَ أَوَّلًا: ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾.. وَحَدَّدَ عَمَلَهُ: ﴿الَّذِي يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ﴾. ثُمَّ حَدَّدَ مَاهِيَتَهُ: ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾.. وَهٰذَا التَّرْتِيْبُ يُثِيْرُ فِي الْحِسِّ الْيَقْظَةَ وَالتَّلَفُّتَ وَالِانْتِبَاهَ لِتُبَيِّنَ حَقِيْقَةَ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ، بَعْدَ إِطْلَاقِ صِفَتِهِ فِيْ أَوَّلِ الْكَلَامِ، وَلِإِدْرَاكِ طَرِيْقَةِ فِعْلِهِ الَّتِي يَتَحَقَّقُ بِهَا شَرُّهُ، تَأَهُّبًا لِدَفْعِهِ أَوْ مُرَاقَبَتِهِ!	اور نص قرآنی نے اولاً اس کی صفت کو مطلقاً بیان کیا ہے ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ اور اس کے عمل کو محدود کیا ﴿الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ﴾ پھر اس کی ماہیت کو بیان کیا ہے: ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ﴾ اور یہ ترتیب حس انسانی میں خناس کے وسوسے کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیے، بیدار مغزی، توجہ اور آگاہی کو مشتعل کرتی ہے چنانچہ ابتدائے کلام میں اس خناس کے وصف کا مطلقاً بیان ہے اور پھر اس کے طریقہ واردات کا بیان ہے جس سے وہ اپنے شر کو یقینی بناتا ہے (اس کے طریقۂ واردات کی یہ ترتیب اس لیے بیان ہوئی ہے) کہ انسان اس سے دفاع کے لیے تیار رہے یا اسے دھیان میں رکھے۔
وَالنَّفْسُ حِيْنَ تَعْرِفُ بَعْدَ هٰذَا	اس دل چسپی اور بیداری کے بعد جب نفس انسانی

التَّشْوِيْقِ وَالْإِيْقَاظِ أَنَّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ خُفْيَةً وَسِرًّا، وَأَنَّهُ هُوَ الْجِنَّةُ الْخَافِيَةُ، وَهُوَ كَذٰلِكَ النَّاسُ الَّذِيْنَ يَتَدَسَّسُوْنَ إِلَى الصُّدُوْرِ تَدَسُّسُ الْجِنَّةِ، وَيُوَسْوِسُوْنَ وَسْوَسَةَ الشَّيَاطِيْنِ.. اَلنَّفْسُ حِيْنَ تَعْرِفُ هٰذَا تَتَأَهَّبُ لِلدِّفَاعِ، وَقَدْ عَرَفَتِ الْمُكَمَّنَ وَالْمُدَخَّلَ وَالطَّرِيْقَ!	جان لیتا ہے کہ خناس کا وہ وسواس جو وہ لوگوں کے دلوں میں مخفی طریقے سے پھونکتا ہے اور وہ ان جنوں میں سے جو نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اس طرح کچھ لوگ بھی ہوتے ہیں جو جنوں کی طرح سینوں میں دبے پاؤں گھستے ہیں اور شیطانوں کی طرح وسوسہ اندازی کرتے ہیں، اور جب نفس انسانی اس حرکت کو جان لیتا ہے تو دفاع کے لیے تیار ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اس کی کمین گاہ اور داخلے کے راستے اور طریقہ واردات کو جان چکا ہوتا ہے۔
وَوَسْوَسَةَ الْجِنَّةِ نَحْنُ لَا نَدْرِيْ كَيْفَ تُتِمَّ، وَلٰكِنَّا نَجِدُ آثَارَهَا فِيْ وَاقِعِ النُّفُوْسِ وَوَاقِعَ الْحَيَاةِ. وَنَعْرِفُ أَنَّ الْمَعْرِكَةَ بَيْنَ آدَمَ وَإِبْلِيْسَ قَدِيْمَةٌ قَدِيْمَةٌ، وَأَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَعْلَنَهَا حَرْبًا تَنْبَثِقُ مِنْ خَلِيْقَةِ الشَّرِّ فِيْهِ، وَمِنْ كِبْرِيَآئِهِ وَحَسَدِهِ وَحِقْدِهِ عَلَى الْإِنْسَانِ! وَأَنَّهُ قَدْ اِسْتَصْدَرَ بِهَا مِنَ اللهِ إِذْنًا، فَأَذِنَ فِيْهَا سُبْحَانَهُ لِحِكْمَةٍ يَرَاهَا!	اور جنوں کے وسوسے کے متعلق ہم نہیں جانتے کہ وہ کس طرح پورا ہوتا ہے لیکن ہم اس کے اثرات دلوں کے اندر اور زندگی کے واقعات میں پاتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ حضرت آدم اور ابلیس کے درمیان قدیم ترین عداوت ہے اور ابلیس نے اپنی تخلیق میں پنہاں شر کی وجہ سے اعلان جنگ کر رکھا ہے اور انسان کے بارے میں اس کا تکبر اور حسد اور کینہ ڈھکی چھپی بات نہیں اور اس نے اس بارے میں اللہ سے اجازت بھی طلب کر رکھی ہے اور اللہ نے اپنی حکمت کے تحت، جسے وہ خوب جانتا ہے۔ اسے عطاء کر دی ہے۔
وَلَمْ يَتْرُكِ الْإِنْسَانُ فِيْهَا مُجَرَّدًا مِنَ الْعُدَّةِ. فَقَدْ جَعَلَ لَهُ مِنَ الْإِيْمَانِ جُنَّةً، وَجَعَلَ لَهُ مِنَ الذِّكْرِ عُدَّةً، وَجَعَلَ لَهُ مِنَ الْاِسْتِعَاذَةِ سِلَاحًا.. فَإِذَا أَغْفَلَ الْإِنْسَانُ جُنَّتَهُ وَعُدَّتَهُ وَسِلَاحَهُ فَهُوَ إِذَنْ وَحْدَهُ الْمَلُوْمُ!	اور انسان کو اس کے مقابلے میں غیر مسلح نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ نے اسے ایمان کی ڈھال عطاء کی ہے اور ذکر کو اس کے مقابلے کی تیاری کا ذریعہ بنایا ہے اور اسے استعاذہ (اپنے ہاں پناہ) کا ہتھیار تھمادیا ہے۔ جب انسان اپنی ڈھال اور اپنی تیاری اور اپنے ہتھیار سے غافل ہو جائے تو ایسی صورت میں وہ اکیلا ہی قابل مذمت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى خَنَسَ، وَإِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ».	حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان، ابن آدم کے دل پر گھٹنے ٹیک کر بیٹھتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غافل ہو جاتا ہے تو وہ اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔
وَأَمَّا النَّاسُ فَنَحْنُ نَعْرِفُ عَنْ وَسْوَسَتِهِمُ الشَّيْءُ الْكَثِيْرُ. وَنَعْرِفُ مِنْهَا مَا هُوَ أَشَدُّ مِنْ وَسْوَسَةِ الشَّيٰطِيْنِ!	جبکہ ہم لوگوں کے وسوسوں کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کے وسوسے شیطانوں کے وسوسوں سے بھی خطرناک ہیں۔ (علی سبیل المثال)
رَفِيْقُ السُّوْءِ الَّذِيْ يَتَدَسَّسُ بِالشَّرِّ إِلَى قَلْبِ رَفِيْقِهِ وَعَقْلِهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَرِسُ، لِأَنَّهُ الرَّفِيْقُ الْمَأْمُوْنُ!	برا دوست جو اپنے دوست کے دل اور عقل میں ایسے غیر محسوس انداز سے شر داخل کرے گا کہ اسے گمان تک نہ ہوگا کہ وہ اس دل میں کیا داخل کر گیا اور پھر وہ اس سے بچ بھی نہیں سکتا کیونکہ وہ اس کا قابل اعتماد دوست ہے۔
وَحَاشِيَةُ الشَّرِّ الَّتِيْ تُوَسْوِسُ لِكُلِّ ذِيْ سُلْطَانٍ حَتّٰى تَتْرُكُهُ طَاغِيَةً جَبَّارًا مُفْسِدًا فِي الْأَرْضِ، مُهْلِكًا لِلْحَرْثِ وَالنَّسْلِ!	اور شریر وزیر و مشیر جو حاکم وقت کے دل میں وسوسہ اندازی کرتے ہیں اور اسے طاغوت اور سرکش اور مفسد بنا کر چھوڑتے ہیں جو فصلوں اور نسلوں کو تباہ کر دیتا ہے۔
وَالنَّمَّامُ الْوَاشِيْ الَّذِيْ يُزَيِّنُ الْكَلَامُ وَيُزَخْلِفُهُ، حَتّٰى يَبْدُوْ كَأَنَّهُ الْحَقُّ الصَّرَاحُ الَّذِيْ لَا مِرْيَةَ فِيْهِ. وَبَائِعُ الشَّهَوَاتِ الَّذِيْ يَتَدَسَّسُ مِنْ مَنَافِذِ الْغَرِيْزَةِ فِيْ إِغْرَآءِ لَا تَدْفَعُهُ إِلَّا يَقْظَةُ الْقَلْبِ وَعَوْنِ اللهِ.	اور ایسا طرار چغل خور جو بات کو ایسا خوش نما اور چکنا بتنگڑ بنا دیتا ہے کہ وہ ایسی صریح اور برحق نظر آتی ہے کہ اس میں شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور شہوانی اشیاء فروخت کرنے والا جو انسانی جبلت اور فطرت کے سوراخوں میں غیر محسوس طریقے سے داخل ہو کر بہکا دیتا ہے اور اس کا دفاع دل کی بیداری اور اللہ کی مدد کے بغیر ناممکن ہے
وَعَشَرَاتٌ مِنَ الْمُوَسْوِسِيْنَ الْخَنَّاسِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْصِبُوْنَ الْأَحَابِيْلَ	اور دسیوں خناس وسوسہ انداز جو کہ وسوسوں کی ڈوریاں نصب کر کے انہیں چھپا دیتے ہیں اور ان کے

وَيُخْفُوْنَهَا، وَيُدْخِلُوْنَ بِهَا مِنْ مَنَافِذِ الْقُلُوْبِ الْخَفِيَّةِ الَّتِي يَعْرِفُوْنَهَا أَوْ يَتَحَسَّسُوْنَهَا.. وَهُمْ شَرٌّ مِنَ الْجِنَّةِ وَأَخْفَى مِنْهُمْ دَبِيْبًا!	ذریعے وہ دل کے خفیہ سوراخوں میں داخل ہو جاتے ہیں جنہیں وہ جانتے ہیں یا ان کی ٹوہ لگا لیتے ہیں۔ یہ خناس لوگ جنوں سے بھی زیادہ شریر اور ان سے خفی رینگنے والے (زہریلے سانپ) ہیں۔
وَالْإِنْسَانُ عَاجِزٌ عَنْ دَفْعِ الْوَسْوَسَةِ الْخَفِيَّةِ. وَمِنْ ثَمَّ يَدُلُّهُ اللهُ عَلَى عِدَّتِهِ وَجُنَّتِهِ وَسِلَاحِهِ فِي الْـمَعْرَكَةِ الرَّهِيْبَةِ!	انسان خفیہ وسوسے کو دھکیلنے سے عاجز ہے اور اسی بناء پر اس خوفناک معرکے کے لیے اللہ تعالیٰ انسان کو اس معرکے کی تیاری اور اس سے بچنے کے لیے ڈھال اور اس پر حملہ آور ہونے کے لیے ہتھیار کی نشاندہی کرتا ہے۔
وَهُنَاكَ لَفْتَةٌ ذَاتَ مَغْزى فِي وَصْفِ الْوَسْوَاسِ بِأَنَّهُ ﴿الْخَنَّاسُ﴾.. فَهٰذِهِ الصِّفَةُ تَدُلُّ مِنْ جِهَةٍ عَلَى تَخْفِيَهِ وَاخْتِبَآئِهِ حَتَّى يَجِدُ الْفُرْصَةُ سَانِحَةً فَيَدُبُّ وَيُوَسْوِسُ. وَلٰكِنَّهَا مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى تُوْحِيْ بِضُعْفِهِ أَمَامَ مَنْ يَسْتَيْقِظُ لِـمَكْرِهِ، وَيَحْمِيْ مَدَاخِلَ صَدْرِهِ. فَهُوَ سَوَاءٌ كَانَ مِنَ الْجِنَّةِ أَمْ كَانَ مِنَ النَّاسِ إِذَا وَوَجِهُ خَنَسَ، وَعَادَ مِنْ حَيْثُ أَتَى، وَقَبَعَ وَاخْتَفَى. أَوْ كَمَا قَالَ الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ فِيْ تَمْثِيْلِهِ الْـمُصَوَّرِ الدَّقِيْقِ: «فَإِذَا ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى خَنَسَ، وَإِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ».	اور یہاں ایک پر مغز نکتے کی بات ہے جو وسوسے کے وصف کے متعلق ہے کہ وہ خناس ہے۔ یہ وصف ایک طرف تو اس کے پوشیدہ رہنے اور گھات میں چھپے رہنے کو بیان کرتا ہے کہ وہ اسٹینڈ بائی رہتا ہے کہ جب بھی اسے موزوں فرصت ملے تو وہ غیر محسوس انداز میں گھس آئے اور وسوسہ ڈال دے۔ لیکن دوسری جانب یہ بھی اشارہ کرتا ہے کہ اپنے داؤ سے آگاہ ہونے اور جنوں اور انسانوں میں سے خناس کا طرز عمل یکساں ہے کہ جب (مومن) اس کا سامنا کرتا ہے تو وہ کنی کترا جاتا ہے اور وہاں لوٹ جاتا ہے جہاں سے آتا ہے اور کمین گاہ میں سر چھپا لیتا ہے یا جیسا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس کی باریک ترین منظر کشی بیان کی ہے کہ جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور وہ غافل ہو جاتا ہے تو وہ وسوسہ اندازی کرتا ہے۔
وَهٰذِهِ اللَّفْتَةُ تُقَوِّي الْقَلْبَ عَلَى مُوَاجِهَةِ الْوَسْوَاسِ. فَهُوَ خَنَّاسٌ. ضَعِيْفٌ أَمَامَ عِدَّةِ الْـمُؤْمِنِ فِي الْـمَعْرِكَةِ.	اور یہ نکتہ وسواس کا سامنا کرنے کے لیے دل کو مضبوط کرتا ہے کہ وہ خناس ہے، معرکہ کے وقت مومن کی تیاری کے سامنے کمزور ثابت ہوتا ہے۔

وَلٰكِنَّهَا مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرٰى مَعْرِكَةٌ طَوِيْلَةٌ لَا تَنْتَهِيْ أَبَداً. فَهُوَ أَبَداً قَابِعٌ خَانِسٌ، مُتَرَقِّبٌ لِلْغَفْلَةِ. وَالْيَقْظَةُ مَرَّةً لَا تُغْنِي عَنِ الْيَقْظَاتِ.. وَالْحَرْبُ سِجَالٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، كَمَا صَوَّرَهَا الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ فِيْ مَوَاضِعَ شَتّٰى، وَمِنْهَا هٰذِهِ الصُّوْرَةُ الْعَجِيْبَةُ فِيْ سُوْرَةِ الْإِسْرَآءِ:	لیکن دوسری طرف یہ بات بھی دھیان میں رہے کہ (انسان اور شیطان کے درمیان) یہ کبھی ختم نہ ہونے والا طویل معرکہ ہے کیونکہ شیطان ہمیشہ چھپنے اور کنی کترانے والا اور غفلت کے مواقع کی تاڑ میں رہنے والا ہے اور (مومن کی) ایک دفعہ کی بیداری، (شیطان کی) مسلسل بیداریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور قیامت تک اس لڑائی کا ڈول کبھی ادھر اور کبھی ادھر جاتا رہتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے مختلف جگہوں میں اس کی منظر کشی کی ہے اور ان میں سے ایک عجیب منظر کشی سورۃ اسراء میں ہے۔
﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝﴾	”اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب فرشتے سجدے میں گر گئے مگر ابلیس نے (انکار کیا اور) کہا: کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟ کہا: کیا تو اس بات پر غور کر سکتا ہے کہ یہ شخص جسے تو نے مجھ پر فضیلت بخشی ہے اگر تو مجھے قیامت تک مہلت دے تو میں اس کی اولاد میں سے سوائے چند لوگوں کے باقی سب کو لگام دیکر اپنی طرف کھینچ لوں گا۔ فرمایا: جا تو (اپنی کوشش لڑادے) ان میں سے جنہوں نے تیری پیروی کی (تیرے سمیت) ان کا پورا پورا بدلہ جہنم ہے، ان میں سے جن کو تو اپنی آواز کے ذریعے منفعل اور مشتعل کرنا چاہتا ہے کر لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا دے اور ان کی دولت اور اولاد میں سے حصہ بانٹ لے اور ان سے وعدے کر لے اور شیطان سوائے جھوٹے وعدوں کے اور کر بھی کیا سکتا ہے۔ بیشک میرے بندوں پر تیرا کوئی غلبہ اور تسلط نہیں ہے اور تیرا رب ہی ان کی کارسازی کے لیے کافی ہے۔
وَهٰذَا التَّصَوُّرُ لِطَبِيْعَةِ الْمَعْرَكَةِ وَدَوَافِعِ الشَّرِّ فِيْهَا سَوَآءٌ عَنْ طَرِيْقِ	یہ تصور ہے اس معرکے کے مزاج اور اس میں شر کے محرکات کا خواہ وہ براہ راست شیطان کی طرف سے نمودار

الشَّيْطٰنِ مَبَاشَرَةً أَوْ عَنْ طَرِيْقِ عَمَلَآئِهِ مِنَ الْبَشَرِ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَّشْعُرَ الْإِنْسَانُ أَنَّهُ لَيْسَ مَغْلُوْباً عَلٰى أَمْرِهِ فِيْهَا. فَإِنَّ رَبَّهُ وَمَلِكَهُ وَإِلٰـهَهُ مُسَيْطِرٌ عَلَى الْخَلْقِ كُلِّهِ.	ہوں یا اس کے انسانی (کھال پہنے ہوئے) کارندوں کی طرف سے ہوں، اس کا حل بس اتنا ہے کہ انسان اپنے شعور میں بس اتنی بات بٹھالے کہ وہ اس معرکے میں مغلوب نہیں ہے کیونکہ اس کا رب اور اس کا مالک اور اس کا معبود ساری مخلوق پر غالب ہے۔
وَإِذَا كَانَ قَدْ أَذِنَ لِإِبْلِيْسَ بِالْحَرْبِ، فَهُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ. وَهُوَ لَمْ يُسَلِّطْهُ إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ يَغْفُلُوْنَ عَنْ رَّبِّهِمْ وَمَلِكِهِمْ وَإِلٰـهِهِمْ. فَأَمَّا مَنْ يَذْكُرُوْنَهُ فَهُمْ فِي نَجْوَةٍ مِنَ الشَّرِّ وَدَوَاعِيْهِ الْخَفِيَّةِ. فَالْخَيْرُ إِذَنْ يَسْتَنِدُ إِلَى الْقُوَّةِ الَّتِي لَا قُوَّةَ سِوَاهَا، وَإِلَى الْحَقِيْقَةِ الَّتِيْ لَا حَقِيْقَةَ غَيْرُهَا. يَسْتَنِدُ إِلَى الرَّبِّ الْـمَلِكِ الْإِلٰهِ. وَالشَّرُّ يَسْتَنِدُ إِلٰى وَسْوَاسٍ خَنَّاسٍ، يَضْعُفُ عَنِ الْـمُوَاجِهَةِ، وَيَخْنُسُ عِنْدَ اللِّقَاءِ، وَيَنْهَزِمُ أَمَامَ الْعِيَاذِ بِاللهِ..	اور جب اس نے ابلیس کو جنگ کی اجازت دی ہے تو وہ اس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے بھی ہے اور وہ اسے صرف ان لوگوں پر تسلط کی ڈھیل دیتا ہے جو اپنے رب اور اپنے مالک اور اپنے الٰہ (معبود) کے ذکر سے غفلت برتتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں وہ اس کے شر اور اس کے خفیہ محرکات سے بچاؤ میں رہتے ہیں۔ لہٰذا خیر اسی میں ہے کہ اس قوت کا سہارا لے جس کی قوت کے سوا کوئی قوت نہیں اور اس کی حقیقت کے سوا کوئی حقیقت نہیں۔ اور وہ اس رب کا سہارا جو مالک اور الٰہ ہے۔ اور شر، خناس کے وسوسے کا سہارا لیتا ہے جو مقابلے میں کمزور اور سامنا کرنے میں کنی کترانے والا ہے اور اللہ کی پناہ کے سامنے شکست کھانے والا ہے۔
وَهٰذَا أَكْمَلُ تَصَوُّرٍ لِلْحَقِيْقَةِ الْقَائِمَةِ عَنِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. كَمَا أَنَّهُ أَفْضَلُ تَصَوُّرٍ يَحْمِي الْقَلْبَ مِنَ الْـهَزِيْمَةِ، وَيَفْعَمُهُ بِالْقُوَّةِ وَالثِّقَةِ وَالطُّمَأْنِيْنَةِ..	خیر اور شر کے متعلق قائم و دائم حقیقت کا یہ مکمل ترین تصور ہے مزید برآں وہ افضل ترین تصور بھی ہے جو دل کو شکست سے بچاتا ہے اور اسے قوت، اعتماد اور سکون و اطمینان سے مالا مال کر دیتا ہے۔
وَالْحَمْدُ للهِ أَوَّلًا وَأَخِيْرًا. وَبِهِ الثِّقَةُ وَالتَّوْفِيْقُ.. وَهُوَ الْـمُسْتَعَانُ الْـمُعِيْنُ..	ازل سے ابد تک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور ہم اسی پر توکل کرتے اور اسی سے توفیق کے خواہاں ہیں اور اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور وہی (حقیقی) مدد گار ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن سورۃ الناس میں وارد شدہ مشکل الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحلیل

اَلْإِسْتِعَاذَةُ: پناہ طلب کرنا۔ باب اِسْتَعَاذَ يَسْتَعِيْذُ اِسْتِعَاذَةً بروزن اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً سے اسم مصدر

اَلْمُسْتَعَاذُ: جس سے پناہ طلب کی جائے۔

اَلْمُرَبِّي: پرورش کرنے والا۔ رَبَّ يَرُبُّ رَبًّا سے اسم فاعل۔

اَلْمُوَجِّهُ: راہنمائی کرنے والا۔ وَجَّهَ يُوَجِّهُ تَوْجِيْهًا سے اسم فاعل یہ اصل میں وَاجِهٌ تھا معرف باللام ہونے کی وجہ سے اَلْمُوَجِّهُ بنا۔

اَلرَّاعِيْ: نگہداشت کرنے والا۔ رَعَى يَرْعَى رَعْيًا سے اسم فاعل، یہ اصل میں رَاعٍ تھا۔ معرف باللام ہونے کی وجہ سے اَلرَّاعِيْ بنا۔

اَلْحَامِيْ: حفاظت کرنے اور بچانے والا۔ حَمَى يَحْمِيْ حَمْيًا سے اسم فاعل جو اصل میں حَامٍ تھا۔ معرف باللام ہونے کی وجہ سے اَلْحَامِيْ جیسے اَلرَّاضِيْ

اَلْإِحْتِمَاءُ: خود اعتمادی۔ اِحْتَمَى يَحْتَمِيْ سے اِحْتِمَاءٌ سے اسم مصدر ہے۔

اَلدَّبِيْبُ: دبے پاؤں آنا، رینگنا۔ دَبَّ يَدُبُّ دَبِيْبًا سے اسم مصدر ہے۔

اَلْإِخْتِبَاءُ: چھپانا۔ چھپنا۔ اِخْتَبَى يَخْتَبِيْ اِخْتِبَاءً سے اسم مصدر۔

اَلْخُنُوْسُ: پیچھے ہٹنا۔ کنی کترانا۔ خَنَسَ يَخْنِسُ خَنْسًا وَخُنُوْسًا۔

اَلتَّلَفُّتُ: توجہ مبذول کرنا۔ تَلَفَّتَ يَتَلَفَّتُ تَلَفُّتًا سے مصدر۔

يَتَدَسَّسُوْنَ: دبے پاؤں گھستے ہیں۔ تَدَسَّسَ يَتَدَسَّسُ تَدَسِيْسًا سے فعل مضارع جمع مذکر۔

مُكْمَنٌ: کمین گاہ چھپنے کی جگہ۔ كَمَّنَ يُكَمِّنُ تَكْمِيْنًا فَهُوَ مُكَمَّنٌ

جُنَّةٌ: ڈھال۔ جَنَّ يَجُنُّ جَنًّا جُنَّةً اسم آلہ۔

حَاشِيَةُ الشَّرِّ: برے وزیر و مشیر۔ جو ہر صاحب اقتدار کے گرد مکھیوں کی طرح اُڑتے بیٹھتے ہیں۔

اَلنَّمَّامُ: چغل خور۔ باب نَمَّ يَنُمُّ نَمِيْمَةً سے اسم فاعل

اَلْوَاشِيْ: کپڑا بننے والا۔ مراد چکنی چپڑی باتیں کر کے سننے والے کو بدگمان کر دینے والا باب وَشَي يَشِيْ وَشْيًا سے اسم فاعل۔

يُزَحْلِقُ: چکنی بات کر پھسلانے والا۔ زَحْلَقَ يُزَحْلِقُ زُحْلَقَةً سے فعل مضارع واحد مذکر۔

غَرِيْزَةٌ: فطرت، مزاج، خصلت۔ غَرَزَ يَغْرُزُ غَرْزًا سے اسم مصدر۔

اَلْاَحَابِيْلُ: جال باریک اور مضبوط ترین دھاگے حبل کی جمع ہے۔

لَفْتَةٌ: نکتہ۔ باب لَفَتَ يَلْفِتُ لَفْتًا سے مصدر۔

ذَاتَ مَغْزِيٍ: معنیٰ خیز۔ باب غَزَا يَغْزُوْ غَزْوًا سے مغزی معنویت اور مقصودیت والا۔

قَابِعٌ: سر چھپانے والا۔ باب قَبَعَ يَقْبَعُ قَبْعًا سے اسم فاعل

خَانِسٌ: پیچھے ہٹنے والا۔ باب خَنَسَ يَخْنِسُ خَنْسًا سے اسم فاعل۔

لَاَحْتَنِكَنَّ: میں منہ میں لگام ڈال کر کھینچوں گا۔ اِحْتَنَكَ يَحْتَنِكُ اِحْتِنَاكًا سے فعل مضارع متکلم۔

مَوْفُوْرٌ: پورا پورا، وَافِرٌ، وَفَرَ يَفِرُ وَفْرًا سے اسم مفعول۔

يَفْعَمُ: بھر دیتا ہے۔ باب فَعَمَ يَفْعُمُ فَعَامَةً وَفُعُوْمَةً سے فعل مضارع واحد مذکر

اَلْمُسْتَعَانُ: جس سے مدد طلب کی جائے۔ اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً اسم مفعول۔

عربی ادب قبل از اسلام

عربی ادب قبل از اسلام سے مراد وہ دور جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ سلم کی بعثت سے تقریباً ایک سو پچاس سال کے عرصے پر محیط ہے اور ہم اسے جاھلی ادب کا نام دیتے ہیں۔

اور جَھْل سے مراد وہ جَھْل نہیں جو علم کے متضاد ہے بلکہ اسے دور جاھلیت کا نام اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ اس میں وہ جَھْل عام تھا جو حلم اور صبر و تحمل کے متضاد تھا۔ جَھِلَ کا لفظ لغت عرب میں (لَمْ یَعْلَمْ) کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور (سَفِهَ یاخَرَجَ بِالْغَضَبِ مِنْ عِقَالِ الْحِلْمِ) کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے (یعنی وہ نہیں جانتا یا وہ بیوقوف جو غصے کی وجہ سے صبر و تحمل کی رسی سے نکل گیا)۔

چنانچہ عمرو بن کلثوم کہتا ہے:

أَلَا لَا يَجْهَلَنْ أَحَدٌ عَلَيْنَا فَنَجْهَلُ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِيْنَا

"خبر دار ہمارے اوپر کوئی جہالت نہ کرے۔ ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا مظاہرہ کریں گے۔"

اور فرزدق کہتا ہے:

وَتُخَالُنَا جِنًّا إِذَا مَانَجْهَلُ

"اور جب ہم جہالت پر اتر آئے تو تم ہمیں جن سمجھو گے۔"

اور جریر کہتا ہے:

وَيَفُوْقُ جَاهِلُنَا فِعَالَ الْجُهَّلِ

"اور جہالت کے افعال سرانجام دینے میں ہمارا جاہل برتری لے جاتا ہے۔"

ان اشعار سے معلوم ہوا کہ جہالت سے مراد وہ جہالت نہیں جو علم کے متضاد ہے بلکہ اس سے مراد صبر و تحمل کو خیر باد کہہ کر حماقت اور عاقبت نا اندیشی کا ارتکاب کر بیٹھنا ہے۔

اور ادب سے مراد ایسا بلیغ کلام جو جذب اندروں سے نکلے اور دلوں پر اثر انداز ہو اور انہیں خطرات میں کودنے اور داد دہش پر ابھار دے اور اچھے ادب کے چار ارکان ہیں:

1. سچے جذبات
2. جلیل القدر افکار

2. 3. خوبصورت عبادات 4. خیالات کی حسین منظر کشی

مثال کے طور پر حَطِیئَۃ عَبَسِیْ بنو تمیم کی شاخ آل شماس کی مدح کرتے ہوئے ان کے حاسدین کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

أَقِلُّوْا عَلَيْهِمْ لَا أَبًا لِأَبِيْكُمْ مِنَ اللَّوْمِ أَوْ سَدُّوْا الْمَكَانَ الَّذِيْ سَدُّوْا

تمھارے باپ دادوں کے نام ونشان مٹ جائیں تم ان پر طعن و ملامت میں انصاف سے کام لو یا وہ کارنامے سرانجام دو جو وہ سرانجام دیا کرتے ہیں۔

أُولٰئِكَ قَوْمٌ أَنْ بَنَوْا أَحْسَنُوا الْبُنٰى وَإِنْ عَاهَدُوْا أَوْفُوْ وَإِنْ عَقَدُوْا شَدُّوْا

وہ ایسے لوگ ہیں جو مجد و کرم کی عمارتیں تعمیر کرتے ہیں تو کمال کر دیتے ہیں اگر وعدہ کرتے ہیں تو پورا کرتے ہیں اور اگر معاہدہ کریں تو پاسداری کرتے ہیں۔

يَسُوْسُوْنَ أَحْلَامًا بَعِيْدًا أَنَاتُهَا وَإِنْ غَضِبُوْا جَاءَ الْحَفِيْظَةِ وَالْجِدُّوْا

وہ طبعاً ٹھنڈے مزاج والے اور کھلے دل والے ہیں اور اپنی عقلوں سے سرکش گھوڑوں کو سدھا لیتے ہیں ، لیکن جب غضب ناک ہوتے ہیں تو غیرت حمیت اور جرات واقدام کی مثالیں قائم کر دیتے ہیں۔

وَإِنْ كَانَتِ النُّعْمٰى عَلَيْهِمْ جَزَوْابِهَا وَإِنْ أَنْعَمُوْا لَاكَدَّرُوْهَا وَلَا كَدُّوْا

اگر کوئی ان پر احسان کرے تو اس کا پورا بدلہ دیتے ہیں اگر وہ کسی پر احسان کریں تو پھر اسے جتلا کر مکدر اور میل آلود نہیں کرتے۔

وَإِنْ قَالَ مَوْلٰـهُمْ عَلٰى جُلِّ حَادِثٍ مِنَ الدَّهْرِ رَدُّوْا فَضْلَ أَحْلَامِكُمْ رَدُّوْا

وہ اپنے قبیلہ کے افراد کی بات کا اتنا احترام کرنے والے ہیں کہ ان کا کوئی فرد بھی کہہ دے کہ اپنے روایتی حلم کو لوٹا دو، تو وہ اسے لوٹا دیتے ہیں۔

مُطَاعِيْنَ فِي الْـهَيْجَاءِ مُكَاشِفٌ لِلدُّجٰى بَنٰى لَـهُمْ آبَاءُ هُمْ وَبَنٰى الْجَدُّ

وہ معرکوں میں بڑی مہارت سے نیزہ بازی اور شمشیر زنی کرنے والے ہیں اور خطرات کی تاریکیوں کو دور کر دینے والے ہیں ان کے آباؤ اجداد نے ان کے لیے بزرگی و شرافت کے محل بنائے ہیں لہٰذا وہ ان کے وارث ہیں۔

جریر بن عطیہ خطفی اپنے پڑوسیوں اور ہم وطنوں کے بارے میں کہتا ہے:

حَيَّ الْمَنَازِلَ إِذْ لَانَبْتَغِيْ بَدَلًا   بِالدَّارِ دَارًا وَلَا الْجِيْرَانِ جِيْرَانًا

اے اللہ! ہمارے گھروں کو آباد رکھ، کیونکہ ہم اپنے گھروں کے بدلے گھر اور ہمسایوں کے بدلے ہمسائے نہیں بدلنا چاہتے۔

يَا حَبَّذَا جَبَلُ الرَّيَّانِ مِنْ جَبَلٍ   وَحَبَّذَا سَاكِنُ الرَّيَّانُ مَنْ كَانَا

نجد کے پہاڑوں میں ریان پہاڑ کتنا خوبصورت لگتا ہے اور اس پر رہنے والے خواہ وہ کسی قبیلے کے لوگ ہیں وہ کتنے پیارے لگتے ہیں۔

وَحَبَّذَا نَفَحَاتُ مِنْ يَمَانِيَّةٍ   تَأْتِيْكَ مِنْ قَبْلِ الرَّيَّانِ أَحْيَانًا

اور دائیں جانب سے آنے والی ہوائیں کتنی جان فزاء ہیں جو کبھی کبھی جبل ریان کی طرف سے آتی ہیں۔

وَإِنَّ الْعُيُوْنَ الَّتِيْ فِيْ طَرَفِهَا حُوْرٌ   قَتَلْتَنَا ثُمَّ لَمْ يُحْيِيْنَ قَتْلَانَا

بے شک وہ سرمگیں آنکھیں جن کی سیاہ ترین پتلیوں کے دونوں طرف اولوں جیسی سفیدی ہے وہ ہمیں اپنے غمزے سے قتل کرتی ہیں اور پھر ہمارے مقتولوں کو زندہ نہیں کرتیں۔

يُصْرِعْنَ ذَا اللُّبَّ حَتّٰى لَا حِرَاكَ بِهِ   وَهُنَّ أَضْعَفُ خَلْقِ اللهِ إِنْسَانًا

وہ چشم وابرو سے اچھے بھلے عقلمند کو ایسا پچھاڑتی ہیں کہ وہ مسکوت انسان کی طرح حرکت نہیں کر سکتا حالانکہ وہ اپنی فطرت کے اعتبار سے اللہ کی نازک ترین مخلوق ہیں۔

نئی نویلی بدوی دلہن اپنی غفلت پر استغفار کرتی ہوئی کہتی ہے:

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ ذَنْبِيْ كُلِّهِ   قَتَلْتُ إِنْسَانًا بِغَيْرِ حِلِّهِ

میں اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی معافی مانگتی ہوں کہ میں بلاوجہ اپنے شوہر کو تڑپا تڑپا کر قتل کر بیٹھی۔

مِثْلَ غَزَالٍ نَاعِمٍ فِيْ دَلِّهِ   مَضَتِ اللَّيْلُ وَلَمْ أُصَلِّهِ

میں اس سے وعدہ وصال کر کے ہرنی کی طرح اپنی خوابگاہ میں سکون سے سوئی رہی اسی حالت میں رات گزر گئی اور میں اس کے بستر پر جانہ سکی اور وہ بے چارہ میرے انتظار میں صبح روشن تک تڑپ کے بے جان ہو گیا۔

1- عربوں کا تعارف

لفظ عرب، عَرَبَ يَعْرِبُ عَرْبًا سے نکلا ہے اس کا معنی ہے صاف زبان والا۔ اور عَرَبَ يَعْرِبُ عُرُوبًا کا معنی ہے: فصیح اللسان ہونا۔

اور عربوں سے مراد وہ سامی الاصل باشندے جو جزیرہ نمائے عرب میں رہتے ہوں۔ یہ باشندے سامی اقوام میں ایک قوم ہیں اور ان کی دو بڑی شاخیں ہیں۔

الف۔ عرب عاربہ:

یہ جزیرہ نمائے عرب کے جنوب میں بسنے والے عرب ہیں ان کا سلسلہ نسب قحطان سے جاملتا ہے ان کے مشہور قبائل میں سے اوس اور خزرج بن قیلہ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر کے حضرت محمد ﷺ اور ان کے دین کی نصرت کی اسی طرح قبیلہ طے بھی اسی شاخ سے تعلق رکھتا تھا جس کا نامور سخی حاتم گذرا ہے مزید برآں قبیلہ غسان جس کی شام میں حکومت تھی اور قبیلہ مناذر جس کی حیرہ میں حکومت تھی عربوں کی اسی شاخ سے تعلق رکھتے تھے

ب۔ عرب مستعربہ یا شمالی عرب:

ان کا سلسلہ نسب عدنان کے واسطے سے حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام سے جاملتا ہے اس شاخ کے مشہور قبائل میں سے قریش، تمیم، ہوازن، ثقیف، عبس وذبیان، بکر وتغلب ہیں اللہ تعالیٰ نے عربوں کو یہ شرف بخشا کہ ان میں حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرمایا اور ان کی زبان میں قرآن نازل فرمایا اور عربوں کو اس وقت تک یہ فضیلت حاصل رہے گی جب تک وہ اللہ کے دین اور اس کے قرآن اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کے پھیلائے ہوئے نور ہدایت کی روشنی میں رہیں گے ورنہ وہ آل یہود و مجوس سے اسی طرح پٹتے رہیں گے جس طرح اب عراق و شام و فلسطین میں پٹ رہے ہیں۔

2۔ عربوں کا جغرافیائی ماحول

جزیرہ نمائے عرب کا اکثر حصہ صحراء پر مشتمل ہے اس کی زمین پر خشکی کا عنصر غالب ہے، لیکن جب کبھی کسی صحراء میں موسلادھار بارش ہو جائے یا کسی چشمے کی بدولت اس کے بعض حصوں پر سبز شاداب جڑی بوٹیاں اور باغات اگ پڑیں تو وہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انسان، زمین کا بیٹا ہے اس لیے وہ اسے اپنے سانچے میں ڈھال لیتی ہے اور اسے اپنی سطح پر اگنے والی نباتات سے غذا فراہم کرتی ہے اس لیے انسان کے اخلاق، اور اس کا مزاج اور اس کی عادات، اس کی آب وہوا اور پیداوار کے مطابق ڈھل جاتی ہیں، عمرانیات کے ایک پروفیسر کا کہنا ہے کہ

"تم مجھے کسی زمین کا مزاج بتاؤ میں تمہیں اس کے باشندوں کی عادات واطوار بتادوں گا۔"

اسی اصول کی بناء پر صحرائی زمین نے عربوں کے اخلاق کو اپنے سانچے میں ڈھال لیا اور وہ عہد قدیم سے چودھراہٹ، سخاوت، وفاداری، شجاعت وبسالت، آزادروی، ناانصافی کی سرتابی اور ذلت وخواری سے نفرت کے خوگر تھے لہٰذا ان صفات نے عربی ادب کو اپنے عظیم افکار اور معانی سے سرسبز وشاداب بنادیا۔

عربوں کی معاشرتی اور اخلاقی زندگی

1۔ دور جاہلیت کے عربوں کی دو قسمیں ہیں:

الف۔ شہری عرب: ان کی تعداد قلیل تھی۔

ب۔ بدوی عرب: یہ تعداد میں بہت زیادہ تھے۔

الف: شہری عرب تعمیر شدہ مکانات میں رہتے تھے اور تجارت کیا کرتے تھے اور کچھ عرب کھیتی باڑی اور صنعت و حرفت سے بھی وابستہ تھے اور وہ شہروں اور دیہاتوں میں مل جل کر رہنا پسند کرتے تھے ان میں سے باشندگان سرزمین حجاز، مکۃ المکرمہ، یثرب، طائف، اور صنعاء وغیرہ شہروں اور دیہاتوں کے باشندے اور مناذرہ کی سلطنت حیرہ اور غسانیوں کی مملکت شام کے باشندے دور جاہلیت کے مشہور شہریوں میں سے مکہ کے باشندے قریش اور ان کے حلیف اور غلام تھے ان کے تجارتی قافلے صحرائے عرب میں امن وسلامتی سے گذر کر ملک شام اور ملک یمن کی تجارتی منڈیوں میں پہنچتے تھے چونکہ صحرائی عرب موسم حج میں قریش کی خدمات کے قدردان تھے اس لیے وہ

احتراماً ان کے تجارتی قافلوں کو کچھ نہ کہتے لہٰذا قریش مکہ کی تجارت روز افزوں ترقی پر چلی گئی سردیوں کے موسم میں ان کے تجارتی قافلے یمن اور گرمیوں میں شام کی طرف جاتے تھے۔

جبکہ بدوی عرب، ان کی زندگی نباتات سے وابستہ تھی جہاں کہیں بارش ہوتی وہیں انہوں نے خیمے گاڑ دیئے کیونکہ ان کی معیشت کا دارومدار ان کے اونٹوں اور بھیڑ، بکریوں کے ریوڑوں پر تھا۔ وہ ان کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے اور ان کی اون سے بنے ہوئے ملبوسات پہنتے تھے وہ صنعت کاری کو برا سمجھتے تھے اور اپنے قبیلے کا ساتھ دیتے تھے خواہ وہ ظالم ہوتا یا مظلوم

ب: دور جاہلیت کی عورت اپنے مرد کے امور زندگی میں مخلصانہ ہاتھ بٹاتی تھی اور اس کے احترام سے لطف اندوز ہوتی تھی، یہاں تک بعض عورتیں اپنی اصابت رائے اور قیافہ شناسی میں مشہور تھیں جیسے ایک شاعر کہتا ہے:

إِذَا قَالَتِ الْحَزَامُ فَصَدِّقُوْهَا　　فَإِنَّ الْقَوْلَ مَاقَالَتِ الْحَزَامُ

اور بعض شاہان عرب اپنی ماؤوں کی طرف منسوب ہوئے جیسے عمرو بن ھند اور منذر بن ماء السماء

ج: دور جاہلیت کے عربوں میں بعض عمدہ اخلاق بھی تھے جنہیں اسلام نے مکمل کر کے بام عروج پر پہنچا دیا تھا اور ان میں برے اخلاق بھی تھے۔ جن کی اسلام نے حوصلہ شکنی کی بلکہ انہیں مٹا دیا۔

ان کے اچھے اخلاق یہ تھے کہ وہ راست گفتار، وفادار، شمشیر زن اور نیزہ باز، شہسوار اور بہادر، پاکدامن اور ہمسائے کا احترام کرنے والے تھے اور ان کا مشہور وصف جود و سخاء اور بذل وعطاء اور مہمان نوازی تھا اور اس سلسلے میں بعض سردار تو ضرب المثل بن گئے جیسے حاتم الطائی وغیرہ۔

ان میں بری خصلتیں بھی تھیں ان میں سے بھیانک ترین خصلت باھمی جنگ وجدل اور لوٹ مار تھی چنانچہ عرب قبائل ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کرتے ہوئے چڑھائی کر دیتے تھے اور مفتوح و مقہور قبیلے کے اموال اور ان کی عورتوں اور بچوں پر قبضہ کر لیتے اور انہیں لونڈیاں اور غلام بنا کر فروخت کر دیتے تھے اور بسا اوقات تو نہایت حقیر سے معاملے پر ان میں لڑائیاں شروع ہو جاتیں اور وہ سالہا سال تک ختم نہ ہوتیں مثلاً پانی کے تالاب اور چشمے پر جھگڑا، چراگاہ میں اونٹ چرانے پر جھگڑا، گھڑ دوڑ پر جھگڑا، ان جھگڑوں نے ان کی زندگی پر گہرا اثر ڈالا اور مسلسل جنگ وجدال اور ظلم زیادتی کی صورت اختیار کر گئی اور ان باہمی معرکوں کو انہوں نے ایام کا نام دے دیا ان کے مشہور ایام میں سے

جنگ بسوس جو بنو بکر اور بنی تغلب کے درمیان ہوئی اور جنگ حلیمہ جو بنو غسان اور بنو مناذر کے درمیان برپا ہوئی اور جنگ داحس وغبراء جو بنو عبس اور بنو ذبیان کے درمیان چالیس سال جاری رہی۔

ان بری خصلتوں میں سے ایک بری خصلت یہ تھی کہ وہ قبائلی تعصب کی بناء پر اپنے قبیلے کا ساتھ دیتے خواہ وہ ظالم ہوتا یا مظلوم۔

اس سلسلے میں ان کا مشہور قول تھا: اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

اس بناء پر جاہلی دور کا عرب اپنے قبیلے کے دین مذہب کا پابند ہوتا تھا خواہ وہ گمراہ ہو یا ہدایت یافتہ۔ چنانچہ درید بن الصمہ کہتا ہے:

وَهَلْ أَنَا إِلَّا مِنْ غَزِيَّةِ إِنْ غَوَتْ غَوَيْتُ وَإِنْ تَرْشُدْ غَزِيَّةُ أَرْشُدِ

اور میں بھی تو غزیہ قبیلے کا فرد ہوں اگر وہ بھٹک جائے تو میں بھی بھٹک پڑوں گا اگر وہ راہ راست پر آجائے تو میں راہ راست پر آجاؤں گا۔

دور جاہلیت کا ایک اور شاعر قبیلہ مازن کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

قَوْمٌ إِذَا الشَّرُّ أَبْدَى نَاجِذَيْهِ لَهُمْ طَارُوْا إِلَيْهِ زُرَافَاتٍ وَ وُحْدَانَا

وہ ایسی قوم ہیں کہ جب شر ان کے لیے اپنی ڈاڑھیں ظاہر کرتی ہے تو وہ اس کی طرف ڈاروں کی ڈاریں اور اکیلے اکیلے اڑ کر جاتے ہیں۔

لَا يَسْأَلُوْنَ أَخَاهُمْ حِيْنَ يَنْدُبُهُمْ فِي النَّائِبَاتِ عَلَى مَا قَالَ بُرْهَانَا

جب ان کا بھائی انہیں کڑے وقت میں آواز دے تو وہ اس سے یہ بھی نہیں پوچھتے کہ ہمیں تو کسی احسان کا بدلہ چکانے کے لیے پکار رہا ہے۔

ایک اور بری خصلت ان کے اندر یہ تھی کہ وہ بسا اوقات تو تنگدستی کے خوف سے اور بسا اوقات عار کے ڈر سے اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے، اسلام نے آکر اس سنگدلانہ خصلت کو مٹا دیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ﴾

"اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو، ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

﴿ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ ﴾

"اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔ کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟"

دور جاہلیت کے عربوں میں ایک اور بری عادت شراب نوشی اور جوا بازی تھی اور وہ جوے کی کمائی لوگوں پر خرچ کر دیتے تھے اور اس علّت بد پر فخر کرتے تھے۔ چنانچہ اس دور کا شاعر کہتا ہے:

فَإِذَا سَكِرْتُ فَإِنَّنِيْ رَبُّ الْخَوَرْنَقِ وَالسَّدِيْرِ

جب میں نشے میں مدہوش ہو جاتا ہوں تو محلات اور چشموں کا مالک بن جاتا ہوں۔

وَإِذَا صَحَوْتُ فَإِنَّنِيْ رَبُّ الشُّوَيْهَةِ وَالْبَعِيْرِ

اور جب میں ہوش میں آتا ہوں تو بکریوں اور اونٹوں کا مالک بن جاتا ہوں۔

اسلام نے عربوں پر احسان فرمایا اور شراب نوشی اور جوا بازی کو حرام قرار دیا، کیونکہ یہ دونوں کام نجس اور پلید ہیں اور انسان کو شیطان کے جال میں پھنسانے اور آپس میں لڑانے اور ذکر الٰہی اور نماز سے روکنے کا سبب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ ﴾ "اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر، یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو۔"

جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے اللہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے شراب سے بھرے مٹکے گلیوں میں پٹخ دیے اور وہ بارش کے پانی کی طرح گلیوں میں بہنے لگے۔

4۔ عربوں کی سیاسی زندگی

عربوں کی سیاسی زندگی دو قسموں پر مشتمل ہے:

ان کی ایک قسم کو سیاست سے دلچسپی تھی اور وہ اپنی اپنی امارتوں کے ماتحت زندگی بسر کرتے تھے جیسے حیری امارت، غسانی امارت، کندی امارت۔ اور مکی امارت کو بھی اسی قبیل میں شمار کیا جاسکتا ہے کیونکہ قریش کے ہاں بھی سیاسی نظام موجود تھا جس کی وہ پابندی کیا کرتے تھے۔

جزیرہ العرب کے جنوب میں ایرانیوں نے اپنی سلطنت کی حدود کو عرب قبائل کی غارت گری سے بچانے کے لیے حیری امارت قائم کی اور اس کے بادشاہوں کو مناذرہ کہا جاتا تھا، کیونکہ اس امارت کے اکثر بادشاہوں کے نام منذر تھے اور اس امارت کے مشہور بادشاہوں میں سے منذر بن ماء السماء اور اس کا بیٹا عمرو بن ھند اور اس کا بیٹا نعمان بن منذر تھا جس کی عرب میں بڑی شہرت تھی اور یہ یعرب بن قحطان کی نسل سے تھے اور حضرت خالد بن ولید کے حملے تک ان کی حکومت قائم رہی پھر اسلام نے اسے فتح کر لیا جبکہ غسانی امارت کے متعدد دارالحکومت تھے ان میں سے مشہور دار الحکومت بصری (شام) تھا اسے بازنطینی بادشاہوں نے اپنی سلطنت کی جنوبی حدود کو عربوں کی غارت گری سے بچانے کے لئے قائم کیا تھا اور ان کے بادشاہ بھی یعرب بن قحطان کی نسل سے تھے اور اس کے مشہور بادشاہوں میں سے حارث بن جبلہ اور اس کے دو بیٹے عمرو اور نعمان۔ اور ایہم اور جبلہ بن ایہم تھے۔

جبکہ صحرائے عرب نجد کی کندی امارت، یمن کے بادشاہوں (تبابعہ) کے ماتحت تھی اور یہ امارات، بنو اسد کے ہاتھوں حجر کندی کے قتل اور پھر اس کے بیٹے امراء القیس کندی کی انقرہ میں موت سے ختم ہو گئی۔

عربوں کی دوسری قسم کا کوئی سیاسی نظام نہ تھا وہ خانہ بدوش بدو تھے جو مختلف قبائل کی طرف منسوب تھے ان میں سے ہر قبیلہ اپنے شیخ کے حکم کے سامنے سر نگوں رہتا تھا اور وہ اس شخص کو اپنا شیخ مقرر کرتے تھے جو پیدائشی سخی، بہادر، فصیح اور بلیغ ہوتا تھا جرأت وہمت اور سرداری اور شہسواری جیسے شاہانہ اوصاف کا حامل ہوتا تھا۔

اور ہر بدوی قبیلے کے اپنے جنگجو اور شاعر اور شعراء ہوتے تھے اور ان کے شیخ کے چند امتیازات، قانون کا درجہ رکھتے تھے مثلاً اسے لوٹ مار سے حاصل شدہ مال کا چوتھا حصہ ملتا تھا اور لوٹ مار کے مال کے تقسیم ہونے سے قبل وہ جس چیز کو اپنے لئے پسند کر لے وہ اس کو دیا جاتا تھا اور پھر لوٹ مار کا وہ مال جسے کوئی نہ لینا چاہے وہ شیخ کو دیا جاتا تھا اسی بارے میں ان کے ایک شاعر کا شعر ہے:

لَكِ الْمِرْبَاعُ فِيْنَا وَالصَّفَايَا وَحُكْمُكَ وَالنَّشِيْطَةُ وَالْفُضُوْلُ

مرباع سے مراد لوٹ کا چوتھا حصہ۔ صفایا سے مراد جسے شیخ تقسیم سے قبل ہی اپنے لئے پسند کرے اور نشیطہ سے مراد وہ مال جو قبیلے کا لشکر حملے سے قبل ہی راستے میں لوٹ لے۔

عربوں کی مذہبی زندگی:

مشرکین عرب اس بارے میں حُنَفَآءَ (عمرو بن نفیل، قیس بن ساعدہ، اُمیہ بن ابی الصلت) ہی کے ہم خیال اور ہم عقیدہ تھے کہ بڑے بڑے کاموں کے سرانجام دینے کے سلسلے میں جس ترکیب و ترتیب کا اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمالیں اور اس کا ارادہ قطعی ہو جائے تو اس میں کسی غیر کا اختیار باقی نہیں رہتا، باقی امور میں انہوں نے حنفاء سے الگ راستہ اختیار کیا تھا، ان کا خیال تھا کہ زمانہ ماضی کے صلحاء نے عبادت کی کثرت کی اور خدا کا قرب حاصل کیا تو اللہ نے انہیں خدائی اختیارات کا خلعت عطا فرما دیا اس وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی بندگی کے مستحق بن گئے جیسے کسی مطلق العنان بادشاہ کا کوئی غلام اس کی خدمت کا حق ادا کرے تو وہ بادشاہ اس کو شاہی خلعت عطا فرما کر اپنے کسی شہر کا انتظام اس کے سپرد کر دیتا ہے تو وہ اس شہر کے باشندوں کی پکار سننے اور ان کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کا مستحق بن جاتا ہے۔

مشرکین عرب اس بات کے قائل تھے خدا کی بندگی جب ہی قبول ہو سکتی ہے جب اس کے مقبول اور برگزیدہ بندوں کی عبادت اور غلامی بھی اس میں شامل ہو، وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں سے اس قدر بلند اور بالا ہے کہ براہ راست اس کی عبادت کچھ فائدہ نہیں دیتی اور نہ ہی اس کے دربار میں رسائی ہو سکتی ہے جب تک کہ اس کے مقرب بندوں کی عبادت کو اپنے اور اس کے درمیان واسطہ نہ بنایا جائے لہٰذا ان کے اعتقاد میں یہ بات لازمی تھی کہ ان مقربان الٰہی کے بتوں اور مورتیوں کو سجدے کئے جائیں اور ان کے نام کی نیازیں دی جائیں تاکہ وہ اپنے ماننے والوں کی اللہ کے دربار میں سفارش کر دیں چنانچہ انہوں نے از خود ہی ان کے ناموں پر ان کے سنگین مجسمے اور مورتیاں بنالیں اور انہیں قبلہ توجہ بنالیا چنانچہ بعد میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو ان مقربان الٰہی اور ان کے بتوں کے درمیان فرق نہ سمجھ سکے اور انہوں نے ان کو بذات خود معبود سمجھ لیا۔ چنانچہ عرب مشرکوں کی اکثریت ان بتوں اور پتھروں اور ان کے زیر تصرف رہنے والی چیزوں کو متبرک جان کر ان کی پرستش کرتے ان کے مشہور بتوں کے نام ھبل، لات، عزّیٰ اور منات تھے وہ اس طرح کے تین سو ساٹھ بتوں کی عبادت کرتے تھے اور انہیں اپنے گھروں

میں مخصوص جگہوں پر رکھ کر ان کی عبادت کرتے تھے اور کچھ عرب، سورج دیوتا اور چاند دیوتا اور دیگر نجوم و کواکب کی پرستش کرتے تھے اور چند عرب یہودی اور عیسائی بھی تھے لیکن انہیں اپنے دین کے حقائق اور شریعت کے احکام کی فہم نہ تھی اس لیے اللہ نے انہیں ان گدھوں سے تشبیہ دی کہ وہ کتابوں کے بوجھ اٹھائے پھرتے ہیں لیکن انہیں کچھ پتہ نہیں کہ ان کے اندر کیا لکھا ہوا ہے۔

عربوں نے اپنے مذہبی عقائد میں بڑی بڑی خرافات کو بھی جگہ دے رکھی تھی۔ اور انہوں نے اپنے اوپر ایسی چیزوں کو بھی حرام کر رکھا تھا جن کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہ تھی مثلاً جو اونٹنی پانچ بچے جن دیتی، تو وہ اس کان چیر کر اسے بحیرہ کا نام دے کر اس کا گوشت اپنے اوپر حرام ٹھہرا لیتے۔

اور جو بکری متواتر سات بچے جن دیتی اسے وصیلہ کا نام دے کر اس کا گوشت اپنے اوپر حرام کر لیتے۔

اور دس بچے جننے والی اونٹنی کو اپنے بتوں کے نام پر آزاد کر کے سائبہ کا نام دیتے اور وہ جہاں چاہے چرتی پھرے اسے کچھ نہ کہتے اور سوائے کسی مہمان اور اس کے بچے کے کوئی اس کا دودھ پیتا نہ اس پر سواری کرتا یہاں تک کہ وہ طبعی موت مر جاتی اور جس سانڈ اونٹ کی پشت سے دس بچے پیدا ہوتے اسے بھی اپنے بتوں کے نام نذر کر کے آزاد کر دیتے اور اس کا گوشت نہ کھاتے۔

اور جب کسی کے اونٹوں اور اونٹنیوں کی تعداد پوری سو (100) ہو جاتی تو وہ حاسد کی نظر بد سے بچنے کے لئے ایک کی آنکھ پھوڑ دیتے یا اس کی کوھان کاٹ دیتے۔ اسی طرح ان کی اور بھی بہت سی خرافات تھیں جنہیں اسلام نے ختم کر ڈالا اور ان کی بجائے انہیں ان کاموں کے کرنے کا حکم دیا جنہیں عقل سلیم تسلیم کرتی تھی۔

یہ بات بھی ذھن میں رہنی چاہئے کہ سبھی عرب گمراہ نہ تھے بلکہ ان میں چند لوگ بت پرستی سے پیدائشی طور پر ہی بیزار تھے اور وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ بت کس طرح اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ بن سکتے ہیں جو اپنے اوپر سے مکھی بھی نہیں اڑا سکتے اور نہ یہ کسی کا کچھ سنوار سکتے ہیں نہ کچھ بگاڑ سکتے ہیں چنانچہ وہ صرف اللہ کی عبادت کرتے اور بتوں کے نام کی نذر و نیاز نہ کھاتے۔ ان میں سے عمرو بن نفیل، ورقہ بن نوفل، اُمیہ بن ابی الصلت، قیس بن ساعدہ حضرت رسول کریم ﷺ اور سیدنا ابو بکر الصدیق مشہور ہیں یہ اپنے آپ کو ابراہیم کے دین حنیف کے پیروکار سمجھتے تھے۔

عربوں کی ثقافت (عقلی زندگی)

لفظ ثقافت ثَقِفَ یَثْقَفُ ثَقْفًا سے مصدر ہے اس کا معنی ہے مہذب وزیرک اور دانشمند ہونا، شائستہ اور ماہر وحاذق ہونا دور جاہلیت کے عرب، صحرائی ماحول اور ناخواندگی کے تناسب سے محدود اقسام کے علوم اور محدود سی ثقافت بھی رکھتے تھے۔

ثقافتیں اور علوم درج ذیل ہیں:

الف۔ گفتگو میں فصاحت وبلاغت اور جواب میں عمدگی اور شائستگی:

ان کی لسانی ثقافت کی وجہ سے قرآن نے ان کو چیلنج کیا:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۲۳ ﴾

’’ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔‘‘

ب۔ طب:

یوں اور اونٹوں کے پیشاب اور دودھ سے بیماریوں کا علاج بھی کرتے تھے جسے آج کل کی میڈیکل سائنس نے بھی بڑی دقیق ریسرچ کے بعد درست تسلیم کیا ہے۔

علاوہ ازیں وہ لوہے سے داغ دیکر بھی علاج کیا کرتے تھے اور بسا اوقات وہ دم جھاڑ بھی کیا کرتے تھے مزید برآں وہ غیب دانی اور شعبدہ بازی کا دھندا بھی کر لیتے تھے اور اسلام نے علاج بالدواء اور شرک سے پاک دم جھاڑ کو برقرار رکھا اور غیب دانی اور شعبدہ بازی کو حرام اور باطل قرار دیا۔

ج۔ قیافہ:

اس سے مراد کسی چیز کے قدموں کے نشانات سے اندازہ لگانا کہ یہ کسی آدمی یا جانور کے نشانات ہیں اور وہ آدمی یا جانور کانا ہے یا لنگڑا، بوڑھا ہے یا بچہ، نر ہے یا مادہ، حاملہ ہے یا غیر حاملہ وغیرہ وغیرہ اس سلسلے میں ان

کی عجیب وغریب اور درست حکایات ہیں اور مضر کے چاروں بیٹوں کی قیافہ شناسی نہایت دلچسپ ہے کہ انہوں نے اونٹ کے قدموں کے نشانات دیکھ کر بتادیا تھا کہ وہ اونٹ کانا اور دم کٹا ہے اور یہ بھی کہ وہ بھاگا ہوا اور ایک طرف زیادہ وزن والا ہے۔

وہ مردوں کے چہرے دیکھ کر ان کے نسب بھی پہچان لیتے تھے اور وہ انتقام اور بدلہ لینے میں اس قیافے پر بہت اعتماد کرتے تھے۔

د۔ علم الانساب:

یہ علم تاریخ کے قائم مقام تھا۔ چنانچہ اس علم کے ذریعے ہر قبیلہ اپنے سلسلہ نسب اور دوسروں کے سلسلہ نسب کو پہچانتا تھا اور اس علم میں انہیں اس قدر ید طولیٰ حاصل تھا کہ وہ اپنے اونٹوں اور گھوڑوں کے سلسلہ نسب کو یاد رکھتے تھے اور اس علم کی بدولت وہ اپنے درمیان جنگوں کی تاریخ اور احوال وواقعات یاد رکھتے تھے اور لوگ بھی اپنے سلسلۂ نسب کو جاننے کے نسّابوں کے پاس جاتے تھے حضرت ابو بکر الصدیق قبل از قبول اسلام اس علم کے حافظ اور مرجع تھے۔

ھ۔ عرافت اور کہانت یعنی دست شناسی اور پیش گوئی:

عرب لوگ دست شناسوں اور نجومیوں کے پاس جاتے تھے اور ان سے غیب یا مستقبل کی باتیں پوچھتے تھے اس سلسلے میں ان کے مشہور عرافوں اور کاہنوں کے نام یہ تھے رباح بن عجلہ جو یمامہ کا رہنے والا تھا اور عراف الیمامہ کے نام سے مشہور تھا۔

اور بنو سعد سے تعلق رکھنے والا عراف نجد اور شق اور سطیح۔ جبکہ عقل مند عرب اس علم کا انکار کرتے تھے چنانچہ دو رجاھلیت کا توحید پرست اور عظیم شاعر لبید عامری کہتا تھا:

لَعَمْرُكَ مَاتَدْرِي الطَّوَارِقُ بِالْحَصٰى وَلَازَاجِرَاتُ الطَّيْرُ مَا اللّٰهُ صَانِعُ

تیری عمر کی قسم کنکریوں پر منتر پڑھنے والے اور پرندے کو سیٹی مار کر اڑانے والے نہیں جانتے کہ اللہ کیا کرنے والا ہے۔

7۔ عربوں کے بازار اور تجارتی میلے

جزیرہ نمائے عرب میں نجد، حجاز، یمن اور حضر موت میں تجارتی میلے اور بازار لگتے تھے، ان میں سے تین تجارتی میلے بہت مشہور تھے۔ اور وہ ان میں مقررہ مہینوں میں جمع ہوتے تھے اور ان میں ان کے اجتماعات ابتدائے ذی قعدہ سے لیکر ایام حج تک برپا رہتے۔

تین بڑے تجارتی میلوں اور بازاروں کا محل وقوع یہ تھا:

1۔ عکاظہ کا میلہ:

یہ مکہ اور طائف کے درمیان منعقد ہوتا تھا اور یکم ذی قعدہ سے لیکر بیس ذی قعدہ تک جاری رہتا۔

2۔ مجنہ کا میلہ:

یہ ذی قعدہ کے تیسرے عشرے میں منعقد ہوتا تھا۔

3۔ ذوالمجاز:

یہ شروع ذی الحجہ سے حج تک جاری رہتا تھا اور یہ دونوں بازار اور میلے عکاظہ کے قریبی صحراؤں میں منعقد ہوتے تھے یہ میلے فقط تجارت تک محدود نہ تھے بلکہ ان میں باہمی جھگڑوں کے فیصلے اور قیدیوں کو فدیے اور اہم کاموں کے مشورے ہوتے تھے اور ان میں خطبوں اور شعروں کے ذریعے اپنے اپنے قبائل کے اوصاف کمال بیان ہوتے تھے اور ان میں دینی اور اخلاقی آراء بھی پیش ہوتیں۔ ان میں مشہور منصف نابغہ ذبیانی تھا جو شعراء کے کلام سنتا اور ان کی اصلاح کرتا تھا۔

عربی زبان وادب میں ان میلوں کا بڑا رول تھا ان میلوں میں باہمی میل جول نے قبائل کے لہجوں کو قریش کے لہجے کے قریب کر دیا۔ کیونکہ ہر قبیلے کو قریش کی دانائی اور لہجے کی برتری کا اعتراف تھا اس بناء پر قریش کا لہجہ اتنا قوی ہو گیا کہ وہ تقریباً پورے عرب کا مسلم لہجہ بن گیا اور جب قرآن کریم قریش کے لہجے کے مطابق نازل ہوا تو اسے فصیح عربی لہجے کا درجہ حاصل ہو گیا۔

8۔ قبل از اسلام شعر وشاعری کی اہمیت

اسلام سے قبل، شعر ایک واحد ذریعہ تھا جس سے عرب قبائل اپنی خوبیوں اور حسب ونسب کے اہرام تعمیر کرتے تھے اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں اپنے قابل فخر کارناموں کے نقش پیش کرتے تھے۔ چنانچہ جب کسی قبیلے میں شاعر نمودار ہوتا تو آلات طرب ونشاط بجائے جاتے اور مبارکبادوں سے اس استقبال کیا جاتا اور تقریباً وہی ایسے ہی شعراء اپنے قبیلے کے سردار منتخب کیے جاتے۔

اور بسا اوقات شعری قصیدے بلکہ اس کا کوئی شعر ایک قبیلے کو معزز اور دوسرے کو پست بنا دیتا تھا۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

3. بنو تمیم کے قبائل میں ایک قبیلہ بنو انف الناقہ (اونٹنی کی ناک والا) دوسرے درجے کے قبائل میں شمار کیا جاتا تھا اور جب کبھی اس قبیلے کے آدمی سے پوچھا جاتا کہ تو کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے تو وہ آنکھیں نیچی کر کے بتاتا کہ میں بنو انف الناقہ سے ہوں اور اسے اس وجہ سے نگاہ نیچی کرنی پڑتی کہ اس کے قبیلے کے نام میں حقارت پائی جاتی تھی، لیکن جب حطیئہ عبسی نے اپنے بائیہ قصیدے میں اس شعر سے ان کی مدح کی کہ

قَوْمٌ هُمُ الْأَنْفُ وَالْأَذْنَابُ غَيْرُهُمْ   وَمَنْ يُسَوِّيْ بِأَنْفِ النَّاقَةِ الذَّنْبَا

وہ ایسی قوم ہیں جو ناک ہیں اور دیگر لوگ دم میں ہیں اور بھلا کوئی عقلمند اونٹنی کی ناک اور دم کو برابر قرار دے سکتا ہے؟

اس شعر کے مشہور ہوتے جانے کے بعد جب اس قبیلے کے کسی فرد سے اس کے قبیلے کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ فخر سے باچھیں پھلا کر کہتا کہ میں بنو انف الناقہ سے ہوں۔

4. بنو عبد المدان، عربوں میں بڑے لحیم وجسیم اور بلند قامت والے تھے اور جب انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے دربار میں اپنے اس وصف پر فخر کیا تو حضرت حسان بن ثابت انصاری نے اپنے رائیہ قصیدے میں ان کی ہجو کہی کہ

لَابَأْسَ بِالْقَوْمِ مِنْ طُوْلٍ وَمِنْ عِظَمٍ   جِسْمُ الْبِغَالِ وَأَحْلَامُ الْعَصَافِيْرِ

5. ہمیں اس قوم کے بلند قامت اور بھاری جسم ہونے کی پرواہ نہیں جو خچروں کے بدن والے اور چڑیوں جتنی عقل والے ہیں۔

اس کے بعد انہیں اپنی بلند قامتی پر فخر کرنے کی جرات نہ ہوئی۔

6. اعشیٰ نے ایک گمنام اور مفلس وقلاّش آدمی محلق کی ضیافت سے خوش ہو کر اس کی مدح میں قصیدہ کہا تو اس کی لوگوں میں اتنی شہرت ہوئی کہ اس کی چھ کنواری بیٹیاں ایک ہی سال میں عرب سرداروں میں بیاہی گئیں۔

اور جب اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدے لکھ کر مدینہ جانے کا ارادہ کیا تو قریش نے اسے سو (100) اونٹ دے کر واپس مڑنے پر مجبور کر دیا۔

عربی زبان وادب میں دور جاہلیت کے اشعار کی بڑی اہمیت ہے، کیونکہ وہ عربوں کے باہمی جنگ وجدال اور لوٹ مار اور تعصّب کے باوجود ان کی جاہلی زندگی کی سچی منظر نگاری ہے اسی لیے ان اشعار کے دیگر زبانوں میں ترجمے کئے گئے اور مؤرخین اور مستشرقین نے جاہلی اشعار میں بڑی دلچسپی لی ہے، کیونکہ ان اشعار نے جاہلی تاریخ کے مصادر نہایت کم ہونے کے باوجود ان کی زندگی کے مخفی گوشے آشکارا کر دیے۔

2۔ قبل از اسلام شعر و شاعری کے مقاصد

اسلام سے قبل شعر و شاعری کا مطالعہ کیا جائے تو درج ذیل مقاصد و اغراض سامنے آتے ہیں

1۔ فخر اور بہادری:

شعر و سخن کی اس قسم نے عربوں کے باہمی جھگڑوں اور جنگوں، قبائلی تعصب اور خشک زندگی کے بطن سے جنم لیا اور انہیں مسلسل جنگوں پر ابھارا۔ چنانچہ عرب شعراء، سخاوت، شجاعت، سچائی اور پاکدامنی پر فخر کیا کرتے تھے اور اس قسم سخن کے نامور شعراء۔ عنترہ بن شداد عبسی اور مہلہل ہیں جنہوں نے جوانمردی اور بہادری کی صفات بیان کرنے میں بڑے عمدہ اشعار کہے۔

2۔ ہجو گوئی:

شعر و سخن کی اس قسم نے قبائلی تعصب اور باہمی جنگوں کے بطن سے جنم لیا۔ دور جاہلیت کی ہجو گوئی کا امتیاز یہ ہے کہ وہ مہذب اور پاکدامن ہوتی تھی اور فحش و عریانیت سے مبراء ہوتی تھی جیسے میمون بن قیس اعشیٰ اور ذوالاصبع عدوانی اور بسا اوقات جاہلی ہجو گوئی پر مدح کا گمان گذرتا ہے مثلاً ایک شاعر اپنے قبیلے کی سرد مہری کی ہجو کرتے ہوئے کہتا ہے:

لٰكِنْ قَوْمِىْ وَاِنْ كَانُوْا ذَوِىْ عَدَدٍ لَيْسُوْا مِنَ الشَّرِّ فِى شَىْءٍ وَاِنْ هَانَا

لیکن میری قوم کا حال یہ ہے کہ وہ معقول تعداد میں ہونے کے باوجود میدان وغیٰ میں پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتی خواہ وہ ذلیل دخوار کیوں نہ ہو جائے۔

كَاَنَّ رَبَّكَ لَمْ يَخْلُقْ لِخَشْيَتِهٖ سِوَاهُمْ مِنْ عِبَادِ اللهِ اِنْسَانًا

گویا کہ تیرے رب نے اپنی خشیت کے لیے ان کے سوا کسی انسان کو پیدا ہی نہیں کیا۔

3۔ غزل:

دور جاہلیت یعنی قبول از اسلام کے قصائد کی ابتداء غزلیہ اشعار سے ہوتی تھی اور شاید ہی کوئی ایسا قصیدہ ہو جو غزلیہ اشعار سے خالی ہو۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ صحرائی زندگی کہیں سے کوچ کرنے اور کہیں پڑاؤ ڈالنے اور جگری دوستوں

سے جدائیوں کے گہرے اثرات پر مشتمل تھی اور ان کے ہاں عشق و محبت کے اظہار کے لیے عورت کے وجود کے سوا کوئی چیز نہ تھی، ان کے صحراء، پہاڑوں، نہروں اور دریاؤں، فصلوں اور باغوں، پھولوں اور پھلوں سے خالی تھے ان کے ہاں وجود زن کے سوا اور کوئی چیز جمال و کمال سے بھر پور نہ تھی اس لیے وہ پردہ نشیں اور پاکدامن دوشیزاؤں سے عشق و محبت کا اظہار کرتے اور خصوصاً ان دوشیزاؤں سے وہ والہانہ عشق کا اظہار کرتے جو اس وقت سے لیکر آج تک کسی غیر محرم کا اپنے اوپر سایہ بھی نہ پڑنے دیتیں اور سوائے امراء القیس کندی کے باقی جاہلی دور کے شعراء اپنی محبوب دوشیزاؤں کی عفت و حیاء، شرافت اور وجاہت اور حسن و جمال بیان کرنے تک اپنے آپ کو محدود رکھتے تھے۔

4۔ وصف:

دور جاہلیت کا شعر بدوی زندگی کی منظر کشی کرتا ہے اور اس دور کے شعر میں صحراء میں بدویوں کے خیموں، راتوں، ستاروں، صحراؤں، پہاڑوں، گھوڑوں، اونٹوں، بارشوں، بجلیوں کے کوندنے کے مناظر بڑے دقیق اور لطیف پیرایوں میں بیان ہوتے ہیں۔

5۔ مدح:

اس کا وجود بہت تھوڑا تھا اور ان شعراء تک محدود تھا جو کسی بادشاہ کے دربار سے وابستہ تھے مثلاً زیاد بن معاویہ جو نابغہ ذبیانی کے لقب سے مشہور تھا اور میمون بن قیس جو اعشیٰ کے لقب سے مشہور تھا علاوہ ازیں زہیر بن سلمیٰ جو نہ صرف یہ کہ بادشاہ کی مدح کرتا تھا بلکہ یہ امن وسلامتی اور صلح وصفائی کرانے والوں سے محبت کی وجہ سے ان کی مدح بھی کرتا تھا اور اپنے ممدوح کی وہی خوبی بیان کرتا جو واقعتاً اس میں موجود ہوتی تھی اسی لئے حضرت عمر بن خطاب نے اس کی تعریف کی۔

6۔ مرثیہ گوئی:

دور جاہلیت یعنی قبل از اسلام کے شعر و سخن کی اس صنف عربوں کے باہمی معرکوں میں قتل ہونے والے بہادروں کی نوحہ خوانی نے بام عروج تک پہنچادیا، لیکن اس دور کے مرثیوں میں سچی محبت، شعور کی نزاکت اور صبر

واستقامت کا بیان ہوتا تھا اور وہ مرثیے آج کل کے مصنوعی اور پیشہ وارانہ اسلوب سے پاک ہوتے تھے جیسے متمم بن نویرہ اپنے بھائی مالک بن نویرہ کے مرثیے میں کہتا ہے:

وَكُنَّا كَنَدْمَانِيْ جَذِيْمَةَ مُدَّةً مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيْلَ لَنْ نَتَصَدَّعَا

اور ہم دونوں جذیمہ کے ہمنشینوں کی طرح ایک زمانے تک ایسے سلوک اور پیار سے رہے یہاں تک کہ مشہور ہو گیا کہ ہم ہر گز جدا نہ ہوں گے۔

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَمَالِكًا لِطُوْلِ اِفْتِرَاقٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

لیکن جب ہم مالک (کے قتل ہونے) سے جدا ہوئے تو طویل جدائی کی وجہ سے یوں لگا کہ گویا ہم نے کبھی کوئی رات اکٹھی نہیں گذاری۔

7۔ حکمت:

دور جاہلیت کے قصیدوں کی تہہ میں حکمت، لطافت اور شعور وجذبات پوشیدہ ہوتے تھے۔

اور جن شعراء کے اشعار میں درست نظریات اور پختہ تجربات بیان ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

زہیر بن ابی سلمیٰ۔ زیاد بن معاویہ ذبیانی۔ لبید عامری اور طرفہ بن عبد۔

دور جاہلیت کے اشعار کی خصوصیات

الف۔ الفاظ کی خصوصیات:

7. جاہلی دور کے اکثر اشعار میں نزاکت اور مٹھاس کی بجائے کرختگی اور شوکت کا عنصر زیادہ نمایاں ہے اور یہ خاصہ ان کے بدوی اور جاہلی ماحول کی وجہ سے ہے۔

8. وہ لفظی غلطیوں اور عجمی لفظوں سے خالی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عجمی اقوام سے الگ تھلگ رہتے تھے اسی بناء پر عربی قوامیس (ڈکشنریوں) کی بنیاد صحرائی بدوؤں کی شاعری پر رکھی گئی ہے۔

9. وہ مصنوعی محسنات اور تکلفات اور تعقیدی کلمات سے مبرّا ہیں۔

10. وہ دورِ جاہلیت کے لوگوں کے لیے آسان فہم ہیں اگرچہ آج کل کے اینگلو عریبک ادیبوں کے لیے مشکل معلوم ہوتے ہیں۔

11. وہ قلیل الفاظ میں وسیع افکار پر مشتمل ہیں یعنی ان میں اطناب کی بجائے ایجاز ہے۔

ب۔ معانی کی خصوصیات:

12. جاہلی دور کے تمام اشعار تقریباً ناپسندیدہ مبالغے سے پاک ہیں۔

13. وہ سطحی ہیں ان میں فلسفہ یا پیچیدگیاں اور معنوی تعقیدات (ناقابل فہم معانی) نہیں ہیں جب آپ کو الفاظ کے معانی معلوم ہو جائیں گے تو ان کی مراد بھی سمجھ میں آجائے گی۔

14. جاہلی دور کے اشعار میں تسلسل اور ربط نہیں ہوتا اس کا ہر شعر مستقل معنی رکھتا ہے البتہ قصیدے میں ربط اور تسلسل ضرور ہوتا ہے۔

15. جاہلی دور کے معانی بدوی ماحول سے ماخوذ ہیں اس لیے وہ صحرائی فلک کے گرد گھومتے نظر آتے ہیں

16. جاہلی دور کے شعراء کے کلام میں آپکو معنوی استطراد نظر آئے گا مثلاً جاہلی دور کا شاعر ایک معنی بیان کرتے ہوئے جب دوسرے معنٰی کی طرف منتقل ہو گا تو اسے کھل کر بیان کرنے کے بعد پھر واپس پہلے معنی کی طرف لوٹ آئے گا مثلاً نابغہ ذبیانی اپنے معلقہ میں نعمان بن منذر کی مدح کرتے ہوئے اسے دریا

فرات سے تشبیہ دیکر دریائے فرات کی روانیاں اور جولانیاں تفصیل سے بیان کر کے پھر نعمان کی مدح کی طرف لوٹ آتا ہے۔

ج۔ تخیل کی خصوصیات:

17. جاہلی شعر کا تخیل بڑا وسیع ہے

18. جاہلی دور کا شعر بدوی ماحول کی منظر کشی کرتا ہے

19. جاہلی تصورات میں تکلف اور بناوٹ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں غیر ضروری تسلسل ہے اس لیے انہیں سننے والا اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا۔

قبل از اسلام یعنی دور جاہلیت کے اشعار کی روایت اور تدوین

یہ بات مسلم ہے کہ جاہلی شعراء اور ان کے سامعین ناخواندہ تھے اس لیے ان کے اشعار معلقات میں لکھے جانے سے قبل، تحریر نہیں کیے جاسکے۔ لیکن دور جاہلیت کا شاعر جب مشہور ہو جاتا تو وہ کسی باذوق نوجوان بدوی کو اپنے اشعار حفظ کروا کر اسے راوی بنا دیتا جو اس کے اشعار لوگوں کے اجتماعات میں پڑھتا اور انہیں لوگوں میں مشہور کر دیتا اور وہ راوی ہی اس شاعر کا دیوان کہلاتا اور راوی اشعار تقریباً اپنے شاعر کے شعر کا طریقہ سیکھتے سیکھتے اس کا شاگرد ہی بن جاتا۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ زہیر بن ابی سلمی اپنی والدہ کے دوسرے شوہر اوس بن حجر کا راوی ہے اور اس کا بیٹا کعب بن زہیر اپنے باپ زہیر کا راوی ہے اور حطیئہ عبسی کعب بن زہیر کا راوی ہے اور کثیر عزۃ، جمیل کا راوی ہے

جاہلی عرب ماحول میں شعراء کے اشعار کی اتنی اہمیت بن گئی کہ راویان اشعار کی ایک جماعت وجود میں آگئی جنہیں رواۃ کا نام دے دیا گیا ان میں سے مشہور راوی حماد بن سلمہ اور خلف بن احمر اور ابو عمرو بن العلاء اور عبد المالک اصمعی اور مفصل الظبی ہیں۔ اور جب جاہلی دور کے اشعار کی قدر و منزلت عام ہو گئی اور لوگ انہیں گانے کے دلدادہ ہو گئے تو یہ اشعار نفع مند تجارت بن گئے اور راویان شعراء انہیں بیچنے لگے اور حماد بن سلمہ اور خلف الاحمر تو بد دیانتی کر کے دیگر اشعار کو بھی جاہلی شعراء کی طرف منسوب کر کے رزق کمانے لگے۔

دور جاہلیت کی خطابت

دور جاہلیت میں عربوں میں فصیح اللسان اور بلیغ البیان خطباء بھی تھے اگرچہ ان کی تعداد شعراء کے مقابلے میں کم تھی، لیکن جزیرہ نمائے عرب کے ارد گرد کے امرائے حیرہ اور غسانہ کو جب کبھی قیصر روم اور کسریٰ فارس کے درباروں میں عربوں کی نمائندگی کی ضرورت پڑتی تو خطباء کو ہی منتخب کیا جاتا۔ چنانچہ دور جاہلیت کے مشہور خطباء کے نام یہ ہیں:

1۔ اکثم بن صیفی　2۔ حاجب بن زرارہ یہ دونوں بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔

3۔ حارث بن عباد　4۔ قیس بن مسعود یہ دونوں بنو بکر سے تعلق رکھتے تھے۔

5۔ خالد بن جعفر　6۔ علقمہ بن علاثہ　7۔ عامر بن طفیل ان تینوں کا تعلق بنو عامر سے تھا۔

8۔ عمرو بن شرید سلمی　9۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی

10۔ حرث بن ظالم مری　11۔ قس بن ساعدہ ایادی

اگر آپ کو ابن عبد ربہ کی کتاب العقد الفرید کے مطالعے کا موقعہ ملے تو آپ کو نظر آئے گا کہ ان کی خطابت چھوٹے چھوٹے متوازن جملوں اور موزوں لفظوں پر مشتمل ہے اور اس میں کسی طرح کا تکلف نہیں ہے اور ان کے معانی کے درمیان قوی ربط تو نظر نہیں آتا البتہ ان میں حکم و امثال بکثرت ملتی ہیں ان کے خطبوں میں مسجع و مقفی جملے نظر آتے ہیں جو غیر مربوط اور لا تعداد افکار پر مبنی ہیں۔ درج ذیل سطور میں ہم نمونے کے طور پر قس بن ساعدہ ایادی اور اکثم بن صیفی کے خطبے درج کرتے ہیں ان کے خطبوں سے قبل ان کا مختصر سا تعارف بھی درج کیا جاتا ہے

1۔ قس بن ساعدہ بن عدی:

نجران کا بشپ اور مشہور زاہد انسان دنیا سے رغبت تو اسے پہلے ہی نہ تھی، لیکن جب اس کے دو بھائی اس کی زندگی میں فوت ہو گئے اور اس نے انہیں اپنے ہاتھوں سے دفن کیا تو اس دنیاوی طمطراق سے اس کی زندگی مزید زاہدانہ ہو گئی یہ عربوں کے تجارتی میلوں اور حج کے موسم میں لوگوں کو دنیا میں زھد اور آخرت میں رغبت دلاتا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنی بعثت سے قبل عکاظ کے میلے میں دیکھا اور اس کا خطبہ سنا قس بن ساعدی ایادی اپنے خطبوں میں موت اور حشر و نشر اور جزا و سزا کا ذکر کرتا تھا اور لوگوں کے دلوں پر جاہلیت کے

اڑائے غبار کو جھاڑنے کی کوشش کرتا اور دیگر عقلائے عرب کی طرح امید رکھتا تھا کہ اللہ کسی بندے کو اپنا رسول بنا کر بھیجے گا جو جاہلیت کے گمراہ کن معتقدات اور تباہ کن منکرات کو صالح اعتقادات اور نیک اعمال میں تبدیل کر دے گا۔

یہ حضرت رسول کریم ﷺ کی بعثت سے تقریباً دس سال قبل وفات پا گیا تھا۔ اب اس کا خطبہ پڑھیں اور موازنہ کریں کہ یہ ہمارے گذشتہ تبصرے کا شاہد عدل ہے:

أَيُّهَا النَّاسُ، اِسْمَعُوْا وَعُوْا، مَنْ عَاشَ مَاتَ ،وَمَنْ مَاتَ فَاتَ وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ آتٍ، إِنَّ فِي السَّمَآءِ لَخَبَرًا، وَإِنَّ فِي الْأَرْضِ لَعِبَرًا آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ، وَمَطَرٌ وَنَبَاتٌ، وَ نُجُوْمٌ تَزْهَرُ، وَبِحَارٌ تَزْخَرُ وَلَيْلٌ دَاجٍ ، وَسَمَاءٌ ذَاتَ اَبْرَاجٍ ، مَالِيْ أَرَى النَّاسَ يَذْهَبُوْنَ وَلَا يَرْجِعُوْنَ أَرَضُوْا فَأَقَامُوْا أَمْ تَرَكُوْا فَنَامُوْا يَا مَعْشَرَ إِيَادٍ، وَأَيْنَ ثَمُوْدَ وَعَادَ ؟ أَيْنَ الْآبَآءُ وَالْأَجْدَادُ ؟ وَأَيْنَ الْفَرَاعِنَةُ الشَّدَّادُ؟	اے لوگو! سنو اور یاد کر لو، جو زندہ رہا وہ مر گیا ،اور جو مر گیا وہ سب کچھ گنوا گیا اور جو چیز آنے والی ہے وہ آئی کہ آئی، بے شک آسمان میں خبریں ہیں، اور زمین میں عبرتیں ہیں، واضح نشانیاں ہیں، بارش اور انگوریاں، چمکنے والے ستارے ، ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر ، اندھیری رات، برجوں والا آسمان ، مجھے کیا ہوا میں لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھتا ہوں اور وہ لوٹ کر نہیں آتے ؟ کیا وہ برضا ورغبت وہاں ٹھہر گئے ہیں ؟ یا وہ سب کچھ چھوڑ کر وہاں سو گئے ہیں؟ اے قبیلہ ایاد کہاں ہیں ثمود اور عاد ؟ آباء اور اجداد ؟ کہاں ہیں فراعنہ شداد؟

فِي الذَّاهِبِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنَ الْقُرُوْنِ لَنَا بَصَآئِرُ

صدیوں سے پہلے جانے والوں کے جانے میں ہمارے لیے عبرتیں ہیں۔

لَمَّا رَأَيْتُ مَوَارِدًا لِلْمَوْتِ لَيْسَ لَهَا مَصَادِرُ

جب میں نے موت کے گھاٹ دیکھے تو پتہ چلا کہ اس سے خلاصی نہیں۔

وَرَأَيْتُ قَوْمِي نَحْوَهَا تَمْضِي الْأَصَاغِرُ وَالْأَكَابِرُ

میں نے اپنی قوم کو اس طرف جاتے دیکھا ان میں چھوٹے بھی ہیں اور بڑے بھی

لَا يَرْجِعُ الْمَاضِيْ إِلَيَّ وَلَا مِنَ الْبَاقِيْنَ غَابِرُ

زمانہ ماضی میں جانے والا میری طرف لوٹتا نہیں اور نہ کوئی باقی رہنے والوں میں زندہ رہنے والا ہے

أَيْقَنْتُ أَنِّيْ لَامَحَالَةَ حَيْثُ صَارَ الْقَوْمُ صَآئِرٖ

میں نے یقین کر لیا کہ میں بھی ہر حال اوھر جانے والا ہوں جدھر میری قوم چلی گئی۔

اس خطبے میں خطیب نجران حاجیوں کو اللہ کی قدرت کے دلائل کی طرف متوجہ کر رہا ہے تاکہ وہ اس کی قدرت پر ایمان لائیں اور موت کو یاد رکھیں جو ہر زندہ چیز کی انتہا ہے اور اس نے پہلے لوگوں کو کس طرح لپیٹ لیا پھر اس نے اپنے خطبے کو ان اشعار پر ختم کیا ہے جن میں گذشتہ اقوام کے موت کے گھاٹ پر اترنے کا بیان ہے کہ انہیں سامنے رکھ کر ہر ایک کو تیار رہنا چاہیے کہ وہ بھی ایک نہ ایک دن ضرور اس انجام سے دوچار ہوگا۔

ب۔ اکثم بن صیفی کا خطبہ:

اکثم بن صیفی بنو تمیم کے سرداروں میں ایک سردار تھا اور یہ حجاز میں آکر آباد ہو گیا تھا اور لوگ اس سے حکمت اور صائب رائے لینے کے لئے آتے تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بارے میں سنا تو دو آدمی بھیجے کہ وہ آپ ﷺ کا حسب ونسب معلوم کریں اور یہ بھی معلوم کریں کہ آپ ﷺ کس بات کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان کے سامنے کلام اللہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ ﴾

"اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

جب وہ دونوں اکثم کی طرف لوٹے اور آپ کا حسب ونسب اور آپ کی دعوت کا آئینہ اس کے سامنے رکھا تو اس نے اپنی قوم سے کہا۔ یہ رسول عمدہ اخلاق کا حکم دیتا ہے، لیکن وہ اس اقرار کے باوجود بعثت رسول اللہ ﷺ کے تین سال بعد شرک پر فوت ہوا، اس نے بڑی طویل عمر پائی اور اس کی زبان سے دانائی کے چشمے بہتے تھے۔

اس کے خطبے کا پس منظر یہ ہے کہ نعمان بن منذر جو کہ کسریٰ فارس کی طرف سے حیرہ کا بادشاہ تھا، نے ایوان کسریٰ میں حاضری دی تو وہاں اسے روم، ہندوستان اور چین کے وفود نظر آئے جو اپنے تمدن وتہذیب اور ہنر وکمال کے خدو

خال بیان کررہے تھے جب نعمان بن منذر نے عربوں کے کمالات بیان فرمائے تو کسریٰ فارس نے عربوں کی شرافت و بزرگی اور کمالات کا انکار کیا اور کہا یہ تو وحشی درندے ہیں جو بے آب و گیاہ صحراؤں اور پہاڑوں میں زندگیاں بسر کرتے ہیں۔ نعمان بن منذر نے موقعہ پر ہی احسن انداز میں عربوں کی کمزوریوں کا دفاع کیا اور ان کے کمالات کے دلائل دیئے جس سے کسریٰ کو خاموش ہونا پڑا لیکن اس نے کسریٰ کے سینے کو عربوں سے کینے سے پاک کرنے کے لیے دس (10) رکنی وفد بھیجا اور اکثم صیفی کو اس وفد کا سربراہ مقرر کر دیا۔ جب عربوں کا یہ وفد کسریٰ کے دربار میں پہنچا تو اس نے عمائدین سلطنت فارس کو اپنے ارد گرد بٹھا کر اس وفد کے سربراہ کا خطبہ سنا اور اپنے ترجمان سے اس کا ترجمہ سنا تو اسے اکثم بن صیفی کا خطبہ اتنا پسند آیا کہ وہ بول اٹھا اگر عربوں میں تیرے جیسا اور کوئی بھی نہ ہوتا تو، تو اکیلا ان کی بزرگی اور عظمت کے لیے کافی تھا، لیکن جب اس نے باقی خطبائے قبائل کے خطبے سنے تو وہ حیران اور ششدر رہ گیا اور اسے عربوں کی بلاغت کا اعتراف کرنا پڑا اور اس نے عرب خطباء کو خلعت فاخرہ دیکر عزت واحترام سے رخصت کیا۔ اکثم بن صیفی کے خطبہ کے الفاظ یہ ہیں:

نَصُّ الْخُطْبَةِ	ترجمہ
إِنَّ أَفْضَلَ الْأَشْيَآءِ أَعَالِيْهَا، وَأَعْلَى الرِّجَالِ مُلُوْكُهَا، وَأَفْضَلُ الْمُلُوْكِ أَعَمُّهَا نَفْعًا وَخَيْرُ الْأَزْمِنَةِ أَخْصَبُهَا، وَأَفْضَلُ الْخُطَبَآءِ أَصْدَقُهَا. اَلصِّدْقُ مَنْجَاةٌ وَالْكِذْبُ مَهْوَاةٌ وَالشَّرُّ لُجَاجَةٌ وَالْحَزْمُ مُرْكَبٌ صَعْبٌ وَالْعِجزُ مَرْكَبٌ وَطِيءٌ. آفَةُ الرَّأْيِ الْهَوَى، وَالْعِجزُ مِفْتَاحُ الْفَقْرِ، وَخَيْرُ الْأُمُوْرِ الصَّبْرِ. وَحُسْنُ الظَّنِّ وَرْطَةٌ وَسُوْءُ الظَّنِّ عِصْمَةٌ، إِصْلَاحُ فَسَادِ الرَّعِيَّةِ خَيْرٌ مِنْ إِصْلَاحِ فَسَادِ	چیزوں میں سے افضل چیز وہ ہے جو سب سے بلند ہو اول لوگوں میں بلند رتبے والے ان کے بادشاہ ہیں اور افضل بادشاہ وہ ہیں جن کو فیض عام ہو اور زمانوں میں سے بہتر زمانہ وہ ہے جو زرخیز ہو اور خطباء میں سے افضل خطیب وہ ہے جو سب سے سچا ہو۔ سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹ اندھا گڑھا ہے اور شر بھنور اور گرداب ہے رائے کی پختگی دشوار سواری ہے اور کم ہمتی آسان سواری ہے رائے کی آفت ہوس ہے اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہنا تنگدستی کی چابی ہے۔ بہترین کام صبر ہے (آزمائے بغیر) حسن ظن گہرا کھڈ ہے اور بدظنی میں بچاؤ ہے رعیت کی خرابی کی اصلاح راعی کی خرابی کی اصلاح سے بہتر ہے۔

الرَّاعِي:	
مَنْ فَسَدَتْ بِطَانَتُهٗ كَانَ كَالْغَاصِّ بِالْمَاءِ. شَرُّ الْبِلَادِ بِلَادٌ لَا أَمِيْرَ لَهَا. شَرُّ الْمُلُوْكِ مَنْ خَافَهُ الْبَرِيْءُ، اَلْمَرْءُ يَعْجِزُ لَا مَحَالَةَ، أَفْضَلُ الْأَوْلَادِ الْبَرَرَةُ خَيْرُ الْأَعْوَانِ مَنْ لَمْ يُرَاءِ بِالنَّصِيْحَةِ. أَحَقُّ الْجُنُوْدِ بِالنَّصْرِ مَنْ حَسُنَتْ سَرِيْرَتُهٗ، يَكْفِيْكَ مِنَ الزَّادِ مَا بَلَّغَكَ الْمَحَلَّ، حَسْبُكَ مِنْ شَرٍّ سَمَاعُهٗ. اَلصَّمْتُ حِكْمَةٌ وَقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ. اَلْبَلَاغَةُ الْإِيْجَازُ. مَنْ شَدَّدَ نَفَّرَ وَمَنْ تَرَاخٰى تَأَلَّفَ	جس کے مصاحب و مشیر خراب ہو گئے وہ اس شخص کی طرح ہو گیا جسے سانس والی نالی میں پانی پڑ جانے پر اچھو لینے پڑے۔ بدترین ملک وہ ہے جس کا کوئی امیر نہ ہو۔ بدترین بادشاہ وہ جس سے بے گناہ بھی ڈرتا ہو۔ بالآخر آدمی تھک ہار جاتا ہے۔ بہترین اولاد وہ ہے جو نیک ہو۔ بہترین مددگار وہ ہے جو دکھاوے کے لیے نصیحت نہ کرے (بلکہ خلوص نیت سے علیحدگی میں نصیحت کرے) فتح یابی کا سب سے بڑا حقدار وہ لشکر ہے جس کا باطن اچھا ہو۔ تجھے اتنا ہی زاد سفر کافی ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے۔ بری بات کا سننا ہی تیرے برا ہونے کے لئے کافی ہے خاموشی، دانائی ہے لیکن اختیار کرنے والے تھوڑے ہیں مختصر بات دل میں اتر جاتی ہے جو سختی کرے گا وہ دوستوں کو بھگا بیٹھے گا اور جو نرمی برتے گا وہ لوگوں میں ہر دلعزیز ہو گا۔

المعلقات

ایک قول کے مطابق ان کی تعداد سات ہے اور دوسرے قول کے مطابق ان کی تعداد دس ہے اور یہ معلقات دور جاہلیت کے عمدہ اشعار پر مشتمل ہیں اور ان قصائد کو موتیوں کے ہار سے تشبیہ کی وجہ سے معلقات کہا جاتا ہے یعنی جس طرح ریشمی ڈوریوں میں موتیوں کو پرو کر گردنوں میں پہنا جاتا ہے اس طرح عربوں نے ان قصائد کو حفظ کر کے اپنے ذہنوں میں لٹکا لیا۔

بقول بعض ان کو معلقات اس لیے کہا جاتا ہے کہ عربوں نے ان کو مصر کے ریشمی پارچات پر لکھ کر کعبہ کے پردوں پر لٹکا رکھا تھا، لیکن یہ قول اس بناء پر مرجوح ہے کہ جب مسلمانوں نے مکہ فتح کیا اور اسے ناپاک مورتیوں اور مجسموں سے پاک کیا تو یہ معلقات وہاں نہیں پائے گئے تھے اگر یہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکائے گئے ہوتے تو مؤرخین اور سیرت نگار ان کا تذکرہ ضرور کرتے ان معلقات کی ادبی قدر وقیمت اس وجہ سے بڑھ گئی کہ یہ بدوی ماحول اور جاہلی زندگی کی عکاسی کرتے ہیں

یہ معلقات متنوع موضوعات اور قوی اسلوب بیان پر مشتمل ہیں اس لیے اینگلو عریبک سکالر نے ان کے انگریزی میں ترجمے کرکے ان سے عربوں کی جاہلی تاریخ مرتب کی ہے اس مختصر سے نوٹ کے بعد ہم ان معلقات کے ممتاز شعراء کا تعارف اور ان کا نمونہ کلام پیش کریں گے اور اس سلسلے کے فقط وہی اشعار درج کریں گے جو ایم اے اسلامیات کے موجودہ جدید نصاب میں شامل ہیں۔

1۔ امراء القیس کندی:

اس کا نام حَنْدُجُ اور کنیت ابو الحارث اور لقب اَلْـمَلِكُ الضِّلِّيْلُ اور ذُو الْقُرُوْحِ تھا اس کے باپ کا نام حجر اور ماں کا نام فاطمہ بنت ربیعہ تھا جو مہلہل اور کلیب تغلبی کی بہن تھی یہ مذہباً عیسائی تھا اس کا باپ حجر کندی بنو اسد کا بادشاہ تھا، لیکن اس کا بیٹا بڑا عیاش اور آوارہ مزاج تھا اور اپنی چچازاد عنیزہ کا عاشق تھا اور اپنی شاعری میں اس کے حسن جمال کے خصوصاً اور دیگر دوشیزاؤں کی عموماً تعریف کرتا۔ باپ نے اسے اس شغل سے روکا، لیکن یہ باز نہ آیا تو اس نے اسے گھر سے نکال دیا تو یہ عیاشوں، اوباشوں کے ہتھے چڑھ گیا وہ اسے لیکر چشموں پر بسیرا کرتے اور شکار کھیلتے اور شراب و کباب سے مزے اڑاتے۔ اس کا باپ حجر کندی اپنی رعایا کے حق میں بڑا سخت گیر تھا اور ان سے جبراً بھاری ٹیکس وصول کرتا جو ٹیکس نہ دیتا اس کو خوب ذلیل کر کے ٹیکس لیکر چھوڑتا ایک دفعہ اس نے اپنی رعایا کے سرداروں

کی خوب مرمت کی جس کی وجہ سے انہیں عبید العصا کا (ذلت آمیز) لقب ملا۔ ایک دن موقعہ پاکر انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے سو (100) اونٹ بھی ساتھ لے گئے امراء القیس کو اس بات کی اطلاع حضر موت کی وادی مشعب میں ملی۔ اس وقت اس نے کہا:

تَطَاوَلَ اللَّيْلُ عَلَيْنَا دَمُّوْنَ دَمُّوْنَ إِنَّا مَعْشَرٌ يَمَانُوْنَ

وَإِنَّنَا لِأَهْلِنَا مُحِبُّوْنَ

ہم پر دمون میں بسر ہونے والی رات طویل ہو گئی۔ اے دمون! ہم یمنی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم اپنے گھر والوں سے محبت کرنے والے ہیں

پھر یوں گویا ہوا:

ضَيَّعَنِيْ صَغِيْرًا وَحَمَّلَنِيْ دَمَهُ كَبِيْرًا لَاصَحْوًا الْيَوْمَ وَلَاسُكْرًا غَدًا

اَلْيَوْمَ خَمْرٌ وَغَدًا أَمْرٌ

اس نے مجھے بچپن میں ضائع کر دیا اور جب جوان ہوا ہوں تو میرے ذمہ اس نے اپنا انتقام ڈال دیا۔ آج تو میں ہوش میں نہ آؤں گا اور کل بے ہوش نہ ہوں گا۔ آج شراب نوشی کا دن ہے اور کل دوسرا کام ہو گا۔

پھر اس نے عربوں کے دستور کے موافق قسم کھائی کہ جب تک میں بنو اسد کے سو (100) آدمی قتل نہ کر لوں اور سو آدمیوں کی پیشانیوں کے بال نہ کاٹ لوں اس وقت تک مجھ پر عیش و عشرت حرام ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے ننھیالی خاندان کی مدد سے بنو اسد پر چڑھائی کی بنو اسد نے اس کے باپ کے بدلے سو (100) معزز آدمی بطور فدیہ پیش کیے، لیکن یہ لڑائی میں مصر رہا جس کی وجہ سے اس کے حلیفوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا چنانچہ اس نے بازنطینی حکمران سے قسطنطنیہ میں ملاقات کی اور اس سے مدد کی درخواست کی، لیکن وہاں اس کی بیٹی سے عشق پیچا شروع کر دیا جس پر قیصر روم نے اس کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا اور اسے مسموم خلعت عطا کر دیا جب اس نے اسے پہنا تو جسم پر پھوڑے نکل آئے اور وہیں انقرہ میں جہنم رسید ہوا۔

اب اس کے طویل معلقے کے عربی زبان وادب میں شامل نصاب اشعار اور ان کا ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی ملاحظہ کیجیے۔

وَقَدْ أَغْتَدِي وَالطَّيْرُ فِي وُكُنَاتِهَا بِمُنْجَرِدٍ قَيْدِ الْأَوَابِدِ هَيْكَلِ

اور میں وقتاً فوقتاً اس وقت اپنے گھر سے نکلتا ہوں جب پرندے اپنے گھونسلوں میں ہوتے ہیں، اس

گھوڑے کو لیکر جو کم بالوں والا ہے جنگلی جانوروں کو چاروں طرف سے گھیر کر بیڑیاں ڈال دینے اور بھاری جسم رکھنے والا ہے۔

مِكَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا كَجُلْمُوْدِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ

وہ بیک وقت حملہ کرنے، بھاگنے، آگے بڑھنے، پیچھے ہٹنے والا ہے اور اس پتھریلی چٹان کی طرح تیز رفتار ہے جو بارش کی وجہ سے پہاڑ کی چوٹی سے لڑھکتی آرہی ہو۔

لَهُ أَيْطَلَا ظَبْيٍ وَسَاقَا نَعَامَةٍ وَإِرْخَاءُ سِرْحَانٍ وَتَقْرِيبُ تَتْفُلِ

اس کی دونوں کی کوکھیں ہرن کی طرح پتلی ہیں اور اس کی مضبوط پنڈلیاں شتر مرغ کی مضبوط پنڈلیوں کی طرح ہیں اور وہ بھیڑیے اور لومڑ بچے کی طرح جمپ لگاتے وقت اپنے اگلے کھروں کی جگہ اپنے پچھلے کھروں کو رکھ کر جست پر جست لگاتا چلا جاتا ہے۔

وَرُحْنَا يَكَادُ الطَّرْفُ يَقْصُرُ دُوْنَهُ مَتَى مَا تَرَقَّ الْعَيْنُ فِيْهِ تَسَهَّلِ

اور جب ہم (دن بھر کی تھکاوٹ کے باوجود) شام کو واپس آئے تو آنکھ اس کی خوبصورتی پر ٹک نہ سکتی تھی جونہی وہ اوپر کے حصے کو دیکھتی تو فوراً پچھلے حصے کی طرف پھسل آتی۔

مشکل الفاظ کے معانی

وُکُنَاتٌ: گھونسلے اس کا واحد وُکْنَةٌ ہے۔

مُنْجَرِدٌ: چھوٹے بالوں والا گھوڑا۔

قَيْدُ الْأَوَابِدِ: وحشی جانوروں کی بیڑی یعنی وہ چاروں طرف تیزی سے دوڑ کر شکار کو بیڑی ڈال دیتا ہے اور انہیں کہیں بھاگنے نہیں دیتا۔

هَيْكَلٌ: خوب طاقتور اور موٹا تازہ۔ دیو ھیکل گھوڑا۔

مِفَرٌّ: دوڑ میں آگے نکل جانے والا۔ باب اَفَرَّ يَفِرُّ فِرَارًا سے اسم فاعل

مِكَرٌّ: پیچھے ہٹ کر دوبارہ حملہ کرنے والا۔ باب كَرَّ يَكُرُّ كُرُوْرًا سے اسم فاعل

مُقْبِلٌ: سامنے آنے والا۔ باب اَقْبَلَ يُقْبِلُ اِقْبَالًا سے اسم فاعل

مُدْبِرٌ: پیچھے کی طرف دوڑنے والا۔ باب اَدْبَرَ يُدْبِرُ اِدْبَارًا سے اسم فاعل

جَلْمُوْدُ: چٹان۔ ٹھوس پتھر، گول مول چٹان

صَخْرٌ: پتھر اس کی جمع صُخُوْرٌ ہے۔

حَطَّ: گرادیا۔ باب حَطَّ ۔یَحُطُّ حَطًّا ۔سے فعل ماضی واحد مذکر

اَلسَّیْلُ: طوفان۔ پانی کا طوفانی ریلا

ظَبیٌ : ہرن۔ اس کی جمع ظباء ہے

عَلُ: اوپر۔ کہا جاتا ہے: اَتَیْتُهُ مِنْ عَلِ میں اس کے پاس اوپر سے آیا۔

اِیْطَلَا: دونوں کھیں۔ یہ لفظ دراصل اِیْطَلَانِ تھا مضاف ہونے کی وجہ نون تثنیہ گر گیا ہے۔

سَاقَا: دونوں پنڈلیاں۔ یہ بھی اصل میں سَاقَان تھا مضاف ہونے کی وجہ سے نون گر گیا ہے۔

نَعَامَةٌ: شتر مرغ۔ اونٹ کی سی ٹانگوں اور مرغ جیسے جثے والا جانور۔

اِرْخَاءٌ: دلکی چال جس میں گھوڑا اپنے اگلے کھروں پر زور دیکر آگے جمپ لگانے اور اس کے پچھلے دونوں کھر اگلے کھروں کی جگہ پر ٹکتے ہیں۔

سَرْحَانٌ: بھیڑیا۔ تَتْفُلُ : لومڑ بچہ

تَسَهَّلَ: اوپر سے نیچے آنا

اَلطَّرْفُ: آنکھ۔ آنکھ کی سیاہ پتلی کے گرد سفیدی مراد نگاہ

شاعر نے پہلے تو اپنے گھوڑے کے متنوع اوصاف بیان کیے ہیں پھر اور اس کے اعضاء کو ہرن، شتر مرغ سے تشبیہ دی ہے اور پھر اس کی چھلانگوں کو بھیڑیے اور لومڑ بچے کی دلکی چال سے تشبیہ دی ہے۔

امراء القیس کے معلقے کے چند اور اشعار ملاحظہ کیجیے جن سے وہ بارش برسنے اور سیلاب اُمڈنے کی منظر کشی کرتا ہے:

أَصَاحِ تَرَى بَرْقًا أُرِيكَ وَمِيْضَهُ   كَلَمْعِ الْيَدَيْنِ فِي حَبِيٍّ مُكَلَّلِ

اے میرے ساتھی! تو (آسمانی) بجلی کو دیکھ رہا ہے میں تجھے اسکی کوند دکھاتا ہوں جو گھنے بادل میں ساعد سیمیں کی طرح چمک رہی ہے۔

عَلَى قَطَنٍ بِالشَّيْمِ أَيْمَنُ صَوْبِهِ   وَأَيْسَرُهُ عَلَى السِّتَارِ فَيَذْبُلِ

اس کی چمک سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بارش کی دھاریں دائیں جانب والے قطن پہاڑ پر اور بائیں جانب

ستار اور بذیل پہاڑوں پر برس رہی ہیں۔

فَأَضْحَى يَسُحُّ الْمَاءَ حَوْلَ كُتَيْفَةٍ   يَكُبُّ عَلَى الْأَذْقَانِ دَوْحَ الْكَنَهْبَلِ

وہ بادل مقام کتیف کے ارد گرد بارش برسا رہا ہے کہ اس کے ریلے سے کنہبل درخت زمین بوس ہو گئے ہیں۔

كَأَنَّ ثَبِيْرًا فِي عَرَانِيْنَ وَبْلِهِ   كَبِيْرُ أُنَاسٍ فِي بِجَادٍ مُزَمَّلِ

اس موسلادھار بارش کے اولین دھاروں میں ثبیر پہاڑ، یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کوئی سردار ہے جو دھاری دار کمبل اوڑھے ہوئے ابر رحمت سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

أَصَاحِ: اے میرے ساتھی !۔ یہ حرف ندا یا کے قائم مقام ہے اور صاح اصل میں صاحب تھا آج کل کی جدید عربی میں یاصاح بکثرت بولا اور لکھا جاتا ہے۔

بَرْقًا: بجلی۔ اس مراد دوران بارش کوندنے والی بجلی ہے اور مصنوعی بجلی جو پانی کے ڈیموں سے بنائی جاتی ہے اسے كَهْرُبَاءٌ کہتے ہیں۔

وَمِيْضَةٌ: کوندنے والی بجلی۔ باب وَمَضَ يَمِضُ وَمْضًا وَمِيْضَةً چمکنا۔ روشن ہونا

لَمْعٌ: روشن ہونا۔ باب لَمَعَ يَلْمَعُ لُمَعَانًا وَلَمْعَةً

قَطَنَ: ستار ، بَذَيْلُ یہ پہاڑوں کے نام ہیں

اَلْحَبِيُّ: بادل کا گہرا اور زمین کے قریب ہونا۔ باب حَبَا يَحْبُوْا حَبْوًا حَبْيً

مُكَلَّلٌ: تاج۔ موتیوں سے پرویا ہوا، دراصل اکلیل اس بادل کو کہتے ہیں جس کے نیچے بادلوں کی تہیں ہوں اور وہ ان کے اوپر تاج کی طرح سجا ہوا ہو۔

اَلشَّيْمِ: بجلی کی کوند دیکھ کر اندازہ کرنا کہ بارش کدھر برس رہی ہے۔

اَلصَّوْبُ: بادل کا برسنا۔ امام بن قیم کی ایک کتاب کا نام بھی الوابل الصیب فی شرح الكلم الطیب ہے

أَضْحَى يَسِحُّ: وہ برسنا شروع ہو گیا۔

کَتِیفَةِ: ایک جگہ کا نام ہے

یُکُبُّ: زمین بوس ہونا۔ اَلْاَذْقَانُ: ٹھوڑیاں۔ ذقن کی جمع ہے مراد سر کے بل گرنا

دَوْحٌ: درخت۔ اَلْکَنْھَبَلَ: صحرائی درخت

وَبْلٌ۔ بارش: وَبَلَ یَبِلُ وَبْلًا سے مصدر

ثَبِیْرٌ: پہاڑ کا نام۔ عَرَانِیْنُ یہ عرنین کی جمع ہے ہر چیز کے ابتدائی حصے کو عرنین کہتے ہیں: عَرَانِیْنُ الْقَوْمِ: قوم کے سردار

بِجَادٌ: کمبل ایک صحابی کا نام عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ تھا۔

مُزَمَّلٌ۔ اوڑھے ہوئے۔ زَمَّلَ یُزَمِّلُ سے اسم فاعل

2۔ طرفہ بن عبد البکری

معلقات کے دوسرے بڑے شاعر کا نام طرفہ بن عبد ہے اس کا تعلق بکر بن وائل کے قبیلے سے تھا یہ خلیج عرب یعنی بحرین میں اپنے خالص شاعر گھرانے میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ عبد نامی گرامی شاعر تھا اور اس کا ماموں متلمس بھی شاعر تھا اور اس کا چچا مرقش اصغر اور اس کے باپ کا ماموں مرقش اکبر دونوں شاعر تھے ابھی یہ چھوٹا ہی تھا کہ اس کا باپ فوت ہو گیا اور اس نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی اور اس کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے چچاؤں نے اس پر اور اس کی ماں وردہ پر ظلم کیا اور اس کی وراثت کھا گئے جس کی وجہ سے اس کے اشعار ،قریبی رشتہ داروں کے شکوے سے بھرے ہوئے ہیں، لیکن اس میں فقط ان کا تصور نہیں بلکہ یہ خود بھی بڑا فضول خرچ اور آوارہ مزاج نوجوان ثابت ہوا چچاؤں سے بچی کھچی دولت اس نے شراب وکباب اور برے ہم نشینوں کو کھلا پلا دی اور تہی دست ہو گیا جس پر اسے عزیز واقارب کے طعنے سہنے پڑے۔

شعری ملکہ گھٹی میں پڑا ہوا تھا اس لیے بچپن میں شاعری کرنے لگا اور اس میدان میں اپنے رفقاء سے بازی لے گیا۔ یہ اپنے ماموں متلمس کو لیکر حیرہ کے بادشاہ عمرو بن ھند کے پاس چلا گیا اور اس کی مدح میں قصیدے پڑھنے لگا اسے اس کے قصیدے اتنے پسند آئے کہ اس نے طرفہ اور اس کے ماموں (متلمس) کو اپنے ہم نشینوں میں شامل کر لیا اس پر ان کے حاسدین آتش حسد سے جلنے لگے اور انہوں نے عمرو بن ھند کی ہجو میں ایک قصیدہ لکھ کر اس کی طرف منسوب کر کے بادشاہ کو سنایا تو وہ بھڑک اٹھا لیکن اپنے آپ پر قابو پا کر اس نے اس کے قتل کی اسکیم بنائی لیکن اس میں اس کے ماموں متلمس کو بھی شامل کر لیا تا کہ وہ بعد میں اپنے بھانجے کے انجام پر میری ہجو نہ کہہ سکے اور میں بدنامی سے بچ جاؤں۔ اس نے ان دونوں کو الگ الگ سربمہر خط دیے کہ اسے بحرین کے عامل کے پاس لے جاؤ اس میں تمہارے لیے انعامات لکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں حاسدین کی ریشہ دوانیوں سے بے خبر تھے لہٰذا خوشی خوشی اپنے اپنے خط لے کر بحرین کی طرف چل نکلے لیکن جہاندیدہ متلمس نے اپنا شک دور کرنے کے لئے اپنا خط راستے میں کسی سے پڑھا کر سن لیا اس میں لکھا ہوا تھا کہ گورنر بحرین اس کا سر قلم کروا دے۔ چنانچہ اس نے وہ خط سمندر میں پھینک دیا اور طرفہ سے بھی کہا کہ تو بھی اپنا خط کسی سے پڑھوا لے۔ لیکن اس نے اعتماد کیا کہ بادشاہ ایسا نہیں کرتے اور اپنا خط گورنر بحرین کو دے دیا اس نے از راہ احتیاط کہا یا تو خط کھلنے سے پہلے کہیں بھاگ جایا پھر جو کچھ اس خط میں لکھا ہو گا اس پر مجھے عمل درآمد کرنا پڑے گا اور تیری کوئی بھی منت سماجت کام نہیں آئے گی اس نے خط

کھول کر پڑھنے پر اصرار کیا جب اس نے کھولا تو اس میں طرفہ کے قتل کا حکم تھا سو اس نے اس کی خواہش کے مطابق اسے شراب پلا کر رگ اکحل نشتر سے کھول دی اور یہ زیادہ خون بہنے سے مر گیا اور اکثم بن صیفی کا حکیمانہ مقولہ درست ثابت ہوا کہ حُسْنِ الظَّنِّ وَرْطَةٌ ، وَسُوْءُ الظَّنِّ عِصْمَةٌ قتل کے وقت یہ چھبیس سال کا تھا طرفہ معلقہ کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس نے اسے مختلف مواقع پر نظم کیا ہے، کیونکہ وہ مختلف افکار پر مبنی ہے پہلے دس اشعار میں اس نے وطن اور دوستوں سے جدائی کا رونا رویا اور پھر اکتیس اشعار میں اپنے اونٹنی کے اوصاف بیان کیے ہیں اور پھر باسٹھ اشعار میں فخر، جود و کرم اور خوبصورت اور پُر از حکمت اشعار پر اپنے معلقے کو ختم کیا ہے اس کے معلقے کے سو سے زائد اشعار ہیں لیکن ہم انہی اشعار کا ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی پر اکتفاء کریں گے۔ جو یونیورسٹی کے جدید نصاب میں شامل ہیں:

إِذَا الْقَوْمُ قَالُوْا: مَنْ فَتًى خِلْتُ أَنَّنِيْ ‌ ‌ دُعِيْتُ فَلَمْ أَكْسَلْ وَلَمْ أَتَبَلَّدِ

جب قوم کہتی ہے کہ وہ کون جوان مرد ہے (جو کڑے وقت میں کام آئے) تو میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ہی بلایا گیا ہے سو میں نہ سستی کرتا ہوں اور نہ میں کند ذہن اور انجان بنتا ہوں۔

فَإِنْ تَبْغِنِيْ فِي حَلْقَةِ الْقَوْمِ تُلْقِنِيْ ‌ ‌ وَإِنْ تَقْتَنِصْنِيْ فِي الْحَوَانِيْتِ تَصْطَدِ

سو اگر تو مجھے قوم کی مجلس میں تلاش کرے تو مجھے وہیں پالے گا اور اگر تو مجھے مے فروشوں کی دکانوں میں شکار کرنا چاہے تو شکار کرے گا۔

أَرَى الْعَيْشَ كَنْزًا نَاقِصًا كُلَّ لَيْلَةٍ ‌ ‌ وَمَا تَنْقُصُ الْأَيَّامُ وَالدَّهْرُ يَنْفَدِ

میں زندگی کو ہر رات گھٹنے (کم ہونے) والا خزانہ سمجھتا ہوں اور جس چیز کو دن اور زمانہ گھٹانا شروع کر دیں وہ بالآخر ختم ہو جائے گی۔

لَعَمْرُكَ إِنَّ الْمَوْتَ مَا أَخْطَأَ الْفَتَى ‌ ‌ لَكَالطِّوَلِ الْمُرْخَى وَثِنْيَاهُ بِالْيَدِ

تیری عمر کی قسم موت، نوجوان سے چوکنے والی نہیں ہے اس کی مثال اس لمبی اور ڈھیلی رسی کی سی ہے جس کے دونوں سرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہیں۔

وَظُلْمُ ذَوِي الْقُرْبَى أَشَدُّ مَضَاضَةً ‌ ‌ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُهَنَّدِ

قریبی رشتہ داروں کے ظلم آدمی کے بدن پر ہندوستانی لوہے سے بنی ہوئی تلوار کے زخم سے زیادہ دردناک ہوتے

ہیں۔

سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَاکُنْتَ جَاھِلًا وَیَأْتِیْکَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تَزَوِّدِ

عنقریب دن تیرے سامنے وہ چیزیں ظاہر کر دیں گے جن سے تو جاہل ہے اور تیرے پاس وہ آدمی خبریں لائے گا جسے تو نے زاد سفر دیکر نہیں بھیجا ہو گا۔

اشعار میں وارد شدہ مشکل الفاظ کے معانی

فَتیٰ : نوجوان، ہیرو، مرد میدان اس کی جمع فِتْیَۃٌ اور فِتْیَانٌ آتی ہے۔

خِلْتُ : میں خیال کرتا ہوں خَالَ ، یَخِیْلُ ، خِیَالًا سے واحد متکلم فعل ماضی۔

أَتبَلَّدِ : میں انجان یا کند ذہن بنتا ہو۔ باب تَبَلَّدَ یَتَبَلَّدُ، تَبَلُّدًا سے مضارع متکلم۔

تَبْغِی : تو تلاش کرے۔ باب اَبْغَی، یَبْغِی سے فعل مضارع مخاطب۔

تُلْفِنِیْ : مجھے پالے گا۔ اَلْفَی یُلْفِی سے فعل مضارع واحد مذکر مخاطب۔

تَقْتَنِصُنِیْ : مجھے شکار کرے گا۔اِقْتَنَصَ یَقْتَنِصُ اِقْتِنَاصًا۔ فعل مضارع۔

اَلْحَوَانِیْتُ : میکدے۔ حانوت کی جمع ہے شراب فروشوں کی دکانیں۔

لَعَمْرُکِ: تیری عمر کی قسم۔عَمْرٌو کا معنی عمر ہی ہے یہ عربوں کی عام قسم ہوتی تھی۔

لَکَالطِّوْلِ: لمبی رسی کی طرح۔اس میں حرف تشبیہ ک سے قبل لام زائد ہے۔

اَلْمُرْخَی: ڈھیلی چھوڑ گئی۔اَرْخَی یُرْخِی اِرْخَاء اسم مفعول۔

ثِنْیَاہُ:اس کے دونوں سرے جو چراگاہ میں چرنے والے جانور کے پاؤں سے بندھے ہے۔

مُضَاضَۃٌ : دکھ—درد۔ باب مَضَّ یَمُضُّ ،مَضَاضَۃٌ ہوتے ہیں۔

اَلْحَسَامُ: تلوار۔ باب حَسَمَ ،یَحْسِمُ ،حَسْمًا سے اسم آلہ۔

اَلْمُھَنَّدُ: ہندوستانی لوہے سے بنی ہوئی یا ہندوستانی تلوار۔

تُبْدِیْ:تجھے ظاہر کر دیں گے۔ باب اَبْدٰی یُبْدِیْ۔

تَزَوَّدْ: تجھے زادراہ دے گا۔ باب زَوَّدَ ،یُزَوِّدُ، سے فعل مضارع۔

عرب ناقدین نے آخری شعر کو أَحْکَمُ بَیْتٍ قَالَتْہُ الْعَرَبُ قرار دیا ہے۔

3۔ زہیر بن ابی سلمیٰ

زہیر بن ابی سلمیٰ کے والد کا نام ربیعہ بن رباح تھا جو مضر کے قبیلہ مزنیہ سے تعلق رکھتا تھا اس کی کنیت ابو سلمیٰ تھی زہیر کی والدہ کا تعلق بنو غطفان کی شاخ بنو ذبیان سے تھا اور وہ مشہور جاہلی شاعر بشامہ بن الغدیر کی بہن تھی۔ ادبی روایات سے معلوم ہوتا ہے اس کی والدہ اسے لے کر سرزمین حاجز (موجودہ دارالحکومت ریاض کے جنوبی علاقے) میں اپنے بھائیوں کے پاس چلی گئی۔ چنانچہ زہیر نے اپنے ماموں بشامہ کے دامن عطوفت میں پرورش پائی اور اس سے شعر وحکمت اور اصابت رائے کے فنون سیکھے جب اس کا باپ ابو سلمیٰ فوت ہوا تو اس کی والدہ نے مشہور جاہلی شاعر اوس بن حجر سے شادی کر لی اور اس نے زہیر کی تربیت کرنی شروع کر دی اور اسے اپنے اشعار کا راوی منتخب کر لیا۔

زہیر نے ایک خوبصورت اور معزز عورت ام اوفیٰ سے شادی کر لی، لیکن اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد زندہ نہ رہتی لہٰذا اس نے اپنے ننھیالی خاندان بنو غطفان میں ایک عورت سے دوسری شادی کی جس سے اس کے ہاں دو لڑکے کعب اور بجیر اور دو لڑکیاں خنساء اور سلمیٰ پیدا ہوئیں۔

زہیر نے اپنی دونوں بیویوں کے درمیان سوتن پن کے جھگڑوں سے تنگ آکر ام اوفیٰ کو طلاق دی اور پھر اسے اس بات کا بڑا رنج ہوا اور بیس سال بعد دوبارہ اسے اپنے گھر بسانا چاہا، لیکن اس نے انکار کر دیا۔ زہیر نے تقریباً نوے سال کی عمر پائی اور بعثت نبوی سے قبل فوت ہو گیا۔

زہیر بن ابی سلمیٰ میں عمدہ اوصاف تھے جن کی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس کے اشعار بہت پسند کرتے تھے۔

1۔ سچائی:

زہیر بن ابی سلمیٰ شعر وسخن کے مشہور سلوگن "سب سے جھوٹا شعر، سب سے میٹھا شعر ہوتا ہے۔" کے برخلاف راست گوئی سے کام لیتا اور ممدوح کی اسی خوبی کو بیان کرتا جو حقیقتاً اس میں موجود ہوتی۔

2۔امن وسلامتی سے محبت:

اور یہ صفت اس میں شاید اس وجہ سے پیدا ہوئی تھی کہ اس نے اپنے ماموؤں کے ہاں پرورش پائی اور پردیسی شخص عموماً مقامی جھگڑوں سے نفرت رکھتا ہے اور صلح وصفائی اور نازک خصائل سے آراستہ ہوتا ہے۔

3۔دین داری:

اس نے اپنی اولاد کو اکٹھا کر کے اپنا خواب سنایا اور انہیں وصیت کی کہ جب کوئی نبی، اللہ کی طرف دعوت دے تو اس پر ایمان لائیں اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے بجیر سے کہا اگر مجھے لوگوں کے پروپیگنڈے کا ڈر نہ ہوتا تو میں صرف اسی ذات کو سجدہ کرتا جس نے مجھے پیدا کیا اور آسمان کو پیدا کیا۔(اس دور میں صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے والے کو لوگ صابی کہہ دیتے تھے)

4۔حکمت:

حکمت اور اصابت رائے۔اور یہ دونوں خوبیاں اس کے اندر طویل تجربے اور ذاتی ذہانت اور اپنے سوتیلے باپ اور ماموں بشامہ کی طویل صحبت سے پیدا ہوئیں۔

زہیر کا شعری ماحول:

زہیر بن ابی سلمیٰ، غطفان قبیلے کی مشہور شاخوں بنو عبس اور بنو ذبیان میں ناز و نعمت سے پھولا پھلا اور یہ دونوں شاخیں نہایت امن وسکون اور محبت وسکون سے زندگی بسر کر رہی تھیں کہ شیطان نے ایک جوے بازی پر مبنی ریس کے ذریعے ان میں پھوٹ ڈال دی اور یہ چالیس سال تک باہمی قتل وغارت میں مبتلا رہے۔بالآخر زہیر بن ابی سلمیٰ کے دو ممدوحین کے ایثار سے یہ چالیس سالہ جنگ ختم ہوئی جس کا زہیر کے دل پر بڑا خوشگوار اثر ہوا اور اس نے ساری زندگی ان کی مدح میں صرف کر دی۔

بنو عبس اور بنو ذبیان میں اس بات پر جنگ چھڑ گئی کہ بنو عبس کے گھوڑے داحس اور بنو ذبیان کی گھوڑی غبراء کے شہسواروں میں سو(100) اونٹ کی شرط پر ریس لگ گئی جونہی بنو عبس کے داحس ہدف پر پہنچنے لگا تو بنو ذبیان کے لوگوں نے اس کا رخ موڑ دیا اس پر دونوں قبیلوں میں جنگ شروع ہو گئی جس میں سینکڑوں بہادر کام آئے اور

لاتعداد بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں تاآنکہ ہرم بن سنان اور حارث بن عوف نے مقتولوں کی دیت اپنے اموال سے ادا کر کے دونوں قبائل میں صلح کرا دی۔

زہیر بن ابی سلمیٰ کے نصاب میں شامل اشعار مع ترجمہ ومعانی کلمات درج ذیل ہیں:

فَلَا تَكْتُمُنَّ اللهَ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ لِيَخْفَى وَمَهْمَا يُكْتَمِ اللهُ يَعْلَمِ

اپنے سینے کی بری نیت کو اللہ سے مت چھپاؤ تاکہ وہ پوشیدہ رہ جائے اور اپنی بری نیت کو خواہ کتنا ہی چھپایا جائے اللہ اسے جان لیتا ہے۔

يُؤَخَّرْ فَيُوْضَعْ فِي كِتَابٍ فَيُدَّخَرْ لِيَوْمِ الْحِسَابِ أَوْ يُعَجَّلْ فَيُنْقَمِ

اس کو مؤخر کیا جاتا ہے پس رجسٹر میں درج کر لیا جاتا ہے اور روز حساب تک اسے ذخیرہ کیا جاتا ہے یا جلد ہی اس کا انتقام لیا جاتا ہے۔

رَأَيْتُ الْمَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِئْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

میں نے تو موتوں کو دیکھا ہے وہ کور شب اونٹنی کی طرح روندتی چلی جا رہی ہے جس پر وہ پاؤں رکھ دے اسے مار دیتی ہے اور جس سے اس کا پاؤں آگے یا پیچھے جا پڑے وہ معمر ہو کر سٹھیا جاتا ہے۔

وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَهُ وَلَوْ رَامَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

اور جو موتوں کے اسباب سے ڈر جائے گا یہ اسے پالیں گی اگرچہ وہ سیڑھیوں کے بل آسمان پر چڑھنے کا قصد کر لے۔

وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيقَةٍ وَإِنْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

اور جس کسی انسان میں کوئی جبلی خصلت ہو اگر وہ خیال کرلے کہ وہ لوگوں سے پوشیدہ رہ سکتی ہے تو (یہ اس کی خام خیالی ہے) وہ منظر عام پر ضرور آئے گی۔

وَكَائِنْ تَرَى مِنْ صَامِتٍ لَكَ مُعْجِبٍ زِيَادَتُهُ أَوْ نَقْصُهُ فِي التَّكَلُّمِ

اور کتنے لوگ ہیں جو خاموشی کی بناء پر تجھے بھلے معلوم ہوتے ہیں، لیکن ان کا کمال یا نقصان ان کے بولنے میں پوشیدہ ہے۔ (تا مرد سخن نگفتہ باشد، عیب وہنرش نہفتہ باشد)

لِسَانُ الْفَتَى نِصْفٌ وَنِصْفٌ فُؤَادُهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صُوْرَةَ اللَّحْمِ وَالدَّمِ

نوجوان کا آدھا حصہ اس کی زبان ہے اور آدھا حصہ دل ہے (یعنی دل مقام نیت ہے اور زبان ذریعہ اظہار ہے) علاوہ ازیں وہ گوشت اور خون کی مورتی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

اَتَکْتُمُنَّ : کسی صورت میں بھی نہ چھپاؤ۔ فعل نہی مذکر مخاطب نون ثقیلہ تاکید کے لیے ہے۔

صُدُوْرٌ: سینے۔ صدر کی جمع ہے بعض نسخوں میں نفوس ہے معنی ایک ہی ہے۔

یُؤَخَّرُ: مؤخر رکھا جاتا ہے۔

یُوْضَعُ : رکھا جاتا ہے۔

یُدَخَّرُ: ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

یُعَجَّلُ : جلدی کی جاتی ہے۔

اَلْـمَنَایَا: موتیں۔ مَنِیَّۃٌ کی جمع ہے۔

خَلِیْقَۃَ : طبعی خصلت۔ جبلی عادت۔

عَشْوَآءَ: وہ اونٹنی جو کور شب ہونے کی وجہ سے رات میں نہ دیکھ سکے۔

رَامَ : قصد اور ارادہ کرے۔ رَامَ یَرُوْمُ ، سے فعل ماضی واحد مذکر۔

خَالَ :خیال کرے۔ خَالَ یَخُوْلُ خَوْلًا

صَامِتٌ: خاموش رہنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر۔

مُعْجِبٌ : پسند آنے والا۔

لِسَانٌ : زبان۔

اَلْفَتٰی :نوجوان۔

فُؤَادٌ:دل

اَللَّحْمُ: گوشت

اَلدَّمُ: خون

4۔ حضرت لبید عامر

حضرت لبید عامری بن ربیعہ بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم بنو عامر کی قیام گاہ نجد میں پیدا ہوئے اور ان کا قبیلہ قیس غیلان کے معزز قبائل میں سے تھا ان کا باپ بڑا سخی اور عالی مرتبہ انسان تھا اور اسے اسکی سخاوت کی وجہ سے ربیع المقترین (تنگ دستوں کا موسم بہار) کہا جاتا تھا۔ حضرت لبید کا چچا عامر: بنو عامر کا مشہور شہسوار اور نیزہ باز تھا اس کی بہادری کی وجہ سے اسے ملاعب الاسینہ کہا جاتا تھا۔ گویا حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو سخاوت اور بہادری ورثے میں ملی تھی ادبی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا والد ربیعہ، ان کی صغر سنی میں وفات پا گیا تو اس کی کفالت ان کے چچاؤں نے کی اور اسے ناز ونعمت سے پروان چڑھایا۔ جب یہ بڑا ہوا تو اس میں نجابت کے آثار نظر آنے لگے اور اس نے عمدہ شعر کہنے شروع کر دیئے اور اپنے چچاؤں کی مدح کہنے لگا حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں قسم کھائی تھی کہ جب بھی مشرق کی طرف سے باد صبا آئے گی تو میں لوگوں کو کھانا کھلایا کروں گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ آبسے اور وہاں بھی روایت قائم رکھی ایک سال یہ تنگدست ہو گئے اور گورنر کوفہ ولید بن عقبہ قریشی مسجد میں خطبہ جمعۃ المبارک دے رہا تھا کہ مشرق کی طرف سے ہوا آئی اور یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے کہا کہ لوگو میری مروت میں میری مدد کرو تو گورنر کوفہ ولید قریشی نے اسے ایک سو (100) اونٹ عطا کیے جو اس نے ذبح کرا کر لوگوں کو کھلا دیئے

انہوں نے بڑی طویل عمر پائی غالباً نوے سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور پچپن سال اسلام میں گذارے چونکہ انہوں نے زیادہ تر شاعری دور جاہلیت میں کی اس لیے اس کے معلقے کو دور جاہلیت کے اشعار میں شمار کیا گیا لوگ ان کی شاعری کے اس قدر دلدادہ ہو گئے کہ وہ کہنے لگے:

أُكْتُبُوهُ عَلَى الْحَنَاجِرِ وَلَوْ بِالْخَنَاجِرِ

کہ ان کے اشعار کو سانس کی نالیوں پر لکھ لو اگرچہ خنجروں کی نوکوں سے بھی لکھنا پڑے۔

جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو شعر کہنے میں دلچسپی ختم کر دی اور قرآن حفظ کرنا شروع کر دیا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اشعار سنانے کی فرمائش کی تو انہوں نے یہ کہہ کر یہ معذرت کر لی کہ امیر المؤمنین جب سے میں نے قرآن کریم پڑھا ہے مجھے شعر کہنے میں دلچسپی ہی نہیں رہی۔ اس بات سے خوش ہو کر

امیر المؤمنین بیت المال سے ان کا سالانہ دو ہزار درہم وظیفہ مقرر کر دیا البتہ یہ بات مسلم ہے کہ انہوں نے قبول اسلام کے بعد یہ شعر ضرور کہا ہے:

اَلْحَمْدُ للهِ إِذْ لَمْ يَأْتِنِيْ أَجَلِيْ حَتّٰى لَبِسْتُ مِنَ الْإِسْلَامِ سِرْبَالًا

کہ الحمد اللہ مجھے اس وقت تک موت نہیں یہاں تک کہ میں اسلام کا لباس زیب تن نہیں کر لیا۔

ذیل میں ان کے معلقے کے وہی اشعار بمع ترجمہ و توضیح معانی درج کیے گئے ہیں جو نصاب میں شامل ہیں:

عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا فَمُقَامُهَا بِمِنًى تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرِجَامُهَا

وادی منیٰ کے غول اور رجام پہاڑوں کے ان گھروں کے نام و نشان مٹ گئے جہاں تھوڑے عرصے یا زیادہ عرصے کے لیے قیام کیا جاتا تھا۔

فَعَلَا فُرُوْعُ الْأَيْهُقَانِ وَأَطْفَلَتْ بِالْجَلْهَتَيْنِ ظِبَاؤُهَا وَنَعَامُهَا

سو اب وہاں ایہقان کے پودوں کی شاخیں بلند ہو گئی ہیں اور اس وادی کے دونوں کناروں پر ہرنیوں نے بچے جنم دیے ہیں اور مادہ شتر مرغوں نے اپنے انڈوں سے بچے نکال لیے ہیں۔

وَالْعَيْنُ سَاكِنَةٌ عَلٰى أَطْلَائِهَا عُوْذًا تَأَجَّلَ بِالْفَضَاءِ بِهَامُهَا

اور نیل گائیں اپنے نوزائیدہ بچوں کے اوپر کھڑی ہیں اور پہاڑوں کے درمیانی میدان ان بچوں کے ریوڑوں سے بھر گئے ہیں۔

وَجَلَا السُّيُوْلُ عَنِ الطُّلُوْلِ كَأَنَّهَا زُبُرٌ تُجِدُّ مُتُوْنَهَا أَقْلَامُهَا

اور سیلابی ریلوں نے ان گھروں کے نشانات کو اس طرح نکھار دیا کہ گویا وہ مدہم تحریریں تھیں جن کے متون کو قلموں نے نئے سرے سے روشن کر دیا ہے۔

فَوَقَفْتُ أَسْأَلُهَا وَكَيْفَ سُؤَالُنَا صُمًّا خَوَالِدَ مَا يَبِيْنُ كَلَامُهَا

سو میں وہاں ٹھہر کر پوچھنے لگا (کہ یہاں کے باشندے کہاں گئے)، لیکن ان چکنی اور ٹھوس چٹانوں سے ہمارا پوچھنا فضول ہے، کیونکہ وہ تو اپنی بات واضح نہیں کر سکتیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

عَفَتْ: مٹ گئے۔ باب عَفَا ،يَعفُوْا ،عَفْوًا ،وَعُفُوًّا وَعَفَآءً سے فعل ماضی واحد مونث۔

دِيَارٌ: گھر۔ یہ دار کی جمع ہے کہا جاتا ہے دیار عرب، دیار شام، شام کے شہر۔

مِنَى: ایک علاقے کا نام جو اس منیٰ سے علاوہ ہے جہاں حاجی قربانیاں کرتے ہیں۔

تَأَبَّدَ: ویران ہو گیا ہے یعنی اب وہاں انسان نہیں بستے حیوان بستے ہیں۔

غَوْلٌ: ایک پہاڑ کا نام ہے رجام بھی پہاڑ کا نام ہے۔

عَلَا: بلند ہو گئی ہیں۔ عَلَا يَعْلُوْا عُلُوًّا سے فعل ماضی واحد مذکر غائب۔

فُرُوْعٌ: شاخیں۔ فرع کی جمع اس کا متضاد اصول ہے یعنی جڑیں۔

اِيْهَقَانٌ: لمبی شاخوں والا پودا یا گھاس۔

اَطْفَلَتْ: وہ بچوں والی ہو گئی۔

جَلْهَتَيْنِ: کنارے۔ یہ جلھۃ کی تثنیہ ہے وادی کا کنارا شہر کا محلہ۔

ظِبَآءٌ: ہرنیاں۔ یہ ظَبِيٌّ کی جمع ہے اس کا مذکر غزال ہے۔

نَعَامَةٌ: مادہ شتر مرغ

اَطْلَآءٌ: ایک ماہ سے کم مدت کے ہرن کے بچے کو کہتے ہیں۔

اَلْعَيْنُ: آنکھ۔ اس کی جمع اَعْيُنٌ آتی ہے یہاں مراد نیل گائیں ہیں۔

عُوْذًا: تازہ جنم لینے والے نوزائیدہ بچے۔

اِجْلٌ: اجڑ، ریوڑ۔ اَلسُّيُوْلُ ۔ سیلابی ریلے۔ اَلطُّلُوْلُ ۔ نشان

زُبُرٌ: تحریریں۔ قرآن میں بالبینت والزبر ۔ اس کی جمع زبور بھی آتی ہے۔

صُمًّا: ٹھوس پتھر ۔ چٹان

اَلْخَوَالِدُ: خالد کی جمع ہمیشہ اور دیر پا رہنے والی

5۔ عمرو بن کلثوم تغلبی

معلقات کے پانچویں شاعر کا نام عمرو بن کلثوم ہے اس کا باپ کلثوم بن مالک تغلبی جزیرہ نمائے عرب کا مشہور شہسوار تھا اور اس کی ماں لیلیٰ بنت ربیعہ تغلبیہ تھی جو کلیب اور مہلہل کی بہن تھی اور یہ دونوں شخص بڑے معزز سردار تھے۔ اس کی قوم نے اس کی شرافت اور نجابت اور شجاعت وبسالت اور جود وسخا کی بنا پر اسے پندرہ سال کی عمر میں ہی اپنے قبیلے کا سردار تسلیم کر لیا تھا۔ کتب ادب کی روایات کے مطابق حیرہ کے بادشاہ عمرو بن ہند نے بنو تغلب اور بنو بکر بن وائل کے مابین طویل معرکوں کے بعد صلح کرادی اور دونوں قبائل کے درمیان ایک مرتبہ پھر کسی بات پر تکرار ہوگئی اور یہ دونوں شاہ حیرہ عمرو بن ہند کے دربار میں پہنچے اسی دوران بنو بکر کے شاعر حارث بن حلزہ یشکری نے عمرو بن ہند کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھا جس کی وجہ سے شاہ حیرہ کا میلان بنو بکر بن وائل کی طرف ہوگیا جس کا عمرو بن کلثوم تغلبی کو بڑا رنج ہوا اور وہ نامکمل قصیدہ پڑھے بغیر ہی واپس آگیا۔

ابھی یہ معاملہ تازہ ہی تھا کہ ایک دن شاہ حیرہ عمرو بن ہند نے اپنی مجلس میں حاضرین سے کہا بھلا عرب میں کوئی ایسا شخص ہے جس کی ماں میری ماں کی خدمت کو عار سمجھے؟ حاضرین نے کہا جی ہاں، لیلیٰ بنت ربیعہ جو سردار تغلب عمرو بن کلثوم کی ماں ہے اس پر شاہ حیرہ نے دعوت کے بہانے عمرو بن کلثوم کو بلایا اور ساتھ اس بات کی امید کی کہ وہ اپنی ماں کو بھی لیکر آئے۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم اپنے تیز رو گھوڑے پر اپنی والدہ سمیت حیرہ پہنچ گیا اور اپنی والدہ کو عورتوں کی مجلس میں بھیج کر خود مردوں کی مجلس میں بیٹھ گیا اسی دوران طے شدہ منصوبے کے مطابق شاہ حیرہ کی والدہ نے خدمت لینے کے بہانے عمرو بن کلثوم کی والدہ سے کہا کہ مجھے وہ تھال پکڑائیے۔ اس پر لیلیٰ نے کہا: صَاحِبَةُ الْحَاجَّةِ تَقُوْمُ إِلٰى حَاجَتِهَا اس کے جواب میں شاہ حیرہ کی والدہ نے کہا۔ يَالِلْكُ مِنْ عَجُوْزٍ وَقِحَةٍ۔ (یہ بوڑھی کس قدر بے شرم اور گستاخ ہے) اس پر لیلیٰ باآواز بلند فریاد کناں ہوئی وَاعُمَرَاہُ عمرو بن کلثوم نے یہ آواز سن کر شاہ حیرہ کی طرف دیکھا تو اس نے صورت حال بھانپ لی اور اپنی تلوار سے شاہ حیرہ کا سر قلم کر دیا اور اپنی ماں کو اپنے گھوڑے پر اپنے پیچھے بٹھا کر اپنی قوم کے پاس چلا آیا اور اس نے اپنا معلقہ نظم کر کے تجارتی میلے عکاظ میں لوگوں کو سنایا جو بے حد مقبول ہوا۔ بعض روایات کے مطابق اس کا معلقہ ایک سو سے زائد اشعار پر مبنی ہے، لیکن ہم صرف انہی اشعار کو ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی کے ساتھ درج کرتے ہیں جو نصاب میں شامل ہیں:

أَبَا هِنْدٍ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْنَا وَأَنْظِرْنَا نُخَبِّرْكَ الْيَقِيْنَا

اے ابوہند! (شاہ حیرہ) ہم پر جلدی نہ کر اور ہمیں مہلت دے ہم تجھے یقینی خبر دیں گے۔

بِأَنَّا نُوْرِدُ الرَّايَاتِ بِيْضًا وَنَصْدُرُهُنَّ حُمْرًا قَدْ رَوِيْنَا

ہم سفید جھنڈے لے کر (پانیوں کے چشموں پر) وارد ہوتے ہیں اور ہم سیراب ہو کر انہیں اس حال میں واپس لاتے ہیں کہ وہ (خون سے) رنگین ہوتے ہیں۔

مَتٰى نَنْقُلْ إِلٰى قَوْمٍ رَحَانَا يَكُوْنُوْا فِي اللِّقَاءِ لَهَا طَحِيْنَا

جب ہم جنگ کی چکی کسی قوم کی طرف منتقل کرتے ہیں تو وہ ہم سے سامنا کرتے ہی آٹے کی طرح مہین ہو جاتی ہے۔

أَلَا لَا يَجْهَلَنْ أَحَدٌ عَلَيْنَا فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِيْنَا

خبردار کوئی ہمارے اوپر حملے کی حماقت نہ کر بیٹھے ورنہ ہم احمقوں کی حماقت سے بڑھ کر حماقت کر بیٹھیں گے۔

وَنَشْرَبُ إِنْ وَرَدْنَا الْمَآءَ صَفْوًا وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا كَدِرًا وَطِيْنًا

اگر ہم پانی کے گھاٹ پر وارد ہوں تو صاف پانی ہم پی لیتے ہیں اور ہمارے علاوہ لوگ مٹیالا اور گدلا پانی پیتے ہیں۔

إِذَا بَلَغَ الْفِطَامَ لَنَا رَضِيْعٌ تَخِرُّ لَهُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِيْنَا

جب ہمارے قبیلے کا کوئی بچہ دودھ چھوڑنے کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو بڑے بڑے سر پھرے اس کے سامنے سربسجود ہو جاتے ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

هِنْدٌ: دل موہ لینے والی عورت۔ هَنَّدَ يُهَنِّدُ هَنْدًا: ابوہند یعنی ہند کا باپ مراد عمرو بن ہند

أَنْظِرْنَا: ہمیں مہلت دے۔ أَنْظَرَ يُنْظِرُ إِنْظَارًا مہلت دینا

نُوْرِدُ: ہم وارد ہوتے ہیں۔ أَوْرَدَ يُوْرِدُ إِيْرَادًا سے جمع متکلم فعل مضارع۔

اَلرَّايَاتُ: جھنڈے۔ اس کا واحد رأية ہے۔

بِيْضٌ: سفید۔ یہ رایات کی صفت ہے۔

حُمْرًا: سرخ۔ اس سے مؤنث صفت حمراء آتی ہے اور مذکر أحمر

رَحَی: چکی۔ رَحَا یَرْحُوْ رَحْوَ سے اسم آلہ

اَلطَّحِیْنُ : آٹا طَحَنَ یَطْحَنُ طَحْنًا سے۔

اَلَا: حرف تنبیہ۔ خبردار۔ آگاہ اور ہوشیار رہنا۔

صَفْوًا: صاف۔ شفاف۔ کِدْرًا: گدلا۔ مٹیالا پانی

لَا یَجْهَلَنَّ : ہم پر چڑھائی کی حماقت نہ کرے۔ فعل مضارع واحد مذکر

اِلْفِطَامُ: دودھ چھڑانا۔ صبی۔ بچہ

جَبَابِرُ: سر پھرے مغرور۔ جابر کی جمع

سَاجِدِیْنَ: عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے جھک جاتے ہیں الف اشباع کے لئے ہے

6۔ عنترہ بن شداد عبسی

عنترہ بن شداد کا تعلق قبیلہ عبس سے ہے جو ان قبائل میں سے ایک مشہور قبیلہ ہے جو مضر کی شاخ قیس عیلان کی پشت سے اترے ہیں، یہ قبیلہ سرزمین نجد میں جو بہادروں، شہسواروں اور شاعروں سے زرخیز خطہ ہے، میں اپنے قریبی رشتہ داروں اور ذبیان، عامر اور اسد جیسے غطفانی حلیفوں کے درمیان آباد تھا۔

بنو عبس کے کسی معرکے میں شداد بن عبس کے ہاتھ میں ایک زبیبہ نامی حبشی لونڈی ہاتھ آئی تو اس نے شداد کی پشت سے ایک سیاہ بچہ جنا اور اس کا نام عنترہ رکھا۔ عنترہ کا معنٰی ہے (دلیر جنگ باز) عرب سرداروں کی رسم تھی کہ وہ اپنی لونڈیوں کی اولاد کو اس وقت تک اپنی اولاد تسلیم نہیں کرتے تھے جب تک کہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام نہ دے جب ان میں کوئی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتا تو اسے اپنا بیٹا تسلیم کر کے آزاد کر دیتے۔

چنانچہ عنترہ اسی رسم کے تحت پروان چڑھا اور اپنے باپ کے اونٹ چراتا رہا یہاں تک کہ ایک دن قبیلہ طے نے قبیلہ عبس پر یلغار کر دی اور اس کے اونٹ اور آزاد عورتیں قید کر کے لے گئے۔ ان عورتوں میں عنترہ کی چچازاد عبلہ بھی تھی۔ اس اندوہناک صورتحال میں شداد نے عنترہ سے مدد کی درخواست کی اور کہا:

اے عنترہ! ان لٹیروں کا پیچھا کر۔ عنترہ نے مذاقاً کہا کہ غلام اچھی طرح پیچھا نہیں کر سکتا وہ تو اچھی طرح دودھ دھو سکتا ہے اور دودھیل اونٹنیوں کے تھنوں پر کپڑا لپیٹ سکتا ہے۔ اس پر شداد نے کہا: ان کا پیچھا کر اور تو آزاد ہے۔

عنترہ نے اس بات پر اپنی قوم کو گواہ بنایا اور پھر قبیلہ طے کے لٹیروں کو کوندنے والی بجلی کی طرح جالیا اور ان پر اس قدر زوردار حملہ کیا کہ طائی لٹیرے اپنا اسلحہ اور ان کے اونٹ اور عورتیں چھوڑ کر فرار ہو گئے اور عنترہ اس حال میں لوٹا کہ وہ تلواروں اور تیروں کے زخموں سے چور ہونے کے باوجود شاداں اور فرحاں تھا جب بنو عبس نے اپنے اونٹ اور عورتیں واپس لوٹتی ہوئی دیکھیں ان کی دوشیزاؤں نے مترنم گیتوں سے اس کا استقبال کیا، اس واقعے سے عنترہ کے جنگی معرکوں کا نیا باب رقم ہونا شروع ہو گیا۔ اور اس کی چچازاد عبلہ بنت مالک جو نہایت خوبصورت دوشیزہ تھی اور اس کے اپنے ساتھ عشق و محبت کو خاطر میں نہ لاتی تھی وہ اس کی شجاعت و بسالت سے متاثر ہو کر اسے دل و جان سے چاہنے لگی۔ خصوصاً ان معرکوں میں اس کے کارہائے نمایاں سے جو اس نے داحس اور غبراء کی دوڑ سے جنم لینے والی چالیس سالہ جنگ میں سرانجام دیے اور جزیرہ عرب شہروں اور بستیوں اور صحرائی خیموں میں اس کے گیت گائے جانے لگے اور عنترہ کا نام، شجاعت و بسالت کی صفات ستودہ کا مترادف بن گیا، لیکن اس کی چچازاد محبوبہ عبلہ

کے باپ نے اپنی بیٹی کی اس سے رغبت کے باوجود اس سے شادی نہ کی جس کی وجہ سے یہ اپنے جنگی کارناموں پر مشتمل اشعار میں کثرت سے اس کا ذکر کرتا رہا اس نے طویل عمر پائی، لیکن بعثت نبوی کا زمانہ نہ پاسکا۔

عنترہ بن شداد کی امتیازی اوصاف:

1. بے حیائی اور برے کاموں سے اجتناب اور ہمسایہ عورتوں سے غض بصر۔ چنانچہ یہ اپنے اشعار میں اپنی ستودہ صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:
2. ''میں پیدائشی طور پر ہی عمدہ اخلاق رکھتا ہوں اور خواہش نفس کی پیروی نہیں کرتا اور میں نے زندگی میں کسی عورت کے ولی کو مہر ادا کیے بغیر اس سے استمتاع نہیں کیا اور جب کبھی سر راہ میری پڑوسن میرے سامنے آجائے۔ میں اس وقت اپنی نگاہ اوپر نہیں اٹھاتا جب تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل نہ ہو جائے۔''
3. یہ جنگ باز ضرور تھا، لیکن لوٹ مار کے لیے جنگوں میں حصہ نہیں لیا کرتا تھا بلکہ وہ اپنی قوم کی سہر وردی کے لیے لڑتا تھا اور اس وقت کسی جنگ میں حصہ نہ لیتا جب تک کہ اس کی قوم پر ظلم نہ ہوتا۔ جب اس کی قوم پر کوئی ظالمانہ اقدام کرتا تو اس کے پرخچے اڑا دیتا۔
4. یہ عفیف النفس تھا اور خوش حالی کے ایام میں بھی گندے کاموں سے اجتناب کرتا تھا۔
5. اس کی محبت، حقیر خواہشات سے پاک تھی اور یہ دشمنوں کی تلواروں کا سامنا اس بناء پر کرتا تھا کہ ان کی چمک، عبلہ کی مسکراہٹ کے وقت اس کے چمکتے دانتوں سے چمک مشابہ ہوتی تھی۔
6. فن قتال میں اس کی مہارت، اس کی شجاعت سے بڑھ کر تھی۔
7. کیونکہ وہ اس جگہ داخل نہیں ہوتا تھا جس سے نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوتی تھی اور وہ بڑے بہادر کو قتل کرنے سے قبل کسی کمزور مد مقابل کا سر اڑا کر شجاع دشمن کا دل مرعوب کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔
8. جنگ کے وقت اگلی صفوں میں ہونا اور مال غنیمت کی تقسیم کے وقت پچھلی صفوں میں ہونا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے عنترہ کی فروسیت (شہسواری کی صفات) کی تعریف کی اور خصوصاً اس بات کی کہ وہ جنگ میں پیش پیش ہوتا اور مال غنیمت میں سب سے پیچھے بیٹھا رہتا۔

9. بعثت نبوی سے تقریباً پانچ سال قبل بنو نبہان کے ساتھ جنگ میں کسی طائی تیر انداز کے تیر سے قتل ہو گیا۔

اس کے اشعار بڑے بڑے بزدلوں کو شیر بنا دیتے ہیں جو عربی زبان وادب کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں لیکن ہم یہاں صرف ان اشعار کو مع ترجمہ درج کرتے ہیں جو نصاب میں داخل ہیں:

يَدْعُوْنَ عَنْتَرَ وَالرِّمَاحُ كَأَنَّهَا   أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانِ الْأَدْهَمِ

وہ عنترہ کو پکارتے ہیں جبکہ تیر، میرے ادھم گھوڑے کے سینے میں اس طرح لگ رہے ہیں کہ گویا وہ کنویں (کے ڈولوں) کی رسیاں ہیں (جو یکے بعد دیگرے پانی نکالنے کے لیے کنویں میں پھینکی جا رہی ہیں۔)

مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِثُغْرَةِ نَحْرِهِ   وَلَبَانِهِ حَتَّى تَسَرْبَلَ بِالدَّمِ

میں اپنے گھوڑے کے سینے کو ان کی طرف سیدھا کر کے ان پر مسلسل تیر برساتا رہا حتی کہ اس گھوڑے نے خون کا لباس پہن لیا۔

فَازْوَرَّ مِنْ وَقْعِ الْقَنَا بِلَبَانِهِ   وَشَكَا إِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحَمْحُمِ

سو وہ اپنے سینے پر تیروں کی چوٹوں سے ایک طرف ہو گیا اور اس نے اپنے آنسو ٹپکا کر اور نرم آواز سے ہنہنا کر مجھ سے شکایت کی۔

لَوْ كَانَ يَدْرِيْ مَا الْمُحَاوَرَةُ اشْتَكَى   وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ الْكَلَامَ مُكَلِّمِيْ

اگر وہ گفتگو کرنا جانتا ہوتا تو مجھ سے زیادہ شکوی کرتا اور اگر وہ بولنا جانتا ہوتا تو ضرور مجھ سے ہم کلام ہوتا۔

وَلَقَدْ شَفَا نَفْسِي وَأَذْهَبَ سُقْمَهَا   قِيْلَ الْفَارِسُ وَيْكَ عَنْتَرَ أَقْدِمِ

اور میری جان کو شفاء بخشی اور گھوڑے کی بیماری دور کر دی، شہسواروں کی اس بات نے کہ اے عنترہ آگے بڑھ تیری شجاعت کے کیا کہنے؟

مشکل الفاظ کے معانی

اَلرِّمَاحُ: نیزے۔ یہ رُمْحٌ کی جمع ہے وہ لمبا بانس جس کے سرے پر نوکدار لوہا لگا ہو۔

اَشْطَانٌ: رسیاں۔ شطن کی جمع۔ مراد ڈولوں کی رسیاں۔

لَبَانٌ: سینہ

أَدْهَمُ: سیاہی مائل رنگت والا گھوڑا۔ اسم صفت

ثُغْرَةٌ: سینے اور گردن کے درمیان گہرائی والا حصہ۔ نَحْرٌ: سینہ

تَسَرْبَلَ: لباس پہن لیا۔

اَلدَّمُ: خون۔ اس کی جمع اَلدِّمَآءُ ہے۔

وَقْعَ: ضرب چوٹ۔ زخم۔ اَلْقَنَا: بانس کا نیزہ

عَبْرَةٌ: آنسو

تَحَمْحَمَ: ہنہنایا۔ باب تَحَمْحَمَ يَتَحَمْحَمُ تَحَمْحُمًا سے فعل ماضی

اَلْمُحَاوَرَةُ: گفتگو۔ حَاوَرَ يُحَاوِرُ مُحَاوَرَةً مصدر

مُكَلِّمِي: مجھ سے بات چیت باہم کلام کرنے والا

شَفَى: مجھے شفاء دی۔ شَفَى يَشْفِيْ شِفَآءً سے فعل ماضی واحد مذکر

سَقْمٌ: بیماری۔ از باب سَقِمَ يَسْقُمُ سَقْمًا

اَلْقِيْلُ: بات۔ یہ قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا سے نکلا ہے۔

اَلْفَوَارِسُ: شہسوار (جمع) اس کا واحد فَارِسٌ ہے گھوڑا سوار کو فارس کہتے ہیں۔

وَيْكَ: تیری خوبی (شجاعت) کے کیا کہنے۔ یہ کلمہ داد ہے۔

أَقْدَمَ: آگے بڑھ۔ أَقْدَمَ يَقْدِمُ إِقْدَامًا سے فعل امر

7۔ حارث بن حِلزہ یشکری بکری

معلقات کا یہ شاعر بذات خود اتنا مشہور نہیں ہوا جتنا اس کا وہ معلقہ مشہور ہوا جو اس نے شاہ حیرہ عمرو بن ہند کے دربار میں پڑھا تھا۔ یہ بنو بکر بن وائل کی شاخ بنو یشکر سے تعلق رکھتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پھلبہری کے مرض میں مبتلا تھا۔ اور جب یہ اپنی قوم کے ساتھ شاہ حیرہ کے دربار میں پہنچا تو اس نے اپنے اور اس کے درمیان سات پردے لٹکا دیے جب اس نے اپنا قصیدہ پڑھا تو وہ اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے پردے ہٹا دیے اور اپنے ساتھ بٹھا کر اسے کھانا کھلایا، اور بنو بکر بن وائل کا طرف دار بن گیا۔

اس کے معلقے کے تراسی اشعار ہیں اور حسب دستور شعراء اس کا آغاز تشبیب سے ہوا ہے اور پھر ریگستانی جہاز یعنی اونٹنی کے اوصاف حمیدہ بیان ہوئے ہیں اس کے بعد بنو بکر بن وائل کے موقف کی وکالت حسن ترتیب سے بیان ہوئی ہے۔ اب اس کے معلقے کے چند اشعار دیگ کے چند چاول چکھنے کے بمصداق ملاحظہ کیجیے کہ یہ خالص عربی اسلوب سے کس قدر ہم آہنگ ہیں:

إِنَّ إِخْوَانَنَا الْأَرَاقِمَ يَغْلُوْ نَ نعَلَيْنَا فِيْ قِيْلِهِمْ إِحْفَاءُ

بے شک ہمارے تغلبی بھائی بصد اصرار ہم پر الزام لگا رہے ہیں۔

يَخْلُطُوْنَ الْبَرِيْءُ مِنَّا بِذِيْ الذَّنب وَلَا يَنْفَعُ الْخَلِيُّ الْخَلَاءُ

وہ ہمارے بے قصور کو قصوروار سے خلط ملط کر رہے ہیں اور ہمارے بے قصور کو بے قصور ہونا نفع نہیں دے رہا۔

أَجْمَعُوْا أَمْرَهُمْ بِلَيْلٍ فَلَمَّا أَصْبَحُوْا أَصْبَحَتْ لَهُمْ ضَوْضَاءُ

وہ رات کو ایک بات بنا کر اس پر اتفاق کر لیتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو اس کے ساتھ شور وغل برپا ہو جاتا ہے۔

مِنْ مُنَادٍ وَمِنْ مُجِيْبٍ وَمِنْ تِصْهَالُ خَيْلٍ خِلَالَ ذَاكَ رُغَاءُ

کوئی دھائی دینے لگتا ہے اور کوئی اس کی دھائی پر ہتھیار اٹھا لیتا ہے اور اسی دوران کسی کے گھوڑے ہنہنانے لگتے ہیں اور کسی کے اونٹ بلبلانے لگتے ہیں۔

أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُرَقِّشُ عَنَّا عِنْدَ عَمْرٍو وَهَلْ لِذَاكَ بَقَاءُ

اے ہمارے برخلاف عمرو بن ہند کے پاس چغلی کرنے والے بھلا تیری اس چغلی کو کوئی پائیداری حاصل ہے؟

لَا تَخُلْنَا عَلَى غَرَائِكَ إِنَّا قَبْلُ مَا قَدْ وَشَى بِنَا الْأَعْدَاءُ

یعنی اس اشتعال انگیزی پر ہمیں دبنے جھکنے والا نہ سمجھنا۔ اس سے پہلے بھی ہمارے دشمن ہماری چغلیاں کر کے منہ کی کھا چکے ہیں۔

فَبَقِيْنَا عَلَى الشَّنَاءَةِ تَنْمِيْنَا حُصُوْنٌ وَعِزَّةٌ قَعْسَاءُ

ہمارے دشمنوں کی چغلیوں کے باوجود ہمارے مضبوط قلعے اور ہماری پائیدار عزت ہمیں (پہلے سے بھی) زیادہ بلند کرتی جا رہی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

اَلْأَرَاقِمُ: اَرْقَمَ کا لفظی معنی موذی سانپ ہے۔ اَرَاقِمُ، اَرْقَمْ کی جمع ہے۔ بنو تغلب کے اکثر سرداروں کے نام ارقم تھا اس لیے یہاں اراقم کا لفظ بولا گیا ہے۔

يَغْلُوْنَ: بات کا بتنگڑ بناتے ہیں۔

رُغَاءٌ: اونٹ کا بلبلانا

قِيْلَ: قول۔ بات۔ إِخْفَاءٌ: ایک بات کو بار بار دھرا کر پریشان کرنا۔

ضَوْضَاءُ: شور وغل کرنا۔ باب ضَأْضَأَ يَضَنْضِئُ ضَوْضًا

تِصْهَالٌ: گھوڑے کا ہنہنانا۔

اَلْمُرَقِّشُ: چغل خوری کے ذریعے بات کو آراستہ کرنا

غِرَاءٌ: اکسانا۔ مشتعل کرنا

قَعْسَاءُ: پائیدار اور لازوال عزت ورفعت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمد باری تعالیٰ

أُمَيَّةُ بْنِ أَبِيْ الصَّلْتِ الجَاهِلِيُّ

امیہ بن ابی صلت بنو ثقیف کا سردار اور فصیح و بلیغ شاعر تھا اس نے اپنے اشعار میں کمالات الٰہیہ اور دین حنیف کا پرچار کیا اس نے نبوت کا زمانہ پایا مگر حسد کی وجہ سے آنحضرت ﷺ پر ایمان نہ لایا آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ سفر میں اس کے سو اشعار سنے تھے یہ توحید کا پرستار اور بت پرستی سے بیزار تھا، ۲۳۰ ہجری میں فوت ہوا۔

لَكَ الْحَمْدُ وَالنَّعْمَآءُ وَالْمُلْكُ رَبَّنَا　　فَلَا شَيْءَ أَعْلٰى مِنْكَ مَجْدًا وَأَمْجَدُ

اے ہمارے پالنے والے تو تعریفوں اور نعمتوں اور بادشاہی کا مالک ہے بزرگی اور تعریف کے اعتبار سے کوئی چیز تجھ سے بلند و برتر نہیں ہے۔

مَلِيْكٌ عَلٰى عَرْشِ السَّمَآءِ مُهَيْمِنٌ　　لِعِزَّتِهِ تَعْنُوا الْوُجُوْهُ وَتَسْجُدُ

وہ مالک ہے اور آسمان کے عرش پر نگہبانی کر رہا ہے، سبھی چہرے اس کی عزت کے سامنے جھکتے ہیں اور اسے سجدے کرتے ہیں۔

فَسُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْخَلْقُ قَدْرَهُ　　وَمَنْ هُوَ فَوْقَ الْعَرْشِ فَرْدٌ مُوَحَّدٌ

وہ ذات جس کے مرتبے کو مخلوق نہیں پہچانتی وہ (ہر نقص سے) پاک ہے اور وہ مالک الملک عرش کے اوپر اکیلا اور یکتا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ بَارِئُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ　　إِمَآءٌ لَهُ طَوْعًا جَمِيْعًا وَأَعْبُدُ

وہ اللہ ہے تمام مخلوق کو بنانے والا اور ساری کی ساری مخلوق بخوشی اس کے غلام اور لونڈیاں ہیں۔

مَلِيْكُ السَّمٰوٰتِ الشِّدَادِ وَأَرْضِهَا　　يَدُوْمُ وَيَبْقٰى وَالْخَلِيْقَةُ تَنْفَدُ

وہ سخت اور مضبوط آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اسے ہمیشگی اور بقاء حاصل ہے اور تمام مخلوق ختم ہو جائے گی۔

مفردات کی تشریح

1. اَلنَّعْمَآء . نِعْمَةٌ کی جمع ہے مراد نعمتیں (أَمْجَدٌ) مَجَدَ يَمْجُد مَجْدًا سے اسم تفضیل، مراد ہے سب سے بڑھ کر بزرگی والا

2. مَلِيْكٌ. (مَلَكَ يَمْلِك مِلْكاً) مراد بادشاہ

3. مُهَيْمِنٌ (هَيْمَنَ يُهَيْمِن) سے اسم فاعل مراد نگہبانی کرنے والا تَعْنُوْ (عَنَا يَعْنُوْ عَنْوًا) سے مراد تابع ہونا، سامنے جھکنا۔

4. قَدْرَهُ. (قَدَرَ يَقْدِرُ قَدْرًا) سے مراد مرتبہ اور درجہ ہے

5. فَرْدٌ - (فَرَدَ يَفْرُد فَرْدًا) سے مراد یکتا اور اکیلا ہونا

6. مُوَحَّدَ. (وَحَّدُ) سے مراد مفعول ہے یعنی منفرد اور یکتا مانا گیا۔

7. بَارِئ- (بَرَأ يَبْرِئ) سے اسم فاعل ہے مراد عدم سے وجود میں لانے والا

8. إِمَآءٌ. یہ جمع ہے (أَمَةٌ) کی مراد لونڈیاں

9. طَوْعًا. (طَاعَ يَطُوْع) سے مصدر ہے مراد خوشی سے فرمانبرداری کرنا

10. أَعْبُدُ. یہ جمع ہے عَبْدٌ کی مراد غلام۔

11. خَلِيْفَةٌ. مخلوق، اس کی جمع (خَلاَئِقٌ) یعنی مخلوقات

12. شِدَادٌ. سخت (تَنْفَدُ، نَفَدَ يَنْفَدُ) مراد ختم ہونا۔

مدح النبي ﷺ

از حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ　　وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

اور آپ سے زیادہ حسین انسان تو میری آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ جمیل انسان عورتوں نے ابھی تک جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ　　كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

آپ ہر عیب سے پاک صاف پیدا کیے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کیے گئے ہیں جیسے آپ پیدا ہونا چاہتے تھے۔

مفردات کی تشریح:

1. أَحْسَنَ: یہ حَسَنَ يَحْسُنُ حُسْنًا سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اس کا معنیٰ ہے سب سے زیادہ خوبصورت۔ حسین ترین
2. قَطُّ: ق پر زبر اور ط پر پیش اور شد کے ساتھ (مشدد پیش کے ساتھ) قط یہ زمانہ ماضی میں کسی چیز یا کام کے کُلّیۃً نہ ہونے کے معنیٰ دیتا ہے۔ جیسے مَا فَعَلْتُ هٰذَا قَطُّ کہ میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا۔
3. أَجْمَلَ: یہ جَمَلَ يَجْمُلُ جَمَالًا سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اس کا معنیٰ ہے نہایت جمیل اور خوبصورت۔
4. مُبَرَّأً: بے عیب۔ از باب بَرَأَ يَبْرَأُ تَبَرِّئًا وَبَرِيئًا
5. كَأَنَّكَ: كَأَنَّ حرف تشبیہ ہے اس کا معنیٰ ہے گویا کہ آپ۔ یہ لفظ كَأَنَّ ان حروف میں سے ہے جو اپنے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتے ہیں۔ جیسے كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ

اللہ

از شیخ الاسلام ابوالقاسم (عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالمالک بن طلحہ رضی اللہ عنہ نیشاپوری القشیریؒ)

يَا مَنْ تَقَاصَرَ شُكْرِىْ عَنْ أَيَاذِيهِ   وَكَلَّ كُلُّ لِسَانٍ عَنْ مَعَالِيهِ

اے وہ ذات کہ میرا شکر اس کی نعمتوں کے موازنہ سے قاصر ہے اور ہر زبان اس کی بلندیاں بیان کرنے سے عاجز ہے۔

لَا دَهْرَ يُخْلِقُه لَا قَهْرَ يَلْحَقُهُ   لَا كَشْفَ يُظْهِرُه لَا سِتْرَ يُخْفِيهِ

نہ تو زمانہ اسے پرانا کر سکتا ہے اور نہ اسے قہر لاحق ہو سکتا ہے نہ کشف اسے ظاہر کر سکتا ہے نہ پردہ اسے چھپا سکتا ہے۔

لَا عَدَّ يَجْمَعُهُ لَا ضِدَّ يَمْنَعُهُ   لَا حَدَّ يَقْطَعُهُ لَا قَطْرَ يَحْوِيهِ

نہ گنتی اسے جمع کر سکتی ہے نہ دشمنی اسے روک سکتی ہے، نہ دھارا اسے کاٹ سکتی ہے نہ دائرہ اسے گھیر سکتا ہے

لَا كَوْنَ يَحْصُرُهُ لَا عَوْنَ يَنْصُرُه   وَلَيْسَ فِي الْوَهْمِ مَعْلُومٌ يُضَاهِيهِ

نہ کائنات اس کا احاطہ کر سکتی ہے نہ معاونت اس کی نصرت کر سکتی ہے۔ اور نہ وہم میں کوئی معلوم چیز اس کی برابری کر سکتی ہے۔

جَلَالُهُ أَزَلِيٌّ لَا زَوَالَ لَهُ   وَمُلْكُهُ دَآئِمٌ لَا شَيْئَ يُفْنِيهِ

اس کی بزرگی ازلی ہے اسے زوال نہیں اور اس کی بادشاہت ہمیشہ کے لیے ہے کوئی چیز اسے فنا نہیں کر سکتی۔

مفردات وتشریحات

(أَيَادِيهِ). آدَ، يَئِيْدُ سے، طاقت پکڑنا لیکن مجازاً نعمت مراد ہے ۔كَلَّ. يَكِلُّ كَلًّا تھکنا۔ کمزور ہونا مضمحل ہونا ۔ مَعَالِيهِ. عَلَا يَعْلُوْ سے مراد بلندیاں۔

فَرْدًا . لاثانی۔ بے مثل۔ تِيهِ. آنے والا وقت، مستقبل

دَهْرٌ. اس کی جمع دُهُوْرٌ ہے مراد زمانہ ۔يُخْلِقُهُ. (أَخْلَقَ يُخْلِقُ خَلَقًا) سے مراد پُرانا کرنا۔ جدید تعلیم یافتہ بالعموم اور عوام الناس بالخصوص اِخْلَاقَ اور اَخْلَاقَ کے درمیان فرق نہیں کرتے اور کہتے

ہیں، اس کا اِخلَاق درست نہیں۔ حالانکہ اِخلَاق کا معنی بوسیدہ کپڑا ہے اور اَخلَاق کے معانی عادات اور خصائل ہیں۔ کَشْفٌ. نقاب اٹھانا، انکشاف کرنا۔

عَدَّ. (عَدَّ یَعُدّ عَدًّا) مراد ختم ہونا۔ ضِدٌّ. مخالف، یہ (ضَدَّ یَضُدُّ) سے مصدر ہے۔ حَدٌّ. یہ (حَدَّ یَحُدُّ) سے مصدر ہے تیز دھار۔ قَطْرٌ اس کی جمع (اَقْطَارٌ) ہے مراد گوشہ اور خطہ۔

کَوْنٌ۔ عالم موجودات، کائنات، ضَاھَی. (یُضَاھِیْ مَضَا ھَۃً)۔ برابر کرنا۔ مشابہہ ہونا۔

اَزَلِیٌّ. دائمی ہمیشہ سے ۔ جَلَالٌ. بزرگی ۔ اَفْنٰی یُفْنِیْ. فنا کرنا

مِنْ آيَاتِ اللهِ — اللہ کی چند نشانیاں

از ابو الفرج (احمد بن علی بن خلف) ہمدانی

فِيْ ظَلَامِ الدُّجٰى وَضَوْءِ النَّهَارِ — آيَةٌ لِلْمُهَيْمِنِ الْجَبَّارِ

تاریک اندھیروں میں اور دن کی روشنی میں، زبردست نگہبان کے (وجود) کی دلیل ہے۔

فَلَكٌ دَائِرٌ وَقُطْبٌ مُقِيْمٌ — وَنُجُوْمٌ تَجْرِيْ بِغَيْرِ اِخْتِيَارِ

گول فلک (آسمان) اور قائم رہنے والا محور اور ستارے بغیر اختیار کے چل رہے ہیں۔

وَسَمَاءٌ قَامَتْ بِغَيْرِ عِمَادٍ — فَوْقَ أَرْضٍ رَسَتْ بِغَيْرِ قَرَارِ

اور آسمان، زمین کے اوپر بغیر ستونوں کے کھڑا ہے اور بغیر قیام گاہ کے ٹھہرا ہوا ہے۔

وَصَعِيْدٌ يَحُوْلُ نَبْتًا قَصِيْرًا — مُوْنِقَ الرَّوْضِ مُوْرِقَ الْأَشْجَارِ

اور مٹی، چھوٹی سی انگوری کی شکل اختیار کر لیتی ہے وہ باغ کو خوشنما اور درختوں کو پتے فراہم کرنے والی ہے۔

شِرْبُهُ وَاحِدٌ وَاَلْوَانُهُ شَتّٰى — فَمِنْ اَصْفَرَ وَمِنْ جُلَّنَارِ

ان کا پینا، ایک ہے اور ان کے رنگ جدا جدا ہیں چنانچہ کوئی تو زرد ہیں اور کوئی گلنار ہیں۔

شَهِدَ الرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ طُرًّا — أَنَّ هٰذَا مِنْ صَنْعَةِ الْجَبَّارِ

علم میں رسوخ رکھنے والے تمام علما نے گواہی دی ہے کہ یہ زبردست اور طاقتور کی کاریگری کا نمونہ ہے۔

مفردات وتشریحات

ظَلَامٌ. اس کا واحد ظُلَمٌ ہے مراد اندھیرا۔ الدُّجٰى. (دَجَا يَدْجُوْ دَجْوًا) سے مراد تاریکیاں۔

فَلَكٌ جمع اَفْلَاكٌ آسمان، قُطْبٌ محور، مدار، چوٹی، وہ لکڑی جس پر چکی گھومتی ہے۔

عِمَادٌ. اس کا واحد (عَمَدٌ) ہے مراد ستون ۔رَسَتْ. (رَسَا يَرْسُوْ) سے مراد ٹھہرنا، گڑ جانا، جم جانا۔

صَعِيْدٌ. بالائی زمین، سطح، میدان ۔نَبْتًا. اس کی جمع (نَبَاتٌ) ہے انگوریاں ۔مُوْنِقٌ. خوشنما (اَنِقَ يَانِقُ) سے اسم فاعل ۔مُوْرِقٌ. پتے نکالنے والی۔

شِرْبُهُ. (شَرِبَ يَشْرِبُ) سے اسم ظرف ۔اَلْوَانٌ. رنگ اس کا واحد (لَوْنٌ) ہے ۔اَصْفَرُ. زرد

رَاسِخُوْنَ. علم میں رسوخ اور پختگی رکھنے والے (رَسَخَ يَرْسُخُ رَسُوْخًا) سے طُرًّا. سب کے سب

(طَرَّا الْاِبِلَ) سے کہ اس نے اونٹوں کو جمع کیا۔ صَنْعَةٌ. کاریگری

مَدْح الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ ﷺ

آقائے نامدار سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی مدح

از محمد بن سعید بُوصیری م ۶۹۴ھ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ　　وَ الْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَعَجَمٍ

محمد ﷺ، دونوں، جہانوں، اور دونوں مخلوقوں، (جن اور انسان) اور عرب و عجم دونوں کے سردار ہیں۔

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِيْ فَلَا أَحَدٌ　　أَبَرَّ فِيْ قَوْلِ "لَا" مِنْهُ وَلَا "نَعَمْ"

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والا ہے اور آپ سے بڑھ کر کوئی بھی 'نہ' اور 'ہاں' کہنے میں سچا نہیں ہے۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ　　لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آپ ﷺ (اللہ کے وہ) حبیب ہیں جن سے ہر طرح کی ہولناکیوں کے ہجوم میں شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔

دَعَآ اِلَى اللّٰهِ فَالْـمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ　　مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا چنانچہ آپ کے دامن کو تھامنے والے ایسی رسی کو تھامنے والے ہیں جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

هُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ　　ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْباً بَارِئُ النَّسَمِ

آپ ﷺ وہ ہستی ہیں جن کے کمال اور حسن کو مکمل کرکے، خالق کائنات نے انہیں اپنا حبیب چن لیا۔

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ　　فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

وہ اپنی خوبیوں میں کسی کی شرکت سے پاک ہیں اور آپ میں رکھا ہوا حسن کا جوہر، تقسیم نہیں کیا گیا۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ　　وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحاً فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

چھوڑ اس کو جو عیسائیوں نے نبی کے بارے میں دعوی کیا اور آپ کی تعریف میں حسب منشاء جو کہنا ہے کہہ اور اسے محکم بنا۔

وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ　　وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اور آپ کی ذات کی طرف، تو جس بزرگی کو منسوب کرنا چاہے کرلے اور جونسی عظمت کو تو آپ کی قدر و منزلت کی طرف منسوب کرنا چاہے کرلے۔

مفــــردات و تشریحات

اَلْكَوْنَيْنِ- كَوْنٌ کی تثنیہ ہے مراد دنیا و آخرت۔ ثَقَلَيْنِ- ثَقَلٌ کی تثنیہ ہے مراد جن اور انسان

فَرِيقَيْنِ. فِرْقَةٌ کی تثنیہ ہے مراد عرب اور عجم میں عُرْبٌ. باشندگان عُرُبٌ، عَرُبَ يَعْرُبُ سے مصدر ہے یعنی مافی الضمیر کو فصیح زبان میں بیان کرنا۔ عَجَمٌ. غیر عرب۔ فارس کے باشندے

اَلْآمِرُ، اَمَرَ يَاْمُرُ. سے اسم فاعل مراد حکم دینے والا۔ اَلنَّاهِيُّ. نَهٰى يَنْهٰى سے اسم فاعل مراد روکنے والا۔ اَبَرُّ. نیک ترین سچا اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔

مُقْتَحِم. اِقْتَحَمَ يَقْتَحِمُ سے اسم فاعل مراد ہجوم کرنے والے

هَوْلٌ. خوفناک

(مُسْتَمْسِكُوْنَ) اِسْتَمْسَكَ يَسْتَمْسِكُ. سے اسم فاعل مراد تھامنے والے

مُنْفَصِمٌ اَنْفَصَمَ يَنْفَصِمُ. سے اسم فاعل (غیر منفصم). نہ لوٹنے والا

(بَارِئ النَسَم). کَائِنَات کو عدم سے وجود میں لانے والا۔

(مُنَزَّهٌ) نَزَّهَ يُنَزِّهُ سے اسم مفعول ہے مراد پاکیزہ

(اِحْتَكِمِ) امر ہے (اِحْتَكَمَ يَحْتَكِمُ) سے مراد مضبوط کر۔

مُنْفَصِمٌ اَنْفَصَمَ يَنْفَصِمُ. سے اسم فاعل

غیر منفصم۔ نہ لوٹنے والا

(عِظَمِ). جمع ہے عَظْمَةٌ کی مراد ہے قدر و منزلت

جَمْعٌ كَأُسْدِ الْغَابِ

کچھار کے شیروں جیسا لشکر

از سیدنا حسان بن ثابت انصاری

عَرَفْتَ دِيَارَ زَيْنَبَ بِالْكَثِيْبِ ... كَخَطِّ الْوَحْيِ فِي الرِّقِّ الْقَشِيْبِ

تو زینب کے گھروں کو جوریت کے ٹیلوں کے پاس ہیں، جانتا ہے، وہ گھر ایسے ہیں جیسے جدید اور باریک کھال پر کتابت کی گئی ہو۔

تُعَاوِرُهَا الرِّيَاحُ وَكُلُّ جَوْنٍ ... مِنَ الْوَسْمِيِّ مُنْهَمِرٌ سَكُوْبٌ

وہاں ہوائیں اور موسم بہار کے سیاہ بادل موسلادھار بادل لے کر آتے جاتے رہتے ہیں۔

فَأَمْسٰى رَسْمُهَا خَلِقاً وَأَمْسَتْ ... يَبَاباً بَعْدَ سَاكِنِهَا الْحَبِيْبِ

چنانچہ وہ اپنے ہاں رہنے والے حبیب کے بعد ویران ہو گئے اور ان کے نشان مٹ گئے۔

فَدَعْ عَنْكَ التَّذَكُّرَ كُلَّ يَوْمٍ ... وَرُدَّ حَرَارَةَ الصَّدْرِ الْكَئِيْبِ

پس تو اپنے سے اس کی ہر روز کی یاد کو چھوڑ دے اور غمگیں دل کی حرارت کو لوٹا دے۔

وَخَبِّرْ بِالَّذِيْ لَا عَيْبَ فِيْهِ ... بِصِدْقٍ غَيْرَ أَخْبَارِ الْكَذُوْبِ

اور اس کی خبر دے جس میں کوئی عیب نہیں ہے اور ایسی سچی خبر دے جو جھوٹ سے مبرا ہو۔

بِمَا صَنَعَ الْمَلِيْكُ غَدَاةَ بَدْرٍ ... لَنَا فِي الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ النَّصِيْبِ

کہ اللہ نے بدر کی صبح کو جو کچھ کیا اس روز اس نے ہمارے لیے مشرکین سے حصہ مختص کر دیا۔

غَدَاةَ كَأَنَّ جَمْعَهُمْ حِرَاءٌ ... بَدَتْ أَرْكَانُهُ جُنْحَ الْغُرُوْبِ

گویا کہ اس صبح کو ان کی جماعت، حرا پہاڑ کی طرح تھی اس کے ارکان رات کے حصہ میں ظاہر ہو رہے تھے۔

فَوَافَيْنَا هُمْ مِنَّا بِجَمْعٍ ... كَأُسْدِ الْغَابِ مُرْدَانٍ وَشِيْبِ

چنانچہ ہم انہیں اپنی، کچھار کے شیروں جیسی جماعت لے کر ملے جس میں نوخیز جوان اور سفید بالوں والے مجاہد تھے۔

أَمَامَ مُحَمَّدٍ قَدْ آزَرُوْهُ ... عَلَى الْأَعْدَاءِ فِيْ لَفْعِ الْحُرُوْبِ

انہوں نے محمد ﷺ کے سامنے لڑائی کی آگ میں کود کر دشمنوں پر اس کی قوت مضبوط کی۔

بِأَيْدِيْهِمْ صَوَارِمُ مُرْهَفَاتٌ وَكُلِّ مُجَرَّبٍ خَاظِي الْكُعُوْبِ

ان کے ہاتھوں میں تیز دھار تلواریں اور مضبوط گرہوں والے آزمائے ہوئے تیر تھے۔

بَنُوْ الْأَوْسِ الْغَطَارِفِ آزَرَتْهَا بَنُو النَّجَّارِ فِي الدِّيْنِ الصَّلِيْبِ

وہ بنو اوس کے سردار تھے اور خالص و مضبوط دین کے معاملے میں بنوالنجار نے ان کی معاونت کی۔

فَغَادَرْنَا أَبَا جَهْلٍ صَرِيْعاً وَعُتْبَةَ قَدْ تَرَكْنَا بِالْجَبُوْبِ

چنانچہ ہم ابو جہل کو زمین پر پچھاڑا ہوا چھوڑ آئے اور ہم نے عتبہ کو پتھریلی زمین پر تڑپا دیا۔

وَشَيْبَةَ قَدْ تَرَكْنَا فِيْ رِجَالٍ ذَوِيْ حَسَبٍ إِذَا نَسَبُوْا نَسِيْبِ

اور شیبہ کو ہم نے ان مردوں میں چھوڑا جن کا جب کوئی نسب بیان کرے تو وہ حسب والے ہیں۔

يُنَادِيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ لَمَّا قَذَفْنَاهُمْ كَبَاكِبَ فِي الْقَلِيْبِ

جب ہم نے ان کو قلیب بدر میں جتھوں کی صورت میں پھینکا تو انہیں اللہ کا رسول کہہ رہا تھا۔

أَلَمْ تَجِدُوْا حَدِيْثِيْ كَانَ حَقًّا وَأَمْرُ اللهِ يَأْخُذُ بِالْقُلُوْبِ

کیا تم نے میری باتوں کو برحق نہ پایا اور اللہ کا حکم دلوں کو جالیتا ہے۔

فَمَا نَطَقُوْا وَلَوْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا صَدَقْتَ وَكُنْتَ ذَا رَأْيٍ مُصِيْبِ

چنانچہ وہ بول نہ سکے اور اگر وہ بولتے تو کہتے تُو نے سچ کہا تھا اور تُو درست رائے والا ہے۔

حل لغت

(1) اَلْكَثِيْبُ ریت کا ٹیلہ (2) اَلْوَحْي کتاب

(3) اَلْقَشِيْبُ جدید، نیا (4) تُعَاوِرُهَا الرِّيَاحُ اس پر ہوائیں رہتی ہیں۔

(5) جَوْنٌ سیاہ بادل (6) اَلْوَسْمِيْ موسم بہار کی پہلی بارش

(7) مُنْهَمِرٌ بہنے والا پانی (8) خَلَقاً (بوسیدہ) يَبَاباً (ویران)

(9) رَسْمٌ (مکان کے مٹے ہوئے نشانات) (10) اَمْسٰى (ہوگئے)

(11) حَرَارَةٌ (گرمی) (12) اَلْكَئِيْبُ (غمگیں دل)

(13) اَلتَّذَكُّرُ (یاد کرنا) (14) اَلصَّدْرُ (سینہ)

(15) اَلْكَذُوْبُ (جھوٹا) (16) اَلْمَلِيْكُ (بادشاہ) جمع مَلِيْكَاءُ

(17) غَدَاةٌ (صبح) يَوْمَ بَدْرٍ (جنگ بدر کا دن) (18) اَلنَّصِيْبُ (حصہ)

(19) حِرَآءُ (پہاڑ)　　(20) اَلْجَنْح (رات کا حصہ)

(21) اُسْدُ الْغَابِ (کچھار کے شیر)　　(22) مُرْدَانٌ (جوان)

(23) شِیْبٌ (سفید بالوں والے)　　(24) آزَرُوْہ (اس کی مدد کی) آزرہ مُوَازَرَۃً سے

(25) لَفْحِ الْحُرُوْبِ (لڑائی کی آگ) لَفَحَ یَلْفَحُ لَفْحاً سے

(26) مُرْهَفَاتٌ (تیز دھار)

(28) صَوَارِمُ (تلواریں)

(28) مُجَرَّبٌ (آزمایا ہوا تیر)

(29) خَاظِي الْكَعُوْبِ (مضبوط گرہوں والے)

(30) اَلْغَطَارِف (اس کا واحد)

(31) غطریف ہے مراد (فیاض سردار)

(32) اَلصَّلِیْبُ (خالص، مضبوط)

(33) صَرِیْعاً (گرا ہوا)

(34) اَلْجَبُوْبُ (سخت زمین)

(35) اَلنَّسِیْبُ (شریف نسب والا)

(36) کَبَاکَب (جماعتیں) اس کا واحد کَبْکَبہ ہے

(37) اَلْقَلِیْب (مراد وہ کنواں جس میں مقتولین قریش کو ڈالا گیا تھا)

(38) ذَا رَأْيٍ مُصِیْبٍ (درست رائے والا)

فَتْحُ مَكَّةَ

از سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وَقَالَ اللهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا　　يَقُوْلُ الْحَقَّ إِنْ نَفَعَ الْبَلَاءُ

اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے بندے محمد کو رسول بنایا جو حق بات کہتا ہے اگر تمہیں تجربہ اور امتحان نفع دے تو جان لو کہ وہ سچ کہتا ہے۔

شَهِدْتُ بِهِ فَقُوْمُوْا صَدِّقُوْهُ　　فَقُلْتُمْ لَا نَقُوْمُ وَلَا نَشَاءُ

میں نے اس کی گواہی دی لہٰذا تم بھی اٹھو اور اس کی تصدیق کرو، سو تم نے کہا نہ ہم کھڑے ہوں گے اور نہ ہم (گواہی دینا) پسند کریں گے۔

وَقَالَ اللهُ قَدْ سَيَّرْتُ جُنْدًا　　هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ

اور اللہ نے فرمایا کہ میں نے لشکر انصار کو اس کا لشکر بنایا اور ان کا مقصد دشمن سے دودو ہاتھ کرنا ہے۔

لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ　　سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ

ہم سے ہر روز بنو معد سے گالی یا لڑائی یا ہجو گوئی کا سابقہ (واسطہ) پڑتا ہے۔

فَنُحْكِمُ بِالْقَوَافِيْ مَنْ هَجَانَا　　وَنَضْرِبُ حِيْنَ تَخْتَلِطُ الدِّمَاءُ

لہٰذا جو کوئی ہماری ہجو کرے تو ہم قافیوں کے ذریعے اسے لگام دیتے ہیں اور جب معرکہ گرم ہوتا ہے تو ہم شمشیر زنی کرتے ہیں۔

أَلَا أَبْلِغْ أَبَا سُفْيَانَ عَنِّيْ　　مُغَلْغَلَةً فَقَدْ بَرِحَ الْخَفَاءُ

خبردار ابوسفیان بن حارث (مطلبی ہاشمی) کو میرا فوری پیغام پہنچادو کہ پردہ ہٹ چکا ہے۔

بِأَنَّ سُيُوْفَنَا تَرَكَتْكَ عَبْدًا　　وَعَبْدُ الدَّارِ سَادَتُهَا الْإِمَاءُ

کہ ہماری تلواروں نے تجھے حقیر غلام بنا کر چھوڑ دیا اور عبدالدار کی لونڈیاں اس پر سرداری کر رہی ہیں

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ　　وَعِنْدَ اللهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ

تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بد گوئی کی اور میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اور اس کام کا صلہ اللہ کے پاس ہے۔

أَتَهْجُوْهُ وَلَسْتَ لَهُ بِكُفْءٍ فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَآءُ

کیا تو ان کے متعلق بدگوئی کرتا ہے اور تو ان کے ذرہ برابر بھی نہیں پس تم دونوں میں سے بُرے کی برائی تم میں سے نیک کی نیکی پر قربان ہو۔

هَجَوْتَ مُبَارَكاً بَرًّا حَنِيْفاً أَمِيْنَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

تو نے اس کی بدگوئی کی جو برکت والا، نیک اور توحید کی طرف مائل ہونے والا اور اللہ کا امانت دار بندہ ہے اور اس کا وصف وفاداری کرنا ہے۔

أَمَنْ يَهْجُوْا رَسُوْلَ اللهِ مِنْكُمْ وَيَمْدَحُهُ وَ يَنْصُرُه سَوَآءُ؟

بھلا تم میں سے وہ شخص، جو رسول اللہ کی ہجو گوئی کرے اور وہ جو آپ کی مدح کرے اور مدد کرے وہ برابر ہو سکتے ہیں؟

فَإِنَّ أَبِيْ وَوَالِدَه وَعِرْضِيْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

بے شک میرا باپ اور دادا میری جان، تم سے محمدؐ کی عزت بچانے کے لیے ڈھال ہے۔

لِسَانِيْ صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيْهِ وَبَحْرِيْ لَا تُكَدِّرُه الدِّلَاءُ

اور میری زبان بے عیب قاطع تلوار ہے اور میرے سمندر کو ڈول گدلا نہیں کر سکتے۔

مفردات کی تشریح

عَبْدًا بندہ مراد حضرت محمد ﷺ اَلْبَلَاءَ (تجربہ امتحان)

شَهِدْتُ بِهِ (میں نے اس کی شہادت دی) سَيَّرْتُ (میں نے چلایا ہے)

جُنْدًا (لشکر) الانصار (مددگار) مراد اوس اور خزرج کے قبائل ہیں۔

مُعَدٌّ (قریش کا جداعلیٰ شمالِ عرب کے اکثر قبائل اس کی طرف منسوب ہیں، لیکن یہاں وہ مراد ہیں اس کی نسل مراد ہے۔)

نُحْكِمُ (ہم لگام دیتے ہیں) اَلْقَوَافِيْ (قصیدے)

حِيْنَ (جب) تَخْتَلِطُ (ملتے ہیں)

اَلدِّمَآءَ (خون) اَلْمُغَلْغَلَةَ (فوری پیغام)

اَلْعَبْدَ (غلام) عبدالدار (قبیلہ قریش) اَلْاَمَاءُ (لونڈیاں۔ لیکن یہاں عورتیں مراد ہیں)

اَلْجَزَآءُ (صلہ، بدلہ)　　اَلْکَفِیُٔ (جوڑ، برابر والا)

اَلْفِدَآءُ (قربان)　　مُبَارَکاً (برکت والا)

بِرًّا (نیکی کرنے والا)　　حَنِیْفاً (گمراہی اور بہکاوے سے ہدایت اور حق کی طرف مائل ہونے والا۔)

اَمَنْ یَہْجُوْا (بھلا وہ شخص جو آپ کے عیب بیان کرتا ہے) مِنْکُمْ (تم میں سے)

اَلْعِرْضُ (بدن، نفس ذات، عزت)　　اَلْوِقَآءُ (ڈھال، بچاؤ) بچنے کا ذریعہ۔

صَارِمٌ (تیز دھار تلوار)　　اَلدِّلَاءُ (ڈول) اس کا واحد دَلْوٌ ہے۔

حِکَمٌ وَتَجَارِبُ

از زہیر بن ابی سلمیٰ

فَلَا تَكْتُمُنَّ اللهَ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ لِيَخْفَى وَمَهْمَا يَكْتُمِ اللهُ يَعْلَمِ

تم اپنے دلوں کی باتوں کو مخفی رکھنے کے لیے اللہ سے مت چھپاؤ کیونکہ جو کچھ اللہ سے چھپایا جائے وہ اسے جان لیتا ہے۔

يُؤَخَّرْ فَيُوْضَعْ فِيْ كِتَابٍ فَيُدَّخَرْ لِيَوْمِ حِسَابٍ أَوْ يُعَجَّلْ فَيُنْقَمِ

وہ موخر کر کے کتاب میں، یوم حساب کے لیے رکھا جاتا ہے یا جلدی منظر عام پر لایا جاتا ہے تاکہ انتقام لیا جائے

وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَهُ وَلَوْ رَامَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

اور جو شخص موت کے اسباب سے ڈرا وہ اسے جالیں گی اگرچہ وہ سیڑھیوں کے ذریعے آسمان کا سہارا بھی تلاش کرے۔

وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخَلْ بِفَضْلِهِ عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَغْنَ عَنْهُ وَيُذْمَمِ

اور جو کوئی مالدار اپنی قوم پر مال خرچ کرنے میں بخل کرے تو اسے نظر انداز کیا جائے گا اور اس کی برائی بیان کی جائے گی۔

وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوْفَ مِنْ دُوْنِ عِرْضِهِ يَفِرْهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يُشْتَمِ

اور جو کوئی اپنی عزت کو بچانے کے لیے اپنے مال کو ڈھال بنالے گا تو وہ ضرور عزت بچالے گا اور جو گالی سے نہ بچا وہ گالی دیا جائے گا۔

وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيْقَةٍ وَإِنْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

اور جب کسی آدمی میں کوئی بری خصلت ہوتی ہے تو اگرچہ وہ لوگوں پر اسے مخفی سمجھے لیکن وہ جان لی جائے گی۔

وَكَائِنْ تَرَى مِنْ صَامِتٍ لَكَ مُعْجِبٍ زِيَادَتُهُ أَوْ نَقْصُهُ فِي التَّكَلُّمِ

اور کتنے سارے خاموش رہنے والے لوگ جو تجھے اچھے لگتے ہیں لیکن ان کی اچھائی یا برائی گفتگو سے ظاہر ہوگی۔

لِسَانُ الْفَتٰی نِصْفٌ وَ نِصْفٌ فُؤادُهُ - فَلَمْ یَبْقَ اِلاَّ صُوْرَةَ اللَّحْمِ وَالدَّم

انسان کا آدھا حصہ تو اس کی زبان ہے اور آدھا حصہ اس کا دل ہے اس کے علاوہ باقی جو کچھ ہے وہ محض خون اور گوشت کا ڈھانچہ ہے۔

مفردات کی تشریح

لَا تکتُمنَّ، مت چھپا کَتَمَ یَکتُمُ سے فعل نہی ہے بانون ثقیلہ

مَہْمَا جب کبھی بھی۔

ھَابَ یَھَابُ ڈرنا۔

نَالَ یَنَالُ سے یَنَلْنَ مراد جا پہنچتی ہیں۔

رَامَ قصد کرے۔

یُسْتَغْنَ، اِسْتَغْنٰی یَسْتَغْنِی سے مراد لاپروائی اور بے رخی برتی جاتی ہے۔

اَلْـمَعْرُوْف مال عِرْضُ، عزت

یَفِرْہ اسے بچالے گا

شَتَمَ یَشْتِمُ گالی دینا۔

خَلِیْقَةٌ، عادت، خصلت

خَالَ یُخَالُ خَیَالًا، گمان کرنا، سمجھنا۔

کَائِنٌ اسم فاعل ہے کَانَ یَکُوْنُ سے مراد خاموش پھرنے والے لوگ

مُعْجِبٌ خود پسند

فُؤَادٌ دل اس کی جمع اَفْئِدَةٌ ہے

فَتًی نوجوان اس کی جمع فِتْیَانٌ ہے۔

اَلْعَزَائِمُ

از ابو العلا المعرّیؒ

أَلَا فِیْ سَبِیْلِ الْمَجْدِ مَا أَنَا فَاعِلٌ عَفَافٌ وَإِقْدَامٌ وَحَزْمٌ وَنَائِلُ،

خبردار میں بزرگی اور شرافت کی راہ میں کوئی نہ کوئی کارنامہ سرانجام دینے والا ہوں اور پاکدامنی اور دلیری، احتیاط دوراندیشی اور فیاضی میں سے کچھ نہ کچھ کر کے دکھادوں گا۔

أَعِنْدِیْ وَقَدْ مَارَسْتُ کُلَّ خَفِیَّةٍ یُصَدَّقُ وَاشٍ أَوْ یُخَیَّبُ سَائِلُ،

کیا میرے پاس (ایسی حرکتیں ہوں؟) جب کہ میں نے ہر پوشیدہ عیب کا تجربہ کیا ہے چغل خور کی تصدیق کی جاتی ہے اور سائل کو محروم کیا جاتا ہے

وَإِنِّیْ وَإِنْ کُنْتُ الْأَخِیْرَ زَمَانُهُ، لَآتٍ بِمَا لَمْ تَسْتَطِعْهُ الْأَوَائِلُ،

اور میں، اگرچہ زمانے کے اعتبار سے آخر میں ہوں لیکن میں وہ خوبیاں لانے والا ہوں جو پہلے والے نہ لا سکے۔

أَغْدُوْا وَلَوْ أَنَّ الصَّبَاحَ صَوَارِمٌ أَسْرِیْ وَلَوْ أَنَّ الظَّلَامَ جَحَافِلُ

میں صبح کو جاتا ہوں اگرچہ صبح قاطع تلواروں جیسی ہو اور میں رات کو چلتا ہوں اگرچہ اندھیرا لشکروں کی طرح ہو۔

یُنَافِسُ یَوْمِیْ فِیَّ أَمْسِیْ تَشَرُّفًا وَتَحْسُدُ أَسْحَارِیْ عَلَیَّ الْأَصَائِلُ

شرافت اور بزرگی کے اعتبار سے میرا دن اور میری شام باہم مقابلہ کرتے ہیں اور میرے سحر کے اوقات میرے عصر کے اوقات پر حسد کرتے ہیں۔

تُعَدُّ ذُنُوْبِیْ عِنْدَ قَوْمٍ کَثِیْرَةً وَلَا ذَنْبَ لِیْ إِلَّا الْعُلَا وَالْفَضَائِلُ

میری قوم کے پاس میرے بہت سے گناہ شمار کیے جاتے ہیں حالانکہ سوائے سربلندی اور فضائل کے میرا کچھ گناہ نہیں۔

مفردات کی تشریح

اَلْـمَجْدُ، عزت ووقار، بزرگی عَفَافٌ عَفَّ يُعِفّ عِفَافاً پاکدامن ہونا

اِقْدَامٌ،اَقْدَامٌ،اَقْدَمَ يُقْدِمُ سے آگے بڑھنا، دلیری کرنا۔

حَزْمٌ، دوراندیشی (حَزَمَ يَحْزِمُ حَزْماً سے)

نَآئِلٌ، فیاضی کرنے والا

خَيَّبَ يُخَيِّبُ خَيباً، خسارا اٹھانا بے مراد لوٹنا

اَوَآئِلُ، اَوَّلَ، کی جمع ہے مراد پہلے لوگ سلف صالحین

صَوَارِمُ - صَرَمَ يَصْرِمُ، سے اسم فاعل کی جمع، کاٹنے والی

جَحَافِلٌ، جَحْفِلٌ، کی جمع ہے مراد بڑا لشکر

نَافَسَ يُنَافِس مُنَافَسَةً، مقابلہ کرنا۔

اَلْاَصَائِلُ، اَصِيلٌ، کی جمع مراد عصر ومغرب کے درمیانی اوقات

عُلَا، سربلندی، فضائل خوبیاں۔

اَلْحِکَمُ

از سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

وَ کُلُّ مَوَدَّۃٍ لِلّٰہِ تَصْفُوْا　وَلَا یَصْفُوْا عَلَی الْفِسْقِ الْاِخَآءُ

اور اللہ کے لیے ہر طرح کی محبت صاف وشفاف رہتی ہے اور بے حیائی پر بھائی چارہ کبھی صاف اور کھرا نہیں رہتا۔

وَکُلُّ جِرَاحَۃٍ فَلَھَا دَوَآءٌ　وَخُلْقُ السُّوْءِ لَیْسَ لَہٗ دَوَآءٌ

اور ہر زخم کی دواء میسر ہے، البتہ بد خلقی کی کوئی دواء نہیں ہے۔

وَلَیْسَ بِدَآئِمٍ اَبَدًا نَعِیْمٌ　کَذٰلِکَ الْبُؤْسُ لَیْسَ لَہٗ بَقَآءٌ

اور نعمتیں ہمیشہ رہنے والی نہیں ہیں اور اس طرح مصیبت کو بھی بقاء حاصل نہیں ہے۔

اِذَا اَنْکَرَتْ عَھْدًا مِنْ حَمِیْمٍ　فَفِیْ نَفْسِی التَّکَرُّمُ وَالْحَیَآءُ

جب میں اپنے کسی دوست سے کیا ہوا وعدہ بھول جاؤں تو میرے دل میں شرافت اور حیاء ہوتی ہے۔

مفردات کی تشریح

مَوَدَّۃٌ، دوستی، محبت

تَصْفُوْ صاف، خالص صَفَا یَصْفُوْ سے

اَلْفِسْقُ حق وصلاح کی راہ سے ہٹ جانا۔

اِخَآءٌ بھائی چارہ

جَرَاحَۃٌ، زخم

سُوْءٌ، بد، برا

اَلْبُؤْسُ، بِئِسَ یَبْئَسُ بُؤْسًا سے مراد سختی، مصیبت۔

حَمِیْمٌ، حَمَّ، یَحُمُّ، حَمًّا سے مراد گرم جوش دوست،

اَلتَّکَرُّمُ، شرافت، سخاوت۔

اَلْحُبُّ دِيْنٌ

از فرزدق

هٰذَا الَّذِیْ تَعرِف الْبَطْحَآء وَطَأْتَهُ وَالْبَيْت يُعْرِفُهُ وَالْحِلّ وَالْحَرَمُ

یہ وہ ہستی ہے جس کے قدموں کی چاپ کو ارض بطحاء پہچان لیتی ہے اور بیت اللہ بھی اسے جانتا ہے اور حرم وغیرہ بھی جانتے ہیں۔

هَذَا ابْن خَيْرِ عِبَادَ الله كُلّهم هٰذَا التَّقِيّ الطَّاهِر الْعَلَمُ

یہ اللہ کے تمام بندوں سے بہتر بندے کا بیٹا ہے یہ خدا ترس، صاف دل، پاکیزہ اور سر برآوردہ شخصیت ہے۔

هَذَا ابْن فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ جَاهِلَه بِجَدِّهٖ أَنْبِيَآء الله قَدْ خُتِمُوْا

اگر تو اس سے ناواقف ہے تو سن لے یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا ہے اور اس کے نانا پر اللہ کے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

وَلَيْسَ قَوْلُكَ "مَنْ هٰذَا" بِضَآئِرِهٖ الْعُرْب تَعرِف مَنْ أَنْكَرْتَ وَالْعَجَمُ

اور تیرا یہ کہنا کہ یہ کون ہے؟ اسے کچھ نقصان دہ نہیں ہے کیونکہ جسے تو نہیں جانتا اسے عرب و عجم جانتے ہیں۔

كِلْتَا يَدَيْهِ غِيَاثٌ يَسْتَوْ كِفَانِ فَلَا يَعْرُوْهُمَا عَدَمُ

اس کے دونوں ہاتھ سخاوت کے بادل ہیں اور ان کا نفع عام ہے وہ سخاوت کی بارش برساتے رہتے ہیں انہیں تنگ دستی سخاوت کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔

سَهْل الْخَلِيْقَةِ لَا تُخْشٰى بَوَادِرُهٗ يُزَيِّنُهٗ اِثْنَانِ حُسْن الْخُلْق وَالشِّيَم،

وہ نرم طبیعت والا ہے اس کے اچانک غصے کا خطرہ نہیں ہوتا اسے حسن طبیعت اور حسن خلق دو خوبیوں نے مزین کر رکھا ہے۔

حَمَّال أَثْقَالِ اِذَا افْتُدِحُوْا حُلْو الشَّمَآئِل تَحْلُوْ عِنْدَهٗ نَعَم،

وہ مصیبت زدہ قوموں کے بوجھ اٹھانے والا ہے وہ میٹھی خصلتوں والا ہے اس کے ہاں لفظ نَعَم شیریں تر کلمہ ہے۔

مَا قَالَ لَا قَطّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَائُهٗ نَعَم

اس نے تشہد کے بغیر کبھی لا نہیں کہا اگر تشہد نہ ہوتا تو اس کا لا بھی نعم ہوتا ہے۔

مفردات کی تشریح

بَطْحَآءُ، اصل میں پانیوں کی اس گزرگاہ کو کہتے ہیں جس کے دونوں کناروں پر ریت اور کنکریاں ہوں یہاں سرزمین مکہ مراد ہے

وَطَأتُهٗ، قدم کی جگہ

اَلْبَیْتُ، سے مراد کعبہ شریف

اَلْحِلُّ، جہاں حاجی احرام کھولتے ہیں

اَلْحَرَمُ، سے مراد وہ جگہ جہاں سے حاجی احرام باندھتے ہیں شعر کا مطلب یہ ہے سیدنا زین العابدین علی بن حسینؓ کو سب لوگ اور ساری زمین جانتی ہے۔

اِبْنُ خَیْرِ، عباد اللہ سے آپ کے نانا سیدنا محمد رسول اللہؐ مراد ہیں۔

اَلتَّقِیُّ، ستھرے اخلاق والا

اَلْعَلَمُ، مشہور

قَدْ خُتِمُوْا، بھیجنے بند کر دیئے گئے مراد یہ ہے کہ مشہور شخصیت ہیں ان کے تعارف کی ضرورت نہیں۔

ضَآئِرِہٖ، نقصان دینے والا مرتبہ گھٹانے والا یعنی تیرے نہ پہچاننے سے کیا فرق پڑتا ہے انہیں تو عرب و عجم جانتے ہیں۔

اَلْغِیَاثُ، لگاتار بارش

یَسْتَوْکِفُ، سے یَسْتَوْکِفَانِ، سخاوت ٹپکاتے ہیں عدم، تنگدستی۔

اَلْخَلِیْقَۃُ، طبیعت

بَوَادِرُ، جمع بَادِرَہ، ناگہانی غصہ

شِیَمُ، جمع شِیْمَۃ مراد خلق۔ یعنی آپ

خُلُق، اور خَلْقَ یعنی صورت اور سیرت کے اعتبار سے لاثانی انسان ہیں۔

حَمَّالُ اَثْقَالِ، بوجھ اٹھانے والے

اُفْتَدِحُوْ، مراد بڑی مصیبت میں مبتلا کیے جائیں۔

شَمَآئِلَ، صفات حمیدہ

تَشَھَدُ، سے مراد اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی آپ سوال کرنے والے کو محروم نہیں جانے دیتے۔

عَمَّ الْبَرِيَّةَ بِالْإِحْسَانِ فَانْقَشَعَتْ عَنْهَا الْغَيَاهِبُ وَالْإِمْلَاقُ وَالْعَدَمُ

اس نے مخلوق کو احسان سے بھر دیا ہے چنانچہ اس کی سخاوت سے گھٹاٹوپ اندھیرے اور تنگ دستی اور محرومی کے بادل چھٹ گئے۔

إِذَا رَأَتْهُ قُرَيْشٌ قَالَ قَائِلُهَا إِلَى مَكَارِمِ هَذَا يَنْتَهِي الْكَرَمُ

جب قریش اسے دیکھتے ہیں تو ان میں ہر کوئی اعتراف کر لیتا ہے کہ اس شخص کے کمالات پر تمام کمالات کی انتہا ہو گئی۔

يُغْضِيْ حَيَاءً وَيُغْضٰى مِنْ مَهَابَتِهِ فَمَا يُكَلَّمُ إِلَّا حِيْنَ يَبْتَسِمُ

وہ حیا سے آنکھیں نیچی کر لیتا ہے اور اس کی ہیبت کی وجہ سے آنکھیں نیچی رکھی جاتی ہیں چنانچہ لوگوں کو اس سے گفتگو کا حوصلہ تب پڑتا ہے جب وہ مسکراتا ہے۔

يَكَادُ يُمْسِكُهُ عِرْفَانَ رَاحَتِهِ رُكْنُ الْحَطِيْمِ إِذَا مَاجَاءَ يَسْتَلِمُ

جب آپ رکن حطیم کا استلام کرنے آتے ہیں تو وہ شغف و محبت اور قدر دانی کی وجہ سے اسے تھام لینا چاہتا ہے

اَللهُ شَرَّفَهُ قِدْمًا وَعَائِلَتَهُ جَرٰى بِذَاكَ لَهُ فِيْ لَوْحَةِ الْقَلَمُ

اللہ نے روز اول سے اسے اور اس کے خاندان کو شرف بخشا ہے اور لوح محفوظ میں قلم نے اس کی بزرگی و شرافت کو لکھ رکھا ہے۔

أَيُّ الْخَلَائِقِ لَيْسَتْ فِيْ رِقَابِهِمْ لِأَوَّلِيَّةِ هٰذَا أَوْلَهُ نِعَمُ

ایسی کونسی مخلوق ہے جس کی گردن میں اس کی فضیلت یا اس کے خاندان میں نبوت کی وجہ سے محبت کا بار نہ ہو۔

مَنْ يَّشْكُرُ اللهَ يَشْكُرْ أَوَّلِيَّةَ ذَا فَالدِّيْنُ مِنْ بَيْتِ هٰذَا نَالَهُ الْأُمَمُ

جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرے گا وہ اس کی فضیلت کا شکر ادا کرے گا کیونکہ اس کے گھر سے امتوں کو دین حاصل ہوا۔

يُنْمٰى إِلٰى ذِرْوَةِ الدِّيْنِ الَّتِيْ قَصُرَتْ عَنْهَا الْأَكُفُّ وَعَنْ إِدْرَاكِهَا الْقَدَمُ

یہ اس دین کی چوٹی کی طرف منسوب ہے جہاں تک ہتھیلیاں پہنچنے سے قاصر ہیں اور قدم اس کے ادراک سے قاصر ہیں۔

مفردات کی تشریح

اَلْبَرِیَّةُ، مخلوق اَلْاِحْسَانُ، نیک عمل

اِنْقَشَعَ، چھٹ گئے دور ہٹ گئے اَلْغَیَاھِبُ، شدید اندھیرا

اِمْلَاقٌ، تنگدستی، شعر کا مطلب یہ ہے ان سے عالم انسانیت کو بہت نفع ملا آپ نے اپنی سخاوت سے ان کی تنگدستی دور کر دی۔

مَکَارِم، یہ مکرمہ کی جمع ہے کمالات خوبیاں۔ یعنی قریش اعتراف کرتے ہیں کہ آپ صورت اور سیرت کے اعتبار سے اپنے دور کے بے مثل انسان ہیں۔

یُغْضِیْ اَغْضٰی، یُغْضِیْ آنکھ نیچے کرنا آپ رضی اللہ عنہ حیادار ہیں نگاہ نیچی رکھتے ہیں۔

عِرْفَان رَاحَتِہٖ، آپ کی ہتھیلی کا عرفان

حَطِیْمٌ، کعبہ شریف کے متصل جگہ استلام کرنا حجر اسود کو تبرک کی غرض سے چھونا۔

لَوْحٌ، مراد لوح محفوظ قِدَماً، قدیم سے

اَوْلِیَةٌ، فضیلت یا احسان یعنی سارے لوگ ہر دونوں وجوہات سے آپ کی فضیلت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں یعنی ان کی ذاتی فضیلت اور اس کے خاندان میں نبوت۔

اُمَمٌ، اُمَّةٌ کی جمع ہے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے آپ کے گھرانے سے دین سیکھا۔

یَنْمِیْ، منسوب ہونا ذِرْوَةٌ، چوٹی اَلْاَکُفُّ، ہتھیلیاں

مَنْ جَدَّاه وَاِنَّ فَضلَ الْاَنْبِيَآءِ لَهٗ　　وَفَضل اُمَّتِهٗ دَانَتْ لَهُ الْاُمَمُ

بتاؤ وہ کون سانانا ہے جس کی تمام انبیاء پر فضیلت کو اور اس کی امت کی، تمام امتوں پر فضیلت کو، سب امتیں جزو ایمان سمجھتی ہیں۔

مُشْتَقَّةٌ مِنْ رَّسُوْلِ الله نَبعَتُهٗ　　طَابَتْ مَغَارِسُهٗ وَالْخِيَمُ وَالشِّيَمُ

اس کا اصل، رسول اللہ سے مشتق ہے اور اس کا گہوارہ اور اس کی طبیعت اور اوصاف عمدہ ہیں۔

يَنْشَقُّ ثَوْبَ الدُّجٰى عَنْ نُوْرِ غُرَّتِهٖ　　كَالشَّمْس تَنْجَاب عَنْ اِشْرَاقِهَا الظُّلَمُ

اس کے چہرے کے نور سے اندھیرے کا کپڑا یوں چاک ہو جاتا ہے جیسے سورج کے طلوع ہونے سے تاریکی چھٹ جاتی ہے۔

مِنْ مَعْشَرٍ حُبُّهُمْ دِيْنٌ وَ بُغْضُهُمْ　　كُفْرٌ وَ قُرْبُهُمْ مَنْجًى وَ مُعْتَصِمُ

یہ ان لوگوں سے ہے جن کی محبت دین ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور ان کا قرب پناہ اور حفاظت گاہ ہے۔

مُقَدَّمٌ بَعْدَ ذِكْرِ الله ذِكْرُهُمْ　　فِيْ كُلِّ بَدْءٍ وَمَخْتُوْم بِهِ الْكَلِمُ

ہر خطبے اور ہر تحریر کی ابتداء اور انتہا میں اللہ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر سب سے مقدم ہے۔

إِنْ عُدَّ أَهْلَ التُّقٰى كَانُوْا أَئِمَّتَهُمْ　　أَوْقِيْلَ مِنْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ؟قِيْلَ هُمُ

اگر عدا ترس شمار کیے جائیں تو یہ ان کے امام ثابت ہوں گے یا پوچھا جائے کہ اہل زمین میں سے بہتر کون ہے تو کہا جائے گا کہ وہ ہیں۔

لَا يَسْتَطِيْع جَوَّادٌ غَايَتِهِمْ　　وَلَا يُدَانِيهِمْ قَوْمٌ وَاِنْ كَرَمُوْا

کوئی سخی ان کی گرد پا کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی قوم، باوجود کریم ہونے کے ان کے برابر ہو سکتی ہے۔

هُم الْغُيُوْث اِذَا مَآ أَزْمَةٌ ازَمَتْ　　وَالْأَسْد أَسْدُ الشَّرٰى وَالْيَأْس مُحْتَرَمُ

جب کبھی سختی (قحط سالی) نازل ہوتی ہے تو وہ ابر کرم ہیں اور جب نا اُمیدی چھا رہی ہو تو وہ شریٰ جنگل کے شیروں کی طرح آگے بڑھ کر لوگوں کے ہاتھ تھام لیتے ہیں۔

لَايَنْقُص الْعُسْر بَسْطاً مِنْ أَكُفِّهِمْ　　سَيَّانَ ذٰلِكَ اِنْ أَثْرُوْا وَاِنْ عَدِمُوْا

وہ خواہ امیر ہوں یا تنگ دست ہر صورت میں سخی ہیں اور تنگدستی ان کی ہتھیلی کو سخاوت کرنے میں کمی پر آمادہ نہیں کر سکتی۔

يُسْتَدْفَع الشَّرّ وَالْبَلْوٰى بِحُبِّهِمْ　　وَيُسْتَرَبّ بِهِ الْاِحْسَانَ وَالنِّعَمُ

ان کی محبت کے وسیلے سے آزمائش اور مصیبتوں کو ہٹایا جاتا ہے اور احسانات اور نعمتیں بڑھائی جاتی ہیں۔

مفردات کی تشریح

(1) مُشْتَقَّةٌ، نکلا ہوا ہے

(2) نَبْعَتُهُ، پھوٹنا مراد اصل

(3) مَغَارِسُه، گہوارہ

(4) اَلْخِيَمُ، طبیعت یعنی آپ خاندان، خلق طبع کے اعتبار سے نہایت پاکیزہ ہیں۔

(5) غُرَّةٌ، چہرے کی سفیدی

(6) تَنْجَابُ، چھٹ جاتے ہیں۔

(7) مُنْجِيٌ، باعث نجات

(8) مُعْتَصِمٌ، پناہ گاہ

(9) مُقَدَّمٌ، آگے ہے۔

(10) مَخْتُوْمٌ، ختم کیے جاتے ہیں۔

(11) اَلْكَلَمُ، کلمات خطبہ

(12) وہ سب لوگوں سے بڑھ کر متقی اور عزت دار ہیں

(13) جَوَّادٌ، سخی

(14) غَايَةٌ، انتہاء

(15) يُدَانِيهِمْ، ان کے برابر

(16) أَزِمَّةٌ، سختی

(17) اَلشَّرَى، شیروں کی کچھار۔

(18) اَلْيَأْس الْمُحْتَدِمُ، انتہاء درجے کی مایوسی

(19) عُسْرٌ، تنگی مراد قلت مال بَسْطٌ۔ کشادگی

(20) يَسْتَدْفَعُ، دفاع کیا جاتا ہے

(21) يُسْتَرَبُّ، بڑھایا جاتا ہے۔

حَقُّ الْعَشِيْرَةِ

قبیلے کا حق

(عنترہ بن شداد عبسی) یہ بہادر شاعر تھا

سَكَتُّ فَغَرَّ أَعْدَائِي السَّكُوْتُ ۔ وَظَنُّوْنِيْ لِأَهْلِيْ قَدْ نَسِيْتُ

میں خاموش ہوا تو میرے دشمنوں کو خاموشی نے دھوکا دیا اور انہوں نے سمجھ لیا کہ میں اپنے گھر والوں کو بھول گیا ہوں۔

وَكَيْفَ أَنَامُ عَنْ سَادَاتِ قَوْمٍ ۔ أَنَا فِيْ فَضْلِ نِعَمِهِمْ رُبِيْتُ

میں اس قوم کے سرداروں کو کس طرح نظر انداز کر سکتا ہوں جن کی نعمتوں کے فضل میں، میں پلا بڑھا ہوں۔

وَإِنْ دَارَتْ بِهِمْ خَيْلُ الْعَوَادِيْ ۔ وَنَادُوْنِيْ أَجَبْتُ مَتٰى دُعِيْتُ

اگر دشمنوں کے گھوڑے انہیں گھیرا ڈال لیں اور وہ مجھے پکاریں تو میں ان کی پکار پر لبیک کہوں گا۔

بِسَيْفٍ حَدُّهُ مَوْجُ الْمَنَايَا ۔ وَرُمْحٍ صَدْرُهُ الْحَتْفُ الْمُمِيْتُ

ایسی تلوار کے ساتھ جس کی دھار، موت کی لہر ہے اور ایسے نیزے سے جس کا سینہ موت اور ہلاکت کا سبب ہے۔

خُلِقْتُ مِنَ الْحَدِيْدِ أَشَدَّ قَلْبًا ۔ وَقَدْ بَلِيَ الْحَدِيْدُ وَمَا بَلِيْتُ

میں دل کے اعتبار سے لوہے سے بھی سخت پیدا کیا گیا ہوں اور لوہا تو کبھی بوسیدہ ہو جاتا ہے اور میں بوسیدہ نہیں ہوتا۔

وَفِيْ حَرْبِ الْعَوَانِ وُلِدْتُ طِفْلًا ۔ وَمِنْ لَبَنِ الْمَجَامِعِ قَدْ سُقِيْتُ

اور میں گھمسان کی جنگ میں بچے کی طرح پیدا ہوا اور میں مڈبھیڑوں کا دودھ پلایا گیا ہوں۔

فَمَا لِلرُّمْحِ فِيْ جِسْمِيْ نَصِيْبٌ ۔ وَلَا لِلسَّيْفِ فِيْ أَعْضَاءِ قُوْتُ

لہٰذا میرے جسم میں نیزے کے لیے کوئی جگہ نہیں اور تلوار کے لیے میرے جسم میں کوئی خوراک نہیں ہے۔

مفردات کی تشریح

(1) غَرَّ يَغُرُّ غَرَّادھوکہ دینا۔ غلط بیانی کرنا
(2) سَكَتَ يَسْكُتُ خاموش رہنا۔
(3) نَامَ يَنُوْم نَوْماً سونا سَادَات، سردار واحد سَادَةٌ
(4) رَبِيْتُ میں نے پرورش پائی۔
(5) خَيْلٌ گھوڑے
(6) عَوَادِی گردشیں، دشمن
(7) حَدٌّ دھار مَنَايَا موت
(8) اَلْحَتْف موت
(9) رُمْحٌ نیزہ
(10) اَلْحَدِيْد لوہا
(11) بَلِىَ يَبْلٰى بوسیدہ ہونا۔
(12) اَلْحَرْب العَوَان گھمسان کی جنگ
(13) مَجَامِع مڈبھیڑ
(15) قُوْتٌ روزی

إِيْقَاظُ الرُّقُوْدِ

سوئے ہوؤں کو جگانا

از معروف الرصافی، العراق

إِلٰى كَمْ أَنْتَ تَهْتِفُ بِالنَّشِيْدِ وَقَدْ أَعْيَاكَ إِيْقَاظُ الرُّقُوْدِ

فَلَسْتَ وَإِنْ شَدَدْتَ عُرَ الْقَصِيْدِ بِمُجْدٍ فِيْ نَشِيْدِكَ أَوْمُفِيْدُ

لِأَنَّ الْقَوْمَ فِيْ غَيٍّ بَعِيْدُ

تو کب تلک ترانے گاتا رہے گا۔اور تجھے تو سوئے ہوئے کو جگانے، نے تھکا دیا ہے۔ اگر تو شرافت و بزرگی کے قصیدے کے کڑے مضبوط کرے تب بھی کوئی مفید امر یا صلہ حاصل نہ کر سکے گا۔ کیونکہ قوم، دور کی گمراہی میں ہے۔

إِذَا أَيْقَظْتَهُمْ زَادُوْا رُقَادَا وَإِنْ انهضتُمْ قَعَدُوْا وَاٰدَا

فَسُبْحَانَ الَّذِيْ خَلَقَ الْعِبَادَ كَأَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خُلِقُوْا جَمَادَا

وَهَلْ يَخْلُو الْجَمَادُ عَنِ الْجُمُوْدِ

جب تو انہیں جگائے گا تو وہ زیادہ سوئیں گے اور اگر انہیں اٹھائے گا تو وہ بیٹھ جائیں گے اور سونے کو تیار ہوں گے۔ سو اللہ پاک ہے جس نے بندوں کو پیدا کیا ہے گویا قوم جمادات کی طرح بے حس پیدا کی گئی ہے۔ اور بھلا جمادات، جمود اور بے حسی سے خالی رہ سکتے ہیں؟

أَطَلْت وَكَادَ يُعْيِيْنِيْ الْكَلَامُ مَلَاماً دُوْنَ وَقْعَتِهِ الْحُسَامِ

فَمَا انْتَبَهُوْا وَلَا نَفَعَ الْمَلَامُ كَأَنَّ الْقَوْمَ أَطْفَالٌ نِيَمُ

تُهَزُّ مِنَ الْجَهَالَةِ فِيْ مُهُوْدِ

میں نے ملامت کی خاطر بات لمبی کر دی اور قریب تھا کہ وہ مجھے عاجز کر دے اور وہ بات تلوار سے زیادہ کارگر تھی۔ لیکن وہ بیدار نہ ہوئے اور نہ ملامت نے نفع دیا گویا قوم سوئے ہوئے بچوں کی طرح ہے جنہیں نادانی کی عمر میں کھٹولے میں ہلایا جاتا ہے۔

إِلَیکِ إِلَیکِ یَا بَغدَاد عَنِّیْ فَإِنِّیْ لَسْتُ مِنکِ وَلَسْتِ مِنِّیْ

وَلٰکِنِّیْ وَإِنْ کَبُرَ التَّجَنِّیْ یَعِزُّ عَلَیَّ یَا بَغْدَادُ أَنِّیْ

أَرَاكِ عَلیٰ شَفَا هَوْلٍ شَدِیْدٍ

اے بغداد تو مجھ سے دور ہو جا کیونکہ نہ میں تجھ سے ہوں نہ تو مجھ سے ہے۔ اگرچہ ظلم وستم بڑا ہے لیکن اے بغداد مجھ پر یہ امر شاق اور ناقابل برداشت ہے۔ کہ تجھے ہولناک خطرے کے کنارے پر دیکھوں۔

تَتَابَعَتِ الْخُطُوْبُ تَنُوْی وَ بُدِّلَ مِنْكَ حُلْوُ الْعَیْشِ مُرًّا

فَهَلَّا تَنْجِبِیْنَ فَتَی أَعَرَّا أَرَاكِ عَقِمْتِ لَا تَلِدِیْنَ حُرًّا

وَکُنْتِ لِمِثْلِهِ أَزْکیٰ وَ لُوْدُ

تجھ پر پے در پے مصیبتیں نازل ہو کر تجھے برباد کر رہی ہیں۔ اور تیری وجہ سے زندگی کی حلاوت، تلخی میں بدل گئی۔ تو کیا تو شریف جوان جنم نہیں دیتی؟ میں سمجھتا ہوں کہ تو بانجھ ہے اور شریف لوگوں جنم دینے کے قابل نہیں رہی حالانکہ تو اس جیسے نوجوان جننے کے لیے بہت زرخیز تھی۔

أَقَامَ الْجَهْلُ فِیْكَ لَه شُهُوْدًا وَسَامَكِ بِالْهَوَانِ لَهُ السُّجُوْدَا

مَتٰی تُبْدِیْنَ مِنْكَ لَهُ جَحُوْدًا فَهَلَّا عُذْتِ ذَاکِرَةً عُهُوْدًا

بِهِنَّ رَشِدْتِ أَیَّامَ الرَّشِیْدِ

دانی اور جہالت کے گواہ تجھ میں بسنے لگے اور اس کے سامنے بچھ بچھ جانے نے تجھے ذلیل کر دیا۔ تو اپنی طرف سے اس کے لیے کب انکار ظاہر کرے گی؟ کیا تو اس دور کو دوبارہ یاد نہیں کرے گی جن کے ذریعے تو نے ہارون الرشید کے زمانے میں راہنمائی حاصل کی۔

زَمَانَ نُفُوْذِ حُکْمِكَ مُسْتَمِرٌّ زَمَانَ سَحَابِ فَیْضِكَ مُسْتَدِرٌّ

زَمَانَ الْعِلْمِ أَنْتِ لَهُ مَقَرٌّ زَمَانَ بَنَاءِ عِزِّكِ مُشْمَخِرٌّ

وَبَدْرِ عُلَاكِ فِیْ سَعْدِ السُّعُوْدِ

جس زمانے میں تیرا حکم مسلسل نافذ تھا اور جس زمانے میں تیرے فیض کا بادل پیہم برستا تھا اور جس دور میں تو علم کا گہوارہ تھی اور جس دور میں تیری عزت کی عمارت فلک بوس تھی۔ اور تیری سربلندی کا بدر کامل (چودھویں کا چاند) سعد السعود میں تھا۔

مفردات کی تشریح

رَاقِدَ- سونے والا- رَقُوْدَ، رَقَّدٌ، ھَتَفَ، کبوتری کا کُر کُر کرنا۔

نَشِیْدٌ آواز کی بلندی، گیت، نَشَائِدُ، اِیْقَاظاً، بیدار کرنا۔

عُرَی، کاج، اَجْدَیْ، اِجْدَاء عطیہ پانا،

غَوٰی، یَغْرِیْ، یَغْوِیْ، غَیًّا، گمراہ ہونا، محروم ہونا۔ ہلاک ہونا۔

اُدَی- اِیْدَاءٌ- تیاری کرنا، قوی ہونا- مدد کرنا، رَقَّدَ(ن)، رَقَدًا وَ رَقُوْدًا ورَقَادًا-

اِیْقَظَ، اِیْقَاظاً بیداری کرنا، اَنْهَضَ، اِنْهَاضاً، اُٹھانا۔

جَمَادٌ: جس میں زندگی نہ ہو۔

جَمَادَاتٌ، عَبْدٌ: بندہ، غلام- آدمی- عِبَادٌ وَعَبِیْدٌ وَاَعْبُد وغیرہ وغیرہ۔

اَطَلَتُ: میں نے لمبا کیا،

وَقَعَةٌ: لڑائی، آخری رات کی نیند، تلوار کا پڑنا- وَقُعَاتٌ، حُسَامٌ، شمشیر براں، تلوار کی دھار۔

اِنْتَبَہَ، بیدار ہونا — طِفْلٌ، بچہ- اَطْفَالٌ

مَھْدٌ، گہوارہ۔ — مَھُوْدٌ، نَائِمٌ سویا ہوا- نِیَامٌ وغیرہ۔

عَزَّ عَلٰی، گراں گزرنا — تَجَنّٰی، تَجْنِیناً ظلم کرنا، زیادتی کرنا

شَفَا، کنارہ۔ — ھَوْلٌ، خوف

تَوِیَ، یَتْوٰی تَوِیٌّ برباد ہونا — خَطَبٌ، حالت، ناپسندیدہ معاملہ- خُطُوْبٌ

حُلْوٌ، میٹھا — مُرٌّ، تلخ- کڑوا ٦

اَنْجَبَ، یُنْجِب شریف بیٹے کا باپ ہونا- شریف الاصل ہونا

غَرَّ(ن)، شریف ہونا — اَزْکٰی، عمدہ نیک

وَلُوْد، بہت جننے والی- وُلَّدٌ — سَامَ، بھاؤ کرنا- ذلیل کرنا

مَشَاھِدٌ، گواہ- شَھْدٌ و شُھُوْدٌ، اَشْھَادٌ

سَجَدَ(ن) سُجُوْدًا، فروتنی سے جھکنا، عبادت کے لیے زمین پر پیشانی رکھنا

جَحَدَ (ن) جُحُوْدًا، انکار کرنا　　ذَاکِرٌ، یاد کرنے والا

اِبْذَی یُبْذِیْ، اِبْذَآءً ظاہر کرنا　　ذَاکِرَۃٌ، یاد کرنے والی

عَھْدَ، زمانہ عہد وپیمان۔ عُھُوْد　　اِسْتَمَرَّ، ہمیشہ رہنا۔ رکھنا۔ ایک حالت پر ہمیشہ رہنا۔

اِسْتَذْرِیْ، زیادہ ہونا تھپیڑے مار کر برسنا۔　　اِشْمَخَرَّ، طویل ہونا۔ بلند ہونا۔

سَعَدَ، برکت۔ ج۔ سُعُوْدٌ، سُعُوْد النجوم دس ستارے ہیں جن میں سے ہر ایک سعد کہلاتا ہے۔

اَلْحَمَاسَةُ

بہادری

از عنترہ شداد العبسی

إِذَا كَشَفَ الزَّمَانُ لَكَ الْقِنَاعَا وَمَدَّ إِلَيْكَ صَرْفُ الدَّهْرِ بَاعَا

جب زمانہ تیرے سامنے نقاب کھول دے اور زمانے کی گردش تیری طرف اپنے بازو پھیلا دے۔

فَلَا تَخْشَ الْمَنِيَّةَ وَ اقْتَحِمْهَا وَ دَافِعْ مَا اسْتَطَعْتَ لَهَا دِفَاعَا

تو پھر موت سے نہ ڈر اور اس میں گھس جا اور جس قدر ہو سکے اس سے اپنا دفاع کر۔

وَلَا تَخْتَرْ فِرَاشاً مِنْ حَرِيْرٍ وَلَا تَبْكِ الْمَنَازِلَ وَالْبِقَاعَا

اور اپنے لیے ریشم کا بستر پسند نہ کر اور نہ ہی زمین کے ٹکڑوں اور گھروں پر آہ و فغاں کر

يَقُوْلُ لَكَ الطَّبِيْبُ دَوَائُكَ عِنْدِيْ إِذَا مَاجَسَّ نَبْضُكَ وَالذِّرَاعَا

جب کوئی طبیب تیری نبض اور بازو ٹٹولتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پاس تیری دواء ہے۔

وَلَوْ عَرَفَ الطَّبِيْبُ دَوَاءَ دَاءٍ يَرُدُّ الْمَوْتَ مَا قَاسَى النِّزَاعَا

اگر طبیب کسی بیماری کی دوا جانتا ہوتا تو وہ موت کو لوٹا دیتا اور نزع کی تکلیف سے بچ جاتا

مفردات کی تشریح

اَلْقِنَاعُ : نقاب۔ بَاعَا: دونوں بازوں کا پھیلاؤ۔

اَلْمَنِيَّةُ : موت اِقْتَحِمْ : گھس جا۔

اَلْمَنَازِلَ : گھر اَلْبِقَاعُ : زمین کا ٹکڑا۔ مراد جاگیر

ذِرَاعٌ : بازو قَاسَى يُقَاسِيْ : تکلیف اٹھانا۔

اَلنِّزَاعُ : نزع کی تکلیف

اَلدُّنْيَا قِتَال

دنیا میدانِ جنگ

ازشوقی بک

خُلِقْنَا لِلْحَيٰوةِ وَ لِلْمَمَاتِ وَ مِنْ هٰذَيْنِ كُلُّ الْحَادِثَاتِ

ہم زندگی اور موت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور ان دونوں کی وجہ سے تمام حادثات رونما ہوتے ہیں۔

وَمَنْ يُوْلَدْ يَعِشْ وَ يَمُتْ كَاَنْ لَمْ يَصِرَّ خَيَالُهُ بِالْكَائِنَاتِ

جو پیدا ہوا وہ زندگی بسر کرے گا اور مر جائے گا گویا اسے کائنات کا خیال بھی نہ ہو سکا۔

وَ مَهْدُ الْمَرْءِ فِيْ أَيْدِي الرَّوَاقِيْ كَنَعْشِ الْمَرْءِ بَيْنَ النَّآئِحَاتِ

رواقیوں کے سامنے آدمی کا گہوارہ یوں ہے جیسے نوحہ کرنے والیوں کے سامنے نعش پڑی ہو۔

وَمَا سَلِمَ الْوَلِيْدُ مِنْ اِشْتِكَآءٍ فَهَلْ يَخْلُوا الْمُعَمَّرُ مِنْ أَذَاةٍ؟

بچہ تو بیماری اور دکھ سے محفوظ نہیں رہتا تو کیا بوڑھا تکلیف سے بچ سکتا ہے؟

هِيَ الدُّنْيَا قِتَالٌ نَحْنُ فِيْهِ مَقَاصِدُ لِلْحُسَامِ وَلِلْقَنَاةِ

یہ دنیا میدان جنگ ہے اور ہم لوگ اس میں تلواروں اور نیزوں کے لیے تختۂ مشق ہیں۔

نُرَوَّعُ مَا نُرَوَّعُ ثُمَّ نُرْمٰي بِسَهْمٍ مِنْ يَدِ الْمَقْدُوْرَاتِ

ہمیں کس قدر ڈرایا جاتا ہے پھر ہم پر تقدیر کے ہاتھوں تیر برسائے جاتے ہیں۔

مفردات کی تشریح

1-حَادِثَاتٌ :اس کا واحد حادثہ ہے مراد مصیبت، واردات، واقعہ۔

2-صَرَّ يَصِرُّ صَرًّا :کان کھڑے ہونا وہم وگمان ہونا۔ 3-رَوَّاقِيْ :صفائی کرنے والے، عرق نکالنے والے

4- نَآئِحَاتٌ :رونے والیاں نوحہ کرنے والیاں۔ 5-اَلْوَلِيْدُ بچہ۔اِشْتِكَآءٌ۔دکھ بیماری۔ أَذَاة :تکلیف

6-حُسَام : تلواریں 7-اِلْقَنَاة : نیزہ کی لکڑی

8-سَهْمٌ : تیر 9-رَوَّعَ رَوْعاً :خوفزدہ کرنا۔

بِأَبِیْ وَ أُمِّیْ

میرا باپ اور میری ماں قربان

سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

مَا بَالُ عَيْنِكَ لَا تَنَامُ كَأَنَّمَا كُحِلَتْ مَآقِيهَا بِكُحْلِ الْأَرْمَدُ

تیری آنکھ کو کیا ہو گیا وہ سوتی کیوں نہیں گویا اس کے گوشے میں آشوب کا سرمہ ڈال دیا گیا ہے۔

جَزَعاً عَلَى الْمَهْدِيِّ أَصْبَحَ ثَاوِياً يَا خَيْرَ مَنْ وَطِئَ الْحَصَى لَا تَبْعَدُ

اس ہدایت یافتہ پر رو رو کر جو قبر میں دفن ہو گیا ہے۔ اے سنگریزوں پر چلنے والوں سے بہترین انسان تو دور نہ جا۔

جَنْبِي يَقِيكَ التُّرْبَ لَهْفاً لَيْتَنِي غُيِّبْتُ قَبْلَكَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدُ

افسوس کہ میرا پہلو تجھے مٹی میں دفن ہونے سے بچا سکتا ہوتا۔ اور میں تجھ سے پہلے پہلے قبرستان میں دفن ہو گیا ہوتا۔

بِأَبِي وَ أُمِّي مَنْ شَهِدْتُ وَفَاتَهُ فِي يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ النَّبِيِّ الْمُهْتَدِي

میرے ماں باپ اس مجسمہ ہدایت نبی پر قربان ہوں جن کی وفات پر میں سوموار کے دن موجود تھا۔

فَظَلَلْتُ بَعْدَ وَفَاتِهِ مُتَبَلِّدًا يَا لَهْفَ نَفْسِي لَيْتَنِي لَمْ أُوْلَدُ

میں ان کی وفات کے بعد کند ذہن ہو گیا ہوں میری جان پر افسوس کہ میں پیدا نہ ہوا ہوتا۔

أَأُقِيمُ بَعْدَكَ بِالْمَدِينَةِ بَيْنَهُمْ يَا لَيْتَنِي صُبِّحْتُ سُمَّ الْأَسْوَدُ

کیا میں آپ کے بعد مدینہ میں ان کے درمیان قیام کروں گا اے کاش! کہ مجھے صبح صبح سیاہ سانپ کا زہر پلا دیا جاتا۔

أَوْ حَلَّ أَمْرُ اللهِ فِينَا عَاجِلًا فِي رَوْحَةٍ مِنْ يَوْمِنَا أَوْ فِي غَدُ

یا آج کی شام یا کل کی شام ہم میں اللہ کا فیصلہ نافذ ہو جاتا۔

فَتَقُومُ سَاعَتُنَا، فَنَلْقَى طَيِّبًا مَحْضًا ضَرَائِبُهُ كَرِيمَ الْمَحْتَدُ

تو ہماری قیامت کھڑی ہو جاتی پھر ہم شریف النسل اور صحیح الاصل اور پاکیزہ ہستی کی ملاقات کرتے۔

يَا بِكْرَ آمِنَةَ الْمُبَارَكِ ذِكْرُهُ ... وَلَدَتْكَ مُحْصَنَةً بِسَعْدِ الْأَسْعَدُ

اے آمنہ کے اکلوتے فرزند! جس کا ذکر برکت والا ہے تیری ماں نے تجھے پاک دامنی کے ساتھ نیک اور خوش بخت جنا ہے۔

نُوْرًا أَضَاءَ عَلَى الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا ... مَنْ يُّهْدَ لِلنُّوْرِ الْمُبَارَكِ يَهْتَدُ

اس نے تمام مخلوق پر نورانی شعاعیں برسائیں جو کوئی ان کے مبارک نور سے رہنمائی حاصل کرے گا وہ ہدایت پائے گا۔

يَا رَبِّ فَاجْمَعْنَا مَعًا وَ نَبِيَّنَا ... فِيْ جَنَّةٍ تُثْنِيْنَ عُيُوْنَ الْحُسَّدِ

اے اللہ! ہمیں ہمارے نبی کے ساتھ جنت میں جمع کر دے اور حاسدوں کی آنکھوں کو بدنما کر دے۔

فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ وَ اكْتُبْهَا لَنَا ... يَا ذَا الْجَلَالِ وَ ذَا الْعُلَا وَ السُّؤْدَدُ

اے عظمت والے رب تعالیٰ! اور سیادت کے مالک! تو ہمارے مقدر میں جنت الفردوس لکھ دے اور ہمیں وہاں جگہ دے۔

وَاللهِ مَا أَسْمَعُ مَا بَقِيْتُ بِهَالِكٍ ... إِلَّا بَكَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ الْمُحَمَّدُ

اللہ کی قسم میں جب کبھی کسی کی وفات کے متعلق سنتا ہوں تو حضرت محمد نبی اللہ پر رو دیتا ہوں۔

يَا وَيْحَ أَنْصَارِ النَّبِيِّ وَ رَهْطِهِ ... بَعْدَ الْمُغَيَّبِ فِيْ سَوَاءِ الْمَلْحَدِ

نبی کریم ﷺ کے قبر میں دفن ہونے کے بعد ان کے ساتھیوں اور ان کے قبیلوں کے حال پر حسرت۔

ضَاقَتْ بِالْأَنْصَارِ الْبِلَادُ فَأَصْبَحَتْ ... سُوْدًا وُجُوْهُهُمْ كَلَوْنِ الْإِثْمِدُ

انصار پر ملک تنگ ہو گئے اور ان کے چہرے سرمے کی طرح سیاہ ہو گئے۔

وَلَقَدْ وَلَدْنَاهُ وَ فِيْنَا قَبْرُهُ ... وَ فُضُوْلُ نِعْمَتِهِ بِنَا لَمْ يُجْحَدُ

اور ہم نے انہیں جنا اور ہم میں قبر شریف ہے اور ہم پر ان کے احسانات کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

وَاللهُ أَكْرَمَنَا بِهِ وَ هَدَى بِهِ ... أَنْصَارَهُ فِيْ كُلِّ سَاعَةِ مَشْهَدُ

اللہ نے ہمیں اس ذریعے عزت دی اور انصاروں کو ہر حاضری میں ہدایت دی۔

صَلَّى الْإِلٰهُ وَ مَنْ يَّحُفُّ بِعَرْشِهِ ... وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى الْمُبَارَكِ الْأَحْمَدُ

اللہ رب العزت اور اس کے عرش کے ارد گرد والے فرشتے اور پاکیزہ ہستیاں برکت والے محمد رسول اللہ پر درود بھیجیں۔

فَرِحَتْ نَصَارٰی یَثْرِبَ وَیَهُوْدُهَا لَمَّا تَوَارٰی فِی الضَّرِیْحِ الْمَلْحَدُ

یثرب کے عیسائی اور یہودی اس روز خوشی منانے لگے اور جب انہیں بغلی قبر میں چھپایا جا رہا تھا۔

مفردات کی تشریح

بَالٌ: حال۔ کہا جاتا ہے۔

مَاقٍ کی جمع مَاقِیْ: گوشہ کنارا

جَزِعَ یَجْزَعُ جَزْعاً: آہ و فغاں کرنا

اَلْحَصٰی: کنکریاں

بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ: مدینے کے قبرستان کا نام ہے صحابہ کرام یہیں مدفون ہیں۔

اَلْمُهْتَدِیْ: ہدایت یافتہ

مُتَبَلِّدًا: کند ذہن والا

صُبِّحْتُ: صبح کو پلایا جاؤں۔

سَمٌّ: زہر

اَلْاَسْوَدُ: سیاہ رنگ والا اژدھا۔ سانپ

رَوْحَةٌ: شام کے وقت آنا۔

غَدٍ: کل

مَحْضٌ: خالص

ضَرَائِبُ: شکل۔ قسم۔ مثل

مُحْتِدٌ: خالص الاصل۔

بِکْرٌ: اکلوتا فرزند۔

سَعْدُ الْاَسْعَدِ: بابرکت خوش نصیب۔

اَلْبَرِیَّةُ: مخلوق۔

اَضَاءَ یُضِیْءُ: روشن کرنا۔

شَانَ یَشِیْنُ شَیْناً: بدنما۔ عیب دار کرنا۔

حُسَّدٌ: حَاسِدٌ کی جمع سے عُیُوْن آنکھیں

سُوْدَدٌ: سرداری، عُلا بلندی۔

هَالِكٌ: ہلاک ہونے والا

بَقِیَ یَبْقٰی: باقی رہنا۔

بَکٰی یَبْکِیْ: رونا۔

مَلْحَدُ: قبر۔ بغلی قبر کو لحد کہتے ہیں

رَهْطٌ: گروہ

مُغَیَّبٌ: چھپنا۔

ضَاقَتْ: تنگ ہو گئے

سُوْدٌ: سیاہ

اِثْمَدٌ: سرمہ سیاہ رنگ والا۔

فَضْلٌ: کی جمع فُضُوْلٌ ہے احسانات۔

مَشْهَدٌ: حاضر گھڑی۔

حَفَّ یَحُفُّ: گھیرنا

اَلطَّیِّبُوْنَ: پاکیزہ لوگ۔

یَثْرِبُ: مدینہ منورہ کا قدیم نام

تَوَارٰی یَتَوَارٰی چھپنا۔

اَلضَّرِیْحِ: قبر

مَابَالُكَ: تیرا کیا حال ہے۔

اَرْمَدُ: آشوب چشم

ثَاوِیاً ثَوٰی یَثْوِیْ: سے دفن ہونے والا۔

لَهَفٌ: افسوس

مِنْ قَصِيْدَةٍ مُؤَثِّرَةٍ رَثّٰى بِهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

بطَيْبَةَ رَسْمٌ لِلنَّبِيِّ وَ مَعْهَدٌ مُنِيْرٌ وَقَدْ تَعْفُو الرُّسُوْمُ وَتَـمْهَدُ

طیبہ (مدینہ منورہ) میں حضرت نبی کریم ﷺ کا نقشہ مرسوم ہے۔ اور مجلس روشن ہے اور بسا اوقات نقش مٹ جاتے ہیں اور مدہم ہو جاتے ہیں۔

وَلَا تَـمْحّٰى الْآيَاتُ مِنْ دَارِ حُرْمَةٍ لَا بِهَا مِنْبَرُ الْـهَادِيّ الَّذِىْ كَانَ يَصْعَدُ

اور حرمت والے گھر کی نشانیاں مٹائی نہیں جاسکتیں۔ ان میں وہ منبر ہے جس میں ہادی عالم جلوا افروز ہوتے تھے۔

وَأَوْضَحُ آيَاتٍ وَبَاقِيْ مَعَالِـمٌ وَرَبْعٌ لَهُ فِيْهِ مُصَلّٰى وَمَسْجِدُ

اور صاف نشانیاں اور پائیدار علامات ہیں اور ان میں آپ کا کھلا پلاٹ چبوترہ ہے اور جائے نماز اور مسجد (نبوی) ہے۔

بِهَا حُجُرَاتٌ كَانَ يَنْزِلُ وَسْطَهَا مِنَ اللهِ نُوْرٌ يُسْتَضَاءُ وَيُوْقَدُ

اس میں وہ حجرے ہیں جن کے درمیان اللہ کی طرف سے نور (وحی) اترتا تھا اس سے روشنی اور (ہدایت کے) شعلے حاصل کیے جاتے تھے۔

مُفَجَّعَةٌ قَدْشَفَّهَا فَقْدُ أَحْمَدَ فَظَلَّتْ لِآلَاءِ الرَّسُوْلِ تُعَدَّدُ

احمد ﷺ (مجتبیٰ) کی پردہ پوشی کے اندوھناک صدمے انہیں تاریک کردیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کے دھاگے متعدد ہو گئے۔

مفردات کی تشریح

طَيْبَةُ: سے مراد حضرت رسول اللہ ﷺ کا پاکیزہ شہر مدینہ منورہ ہے

مَعْهَدٌ: مرکز رشد وہدایت، دعوتی سنٹر۔ مجلس۔ ادارہ

رُسُوْمٌ: رَسَمَ يَرْسِمُ رَسْوْمًا سے مصدر۔ زمین یا لکڑی یا پتھروں پر کندہ تحریریں یا مورتیاں اور نشانات

تَهْمِدُ: هَمَدَ يَهْمِدُ سے فعل مضارع۔ مدہم یا ملیامیٹ ہو جانا

مَعَالِمُ: منزل مقصود کی طرف راہنمائی کرنے والی علامات اور اشارات

رُبُعٌ: گھر کی چار دیواری کے گرد خالی جگہیں۔ پلاٹ

مُفَجِّعَةٌ: فَجَّعَ يُفَجِّعُ فَجْعًا سے اسم مفعول ناقابل برداشت صدمے

شَفَّ: باریک۔ دبیز کپڑے کا متضاد۔ نڈھال اور دبلا پتلا کر دینا

فَبُورِكْتَ يَا نُورَ الرَّسُولِ وَبُورِكَتْ بِلَادٌ ثَوٰى فِيهَا الرَّشِيدُ الْمُسَدَّدُ

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے نور! تجھے برکت دی جائے اور وہ ملک مبارک ہو گیا جس میں راست رو دانش مند انسان رہائش پذیر ہو گیا۔

وَهَلْ عَدَلَتْ يَوْمًا رَزِيَّةُ هَالِكٍ رَزِيَّةَ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ مُحَمَّدٌ

اور کیا اس دن کی مصیبت کے برابر کسی ہلاک ہونے والے کی مصیبت ہو سکتی ہے جس دن حضرت محمد ﷺ فوت ہوئے۔

تَقَطَّعَ فِيهِ مَنْزِلُ الْوَحْيِ عَنْهُمْ وَقَدْ كَانَ ذَا نُورٌ يَغُورُ وَيُنْجِدُ

اس دن میں وحی الٰہی کا اترنا ان سے منقطع ہو گیا۔ اور وہ نور (وحی) اترتا اور بلند ہوتا تھا۔

عَزِيزٌ عَلَيْهِ أَنْ يَجُورُوا عَنِ الْهُدٰى حَرِيصٌ عَلٰى أَنْ يَسْتَقِيمُوا وَيَهْتَدُوا

اس پر یہ بات نہایت ناگوار تھی کہ وہ راہ ہدایت سے ہٹیں اور اس بات کا حریص تھا کہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہیں اور ہدایت یافتہ رہیں۔

وَمَا فَقَدَ الْمَاضُونَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ وَلَا مِثْلُهُ حَتَّى الْقِيَامَةِ يُفْقَدُ

اور گزشتہ لوگوں نے حضرت محمد ﷺ جیسا انسان نہ کھویا اور نہ ہی قیامت تک ان جیسا انسان کھوئیں گے۔

مفردات کے معانی

بُورِكْتَ: صیغہ ماضی مجہول واحد مذکر حاضر۔ تو برکت دیا جائے

بِلَادٌ: بَلَدٌ کی جمع۔ ملک

ثَوٰى: صیغہ ماضی معلوم واحد مذکر غائب۔ قیام پذیر ہوا۔ از باب ثَوٰى يَثْوِي

مُسَدَّدٌ: اسم مفعول از باب سَدَّدَ يُسَدِّدُ تَسْدِيدًا۔ درست کیا ہوا

رَزِيَّةٌ: رَزَأَ يَرْزَأُ رَزِيَّةً۔ مصیبت۔ دکھ۔ صدمہ

يَغُوْرُ: اترتا تھا۔ غَارَ يَغُوْرُ غَوْرًا سے فعل مضارع واحد مذکر

يُنْجِدُ: اوپر اٹھتا تھا از باب أَنْجَدَ يُنْجِدُ۔ فعل مضارع

عَزِيْزٌ: شاق اور گراں گزرنا۔ از باب عَزَّ يَعِزُّ عُزِيْزًا

يَجُوْرُوْا: وہ ہٹ جائیں، مڑ جائیں۔ از باب جَارَ يَجُوْرُ جَوْرًا

اَلْمَاضُوْنَ: گذشتہ لوگ۔ اسم فاعل جمع مذکر از باب مَضَى يَمْضِيْ

نَبِيٌّ أَتَانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَفَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَالْأَوْثَانِ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ

ہمارے پاس نا امیدی اور رسولوں کے لمبے وقفے کے بعد نبی آیا اس وقت زمین میں بت پوجے جاتے تھے۔

فَأَمْسَى سِرَاجًا مُسْتَنِيْرًا وَهَادِيًا يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ الْمُهَنَّدُ

پس آپ ﷺ روشن کرنے والے سورج اور راہبر بن گئے اور یوں چمکے جس طرح پالش کی ہوئی ہندی تلوار چمکتی ہے۔

وَأَنْذَرَنَا نَارًا وَبَشَّرَ جَنَّةً وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ

اور آپ ﷺ نے ہمیں آگ سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام سمجھایا سو ہم اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔

تَعَالَيْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا سِوَاكَ إِلٰهًا أَنْتَ أَعْلَى وَأَمْجَدُ

اے لوگوں کے رب! جو تیرے سوا کسی کو الٰہ مان کر پکارے تو اس کے (مشرکانہ) قول سے بلند اور اعلیٰ اور بزرگی والا ہے۔

لَكَ الْخَالِقُ وَالنَّعْمَاءُ وَالْأَمْرُ كُلُّهُ فَإِيَّاكَ نَسْتَهْدِيْ وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ

ساری مخلوق تیری ہے اور ساری نعمتیں تیری طرف سے ہیں اور سب پر تیرا حکم چلتا ہے۔ ہم صرف تجھ سے ہدایت مانگتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

مفردات کی تشریح

يَأْسٌ: نا امیدی، مایوسی۔ از باب يَئِسَ يَيْئَسُ يَأْسًا

فَتْرَةٌ: طویل عرصہ۔ انبیاء کی بعثت کا درمیانی عرصہ۔

أَوْثَانٌ: وثن کی جمع ہر شجر اور حجر، مورت اور صورت سونا یا چاندی، دھاگہ یا کپڑا جس کے ساتھ نفع یا نقصان کا اعتقاد وابستہ ہو جیسے حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب صلیب اور بزرگوں کی طرف منسوب دھاگے، چھلے، پگڑیاں وغیرہ۔

سِرَاجًا مُسْتَنِيْرًا: روشن کرنے والا سورج۔ از باب اِسْتَنَارَ يَسْتَنِيْرُ اِسْتِنَارًا

اَلصَّقِيْلُ: ہندوستانی لوہے سے بنی ہوئی تلوار۔

اَلنَّعْمَآءُ: نِعْمَةٌ کی جمع نعمتیں۔

تَمَّ الْكِتَابُ بِحَمْدِ اللهِ وَ تَوْفِيْقِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ

ابو مسعود عبد الجبار بن میاں ولی محمد

(ماجستیر علوم اللغة العربیة جامعہ پنجاب لاہور۔)

علمی عربی زبان وادب کی امتیازی خصوصیات

1. اس کتاب کا بیشتر مواد دیدہ زیب ایم ایس ورلڈ پروگرام میں کمپوز کیا گیا ہے جو سہولت سے پڑھے جانے میں اپنی مثال آپ ہے۔
2. یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی لاہور کے جدید ترمیمی نصاب برائے ایم اے اسلامیات ۲۰۱۳ء ومع بعد کے مکمل مواد پر مشتمل ہے۔اس کتاب کی موجودگی میں اس پیپر کی تیاری کے لیے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔
3. اس میں تسہیل الادب فی معرفۃ کلام العرب کے اوّل تا سوم اجزاء کے آخر میں مشقی سوالات کے جوابات درج کر دیے گئے ہیں
4. اس کتاب میں مصر کے شہرہ آفاق مفسر سید قطب شہید کی تفسیر فی ظلال القرآن کے منتخب مواد (سورۃ الرحمٰن، النازعات، عبس، انفطار، الفیل تا سورۃ الناس) اور سبع معلقات اور منتخب عربی قصائد کو پہلی مرتبہ بااعراب کر کے ان کا بامحاورہ اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے اور مشکل تفسیری وادبی الفاظ کی لغوی صرفی اور نحوی تشریح کر دی گئی ہے۔
5. اللہ کی عطا کردہ صلاحیت سے یہ کتاب اوریجنل پیش کی جارہی ہے اس میں ماسوائے عربی کا معلم کے کسی اور رائیٹر کی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ ترجمے کی ایک سطر بھی شامل نہیں کی گئی۔ وللہ الحمد علی ذالک

علمی کتاب خانہ۔ کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور